وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (القرآن)

اور جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا

بخاری شریف

مترجم و محشی

مصنفہ:

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ:

فاضل شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان بلکہ ہر انسان کی ضرورت ہے جس شخص کو عقائد کی صحیح پہچان اور جسے افعال و احوال کے احکام کا پتا نہ ہو وہ نہ تو دنیا میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے اور نہ آخرت میں۔ علم کا سب سے اہم اور سب سے زیادہ مستند سرچشمہ قرآن پاک ہے جس کی تفسیر سرورِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے افعال و اقوال سے کی، بہتر تو یہ ہے کہ ہر مسلمان عربی میں اتنی صلاحیت حاصل کرے کہ خود قرآن و حدیث کا مطالعہ کرے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام، ان کی پسندیدہ زبان عربی میں سمجھے اور ان پر عمل کر کے دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کرے۔ اور اگر اتنی استعداد نہ ہو تو صحیح العقیدہ علماء کے تراجم اور حدیث کی شرحوں کا مطالعہ کرے، شروح کے مطالعہ سے یہ حقیقت منکشف ہوگی کہ تفسیر حقیقی قرآن، حدیث کا مجموعہ اور مرتب خلاصہ ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا کس زبان سے شکریہ ادا کریں کہ اس ذات کریم نے ہمیں قرآن شریف اور دیگر اسلامی کتب کی اشاعت کے ساتھ حدیث شریف کی متعدد کتابوں کے عربی متن اردو تراجم کے ساتھ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی جنہیں ملک میں اور بیرون ملک پسند کیا گیا، کتب حدیث میں بخاری شریف کی عظمت و اہمیت مسلم ہے، ہمارے لیے یہ سعادت ہے کہ ہم ادیب شہیر علامہ عبد الحکیم خان اختر شاہجہانپوری مدظلہ کے ترجمہ کے ساتھ بخاری شریف (۳ جلد) قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں، علامہ شاہجہانپوری کے تراجم کے ساتھ سنن ابوداؤد شریف (۳ جلد) ابن ماجہ شریف (۲ جلد) موطا امام مالک (ایک جلد) مشکوٰۃ شریف (۲ جلد) ہدیۂ قارئین کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم شرح مسلم شریف از شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی کی پانچ جلدیں، اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کی پانچ جلدیں، ترمذی شریف (۲ جلد) ترجمہ علامہ محمد صدیق ہزاروی، مسند امام اعظم ترجمہ پیر محمد شاکر، ریاض الصالحین (۲ جلد) ترجمہ علامہ محمد صدیق ہزاروی اور خصائص کبریٰ ترجمہ علامہ رشید محمود بھی شائع کر چکے ہیں۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر عنایت ہے کہ فرید بک سٹال لاہور، حامد اینڈ کمپنی، لاہور کے تعاون سے کتب حدیث اور دیگر اسلامی کتب کا عظیم الشان ذخیرہ آخرت کے لیے پیش کر چکا ہے، اس پر ہم اللہ رب العزت کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے، ہم ان قارئین کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے زبانی یا بذریعہ خطوط ہماری کاوشوں پر پسندیدگی کا اظہار کر کے ہماری حوصلہ افزائی کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ دین اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کچھ اس ترجمے کے بارے میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کہ اس ناچیز نے ۲۴ شوال المعظم ۱۴۰۰ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۸۰ء کو بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر جس مبارک سفر کا آغاز کیا تھا اس کی منزل مقصود پر پہنچ گیا ہوں۔ یہ میرے خالق و مالک کا فضل و کرم ہے کہ احقر نے اپنی دماغی حالت اور علمی بے مائیگی کے باوجود ۱۶ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز پنجشنبہ صبح کے لگ بھگ بخاری شریف کا ترجمہ مکمل کر لیا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

ایک زبان کے مفہوم و مطالب کو دوسری زبان میں منتقل کرنا کس درجہ مشکل ہے اس کا اندازہ تو صرف وہی حضرات کر سکتے ہیں جنہیں اس دشوار گزار گھاٹی سے گزرنا پڑا ہو۔ یہ دشواری تو رہی اپنی جگہ لیکن یہاں تو یہ مرحلہ بھی سامنے تھا کہ اس ہستی کا ترجمان بنا ہے جن کے کسی فرمان میں لفظی یا معنوی تبدیلی کر دینے پر مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ کی وعید دل کو ہلا اور جگر کو پگھلا دیتی ہے۔ سالہا سال کا احساس تھا کہ حضرات اکابر کا دامن تھام کر اپنے رہوار قلم کو میدانِ ترجمہ میں انتہائی احترام سے چلایا جائے۔ چنانچہ اس ترجمے میں حسب ذیل امور کا اہتمام کیا ہے:

۱۔ بلفظہ ترجمہ کے بجائے بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔
۲۔ ترجمہ کرتے وقت باوضو بیٹھنے کا اہتمام رکھا ہے۔
۳۔ دورانِ ترجمہ یہ تصور رکھا ہے کہ گویا بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں گنبد خضرا کے سامنے بیٹھا ہوں جس بارگاہ میں کنکریاں اور جانور وغیرہ کو بھی بولنے کا شرف دیا جاتا تھا۔
۴۔ پوری کوشش کی ہے کہ آسان، شگفتہ اور بامحاورہ زبان میں اردو ترجمہ ہو جائے۔
۵۔ حفظ مراتب کو بالخصوص ملحوظ رکھا ہے جس کا مدِ نظر رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔
۶۔ پیش آمدہ آیاتِ مبارکہ کا مکمل حوالہ درج کر دیا ہے تاکہ قارئین انہیں قرآن کریم میں آسانی سے تلاش کر سکیں۔
۷۔ آیات کا ایسا اردو ترجمہ پیش کیا ہے جو تفاسیر معتبرہ کے عین مطابق ہے۔
۸۔ پیش آمدہ عربی اشعار کا ترجمہ اردو اشعار کی صورت میں پیش کیا ہے۔
۹۔ سند کو چھوڑ کر صرف روایت کرنے والے صحابی یا تابعی سے ہر حدیث کا ترجمہ شروع کیا ہے تاکہ ہر حدیث کا ترجمہ متن کے بالمقابل لکھا جا سکے۔
۱۰۔ دورانِ ترجمہ اسلاف کی تصانیف عالیہ سے فتح الباری، عمدۃ القاری اور ارشاد الساری کو خاص طور پر مشعل راہ بنایا ہے۔

قارئین کرام اور اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ احقر کی جو غلطیاں اور فروگذاشتیں بوقت مطالعہ ان کے علم میں آئیں تو ناشر کی معرفت تحریری طور پر ان سے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ شکریہ کے ساتھ اگلے ایڈیشن میں ان کی تلافی ہو

کیا جائے نیز ان دعوات صالحہ میں اس مبارک مجموعے کے مصنف، مترجم اور ناشر کو فراموش نہ کریں۔ راقم اگر یہ کام سلیقے سے کر سکا ہے تو وہ میرے ولی نعمت مرشد برحق مفتی اعظم دہلی حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) کی نگاہ لطف و کرم کا کرشمہ ہے اور اہل علم کو جتنی غلطیاں اور خامیاں نظر آئیں وہ میری نااہلی کے باعث ہیں۔ آخر میں کیوں نہ وہی کچھ کہہ دوں جو اس سلسلے کی تمام باتوں سے بہتر ہے اور وہ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء) کے امام اعظم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۳۲ھ / ۶۵۲ء) نے ایسے ہی ایک موقع پر کہی ہے۔

ان یک صوابا فمن اللہ تعالیٰ وان یک خطاء فمنی ومن الشیطان واللہ ورسولہ بریئان۔	اگر یہ درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو میری طرف سے اور شیطان مردود کی طرف سے ہے جب کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے بری ہیں۔

خدائے ذوالمنن میری اس ناچیز کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور اپنے فضل سے اس حقیر بندے کے لیے کفارۂ سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ۔

گدائے درِ اولیاء — عبد الحکیم خان اختر
مجددی مظہری شاہجہان پوری
لاہور

۲۶ ذی الحجہ سنہ ۱۴۰۱ھ
مطابق ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۸۱ء

حرفِ آغاز

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ :

امام بخاری اپنے پیش رو ائمہ کی آنکھوں کا نور، اساتذہ کا فخر اور معاصرین کے لیے سرمایۂ رشک تھے۔ ان کے زمانہ میں احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی کا فن حدیث میں چرچا تھا لیکن جب آسمان علم حدیث پر امام بخاری کا سورج طلوع ہوا تو تمام محدثین ستاروں کی طرح چھپتے چلے گئے۔ صحیح مجرد پر سب سے پہلے انھوں نے مجموعہ حدیث پیش کیا اور پھر کتب صحاح کی تصنیف کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

ولادت و سلسلۂ نسب

جامع الاحادیث النبویہ و ناشر المرویات المحمدیہ امیر المؤمنین فی الحدیث امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی ۱۳ شوال ۱۹۴ھ میں ماوراء النہر کے مشہور شہر بخارا میں پیدا ہوئے۔

امام بخاری کے والد اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ الجعفی عظیم محدث اور ایک صالح بزرگ تھے۔ ابن حبان نے ان کو طبقہ رابعہ کے ثقہ راویوں میں شمار کیا[1]۔ امام ذہبی نے تاریخ اسلام میں اور امام بخاری نے تاریخ کبیر میں ان کا مفصل تذکرہ لکھا ہے۔ انہیں امام مالک، عبداللہ بن مبارک اور حماد بن زید جیسے یکتائے روزگار حضرات سے روایت حدیث کا شرف حاصل ہوا اور یحییٰ بن جعفر بیکندی، احمد بن جعفر، نصر بن حسین اور عراقیوں کی ایک بڑی جماعت نے ان سے احادیث کا سماع کیا۔ امام بخاری کے والد خوشحال اور دولتمند تھے اور جس قدر مالدار تھے اتنے ہی پرہیزگار تھے۔ احمد بن حفص کہتے ہیں کہ میں ابو الحسن اسماعیل بن ابراہیم کی موت کے وقت ان کی خدمت میں حاضر تھا، وہ کہنے لگے میرے پاس جس قدر مال ہے اس میں ایک درہم بھی مشتبہ نہیں ہے[2]۔

امام بخاری کے جد امجد مغیرہ بن بردزبہ مجوسی تھے اور اسی زمانہ میں بخارا کے حاکم یمان جعفی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے اور اسی نسبت سے جعفی کہلائے۔ امام بخاری کو بھی جعفی اسی سبب سے کہا جاتا ہے[3]۔

---

[1] شہاب الدین حافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ — تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۴۷

[2] شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۱

[3] شیخ عبدالحق دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ — اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۹

ابتدائی حالات

ایام طفولیت ہی میں امام بخاری کے والد کا انتقال ہو گیا تھا اور پرورش کی تمام تر ذمہ داری آپ کی والدہ نے سنبھال رکھی۔ صغیر سنی ہی میں امام بخاری نابینا ہو گئے اس وقت کے مشہور اطباء اور معالجین سے رجوع کیا گیا مگر کسی کی پیش نہ جا سکی۔ آپ کی والدہ بڑی عابدہ و زاہدہ تھیں انھوں نے رو رو کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کی اور دامن پھیلا کر اپنے لخت جگر کے لیے بصارت مانگی بالآخر دریائے رحمت جوش میں آیا اور ایک رات انھیں خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری آہ و زاری اور دعاؤں کی کثرت کے سبب تمہارے بیٹے کی بصارت لوٹا دی ہے۔ صبح جب امام بخاری بستر سے اٹھے تو ان کی آنکھیں روشن تھیں۔[1]

زمانہ تعلیم

ابتدائی اور ضروری تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب امام بخاری کی عمر دس سال کو پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں علم حدیث کی تحصیل کا شوق پیدا کیا اور آپ نے بخارا کے درس حدیث میں داخلہ لے لیا علم حدیث کو آپ نے انتہائی ذوق و شوق اور محنت سے حاصل کیا۔ حتیٰ کہ محفوظ رکھا اور سند کے ایک ایک راوی کو ضبط کیا تھا کہ ایک سال بعد متن حدیث اور اس کی اسناد پر آپ کے عبور کا یہ عالم تھا کہ بسا اوقات اساتذہ بھی آپ سے اپنی تصحیح کرتے تھے ایک مرتبہ آپ کے استاذ داخلی نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا۔ حدثنا سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم۔ آپ نے فرمایا ابو الزبیر کی ابراہیم سے کوئی روایت نہیں ہے۔ استاذ نے ناراض ہو کر امام بخاری کو تنبیہ کی تو آپ نے کہا اگر آپ کے پاس اصل ہے تو اس میں دیکھ لیجئے۔ استاذ نے اصل کی طرف رجوع کیا اور کہا اچھا بیٹا تم ہی بتاؤ یہ روایت کس طرح ہے۔ آپ نے عرض کیا۔ حدثنا سفیان عن الزبیر بن عدی عن ابراہیم۔ اور بتایا کہ یہ حقیقت ابو الزبیر نہیں زبیر بن عدی ہے۔ استاذ حیران رہ گئے اور انھوں نے بھری مجلس میں امام بخاری کی تحسین کی۔ امام بخاری یونہی بچپن ہی اور جوانی سے علوم دینیہ حاصل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سولہ سال کی عمر میں امام بخاری نے عبداللہ بن مبارک، وکیع اور دیگر اصحاب ابو حنیفہ کی کتابوں کو ازبر کر لیا تھا۔[2]

زیارت حرمین و آغاز تصنیف

اٹھارہ برس کی عمر میں امام بخاری اپنے بڑے بھائی احمد بن اسماعیل اور اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ حج کرنے کے لیے حرمین شریفین حاضر ہوئے۔ حج کے بعد ان کے بھائی تو والدہ کو لے کر واپس چلے گئے اور امام بخاری مزید تعلیم کے حصول کے لیے وہیں رہ گئے اسی دوران انھوں نے قضایا الصحابہ والتابعین کے عنوان سے ایک کتاب لکھی اور اس کے بعد چاندنی راتوں میں روضۂ انور کے پہلو میں بیٹھ کر تاریخ کبیر تصنیف کی۔ امام بخاری کہتے ہیں میں نے تاریخ کبیر میں جتنے لوگوں کے اسماء ذکر کیے ہیں ان میں سے ہر ایک کے بارے میں کوئی نہ کوئی قصہ معلوم تھا لیکن اختصار کے سبب میں نے ان تمام قصوں کو درج نہیں کیا۔ تاریخ کبیر کی تکمیل ہوتے ہی اس کی نقل کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ محمد بن یوسف فربری کہتے

---

[1] شیخ عبدالحق دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ — اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۹

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ — ہدی الساری ج ۲ ص ۲۵۰

کریں نے تاریخ کبیر کو اس وقت نقل کیا جب ابھی امام بخاری کی ڈاڑھی بھی نہیں آئی تھی۔[1]

حصول علم کے لیے رحلت

امام بخاری نے طلب حدیث کے لیے پہلا سفر مکہ کی طرف ۲۱۶ھ میں کیا تھا اور اگر وہ اس سے پہلے سفر کرتے تو اس زمانہ کے طبقہ عالیہ کے ان محدثین سے روایت حاصل کر لیتے جن سے ان کے معاصرین نے روایت کی ہے اگرچہ انہوں نے طبقہ عالیہ کے متقارب رواۃ مثلاً یزید بن ہارون اور ابوداؤد طیالسی کا زمانہ پالیا تھا۔[2]

جس زمانہ میں امام بخاری مکہ میں وارد ہوئے اس وقت یمن میں امام عبدالرزاق بقید حیات موجود تھے۔ امام بخاری نے ان سے روایت حدیث کے لیے یمن جانے کا قصد کیا لیکن کسی نے ان کو غلط خبر دی کہ امام عبدالرزاق کا انتقال ہو گیا یہ سن کر انہوں نے سفر کا ارادہ ملتوی کر دیا اور ایک واسطہ کے ساتھ امام عبدالرزاق سے روایت حدیث کرنے لگے۔

امام بخاری نے روایت حدیث کے سلسلہ میں بارہا دور دراز شہروں کا سفر کیا اور برسہا برس وطن سے دور رہ کر اکتساب علم کرتے رہے۔ ساتھیوں سے خود بیان کیا ہے کہ میں طلب حدیث کے لیے مصر اور شام دو دو مرتبہ گیا، چار مرتبہ بصرہ گیا، چھ سال حجاز مقدس میں رہا اور ان گنت مرتبہ محدثین کے ہمراہ کوفہ اور بغداد گیا۔

بے مثال حافظہ

امام بخاری بے پناہ قوت حافظہ کے مالک تھے، جب ہم ان کی قوت حفظ کے کارنامے صفحات تاریخ پر دیکھتے ہیں تو یوں گمان ہوتا ہے جیسے قدرت نے ہر ایک حافظہ جو حافظہ ہوا۔ ان کے حافظہ کو دیکھ کر رشک کے دلوں میں الم ہوتا کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ حاشد بن اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری لڑکپن میں ہمارے ساتھ حدیث کے سماع کے لیے مشائخ بصرہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ امام بخاری کے سوا ہم تمام ساتھی احادیث ضبط تحریر میں لے آتے تھے۔ سولہ دن گزر جانے کے بعد ایک روز ہمیں خیال آیا اور ہم نے بخاری کو ملامت کی کہ آپ نے احادیث ضبط نہ کر کے اتنے دنوں کی محنت ضائع کر دی۔ امام بخاری نے ہم سے کہا اچھا تم اپنے ضبط شدہ نوٹس لے آؤ پھر ہم اپنے اپنے نوٹس لے کر آ گئے اور امام بخاری نے سلسلہ وار احادیث سنانی شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے پندرہ ہزار سے زیادہ احادیث بیان کر ڈالیں اور یہ سن کر ہمیں یوں گمان ہوتا تھا کہ گویا یہ روایات ہمیں امام بخاری نے لکھوائی ہیں۔

محمد بن ازہر سجستانی کہتے ہیں کہ میں امام بخاری کے ساتھ سلیمان بن حرب کی خدمت میں سماع حدیث کے لیے حاضر ہوتا تھا۔ میں احادیث لکھتا تھا اور امام بخاری نہیں لکھتے تھے کسی نے مجھ سے کہا بخاری احادیث کو ضبط کیوں نہیں کرتے [illegible] تو بخاری کے حافظہ سے لکھ لینا۔

تمام راویوں کی کنیت ذکر کی گئی تھی فریابی نے ان احادیث کے اصل نام پوچھے تمام مجلس پر سکتہ چھا گیا اور کسی کو بھی ان کے ناموں کا پتہ نہ چل سکا بالآخر سب کی نظریں امام بخاری کی طرف اٹھیں اور انہوں نے کہنا شروع کیا ابو عروہ کا نام معمر بن راشد ہے اور ابو الخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے اور ابو حمزہ کا نام انس بن مالک ہے، جیسے ہی امام بخاری نے یہ اسماء بیان کیے تمام حاضرین مجلس دم بخود رہ گئے۔

امام بخاری کی قوت حفظ بیان کرنے کے لیے یہ امر کافی ہے کہ جس کتاب کو وہ ایک نظر دیکھ لیتے تھے وہ انہیں حفظ ہو جاتی تھی اور بعد میں جا کر یہ سلسلہ یہاں تک پہنچ گیا ان میں سے ایک لاکھ احادیث صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح تھیں، ایک مرتبہ بلخ گئے تو وہاں کے لوگوں نے فرمائش کی کہ آپ اپنے شیوخ سے ایک ایک روایت بیان کریں تو آپ نے ایک ہزار شیوخ سے ایک ہزار احادیث زبانی بیان کر دیں۔

سلیمان بن مجاہد کہتے ہیں کہ ایک دن میں محمد بن سلام بیکندی کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا محمد بن سلام نے کہا اگر تم کچھ دیر پہلے یہاں آتے تو میں تم کو وہ بچہ دکھاتا جس کو ستر ہزار احادیث یاد ہیں۔ سلیمان نے اس مجلس سے اٹھ کر امام بخاری کی تلاش شروع کر دی، بالآخر سلیمان نے امام بخاری کو ڈھونڈ نکالا اور پوچھا کیا تم ہی وہ شخص ہو جس کو ستر ہزار احادیث حفظ ہیں، امام بخاری نے کہا مجھے اس سے بھی زیادہ احادیث یاد ہیں اور جن صحابہ سے احادیث روایت کرتا ہوں ان میں سے اکثر کی ولادت اور وفات کی تاریخ اور ان کی جائے سکونت پر اطلاع رکھتا ہوں، نیز میں کسی حدیث کی روایت نہیں کرتا مگر کتاب اور سنت سے اس کی اصل پر واقفیت رکھتا ہوں۔

اساتذہ و مشائخ امام بخاری کے اساتذہ اور مشائخ کی تعداد بہت زیادہ ہے انہوں نے شہر بہ شہر اور قریہ در قریہ جا کر علم حدیث حاصل کیا امام بخاری نے حصول روایت میں اعلیٰ، ادنیٰ اور اصاغر کے فرق کا کبھی خیال نہیں رکھا بلکہ جہاں سے بھی روایت ملتی اخذ کر لیتے خواہ بیان کرنے والا ان سے بہتر ہو یا ان کا ہم پلہ یا کمتر۔ امام بخاری کے اساتذہ و مشائخ کی تعداد اگرچہ ایک ہزار سے زائد ہے لیکن انہوں نے اپنے وقت کے جن عظیم محدثین سے سماع حدیث کیا ہے ان کی تفصیل یہ ہے۔

بخارا میں محمد بن سلام بیکندی، عبد اللہ بن محمد مسندی، محمد بن عروہ اور ہارون بن اشعث سے، بلخ میں مکی بن ابراہیم، یحییٰ بن بشر اور قتیبہ سے، مرو میں علی بن شقیق، عبدان، معاذ بن اسد اور صدقہ بن فضل سے، نیشاپور میں یحییٰ بن یحییٰ، بشر بن حکم اور اسحاق سے، رے میں حافظ ابراہیم بن موسیٰ وغیرہ سے، بغداد میں محمد بن عیسیٰ، سریج بن نعمان اور معلی بن منصور [illegible]

عبداللہ سے اور واسط میں عمرو بن محمد بن عون وغیرہ سے، مصر میں سعید بن ابی مریم، عبداللہ بن صالح، سعید بن تلید اور عمرو بن ربیع بن طارق سے، دمشق میں ابو مسہر اور ابو نصر فرادیسی سے، قیساریہ میں محمد بن یوسف فریابی سے، عسقلان میں آدم بن ابی ایاس سے، حمص میں ابو المغیرہ، ابو الیمان، علی بن عیاش، احمد بن خالد وہبی اور دیگر محدثین سے سماع حدیث کیا۔[1]

بعض محققین نے امام بخاری کے اساتذہ اور مشائخ کے ضبط کا ایک خاص طریقہ بیان کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ امام بخاری کے اساتذہ پانچ طبقوں میں منحصر ہیں، طبقہ اولیٰ میں وہ مشائخ ہیں جو ثقات تابعین سے روایت کرتے ہیں جیسے محمد بن عبداللہ انصاری، مکی بن ابراہیم، ابو عاصم نبیل، عبیداللہ بن موسیٰ، اسماعیل بن ابی خالد اور ابو نعیم وغیرہ اور طبقہ ثانیہ میں وہ مشائخ ہیں جو طبقہ اولیٰ کے معاصر ہیں لیکن وہ ثقات تابعین سے روایت نہیں کرتے جیسے آدم بن ابی ایاس، ابو مسہر، سعید بن ابی مریم اور ایوب بن سلیمان وغیرہ اور طبقہ ثالثہ میں وہ مشائخ ہیں جو کبار تبع تابعین سے روایت کرتے ہیں جیسے سلیمان بن حرب، قتیبہ بن سعید، نعیم بن حماد، علی بن مدینی، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ وغیرہ اس طبقہ سے روایت کرنے میں امام مسلم بھی امام بخاری کے شریک ہیں اور طبقہ رابعہ میں وہ مشائخ ہیں جو طلب حدیث کے سلسلہ میں امام بخاری کے رفیق اور شریک تھے لیکن انہوں نے سماع حدیث امام بخاری سے پہلے شروع کیا تھا جیسے محمد بن یحییٰ ذہلی، ابو حاتم رازی، محمد بن عبدالرحیم، عبد بن حمید اور احمد بن نضر اس طبقہ سے امام بخاری نے ان احادیث کو روایت کیا جب ان کے مشائخ فوت ہو چکے تھے اور جو احادیث اس طبقہ سے روایت کی ہیں وہ اور کسی کے پاس نہیں تھیں اور طبقہ خامسہ میں وہ مشائخ ہیں جو درحقیقت امام بخاری کے تلامذہ تھے جیسے عبداللہ بن حماد آملی،[2] عبداللہ بن عباس خوارزمی اور حسین بن محمد قبانی، اس طبقہ سے بھی امام بخاری نے ضرورت اور فائدہ کے پیش نظر احادیث روایت کی ہیں مگر یہاں ان کی تعداد بہت کم ہے۔ بہر حال اس تحقیق سے یہ ظاہر ہو گیا کہ امام بخاری نے اپنے اکابر، امثال اور اصاغر سب سے روایت حدیث کی ہے اور اپنے اس قول کو سچا کر دکھایا کہ اس وقت تک کوئی شخص کامل محدث نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے سے بڑے اور برابر والوں اور کمتر سے حدیث روایت نہ کرے۔[3]

قوت حافظہ و ذہانت

امام بخاری کا ذہن بہت بیدار اور ذکی تھا، وہ قلم پر اتنا اعتماد نہیں کرتے تھے جتنا انہیں اپنے حافظہ اور ذہن پر اعتماد تھا۔ لوگوں نے بارہا فن حدیث میں امام بخاری کی قابلیت کا امتحان لیا لیکن وہ اپنی غیر معمولی ذہانت اور بے مثال حافظہ کی وجہ سے ہمیشہ سرخرو رہے۔

حافظ احمد بن عدی بیان کرتے ہیں کہ جب اہل بغداد کو معلوم ہوا کہ امام بخاری بغداد آ رہے ہیں تو بغداد کے محدثین نے امام بخاری کا امتحان لینے کے لیے ایک سو احادیث کے متون اور اسانید میں رد و بدل کر دیا۔ ایک حدیث کی سند کو دوسری حدیث کے ساتھ اور اس کی سند کو پہلی حدیث کے ساتھ لگا دیا اور اس طرح ایک سو احادیث کے متن اور

[1] شہاب الدین احمد قسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ، ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۲

[2] امام ترمذی بھی اسی طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ سعیدی غفرلہ

[3] حافظ ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ، ہدی الساری ج ۲ ص ۲۵۱

سندات پلٹ کر دیے اور دس آدمیوں میں یہ احادیث اس طرح تقسیم کر دیں کہ ہر شخص ایک ایک کر کے دس احادیث کے بارے میں امام بخاری سے سوال کرے۔

امام بخاری جب بغداد میں داخل ہوئے تو اہل بغداد نے ان کے اعزاز میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی جس میں علماء امراء اور عوام کی بہت بڑی اکثریت شامل تھی۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق ایک شخص اٹھا اور اس نے سند مقلوب کے ساتھ پہلی حدیث پڑھی اور امام بخاری سے پوچھا کیا آپ کو یہ حدیث معلوم ہے آپ نے فرمایا نہیں اس نے پھر دوسری حدیث پڑھی پھر تیسری پھر چوتھی یہاں تک کہ اس نے دس احادیث پڑھ ڈالیں اور امام بخاری نے ہر بار نفی میں جواب دیا جاننے والے اہل سبب سمجھ گئے کہ امام بخاری کے علم پر حیران ہو رہے تھے اور ناواقف لوگ اس جواب کو امام بخاری کا عجز سمجھ کر پریشان ہو رہے تھے پہلے شخص کے سوالات کے بعد اسی طرح دوسرے شخص نے اٹھ کر سوالات کیے اور امام بخاری نے اسی طرح جواب دیے پھر تیسرا اٹھا پھر چوتھا یہاں تک کہ دس آدمیوں نے سو احادیث پوری کر ڈالیں اور امام بخاری نے ان تمام احادیث کے جواب میں یہی کہا کہ میں انہیں نہیں جانتا۔ جب امام بخاری نے دیکھا کہ یہ لوگ سوالات سے فارغ ہو گئے اور اب کوئی شخص نہیں اٹھتا تو آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ پہلے شخص نے جو حدیث پڑھی تھی اس کی اس نے یہ سند بیان کی تھی اور اس کی اصل سند یہ ہے اس طرح ان لوگوں کی پڑھی ہوئی سو کی سو احادیث کی غلط اسناد بھی پڑھ کر سنائیں اور ان کی اصل اسناد بھی بیان کر دیں اور ہر حدیث کو اس کی اصل سند کے ساتھ لاحق کر دیا جیسے ہی امام بخاری نے اپنا بیان ختم کیا تمام مجلس میں تحسین و مرحبا کا غلغلہ اور آفرین آفرین کا شور اٹھا اور عوام و خواص سب نے امام بخاری کے فضل کا اعتراف اور ان کی عظمت کا اقرار کر لیا[1]

حافظ ابو الازہر روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سمرقند میں چار سو محدثین جمع ہوئے اور انہوں نے امام بخاری کو مغالطہ دینے کے لیے شام کی اسناد عراق کی اسنادوں میں داخل کیں اور عراق کی شام میں، اسی طرح حرم کی اسنادیں یمن میں داخل کیں اور یمن کی حرم میں وہ لوگ سات دن تک اس قسم کے مغالطہ آمیز متون اور اسانید امام بخاری پر پیش کرتے رہے لیکن ایک بار بھی وہ امام بخاری کو سند میں مغالطہ دے سکے نہ متن میں[2]

کثرت طرق پر اطلاع

امام بخاری علم حدیث میں ہر قسم کی معلومات کے حامل تھے حدیث کے تمام طرق ان کی نظر میں ہوتے تھے ایک روایت جتنی اسانید سے مروی تھی امام بخاری کو ان تمام پر عبور ہوتا تھا اس زمانہ میں طرق و اسانید پر ان سے زیادہ کسی کو دسترس نہیں تھی۔

یوسف بن موسیٰ مروزی کا بیان کرتے ہیں کہ میں بصرہ کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ منادی کی آواز آئی اے علم کے طلبگارو امام محمد بن اسماعیل بخاری آئے ہوئے ہیں جس نے ان سے احادیث کی روایت لینی ہو وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔ مروزی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ایک دبلا پتلا سا نوجوان ستون کے قریب انتہائی سادگی اور خضوع مند

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ہدی الساری ج ۲ ص ۲۵۱

[2] شہاب الدین احمد القسطلانی متوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

خوب ناز سے نماز پڑھ رہا ہے۔ یہی امام بخاری تھے اعلان سنتے ہی چاروں طرف سے مشتاق امام بخاری کے گرد جمع ہو گئے
امام بخاری نے انہیں اگلے روز احادیث لکھوانے کا وعدہ کیا اور دوسرے روز صبح مجلس املاء منعقد ہو گئی۔ آپ نے
فرمایا میں تم کو وہی احادیث لکھواؤں گا جو تمہارے شہر کے لوگ بیان کرتے ہیں لیکن نئی سند کے ساتھ پھر آپ نے
ایک حدیث منصور کی روایت سے پڑھی اور فرمایا تمہارے شہر والے اس حدیث کو منصور کے غیر سے روایت کرتے
ہیں اسی طرح امام بخاری نے ان کو کثیر تعداد میں احادیث لکھوائیں اور ہر حدیث کے بارے میں فرماتے تمہارے شہر والوں
نے اس کو فلاں سے روایت کیا ہے اور میں اس کو فلاں سے لکھوا رہا ہوں[1]

حافظ ابو احمد عجلی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نیشاپور کی ایک مجلس میں امام مسلم بن حجاج بھی امام بخاری سے ملنے
گئے دوران مجلس کسی شخص نے یہ حدیث پڑھی۔ عن ابن جریج عن موسی بن عقبة عن اسمٰعیل بن ابی صالح
عن ابیه عن ابی هريرة عن النبي صلی الله علیه وسلم قال کفارة المجلس اذا قام العبد ان يقول سبحانك
اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك۔

امام مسلم نے اس حدیث کو سن کر کہا سبحان اللہ کس قدر عمدہ حدیث ہے دنیا میں اس کا ثانی نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث صرف
اسی سند سے پائی جاتی ہے پھر امام بخاری سے پوچھا کیا اس حدیث کا آپ کو کسی اور سند کا علم ہے امام بخاری نے فرمایا
ہاں لیکن وہ سند معلول ہے۔ امام مسلم نے درخواست کی کہ مجھے وہ سند بتلائیں۔ امام بخاری نے فرمایا جس چیز کو اللہ تعالے
نے ظاہر نہیں کیا اسے مخفی ہی رہنے دو۔ امام مسلم نے اٹھ کر امام بخاری کے سر کو بوسہ دیا اور اس عاجزی سے مطالبہ کیا کہ
اگر امام بخاری نہ بتلاتے تو قریب تھا کہ امام مسلم رو پڑتے۔ بالآخر امام بخاری نے فرمایا اگر نہیں مانتے تو لکھو حدثنا موسیٰ
بن اسمٰعیل حدثنا وهيب حدثنا موسى بن عقبة عن عون بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کفارة المجلس
امام مسلم اس حدیث کو سن کر بے حد مسرور ہوئے اور بے اختیار کہنے لگے اے امام میں شہادت دیتا ہوں کہ دنیا میں کوئی
شخص آپ کا ثانی نہیں ہے اور جو شخص آپ سے بغض رکھے وہ حاسد کے سوا اور کچھ نہیں ہو گا[2]

معرفت علل حدیث

علل حدیث کی معرفت کو علم اصول حدیث میں انتہائی اہمیت دی جاتی ہے حدیث معلل اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کوئی علت خفیہ قادحہ ہو یعنی حدیث بظاہر صحیح معلوم ہوتی ہو لیکن درحقیقت اس میں کوئی سقم ہو مثلاً موقوف کو مرفوع قرار دیا گیا ہو یا بالعکس اسی طرح مرسل کو موصول قرار دیا ہو یا بالعکس یا ایک حدیث کے متن کو دوسری حدیث میں داخل کر دیا گیا ہو یا اور کوئی وہم ہو ان علل مذکورہ میں سے کوئی علت بھی سند یا متن میں پائی جاتی ہو تو وہ حدیث معلل ہوتی ہے۔ ائمہ حدیث نے روایات معلل کی معرفت کو بہت مشکل قرار دیا ہے حتیٰ کہ عبد الرحمٰن مہدی نے کہا کہ علل حدیث کی معرفت الہام کے سوا حاصل نہیں ہوتی۔
امام بخاری حدیث کے باقی فنون کی طرح علل حدیث میں بھی انتہائی ماہر اور اپنے وقت کے امام گردانے جاتے تھے۔

---

[1] شہاب الدین احمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

[2] شہاب الدین احمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

اور بڑے بڑے مشہور محدث آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے علل حدیث کے بارے میں معلومات حاصل کرتے تھے وراق بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام مسلم بن حجاج امام بخاری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے استاذ الاساتذہ، سید المحدثین اور علل حدیث کے طبیب یہ بتائیے کہ اخبرنا ابن جریج عن موسیٰ بن عقبہ عن سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ اس سند میں کونسی علت ہے امام بخاری نے فرمایا کہ موسیٰ بن عقبہ کا سہیل سے سماع ثابت نہیں ہے۔ پس جو حدیث بظاہر متصل تھی وہ درحقیقت منقطع ثابت ہوئی۔[1]

حافظ احمد بن حمدون بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک جنازہ کے موقعہ پر دیکھا کہ محمد بن یحییٰ ذہلی امام بخاری سے اسماء اور علل کے بارے میں سوال کر رہے تھے اور امام بخاری اس تیزی اور روانی سے جواب دے رہے تھے جیسے آپ کے منہ سے جواب نہیں کمان سے تیر نکل رہا ہو۔[2]

نجی حالات

امام بخاری کے والد محدث اسماعیل بن ابراہیم نہایت امیر کبیر شخص تھے اور امام بخاری نے ان سے وراثت میں مال و دولت کا بہت بڑا حصہ حاصل کیا تھا امام بخاری اپنا مال مضاربت پر دیتے تھے خود بنفس تجارت نہیں کرتے تھے ایک شخص نے آپ کے پچیس ہزار درہم دینے تھے آپ نے فرمایا تم دس درہم ماہانہ ادا کر دیا کرو۔

ابو سعید بکر بن منیر کہتے ہیں ایک مرتبہ ابو حفص نے امام بخاری کے پاس کچھ سامان بھیجا تاجروں کو پتہ چلا تو وہ اس سامان کو خریدنے کے لیے پہنچ گئے اور پانچ ہزار درہم کی پیشکش کی آپ نے فرمایا رات کو آ جانا شام کو تاجروں کا دوسرا گروہ آیا اور اس نے دس ہزار درہم کی پیشکش کر دی آپ نے فرمایا میں پہلے گروہ کے ساتھ بیع کی نیت کر چکا ہوں اب پانچ ہزار درہم کی خاطر اپنی نیت بدلنا نہیں چاہتا۔

سادگی اور انکساری

امام بخاری مزاج اور طبیعت کے اعتبار سے بہت سادہ اور جفاکش تھے اپنی ضروریات کے تمام کام خود کیا کرتے تھے۔ مال و دولت اور جاہ و مرتبت کے باوجود کبھی خدام اور غلاموں کا حشم قائم نہیں رکھا۔ محمد بن حاتم وراق آپ کے خصوصی شاگرد تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری بخارا کے قریب سرائے بنا رہے تھے اور اپنے ہاتھوں سے اٹھا اٹھا کر دیواروں میں اینٹیں لگا رہے تھے میں نے آگے بڑھ کر کہا آپ رہنے دیجئے یہ اینٹیں میں لگا دیتا ہوں آپ نے فرمایا قیامت کے دن یہی عمل مجھے نفع دے گا۔

وراق کہتے ہیں کہ جب ہم امام بخاری کے ساتھ کسی سفر میں جاتے تو آپ ہم سب کو ایک کمرے میں جمع کر دیا کرتے اور خود علیحدہ رہتے ایک بار میں نے دیکھا امام بخاری رات کو پندرہ بیس مرتبہ اٹھے اور ہر مرتبہ اپنے ہاتھ سے آگ جلا کر چراغ روشن کیا کچھ احادیث نکالیں ان پر نشانات لگائے پھر تکیہ پر سر رکھ کر لیٹ گئے میں نے عرض کیا آپ نے رات کو اٹھ کر تنہا مشقت برداشت کی مجھے اٹھا لیتے۔ فرمایا تم جوان ہو اور گہری نیند سوتے ہو میں تمہاری نیند خراب کرنا

---

[1] طاہر بن صالح بن احمد الجزائری — توجیہ النظر ص ۲۶۸

[2] حافظ ابن حجر العسقلانی — ہدی الساری ج ۲ ص ۲۶۰

فیاضی: امام بخاری جس قدر مال سے غنی تھے اس سے زیادہ ان کا دل غنی تھا بعض اوقات ایک دن میں تین تین سو درہم صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ وراق کہتے ہیں امام بخاری کی ماہانہ آمدنی پانچ سو درہم تھی اور یہ تمام رقم وہ طلبہ پر خرچ کر دیا کرتے تھے۔

زہد لذائذ دنیا عیش و عشرت سے امام بخاری کوسوں دور تھے طلب علم میں بسا اوقات انھوں نے سوکھی گھاس کھا کر بھی وقت گزارا ہے۔ ایک دن میں عام طور پر صرف دو یا تین بادام کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے اطباء نے بتلایا کہ سوکھی روٹی کھا کر ان کی انتڑیاں سوکھ چکی ہیں اس وقت امام بخاری نے بتلایا کہ وہ چالیس سال سے خشک روٹی کھا رہے ہیں اور اس طویل عرصہ میں سالن کو بالکل ہاتھ نہیں لگایا۔

خداخوفی امام بخاری تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے ظاہر و باطن میں خدا سے بے حد ڈرتے تھے شبہات سے بچتے، غیبت سے پرہیز کرتے اور لوگوں کے حقوق کا پورا خیال رکھتے تھے۔ انہیں تیراندازی کا بے حد شوق تھا ایک مرتبہ ان کا تیر ایک پل پر لگا اور اس کی کیل خراب ہو گئی۔ امام بخاری بے حد پریشان ہوئے اور پل کے مالک حمید بن اخضر کے پاس پیغام بھیجا کہ یا تو مجھ کو پل بنانے کی اجازت دو یا پل کی قیمت لے لو اور ہماری غلطی معاف کر دو۔ حمید بن اخضر نے سلام بھیجا اور کہا اے ابو عبداللہ میں صرف یہ پل نہیں بلکہ اپنی تمام املاک تمہارے تصرف میں دیتا ہوں جس طرح چاہے ان میں تصرف کرو۔ امام بخاری نے جب یہ جواب سنا تو ان کا چہرہ کھل اٹھا اسی خوشی میں پانچ سو احادیث بیان کیں اور تین سو درہم صدقہ کر دیے۔

ایک شخص نے امام بخاری سے کہا آپ نے تاریخ کبیر میں لوگوں کے عیوب بیان کیے ہیں اور ان کی غیبت کی ہے امام بخاری نے کہا میں نے کسی شخص پر کوئی حکم نہیں لگایا صرف روایت بیان کی ہے چنانچہ کاذب راویوں کو آپ نے تاریخ کبیر میں کذاب لکھنے کی بجائے کذبہ فلاں یا رماہ فلاں بالکذب لکھا ہے۔ بکر بن منیر سے روایت ہے کہ امام بخاری کہتے تھے کہ مجھے امید ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے حساب نہیں لے گا کیونکہ میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔

عبادت و ریاضت امام بخاری بے حد عبادت گزار اور شب بیدار تھے کثرت سے نوافل پڑھتے اور روزے رکھتے تھے۔ رمضان شریف میں ہر روز ایک قرآن شریف کا ختم کرتے اور روزانہ نصف شب کو اٹھ کر قرآن کریم کے دس پاروں کی تلاوت کرتے۔ تراویح میں ختم قرآن کرتے اور ہر رکعت میں بیس آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

ابو بکر بن منیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن اسماعیل نماز پڑھ رہے تھے نماز کے بعد انھوں نے قمیص کا دامن اٹھایا اور اپنے ایک شاگرد سے کہا ذرا دیکھنا میری قمیص کے نیچے کیا ہے، شاگرد نے دیکھا قمیص کے نیچے زنبور تھی جس نے ان کے بدن پر پندرہ سولہ جگہ ڈنک لگایا ہوا تھا جس کی وجہ سے آپ کا بدن جگہ جگہ سے سوج گیا تھا۔ ابن منیر نے پوچھا جب آپ کو زنبور نے پہلی مرتبہ کاٹا تو اس وقت آپ نے نماز کیوں نہیں توڑی؟ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی جس آیت

کی تلاوت کر رہا تھا اس میں اتنا لذت و ذوق پا رہا تھا کہ مجھے اس وقت اس تکلیف کی طرف توجہ نہ ہو سکی۔

اخلاقِ حسنہ

امام بخاری نہایت حلیم اور بردبار تھے کسی شخص کی بدسلوکی پر وہ کبھی غیظ و غضب میں نہ آتے تھے اور برائی کا بدلہ بھلائی سے دیا کرتے تھے کسی شخص کی اصلاح مقصود ہوتی تو اسے بر سر مجلس کبھی ملامت نہ کرتے ہر شخص کی عزت نفس کا خیال رکھتے اور کبھی کسی شخص کو شرمندہ نہ ہونے دیتے تھے۔

عبداللہ محمد بن ابی حاتم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری کہیں جا رہے تھے ناگاہ کنیز آگے سے گزری اور اس نے پیر کی ٹھوکر سے دوات گرا دی آپ نے نرمی سے فرمایا کہ دیکھ کر چلا کرو اس نے تنک کر بدتمیزی سے جواب دیا جب راستہ نہ ہو تو کیسے چلوں آپ نے نظر اٹھا کر کہا جا میں نے تجھ کو آزاد کیا۔

محمد بن منصور اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری مسجد کے اندر حلقۂ احباب میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص کی ڈاڑھی میں سے کوئی گندی چیز گر گئی تھی اس نے وہ گندگی ڈاڑھی سے نکال کر مسجد کے فرش پر پھینک دی لوگ ان کو دیکھ رہے تھے امام بخاری نے لوگوں کی نظر بچا کر چپکے سے وہ گندگی اپنی آستین میں ڈال کر رکھ لی اور بعد میں لوگوں کے چلے جانے کے بعد وہ گندگی مسجد کے باہر پھینک دی اس طرح امام بخاری نے مسجد کے فرش کو بھی گندگی سے صاف کیا اور اس شخص کو بھی لوگوں کی نظر میں شرمندگی سے بچا لیا۔[1]

امام بخاری بے حد صابر و شاکر تھے اپنی ذات کا انتقام یا کسی شخص سے بدلہ لینا نہیں جانتے تھے ان کے شدید ترین معاند محمد بن یحییٰ ذہلی نے نیشاپور میں الفاظ قرآن کے مخلوق اور غیر مخلوق ہونے کے مسئلہ پر امام بخاری کی مخالفت کا محاذ قائم کیا اور امام بخاری کے درس پر پابندی لگا دی اور یہ بیہودہ الزام لگایا کہ ... امام بخاری نیشاپور چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ذہلی کی اس روش سے امام مسلم اس قدر برہم ہوئے کہ انہوں نے وہ تمام احادیث جو ذہلی سے املا کی تھیں ایک بنڈل میں باندھ کر ذہلی کو بھجوا دیں لیکن امام بخاری نے ذہلی کی روایت کو نہیں چھوڑا اور صحیح بخاری میں ذہلی کی روایت کو برقرار رکھا البتہ پورا نام ذکر کرنے کے بجائے یا فقط محمد لکھتے ہیں یا ان کے دادا کی طرف نسبت کر کے محمد بن خالد لکھتے ہیں کسی نے اس احتیاط کی وجہ پوچھی تو بتایا کہ اگر میں اس کا پورا نام ذکر کر دوں تو وہ متعین ہو جائے گا لوگ کہیں گے کہ یہ اپنے جارح کی تعریف کر رہا ہے اور اس سے میری صداقت اور عدالت پر حرف آئے گا جس کا اثر میری روایت پر پڑے گا۔

امام بخاری کا فقہی مسلک

امام بخاری کے اپنے کلام میں اس بات کی کوئی تصریح نہیں ہے کہ ان کا فقہی مسلک کیا تھا البتہ یہ ظاہر ہے کہ امام بخاری بعض احادیث بکثرت لاتے ہیں جو مسلک شافعی کی مؤید ہیں اور غالباً اسی بنا پر بعض علماء نے ان کو امام شافعی کا مقلد گردانا ہے چنانچہ امام علامہ تاج الدین سبکی لکھتے ہیں:

وقد ذكره ابو عاصم في طبقات اصحابنا ۔ ابو عاصم نے امام بخاری کو ہمارے طبقات شافعیہ

---

[1] سیرت کے یہ تمام واقعات ہدی الساری (ج ۲ ص ۲۰۲ - ۲۰۹) سے لیے گئے ہیں۔

الشافعية[1]

یہ بیان کیا ہے۔

اور تاج الدین سبکی امام بخاری کے بارے میں لکھتے ہیں:

وسمع بمكة من الحميدي وعليه تفقه على الشافعي[2]

یعنی امام بخاری نے مکہ میں حمیدی سے سماع کیا اور انہیں سے فقہ شافعی پڑھی۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

ذكر ابو عاصم العبادي ابا عبد الله في كتابه الطبقات وقال سمع من الزعفراني وابي ثور والكرابيسي قلت وتفقه على الحميدي وكلهم من اصحاب الشافعي[3]

ابو عاصم عبادی نے امام بخاری کا ذکر اپنی کتاب طبقات شافعیہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ امام بخاری نے زعفرانی ابو ثور اور کرابیسی سے سماع کیا ہے اور میں کہتا ہوں انہوں نے حمیدی سے فقہ پڑھی ہے اور یہ سب امام شافعی کے شاگرد تھے۔

امام تاج الدین سبکی نے یہ کلام ثبوت حافظ ابو عاصم کے اس قول کو تقویت پہنچانے کے لیے ذکر کیے ہیں کہ امام بخاری شافعی المذہب تھے۔ حافظ ابو عاصم ۳۵۷ھ میں یعنی امام بخاری کے وصال کے ٹھیک ایک سو ایک سال بعد پیدا ہوئے ان کا زمانہ امام بخاری کے بہت قریب تھا اس لیے ان کی بات پر اعتماد کرنے کی وجوہ ہیں۔

اور نواب صدیق حسن بھوپالی ابجد العلوم سے نقل کر کے لکھتے ہیں:

ولنذكر بعد ذلك نبذا من ائمة الشافعية ليكون الكتاب كامل الطرفين حائز الشرفين وهو كذلك صنفان احدهما من تشرف بصحبة الامام الشافعي والآخر من تلاهم من الائمة اما الاول فمنهم احمد الخلال وابو جعفر البغدادي واما الصنف الثاني فمنهم محمد بن ادريس ابو حاتم الرازي ومحمد بن اسمعيل البخاري ومحمد بن علي الحكيم ترمذي[4]

اور ہمیں چاہیے کہ اب کچھ ائمہ شافعیہ کا تذکرہ کریں تاکہ ہماری کتاب حنفی اور شافعی دونوں طرفوں کی جامع ہو جائے اور ائمہ شافعیہ دو قسم پر ہیں ایک وہ جو امام شافعی کی صحبت سے مشرف ہیں جیسے احمد خلال اور ابو جعفر بغدادی اور دوسری قسم کے ائمہ شافعیہ وہ ہیں جیسے محمد بن ادریس رازی محمد بن اسماعیل البخاری اور حکیم ترمذی۔

ان مذکورہ حوالہ جات کے پیش نظر جماعت کی اکثریت اس طرف گئی ہے کہ امام بخاری شافعی المذہب تھے۔

---

[1] ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۲

[2] امام تاج الدین السبکی المتوفی ۷۷۱ھ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۲ ص ۲

[3] امام تاج الدین السبکی المتوفی ۷۷۱ھ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۲ ص ۴

[4] نواب صدیق حسن بھوپالی المتوفی ابجد العلوم ص ۸۱۱

لکھا ہے کہ امام بخاری سے ایک لاکھ اشخاص نے روایت کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بے شمار ان کے تلامذہ کا احصا کرنے سے قاصر ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام بخاری کے تلامذہ کا اجمالاً ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں امام بخاری کے شیوخ میں سے عبداللہ بن محمد مسندی، عبداللہ بن منیر، اسحاق بن احمد سرماری اور محمد بن خلف بن قتیبہ وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے[1]

معاصرین میں سے ابوزرعہ، ابوحاتم رازیان، ابراہیم حربی، ابوبکر بن ابی عاصم، موسیٰ بن ہارون حمال، محمد بن عبداللہ مطین، اسحاق بن احمد بن نصر، محمد بن قتیبہ بخاری اور ابوبکر بن اعین نے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

اکابرین میں سے حافظ صالح بن محمد جزرہ، مسلم بن حجاج، ابوالفضل احمد بن سلمہ، ابوبکر بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن نصر مروزی، ابوعبدالرحمٰن نسائی اور ابوعیسیٰ ترمذی نے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

جن لوگوں نے باقاعدہ شاگردی اختیار کی اور امام بخاری کا اعتماد حاصل کیا ان کے اسماء یہ ہیں، عمر بن محمد بجیری، ابوبکر بن ابی الدنیا، ابوبکر بزار، حسین بن محمد قبانی، یعقوب بن یوسف بن اخرم، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، سہل بن شاذویہ بخاری، عبداللہ بن واصل، قاسم بن زکریا مطرز، ابوقریش محمد بن جمعہ، محمد بن سلیمان باغندی، ابراہیم بن موسیٰ جوبری، عثمان بن عباس، ابوحامد اعمشی، ابوبکر احمد بن محمد بن صدقہ بغدادی، اسحاق بن داؤد، حاشد بن اسماعیل بخاری، محمد بن عبداللہ بن جنید، محمد بن موسیٰ، جعفر بن محمد نیشاپوری، ابوبکر بن ابی داؤد، ابوالقاسم بغوی، ابومحمد بن صاعد، محمد بن ہارون حضرمی اور حسین بن اسماعیل محاملی بغدادی۔

تصانیف

امام بخاری کی زندگی کا اکثر حصہ احادیث کی تلاش میں شہر بشہر سفر میں گزرا ہے اور انہیں کسی ایک جگہ سکون سے بیٹھ کر کام کرنے کا موقع بہت کم ملا ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے خاطر خواہ تعداد میں تصانیف چھوڑی ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی اور دیگر حضرات نے جو امام بخاری کی تصانیف گنوائی ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ الجامع الصحیح ۲۔ التاریخ الکبیر ۳۔ التاریخ الاوسط ۴۔ التاریخ الصغیر ۵۔ کتاب الضعفاء ۶۔ کتاب الکنیٰ ۷۔ الادب المفرد ۸۔ جزء رفع الیدین ۹۔ جزء القراءۃ خلف الامام ۱۰۔ کتاب الاشربۃ ۱۱۔ کتاب الہبۃ ۱۲۔ کتاب العلل ۱۳۔ برالوالدین ۱۴۔ الجامع الکبیر ۱۵۔ التفسیر الکبیر ۱۶۔ المسند الکبیر ۱۷۔ خلق افعال العباد ۱۸۔ قضایا الصحابہ والتابعین ۱۹۔ کتاب الوحدان ۲۰۔ کتاب المبسوط ۲۱۔ کتاب الفوائد ۲۲۔ اسامی الصحابہ

خلق قرآن کا مناقشہ

سنہ ۲۵۰ھ میں امام بخاری نے نیشاپور آنے کا پروگرام بنایا، اس خبر کو سنتے ہی اہالیان نیشاپور میں فرحت و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ اس زمانہ میں محمد بن یحییٰ ذہلی نیشاپور کی علمی ریاست کے مالک تھے۔ محمد بن یحییٰ ذہلی نے شہر کے لوگوں کو امام بخاری کے استقبال کی تلقین کی، بنابریں لوگوں کے ایک انبوہ کثیر نے محمد بن یحییٰ کی قیادت میں شہر سے تین مرحلے آگے جاکر امام بخاری کا استقبال کیا اور انتہائی تزک و احتشام سے امام بخاری کو شہر میں لے کر آئے۔ امام مسلم بن حجاج کہتے ہیں کہ میں نے اس سے پہلے اتنا عظیم الشان استقبال نہ کسی عالم

[1] شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، ہدی الساری ج ۲ ص ۲۶۵

بہرحال امام بخاری شافعی ہونے کی تقدیر پر بھی محض مقلد نہیں تھے بلکہ مجتہد فی المسائل تھے اور طبقات فقہاء میں تیسرے درجے پر فائز تھے یہی وجہ ہے کہ وہ بعض مسائل میں امام شافعی سے اختلاف کرتے ہیں اور ان مسائل میں خود اجتہاد کرتے ہیں۔ اس لیے اہل علم کے نزدیک امام بخاری کی مثال شوافع میں ایسی ہے جیسے احناف میں امام ابوجعفر طحاوی کی۔

کلمات الثناء امام بخاری کے علمی اور عملی کمالات اور ان کے فضائل و مناقب کا ان کے زمانہ کے تمام اہل فضل حضرات نے اعتراف کیا ہے جن لوگوں نے آپ کی علمی اور عملی خدمات کو سراہا ان میں آپ کے مشائخ، معاصرین اور تلامذہ کی ایک طویل فہرست ہے۔ اگر امام بخاری کے حق میں بیان کیے گئے تمام توصیفی کلمات کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ امام بخاری کی اس قدر مدح و ستائش کی گئی ہے کہ قرطاس و قلم ختم ہو سکتے ہیں لیکن ان کے مناقب کا بیان ختم نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ وہ بحر ہے جو اپنا ساحل نہیں رکھتا۔

اساتذہ سے امام بخاری کے استاذ ابو مصعب احمد بن ابی بکر نے کہا امام بخاری حدیث میں امام احمد بن حنبل سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں۔ کسی شخص نے اس بات پر تعجب کیا تو انہوں نے کہا اگر تم امام مالک کو دیکھتے تو ان میں اور بخاری میں سر مو فرق نہ پاتے۔ امام بخاری کے ایک اور استاذ قتیبہ بن سعید نے کہا میرے پاس مشرق و مغرب سے بے شمار لوگ علم حدیث کی تحصیل کے لیے آئے لیکن ان میں بخاری جیسا کوئی نہ تھا۔ امام احمد بن حنبل نے کہا ارض خراسان نے آج تک بخاری کی نظیر نہیں پیدا کی۔ اسحاق بن راہویہ نے کہا بخاری سے احادیث روایت کیا کرو اور ان کو لکھ لیا کرو۔ بلا ریب اگر بخاری، حسن بصری کے زمانہ میں ہوتے تو وہ علم حدیث میں ان کی طرف رجوع کرتے۔

معاصرین سے امام بخاری کے معاصرین میں سے حاشد نے کہا میں نے حجاز، شام اور عراق کے علماء دیکھے مگر بخاری جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اسحاق بن خزیمہ نے کہا اس آسمان کے نیچے محمد بن اسماعیل سے بڑھ کر کوئی عالم حدیث نہیں ہے۔ حاتم بن منصور نے کہا امام بخاری اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ایک آیت ہیں۔

تلامذہ سے اور تلامذہ میں سے امام ترمذی نے کہا میں نے اسانید اور علل کے علم میں امام بخاری سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔ امام مسلم نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ امام بخاری کا کوئی مماثل نہیں ہے اور سلیم بن مجاہد نے کہا میں نے ساٹھ سال سے امام بخاری جیسا کوئی شخص نہ علم میں دیکھا ہے نہ عمل میں[1]۔

تلامذہ کی تعداد امام بخاری کے زمانہ میں بصرہ، بغداد، نیشاپور، سمرقند اور بخارا علوم اسلامیہ کے مرکز قرار دیے جاتے تھے ان شہروں میں امام بخاری بار بار گئے اور بے حساب لوگوں کو احادیث املا کرائیں۔ بخارا سے لے کر حجاز تک امام بخاری کے تلامذہ کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ ملا علی قاری ہروی اور قسطلانی نے

[1] ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، ھدی الساری ج ۲ ص ۲۵۴

کا بھی تھا نہ کسی حاکم کا۔

امام بخاری۔ نیشاپور میں درس حدیث دینا شروع کیا ان کے درس میں ہر وقت اژدہام رہتا تھا اور سب لوگ امام بخاری سے علم حدیث کا استفادہ کرتے تھے۔ بعض حاسدین کو امام بخاری کی شہرت اور مقبولیت بری لگی اور انہوں نے محمد بن یحییٰ کو امام بخاری کا مخالف بنا دیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ محمد بن یحییٰ ذہلی قرآن کریم کے الفاظ کو بھی قدیم مانتے تھے۔ اس پر بڑی شدت سے قائم تھے کسی شخص نے جا کر امام بخاری سے پوچھا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق امام بخاری خاموش رہے جب اس نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے کہا۔ القرآن کلام اللہ غیر مخلوق۔ اس نے پھر اصرار کیا قرآن کے الفاظ کا حکم بتلائیے تو آپ نے کہا۔ افعالنا مخلوقة والفاظنا من افعالنا۔ (ہمارے افعال مخلوق ہیں اور الفاظ بھی ہمارے افعال ہیں) بس پھر کیا تھا شور مچ گیا کہ امام بخاری الفاظ قرآن کو مخلوق مانتے ہیں جب ذہلی تک یہ خبر پہنچی تو وہ تمام حمایت منقطع کر کے یکسر مخالف ہو گئے اور اعلان کر دیا کہ بخاری کے درس میں کوئی شخص نہ جائے چنانچہ مسلم بن حجاج کے سوا تمام لوگوں نے امام بخاری کے درس میں جانا بند کر دیا آخر کار جب امام بخاری اہل نیشاپور سے مایوس ہو گئے تو آپ نے نیشاپور سے بخارا کی طرف مراجعت کا قصد کر لیا۔[1]

وطن کو واپسی

جب اہل وطن کو معلوم ہوا کہ امام بخاری وطن واپس لوٹ رہے ہیں تو انہیں بے حد خوشی ہوئی انہوں نے بخارا سے کئی منزل پہلے امام بخاری کی پیشوائی کے لیے خیمے نصب کر دیے اور بڑے تزک و احتشام اور شان و شکوہ سے امام بخاری کو شہر میں لائے۔ امام بخاری نے بخارا میں درس قائم کیا اور اطمینان سے پڑھانے میں مصروف ہو گئے۔

حاسدین نے یہاں بھی امام بخاری کا پیچھا نہ چھوڑا اور خلافت عباسیہ کے نائب خالد بن احمد ذہلی والی بخارا کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ امام بخاری سے کہیے کہ وہ آپ کے صاحبزادے کو گھر آ کر پڑھایا کریں جب والی بخارا نے امام بخاری سے یہ فرمائش کی تو آپ نے فرمایا میں علم کو سلاطین کے دروازے پر لے جا کر ذلیل کرنا نہیں چاہتا جس شخص کو پڑھنے کا شوق ہے اس کو میرے درس میں آنا چاہیے۔ والی بخارا نے کہا اگر میرا لڑکا درس میں آئے تو وہ عام لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر نہیں پڑھے گا آپ کو اسے علیحدہ پڑھانا ہو گا۔ امام بخاری نے جواب دیا میں کسی شخص کو احادیث رسول کی سماعت سے روک نہیں سکتا۔ یہ جواب سن کر حاکم ناراض ہو گیا اور اس نے ابن الوقت علماء سے امام بخاری کے خلاف فتویٰ حاصل کر کے انہیں شہر سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

امام بخاری اپنے وطن میں آ کر بے وطن ہونے پر بہت آزردہ ہوئے۔ ابھی ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا کہ خلیفہ نے والی بخارا خالد بن احمد ذہلی کو معزول کر دیا اور اسے گدھے پر سوار کرا کے شہر سے نکالا گیا اور قید خانہ میں بند کر دیا گیا جہاں وہ انتہائی ذلت اور رسوائی سے چند دن گزارنے کے بعد ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح جن لوگوں نے امیر بخارا کی معاونت

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی ۸۵۲ھ ، ہدی الساری ج ۲ ص ۴۹۲

کی تھی وہ سب مخالف بلاؤں میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو گئے[1]

وصال بخارا سے واپس ہونے کے بعد امام بخاری نے سمرقند جانے کا قصد کیا۔ ابھی سمرقند سے کئی منزل دور تھے تو آپ کو اطلاع ملی کہ اہلِ سمرقند میں آپ کے بارے میں دو گروہ ہو گئے ہیں یہ سن کر آپ وہیں راستہ میں خرتنگ نامی ایک بستی میں رک گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اے خدا یہ زمین اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہو رہی ہے مجھے اپنے پاس واپس بلا لے۔ اس دعا کے بعد آپ بیمار پڑ گئے۔ اسی اثناء میں اہلِ سمرقند نے جانے کے لیے آپ کے پاس قاصد بھیجا آپ جانے کے لیے تیار ہو گئے مگر طاقت نے ساتھ نہ دیا چند دعائیں پڑھیں اور لیٹ گئے۔ جسم سے پسینہ بہنا شروع ہوا۔ ابھی وہ پسینہ خشک نہ ہوا تھا کہ آپ نے جان، جانِ آفرین کے سپرد کر دی اور اس طرح یکم شوال ۲۵۶ھ کو باسٹھ سال کی زندگی گزار کر رات کے وقت علم و فضل کا وہ عظیم آفتاب غروب ہو گیا جس کے علم و فضل کی روشنی سے سمرقند، بخارا، بغداد اور نیشاپور کے بے شمار عوام و خواص اپنے دل و دماغ کو منور کر رہے تھے[2]

بارگاہ رسالت میں مقبولیت امام بخاری نے ساری عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی تلاش آپ کے اقوال کی تتبع اور آپ کی احادیث کی خدمت میں گزار دی ان کی زندگی کا ایک ایک پل متابعتِ رسول کا مظہر تھا۔ وراق کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ امام بخاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے جا رہے ہیں اور حضور جس جگہ قدم رکھتے ہیں امام بخاری بھی بعینہٖ وہیں قدم رکھتے ہیں[3]
فربری کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کسی جگہ جا رہا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہاں جا رہے ہو میں نے عرض کیا محمد بن اسماعیل کے پاس۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے جا کر میرا سلام کہنا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عنایت جس طرح زندگی میں امام بخاری کے شاملِ حال تھیں اسی طرح وصال کے بعد بھی یہ عنایات ان پر سایہ فگن رہیں، چنانچہ عبدالواحد بن آدم طواویسی کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جماعت صحابہ کے ساتھ ایک جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں میں نے پوچھا حضور کس کا انتظار ہے فرمایا بخاری کا، طواویسی کہتے ہیں چند دن بعد مجھے امام بخاری کے وصال کی خبر پہنچی میں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ امام بخاری کا اسی رات انتقال ہوا تھا جس رات میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی۔

مزار بخاری کی برکات امام بخاری کی نماز جنازہ کے بعد جب ان کی قبر پر مٹی ڈالی گئی تو مدت تک اس مٹی سے مشک کی مہک آتی رہی۔ اور عرصہ دراز تک لوگ دور دور سے آکر امام بخاری

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ہدی الساری ج ۲ ص ۲۶۵
[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ہدی الساری ج ۲ ص ۲۶۶
[3] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ — ہدی الساری ج ۲ ص ۲۶۲

کی قبر کی مٹی کو بطور تبرک لے جاتے رہے[1]

ابو الفتح سمرقندی بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری کے وصال کے دو برس بعد سمرقند میں خشک سالی کی وجہ سے قحط نمودار ہو گیا لوگوں نے بارہا نماز استسقاء پڑھی اور دعائیں مانگیں مگر بارش نہ ہوئی پھر ایک مرد صالح قاضی شہر کے پاس گیا اور ان کو مشورہ دیا کہ تم شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری کی قبر پر جاؤ اور وہاں جا کر اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگو شاید اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کر لے۔ قاضی شہر نے یہ مشورہ قبول کر لیا اور شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری کی قبر پر حاضر ہوا لوگوں نے وہاں گریہ و زاری کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ سے نہایت خضوع و خشوع سے دعا مانگی اور امام بخاری سے قبولیت دعا کے لیے سفارش کی درخواست کی اسی وقت آسمان پر بادل گھر آئے اور سات دن لگاتار اس قدر بارش ہوتی رہی کہ لوگوں کے لیے خرتنگ سے سمرقند پہنچنا مشکل ہو گیا[2]

حرف آخر

امام بخاری عالم و فاضل عابد و زاہد اور فیاض و جواد تھے۔ ان کا چہرہ ہمیشہ خوف الٰہی سے زرد اور محبت رسول سے سرخ رہتا تھا۔ ان کے فیضان کا جو سلسلہ ان کی زندگی میں قائم ہوا تھا وہ آج تک نہیں ٹوٹا اور آج امت مسلمہ دین کے جن احکام سے واقف ہے ان میں امام بخاری کی خدمات کا بہت بڑا حصہ ہے انہوں نے رسول اللہ کی احادیث کی اشاعت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے ذکر کو دنیا میں پھیلا دیا اور حق یہ ہے کہ جب تک مدارس اور مکاتب میں تکمیل و قال رسول کی صدا گونجتی رہے گی آسمان رحمت سے بخاری کی قبر پر انوار و تجلیات کی بارش ہوتی رہے گی۔

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ۲ ص ۲۹۶

[2] شہاب الدین احمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۹

صحیح بخاری

امام بخاری کی تصانیف یوں تو بیس سے زیادہ ہیں لیکن جو عظمت، شہرت اور مقبولیت صحیح بخاری کے حصہ میں آئی وہ اور کسی کتاب کو حاصل نہ ہو سکی بلکہ حق یہ ہے کہ تمام امہات کتب حدیث میں جو مقام صحیح بخاری کو حاصل ہوا وہ اور کسی کتاب نے نہیں پایا، نیز علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری سے زیادہ کوئی صحیح کتاب روئے زمین پر موجود نہیں ہے۔ امام شافعی نے موطأ امام مالک کو صحیح ترین کتاب قرار دیا تھا لیکن وہ صحیح بخاری کی تصنیف سے پہلے کی بات تھی واقعہ یہ ہے کہ صحیح بخاری کے منظر وجود پر آنے کے بعد متقدمین کی تمام کتابیں پس منظر میں چلی گئیں۔

متاخرین کی کتابوں میں صحیح مسلم نے بے شک بڑا نام کیا بلکہ بعض مغاربہ نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح بھی دے دی لیکن ان لوگوں کو جمہور کی موافقت حاصل نہ ہو سکی اور محققین نے دلائل و براہین سے ثابت کر دکھایا کہ مسلم کی احادیث کا درجہ صحت اور اتصال میں بخاری سے بہت کم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں جس قدر احادیث درج کی ہیں وہ سب امام بخاری کی توجہ اور عنایت کا ثمرہ ہیں اسی لیے دارقطنی نے کہہ دیا کہ اگر امام بخاری نہ ہوتے تو امام مسلم سے کسی حدیث کا ظہور نہ ہوتا۔

سبب تالیف

عہد صحابہ و تابعین میں تدوین احادیث کا اہتمام نہیں تھا جس کی اصل وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں کو اپنے ضبط صدر اور حافظہ پر قوی اعتماد تھا البتہ اتباع تابعین کے عہد میں تدوین حدیث کا کام شروع ہو چکا تھا اور متعدد جلیل القدر محدثین نے مجموعہ احادیث ترتیب دے رکھے تھے ان کتابوں میں امام ابو حنیفہ کی کتاب الآثار، امام مالک کی موطأ، جامع سفیان ثوری، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق اور مسند احمد کی بہت شہرت تھی لیکن اس وقت تک حدیث کے موضوع پر جس قدر کتابیں معرض وجود میں آئی تھیں ان میں سے کسی کتاب میں بھی صرف احادیث صحیحہ لانے کا التزام نہیں کیا گیا تھا بلکہ ان میں شاذ، منکر، مدلس اور معلل ہر قسم کی روایات جمع کر دی گئی تھیں، اس وقت اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ ایک ایسا مجموعہ احادیث ترتیب دیا جائے جس میں صرف احادیث صحیحہ کو جمع کیا جائے، اسی ضرورت کے پیش نظر امام بخاری کے استاذ اسحاق بن راہویہ نے امام بخاری سے کہا کاش تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن کو اسانید صحیحہ کے ساتھ جمع کرتے تاکہ صحیح مجرد کا مجموعہ تیار ہو جائے۔

اسی زمانہ میں امام بخاری نے خواب دیکھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے پنکھا جھل کر مکھیاں اڑا رہے ہیں اس خواب کی تعبیر یہ بتائی گئی کہ امام بخاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب جھوٹی باتوں کو دور کریں گے، اس تعبیر کے بعد امام بخاری نے احادیث صحیحہ جمع کرنے کا پختہ عزم کر لیا۔ (حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ صحیح بخاری کی تالیف کے صرف یہی دو سبب تھے لیکن اگر بنظر غائر سے صحیح بخاری کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ تالیف صحیح کا مقصد صرف جمع احادیث ہی نہیں بلکہ تراجم پر استدلال اور احادیث سے مسائل کا استنباط بھی ہے کیونکہ بسا اوقات امام بخاری ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں اور اس کے تحت کوئی حدیث ذکر نہیں کرتے۔
مثلاً کتاب العلم میں ایک عنوان قائم کیا۔ باب العلم قبل القول والعمل لقول الله عز وجل فاعلم انه لا اله الا الله فبدأ بالعلم[1]
اس باب کے تحت امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حدیث ذکر نہیں کی بلکہ ترجمۃ الباب پر صرف مذکورہ آیت سے استدلال کیا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے پہلے علم کا اور پھر لا اله الا الله کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح کتاب الزکوٰۃ میں ایک باب قائم کیا۔ لا یقبل الله صدقة من غلول ولا یقبل الا من کسب طیب لقوله تعالیٰ قول معروف ومغفرة خير من صدقة يتبعها اذى والله غني حليم[2]
اس آیت کریمہ پر باب ختم کر دیا گیا اور اس باب کے اثبات کے لیے امام بخاری کوئی حدیث نہیں لائے۔ بلکہ ترجمۃ الباب کو اس آیت کریمہ سے اشارۃً ثابت کیا ہے کہ جب مال حلال سے صدقہ بھی بوجہ احسان قبول نہیں ہے تو مال حرام سے دیا ہوا صدقہ کب قبول ہو سکتا ہے۔ ان شواہد سے معلوم ہوا کہ تالیف صحیح سے امام بخاری کا مقصد صرف جمع احادیث ہی نہیں بلکہ مسائل فقہیہ میں اپنے افکار پر استدلال بھی ہے۔

استدلال علی المسائل کے علاوہ تالیف صحیح کی تیسری غرض احادیث سے مسائل کا استنباط ہے کیونکہ ایک حدیث کو امام بخاری متعدد جگہ لاتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایک حدیث کو انہوں نے سولہ سولہ مقامات پر ذکر کیا ہے اگر ان کا مقصد صرف احادیث صحیحہ کا جمع کرنا ہوتا تو وہ ایک بار حدیث کے ذکر کر دینے سے پورا ہو سکتا تھا اور جب وہ ایک حدیث کو مختلف ابواب کے تحت متعدد جگہ لاتے ہیں تو اس سے ان کا مقصد ان مسائل کا استنباط ہوتا ہے جن کے تحت وہ اس حدیث کو ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً ایک موقعہ پر بعض صحابہ نے عجلت کی وجہ سے پیروں کو دھونے کی بجائے فقط مسح کر لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا۔ ویل للاعقاب من النار اس حدیث کو امام بخاری نے دو جگہ ذکر کیا ہے ایک جگہ باب من رفع صوته بالعلم اور دوسری جگہ باب غسل الرجلين ولا يمسح على القدمين کے تحت گویا اس حدیث سے امام بخاری نے دو مسئلوں کا استنباط کیا ایک بلند آواز سے علم کی بات کہنے کا اور دوسرے پیروں پر مسح کی عدم کفایت کا۔
بہر حال اس تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ تالیف صحیح سے امام بخاری کا مقصد جمع احادیث کے علاوہ مسائل فقہیہ میں اپنے افکار پر استدلال اور احادیث سے مسائل کا استنباط بھی ہے۔

تسمیہ

امام بخاری نے اپنی صحیح کا نام الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکھا لیکن عوام و خواص میں یہ کتاب صحیح بخاری کے نام سے مشہور ہو گئی۔ محدثین کی اصطلاح میں جامع، حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں آٹھ مخصوص عنوانوں کے تحت احادیث ذکر کی جاتی ہیں جو یہ ہیں سیر، تفسیر، آداب، عقائد، فتن، احکام

حاشیہ صفحہ گزشتہ ۔ ملا علی قاری المتوفی ۔ مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۱۲ ۔ [1] محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ الجامع الصحیح ج ۱ ص ۱۶
[2] محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ الجامع الصحیح ج ۱ ص ۱۸۹

الشروط مناسب اور صحیح کا مطلب ہے کہ اس مجموعہ کی تمام احادیث صحیح ہوں اور مختصر من امور رسول اللہ کا مفاد یہ ہے کہ اس کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال، صفات اور ایام سے متعلق احادیث لائی جائیں گی۔

ادب اور اہتمام

امام بخاری نے اپنی صحیح کا چھ لاکھ احادیث میں سے انتخاب کیا ہے حدیث شریف کو کتاب میں درج کرنے سے پہلے وہ غسل کرتے اس کے بعد دو رکعت نفل پڑھتے پھر اس حدیث کی صحت کے بارے میں استخارہ کرتے اس کے بعد اس حدیث کو اپنی صحیح میں درج کرتے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب کو سولہ سال کی مدت میں مکمل کیا ہے میں نے اس کتاب میں صرف صحیح احادیث شامل کی ہیں اور جن صحیح احادیث کو میں نے طوالت کی وجہ سے ترک کر دیا ہے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح کا مسودہ مکہ، بصرہ اور بخارا میں تیار کیا اور اس کی تبییض مسجد حرام میں کی اور مدینہ منورہ میں روضہ شریف کے پہلو میں بیٹھ کر تراجم ابواب لکھے۔ امام بخاری کے شاگرد محمد بن ابی حاتم وراق کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری سے پوچھا کیا آپ کو وہ تمام احادیث یاد ہیں جو آپ نے اپنی صحیح میں وارد کی ہیں امام بخاری نے فرمایا جامع صحیح کی کوئی حدیث مجھ سے مخفی نہیں ہے کیونکہ میں نے اس کو تین مرتبہ لکھا ہے[1]

تین مرتبہ تصنیف سے قاری، تسوید، تبییض اور تنقیح مراد ہے اور صحیح بخاری کے نسخوں کا اختلاف بھی شاید اسی وجہ سے ہے بعض صوفیاء سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک مرتبہ امام بخاری نے مسودہ لکھا دوسری مرتبہ تبییض تیار کیا تیسری بار ہر حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا اور جس حدیث کے بارے میں بالمشافہ یا خواب کے ذریعہ حضور سے اجازت مل گئی اور اس کی صحت کا یقین کامل ہو گیا اس کو اپنی صحیح میں درج کر دیا۔[2]

مقبولیت

اللہ تعالیٰ نے امام بخاری کی صحیح کو بے پناہ مقبولیت عطا فرمائی قرآن کریم کے بعد جس کتاب پر سب سے زیادہ اعتماد کیا جاتا ہے وہ صحیح بخاری ہے۔ صحیح بخاری پر سب سے زیادہ کام کیا گیا۔ اس کی بے شمار شروح لکھی گئی ہیں اس کی تعلیقات، متابعات، شواہد اور رجال کی تحقیق پر الگ الگ کتابیں لکھی گئیں امام بخاری کے زمانے سے لے کر آج تک تمام دینی مدارس میں انتہائی اہتمام اور شکوہ کے ساتھ صحیح بخاری کا درس دیا جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جس طرح امام بخاری مقبول تھے اسی طرح ان کی صحیح بھی بارگاہ رسالت میں شرف پذیرائی رکھتی ہے۔ ابو زید مروزی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیت الحرام میں رکن اور مقام کے درمیان سویا ہوا تھا کہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ حضور نے فرمایا اے ابو زید! شافعی کی کتابیں کب تک پڑھتے رہو گے میری کتاب

[illegible]

سے ایک ساتھی تھا۔[1]

ابوزید کہتے ہیں کہ بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کسی مشکل میں صحیح بخاری کو پڑھا جائے تو وہ حل ہو جاتی ہے اور جس کشتی میں صحیح بخاری ہو وہ غرق نہیں ہوتی اور حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ خشک سالی میں صحیح بخاری کی قراءت سے بارش ہو جاتی ہے۔[2]

موضوع صحیح بخاری کا اصل موضوع احادیث مرفوعہ مسندہ ہیں اور انہیں احادیث کی صحت کا امام بخاری نے التزام کیا ہے۔ ان کے علاوہ جو تعلیقات، متابعات، شواہد، آثار صحابہ، اقوال تابعین اور ائمہ فتاویٰ کے احکام ذکر کیے گئے ہیں وہ سب تابع ہیں اور اس ضمن میں جو احادیث ذکر کی ہیں وہ امام بخاری کے موضوع سے خارج ہیں اور نہ ہی ان کی صحت کا التزام کیا گیا ہے۔

اسلوب ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ تالیف صحیح سے امام بخاری کا مقصد صرف جمع احادیث نہیں ہے بلکہ تراجم الابواب پر استدلال اور احادیث سے مسائل کا استنباط بھی ان کا مقصود تھا، چنانچہ ترجمۃ الباب کے اثبات کے لیے وہ سب سے پہلے قرآن کریم کی آیت پیش کرتے ہیں، پھر کبھی اسی پر اکتفا کر دیتے ہیں اور بعض اوقات آثار صحابہ، اقوال تابعین اور ارشادات ائمہ فقہاء سے اس کی تائید کرتے ہیں اس کے بعد اس باب کے تحت اپنی پوری سند کے ساتھ حدیث کی روایت کرتے ہیں اور کبھی سند معلق سے حدیث وارد کرتے ہیں اور کبھی بغیر سند کے حدیث ذکر کر دیتے ہیں۔

امام بخاری کبھی ایک باب کے تحت احادیث کثیرہ روایت کرتے ہیں اور کبھی صرف ایک حدیث ذکر کرتے ہیں، یہ اس صورت میں ہے جب انہیں ترجمۃ الباب کے لیے اپنی شرائط پر احادیث مل جائیں اور کبھی ترجمۃ الباب کے تحت کسی حدیث کا ذکر نہیں کرتے بلکہ کسی حدیث کے بعض الفاظ یا اس کے ہم معنی الفاظ کو عنوان باب بنا کر یہ اشارہ کرتے ہیں کہ اس عنوان کے تحت ان کی شرائط پر حدیث نہیں مل سکی اور عنوان باب کو الفاظ حدیث کے ساتھ تعبیر کر کے یہ اشارہ کرتے ہیں کہ یہ حدیث فی نفسہ لائق حجت ہے۔

کبھی امام بخاری ایک حدیث کو متعدد جگہ ذکر کرتے ہیں کیونکہ اس سے ان کا مقصود اس حدیث سے ان متعدد مسائل کا استنباط ہوتا ہے جن سے متعلق ابواب کے تحت وہ اس حدیث کو ذکر کرتے ہیں۔

شرائط امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث وارد کرنے کی یہ شرط مقرر کی ہے کہ ان کے شیخ سے لے کر رسول اللہ تک تمام راوی ثقہ اور متصل ہوں، ثقہ کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی مسلم، عادل، کامل الضبط والاتقان اور کثیر الملازمۃ مع الشیخ ہوں، اگر راوی حدیث قلیل الملازمۃ مع الشیخ ہوں تو اس کی روایت بھی اخذ کر لیتے ہیں لیکن ایسے راویوں سے امام بخاری انتخاب کرتے ہیں استیعاب نہیں کرتے نیز ثقہ راویوں کے لیے یہ شرط بھی ہے کہ وہ اپنے

---

[1] شیخ محمد انور کشمیری المتوفی ۱۳۵۲ھ، فیض الباری ج ۱ ص ۲۰۴

[2] ملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۴ھ، مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۱۲

سے اور ثقہ رواۃ کی مخالفت نہ کریں اور مدرج بھی ان میں کوئی علت خفیہ قادحہ نہ ہو۔ اور متصل کا مطلب یہ ہے کہ ہر راوی یا تو اپنے شیخ سے سماعت یا مشافہہ کے صیغہ کے ساتھ سماع حدیث کی تصریح کرے اور یا ایسا صیغہ لائے جو بظاہر سماع پر دلالت کرے مثلاً عن فلان یا ان فلاناً قال اس دوسری شکل میں ضروری ہے کہ راوی کی مروی عنہ سے ملاقات ثابت ہو اور وہ راوی مدلس نہ ہو۔

امام بخاری کی شرط ملاقات پر امام مسلم نے اعتراض کیا کہ پھر امام بخاری کو چاہیے کہ وہ حدیث معنعن کو بالکل قبول نہ کریں کیونکہ لقاء کی شرط تحقیق سماع کے لیے لگائی گئی ہے اور محض لقاء سے سماع لازم نہیں آتا، کیونکہ جائز ہے کہ ملاقات کے باوجود راوی نے مروی عنہ سے سماع نہ کیا ہو۔ اس اعتراض کے دو جواب ہیں اول یہ کہ لقاء کے باوجود اگر سماع نہ ہو تو راوی مدلس ہوگا اور مفروض یہ ہے کہ راوی مدلس نہ ہو ثانی یہ کہ امام بخاری راوی اور مروی عنہ میں ملاقات کی شرط لگاتے ہیں اور امام مسلم معاصرت کی اور عدم سماع کا احتمال دونوں میں پایا جاتا ہے اور بلا ریب ثبوت لقاء کی شرط معاصرت کی شرط کی نسبت سماع سے زیادہ قریب ہے۔

قاضی ابو بکر ابن عربی نے بیان کیا ہے کہ امام بخاری کی شرط یہ ہے کہ اولاً حدیث کو دو صحابی روایت کریں یا پھر ہر ایک صحابی سے دو شخص روایت کریں پھر ان میں سے ہر ایک سے دو دو شخص روایت کریں لیکن قاضی ابو بکر کا یہ قول صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں جو پہلی حدیث انما الاعمال بالنیات ۔ درج کی ہے وہ صرف حضرت عمر سے مروی ہے اور حضرت عمر سے صرف علقمہ نے روایت کی اور علقمہ سے صرف محمد بن ابراہیم نے اور ان سے صرف یحییٰ بن سعید نے۔

تعلیقات اور ان کے اسباب و اقسام

حدیث معلق اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں سند کے شروع سے رواۃ کو حذف کر دیا جائے خواہ بعض کو یا سب کو۔ صحیح بخاری میں احادیث معلقہ کی وافر مقدار ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ احادیث معلقہ میں سند ذکر نہ کرنے کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس حدیث کی سند پہلے گزر چکی ہوتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جس شیخ سے انھوں نے سماع کیا ہوتا ہے اس میں انھیں شک واقع ہو جاتا ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ انھوں نے اس حدیث کا باقاعدہ سماع نہیں کیا ہوتا بلکہ شیخ سے دوران گفتگو ضمناً اس حدیث کا سماع حاصل ہوتا ہے۔

تعلیقات دو قسم کی ہیں ایک وہ ہیں جن کو امام بخاری نے دوسری جگہ موصولاً بیان کیا ہے، دوسری وہ ہیں جن کو انھوں نے موصولاً بالکل ذکر نہیں کیا۔ قسم اول کی صحت یقینی ہے اور قسم دوم کی پھر دو قسمیں ہیں اول وہ تعلیقات ہیں جو امام بخاری کی شرائط کے مطابق نہیں ہیں۔ ان کی پھر دو قسمیں ہیں۔ اول وہ جن کو امام بخاری صیغہ جزم مثلاً قال یا ذکر کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور ثانی وہ جن کو امام بخاری صیغہ تمریض مثلاً روی یا یذکر کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ قسم اول میں بعض روایات کسی اور امام کی شرط پر کبھی صحیح کبھی حسن اور کبھی معمولی سے ضعف کی حامل ہوتی ہیں حسن صحیح کی مثال کتاب الطہارۃ

لہ علامہ طاہر بن صالح الجزائری توجیہ النظر ص ۹۲

کی یہ تعلیق ہے۔ وقالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور ثانی کی مثال بھی کتاب الطہارۃ کی یہ تعلیق ہے۔ قال بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ اللہ احق ان یستحیی منہ من الناس۔ اور تیسرے ضعیف کی مثال کتاب الزکوٰۃ کی یہ تعلیق ہے۔ قال طاؤس قال معاذ بن جبل لاھل الیمن ایتونی بعرض ثیاب خمیص او لبیس فی الصدقۃ مکان الشعیر والذرۃ اھون علیکم وخیر لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث میں ضعف یہ ہے کہ طاؤس کا معاذ سے سماع ثابت نہیں ہے مگر یہ ضعف معمولی ہے کیونکہ طاؤس تک اسناد صحیح ہے۔

اور جن تعلیقات کو امام بخاری نے صیغہ تمریض کے ساتھ ذکر کیا ہے ان کی پانچ قسمیں ہیں اول وہ جو امام بخاری کی شرط پر صحیح ہیں۔ ثانی وہ جو غیر کی شرط پر صحیح ہیں ثالث حسن رابع ضعیف مع الموید اور خامس ایسی ضعیف جس کا کوئی موید نہیں ہے اول کی مثال کتاب الطب کی یہ تعلیق ہے۔ ویذکر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرقی بفاتحۃ الکتاب یہ سند صحیح ہے اور اس کو امام بخاری نے خود دوسری جگہ سند موصول کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ثانی کی مثال کتاب الصلوٰۃ کی یہ تعلیق ہے۔ ویذکر عن عبد اللہ بن سائب قال قرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون فی صلوٰۃ الصبح حتی اذا جاء ذکر موسیٰ وھارون اخذتہ سعلۃ یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور انہوں نے اس کو اپنی صحیح میں اخراج بھی کیا ہے اور ثالث کی مثال کتاب البیوع کی یہ تعلیق ہے۔ ویذکر عن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا بعت فکل واذا ابتعت فاکتل یہ حدیث حسن ہے اور اس کو دارقطنی نے روایت کیا ہے اور رابع کی مثال کتاب الوصایا کی یہ تعلیق ہے۔ ویذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قضی بالدین قبل الوصیۃ۔
اس حدیث کو امام ترمذی نے موصولاً روایت کیا ہے مگر اس کی سند میں ایک راوی ہے حارث اور وہ ضعیف ہے مگر یہ حدیث اہل علم کے قول کی وجہ سے تقویت پاگئی اور خامس کی مثال کتاب الصلوٰۃ کی یہ تعلیق ہے۔ ویذکر عن ابی ھریرۃ رفعہ لا یتطوع الامام فی مکانہ۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے لیکن اس میں شدید ضعف ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابی سلیم ہے اور وہ ضعیف ہے اور اس کا شیخ مجہول ہے اور اس ضعف کے لیے کوئی موید نہیں ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ ظاہر ہو گیا کہ تعلیقات بخاری میں غیر صحیح احادیث بھی موجود ہیں اور اسی وجہ سے یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ امام بخاری کا یہ قول کیونکر درست ہوگا کہ میں نے اپنی اس جامع میں صرف صحیح احادیث مندرج کی ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے ان احادیث کی صحت کا التزام کیا ہے جن کو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ترجمۃ الباب کے اثبات کے قصد سے ذکر کیا ہے اور تعلیقات چونکہ مکمل سند کے ساتھ نہیں ہوتیں اس لیے ان کے غیر صحیح ہونے سے جامع صحیح کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

مکررات

امام بخاری کی صحیح میں اگرچہ بظاہر صورۃ تکرار بہت زیادہ ہے لیکن معنوی لحاظ سے اس کو تکرار نہیں کہا جا سکتا۔ جس کی متعدد وجوہ ہیں اس کی تحقیق کے وقت یہ امر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ تکرار کا تعلق

متن اور سند دونوں کے ساتھ ہے۔ متن کے لحاظ سے تو اس لیے تکرار نہیں ہے کہ امام بخاری جب ایک حدیث کو متعدد جگہ ذکر فرماتے ہیں تو اس سے ان کا مقصود متعدد مسائل کا استنباط ہوتا ہے وہ ایک حدیث کو ایک جگہ ایک عنوان کے تحت اور دوسری جگہ دوسرے عنوان کے تحت لاتے ہیں لہذا یہ لفظاً تکرار ہے معنی تکرار نہیں ہے اور سند کے لحاظ سے اس لیے تکرار نہیں ہے کہ وہ بعض اوقات ایک حدیث کو دو مختلف صحابہ سے دو جگہ روایت کرتے ہیں اور کبھی دو جگہ دو مختلف تابعیوں سے روایت کرتے ہیں کبھی تابعی کے دو شاگردوں سے روایت تبع تابعین کے دو شاگردوں سے روایت کرتے ہیں کبھی امام بخاری اپنے دو استاذوں سے کبھی اپنے استاذ کے دو استاذوں سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان مختلف طرق سے حدیث کی روایت سے امام بخاری کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ حدیث غرابت سے نکل جائے نیز ایک حدیث کو بسا اوقات ایک راوی بتمامہ ذکر کر دیتا ہے اور دوسرا اختصار کرتا ہے اور بعض مرتبہ ایک معنی کو ایک راوی ایک لفظ سے تعبیر کرتا ہے اور دوسرا کسی اور لفظ سے اور بعض دفعہ ایک راوی کسی حدیث کو ارسالاً روایت کرتا ہے اور دوسرا اسی کو اتصالاً روایت کرتا ہے اور کبھی ایک راوی ایک حدیث کو موقوفاً روایت کرتا ہے اور دوسرا اسی کو مرفوعاً بیان کرتا ہے اور کبھی ایک راوی کسی حدیث کو عنعنہ کے ساتھ روایت کرتا ہے اور دوسرا تصریح سماع کے ساتھ ایسی صورتوں میں امام بخاری توضیح مرام کی خاطر حدیث کو دونوں طریقوں سے روایت کر دیتے ہیں۔ پس ایک حدیث کو امام بخاری جب دوبارہ ذکر کرتے ہیں تو وہ متن یا سند سے متعلق اس نوع کے کسی نہ کسی مزید فائدہ پر مشتمل ہوتی ہے نیز ایک حدیث جب متعدد اسانید سے مروی ہو تو وہ محدثین کے نزدیک ایک حدیث نہیں بلکہ متعدد احادیث شمار ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے صحیح بخاری میں محض بظاہر اور برائے نام تکرار پایا جاتا ہے۔

تقطیع

تقطیع حدیث کا مطلب ہے ایک حدیث کے اجزاء کو ابواب پر تقسیم کر دینا اس بارے میں اختلاف رہا ہے کہ تقطیع حدیث جائز ہے یا نہیں بعض علماء عدم جواز کے قائل تھے وہ کہتے تھے کہ اس میں تقطیع کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لیکن ابن صلاح[1] لکھتے ہیں کہ تقطیع کے جواز کا قول منع کی نسبت زیادہ صحت کے قریب ہے اور امام بخاری، امام مالک اور اکثر محدثین جواز ہی کے قائل تھے

امام بخاری تقطیع حدیث اس وقت کرتے ہیں جب متن حدیث دو ٹکڑوں پر مشتمل ہو ایک حکم ایک باب کے تحت اور دوسرا حکم دوسرے باب کے تحت ذکر کرتے ہیں اور جب اس حدیث کے دوسرے جز کا ذکر کرتے ہیں تو سند بدل دیتے ہیں تاکہ صحت کثرت طرق کا فائدہ حاصل ہو جائے۔

بعض اوقات ایک حدیث بظاہر متعدد غیر مربوط جملوں پر مشتمل ہوتی ہے ایسی صورت میں امام بخاری ہر جملہ کو ایک مستقل باب کے تحت لاتے ہیں اور ان تمام جملوں کو یکجا کر کے ایک باب کے تحت ذکر کر دیتے ہیں۔

اختصار

اختصار حدیث کا مطلب یہ ہے کہ متن حدیث کے کسی ایک جز کا ذکر کیا جائے اور باقی اجزاء کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اختصار حدیث صرف اس جگہ کیا ہے جہاں متن حدیث قولی

---

[1] امام ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمان المتوفی ۶۴۳ھ — علوم الحدیث ص ۱۹۳

صحابی ہو اور اس کا بعض حصہ حکماً مرفوع ہو ایسی صورت میں وہ متن کا مرفوع حصہ لے لیتے ہیں اور موقوف حصہ چھوڑ دیتے تھے ہیں مثلاً انہوں نے ہزیل بن شرحبیل کی روایت ذکر کی۔ عن عبد اللہ بن مسعود قال ان اھل الاسلام لا یسیبون وان اھل الجاھلیۃ کانوا یسیبون اور اسماعیلی کی روایت اس طرح ہے۔ جاء رجل الی عبد اللہ بن مسعود فقال انی اعتقت عبدا لی سائبۃ فمات وترک مالا ولم یدع وارثا فقال عبد اللہ ان اھل الاسلام لا یسیبون وان اھل الجاھلیۃ کانوا یسیبون وانت ولی نعمتہ فلک میراثہ فان تاثمت وتحرجت فی شیء فنحن نقبلہ منک ونجعلہ فی بیت المال۔ حدیث کے اس حصہ کو امام بخاری نے روایت کیا ہے وہ اپنے عموم کی وجہ سے حضور سے نقل کا مستحق تھا اس وجہ سے اس کو حکماً مرفوع قرار دیا۔

تعداد مرویات

صحیح بخاری کی تعداد مرویات میں علماء کا اختلاف ہے۔ حافظ ابن صلاح کی تحقیق یہ ہے کہ صحیح کی کل احادیث کی تعداد سات ہزار دو سو پچھتر ہے اور حذف مکررات کے بعد یہ تعداد چار ہزار ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی کی تحقیق کے مطابق صحیح بخاری کی کل احادیث مسندہ بشمول مکررات سات ہزار تین سو ستانوے ہے اور جملہ معلقات کی تعداد ایک ہزار تین سو اکتالیس ہے اور جملہ متابعات کی تعداد تین سو چوالیس ہے اور کل میزان نو ہزار بیاسی ہے۔ اور حذف مکررات کے بعد احادیث مرفوعہ کی تعداد دو ہزار چھ سو تئیس رہ جاتی ہے نیز امام بخاری کی جو احادیث اعلیٰ اسانید پر مشتمل ہیں وہ ثلاثیات ہیں ان کی تعداد بائیس ہے اور حذف مکررات کے بعد یہ تعداد سولہ رہ جاتی ہے۔

تراجم الابواب

صحیح بخاری کے تراجم الابواب اپنی دقت اور خفاء کے اعتبار سے مشہور ہیں۔ علامہ ابن خلدون نے کہا ہے کہ احادیث کی تراجم الابواب سے مطابقت، امام بخاری کا امت مسلمہ پر قرض ہے لیکن حق یہ ہے کہ علامہ بدر الدین عینی اور حافظ ابن حجر نے بڑی حد تک یہ قرض اتار دیا ہے۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ بسا اوقات امام بخاری ترجمۃ الباب میں متعدد چیزوں کا ذکر کرتے ہیں اور حدیث میں فقط ایک کا ذکر ہوتا ہے ایسی صورت میں ترجمہ کی حدیث سے دلالت تضمنی کے اعتبار سے مطابقت ہوتی ہے اور بعض مرتبہ ترجمہ میں حکم عام ہوتا ہے اور حدیث میں کسی خاص صورت کا بیان ہوتا ہے اور کبھی حدیث متعدد امور کی محتمل ہوتی ہے اور ترجمہ میں ان محتملات میں کسی ایک کا تعین ہوتا ہے اور کبھی ترجمۃ الباب اور حدیث میں علت مشترکہ ہوتی ہے مثلاً امام بخاری نے ایک باب فی کم تقصیر الصلوٰۃ کے عنوان سے قائم کیا اور اس کے تحت یہ حدیث لائے۔ عن ابن عمر لا تسافر المرأۃ ثلاثۃ ایام الا مع ذی محرم۔ بظاہر ترجمہ اور حدیث میں کوئی مطابقت نہیں ہے کیونکہ عنوان یہ ہے کتنی مدت میں نماز قصر کی جائے اور حدیث میں یہ ہے کہ تین دن سے زیادہ بغیر محرم کے سفر سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کے مطابق سفر شرعی تین دن ہے لہٰذا نماز کی قصر میں بھی تین دن کی مسافت کا اعتبار ہوگا۔ ان تمام باریکیوں تک پہنچنے کے باوجود بعض ایسے مقامات ہیں جہاں ترجمۃ الباب کی حدیث سے مطابقت تمام فہم و ادراک سے باہر ہے۔ مثلاً ایک جگہ امام بخاری لکھتے ہیں۔ باب طول القیام فی صلوٰۃ اللیل۔

---

[1] علامہ طاہر بن صالح الجزائری — توجیہ النظر ص ۹۴

اور اس کے تحت حدیث لائے ہیں عن حذیفہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام للتہجد من اللیل یشوص فاہ بالسواک
اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے باب اذا فاتہ العید یصلی رکعتین وکذلک النساء ومن کان فی البیوت والقری۔
اور اس کے تحت یہ حدیث لائے ہیں۔ عن عائشة ان ابابکر دخل علیہا وعندہا جاریتان فی ایام منی تدففان وتضربان
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتہرہما ابوبکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجہہ فقال دعہما یا
ابابکر فانہا ایام عید وتلک الایام ایام منی پہلی مثال میں باب رات کو طویل قیام کا ہے اور حدیث میں مسواک کرنے کا ذکر ہے
اور دوسری مثال میں باب نماز عید کی قضا کا ہے اور حدیث میں لڑکیوں کے دف بجانے کا ذکر ہے اس قسم کی صحیح بخاری
میں لاتعداد مثالیں ہیں باب اور ان کی مطابقت معلوم کرنا امت مسلمہ پر امام بخاری کا بہر حال قرض باقی ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا موازنہ

ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ تمام علماء کے نزدیک صحیح بخاری کا مرتبہ کل کتب حدیث میں سب سے بلند و بالا ہے البتہ بعض علماء نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی ہے اور حافظ ابو علی نیشاپوری نے کہا اس آسمان کے نیچے صحیح مسلم سے بڑھ کر کوئی حدیث کی کتاب نہیں ہے اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا موازنہ کر لیا جائے۔

اہل علم حضرات پر مخفی نہیں ہے کہ حدیث صحیح کا مدار اتصال، اتقان رجال اور عدم شذوذ و عدم علل کی طرف ہوتا ہے۔ اتصال کے لحاظ سے دیکھیں تو صحیح بخاری کی احادیث کا اتصال زیادہ قوی ہے کیونکہ امام بخاری راوی اور مروی عنہ کی ملاقات کی شرط لگاتے ہیں اور امام مسلم صرف معاصرت کو کافی سمجھتے ہیں۔

اتقان رجال کے لحاظ سے دیکھیں تب بھی صحیح بخاری کی احادیث زیادہ قوی ہیں اولاً اس لیے کہ امام بخاری طبقہ ثانیہ یعنی قلیل الملازمت مع الشیخ سے روایات کا صرف انتخاب کرتے ہیں اور امام مسلم اس طبقہ سے تمام روایات کا استیعاب کرتے ہیں ثانیاً اس وجہ سے کہ جن لوگوں سے روایت میں امام بخاری منفرد ہیں وہ چار سو تیس راوی ہیں جن میں سے اسی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے اور امام مسلم جن لوگوں سے روایت میں منفرد ہیں وہ چھ سو بیس راوی ہیں جن میں سے ایک سو ساٹھ کو ضعیف شمار کیا گیا ہے۔ ثالثاً اس سبب سے کہ امام بخاری کے جن راویوں کو ضعیف قرار دیا گیا ہے ان میں سے اکثر امام بخاری کے بلاواسطہ استاذ ہیں اور وہ ان کے حالات سے اچھی طرح واقف تھے اور ان کی روایات کو جانچ اور پرکھ سکتے تھے۔ برخلاف امام مسلم کے کیونکہ ان کے جن راویوں پر جرح کی گئی ہے ان میں سے اکثر امام مسلم کے بالواسطہ استاذ ہیں اور ان کے لیے ان لوگوں کی روایات کو خود پرکھنے کا کوئی موقع نہ تھا رابعاً اس وجہ سے کہ امام بخاری نے ایسے راویوں سے بہت کم روایت کی ہے اور امام مسلم نے ان سے بہت زیادہ روایت کی ہے۔

اور عدم شذوذ اور عدم علل کے اعتبار سے ملاحظہ کریں تب بھی صحیح بخاری صحیح مسلم پر فوقیت رکھتی ہے کیونکہ صحیح بخاری کی جن احادیث میں علت خفیہ قادحہ نکالی گئی ہے ان کی تعداد اسی ہے اور صحیح مسلم میں ایسی احادیث کی تعداد ایک سو تیس ہے۔

شروح

کتب حدیث میں سب سے زیادہ صحیح بخاری کی شروح لکھی گئی ہیں حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں

[illegible]ھ تک بخاری کی پچاس سے زیادہ شرحیں لکھی جا چکی ہیں ان تمام کا ذکر تو یہاں دشوار ہے چند مشہور اور اہم شروح کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) اعلام السنن
یہ امام ابو سلیمان حمد بن محمد الخطابی المتوفی ۳۸۸ھ کی تصنیف ہے اور یہ بخاری کی سب سے پہلی شرح ہے اس شرح میں عجیب و غریب نکات اور لطائف بیان کیے گئے ہیں۔

(۲) شرح البخاری
یہ امام ابو الحسن علی بن خلف القرطبی المالکی المتوفی ۴۴۹ھ کی شرح ہے جو ابن بطال کے نام سے مشہور ہیں اس شرح میں انہوں نے فقہ مالکی کو بیان کیا ہے اور بعد میں آنے والے شارحین میں سے بمشکل کوئی ایسا ہوگا جو ان کا ذکر نہ کرتا ہو۔

(۳) شرح البخاری
یہ امام فخر الاسلام علی محمد البزدوی الحنفی المتوفی ۴۸۲ھ کی تالیف ہے اور نہایت مختصر شرح ہے۔

(۴) شرح البخاری
یہ شرح قاضی ابو بکر محمد بن عبداللہ ابن العربی المالکی المتوفی ۵۴۳ھ کی تالیف ہے۔

(۵) کتاب النجاح
یہ شرح امام نجم الدین عمر بن النسفی الحنفی المتوفی ۵۳۷ھ کی تصنیف ہے یہ شرح حدیث کی روشنی میں مسائل حنفیہ کی تحقیق کے لیے بہترین کتاب ہے۔

(۶) شواہد التوضیح
یہ شیخ جمال الدین محمد بن عبداللہ النحوی المتوفی ۶۷۲ھ کی تالیف ہے اس میں مشکل اعاریب نحویہ کی توضیح کی گئی ہے۔

(۷) التلویح
یہ امام حافظ علاء الدین مغلطائی الحنفی المتوفی ۷۶۲ھ کی تصنیف ہے یہ مبسوط شرح ہے اور اس میں تعلیقات پر بحث اور مشکل الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔

(۸) الکواکب الدراری
یہ علامہ شمس الدین محمد بن یوسف بن علی الکرمانی المتوفی ۷۸۶ھ کی تصنیف ہے اس شرح کے شروع میں علم حدیث کی فضیلت اور امام بخاری کا مفصل ترجمہ ذکر کیا گیا ہے نیز الفاظ کے معانی لغویہ، اعاریب نحویہ، ضبط روایت، اسماء رجال اور القاب بھی بیان کیے گئے ہیں اور احادیث متعارضہ میں تطبیق دی گئی ہے بعد میں آنے والے اکثر شارحین نے اس سے استفادہ کیا ہے۔

(۹) منح الباری
یہ شرح علامہ مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی الشیرازی المتوفی ۸۱۷ھ کی تصنیف ہے صرف ربع عبادات کی شرح بیس جلدوں میں کی گئی ہے اس سے آگے یہ شرح نہیں لکھی جا سکی اس شرح میں محی الدین ابن عربی کی ترہات کثرت سے جابجا بہت زیادہ نقل کی گئی ہیں۔

(۱۰) مصابیح الجامع
یہ علامہ بدر الدین محمد بن ابی بکر الدمامینی المتوفی ۸۲۸ھ کی شرح ہے یہ بادشاہ ہند احمد شاہ بن محمد بن مظفر کی فرمائش پر لکھی گئی تھی۔

(١١) **فتح الباری** | یہ شرح حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ کی تصنیف ہے۔ اس شرح کو صحیح بخاری کی عظیم ترین شروح میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر نے ۸۱۷ھ میں اس کی تصنیف شروع کی اور ۸۴۲ھ میں اس کو تیرہ جلدوں میں مکمل کیا۔ شرح کے علاوہ ایک ضخیم جلد میں اس کا مقدمہ لکھا جس کے دو جزو ہیں اور دس فصلوں پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں امام بخاری کی مفصل سوانح، صحیح بخاری کی خصوصیات اور دیگر فوائد حدیثیہ بیان کیے گئے ہیں۔

اس شرح میں حافظ ابن حجر حدیث کی فنی حیثیت اور رجال پر گفتگو کرتے ہیں۔ مشکل الفاظ کی لغت، عنوان باب سے مناسبت، استنباط مسائل اور نقد شافعی بیان کرتے ہیں۔ سوالات واردہ کے جوابات اور متعارض احادیث میں تطبیق دیتے ہیں۔ جو حدیث متعدد بار آتی ہے اس کی شرح میں ان کا طریقہ یہ ہے کہ جس باب پر حدیث کی دلالت صراحتاً اور مطابقۃً ہوتی ہے وہاں اس کی مفصل شرح کرتے ہیں اور جن ابواب پر اس کی دلالت ضمناً یا تبعاً ہوتی ہے وہاں اجمال سے کام لیتے ہیں۔ بہرنوع یہ شرح متعدد خوبیوں کی حامل ہے اور اس کو قبول خاص و عام حاصل ہوا۔

(١٢) **عمدۃ القاری** | یہ شرح الشیخ الامام حافظ بدرالدین العینی المتوفی ۸۵۵ھ کی تصنیف ہے۔ صحیح بخاری کی اس سے بہتر شرح آج تک نہیں لکھی گئی۔ حافظ بدرالدین عینی نے اس شرح کو ۸۲۱ھ میں لکھنا شروع کیا اور ۸۴۷ھ میں اس کو پچیس اجزاء میں مکمل کیا جو بارہ مجلدات پر مشتمل ہے۔

علامہ ابن حجر اور حافظ عینی میں معاصرانہ چشمک تھی۔ علامہ عینی جامع مؤیدی میں برج شمالی پر بیٹھ کر درس حدیث دیا کرتے تھے۔ اس مسجد کا ایک منارہ بوسیدہ ہو چکا تھا اس کو تعمیر جدید کے لیے گرا دیا گیا۔ اس موقع پر حافظ ابن حجر نے یہ اشعار کہے ؎

لجامع مولانا المؤید رونق	منارته تزهو على الحسن والزين
تقول وقد مالت عليهم تمهلوا	فليس على حسني اضر من العين

(جامع مسجد بڑی بارونق ہے اس کا منارہ بہت حسین و جمیل تھا وہ جھکتے وقت زبان حال سے کہہ رہا تھا کہ مجھے جو دیکھو تو دیر سے، حسن و جمال کے لیے اصل نقصان دہ چیز نظر بد ہے) اس میں لفظ عین سے علامہ عینی کا تعریض کیا گیا ہے۔

علامہ عینی کو جب ان اشعار کا پتہ چلا تو انہوں نے حافظ ابن حجر کی طرف یہ اشعار لکھ کر بھیجے ؎

منارة كعروس الحسن قد جليت	وهدمها بقضاء الله والقدر
قالوا اصيبت بعين قلت ذا غلط	ما آفة الحجر الا خسة الحجر

(وہ منارہ دلہن کی طرح حسین اور خوبصورت تھا جس کا گرنا حقیقت میں قضاء و قدر کے سبب سے تھا۔ لوگوں نے کہا اس کو نظر لگ گئی، میں کہتا ہوں اس کو گرانے کا سبب حجر (پتھر یا ابن حجر) کی خستہ حالی تھی۔ ان اشعار میں علامہ عینی نے حجر یا حجر کے لفظ سے ابن حجر کا کنایہ کیا ہے:

جس زمانہ میں علامہ عینی شرح لکھ رہے تھے حافظ ابن حجر بھی لکھ رہے تھے اور وہ علامہ عینی سے پہلے لکھنا

شروع کر چکے تھے برہان بن خضر نے حافظ ابن حجر کی اجازت سے ان کا مسودہ لیا اور علامہ عینی نے ان سے مسودہ عاریتہً مانگ لیا، حافظ عینی نے علامہ ابن حجر کے مسودہ کا مطالعہ کیا اور اپنی شرح میں ان کا ساتھ ساتھ رد لکھتے گئے جب یہ شرح مکمل ہو کر لوگوں کے سامنے آئی تو حافظ ابن حجر اس کے ماخذ سے حیران رہ گئے۔ حافظ ابن حجر نے بعد میں علامہ عینی کے اعتراضات کے جواب میں انتقاض الاعتراض کے نام سے ایک کتاب لکھنی شروع کی لیکن عمر نے وفا نہ کی اور کتاب کی تکمیل سے پہلے ہی ابن حجر کا انتقال ہو گیا۔ بہرحال انہوں نے جتنی کتاب لکھی ہے اس میں عینی کے اکثر اعتراض کے جوابات آ چکے ہیں۔

حافظ بدر الدین عینی اپنی شرح میں پہلے حدیث کی قرآن کریم سے مطابقت بیان کرتے ہیں پھر کتاب، ترجمۃ الباب اور حدیث سابق سے اس کی مناسبت بیان کرتے ہیں اس کے بعد رجال پر گفتگو کرتے ہیں اور جس صحابی سے حدیث مروی ہو اس کی مختصر سوانح لکھتے ہیں اور ہر حدیث میں سے اس حدیث کی تعداد بیان کرتے ہیں صحیح بخاری میں جن ابواب کے تحت وہ حدیث مکرر آتی ہے ان کا ذکر کرتے ہیں، امام بخاری کے علاوہ جن محدثین نے اپنی تصانیف میں اس حدیث کا اخراج کیا ہے ان کا بیان کرتے ہیں پھر الفاظ حدیث کی لغت، اعراب، معانی بیان اور بدیع کے اعتبار سے اس حدیث کی تشریح کرتے ہیں، حدیث کا مورد اس سے مستنبط مسائل اور فوائد اور اس کے تحت مختلف فقہی مسالک بیان کرتے ہیں۔ امام اعظم کے مذہب کو دلائل سے ثابت کرتے ہیں اور جس جس مقام پر دیگر شراح اور بالخصوص ابن حجر سے اختلاف ہو اس کا رد کرتے ہیں۔

عینی کی ایک خاص خوبی جس میں وہ تمام شراح سے ممتاز ہیں یہ ہے کہ وہ حدیث کی شرح کو متعدد اجزاء اور ابحاث میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر بحث سے پہلے اس کی ذیلی سرخی اور عنوان قائم کرتے ہیں جس کی وجہ سے اس کتاب سے استفادہ میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔

جو احادیث مکرر ہیں ان میں علامہ عینی کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی بار جس باب کے تحت وہ حدیث آتی ہے وہاں اس کی مفصل شرح کر دیتے ہیں اور بعد میں جب اس حدیث کا دوبارہ ذکر آتا ہے تو اس پر سرسری گفتگو کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ صحیح بخاری کی پہلی جلد کی علامہ عینی نے دس اجزاء میں شرح کی ہے اور دوسری جلد کی شرح باقی نو اجزاء میں مکمل کی ہے۔

(۱۳) الکوثر الجاری

یہ احمد بن اسماعیل الکورانی الحنفی المتوفی ۸۹۳ھ کی شرح ہے اس کے شروع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی گئی ہے اس میں حل لغات اور ضبط اسماء رواۃ پر زور دیا گیا ہے اور حافظ ابن حجر اور کرمانی کا بالخصوص رد کیا گیا ہے۔

(۱۴) التوشیح علی الجامع الصحیح

یہ حافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ کی شرح ہے۔

(۱۵) ارشاد الساری

یہ شرح شہاب الدین احمد بن محمد خطیب القسطلانی الشافعی المتوفی ۹۲۳ھ کی تصنیف ہے دس مجلدات پر مشتمل ہے کتاب کے شروع میں امام بخاری کی مفصل سوانح ذکر کی ہے اس شرح میں فتح الباری سے بہت زیادہ استفادہ کیا گیا ہے۔

سطور بالا میں جن شروح کا ذکر کیا گیا ہے حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں ان کے علاوہ اور بہت سی شروح کا ذکر

کیا ہے[1]۔ یہ وہ شروح ہیں جو سنہ ۸۰۰ھ تک منصہ شہود پر آ چکی تھیں۔ یہ مدت نویں صدی ہجری سے لے کر اب تک چار سو سال کے اس طویل عرصہ میں عربی، فارسی اور اردو زبان میں اور بہت سی شروح لکھی جا چکی ہیں اور ہنوز لکھی جا رہی ہیں اور جب تک اہل علم کے ہاتھوں میں قرآن و قلم رہے گا صحیح بخاری کی احادیث کے فوائد اور نکات بیان ہوتے رہیں گے۔

مسامحات بخاری

امام بخاری بھی اپنے تمام تر علمی اور فنی کمالات کے باوجود انسان اور بشر تھے اس لیے صحیح بخاری کی تصنیف میں ان سے سہو و نسیان اور تسامح کا واقعہ ہو جانا کوئی امر مستبعد نہیں ہے اس کے برخلاف بعض وہ حضرات جو صحیح بخاری کو حرف آخر قرار دیتے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ بخاری میں مندرج ہر حدیث صحیح ہے اور سند اور متن کے بیان میں ان سے کسی جگہ غلطی نہیں ہوئی۔ ہماری رائے میں ان لوگوں سے بڑی غلطی ہوئی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ صحیح بخاری میں دیگر تمام کتب حدیث کی بنسبت سب سے زیادہ صحیح احادیث ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ اس میں مندرج کوئی حدیث بھی ضعیف نہیں ہے۔

صحیح بخاری میں ایسے راویوں کی تعداد کافی زیادہ ہے جو جہمی، قدری، رافضی یا مرجئہ عقائد کے حامل تھے اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایسے راوی بھی ہیں جو منکر الحدیث، واہی اور ردی تھے۔ چنانچہ ان تمام کی تفصیل حافظ ابن حجر عسقلانی نے ہدی الساری مقدمہ فتح الباری میں بیان کی ہے لیکن ان کے مجروح اور مطعون راویوں کے بارے میں یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ ان راویوں پر جرح دوسرے لوگوں نے کی ہے امام بخاری کے نزدیک ان لوگوں پر جرح ثابت نہیں ہو سکی اس لیے انہوں نے ان کی احادیث کو اپنی صحیح میں وارد کیا ہے۔

یہ عذر اپنی جگہ صحیح ہے مگر پھر بھی ہم دوسروں کے حق میں یہ جواب تسلیم نہیں کر سکتے، لیکن اب اس بات کو کیا کیا جائے کہ امام بخاری نے جن راویوں پر خود دوسری کتابوں میں جرح کی ہے صحیح بخاری میں ان سے بھی روایات لے آئے ہیں۔ اس قسم کے متعدد شواہد موجود ہیں ہم ان میں سے آپ کے سامنے چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

باب الاستنجاء بالماء کے تحت امام بخاری نے ایک روایت اس سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔ حدثنا ابو الولید هشام بن عبد الملک قال حدثنا شعبة عن ابی معاذ واسمه عطاء بن ابی میمونة قال سمعت انس بن مالک یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم[2]

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے عطاء بن ابی میمونہ ان کے بارے میں امام بخاری فرماتے ہیں۔ عطاء بن ابی میمونة (ابو معاذ مولی انس وقال یزید بن هارون عن ... کان یری القدر[3] یعنی یہ شخص عقائد قدریہ کا حامل تھا)

اسی طرح انہوں نے کتاب المناسک میں ایک حدیث ذکر کی ہے۔ حدثنی عباس بن الولید قال حدثنا عبد الواحد عن ایوب بن عائذ قال حدثنا قیس بن مسلم قال سمعت طارق بن شہاب یقول حدثنی ابو موسی الاشعری قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن[4] اس حدیث میں ایک راوی ہے ایوب بن عائذ اس کو بھی انہوں

---

[1] حاجی خلیفہ، کاتب چلپی المتوفی ۱۰۶۷ھ — کشف الظنون ج ۱ ص ۵۴۵ تا ۵۵۴

[2] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۷

[3] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۷۱

[4] اگلے صفحہ پر۔

نے کتاب الضعفاء میں درج کیا ہے اور فرماتے ہیں: ایوب بن عائذ الطائی کان یری الارجاء [9] (یہ شخص مرجیہ عقائد کا حامل تھا)۔

حافظ ذہبی ایوب بن عائذ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

وکان من المرجئۃ قال لہ البخاری واوردہ فی الضعفاء من جائہ والعجب من البخاری یغمزہ وقد احتج بہ [10]

امام بخاری نے ایوب بن عائذ کو مرجی قرار دے کر اسکا ضعفاء میں شمار کیا ہے اور حیرت ہے کہ اس کو ضعیف قرار دے کر پھر اس سے استدلال کرتے ہیں۔

اسماعیل بن ابان کوفی ایک راوی ہے اس کے بارے میں امام بخاری فرماتے ہیں:

اسماعیل بن ابان عن ہشام بن عروۃ متروک الحدیث کنیتہ ابو اسحاق کوفی [11]

اسماعیل بن ابان جو ہشام بن عروہ سے روایت کرتا ہے متروک الحدیث ہے۔

اس متروک الحدیث راوی سے امام بخاری نے اپنی صحیح میں متعدد احادیث روایت کی ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: اسماعیل بن ابان الوراق الکوفی احد شیوخ البخاری ولم یکثر عنہ [12] (اسماعیل بن ابان امام بخاری کے استاد ہیں اور امام بخاری نے ان سے بہت زیادہ احادیث روایت نہیں کی ہیں)

ان کے علاوہ زہیر بن محمد تمیمی، اسید بن یزید، عبداللہ بن ابی لبید، عبدالملک بن اعین، عبدالوارث بن سعید، عطاء بن السائب بن یزید، محمد بن منہال، یہ تمام ضعیف راوی ہیں اور کتاب الضعفاء میں امام بخاری نے ان کے ضعف کی تصریح کی ہے ان کے باوجود صحیح بخاری میں ان لوگوں کی روایات کو درج کیا ہے۔

بیان سند میں تسامح

ضعیف لوگوں سے روایت کے علاوہ کبھی امام بخاری سے سند میں راویوں کے نام کے سلسلے میں بھی غلطی واقع ہو جاتی ہے چنانچہ امام بخاری نے اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ کے تحت ایک حدیث اس سند کے ساتھ وارد کی ہے حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا ابراہیم بن سعد عن ابیہ عن حفص بن عاصم عن عبد اللہ بن مالک بن بحینۃ قال [13]

اس سند کے بیان میں امام بخاری سے دو غلطیاں واقع ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ بحینہ عبداللہ کی والدہ کا نام ہے نہ کہ مالک کی۔ اور امام بخاری نے اس کو مالک کی والدہ قرار دیا ہے دوسری یہ کہ آگے چل کر فرماتے ہیں: سمعت رجلا من الازد یقال لہ مالک بن بحینۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا (اس حدیث کو انھوں نے مالک سے روایت کیا ہے

---

۹ کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۵۳ / محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ

۱۰ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ / کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۵۱

۱۱ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ / ہدی الساری ج ۲ ص ۱۵۱

۱۲ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ / کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۶۲

۱۳ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ / صحیح بخاری ج ۱ ص ۹۱

۱۴ امام محمد بن اسماعیل البخاری متوفی ۲۵۶ھ

صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۲۳

حالانکہ یہ حدیث مالک کے بیٹے عبداللہ بن مالک سے مروی ہے مالک تو مشرف باسلام بھی نہیں ہوئے تھے مسلم نسائی اور ابن ماجہ نے بھی اس سند کو بیان کیا ہے لیکن ان کی سند میں یہ غلطیاں نہیں ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

الحديث فيه موضعين احدهما ان بحينة والدة عبد الله لا مالك وثانيهما ان الصحبة والرواية لعبد الله لا لمالك۔ فتح الباری ج ۲ ص ۱۰۱

اس روایت میں دو جگہ وہم ہے اول یہ کہ بحینہ عبداللہ کی والدہ ہے نہ کہ مالک کی ثانی یہ کہ صحابی اور راوی عبداللہ ہیں نہ کہ مالک۔

متن حدیث میں تسامح

سند حدیث کے علاوہ نفس حدیث کے متن میں بھی امام بخاری سے کافی تسامح واقع ہوئے ہیں۔ سطور ذیل میں ان میں سے بعض غلطیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) کتاب الزکوٰۃ میں امام بخاری نے ایک حدیث وارد کی ہے۔

عن عائشة ان بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم قلن للنبي صلى الله عليه وسلم اينا اسرع بك لحوقا قال اطولكن يدا فاخذوا قصبة يذرعونها فكانت سودة اطولهن يدا فعلمنا بعد انما كانت طول يدها الصدقة وكانت اسرعنا لحوقا به صلى الله عليه وسلم وكانت تحب الصدقة[1]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے آپ سے عرض کیا کہ حضور آپ کی ازواج میں سے کون سب سے پہلے آپ کے ساتھ واصل ہوگی فرمایا جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے یہ سن کر سب اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں اور ان میں لمبے ہاتھ سودہ کے تھے اور بعد میں ہم کو معلوم ہوا کہ ہاتھوں کی لمبائی سے صدقہ مراد ہے اور سودہ کا سب سے پہلے انتقال ہوا اور سودہ صدقہ سے محبت رکھتی تھیں۔

اس حدیث کے جملہ کانت اسرعنا لحوقا بہ میں کانت کی ضمیر سودہ کی طرف راجع ہے جس کا مفاد یہی ہے کہ آپ کے بعد ازواج میں سب سے پہلے سودہ کا انتقال ہوا اور یہ بات تمام اصحاب سیر اور ارباب تاریخ کی شہادت سے قطعاً باطل ہے کیونکہ آپ کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش کا سنہ ۲۰ھ میں انتقال ہوا اور حضرت سودہ کا انتقال ان کے بہت بعد سنہ ۵۴ھ میں ہوا ہے۔[2] اس حدیث میں راوی سے زینب کا لفظ چھوٹ گیا ہے۔ عبارت یوں ہونی چاہیے تھی۔ وکانت زینب اسرعنا لحوقا بہ۔ مسلم میں یہ جملہ اسی طرح ہے۔ وکانت زینب اطولنا یدا لانها کانت تعمل وتتصدق۔ بہرحال یہ امام بخاری کا کام تھا کہ وہ اس راوی کی روایت کو اپنی صحیح میں درج کرتے جس کی روایت میں یہ تاریخی غلطی نہیں ہوئی جیسا کہ امام مسلم نے کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بھی ایک طویل

---

[1] محمد بن اسماعیل البخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۹۱

[2] علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ — عمدۃ القاری ج ۸ ص ۲۸۲

بحث کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس روایت میں ابن عباد کو وہم ہوا ہے (فتح الباری ج ۴ ص ۳۰)

(۲) باب احداد المرأة علی غیر زوجہا کے تحت امام بخاری نے یہ حدیث وارد کی ہیں۔

عن زینب بنت ابی سلمۃ قالت لما جاء نعی ابی	زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ جب شام سے حضرت
سفیان من الشام دعت ام حبیبۃ بصفرۃ فی الیوم	ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر آئی تو حضرت ام
الثالث فمسحت عارضیہا وذراعیہا الخ[1]	حبیبہ نے تین دن کے بعد سوگ ختم کر دیا

اس حدیث میں امام بخاری نے یہ بیان کیا ہے کہ ابو سفیان کی وفات کی اطلاع شام سے آئی تھی حالانکہ یہ بات تاریخی طور پر قطعاً غلط ہے کیونکہ باتفاق مؤرخین ابو سفیان کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا تھا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

وفی قولہ من الشام نظر لان ابا سفیان مات	اس روایت میں شام کے لفظ پر اعتراض ہے کیونکہ
بالمدینۃ بلا خلاف بین اھل العلم بالاخبار	مؤرخین میں سے کسی کا اس بات پر اختلاف نہیں ہے
والجمھور علی انہ مات سنۃ اثنتین وثلاثین وقیل	کہ ابو سفیان کا انتقال مدینہ میں سنہ ۳۲ھ میں ہوا
سنۃ ثلاث ولم ار فی شیء من طرق ھذا	تھا اور اس واقعہ میں شام کی قید سوائے سفیان بن
الحدیث تقییدہ بذلک الا فی روایۃ سفیان	عیینہ کی روایت کے سوا اور کہیں نہیں دیکھی اور میرا
بن عیینۃ ھذہ واظنھا وھما[2]	گمان یہ ہے کہ یہ راوی کا وہم ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کو درج کرنے میں امام بخاری نے کامل غور و خوض اور تحقیق و تتبع سے کام نہیں لیا۔

(۳) فضل من شہد بدرا اور غزوۃ الرجیع میں امام بخاری نے ایک طویل حدیث میں فرمایا و کان خبیب ھو قتل الحارث بن عامر یوم بدر۔ یعنی خبیب نے جنگ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا اس جگہ بھی امام بخاری نے سخت مغالطہ کھایا ہے کیونکہ خبیب نام کے دو شخص ہیں خبیب بن عدی اور خبیب بن اساف اور تمام اہل مغازی کا اتفاق ہے کہ جس شخص نے جنگ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا وہ خبیب بن اساف ہیں اور امام بخاری نے حدیث میں جس خبیب کا واقعہ ذکر کیا ہے جن کو مشرکین نے گرفتار کر کے سولی پر چڑھا دیا تھا وہ خبیب بن عدی ہیں۔ اور خبیب بن عدی نہ تو غزوہ بدر میں شریک ہوئے نہ انہوں نے حارث کو قتل کیا لہٰذا ان کے بارے میں امام بخاری کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ خبیب نے حارث کو قتل کیا تھا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

ان اھل المغازی لم یذکر احد منھم ان خبیب	اہل مغازی میں سے کسی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ خبیب بن
بن عدی شہد بدرا ولا قتل الحارث بن عامر	عدی جنگ بدر میں حاضر ہوئے اور نہ ہی انہوں نے
وانما ذکروا ان الذی قتل الحارث بن عامر	حارث کو قتل کیا تھا۔ انھوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ جس

[1] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۷۰

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۳ ص ۲۸۸

بيد خبيب بن إساف وهو خبيب بن عدي وهو خزرجي، وخبيب بن عدي أوسي [۱]

شخص نے حارث کو قتل کیا وہ خبیب بن اساف تھے اور اس واقعہ میں جس کا ذکر ہے وہ خبیب بن عدی تھا اور خبیب بن عدی قبیلہ اوس کے ہیں اور خبیب بن اساف قبیلہ خزرج کے۔

یہی اعتراض علامہ بدرالدین عینی نے بھی عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۸ ص ۱۰۰ پر ذکر کیا ہے۔

(۴) باب مناقب عثمان میں امام بخاری نے ایک حدیث وارد کی ہے جس میں ذکر ہے۔

ثم دعا عليا فأمره أن يجلده فجلده ثمانين [۲]

پھر حضرت عثمان نے حضرت علی کو بلا کر کوڑے لگانے کا حکم دیا تو انہوں نے اس کو اسی کوڑے لگائے۔

امام بخاری نے اس روایت میں اسی کوڑے مارنے کا ذکر کیا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ حضرت علی نے چالیس کوڑے مارے تھے چنانچہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔

في رواية معمر فجلد الوليد أربعين جلدة وهذه الرواية أصح من رواية يونس والوهم فيه من الراوي [۳]

معمر کی روایت میں ہے کہ ولید کو چالیس کوڑے لگائے گئے اور یہ صحیح تر روایت یونس کی روایت سے ہے اور اس روایت میں راوی کو وہم واقع ہوا ہے۔

حافظ بدرالدین عینی بھی (عمدۃ القاری ج ۱۶ ص ۲۰۲ میں) یہی فرماتے ہیں۔

(۵) باب الذکر فی الاسواق کے تحت امام بخاری نے مندرجہ ذیل حدیث وارد کی ہے۔

عن أبي هريرة الدوسي قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم في طائفة النهار لا يكلمني ولا أكلمه حتى أتى سوق بني قينقاع فجلس بفناء بيت فاطمة، الحديث [۴]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت باہر نکلے میں اور آپ دونوں خاموش تھے یہاں تک کہ آپ بنو قینقاع کے بازار میں آئے اور حضرت فاطمہ کے گھر کے صحن میں جا کر بیٹھ گئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ کا گھر بنی قینقاع کے بازار میں تھا۔ حالانکہ فی الواقع ایسا نہیں تھا بلکہ ان کا مکان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مکانوں کے درمیان تھا۔ تاکہ اس روایت میں وہم ہوا ہے۔

---

۱ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۸ ص ۳۸۴

۲ محمد بن اسماعیل متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲۳

۳ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۸ ص ۵۷

۴ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۸۵

۵ بعد میں اجماع صحابہ شراب کی حد ۸۰ کوڑے مقرر کی گئی۔ سعیدی)

صحیح مسلم کی روایت میں یہ وہم نہیں ہے اس میں اس طرح ہے۔ حتی جاء سوق بنی قینقاع ثم انصرف حتی اتی فناء فاطمة۔ یعنی حضور بنو قینقاع کے بازار تشریف لائے پھر واپس تشریف لے گئے حتی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صحن میں داخل ہوئے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

قال الداودی: سقط بعض الحدیث عن الناقل او ادخل حدیثا فی حدیث لان بیت فاطمة لیس فی سوق بنی قینقاع انتهی وما ذکره اولا احتمالا هو الواقع۔	داؤدی نے کہا کہ ناقل سے حدیث کے بعض الفاظ ساقط ہو گئے یا اس نے ایک حدیث کو دوسری میں داخل کر دیا کیونکہ حضرت فاطمہ کا مکان بنو قینقاع کے بازار میں نہیں تھا۔ علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ داؤدی نے جو پہلا احتمال ذکر کیا ہے (یعنی ناقل سے بعض الفاظ ساقط ہو گئے ہیں) اصل میں وہی واقعہ ہے۔
(فتح الباری ج۵ ص ۲۲۲)	

مزید تفصیل کے لیے عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۲۳۹ ملاحظہ فرمائیں۔

استنباط مسائل میں تسامح

شروع میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ اس کتاب کی تدوین سے امام بخاری کا مقصد صرف احادیث کو جمع کرنا نہیں ہے بلکہ تراجم ابواب پر استدلال کرنا بھی ان کے مقصد میں شامل ہے اور بشری تقاضا سے مسائل کے استنباط میں بھی امام بخاری سے غلطیاں واقع ہوئی ہیں۔ ہم یہاں پر بعض مثالیں پیش کر کے ان کی نشاندہی کر دیتے ہیں۔

(۱) امام بخاری نے تقضی الحائض المناسک کلها الا الطواف کے عنوان سے ایک باب ذکر کیا ہے اور اس کے تحت تعلیقاً یہ حدیث لائے ہیں۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانه۔	حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن کریم کی تلاوت کر سکتے ہیں حالانکہ یہ بات قطعاً ممنوع ہے۔ چنانچہ علامہ عینی لکھتے ہیں۔

اراد البخاری بایراده هذا وبما ذکر فی هذا الباب الاستدلال علی جواز قراءة الجنب والحائض لان الذکر اعم من ان یکون بالقرآن او بغیره	اس حدیث کو لانے سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں کیونکہ ذکر عام ہے اور قرآن اور غیر قرآن دونوں کو شامل ہے۔

اور حافظ ابن حجر اس باب کے تحت لکھتے ہیں۔

۱؎ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۴۔

۲؎ حافظ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ — عمدۃ القاری ج ۳ ص ۲۷۴۔

ان مراده الاستدلال علی جواز قراءة الحائض والجنب [1] — اس حدیث سے امام بخاری کی مراد حائض اور جنبی کی قرأت قرآن پر استدلال ہے۔

(۲) انما خرب الکلب فی الاناء — اس عنوان کے تحت امام بخاری نے متعدد احادیث ذکر کی ہیں ایک حدیث یہ ہے:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا رأی کلبا یأکل الثری من العطش فاخذ الرجل خفہ فجعل یغرف لہ بہ حتی ارواه فشکر اللہ لہ فادخلہ الجنة [2] — حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے دیکھا کہ ایک پیاسا کتا کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے اپنے موزہ سے اس کو جی بھر کے پانی پلایا۔

اس حدیث میں امام بخاری نے ثابت کیا ہے کہ کتے کا جھوٹا پاک ہے چنانچہ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

استدل بہ المصنف علی طهارة سؤر الکلب [3] — مصنف نے اس حدیث سے کتے کے جھوٹے کی طہارت پر استدلال کیا ہے۔

اسی باب میں ایک اور حدیث ذکر کی ہے۔

کانت الکلاب تبول وتقبل وتدبر فی المسجد فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یکونوا یرشون شیئا من ذالک [4] — عہد رسالت میں کتے مسجد میں آیا جایا کرتے تھے اور بسا اوقات وہ مسجد میں پیشاب بھی کر دیا کرتے تھے اور صحابہ اس پر پانی نہیں بہاتے تھے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں یہ ابتدائی دور کی بات ہے جب مسجد میں دروازے نہ تھے اور بعد میں مسجد کی تطہیر و تکریم کا حکم وارد ہوا اور مسجد میں دروازے لگائے گئے تاہم زمین پر اگر پیشاب گر جائے اور دھوپ سے وہ خشک ہو جائے تو زمین پاک ہو جاتی ہے احناف کے نزدیک اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمین کی پاکیزگی کے لیے دھونا ضروری نہیں ہے زمین خشک ہونے سے بھی پاک ہو جاتی ہے اور یہی احناف کا مذہب ہے لیکن امام بخاری نے اس حدیث سے کیا ثابت کیا اور کون فقہی مسئلہ مستنبط کیا ہے۔ یہ حافظ بدر الدین عینی سے سنیے فرماتے ہیں:

احتج بہ البخاری علی طهارة بول الکلب [5] — اس حدیث سے امام بخاری نے کتے کے پیشاب کی طہارت پر استدلال کیا ہے۔

اعتذار: ہم نے اپنے اس مقالہ میں امام بخاری کے مسامحات پر جو بحث کی ہے اس سے ہرگز ہمارا یہ مقصد نہیں ہے کہ امام بخاری کے مرتبہ اور مقام کو کم کیا جائے بلکہ ہم ان لوگوں کو حقیقت کی طرف لانا چاہتے ہیں

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۱ ص ۴۰۳

[2] امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۹

[3] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۱ ص ۲۸۹

[4] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۹

[5] حافظ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ — عمدة القاری ج ۳ ص ۴۴

جو امام بخاری کو امام اعظم سے زیادہ گردانتے ہیں اور جو احادیث بخاری کو حرف آخر قرار دیتے ہیں۔

احادیث کے پرکھنے میں جو امام بخاری کا اہتمام سب سے اونچا ہے۔ چند مبالغات سے قطع نظر کر کے کوئی بشر اس سے خالی نہیں۔ امام بخاری کی فن حدیث میں انتہائی عظیم حیثیت ہے۔ انہیں امیر المومنین فی الحدیث کہا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بشری تقاضا سے ان سے بہر حال کچھ تسامح ہو گئے ہیں۔ جن کی آنجناب نے نشاندہی کی ہے۔ مجموعی طور پر صحیح بخاری کو مدون کر کے امام بخاری نے اسلام کی ایک عظیم خدمت سرانجام دی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کتاب کو بے پناہ مقبولیت عطا فرمائی ہے اور امت کی عظیم اکثریت قرآن کریم کے بعد صحیح بخاری کو قرآت کے ساتھ بطور حجت مانتی چلی آرہی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے مصنف کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں احادیث بخاری کے انوار اور فیوض و برکات سے بہرہ مند فرمائے (آمین)

ضرورت حدیث

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی معیشت کے اصول اور مبادی اجمالاً بیان فرمائے ہیں جن کی تعبیر و تشریح بغیر احادیث نبویہ کے ممکن نہیں ہے نیز احکام کی عملی صورت بیان کرنے کے لیے اسوۂ رسول کی ضرورت ہے۔ احادیث رسول ہی قرآنی احکام کی کامل تشریح مہیا کرتی ہیں، علاوہ ازیں مثلاً صلوٰۃ، زکوٰۃ، تیمم، حج اور عمرہ یہ محض الفاظ ہیں لغت عربی ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتی جو شریعت میں مطلوب ہیں۔ پس اگر احادیث رسول موجود نہ ہوں تو ہمارے پاس قرآن کریم کے معانی شرعیہ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔

حجیت حدیث

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ہے

(۱) اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔	اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔
(۲) ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا۔	رسول تم کو جو حکم دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔
(۳) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔	آپ فرما دیجیے کہ اگر اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔
(۴) لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔	تمہارے افعال کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کرنا آپ کے افعال کی اتباع قیامت تک کے مسلمانوں پر واجب ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ بعد کے لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کے افعال کا کس ذریعہ سے علم ہو۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لیے نمونہ بنایا ہے پس جب تک حضور کی زندگی ہمارے سامنے نہ ہو ہم اپنی زندگی کو حضور کے اسوہ میں کیسے ڈھال سکیں گے اور جب کہ ہمیں اسوۂ رسول پر اطلاع صرف احادیث سے ہی ممکن ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک جس طرح صحابہ کے لیے نفس نفیس حضور کی ذات ہدایت تھی

اسی طرح ہمارے لیے صحت کی احادیث ہدایت ہیں اور اگر احادیث رسول کو حضور کی دی ہوئی ہدایات اور آپ کے نمونہ کے لیے معتبر نہ مانا جائے تو اللہ تعالیٰ کی حجت بندوں پر تمام نہ رہے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے لیے صرف قرآن کو کافی قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کے احکام کے ساتھ ساتھ رسول کے احکام کی اطاعت اور اس کے افعال کی اتباع کو بھی لازم قرار دیا ہے اور ان کے اقوال اور افعال کو جاننے کے لیے احادیث کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

احادیث شریفہ کو اگر معتبر نہ مانا جائے تو نہ صرف یہ کہ حضور کی دی ہوئی ہدایات سے ہم محروم ہوں گے بلکہ قرآن کریم کی دی ہوئی ہدایات سے بھی ہم مکمل طور پر مستفید نہیں ہو سکیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا لیکن اس کے معانی کا بیان اور اس کے احکام کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دی چنانچہ ارشاد فرمایا۔

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم۔ — ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن کریم) نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو بیان کریں کہ ان کی طرف کیا احکام نازل کیے گئے ہیں۔

ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ — اور رسول مسلمانوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

ممکن ہے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ آیات کے معانی کا بیان اور کتاب و حکمت کی تعلیم صرف صحابہ کے لیے تھی تو سنئے اولاً یہ کہ یوں کہ اسلام صرف صحابہ کا نہیں بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں کا دین ہے اس لیے جس ہدایت کی انہیں ضرورت تھی ہمیں بھی ضرورت ہے۔

ثانیاً صحابہ کرام جب اپنی بلندی مقام اور جناب رسالت مآب سے قرب کے باوجود قرآنی احکام کو سمجھنے کے لیے حضور کے بیان اور آپ کی تعلیم کے محتاج تھے تو بعد کے لوگ تو بدرجہ اولیٰ اس بیان اور تعلیم کی طرف محتاج ہوں گے۔ ثالثاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین وآخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ — وہ ذات جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک بہت بڑا رسول بھیجا جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ وہ لوگ پہلے کھلی گمراہی میں تھے اور بعد کے لوگوں کو جو ابھی پہلوں کے ساتھ آ ملے نہیں ہیں۔

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی جو تعلیم دی ہے وہ صحابہ کے لیے بھی ہے اور بعد کے لوگوں کے لیے بھی۔ پس ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کی تعلیم دینا اور آیات کے معانی بیان کرنا جس طرح صحابہ کے لیے تھا اسی طرح قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے بھی ہے اور اگر احادیث کو معتبر نہ مانا جائے تو

بعد کے لوگوں کے لیے حضور کی تعلیم اور تزکیہ کا کس طرح ثبوت ہوگا اور اس آیت کا مصداق کیسے ظاہر ہوگا۔

آپ ہی سوچیے اگر حضور نہ بتلاتے تو ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ لفظ صلوٰۃ سے یہ ہیئت مخصوصہ مراد ہے موذن کی اذان سے لے کر امام کے سلام پھیرنے تک نماز اور جماعت کی تفصیل جس کیفیت سے معلوم ہوئی اسی طرح حج اور عمرہ کا بیان احرام کہاں سے اور کس دن باندھنا ہے وقوف عرفہ، طواف زیارت، رمی و ذبح ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین قرآن میں کہیں نہیں ملتی، حد یہ ہے کہ قرآن میں یہ بھی مذکور نہیں کہ حج کس دن ادا کیا جائے، زکوٰۃ کا صرف لفظ قرآن میں مذکور ہے لیکن عشر اور زکوٰۃ کی کسی تفصیل کا قرآن میں بیان نہیں پھر ان کی شرعی حیثیت کہ ان میں سے فرائض، واجبات اور آداب کی تمیز بھی قرآن سے کہیں نہیں ملتی۔

قرآن کریم کے بیان کردہ ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین صرف حضور سے ملتی ہے عہد رسالت میں صحابہ کو یہ بیان زبان رسالت سے حاصل ہوا اور بعد کے لوگوں کو یہی بیان احادیث نبویہ سے حاصل ہو رہا ہے اور جو شخص ان احادیث کو معتبر نہیں مانتا اس کے پاس قرآن کریم کے مجمل اور مبہم احکام کی تفصیل اور تعیین کے لیے کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح معانی قرآن کے مبین اور معلم ہیں اسی طرح آپ بعض احکام کے شارع بھی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آپ کی اس حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

یحل لھم الطیبٰت و یحرم علیھم الخبائث۔	رسول اللہ پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کو حلال اور حرام کیا قرآن میں کہیں ان کا ذکر نہیں ہے، ان کا ذکر صرف احادیث رسول سے ہی ملتا ہے، حضور نے شکار کرنے والے درندوں اور پرندوں کو حرام کیا، دراز گوش اور حشرات الارض کو حرام کیا اور جلالہ سے لے کر ان احکام کا علم صرف احادیث رسول سے ہی ملتا ہے اور اگر احادیث رسول کو حجت نہ مانا جائے تو حلت و حرمت کے تمام احکام کے لیے شریعت اسلامیہ مکمل نہیں ہوگی۔

قرآن کریم کے نفس مضمون کو سمجھنے کے لیے بھی ہمیں احادیث کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ قرآن مجید کی بعض آیات کا نزول کسی خاص واقعہ سے متعلق ہوتا ہے بعض دفعہ کسی خاص سوال کے جواب میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے اور بعض مرتبہ مشرکین یا منافقین کی کسی بات کے رد میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے کبھی کسی آیت میں عہد رسالت میں ہونے والے کسی واقعہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور کبھی صحابہ کے کسی عمل پر تنبیہ یا اس کی تائید میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے۔ لہٰذا جب تک اس قسم کی تمام آیات کے پس منظر اور اسباب نزول کا علم نہ ہو ان کا کوئی واضح معنی سمجھ میں نہیں آئے گا اور اگر فہم قرآن کے لیے احادیث نبویہ کو ایک معتبر ماخذ اور حجت نہ مانا جائے تو قرآن مجید کی بعض آیات ایک چیستان اور معمہ بن کر رہ جائیں گی۔

تدوین حدیث

عام طور پر منکرین حدیث یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی تدوین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ڈھائی سو سال بعد کی گئی ہے اس لیے کتب احادیث قابل اعتبار نہیں ہیں لیکن ان کا یہ قول سخت مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے کیونکہ احادیث رسول کی حفاظت اور کتابت کے سلسلہ میں عہد رسالت سے لے کر

اتباع تبع تابعین تک پورے تسلسل اور تواتر سے کام ہوتا رہا ہے اور ڈیڑھ سو سال کے اس طویل عرصے کے کسی وقفہ میں بھی اس کام کا انقطاع نہیں ہوا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابہ کرام نے احادیث کو قلمبند کرنا شروع کر دیا تھا۔ امام بخاری اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ دیا یمن کے ایک شخص ابو شاہ نے عرض کیا۔ اکتب لی یا رسول اللہ ، میرے لیے یہ خطبہ لکھ دیجئے آپ نے حکم دیا اکتبوا لابی فلان اس شخص کے لیے یہ خطبہ لکھ دو۔[1]

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کو احادیث لکھنے کی عام اجازت تھی انہی سے روایت ہے۔

عن عبد الله بن عمرو قال كنت اكتب كل شئ اسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم اريد حفظه فنهتني وقالوا اتكتب كل شئ تسمعه ورسول الله صلى الله عليه وسلم بشر يتكلم في الغضب والرضا فامسكت عن الكتابة فذكرت ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاوما باصبعه الى فيه فقال اكتب فوالذي نفسي بيده ما يخرج منه الا حق[2]

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں حفاظت کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر ہر بات لکھ لیتا تھا بعض لوگوں نے مجھے منع کیا اور کہا تم حضور سے سن کر ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ حضور بھی ایک بشر ہیں آپ کبھی خوش ہوتے ہیں اور کبھی ناراض یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا جب حضور سے میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا لکھا کرو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے حق کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احادیث لکھنے کا تذکرہ کیا ہے فرماتے ہیں۔

ما من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احد اكثر حديثا عنه مني الا ما كان من عبد الله بن عمرو فانه كان يكتب ولا اكتب[3]

صحابہ میں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس حضور کی احادیث محفوظ نہیں سوا عبداللہ بن عمرو کے کیونکہ وہ احادیث لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

ابو داؤد اور بخاری کی ان روایتوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو احادیث قلمبند کیا کرتے تھے رہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے ان کا حافظہ بہت تیز ہو گیا تھا اس وجہ سے وہ احادیث نہیں لکھتے تھے تاہم ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کتب اور صحائف کی شکل میں بھی محفوظ تھیں چنانچہ

---

[1] امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲

[2] امام سلیمان بن اشعث ابو داؤد المتوفی ۲۷۵ھ — سنن ابو داؤد ج ۲ ص ۱۵۸

[3] امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲

عمرو بن امیہ بیان کرتے ہیں۔

تحدث عند ابی هريرة بحديث فاخذ بيدی الی بيته فارانا كتبا من حديث النبی صلی الله عليه وسلم وقال هذا هو مكتوب عندی۔

حضرت ابوہریرہ کے سامنے ایک حدیث پر گفتگو ہوئی تو وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور ہمیں احادیث کی کتابیں دکھائیں اور کہا دیکھو وہ حدیث میرے پاس لکھی ہوئی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہ کے پاس ان کی تمام روایات لکھی ہوئی محفوظ تھیں، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ ابتدائی زمانہ رسالت میں احادیث نہیں لکھتے تھے حضور کے وصال کے بعد انہوں نے احادیث کو لکھ لیا یا اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی اور شخص سے ان احادیث کو لکھوانے کے سبب بھول گئے اور حضرت انس نے تو احادیث لکھ کر حضور کو سنانے کا شرف بھی حاصل کر لیا تھا چنانچہ آپ خود روایت کرتے ہیں۔

كان يملی الحديث حتی اذا اكثر عليه الناس جاء بمجال من كتب فالقاها ثم قال هذه احاديث سمعتها وكتبتها عن رسول الله وعرضتها عليه۔

(تقیید العلم ص ۹۶-۹۵)

حضرت انس احادیث لکھوایا کرتے تھے اور جب لوگ زیادہ آجاتے تو اپنا صحیفہ نکال کر لاتے اور ان کے آگے رکھ کر فرمایا یہ وہ احادیث ہیں جن کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر لکھا اور پھر میں آپ پر پیش کر چکا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر بھی احادیث کو لکھ کر صحائف میں محفوظ رکھا کرتے تھے، چنانچہ روایت ہے۔

يعنی ان عبد الله بن عمر وكان يخرج الی السوق نظر فی كتبه وقت اكل الراوی ان كتبه هذه كانت من الحديث (جامع بیان العلم لابن عبد البر)

روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب کبھی بازار جاتے تو اپنی کتابوں کو دیکھ لیتے تھے راوی کا کہنا ہے کہ ان کی وہ کتابیں احادیث پر مشتمل تھیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرت ابوہریرہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عمر کے بارے میں آپ کی نظر سے متعدد حوالے گزر چکے ہیں کہ یہ حضرات عہد رسالت میں احادیث کو صحائف میں لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے اب ہم آپ کے سامنے ایک ایسا حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ سرکار کے سامنے اکثر بالعموم صحابہ کرام احادیث لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں۔

كان عند رسول الله صلی الله عليه وسلم ناس من اصحابه وانا معهم وانا اصغر القوم فقال النبی صلی الله عليه وسلم من كذب علی متعمدا فليتبوأ مقعده من النار فلما خرج القوم

میں دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر تھا اور میں ان سب سے عمر میں کم تھا حضور نے فرمایا جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، جب لوگ باہر نکلے تو

سلہ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ

فتح الباری ج ۱ ص ۲۱۴

قلت كيف تحدثون عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد حذركم ما قال وانتم تكثرون في الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فضحكوا وقالوا يا ابن اخينا ان كل ما سمعنا منه عندنا في كتاب [1]

میں نے ان سے کہا کہ حضور نے حدیث کے معاملہ میں کتنی شدید وعید فرمائی ہے اور آپ لوگ بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں یہ سن کر وہ لوگ ہنسے اور کہنے لگے اے بھتیجے ہم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ سب ہمارے پاس لکھا ہوا محفوظ ہے۔

ان احادیث سے یہ ظاہر ہو گیا کہ احادیث کو لکھنے اور محفوظ کرنے کا کام عہد رسالت ہی میں شروع ہو چکا تھا اور صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے افعال اور احوال لکھ کر قلمبند کیا کرتے تھے اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض احادیث میں لکھنے کی جو ممانعت آئی ہے وہ بعض مواقع کے ساتھ مخصوص ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صورتوں میں لکھنے سے منع فرمایا تھا جن میں قرآن اور حدیث کے اشتباہ کا احتمال تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد دور صحابہ میں تابعین نے صحابہ کی مرویات کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کیا۔ حضرت ابو ہریرہ جن سے پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) احادیث مروی ہیں انھوں نے بے شمار شاگرد پیدا کیے اور ان لوگوں نے ان احادیث کو لکھ کر محفوظ کیا اور یہ سلسلہ روایت آگے بڑھایا چنانچہ مسند دارمی میں ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے بشیر بن نہیک نے آپ کی روایات کو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے ایک ہزار چھ سو ساٹھ (۱۶۶۰) احادیث مروی ہیں ان کی روایات کو دوسرے شاگردوں کے علاوہ کریب نے محفوظ کر لیا تھا[2] اور حضرت انس جو کہ دو ہزار دو سو چھیاسی (۲۲۸۶) احادیث کے راوی ہیں ان کے بارے میں مسند دارمی میں ہے کہ ان کی روایات کو ابان نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) احادیث کی روایت کرتی ہیں ان کی احادیث کو عروہ بن الزبیر نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔[3] حضرت عبداللہ بن عمر جو ایک ہزار چھ سو تیس احادیث کی روایت کرتے ہیں طبقات ابن سعد اور دارمی میں ہے کہ ان کی روایات کو نافع نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا اور حضرت جابر جو ایک ہزار پانچ سو چالیس (۱۵۴۰) احادیث کے راوی ہیں۔ ان کی روایات کو قتادہ بن دعامہ سدوسی نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔[4]

مذکور الصدر سطور میں چند مثالیں پیش کی گئی ہیں ورنہ صحابہ کرام سے احادیث کا سماع اور روایت کرنے والے تمام حضرات احادیث کو ضبط تحریر میں لاتے تھے پہلی صدی ہجری کے اخیر تک اسی طرح متفرق طور پر کتابت کے سہارے تدوین حدیث کا کام آگے بڑھتا رہا۔ احادیث کے یہ صحائف اور نسخے کسی نقطہ پر مشترک اور کسی جہت سے مجتمع نہ تھے، بغیر

---

۱ حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی المتوفی ۸۰۷ھ — مجمع الزوائد (ج ۱ ص ۱۵۱-۱۵۲)

۲ محمد بن سعد کاتب واقدی — طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۱۶

۳ علامہ جلال الدین الخوارزمی — الکفایۃ ص ۲۲۹

۴ محمد بن سعد کاتب واقدی — طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۷۲

کی ترتیب کے تابعین کرام نے اپنی اپنی مرویات کو اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ کر رکھا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ خلافت آیا اور انہوں نے احادیث کو یکجا کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اس کام کے لیے انہوں نے متعدد اور مستند علماء کی ایک کمیٹی مقرر کی جن میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، قاسم بن محمد بن ابی بکر اور ابوبکر محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب زہری کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔[1]

عمر بن عبدالعزیز نے مختلف علاقوں سے احادیث کا لکھا ہوا ذخیرہ جمع کیا اور ابن شہاب زہری نے ان احادیث کو ترتیب دیا اور تہذیب سے منظم اور منضبط کیا۔[2] احادیث کو جمع اور منظم کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کو سند کے ساتھ بیان کرنے کی ابتداء بھی ابن شہاب زہری نے کی تھی۔ اسی وجہ سے ان کو علم اسناد کا واضع کہا جاتا ہے۔

احادیث کی ترتیب اور تہذیب کا جو کام ابن شہاب زہری نے شروع کیا تھا، اس کام کو ان کے بعد آنے والے تلامذہ برابر آگے بڑھاتے رہے یہاں تک کہ دوسری صدی کے آخیر میں ان کے ایک نامور شاگرد امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے بھی احادیث کو باب وار ترتیب دے کر پہلا مجموعہ حدیث موطا کے نام سے پیش کر دیا۔

موطا امام مالک کے علاوہ امام اعظم نے اپنی مرویات کو کتاب الآثار کے نام سے پیش کیا جس کو ان کے لائق اور قابل صد فخر تلامذہ نے الگ الگ روایت کیا ہے۔ ان حضرات کے علاوہ دوسری صدی کے جن دوسرے متعدد بزرگ مصنفین نے فن حدیث میں کتابیں پیش کی ہیں ان میں سے بعض کی کتابیں یہ ہیں۔ سنن ابی الولید ۱۵۰ھ جامع سفیان ثوری ۱۶۱ھ مصنف ابی عروبہ ۱۵۶ھ مصنف ابی سفیان ۱۶۱ھ جامع سفیان بن عیینہ ۱۹۸ھ اور تیسری صدی کے جن مصنفین نے حدیث کی کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے بعض حضرات کی کتابیں یہ ہیں۔ کتاب الام للشافعی ۲۰۴ھ مسند احمد بن حنبل ۲۴۱ھ الجامع الصحیح بخاری ۲۵۶ھ الجامع لمسلم ۲۶۱ھ سنن ابی داؤد ۲۷۵ھ الجامع للترمذی ۲۷۹ھ سنن ابن ماجہ ۲۷۳ھ۔

مختصر طور اور منظم طور پر عہد رسالت کی روشنی میں ہم نے آپ کے سامنے عہد رسالت سے لے کر صحاح ستہ کے مصنفین تک تدوین حدیث کا ایک مربوط جائزہ پیش کر دیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ رسالت سے لے کر اتباع تبع تابعین تک ہر دور میں احادیث کو قلمبند کیا جاتا رہا اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک ہر طرح سے حدیث کی حفاظت کی جاتی رہی نیز ہر دور میں لوگوں نے اپنے زمانہ کے مخصوص تقاضوں اور تصنیف و تالیف کے رجحانات کو سامنے رکھ کر احادیث کی تدوین کی یہاں تک کہ تیسری صدی میں مصنفین صحاح ستہ نے پہلے بزرگوں کی کاوشوں کو نئے اضافوں کے ساتھ ضم کر کے ایک جامع اسلوب کے ساتھ اپنی تصانیف کو پیش کیا جن کا تفصیلی تعارف اور تبصرہ اس کتاب کے آئندہ ابواب میں پیش کیا جا رہا ہے۔ حدیث کی ضرورت، حجیت اور تدوین پر بحث کرنے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کی تعریف اس کی اقسام وغیرہ پر بھی گفتگو کر لی جائے۔

تعریف علم حدیث: علم حدیث کی دو قسمیں ہیں علم حدیث روایۃً اور علم حدیث درایۃً۔ حدیث باعتبار روایت

---

[1] حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ   تدریب الراوی ص ۴۲

[2] تقدمۃ المعرفۃ لکتاب الجرح والتعدیل ص ۲۰

اس علم کو کہتے ہیں جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال[1] اور صفات کی معرفت حاصل ہو۔ اس علم کا موضوع
اور حضور کی ذات مقدسہ ہے۔ اور علم حدیث از روئے روایت وہ علم ہے جس سے راوی اور مرویات کے حالات بحیثیت
رد اور قبول معلوم ہوں۔ اس علم کا موضوع راوی اور مروی کا مجموعہ ہے۔

حدیث کی تعریف کے بعد اس کی بعض ضروری اقسام کی تعریفیں پیش کی جاتی ہیں۔

اقسام حدیث

مرفوع:- جس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

موقوف:- جس حدیث میں صحابہ کرام کے اقوال، احوال اور تقریرات کا بیان ہو۔

مقطوع:- جس حدیث میں تابعین کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

متصل:- جس حدیث کی سند سے کوئی راوی ساقط نہ ہو۔

معلق:- جس حدیث کی سند کے شروع سے روایت کو حذف کر دیا جائے خواہ یہ حذف بعض کا ہو یا کل کا۔

مرسل:- جس حدیث کی سند کے آخر سے راوی کو ساقط کر دیا جائے مثلاً تابعی حضور سے روایت کرے اور صحابی کو چھوڑ دے۔

معضل:- درمیان سند سے دو متوالی راویوں کو چھوڑ دیا جائے۔

منقطع بمعنی اخص:- دو سے زیادہ راویوں کو سند میں ایک جگہ سے یا دو راویوں کو متعدد جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔

مضطرب:- سند یا متن حدیث میں زیادتی، نقصان یا تقدیم و تاخیر کر دی جائے۔

مدرج:- متن حدیث میں راوی اپنا یا غیر کا کلام ملا دے۔

شاذ:- جس میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے (اس کا مقابل محفوظ ہے)

منکر:- جس روایت میں زیادہ ضعیف راوی کم ضعیف کی مخالفت کرے (اس کا مقابل معروف ہے)

معلل:- جس حدیث میں علت خفیہ قادحہ ہو مثلاً حدیث مرسل کو موصولاً روایت کیا جائے۔

صحیح لذاتہ:- جس حدیث کے تمام راوی متصل، عادل، تام الضبط ہوں اور وہ حدیث غیر شاذ اور غیر معلل ہو۔

صحیح لغیرہ:- جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔

حسن لذاتہ:- جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری نہ ہو۔

حسن لغیرہ:- جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو لیکن یہ کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔

ضعیف:- جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو اور تعدد طرق سے وہ کمی پوری نہ ہو۔

متروک:- جس حدیث کی سند میں کوئی راوی متہم بالکذب ہو۔

موضوع:- جس حدیث کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جس سے وضع فی الحدیث ثابت ہو۔

---

[1] حضور کی تقریرات بھی احوال میں شامل ہیں۔ سعیدی غفرلہ

غریب: جس حدیث کی سند کا کوئی راوی سلسلۂ سند کے کسی طبقے سے روایت میں منفرد ہو۔

عزیز: جس حدیث کے دو راوی ہوں پھر سلسلۂ سند کے ہر راوی سے کم از کم دو شخص روایت کرتے ہوں۔

مشہور: جو حدیث دو سے زیادہ طرق سے مروی ہو یعنی سلسلۂ سند میں کسی شخص سے بھی تین سے کم راوی نہ ہوں اور یہ زیادتی حد تواتر سے کم ہو۔[1]

متواتر: جو حدیث ہر دور میں اتنے کثیر طرق سے مروی ہو کہ ان روایات کا توافق علی الکذب عادۃً محال ہو۔

اقسام کتب حدیث

کتب حدیث کی انواع اور اقسام کافی زیادہ ہیں یہاں پر بعض ضروری اقسام کو بیان کیا جا رہا ہے۔

صحیح: جس کتاب کے مصنف نے صرف احادیث صحیحہ کا التزام کیا ہو جیسے صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ۔

جامع: جس کتاب میں آٹھ عنوانوں کے تحت احادیث لائی جائیں اور وہ یہ ہیں۔ سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط، مناقب جیسے بخاری اور ترمذی وغیرہ۔

سنن: جس کتاب میں فقط احکام سے متعلق احادیث ہوں جیسے سنن ابو داؤد و نسائی۔

مسند: جس کتاب میں ترتیب صحابہ سے احادیث لائی جائیں، جیسے مسند احمد بن حنبل۔

معجم: جس کتاب میں ترتیب شیوخ سے احادیث لائی جائیں جیسے معجم طبرانی۔

مستخرج: جس کتاب میں کسی اور کتاب کی احادیث کو ثابت کرنے کے لیے ان احادیث کو مصنف کتاب کے شیخ یا شیخ الشیخ کی دیگر اسناد سے وارد کیا جائے۔ جیسے مستخرج لابی نعیم علی البخاری۔

مستدرک: جس کتاب میں مختلف ابواب کے تحت ان احادیث کو لایا جائے جو ان ابواب میں کسی اور مصنف سے رہ گئی ہوں جیسے حاکم کی مستدرک علی الصحیحین۔

رسالہ: جس کتاب میں جامع کے آٹھ عنوانوں میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث ہوں جیسے امام احمد کی کتاب الزہد، کتاب میں اور ابن جریر طبری کی کتاب تفسیر میں۔

جزء: جس کتاب میں صرف ایک موضوع پر احادیث ہوں جیسے امام بخاری کی جزء القراءۃ خلف الامام۔

اربعین: جس کتاب میں چالیس احادیث ہوں جیسے اربعین نووی۔

امالی: جس کتاب میں شیخ کے املا کرائے ہوئے فوائد حدیث ہوں جیسے امالی امام محمد۔

اطراف: جس کتاب میں حدیث کا صرف وہ حصہ ذکر کیا جائے جو بقیہ پر دلالت کرے اور پھر اس حدیث کے تمام طرق اور اسانید بیان کر دیے جائیں یا بعض کتب مخصوصہ کی اسانید بیان کی جائیں۔ جیسے اطراف الکتب الستۃ لابی العباس اور اطراف المزی۔

طبقات کتب حدیث: شاہ ولی اللہ نے کتب حدیث کی صحت، شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے

---

[1] غریب، عزیز اور مشہور ان میں سے ہر قسم کو خبر واحد کہا جاتا ہے۔

چار طبقے بیان کیے ہیں جن کو ہم تلخیص کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں۔

(۱) پہلا طبقہ ان کتابوں کا ہے جن کی صحت ، شہرت اور مقبولیت سب سے زیادہ ہے جیسے صحیح بخاری ، صحیح مسلم اور موطا امام مالک۔

(۲) دوسرا طبقہ ان کتابوں کا ہے جو صحت ، شہرت اور مقبولیت میں پہلے طبقہ کے قریب ہیں اس طبقہ کی اکثر کتابوں میں اکثر احادیث صحیح اور حسن ہیں بعض ضعیف روایات بھی آگئی ہیں لیکن ان کا ضعف بیان کر دیا گیا ہے۔ جیسے جامع ترمذی سنن ابو داؤد اور سنن نسائی۔

(۳) اس طبقہ میں ان مصنفین کی کتابیں ہیں جو امام بخاری اور مسلم پر مقدم ، ان کے معاصر یا ان کے متاخر تھے حدیث میں ان کی فنی مہارت تو مسلم تھی لیکن ان کی تصانیف میں دوسرے طبقہ کی بنسبت ضعیف روایات زیادہ ہیں۔ بلکہ بعض ایسی احادیث بھی ہیں جو متہم بالوضع ہیں جیسے مسند شافعی ، سنن ابن ماجہ ، مصنف عبدالرزاق ، مصنف ابن ابی شیبہ ، سنن دارمی ، سنن دارقطنی ، سنن بیہقی اور تصانیف طبرانی۔

(۴) چوتھے طبقہ میں ان متاخرین علماء کی کتابیں ہیں جن کی روایت کردہ احادیث کا قرون اولیٰ میں وجود نہیں تھا۔ اس کے دو ہی مطلب ہیں یا تو متقدمین کو ان احادیث کی اصل نہیں ملی تھی یا انہوں نے ان روایات میں کوئی علت خفیہ دیکھ کر ترک کر دیا جیسے دیلمی ، ابو نعیم اور ابن عساکر وغیرہ کی تصانیف۔

مراتب ارباب حدیث

حسب ذیل میں مراتب ارباب حدیث کا بیان کیا جاتا ہے۔

طالب :- حدیث کا متعلم۔

شیخ :- حدیث کے معلم کو محدث یا شیخ کہتے ہیں۔

حافظ :- جس شخص کو ایک لاکھ احادیث متناً و سنداً اور اس کے رواۃ کے احوال جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حجت :- جس شخص کو تین لاکھ احادیث متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حاکم :- جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حدیث ضعیف کے افراد

جب حدیث کی سند میں کوئی طعن یا جرح پائی جائے تو وہ حدیث باعتبار سند کے مطعون اور مجروح ہو جاتی ہے بعض اوقات میں اس کی چند اقسام بیان کی گئی ہیں مثلاً مضطرب ، منقطع ، معلول ، منکر ، متروک ، مبہم وغیرہ طعن کی یہ تمام اقسام حدیث ضعیف میں داخل ہیں البتہ ان کے مراتب میں فرق ہوتا ہے اور حدیث متروک یعنی جس کا راوی متہم بالکذب ہو باقی اقسام کی بنسبت زیادہ شدید ضعف کی حامل ہوتی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث کی سند میں متعدد وجوہ طعن ہوں مثلاً وہ حدیث معلول بھی ہو منکر بھی اور متروک بھی لیکن متعدد وجوہ طعن جمع ہونے کے باوجود بھی وہ حدیث ضعیف ہی رہے گی البتہ جس قدر وجوہ طعن زیادہ ہوں گے اس کا ضعف بڑھتا جائے گا بتانا یہ مقصود ہے کہ سند میں طعن اور جرح کی زیادتی اس کے وضع اور بطلان کو مستلزم نہیں ہوتی حدیث کو صرف اس وقت موضوع قرار دیا جائے گا جب اس کی سند میں کوئی وضاع راوی آ جائے۔

غیر صحیح کی تحقیق

بعض دفعہ محدثین حضرات کسی سند کے بارے میں لکھتے ہیں لا یصح یعنی یہ سند صحیح نہیں ہے اس عبارت سے بعض ناواقف لوگ یہ مغالطہ کھاتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع یا باطل ہے حالانکہ اصطلاح محدثین میں صحیح، غلط یا باطل کا مقابل نہیں ہوتا بلکہ صحیح کے مقابلہ میں صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ، حسن لغیرہ اور ضعیف یہ سب شامل ہیں۔ اور جب وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے یہ صحیح لذاتہ نہیں ہے اور ایسی صورت میں یہ صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ یا حسن لغیرہ ہو سکتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صحت کی نفی تو ضعف کو بھی مستلزم نہیں چہ جائیکہ صحت کی نفی سے وضع یا بطلان کا حکم لازم آئے اس بحث کی نفیس تحقیق اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے رسالہ منیر العین میں بیان فرمائی ہے۔

متن اور سند میں احکام کا فرق

راوی کی مجروحیت اور وجوہ طعن کا تعلق سند سے ہوتا ہے حتیٰ حدیث کا حکم دوسرے قرائن کے اعتبار سے کیا جاتا ہے یہ ممکن ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک وضاع راوی بیان کرے پس اس سند کے اعتبار سے تو اس حدیث کو موضوع کہا جائے گا لیکن فی نفسہٖ وہ حدیث موضوع نہیں کہلائے گی البتہ جب کسی حدیث کی سند میں کوئی وضاع راوی ہو اور اس حدیث کا متن کسی طریقہ سے ثابت نہ ہو تو وہ حدیث مطلقاً موضوع کہلائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ علامہ شمس الدین ذہبی میزان الاعتدال میں بیان فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے عن ابراہیم بن موسیٰ المروزی عن مالک عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما حدیث طلب العلم فریضۃ کو موضوع فرمایا علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے موضوع ہے ورنہ نفس حدیث دیگر طرق ضعیفہ سے ثابت ہے۔ اسی طرح تمہید میں حافظ ابن عبد البر نے حدیث الشفاعۃ بسوال ضعیف ... سبعین مسئلۃ - کو باطل کہا ہے لیکن علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ حکم بھی اس خاص سند کے اعتبار سے ہے۔

اسی طرح حدیث ضعیف میں بھی ضعف کا حکم باعتبار سند کے ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک ضعیف راوی بیان کرے اس سند کے اعتبار سے وہ حدیث ضعیف کہلائے گی لیکن متن حدیث کا یہ حکم نہیں ہوگا علامہ نووی فرماتے ہیں:

ان روايات الراوي الضعيف يكون فيه الصحيح والضعيف والباطل فيكتبونها ثم يميز اهل الحفظ والاتقان بعض ذلك من بعض وذلك سهل عليهم معروف عندهم وبهذا احتج سفيان الثوري حين نهى عن الرواية عن الكلبي فقيل له انت تروي عنه فقال انا اعرف صدقه من كذبه[1]

ضعیف راوی کی روایات میں صحیح، ضعیف اور باطل ہر قسم کی احادیث ہوتی ہیں۔ محدثین ان تمام روایات کو لکھ لیتے ہیں پھر اہل علم ان کو تمیز دیتے ہیں اور یہ ان کے لیے آسان ہے اسی دلیل سے سفیان ثوری نے اس وقت استدلال کیا جب ان سے کلبی کی روایات قبول کرنے پر اعتراض کیا گیا تو انھوں نے کہا میں اس کے صدق اور کذب میں تمیز کر لیتا ہوں۔

---

[1] ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم للنووی علی مسلم ج ۱ ص ۲۱۔

حدیث موضوع کا حکم

حدیث موضوع سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی حدیث موضوع کو بغیر بیان وضع کے بیان کرنا جائز ہے۔ ایک حدیث متعدد ضعیف اسانید سے بیان کی جائے تو قوی ہو جاتی ہے لیکن اگر ایک حدیث متعدد موضوع اسانید سے بیان کی جائے تو وہ پھر بھی موضوع رہتی ہے کیونکہ شر کے ساتھ شر مل جائے تو وہ پھر بھی شر آگاہ رہتا ہے۔

احادیث سے ثابت ہونیوالے امور کی تفصیل

احادیث سے جو مسائل اور احکام ثابت ہوتے ہیں جن کا تعلق حلت اور حرمت کے ساتھ ہو وہ چار قسم پر ہیں۔ (۱) عقائد قطعیہ جیسے توحید و رسالت اور مبدء و معاد (۲) عقائد ظنیہ جیسے انبیاء کی ملائکہ پر فضیلت اور قبر کے احوال

عقائد قطعیہ :۔ ان کے اثبات کے لیے حدیث متواتر ہونی چاہیے۔ عام ازیں کہ تواتر لفظی ہو یا معنوی۔

عقائد ظنیہ :۔ ان کے اثبات کے لیے اخبار آحاد کافی ہیں۔

(۳) احکام :۔ ان کے اثبات کے لیے حدیث صحیح ہونی چاہیے یا کم از کم یہ کہ وہ حدیث حسن لغیرہ سے کم نہ ہو۔

(۴) فضائل و مناقب :۔ اس باب میں بالاتفاق احادیث ضعیفہ کا بھی اعتبار کر لیا جاتا ہے۔

چنانچہ علامہ نووی فرماتے ہیں۔

انهم قد يروون عنهم احاديث الترغيب والترهيب وفضائل الاعمال والقصص واحاديث الزهد ومكارم الاخلاق ونحو ذلك مما لا يتعلق بالحلال والحرام وسائر الاحكام وهذا الضرب من الحديث يجوز عند اهل الحديث وغيرهم التساهل فيه وروايته من غير الموضوع منه والعمل به لان اصول ذلك صحيحة مقررة في الشرع معروفة عند اهله وعلى كل حال فان

حضرات محدثین ضعیف راویوں سے ترغیب و ترہیب، فضائل اعمال، قصص، زہد اور مکارم اخلاق میں احادیث روایت کرتے ہیں اور حلال و حرام کے احکام میں ان سے اصلاً روایت نہیں کرتے۔ اور اس قسم کی احادیث میں ضعیف راویوں سے روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا صحیح اور شرعاً ثابت ہے اور احکام سے متعلق حدیث میں جب کوئی ضعیف راوی متفرد ہو تو اس کی روایت سے ہرگز استدلال نہیں کیا جاتا۔

علامہ نووی کی اس عبارت سے ظاہر ہو گیا کہ فضائل اور مناقب میں ضعیف روایات کو قبول کیا جاتا ہے اور ان کے مقتضیٰ پر عمل بھی ہوتا ہے البتہ احکام میں ضعاف کا اعتبار نہیں ہوتا لیکن بعض صورتوں میں احتیاط کے پیش نظر احکام میں بھی ضعیف روایات کا اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی لکھتے ہیں :۔

قال العلماء من المحدثين والفقهاء وغيرهم يجوز ويستحب العمل في الفضائل والترغيب والترهيب بالحديث الضعيف ما لم يكن موضوعا واما الاحكام كالحلال والحرام والبيع والنكاح

حضرات محدثین، فقہاء اور دیگر علماء کرام فرماتے ہیں کہ فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب میں حدیث ضعیف پر عمل کرنا مستحب ہے جب کہ وہ موضوع نہ ہو لیکن حلال اور حرام کے احکام مثلاً بیع، نکاح

وغير ذلك فلا يعمل فيها الا بالحديث الصحيح او الحسن الا ان يكون في احتياط في شيء كما اذا ورد حديث ضعيف بكراهة بعض البيوع او الانكحة[2]

اور طلاق وغیرہ میں حدیث صحیح یا حسن کے سوا اور کسی پر عمل درست نہیں ہاں اگر کسی میں احتیاط ہو مثلاً بیع یا نکاح کی کراہت میں کوئی حدیث ضعیف وارد ہو۔

حدیث ضعیف کی تقویت

فضائل اعمال اور باب مناقب میں چونکہ احادیث ضعیفہ کا اعتبار کیا جاتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر ان بعض قرائن کا ذکر کر دیا جائے جن کی بنا پر حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے اور اس کا ضعف جاتا رہتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو وہ حسن لغیرہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تمام مستند اصول حدیث کی کتابوں میں یہ مسئلہ مرقوم ہے محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام نے بھی فتح القدیر ج ۱ ص ۲۰۸ طبع مصر میں اس کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے اور علامہ شعرانی لکھتے ہیں۔

وقد احتج جمهور المحدثين بالحديث الضعيف اذا كثرت طرقه والحقوه بالصحيح تارة وبالحسن اخرى[3]

جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو جمہور محدثین اس سے استدلال کرتے ہیں اور اس کو گاہ صحیح کے ساتھ اور گاہ حسن کے ساتھ لاحق کرتے ہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جب کسی حدیث ضعیف کے موافق مجتہدین میں سے کسی کا قول مل جائے تو اس سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں۔

ان المجتهد اذا استدل بحديث كان تصحيحا له كما في التحرير وغيره۔

مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو اس کا استدلال بھی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے جس طرح تحریر میں امام ابن ہمام نے تحقیق فرمائی ہے

تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی حدیث ضعیف کے موافق اہل علم میں سے کسی کا قول ہو تو اس سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ امام ترمذی حدیث۔ اذا اتی احدکم الصلوٰۃ والامام علی حال الحدیث کے تحت لکھتے ہیں۔ هذا حديث غريب لا نعلم احدا اسنده الا ما روي من هذا الوجه والعمل على هذا عند اهل العلم ملا علی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔

قال النووي اسناده ضعيف فلعله اعتضد بقول اهل العلم فكان

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور

---

۱ ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ — شرح مسلم للنووی علی مسلم ج ۱ ص ۲۱

۲ ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ — کتاب الاذکار ص ۷-۸

۳ امام عبدالوہاب الشعرانی — میزان الشریعۃ الکبریٰ ج ۱ ص ۶۹

۴ علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ — رد المحتار ج ۲ ص ۱۰

الترمذي يريد تقوية الحديث بعمل اهل العلم [1] | امام ترمذی اہل علم کے عمل سے اس حدیث کی تقویت کا ارادہ فرما رہے ہیں۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ بعض اوقات صالحین کے عمل سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ صلوٰۃ التسبیح جس روایت سے ثابت ہے وہ حدیث ضعیف ہے اور حاکم اور بیہقی نے اس کی تقویت کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ عبداللہ بن المبارک کے عمل کی وجہ سے یہ حدیث تقویت پاگئی۔ چنانچہ مولانا عبدالحی لکھتے ہیں :-

قال البيهقي كان عبد الله بن المبارك يصليها وتداولها الصالحون بعضهم عن بعض وفي ذلك تقوية للحديث المرفوع [2] | علامہ بیہقی لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک صلوٰۃ تسبیح پڑھا کرتے تھے اور بعد کے تمام علماء اس کو ایک دوسرے سے نقل کرکے پڑھتے رہے اس وجہ سے اس حدیث مرفوع کو تقویت حاصل ہو گئی۔

اس کے علاوہ تجربہ اور کشف سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری نے اسی بحث میں ابن عربی کے کشف سے ایک حدیث کی تقویت کا واقعہ بیان کیا ہے۔

روایات مختلفہ میں مذاق آئمہ

جب کسی ایک مسئلہ پر متعدد متعارض روایات وارد ہوں تو اس صورت میں جمع اور تلاش سے جو آئمہ اربعہ کا مسلک معلوم ہو سکا ہے وہ یہ ہے کہ امام اعظم ایسی صورت میں روایات کے درمیان تطبیق دیتے ہیں اور حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ ہر روایت پر کسی نہ کسی صورت میں عمل ہو جائے اور جب تطبیق نہ ہو سکے تو اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اسلام اور اصول روایت کے قریب تر ہو امام شافعی ایسی شکل میں قوت سند کے لحاظ سے کسی ایک روایت کو لیتے ہیں اور باقی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ امام مالک تعارض کی صورت میں اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اہل مدینہ کے تعامل کے موافق ہو اور امام احمد متقدمین کی اکثریت کا لحاظ کرتے ہیں۔

مشہور حفاظ

سطور ذیل میں ہم چاروں مسلکوں کے مشاہیر حفاظ کے اسماء پیش کر رہے ہیں۔

احناف :- حافظ ابو بشر دولابی، حافظ اسحاق بن راہویہ، حافظ ابو جعفر طحاوی، حافظ ابن ابی العوام سعدی، حافظ ابو محمد حارثی، حافظ عبدالباقی، حافظ ابوبکر رازی جصاص، حافظ ابو نصر کلاباذی، حافظ ابو محمد سمرقندی، حافظ شمس الدین سروجی، حافظ قطب الدین حلبی، حافظ علاؤ الدین ماردینی، حافظ جمال الدین زیلعی حافظ علاؤ الدین مغلطائی، حافظ بدر الدین عینی، حافظ قاسم بن قطلوبغا وغیرہم۔

شوافع :- حافظ دارقطنی، حافظ بیہقی، حافظ خطابی، حافظ عز الدین ابن عبد السلام، حافظ ابن دقیق العید، حافظ

---

[1] ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ — مرقاۃ ج ۳ ص ۹۸

[2] مولانا عبدالحی لکھنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ — الآثار المرفوعۃ ص ۲۳

عراقی، حافظ ذہبی، حافظ مزی، حافظ ابن اثیر جزری، سبکی، بیہقی، ابن حجر عسقلانی وغیرہم۔

مالکیہ :۔ حافظ حسین بن اسماعیل، حافظ رشیق، حافظ ابن عبد البر، حافظ ابو الولید الباجی، حافظ قاضی ابو بکر العربی

حافظ عبد الحق، حافظ قاضی عیاض، حافظ اندلسی، حافظ ابن رشد، حافظ ابو القاسم سہیلی وغیرہم۔

حنابلہ :۔ حافظ عبد الغنی المقدسی، حافظ ابو الفرج بن الجوزی، حافظ ابن قدامہ، حافظ ابن رجب وغیرہم۔

مولانا علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ

فہرست بخاری شریف مترجم، جلد اوّل

۳۴۔ کتاب الصیام

۴۹۔ کتاب العتق

۵۰۔ کتاب المکاتب

۵۱۔ کتاب الہبہ

پارہ — ①

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْوَحْيِ

وحی کا بیان

بَابٌ : كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوْحٍ وَّالنَّبِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِهِ ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف وحی کی ابتدا کیسے ہوئی اور اللہ عزوجل کا فرمان کہ ہم نے تمہاری طرف وحی کی جیسے ہم نے نوح اور اس کے بعد والے نبیوں کی طرف وحی کی۔

١ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ۔

حمیدی، سفیان، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہے جس کی جانب ہجرت کی ہے۔

ف : یہ کتاب الوحی ہے بعد اس میں وحی سے متعلق ہی اگلی پانچ حدیثیں ہیں لیکن یہ پہلی حدیث نیت کے متعلق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ علم منزل مقصود نہیں بلکہ عمل کے لیے بمنزلہ زینہ کے ہے۔ عمل بھی بذاتہ منزل مقصود نہیں بلکہ اخلاص اور رضائے الٰہی کے حصول میں ذریعے کا کام دیتا ہے۔ یہی وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۲ : ۴۵) کا مطلب ہے۔ گویا ہر عمل میں رضائے الٰہی کی نیت ہونا ہی ہمیشہ اہل کمال کا شیوہ رہا ہے۔ بخاری شریف کی جمع و تدوین سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود بھی یہی ہوگا جس کے باعث ملک کے بیان میں اس حدیث کو بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث کے طور پر درج کیا ہو سکتا ہے کہ بخاری شریف کی اس درجہ شہرت اور مقبولیت کا باعث یہی خلوص نیت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٢ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ کی طرف وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ

اللہ کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس
وھو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما
قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی
ما یقول قالت عائشۃ ولقد رأیتہ ینزل علیہ
الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ و
ان جبینہ لیتفصد عرقا ۔

۳۔ حدثنا یحیی بن بکیر قال اخبرنا اللیث عن
عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر
عن عائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا انہا قالت
اول ما بدئ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
الوحی الرؤیا الصالحۃ فی النوم فکان لا یری رؤیا
الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب الیہ الخلاء
وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیہ وھو التعبد
اللیالی ذوات العدد قبل ان ینزع الی اھلہ و
یتزود لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزود
لمثلہا حتی جاءہ الحق وھو فی غار حراء فجاءہ
الملک فقال اقرأ قال قلت ما انا بقارئ قال
فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی
فقال اقرأ قلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی
الثانیۃ حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ
فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثالثۃ
ثم ارسلنی فقال اقرأ باسم ربک الذی خلق ۔
خلق الانسان من علق ۔ اقرأ وربک الاکرم فرجع
بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فؤادہ
فدخل علی خدیجۃ بنت خویلد فقال زملونی
زملونی فزملوہ حتی ذھب عنہ الروع فقال
لخدیجۃ واخبرھا الخبر لقد خشیت علی نفسی
فقالت خدیجۃ کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا انک

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی تو گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر سب سے سخت ہوتی ہے۔ جب وہ تمام ہوتی ہے تو جو کہا میں اُسے یاد کر لیتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ آدمی کی شکل میں آکر گفتگو کرتا ہے جو وہ کہے میں یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت سردی کے دنوں میں آپ پر وحی نازل ہوتی اور وہ موقوف ہوتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا اچھے خوابوں سے ہوئی۔ آپ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا۔ پھر آپ کو خلوت پسند ہو گئی اور غار حرا میں جانے لگے۔ وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹنے سے پہلے اور کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے پھر حضرت خدیجہ کی طرف لوٹتے اور وہ اسی طرح کھانے پینے کا بندوبست کر دیتیں یہاں تک کہ آپ کے پاس حق آ گیا جب کہ آپ غار حرا میں تھے یعنی فرشتے نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا۔ پڑھیے۔ حضرت صدیقہ روایت کرتی ہیں میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑ کر مجھے زور سے دبایا۔ پھر چھوڑتے ہوئے کہا، پڑھیے۔ میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ مجھے زور سے دبایا پھر چھوڑ دیا اور کہا، پڑھیے۔ میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑا اور سہ بارہ دبایا۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے (۹۶۔ ۱ تا ۳) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ساتھ واپس لوٹے۔ آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ پس حضرت خدیجہ بنت خویلد کے پاس آئے اور فرمایا۔ مجھے کمبل اڑھا دو۔ انہوں نے کمبل اڑھا دیا یہاں تک کہ خوف دور ہو گیا۔ حضرت خدیجہ کو سارا واقعہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ حضرت خدیجہ نے کہا کہ خدا کی قسم ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے، محتاجوں کے لیے کماتے

لتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف وتعين على نوائب الحق فانطلقت به خديجة حتى أتت به ورقة بن نوفل بن أسد بن عبد العزى ابن عم خديجة وكان امرأ تنصر في الجاهلية وكان يكتب الكتاب العبراني فيكتب من الإنجيل بالعبرانية ما شاء الله أن يكتب وكان شيخا كبيرا قد عمي فقالت له خديجة يا ابن عم اسمع من ابن أخيك فقال له ورقة يا ابن أخي ماذا ترى فأخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم خبر ما رأى فقال له ورقة هذا الناموس الذي نزل الله على موسى يا ليتني فيها جذعا ليتني أكون حيا إذ يخرجك قومك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أومخرجي هم قال نعم لم يأت رجل قط بمثل ما جئت به إلا عودي وإن يدركني يومك أنصرك نصرا مؤزرا ثم لم ينشب ورقة أن توفي وفتر الوحي

قال ابن شهاب وأخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن أن جابر بن عبد الله الأنصاري قال وهو يحدث عن فترة الوحي فقال في حديثه بينا أنا أمشي إذ سمعت صوتا من السماء فرفعت بصري فإذا الملك الذي جاءني بحراء جالس على كرسي بين السماء والأرض فرعبت منه فرجعت فقلت زملوني زملوني فأنزل الله تعالى يا أيها المدثر قم فأنذر وربك فكبر وثيابك فطهر والرجز فاهجر فحمي الوحي وتتابع تابعه عبد الله بن يوسف وأبو صالح وتابعه هلال بن رداد عن الزهري وقال يونس ومعمر بوادره ٭

۴- حدثنا موسى بن إسماعيل قال أخبرنا أبو عوانة قال حدثنا موسى بن أبي عائشة قال حدثنا سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما في

جہاں کفالت کرتے اور راہِ حق میں مصائب برداشت کرتے ہیں۔ پس حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ کے چچا زاد تھے۔ وہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عبرانی میں کتابت کیا کرتے تھے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ انجیل سے عبرانی میں لکھا کرتے۔ وہ بہت بوڑھے اور بینائی سے محروم تھے۔ حضرت خدیجہ نے اُن سے کہا، اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنیے۔ ورقہ نے آپ سے کہا، اے بھتیجے! تم کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا اُسے بتا دیا۔ پس ورقہ نے آپ سے کہا کہ یہ تو وہ ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اتارا تھا۔ اے کاش! میں جوان ہوتا۔ اے کاش! میں زندہ رہتا جب کہ آپ کو قوم باہر نکالے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ کہا ہاں، جب بھی کوئی شخص یہ چیز لے کر آیا جیسی آپ لائے ہیں تو اس کے ساتھ عداوت کی گئی۔ اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ چند دنوں کے بعد ورقہ نے وفات پائی اور وحی کا سلسلہ بھی رک گیا۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بتایا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ انہوں نے وحی کا سلسلہ بند ہو جانا بیان کرتے ہوئے اپنی حدیث میں کہا، میں (حضور) چلا جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ تھا جو آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو میرے پاس حرا میں آیا تھا۔ میں اس سے ڈر گیا، واپس لوٹا اور کہا۔ مجھے کمبل اڑھاؤ، مجھے کمبل اڑھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا: اے بالاپوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو (۷۴: ۱ تا ۵)۔ پس وحی متواتر آنے لگی۔ متابعت کی ہے اس کی عبد اللہ بن یوسف اور ابو صالح نے۔ نیز ہلال بن رداد نے بھی زہری سے جب کہ یونس اور معمر نے بوادرہ کہا ہے۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد ربانی: جلدی یاد کرنے کی خاطر قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو (۷۵: ۱۶) کی تفسیر میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعُهُ لَكَ صَدْرُكَ وَتَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ۔

۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔

۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيهَا أَبَا

نزول کے ساتھ بہت جلدی کرتے اور اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا میں تمہیں حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حرکت دی تھی اور سعید نے فرمایا کہ میں انہیں حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے میں نے حضرت ابن عباس کو دیکھا۔ پس آپ حرکت دیتے تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا، تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے (پ ۲۹، ۱۷) یعنی آپ کے سینے میں جمع کر دینا اور پڑھوا دینا۔ تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت پڑھے ہوئے کی اتباع کرو (۱۸) یعنی خاموش ہو کر سنو۔ پھر بے شک اس کی باریکیوں کا سمجھا دینا ہمارے ذمہ ہے (۱۹) یعنی ہمارے ذمہ ہے کہ تم اسے پڑھ لو۔ پس اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل آتے تو آپ غور سے سنتے اور جب جبریل چلے جاتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح پڑھتے جیسے آپ کو پڑھایا ہوتا۔

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری ——— بشر بن محمد، عبداللہ، یونس اور معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جبریل سے ملاقات ہوتی تو آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی۔ وہ رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملتے اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احسان کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں حضرت ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ انہیں ہرقل نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا جب کہ وہ شام میں بغرض تجارت گئے ہوئے تھے اس مدت کے دوران جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور قریش سے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ وہ اس کے پاس گئے جب کہ ایلیا میں تھے۔ اس نے انہیں اپنے دربار میں طلب

سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ أَدْنُوهُ مِنِّي وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَوَاللَّهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَقُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا قَالَ وَلَمْ تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرُ هَذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُولُ اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ

گیا اور اُس کے گرد رومی سردار تھے، انہیں بلا کر اس نے اپنے ترجمان کو بلایا اور کہا، جس نے نبوت کا دعوٰی کیا ہے تم میں سے نسب میں اُس کا زیادہ قریبی کون ہے؟ ابوسفیان نے کہا کہ میں نسب میں اُس کے زیادہ قریب ہوں، اس نے کہا کہ اسے میرے نزدیک کر دو اور دوسرے لوگوں کو اس کے نزدیک کر دو۔ پس درباریوں نے انہیں اُس کے پیچھے کر دیا، پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا، میں اس سے اُس شخص کے متعلق پوچھنے لگا ہوں، اگر یہ غلط بیانی کرے تو اس کی تکذیب کر دینا۔ خدا کی قسم اگر مجھے جھوٹا کہلانے سے حیا نہ آتی تو میں ضرور جھوٹ بولتا، پھر اُس نے سب سے پہلے حضور کے متعلق پوچھتے ہوئے کہا، تم میں اُس کا نسب کیا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے۔ اس نے کہا، کیا تم میں سے پہلے بھی یہ بات کسی نے کہی تھی؟ میں نے کہا، نہیں۔ اس نے کہا، کیا اُس کے آبا و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا، نہیں۔ اس نے کہا کہ اس کے پیروکار امیر لوگ ہیں یا غریب؟ میں نے کہا، غریب لوگ۔ اس نے کہا، وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ بڑھ رہے ہیں۔ اس نے کہا، اُن کے دین میں داخل ہونے کے بعد کیا کوئی ناراض ہو کر پھرا ہے؟ میں نے کہا، نہیں۔ اُس نے کہا، کیا یہ بات کہنے سے پہلے تم اُن پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے؟ میں نے کہا، نہیں۔ اس نے کہا، کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ میں نے کہا، نہیں، اور اب ہمارے معاہدے کی مدت ہے نہیں معلوم وہ اس میں کیا کرنے والا ہے۔ اس لفظ کے سوا اور کوئی لفظ شامل کرنا میرے لئے ممکن نہیں ہوا تھا۔ اس نے کہا، کیا تم نے اُن سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ کہا، تمہاری لڑائیوں کا انجام کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ لڑائی ہمارے اور ان کے درمیان ڈولوں کی طرح رہی، کبھی وہ جیت گئے اور کبھی ہم۔ کہا، وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا، وہ کہتے ہیں کہ صرف ایک خدا کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو باتیں تمہارے باپ دادا کہتے تھے انہیں چھوڑ دو اور ہمیں نماز، سچائی، پاک دامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ اُس نے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہو، میں نے تم سے اُس کے نسب کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم میں عالی نسب ہے اور

هرقل فقرأه فإذا فيه بسم الله الرحمن
الرحيم من محمد عبد الله ورسوله إلى
هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى
أما بعد فإني أدعوك بدعاية الإسلام أسلم
تسلم يؤتك الله أجرك مرتين فإن توليت
فإن عليك إثم الأريسيين ويا أهل الكتاب
تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم أن لا
نعبد إلا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ
بعضنا بعضا أربابا من دون الله فإن تولوا
فقولوا اشهدوا بأنا مسلمون ۝ قال
أبو سفيان فلما قال ما قال وفرغ من
قراءة الكتاب كثر عنده الصخب وارتفعت
الأصوات وأخرجنا فقلت لأصحابي حين
أخرجنا لقد أمر أمر ابن أبي كبشة
إنه يخافه ملك بني الأصفر فما زلت موقنا
أنه سيظهر حتى أدخل الله علي الإسلام و
كان ابن الناطور صاحب إيلياء وهرقل
سقفا على نصارى الشأم يحدث أن هرقل
حين قدم إيلياء أصبح يوما خبيث النفس
فقال بعض بطارقته قد استنكرنا هيئتك
قال ابن الناطور وكان هرقل حزاء ينظر في
النجوم فقال لهم حين سألوه إني رأيت
الليلة حين نظرت في النجوم ملك الختان
قد ظهر فمن يختتن من هذه الأمة قالوا
ليس يختتن إلا اليهود فلا يهمنك شأنهم
واكتب إلى مداين ملكك فيقتلوا من
فيهم من اليهود فبينما هم على أمرهم أتي
هرقل برجل أرسل به ملك غسان
يخبر عن خبر رسول الله صلى الله عليه وسلم

قدم ہوں کر دھوتا کہ سعادت حاصل کرتا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے نامہ مبارک کو منگوایا جو آپ نے حضرت دحیہ کلبی
کے ذریعے گورنر بصریٰ کے پاس بھیجا تھا اور گورنر بصریٰ نے ہرقل
تک۔ اُسے پڑھا اس کی یہ عبارت تھی۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا
مہربان نہایت رحم والا ہے۔ محمد کی طرف سے جو اللہ کے
بندے اور اس کے رسول ہیں، روم کے شہنشاہ ہرقل کے لیے
سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اما بعد۔ میں تمہیں اسلام
کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کرو تو سلامت رہو گے۔ اللہ تعالیٰ
تمہیں دُگنا اجر دے گا اور اگر منہ پھیرو گے تو رعیت کا گناہ بھی تم
پر ہوگا۔ اے اہل کتاب ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور
تمہارے درمیان برابر ہے کہ نہ عبادت کریں مگر اللہ کی اور اس کے
ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ
بنائیں اللہ کو چھوڑ کر۔ اگر اس سے پھر جائیں تو کہہ دو گواہ رہنا کہ
ہم مسلمان ہیں (آل عمران ۶۴)۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ جب اس نے اپنے
تاثرات بیان کیے اور نامہ مبارک پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے
پاس شور ہونے لگا اور آوازیں بلند ہو گئیں اور ہمیں نکال دیا گیا۔
تو نکلتے وقت میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ کا معاملہ یہاں
تک پہنچ گیا کہ بنی اصفر کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے۔ اس وقت سے
مجھے برابر یقین رہا کہ عنقریب وہ غالب آئے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
نے مجھے دائرہ اسلام میں داخل کر لیا۔ ابن ناطور جو ہرقل کی طرف سے
حاکم ایلیا اور شام کے نصرانیوں کا سردار تھا، اس کا بیان ہے کہ ہرقل
جب ایلیا میں آیا تو ایک صبح کو افسردہ خاطر تھا۔ اس کے کسی مصاحب
نے کہا کہ ہم آپ کو کبیدہ خاطر دیکھتے ہیں۔ ابن ناطور کا بیان ہے
کہ ہرقل ماہر نجوم تھا لہٰذا اُس نے سوال کے جواب میں کہا کہ آج رات جب
میں نے تاروں کو دیکھا تو نظر آیا کہ ختنہ والوں کا بادشاہ ظاہر ہو چکا ہے
اس اُمت میں ختنہ کون کرواتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہود کے سوا
کوئی بھی ختنہ نہیں کرواتا۔ اور ان کی طرف سے آپ کو کوئی
اندیشہ نہیں۔ اپنے ملک کے شہروں کو لکھ بھیجئے کہ ان میں جتنے
یہودی ہوں قتل کر دیئے جائیں۔ ابھی اسی غور و فکر میں تھے کہ ہرقل کی

فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوْا فَانْظُرُوْا أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لَا فَنَظَرُوْا إِلَيْهِ فَحَدَّثُوْهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُوْنَ فَقَالَ هِرَقْلُ هٰذَا مُلْكُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلٰى صَاحِبٍ لَّهُ بِرُوْمِيَةَ وَكَانَ نَظِيْرَهُ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ هِرَقْلُ إِلٰى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتّٰى أَتَاهُ كِتَابٌ مِّنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلٰى خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّوْمِ فِيْ دَسْكَرَةٍ لَّهُ بِحِمْصَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَّكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَّثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوْا هٰذَا النَّبِيَّ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَأٰى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَأَيِسَ مِنَ الْإِيْمَانِ قَالَ رُدُّوْهُمْ عَلَيَّ وَقَالَ إِنِّيْ قُلْتُ مَقَالَتِيْ آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ فَسَجَدُوْا لَهُ وَرَضُوْا عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

خدمت میں ایک آدمی کو پیش کیا گیا جس کو غسان کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر دینے کے لیے بھیجا تھا جب اس نے ہرقل کو خبر دی تو اس نے کہا۔ جاکر دیکھو کہ وہ ختنہ کروائے ہوا ہے یا نہیں؟ انہوں نے دیکھا اور بتایا کہ وہ ختنہ کروائے ہوا ہے اور عرب کے متعلق پوچھا تو اُسے بتایا گیا کہ وہ بھی ختنہ کرواتے ہیں۔ پس ہرقل نے کہا کہ اس ظاہر ہونے والی اُمّت کا بادشاہ یہی ہے۔ پھر ہرقل نے اپنے ایک رومی صاحب کے لیے یہ بات لکھی جو علم نجوم میں اس کا ہم پلّہ تھا اور ہرقل حمص کی جانب روانہ ہو گیا ابھی حمص سے گیا نہیں تھا کہ اس صاحب کا خط آگیا جو ہرقل کا ہم واقف تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہو چکے ہیں اور وہ برحق نبی ہیں۔ پھر ہرقل نے حمص کے بڑے بڑے آدمیوں کو بلایا گیا اور حکم دیا کہ اس کے دروازے بند کر دیئے جائیں۔ وہ بند کر دیئے گئے۔ وہ سامنے آیا اور کہا۔ اے رومی سردارو! اگر تمہیں نجات اور ہدایت مطلوب ہے اور چاہتے ہو کہ تمہاری حکومت قائم رہے تو اس نبی کی بیعت کر لو۔ پس وہ جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے جو بند پائے جب ہرقل نے اُن کی نفرت دیکھی اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہو گیا اور کہا۔ میں نے ابھی یہ بات اس لیے کہی تھی کہ دین میں تمہاری مضبوطی کا اندازہ کروں جو میں نے دیکھ لی۔ پس انہوں نے اس کے لیے سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے ہرقل کا آخری حال یہی ہے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے صالح بن کیسان اور یونس اور معمر نے زہری سے۔

ف۔ مذکورہ سوالات و جوابات سے جہاں ہرقل قیصر روم کی دانائی کا ثبوت ملتا ہے وہاں ان واقعات سے بعض نے اس کا مسلمان ہو جانا بھی ثابت کیا ہے جبکہ اکثر حضرات کو اس بات سے اتفاق نہیں ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس معاملے کو علمائے علم و خبر کے سپرد کر کے دینی زبان و قلم کو روک لیا جائے اور کہہ دیا جائے کہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

كِتَابُ الْإِيْمَانِ

ایمان کا بیان

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ وَيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيَزْدَادُوْا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور وہ قول ہے اور فعل، بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تاکہ ایمان والوں کے ساتھ ان کے

إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَّ
يَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى وَّالَّذِينَ
اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ
وَيَزْدَادَ الَّذِينَ اٰمَنُوْا إِيمَانًا وَقَوْلُهُ عَزَّ وَ
جَلَّ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ
اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَقَوْلُهُ فَاخْشَوْهُمْ
فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَوْلُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا
إِيمَانًا وَّتَسْلِيمًا وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ
فِي اللّٰهِ مِنَ الْإِيمَانِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ
الْعَزِيزِ إِلٰى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ لِلْإِيمَانِ
فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُودًا وَّسُنَنًا فَمَنِ
اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ وَمَنْ لَّمْ
يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْإِيمَانَ فَإِنْ أَعِشْ
فَسَأُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتّٰى تَعْمَلُوْا بِهَا وَإِنْ أَمُتْ
فَمَا أَنَا عَلٰى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيصٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَقَالَ
مُعَاذٌ اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً وَقَالَ ابْنُ
مَسْعُودٍ الْيَقِينُ الْإِيمَانُ كُلُّهُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ التَّقْوٰى حَتّٰى يَدَعَ
مَا حَاكَ فِي الصَّدْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ شَرَعَ لَكُمْ
مِّنَ الدِّينِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوحًا أَوْصَيْنَاكَ يَا
مُحَمَّدُ وَإِيَّاهُ دِينًا وَّاحِدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا سَبِيلًا وَّسُنَّةً
دُعَاؤُكُمْ إِيمَانُكُمْ

ایمان اور بڑھ جائیں گے اور ہم نے اُن کے لیے ہدایت کو بڑھا
دیا اور اللہ اُن کی ہدایت کو بڑھا دیتا ہے جو ہدایت پر ہیں اور
جو ہدایت پر ہیں اُن کی ہدایت کو بڑھایا اور انہیں اُن کا تقویٰ دیا اور
ایمان والوں کے ایمان کو بڑھا دیتا ہے۔ اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے
اس چیز نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھایا۔ پس جو ایمان والے تھے
اُن کے ایمان کو بڑھایا اور ارشاد ربانی ہے۔ پس وہ ڈرے تو اُن کے
ایمان کو بڑھا دیا اور ارشاد ربانی ہے۔ اور نہیں زیادہ کیا مگر اُن کے ایمان
اور اسلام کو نیز اللہ کے لیے محبت رکھنا اور اللہ کے لیے عداوت رکھنا
ایمان کا حصہ ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن عدی کے لیے لکھا کہ
ایمان کے کچھ فرائض، ضابطے، حدود اور طریقے ہیں جس نے اُن کی تکمیل
کی اُس نے ایمان کو کامل کر دیا اور جس نے اُن کی تکمیل نہ کی اُس نے ایمان
کو کامل نہ کیا۔ اگر میں زندہ رہا تو تمہیں تفصیلاً بتاؤں گا تاکہ تم انہیں
بجا لاؤ اور اگر فوت ہو گیا تو مجھے تمہارے پاس زندہ رہنے کا
لالچ بھی نہیں ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
کہا۔ تاکہ میرے دل کو مزید اطمینان ہو جائے اور حضرت معاذ
نے کہا۔ ہمارے پاس بیٹھو تاکہ ہم ایک ساعت مطمئن رہیں
حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ یقین ہی سارا ایمان ہے اور حضرت
ابن عمر نے فرمایا کہ بندہ تقویٰ کی حقیقت تک نہیں پہنچتا یہاں
تک کہ اُن چیزوں کو چھوڑ دے جو دل میں کھٹکتی ہیں۔ اور
مجاہد نے شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّينِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوحًا
کی تفسیر میں کہا، یعنی اے محمد ہم نے تمہیں اور اُسے ایک ہی
دین کی وصیت فرمائی۔ حضرت ابن عباس نے شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا
کی تفسیر میں فرمایا یعنی راستہ اور طریقہ اور تمہارا دعا کرنا تمہارے
ایمان کا حصہ ہے۔

ف: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دیگر محدثین کی طرح اعمال بھی ایمان میں داخل ہیں۔ ایمان کا لفظ امن سے مشتق ہے جس کی وجہ
تسمیہ یہ ہے کہ ایمان لا کر آدمی اپنے آپ کو آخرت کے عذاب سے بچا لیتا ہے۔ ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی الوہیت و وحدانیت
کو تسلیم کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بحیثیت رسول اور سارے انبیاء و مرسلین میں سب سے آخری نبی و رسول تسلیم کرنے کو کہتے ہیں علاوہ
بریں سارے اسلامی حقائق کو قبول کرنا اور اُن کے ساتھ ہی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو احکام اور خبریں لوگوں تک پہنچائی ہیں
تفصیلاً یا اجمالاً ثابت ہیں اُن کو درست مان کر قبول کیا جائے ایسا کرنے والا صاحب ایمان کہلاتا ہے

امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور محدثین حضرات کے نزدیک جس طرح تصدیق اور اقرار دونوں ایمان کے اجزاء ہیں یہ بزرگ اعمال کو بھی ایمان کے اجزاء میں شامل کرتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی یہی ہے۔ اسی لیے یہ جملہ بزرگ ایمان میں کمی اور زیادتی کے قائل ہیں لیکن اس کے باوجود بے عمل اور بدعمل کو معتزلہ کی طرح ایمان سے خارج نہیں کرتے بلکہ اسے فاسق کہتے ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایمان کے صرف دو اجزاء ہیں یعنی دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار۔ لیکن اضطراری حالت میں ان کے نزدیک اقرار بھی ساقط ہو جاتا ہے گویا اقرار صرف ایمان کا جزو ہے اور شرط ہے جس کے باعث ایسے فرد پر اسلامی احکام جاری ہوتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک اعمال شامل ایمان نہیں ہیں بلکہ یہ ایمان کا حسن و جمال اور زیب و زینت ہیں نیز ایمان میں ان کے نزدیک کمی و زیادتی واقع نہیں ہوتی کیونکہ وہ تصدیق اور اقرار پر موقوف ہے اور تصدیق و اقرار کے اندر کمی بیشی متصور نہیں ہے البتہ ان کے نزدیک ایمان قوی اور ضعیف ہوتا ہے کمی اور بیشی اسی صورت میں تسلیم ہو سکتی ہے جب اعمال کو شامل ایمان سمجھا جائے۔ علم کلام کے دونوں امام یعنی امام ابو الحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہما کا موقف بھی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موقف سے مطابقت رکھتا ہے اور کتنے ہی علمائے محققین کی یہی رائے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ نیز محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج اور رمضان کے روزے ہے۔

بَابُ اُمُوْرِ الْاِيْمَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ الْمُتَّقُوْنَ، قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰيَةَ۔

امور ایمان۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، بھلائی یہی نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو بلکہ اصل بھلائی یہ ہے جو اللہ پر ایمان لایا المتقون تک (۲:۱۷۷) نیز فرمایا، وہ ایمان والے نجات پا گئے (۲۳:۱)۔

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔

عبداللہ بن محمد جعفی، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال، عبداللہ بن دینار، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان کی ساٹھ سے بھی کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

بَابُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔

مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔

۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

شعبی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ وَإِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ
وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ
وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ
سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا اور حقیقی مہاجر وہ ہے جس نے ان کاموں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ــــــ امام بخاری ابو معاویہ، داؤد بن ابی ہند، عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ــــــ عبدالاعلیٰ داؤد عامر حضرت عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

بَابٌ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ۔

افضل اسلام کیا ہے؟

[١٠] حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ الْقُرَشِيُّ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ۔

سعید بن یحییٰ بن سعید اموی قرشی ان کے والد ابو بردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ، ابی بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ افضل اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔

بَابٌ إِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ۔

کھانا کھلانا بھی اسلام ہے۔

١١ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ بہتر اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

بَابٌ مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

یہ بھی ایمان کا ایک حصہ ہے کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

١٢ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ وَعَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے مرفوعاً حسین معلم، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی کامل مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

بَابٌ حُبُّ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِيمَانِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ایمان ہے۔

۱۳ - حدثنا ابو الیمان قال ثنا شعیب قال ثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال والذی نفسی بیده لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده ۔

۱۴ - حدثنا یعقوب بن ابراهیم قال ثنا ابن علیة عن عبد العزیز بن صهیب عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم ح وحدثنا آدم بن ابی ایاس قال ثنا شعبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین ۔

باب ۹ حلاوة الایمان

۱۵ - حدثنا محمد بن المثنی قال ثنا عبد الوهاب الثقفی قال ثنا ایوب عن ابی قلابة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ثلث من کن فیه وجد حلاوة الایمان ان یکون الله ورسوله احب الیه مما سواهما وان یحب المرء لا یحبه الا لله وان یکره ان یعود فی الکفر کما یکره ان یقذف فی النار ۔

باب ۱۰ علامة الایمان حب الانصار

۱۶ - حدثنا ابو الولید قال ثنا شعبة قال اخبرنی عبد الله بن جبر قال سمعت انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم قال آیة الایمان حب الانصار وآیة النفاق بغض الانصار ۔

باب ۱۱

۱۷ - حدثنا ابو الیمان قال حدثنا شعیب عن الزهری قال انا ابو ادریس عائذ الله بن عبد الله ان عبادة بن الصامت وکان شهد بدرا وهو احد النقباء لیلة العقبة ان رسول الله صلی الله علیه

ابو ہریرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اُسے اس کے والد اور اس کی اولاد سے عزیز تر ہو جاؤں ۔

یعقوب بن ابراہیم ابن علیہ، عبد العزیز بن صہیب حضرت انس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ——— آدم بن ابی ایاس شعبہ قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اُسے اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے عزیز تر ہو جاؤں ۔

ایمان کی لذت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہوں گی اس نے ایمان کی حلاوت پائی۔ یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اُسے دوسروں سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور یہ کہ آدمی کسی سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے رکھے اور کفر میں واپس جانے کو ایسا ناپسند کرے جیسے اسے ناپسند کرتا ہے کہ اسے آگ میں ڈالا جائے ۔

انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے

عبد اللہ بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے ۔

حضور کی ایک بیعت کا ذکر

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بیعت عقبہ والی رات ایک نقیب تھے کہ جس وقت کہ صحابہ کی ایک جماعت آپ کے گرد موجود تھی آپ نے ان سے فرمایا: مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک

وسلم وحوله عصابة من أصحابه بايعوني على أن لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا أولادكم ولا تأتوا ببهتان تفترونه بين أيديكم وأرجلكم ولا تعصوا في معروف فمن وفى منكم فأجره على الله ومن أصاب من ذلك شيئا فعوقب في الدنيا فهو كفارة له ومن أصاب من ذلك شيئا ثم ستره الله فهو إلى الله إن شاء عفا عنه وإن شاء عاقبه فبايعناه على ذلك.

باب ١٢ من الدين الفرار من الفتن

١٨ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة عن أبيه عن أبي سعيد الخدري أنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك أن يكون خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن

باب ١٣ قول النبي صلى الله عليه وسلم أنا أعلمكم بالله وأن المعرفة فعل القلب لقول الله تعالى ولكن يؤاخذكم بما كسبت قلوبكم.

١٩ - حدثنا محمد بن سلام قال أنا عبدة عن هشام عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أمرهم أمرهم من الأعمال بما يطيقون قالوا إنا لسنا كهيئتك يا رسول الله إن الله قد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر فيغضب حتى يعرف الغضب في وجهه ثم يقول إن أتقاكم وأعلمكم بالله أنا.

باب ١٤ من كره أن يعود في الكفر كما يكره أن يلقى في النار.

٢٠ - حدثنا سليمان بن حرب قال ثنا شعبة

نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، اپنے روبرو کسی پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیکی کے کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے یہ عہد پورا کیا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے اور جو ان میں سے کسی کے اندر مبتلا ہو جائے اور دنیا میں اُس کی سزا مل گئی تو وہ اُس کا کفارہ ہوگا اور جو ان میں سے کسی بات میں پڑا، پھر اللہ نے اُس پر پردہ ڈالے رکھا تو وہ اللہ کے سپرد کہ چاہے معاف فرمائے اور چاہے اُسے سزا دے۔ ہم نے اس بات پر آپ سے بیعت کی۔

فتنوں سے بھاگنا دین کا ایک حصہ ہے۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ، ان کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اُس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات میں اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کی خاطر بھاگا پھرے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا تم سب کی نسبت زیادہ علم ہے اور معرفت دل کا فعل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مگر تمہیں اُن چیزوں پر پکڑے گا جو تمہارے دلوں نے کمائیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو ہمیشہ اُن کاموں کا حکم فرماتے جو لوگوں کی طاقت کے اندر ہوتے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم آپ جیسے تو نہیں ہیں کیونکہ آپ کی خاطر تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیے ہیں۔ آپ ناراض ہوئے کہ چہرہ مبارک پر ناراضگی نمایاں تھی، پھر فرماتے تھے کہ میں تم میں زیادہ ڈرنے والا اور اللہ کا زیادہ علم رکھنے والا ہوں۔

جو کفر میں لوٹنے کو یوں ناپسند کرے جیسے ناپسند کرتا ہے کہ آگ میں ڈالا جائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ ؎

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں تین چیزیں ہوں اُس نے ایمان کی لذت حاصل کر لی۔ یعنی جس کو اللہ اور اُس کا رسول دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں اور جو کسی بندے سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے محبت رکھے اور کفر میں لوٹنے کو جب کہ اللہ نے اُس سے بچا لیا ہے یوں ناپسند کرے جیسے ناپسند کرتا ہے کہ اُسے آگ میں ڈالا جائے۔

باب ۱۵ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِي الْأَعْمَالِ ؎

اعمال کے لحاظ سے اہل ایمان کی ایک دوسرے پر فضیلت۔

۲۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَا أَوِ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً قَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو الْحَيَاةِ وَقَالَ خَرْدَلٍ مِنْ خَيْرٍ ؎

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہے اُسے نکال لو پس اُن کو نکال لیے جائیں گے جو سیاہ ہو چکے ہوں گے پس وہ نہر حیا یا نہر حیات میں ڈالے جائیں گے۔ امام مالک کو شک ہے، پس وہ یوں اُگیں گے جیسے جاری پانی کے کنارے دانہ اُگتا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ زرد پیچدار نکلتا ہے وہیب نے کہا کہ ہم سے عمرو نے حدیث بیان کرتے ہوئے نہر حیات کہا نیز کہا کہ رائی کے برابر بھلائی۔

۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّينَ ؎

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے جا رہے ہیں۔ جن کے اوپر قمیصیں ہیں۔ بعض کی قمیص سینے تک اور بعض کی اُس سے نیچے تک ہے۔ پھر مجھ پر عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا جن پر قمیص تھی جسے گھسیٹے رہے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ نے کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ دین۔

باب ۱۶ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

حیا ایمان کا حصہ ہے

۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ

عبد اللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر انصار کے ایک فرد کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جانے دو کیونکہ حیا تو ایمان کا ایک حصہ ہے۔

بَابُ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۔

اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو اُن کا راستہ چھوڑ دو۔

۲۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْحٍ الْحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ۔

عبداللہ بن محمد مسندی، ابوروح حرمی بن عمارہ، شعبہ، واقد بن محمد سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جہاد کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ نیز محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب ایسا کریں تو انہوں نے اپنے خون اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر جو اسلام کا حق ہو اور اُن کا حساب اللہ نے لینا ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ اِنَّ الْاِيْمَانَ هُوَ الْعَمَلُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ عَنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ ۔

جس نے کہا کہ ایمان عمل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "یہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے اُن اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے" بہت سے اہلِ علم حضرات نے کہا کہ ارشادِ ربانی "تمہارے رب کی قسم، ہم اُن سب سے ضرور پوچھیں گے جو وہ کرتے تھے" اس سے مراد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا ہے اور فرمایا "اسی طرح عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے"۔

۲۵ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ۔

احمد بن یونس، موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ عرض کی گئی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ حج جو برائیوں سے پاک ہو۔

بَابُ اِذَا لَمْ يَكُنِ الْاِسْلَامُ عَلٰى

جب حقیقی طور پر اسلام مراد نہ ہو بلکہ قتل ہونے کے خوف

الْحَقِيقَةِ وَكَانَ عَلَى الْاِسْتِسْلَامِ أَوِ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى قَالَتِ الْأَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا فَإِذَا كَانَ عَلَى الْحَقِيقَةِ فَهُوَ عَلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ الْآيَةَ ۔

سے اسلام کا دعویٰ کیا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بدّوؤں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے۔ فرما دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور جب حقیقتاً مراد ہو جیسے ارشادِ ربانی ہے۔ بے شک دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے (۳، ۱۹)

۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي وَعَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ يُونُسُ وَصَالِحٌ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو مال عطا فرمایا اور حضرت سعد بیٹھے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو چھوڑ دیا اور وہ مجھے ان میں سب سے پسند تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فلاں کے متعلق کیا بات ہے؟ خدا کی قسم میری نظر میں تو وہ مومن ہے۔ فرمایا یا مسلمان۔ تھوڑی دیر میں خاموش رہا پھر جو میں اس کے متعلق جانتا تھا اس نے مجھ پر غلبہ کیا اور اپنی بات کو دہراتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ فلاں کے متعلق کیا بات ہے جبکہ خدا کی قسم میری نظر میں وہ مومن ہے۔ فرمایا یا مسلمان۔ پس میں تھوڑی دیر خاموش رہا۔ پھر جو میں اس کے متعلق جانتا تھا اس نے مجھ پر غلبہ کیا تو میں نے اپنی بات دہرائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی وہی ارشاد ہوا۔ پھر فرمایا کہ اے سعد میں ایک آدمی کو مال دیتا ہوں جبکہ دوسرا مجھے اس سے پیارا ہوتا ہے اس خدشے سے کہ کہیں اسے اللہ تعالیٰ جہنم میں پھینک دے۔ روایت کیا اسے یونس اور صالح اور معمر اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے۔

باب ۲۰- إِفْشَاءُ السَّلَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ

وَقَالَ عَمَّارٌ ثَلَاثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ الْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ ۔

سلام کو پھیلانا اسلام کا ایک حصہ ہے اور حضرت عمار نے فرمایا کہ جس نے تین چیزوں کو جمع کر لیا اس نے ایمان کو جمع کر لیا۔ اپنی جان کے مقابلے میں انصاف کرنا، سلام کو دنیا میں پھیلانا اور افلاس کے اندر خرچ کرنا۔

۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ

ابوالخیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو

حَقَّ مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ ۔

خواہ اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

بَابٌ ۲۱ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَكُفْرٍ دُونَ كُفْرٍ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

خاوند کی ناشکری اور یہ کہ ایک کفر دوسرے سے کم تر ہے۔ اس کے متعلق حضرت ابوسعید کی مرفوع حدیث ہے۔

۲۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے دوزخ دکھائی گئی تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں کیونکہ کفر کرتی ہیں۔ عرض کی گئی کہ کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتی اور احسان کا انکار کر دیتی ہیں۔ اگر تم کسی کے ساتھ عمر بھر نیکیاں کرو، پھر تم سے ایک تکلیف پہنچ جائے تو کہہ دے گی کہ میں نے آپ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

بَابٌ ۲۲ الْمَعَاصِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا إِلَّا بِالشِّرْكِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِينَ

گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور شرک کے سوا ان کے مرتکب کو کافر نہ کہا جائے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا جس کو چاہے بخش دے گا اور ایمان والوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو دونوں میں صلح کرا دو یعنی دونوں کا نام ایمان والے رکھا۔

ف: اس باب میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تشریح کی ہے کہ شرک کے سوا کسی بھی گناہ کے مرتکب کی تکفیر نہیں کی جائے گی نیز ثابت ہوا کہ اعمال ایمان میں شامل نہیں ہیں اور ساتھ ہی ایک آیت سے استدلال کر کے بتایا کہ مسلمانوں کے دو گروہ اگر آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں سے کسی گروہ کو کافر قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فریقین کو مومنین کہا ہے جیسا کہ خود امام بخاری علیہ الرحمہ نے آیت کے مندرجہ فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِينَ سے ظاہر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس باب میں موقف وہی زیادہ صحیح ہے جس پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں بلکہ اس کا حسن و جمال ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ أَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

احنف بن قیس نے فرمایا کہ میں اس شخص (حضرت علی) کی مدد کے ارادے سے گیا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے۔ فرمایا۔ کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ اس شخص کی مدد کا۔ فرمایا لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ملیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں

فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ ۔

٣٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ ۔

بَابُ ٢٣ ظُلْمٌ دُونَ ظُلْمٍ ۔

٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۔

بَابُ ٢٤ عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ ۔

٣٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ۔

٣٣ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! قاتل کے متعلق تو درست لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ وہ بھی اپنے حریف کو قتل کرنے کا تمنائی تھا۔

معرور کا بیان ہے کہ ربذہ کے مقام پر میری حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی جب کہ انھوں نے اور ان کے غلام نے ایک جیسے جوڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا۔ میں نے ایک آدمی کو گالی دی اور اس کی ماں کا طعنہ دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر! تم اس کی ماں کا طعنہ دیتے ہو؟ تمہارے اندر جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے ماتحت کیا ہے۔ پس جو تم کھاتے ہو وہی انھیں کھلاؤ اور جو تم پہنتے ہو وہی انھیں پہناؤ اور انہیں ایسے کام کی تکلیف نہ دو جن کو نہ نبھا سکیں اور اگر تکلیف دو تو خود بھی اُن کی مدد کرو۔

ایک ظلم دوسرے سے کم ہے۔

ابوالولید، شعبہ ـــ بشر، محمد، شعبہ، سلیمان، ابراہیم، علقمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب "وہ جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمانوں کو ظلم سے نہ ملایا" (۶:۸۲) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا۔ ہم میں سے کون ہے جو ظلم نہیں کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمائی "بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے" (۳۱:۱۳)

منافق کی علامت

نافع بن مالک بن ابو عامر ابو سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ بات کرے تو جھوٹ بولے گا۔ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے گا اور امانت اس کے پاس رکھی جائے تو خیانت کرے گا۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں

قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ ۔

ہے کہ ایک بھی ان میں نفاق کا ایک حصہ ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے جب امانت اس پر رکھی جائے تو خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑے تو بیہودہ بکے۔ متابعت کی ہے اس کی شعبہ نے اعمش سے۔

بَابٌ ۲۵ قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْإِيمَانِ

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

شب قدر کا قیام ایمان کا ایک حصہ ہے۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شب قدر کے اندر ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

بَابٌ ۲۶ اَلْجِهَادُ مِنَ الْإِيمَانِ

۳۵۔ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْتَدَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانٌ بِي أَوْ تَصْدِيقٌ بِرُسُلِي أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ۔

جہاد ایمان کا ایک حصہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے کہ جو میری راہ میں نکلے اور نہ نکالے اسے مگر مجھ پر ایمان رکھنا یا میرے رسول کی تصدیق کرنا تو اسے مال کروں یا مال غنیمت کے ساتھ واپس بھیجوں یا جنت میں داخل کروں۔ اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں جہاد کرنے والے کسی دستے میں شامل ہونے سے نہ رکتا کیونکہ میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر شہید کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جائے پھر شہید کر دیا جاؤں۔

بَابٌ ۲۷ تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِيمَانِ

۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

رمضان کا نفل قیام بھی ایمان کا ایک حصہ ہے

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے رمضان کے اندر ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

بَابٌ ۲۸ صَوْمُ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِنَ الْإِيمَانِ

۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا ایک حصہ ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے رمضان کے روزے رکھے، ایمان کی حالت میں، ثواب کی نیت سے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

بَابٌ ۲۹ الدِّينُ يُسْرٌ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ ۔

دین آسان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سیدھا اور معتدل دین زیادہ پسند ہے۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ ۔

سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک دین آسان ہے اور جو اسے مشکل بنائے گا تو یہ اس پر غالب آ جائے گا پس تم سیدھے رہو اور بشارت قبول کرو نیز صبح و شام کی عبادت اور صدقہ خیرات سے مدد حاصل کرو۔

بَابٌ ۳۰ الصَّلَاةُ مِنَ الْإِيمَانِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ يَعْنِي صَلَاتَكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ ۔

نماز ایمان کا حصہ ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔ اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہارے ایمان یعنی تمہاری نمازوں کو بیت اللہ کے پاس ضائع کر دے۔

ف: یہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کو ایمان کا حصہ بتایا ہے حالانکہ باب ۲۲ میں وہ خود تصریح کر چکے ہیں کہ ترک عمل کو کیا ترک اعمال پر بھی تکفیر نہیں کی جائے گی اور ایسے آدمی کو صاحب ایمان ہی شمار کیا جائے گا تو معلوم ہوا کہ زیادہ درست بات یہی ہے جو اس بارے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ اور دیگر ائمہ علیہم السلام کا مذہب ہے کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں بلکہ اس کی زیب و زینت ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ أَوْ قَالَ أَخْوَالِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَّهُ صَلَّى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُونَ فَقَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو پہلے ننھیال میں اترے یا فرمایا اپنے ننھیالی ماموؤں کے پاس اور آپ سولہ یا سترہ مہینوں تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور چاہتے تھے کہ بیت اللہ قبلہ مقرر فرما دیا جائے۔ آپ نے پہلی نماز جو اس کی طرف پڑھی وہ نماز عصر تھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے کوئی ایک مسجد کے پاس سے گزرا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ کہنے لگا میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس وہ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے جب کہ بیت المقدس کی جانب متوجہ ہو کر نماز پڑھا

اليهود قد اعجبهم اذ كان يصلي قبل بيت المقدس واهل الكتاب فلما ولى وجهه قبل البيت انكروا ذلك قال زهير حدثنا ابو اسحق عن البراء في حديثه هذا انه مات على القبلة قبل ان تحول رجال وقتلوا فلم ندر ما نقول فيهم فانزل الله تعالى وما كان الله ليضيع ايمانكم ؏

بھاتا یہود اور دوسرے اہل کتاب کو یہ پسند تھا۔ جب انھوں نے بیت اللہ کی طرف منہ کر لیے تو یہ بات ان پر گراں گزری —— زہیر، ابواسحاق، حضرت براء نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ جو لوگ تحویل قبلہ سے پہلے فوت ہو گئے یا شہید کر دیے گئے تو ہم نہیں جانتے تھے کہ ان کے متعلق کیا کہیں۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے۔

باب ٣١ حسن اسلام المرء ؏

آدمی کا بہترین اسلام

قال مالك اخبرني زيد بن اسلم ان عطاء بن يسار اخبره ان ابا سعيد الخدري اخبره انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اسلم العبد فحسن اسلامه يكفر الله عنه كل سيئة كان زلفها وكان بعد ذلك القصاص الحسنة بعشر امثالها الى سبع مائة ضعف والسيئة بمثلها الا ان يتجاوز الله عنها ؏

مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی اسلام قبول کرے اور اسلامی حسن اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے اور اس کے بعد نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہے اور برائی کا اسی کے برابر اور چاہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی درگزر فرمائے۔

٤٠ ـ حدثنا اسحق بن منصور قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن همام عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احسن احدكم اسلامه فكل حسنة يعملها تكتب له بعشر امثالها الى سبع مائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب له بمثلها ؏

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اسلامی حسن پیدا کر لیتا ہے تو جو نیکی بھی وہ کرتا ہے اس کا دس گنا سے سات سو گنا تک اجر لکھا جاتا ہے اور جو برائی بھی کرے تو اس کی وہی ایک برائی لکھی جاتی ہے۔

باب ٣٢ احب الدين الى الله عز وجل ادومه ؏

اللہ کے نزدیک وہ عمل پسندیدہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔

٤١ ـ حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى عن هشام قال اخبرني ابي عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها امرأة قال من هذه قالت فلانة تذكر من صلاتها قال مه عليكم بما تطيقون فوالله لا يمل الله حتى تملوا وكان احب الدين اليه ما داوم عليه صاحبه ؏

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس ایک عورت بھی، فرمایا یہ کون ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ فلاں عورت ہے اور اس کی نماز کا ذکر کرنے لگیں۔ فرمایا کہ ٹھہرو، اعمال اپنی طاقت کے مطابق، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نہیں تھکتا بلکہ تم تھک جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت پیارا ہے جس کو کرنے والا اسے ہمیشہ کرے۔

بَابُ زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَقَالَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ فَإِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ ۔

ایمان کا زیادہ اور کم ہونا

ارشاد باری تعالیٰ ہے اور زیادہ کر دی ہم نے ان کے لیے ہدایت اور بڑھا دیتا ہے ایمان والوں کے ایمان کو اور فرمایا کہ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا۔ جب کمال میں سے کچھ چھوڑ دیا جائے تو وہ چیز ناقص رہ جاتی ہے۔

٤٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِيمَانٍ مَكَانَ مِنْ خَيْرٍ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم سے اسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کہا اور اس کے دل میں جو کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور جہنم سے اسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کہا اور اس کے دل میں دانۂ گندم کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور جہنم سے اسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کہا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہوگی ـــــ امام بخاری کا بیان، قتادہ و حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کی جگہ ایمان روایت کیا۔

٤٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ أَيُّ آيَةٍ قَالَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ۔

طارق بن شہاب نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے ان سے کہا اے امیر المومنین ایک آیت آپ حضرات اپنی کتاب میں پڑھتے ہیں اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔ فرمایا کہ وہ کونسی آیت ہے؟ کہا: آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا (۵ : ۳) حضرت عمر نے فرمایا، ہم اس دن کو جانتے ہیں اور اس جگہ کو جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی جب کہ آپ جمعہ کے روز عرفات میں مقیم تھے۔

بَابٌ الزَّكَاةُ مِنَ الْإِسْلَامِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۔

زکوٰۃ اسلام کا ایک حصہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور نہیں حکم دئے گئے وہ مگر یہی کہ اللہ کی عبادت کریں خالص اسی پر عقیدہ رکھتے ہوئے صرف اسی کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سیدھا دین ہے (۹۸ : ۵)

٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نجد والوں

عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ۔

بَابٌ ۳۵ اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الْإِيمَانِ ۔

۴۹ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَنْجُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطٍ تَابَعَهُ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

بَابٌ ۳۶ خَوْفِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ مَا عَرَضْتُ قَوْلِي عَلَى عَمَلِي إِلَّا خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ مُكَذِّبًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَدْرَكْتُ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے ہم اس کی گنگناہٹ تو سنتے تھے لیکن پتہ نہیں چلتا تھا کہ کیا کہتا ہے یہاں تک کہ وہ نزدیک ہوا اور اسلام کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں۔ عرض گزار ہوا کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم خوشی سے پڑھو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزے۔ عرض کی کیا مجھ پر ان کے سوا بھی ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم خوشی سے رکھو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا کیا مجھ پر اس کے سوا بھی لازم ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو خوشی سے خیرات کرو۔ وہ پیٹھ پھیر کر یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ خدا کی قسم میں اس پر نہ زیادہ کروں گا نہ کم۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اس نے سچ کہا ہے تو نجات پا گیا۔

جنازے کے پیچھے جانا ایمان کا حصہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جنازے کے ساتھ گیا، ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے اور اس کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس پر نماز پڑھی اور اس کے دفن سے فارغ ہوا تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے جبکہ ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جس نے اس پر نماز پڑھی اور اسے دفن کرنے سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ــــ عثمان مؤذن، عوف، محمد حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

مومن کا ڈرنا کہ مبادا اس کے اعمال ضائع ہو جائیں اور اسے پتہ بھی نہ لگے۔

ابراہیم تیمی نے فرمایا۔ جب میں اپنے قول کو اپنے عمل پر پیش کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ جھٹلانے والوں میں شمار نہ ہو جاؤں۔ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تیس اصحاب کو پایا کہ سارے ہی اپنے متعلق نفاق سے ڈرتے تھے اور ان میں سے ایک بھی نہیں کہتا تھا کہ وہ جبریل اور میکائیل کے

كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلَى نَفْسِهِ مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يَقُولُ إِنَّهُ عَلَى إِيمَانِ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَيُذْكَرُ عَنِ الْحَسَنِ مَا خَافَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا أَمِنَهُ إِلَّا مُنَافِقٌ وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْإِصْرَارِ عَلَى التَّقَاتُلِ وَالْعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

ایمان پر ہے۔ حسن بصری سے منقول ہے کہ نفاق سے نہیں ڈرتا مگر مومن اور اس سے بے خوف نہیں مگر منافق۔ نیز چوکنا کیا گیا ہے لڑائی جھگڑے اور معصیت پر اصرار سے بغیر توبہ کے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: اور وہ اپنے کیے ہوئے پر جان بوجھ کر اصرار نہ کریں۔ (۳: ۱۳۵)

۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ ؀

زبید کا بیان ہے کہ میں نے ابو وائل سے مرجیہ فرقے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔

۴۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَإِنَّهُ تَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ ؀

حضرت انس سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ شب قدر کی خبر دینے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ دیکھا تو دو مسلمان آپس میں لڑ رہے تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں شب قدر کی خبر دینے نکلا تھا لیکن فلاں اور فلاں لڑ رہے تھے تو وہ اٹھا لی گئی اور شاید یہ تمہارے لیے بہتر ہو، پس اسے ساتویں، نویں اور پانچویں رات تلاش کرو۔

بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَةِ وَبَيَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ ثُمَّ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَجَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ دِينًا وَمَا بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ الْإِيمَانِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ

حضرت جبریل کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

ایمان، اسلام، احسان اور علمِ قیامت کے متعلق پوچھنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُن سے بیان کرنا، پھر فرمایا کہ جبریل علیہ السلام تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ پس یہ سب کچھ دین ہے اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفد عبد القیس سے بیان فرمایا نیز ارشادِ ربانی: جو اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ قبول نہیں ہوگا۔ (۳: ۸۵)۔

۴۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْإِيمَانُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر یقین رکھو اور اس کے

قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَبِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ الْآيَةَ ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ جَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ مِنَ الْإِيمَانِ ۔

بَابٌ ٣٨

٤٩- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ ۔

بَابٌ ٣٩ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ ۔

٥٠- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

فرشتوں پر اور اس سے ملنے پر اور اس کے رسولوں پر اور تمہیں دوبارہ زندہ ہونے پر یقین ہو۔ عرض گزار ہوا کہ اسلام کیا ہے؟ فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ شرک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض گزار ہوا کہ احسان کیا ہے؟ فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ قیامت کب ہے؟ فرمایا کہ جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا اور میں تمہیں اس کی نشانیاں بتاتا ہوں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے اور جب سیاہ اونٹوں کے چرانے والے عالیشان عمارتوں میں سبقت کرنے لگیں اور یہ پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں کوئی نہیں جانتا مگر اللہ، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ (۲۱ ۳۴) والی آیت پڑھی۔ پھر وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اسے واپس لاؤ، لیکن کچھ نظر نہ آیا، فرمایا: وہ جبرئیل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ان سب کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔

ایمان کی خصوصیت

عبید اللہ کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے حضرت ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ ہرقل نے ان سے کہا: میں نے تم سے پوچھا کہ وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے یہاں تک کہ مکمل ہو جائے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا ان کے دین سے ناراض ہو کر اس میں داخل ہونے کے بعد کوئی پھرا بھی ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ ایمان کا یہی حال ہے کہ جب وہ دلوں کی بشاشت بن جاتا ہے تو اس سے کوئی بھی ناراض نہیں ہوتا۔

دین کی خاطر گناہوں سے بچنے کی فضیلت۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حلال

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَّا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَّرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا اِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ ۔

ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ پس جو مشتبہ چیزوں سے بچا تو اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو ان میں پڑ گیا جیسے وہ چرواہا جو چراگاہ کے گرد چراتا ہے خدشہ ہے کہ اُس میں داخل ہو جائے۔ آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ زمین میں اللہ کی چراگاہ اُس کی حرام ٹھہرائی ہوئی چیزیں ہیں۔ آگاہ رہو کہ جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جب وہ درست ہو تو سارا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ وہ دل ہے۔

بَابُ اَدَاءِ الْخُمُسِ مِنَ الْاِيْمَانِ

۵۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَيُجْلِسُنِيْ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَقَالَ اَقِمْ عِنْدِيْ حَتّٰى اَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِيْ فَاَقَمْتُ مَعَهٗ شَهْرَيْنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُّخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ

خمس ادا کرنا ایمان کا حصہ ہے

ابوجمرہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں بیٹھا کرتا تھا تو مجھے اپنے تخت پر بٹھا لیا اور فرمایا کہ میرے پاس ٹھہرو تاکہ میں تمہیں اپنے مال سے کچھ دوں۔ میں ان کی خدمت میں دو مہینے رہا۔ پھر فرمایا کہ عبد القیس کا وفد جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ کس قوم یا جماعت سے ہو؟ عرض گزار ہوئے، ربیعہ سے۔ فرمایا کہ انہیں کو خوش آمدید ہو جو رسوائی و ذلت کے بغیر حاضر ہوئے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی طاقت نہیں رکھتے مگر حرمت والے مہینوں میں کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کافرانِ مضر کے قبیلے ہیں۔ پس ہمیں ایسی بیاری بات کا حکم فرمائیے جو ہم اپنے پچھلوں کو بتا دیں اور اس کے سبب جنت میں داخل ہو جائیں اور پینے کی چیزوں کے متعلق پوچھا۔ پس آپ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے منع فرمایا۔ انہیں خدا کی وحدانیت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ جانتے ہو کہ خدائے واحد پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے اور یہ کہ مال غنیمت سے خمس ادا کرو اور چار چیزوں سے منع فرمایا یعنی سبز لاکھی برتن، کدو کے تونبے، لکڑی کے کریدے ہوئے برتن اور رال لگے ہوئے برتن سے، فرمایا کہ انہیں یاد کر لو اور اپنے

وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ •

بَابٌ مَا جَاءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ وَالْحِسْبَةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى

فَدَخَلَ فِيْهِ الْاِيْمَانُ وَالْوُضُوْءُ وَالصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْحَجُّ وَالصَّوْمُ وَالْاَحْكَامُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ عَلٰى نِيَّتِهٖ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ •

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ •

۵۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ •

۵۴۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فَمِ امْرَاَتِكَ •

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پچھلوں کو بھی بتا دینا۔

اس کی وضاحت کہ اعمال کا دارومدار نیت اور خلوص پر ہے

اور ہر ایک کے لیے نیت کا پھل ہے۔ پس اس میں ایمان، وضو، نماز، زکوٰۃ، حج، روزے اور احکام سب داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، فرما دو کہ ہر کوئی اپنے ڈھنگ یعنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ آدمی کا ثواب کی نیت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن جہاد اور نیت۔

علقمہ بن وقاص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف ہجرت کی۔

حجاج ابن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

عامر بن سعد کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کرتے کچھ خرچ تم جس سے تمہارا مقصود رضائے الٰہی ہو مگر اس پر تمہیں اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دیتے ہو (اس پر بھی ثواب دئے جاتے ہو)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دین

وَسَلَّمَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۔

نصیحت ہے اللہ، اُس کے رسول، آئمہ مسلمین اور عوام کے لیے۔ ارشادِ ربانی ہے: جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ رہیں (۹: ۹۱)

۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے پر۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَالْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ حَتَّى يَأْتِيَكُمْ أَمِيرٌ فَإِنَّمَا يَأْتِيكُمُ الْآنَ ثُمَّ قَالَ اسْتَعْفُوا لِأَمِيرِكُمْ فَإِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُهُ عَلَى هَذَا وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ إِنِّي لَنَاصِحٌ لَكُمْ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ ۔

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جس روز کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ فوت ہوئے تو وہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا۔ تم پر اللہ سے ڈرنا ضروری ہے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور وقار و اطمینان سے رہنا یہاں تک کہ دوسرا امیر آجائے جو تمہارے پاس آنے والا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنے امیر سے درگزر کرو کیونکہ وہ درگزر کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ پھر فرمایا کہ اما بعد۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ مجھے اسلام پر بیعت فرما لیجیے تو آپ نے مجھ سے ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے کی شرط بھی فرمائی پس اسی بات پر حضور سے بیعت کر لی۔ لہٰذا اس مسجد کے رب کی قسم میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ پھر دعائے استغفار کی اور اتر آئے۔

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ وَقَوْلِهِ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۔

علم کی فضیلت۔ ارشادِ ربانی ہے: اللہ تم میں سے ایمان والوں اور اہلِ علم کے درجے بلند کرتا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (۵۸: ۱۱) نیز فرمایا: اے میرے رب! میرے علم کو زیادہ کر (۲۰: ۱۱۴)

بَابُ مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِي حَدِيثِهِ فَأَتَمَّ الْحَدِيثَ ثُمَّ أَجَابَ السَّائِلَ ۔

جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں مشغول ہو تو اپنی بات پوری کر کے سائل کو جواب دے۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ

محمد بن سنان، فلیح ـــــ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ان

ح قال وحدثني إبراهيم بن المنذر قال ثنا محمد بن فليح قال ثنا أبي قال حدثني هلال بن علي عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم في مجلس يحدث القوم جاءه أعرابي فقال متى الساعة فمضى رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدث فقال بعض القوم سمع ما قال فكره ما قال وقال بعضهم لم يسمع حتى إذا قضى حديثه قال أين أراه السائل عن الساعة قال ها أنا يا رسول الله قال فإذا ضيعت الأمانة فانتظر الساعة قال كيف إضاعتها قال إذا وسد الأمر إلى غير أهله فانتظر الساعة .

باب من رفع صوته بالعلم .

۵۸ - حدثنا أبو النعمان قال حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن يوسف بن ماهك عن عبد الله بن عمرو قال تخلف النبي صلى الله عليه وسلم في سفرة سافرناها فأدركنا وقد أرهقتنا الصلاة ونحن نتوضأ فجعلنا نمسح على أرجلنا فنادى بأعلى صوته ويل للأعقاب من النار مرتين أو ثلاثا .

باب قول المحدث حدثنا و أخبرنا وأنبأنا

وقال الحميدي كان عند ابن عيينة حدثنا وأخبرنا وأنبأنا وسمعت واحدا وقال ابن مسعود حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الصادق المصدوق وقال شقيق عن عبد الله سمعت النبي صلى الله عليه وسلم كلمة وقال حذيفة حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثين وقال أبو العالية عن ابن عباس عن النبي صلى

کے والد ماجد ہلال بن علی عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مجلس میں لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا، قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح گفتگو فرماتے رہے تو بعض حضرات نے کہا، حضور نے اس کی بات کو ناپسند فرمایا ہے جبکہ دوسروں نے کہا کہ آپ نے اس کی بات سنی ہی نہیں ہے جب حضور گفتگو کر چکے تو فرمایا قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ عرض کی کہ اُسے کیسے ضائع کیا جائے گا؟ فرمایا جب ذمہ داری نااہلوں کے سپرد کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

جو علمی بات کے لیے آواز بلند کرے۔

یوسف بن ماہک کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے۔ آپ ہم تک اُس وقت پہنچے جب نماز کا وقت تنگ ہو گیا ہم وضو کر رہے تھے ہم اپنے پیروں پر مسح کر رہے تھے تو آپ نے بلند آواز سے دو یا تین دفعہ فرمایا۔ ایڑیوں کی جہنم سے خرابی ہے۔

محدث کا حدثنا، اخبرنا اور انبانا ۔ کہنا

حمیدی کا قول ہے کہ ابن عیینہ کے نزدیک حدثنا، اخبرنا انبانا اور سمعت کہنا ایک ہے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور آپ صادق و مصدوق ہیں۔ شقیق نے حضرت عبداللہ سے روایت کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فلاں بات سنی۔ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ ابوالعالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ اپنے رب سے روایت

اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن ربہ وقال انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرویہ عن ربہ وقال ابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرویہ عن ربکم تبارک وتعالیٰ ۔

۵۹ - حدثنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشجر شجرۃ لا یسقط ورقھا وانھا مثل المسلم فحدثونی ما ھی فوقع الناس فی شجر البوادی قال عبد اللہ ووقع فی نفسی انھا النخلۃ فاستحییت ثم قالوا حدثنا ما ھی یا رسول اللہ قال ھی النخلۃ ۔

باب طرح الامام المسئلۃ علی اصحابہ لیختبر ما عندھم من العلم ۔

۶۰ - حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا سلیمٰن قال حدثنا عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من الشجر شجرۃ لا یسقط ورقھا وانھا مثل المسلم حدثونی ما ھی قال فوقع الناس فی شجر البوادی قال عبد اللہ فوقع فی نفسی انھا النخلۃ فاستحییت ثم قالوا حدثنا ما ھی یا رسول اللہ قال ھی النخلۃ

باب القراءۃ والعرض علی المحدث

ورای الحسن والثوری ومالک القراءۃ جائزۃ واحتج بعضھم فی القراءۃ علی العالم بحدیث ضمام بن ثعلبۃ انہ قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اٰللہ امرک ان نصلی الصلوٰۃ قال نعم قال فھذہ قراءۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر ضمام قومہ بذلک فاجازوہ واحتج مالک بالصک یقرا علی القوم

کرتے ہیں۔ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک درخت ایسا ہے کہ اس کے پتے نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مسلمان جیسی ہے بتاؤ وہ کونسا ہے؟ لوگ جنگلی درختوں کے بارے میں غور کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میرے دل میں آیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں شرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! آپ ہی بتا دیجئے وہ کونسا ہے؟ فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

علم آزمانے کی غرض سے امام کا اپنے ساتھیوں سے کوئی بات پوچھنا۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: درختوں میں سے ایک ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور اس کی مثال ایک مسلمان کی سی ہے۔ مجھے بتاؤ کہ وہ کونسا ہے؟ لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مجھے شرم آئی۔ پھر لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! خود بتائیے کہ وہ کونسا ہے؟ فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

محدث کے سامنے حدیث پڑھنا اور پیش کرنا

حسن، ثوری اور مالک نے قرأت کو جائز شمار کیا ہے اور بعض نے عالم کے سامنے قرأت کرنے کی دلیل حضرت ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے لی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ ہم نماز پڑھا کریں؟ فرمایا: ہاں۔ پس یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور قرأت کرنا ہوا جس کی خبر حضرت ضمام نے اپنی قوم کو دی تو انہوں نے جائز رکھا اور امام مالک نے دستاویز سے دلیل لی ہے جو لوگوں پر پڑھی جاتی ہے

يَقُولُونَ أَشْهَدَنَا فُلَانٌ وَيُقْرَأُ عَلَى الْمُقْرِئِ فَيَقُولُ الْقَارِئُ أَقْرَأَنِي فُلَانٌ

۶۱ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ إِذَا قُرِئَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ حَدَّثَنِي قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يَقُولُ عَنْ مَالِكٍ وَسُفْيَانَ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَاءَتُهُ سَوَاءٌ

۶۲ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا هٰذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ نَصُومَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ

تو وہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں کی خدمت میں حاضر تھے اور سب سامنے
قاری پڑھتا ہے کسی محدث کے سامنے پڑھتا ہے تو آپ کہتا ہے کہ مجھے فلاں نے پڑھایا

محمد بن سلام، محمد بن حسن واسطی، عوف سے روایت ہے کہ حسن بصری نے فرمایا۔ عالم کے سامنے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے کہ سفیان نے فرمایا۔ جب محدث کے سامنے پڑھا تو حدثنی کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ فرمایا کہ میں نے ابو عاصم کو مالک اور سفیان کے حوالے سے فرماتے ہوئے سنا۔ عالم کے سامنے پڑھنا اور عالم کا خود پڑھنا دونوں برابر ہیں۔

عبداللہ بن ابو نمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی اونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ اُسے مسجد میں بٹھایا اور گھٹنا باندھ دیا۔ پھر عرض گزار ہوا کہ آپ حضرات میں محمد کون ہیں؟ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا یہ ٹیک لگانے والے سفید رنگت والے۔ اُس آدمی نے کہا اے ابن عبدالمطلب! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا میں تمہیں جواب دوں گا۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا کہ میں آپ سے سختی کے ساتھ کچھ پوچھوں گا لیکن مجھ پر ناراض نہ ہونا۔ فرمایا: جیسے دل چاہے پوچھو۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ سے آپ کے رب کی اور آپ سے پہلوں کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا ہاں خدا گواہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھا کریں؟ فرمایا۔ ہاں خدا گواہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم سال میں اس مہینے کے روزے رکھا کریں؟ فرمایا۔ ہاں خدا گواہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے امیروں سے زکوٰۃ لے کر ہمارے غریبوں میں تقسیم فرمائیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں خدا گواہ ہے۔ اس شخص نے کہا۔ جو آپ لے کر آئے ہیں اس

بِهِ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَائِىْ مِنْ قَوْمِىْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِىْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ رَوَاهُ مُوْسٰى وَعَلِىُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ۔

۶۳ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا فِى الْقُرْاٰنِ اَنْ نَّسْاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَّجِىْءَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْاَلُهٗ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ فَقَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالْجِبَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَبِالَّذِىْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَّزَكٰوةً فِىْ اَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِىْ سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ ۔

بھی ایمان لایا۔ مجھے میری قوم نے بھیجا ہے، میں بنی سعد بن بکر کا بھائی ضمام بن ثعلبہ ہوں۔ روایت کیا اسے موسیٰ اور علی بن عبدالحمید، سلیمان، ثابت، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں قرآن مجید میں منع فرمایا گیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کریں لہٰذا ہم چاہتے تھے کہ دیہات سے کوئی آدمی آئے، آپ سے سوال کرے اور ہم سنیں۔ پس دیہات والوں میں سے ایک آدمی آ کر عرض گزار ہوا کہ آپ کا قاصد ہمارے پاس پہنچا اور اس نے ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنایا ہے۔ فرمایا کہ اس نے سچ کہا۔ عرض گزار ہوا کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ عرض گزار ہوا کہ زمین اور پہاڑوں کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ عرض گزار ہوا کہ ان میں فائدے کس نے رکھے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ عرض گزار ہوا کہ اس ذات کی قسم جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، پہاڑوں کو نصب کیا اور ان میں فائدے رکھے، کیا اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کی کہ آپ کے قاصد نے بتایا کہ ہمارے اوپر پانچ نمازیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ ہے۔ فرمایا کہ سچ کہا ہے۔ عرض کی کہ آپ کے قاصد نے بتایا کہ ہم پر سال میں ایک مہینے کے روزے ہیں۔ فرمایا اس نے سچ کہا۔ عرض گزار ہوا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا، کیا اللہ نے آپ کو ان کا حکم دیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض گزار ہوا کہ آپ کے قاصد نے بتایا کہ ہم پر بیت اللہ کا حج فرض ہے جو اس کی طرف راستہ پائے۔ فرمایا کہ سچ کہا۔ عرض گزار ہوا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا، کیا اللہ نے آپ کو ان کا حکم دیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض گزار ہوا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں ان پر نہ زیادتی کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہو گا۔

ف: معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص صرف فرائض کا ہی پابند ہو جائے تو یہ چیزیں نجات کے لیے کافی ہو جاتی ہیں کیونکہ ایک صاحب ایمان کے لیے یہ اسلام کے اہم ترین ارکان ہیں [illegible] تمام اعمال سے زیادہ اہم ہیں [illegible] شامل ہونے والے

ان اسکول کی اہمیت کو نظر انداز کیے رکھتے ہیں اور اس مسئلے میں بڑی سہل پسندی سے کام لیتے ہیں جبکہ بعض نصابی ثانوی اور غیر درسی کتب کا بڑا اہتمام ملحوظ رکھا جاتا ہے علاوہ دیگر اعمال و اشغال پر مدرسہ کے کاموں کو فوقیت دینا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ امام صاحب اور بیان کرنے والوں کو حق کی پابندی کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

بَابُ ۹ مَا يُذْكَرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ وَكِتَابِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ إِلَى الْبُلْدَانِ

وَقَالَ أَنَسٌ نَسَخَ عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى الْآفَاقِ وَرَأَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمَالِكٌ ذٰلِكَ جَائِزًا وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْحِجَازِ فِي الْمُنَاوَلَةِ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ كَتَبَ لِأَمِيرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ لَا تَقْرَأْهُ حَتَّى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ وَأَخْبَرَهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

اہل علم کا دوسروں کی رائے معلوم کرنے کی غرض سے اپنی کتاب شہروں میں بھیجنا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ حضرت عثمان نے قرآن مجید کے نسخے لکھوائے اور انہیں اطراف عالم میں بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید اور امام مالک کے نزدیک یہ (مناولہ) جائز ہے۔ بعض اہل حجاز نے اس کے متعلق اس حدیث نبوی سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے ایک سریہ کے امیر کے لیے خط لکھوایا اور تاکید سے فرمایا کہ فلاں جگہ پہنچنے سے پہلے اسے نہ پڑھنا۔ جب اس جگہ پہنچ جاؤ تو لوگوں کو پڑھ کر سنانا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں کیا حکم دیا ہے۔

۶۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ ۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو گرامی نامہ دے کر بھیجا اور اسے حکم فرمایا کہ یہ عالم بحرین کے سپرد کر دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب اس (کسریٰ) نے اسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ میرا (ابن شہاب کا) خیال ہے کہ ابن مسیب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے خلاف دعا فرمائی کہ وہ پوری طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں۔

جن بد نصیب بادشاہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامۂ مبارک کو اہمیت نہ دی اور آپ سے بے ادبی کر کے شانِ رسالت کی توہین کا ارتکاب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا کے مطابق ہمیشہ کے لیے عالم نے ان کی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے دیکھے اور کسریٰ کی فوجوں کو ہر میدان میں مسلمانوں کے ہاتھوں ذلت آمیز اور عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس حدیث سے اسلام کے بدخواہ بے ادبوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے حق کو قیصر و کسریٰ جیسی بڑی بڑی سلطنتیں تک مٹ گئیں تو کوئی اور کس شمار میں ہے بیچارہ۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَنَسٌ ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گرامی نامہ لکھوایا یا لکھوانے کا ارادہ فرمایا تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ خط کو نہیں پڑھتے مگر جس پر مہر ہو۔ پس آپ نے چاندی کی مہر بنوائی اور اس پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نقش کروا لیا۔ گویا میں اب بھی آپ کے دست مبارک میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ میں (شعبہ) نے قتادہ سے کہا کہ محمد رسول اللہ کس نے لکھا تھا؟ فرمایا کہ حضرت انس نے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک کے متعلق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے دست مبارک میں گویا میں اب بھی اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ یہ تصور شیخ جس کو تصوف کی اصطلاح میں شغل برزخ کہتے ہیں اس کی اصل بھی ایسی ہی احادیث ہیں۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کی توجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مبذول رہتی تھی۔

ان کی دھن، ان کی لگن، ان کی تمنا ان کی یاد
مختصر سا ہے مگر سوز ہے سامان حیات

بَابُ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا ۔

جو مجلس کے آخری سرے پر بیٹھے اور جو مجلس میں خالی جگہ دیکھے اور وہاں بیٹھ جائے۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا

ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابو طالب نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں جلوہ افروز تھے اور صحابہ کرام جیسے پروانوں نے آپ کو گھیرا ہوا تھا کہ تین آدمی آ گئے۔ دو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آ گئے اور ایک چلا گیا۔ یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ٹھہرے کہ ان میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا۔ دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا پیٹھ پھیر کر چلا گیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا۔ کیا میں تمہیں ان تینوں شخصوں کا حال نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک اللہ کی طرف آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے جگہ دے دی۔ دوسرے نے حیا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے

الْآخَرُ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

بَابٌ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ ۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ بِزِمَامِهِ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ ۔

بَابٌ الْعِلْمُ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ

لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَبَدَأَ بِالْعِلْمِ وَأَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَقَالَ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ وَقَالَ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ وَقَالَ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلَى هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنْ

اُس سے منہ پھیر لیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اوقات جس تک بات پہنچے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اونٹ پر جلوہ افروز تھے اور اس کی مہار پکڑ کر ایک آدمی نے تھامی ہوئی تھی۔ فرمایا کہ آج کون سا دن ہے؟ ہم خاموش رہے اور گمان کیا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم خاموش رہے اور سمجھا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمایا جائے گا۔ فرمایا کہ کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر کی حرمت۔ حاضر اسے غائب تک پہنچا دے کیونکہ حاضر بھی ایسے شخص تک پہنچاتا ہے جو بات کو اُس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔

قول و عمل سے پہلے علم درکار ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ جان لو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ یہاں علم سے ابتدا فرمائی اور علماء ہی انبیائے کرام کے وارث ہیں جنھوں نے میراث میں علم پایا اور جس نے اُسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پا لیا اور جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور فرمایا ہے: بے شک اللہ سے اُس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں اور فرمایا کہ اسے نہیں سمجھتے مگر علم والے اور فرمایا۔ لوگ کہیں گے کہ اگر ہم سنتے اور سمجھتے تو اہل جہنم سے نہ ہوتے اور فرمایا۔ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو جائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اُسے دین میں تفقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے اور علم سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ اگر تم اس پر تلوار رکھ دو اور اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا پھر مجھے گمان ہو کہ ایک بات جو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ حُكَمَاءَ عُلَمَاءَ فُقَهَاءَ وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِي يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ ۞

علیہ وسلم سے سُنی ہے اُسے تمہارے کام تمام کرنے سے پہلے بیان کر سکتا ہوں تو بیان کر دوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے حاضر کو چاہیے کہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کونوا ربانیین سے مراد حکما و علما اور فقہا ہیں۔ کہا گیا ہے کہ عالم ربانی وہ ہے جو لوگوں کو علم کی بڑی باتیں بتانے سے پہلے چھوٹی باتیں بتاتا ہے۔

بَابٌ ۵۵ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوا ۞

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعظ و نصیحت کرنا موقع کے مطابق ہوتا تاکہ وہ اکتا نہ جائیں۔

۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا ۞

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت کرنے کے لیے دن مقرر فرما رکھے تھے اور اتنا ناپسند فرماتے جس سے ہمارے اکتا جانے کا خدشہ ہوتا۔

ف: معلوم ہوا کہ لوگوں کے حالات کو مدنظر رکھ کر ان کی سہولت کا خیال رکھا جائے اور وعظ و تقریر وغیرہ کا سلسلہ اتنا دراز نہ کیا جائے اور اس درجہ نہ کیا جائے کہ لوگ اکتا جائیں۔ کوشش یہ کی جائے کہ لوگ دین کی طرف راغب ہوں اور اس میں دلچسپی لینے لگیں، ایسا بالکل نہ کیا جائے کہ وہ اکتا کر پیچھے ہٹنے لگیں۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ سہولت اور آسانی کی خاطر اگر کوئی دن مقرر کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ اس کے متعلق اعتقاد یہ نہ ہو کہ شریعت نے کوئی دن مقرر فرما دیا ہے۔ یہاں اتنا ہی کافی ہوگا کہ اللہ اور رسول نے کسی کام کے لیے سہولت کی خاطر کوئی دن مقرر کر لینے سے منع نہیں فرمایا ہے لیکن یہ خیال رہے کہ اس دن مقرر کرنے کو بعض مباح یا جائز ہی سمجھے اور شرعاً ضروری خیال نہ کرے ورنہ جائز نہیں رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا ۞

محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ پھنساؤ۔ خوش رکھو اور متنفر نہ کرو۔

بَابٌ ۵۶ مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً ۞

جو اہل علم کے لیے دن مقرر کرے۔

۷۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذٰلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعرات کو لوگوں میں وعظ فرمایا کرتے۔ ایک آدمی نے اُن سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن میں چاہتا ہوں کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ سے مستفید فرمایا کریں۔ فرمایا کہ ایسا کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ تمہارے اکتا جانے کو ناپسند کرتا ہوں۔ میں تم سے وعظ کہنے کے

بِالْمَوْعِظَةِ كَيْمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا ۔

یہ وعظ کرنا بُرا ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے لیے مقرر فرمایا کرتے تھے، ہمارے اُکتا جانے کے ڈر سے۔

بَابٌ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ۔

اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ کرے تو اُسے دین کی فقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى أَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ ۔

حمید بن عبد الرحمٰن نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ فرما رہے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے دین کی فقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور ان کے مخالف قیامت تک انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

ف۔ یہاں چار باتوں کا ظہور ضروری ہے۔ پہلی بات یہ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دیگر جلیل صحابہ کرام کی طرح ثقہ اور قابلِ تعظیم ہیں۔ اگر وہ ایسے نہ ہوتے تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اُن کی روایت کو قبول نہ کرتے۔ دوسری بات یہ کہ فقہ دین کی سوجھ بوجھ اللہ تعالیٰ اسی کو عطا فرماتا ہے جس کی بھلائی منظور ہوتی ہے۔ فقہ سے چڑنا گویا خود کو بھلائی سے محروم کرنا ہے۔ تیسری بات یہ کہ ہر چیز کا دینے والا اللہ رب العزت ہے کیونکہ مالک وہی ہے لیکن مختارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس نے نعمتیں بانٹنے والا بنایا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے مقام و منصب کا انکار کرتے ہیں جہاں مقامِ مصطفیٰ کی توہین ہے وہاں اس میں خدا کی توہین بھی ہے کہ کبریا خدا کے احسانِ عظیم کا انکار کر رہا ہے جو اس نے اپنے محبوب پر فرمایا ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ اس اُمت میں چاہے جتنے فرقے پیدا ہو جائیں لیکن حق پر ایک جماعت ضرور قائم رہے گی اور باطل فرقے خواہ جتنا زور باندھ لیں لیکن اہلِ حق کی اس جماعت کو ختم نہیں کر سکیں گے۔ وہ جماعت اولیاء اللہ کی ہے جو صرف اہلِ سنت و جماعت میں ہوتے ہیں اور قیامت تک ہوتے ہی رہیں گے۔ اسی ناجی گروہ اور مسلمانوں کے سوادِ اعظم کو گمراہ فرقوں نے بریلوی فرقے کا نام دیا ہے تاکہ اہلِ حق کو بھی فرقہ ناجیہ فرقوں میں سے ایک بنا کر لوگوں کے دلوں میں اس کے خلاف نفرت پیدا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہی ہدایت سے نوازے آمین۔

بَابُ الْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ ۔

علم کی سوجھ بوجھ

۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ

مجاہد سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ رہا لیکن میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سُنا سوائے ایک حدیث کے۔ فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ کھجور کا گابھا پیش کیا گیا، فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ میں نے کہنا چاہا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا لہٰذا خاموش رہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ ۔

بَابُ ۵۷ الاِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

وَقَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَبَعْدَ أَنْ تُسَوَّدُوا وَقَدْ تَعَلَّمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهِمْ ۔

۷۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَلَى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا ۔

بَابُ ۵۸ مَا ذُكِرَ فِي ذَهَابِ مُوسَى فِي الْبَحْرِ إِلَى الْخَضِرِ وَقَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي الْآيَةَ ۔

۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللهُ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً

کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

علم و حکمت میں رشک کرنا

حضرت عمر نے فرمایا کہ سردار بنائے جانے سے پہلے تفقہ حاصل کرو۔ امام بخاری نے فرمایا کہ سردار بنائے جانے کے بعد بھی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب عمر رسیدہ ہو کر بھی علم حاصل کرتے تھے۔

حمیدی، سفیان، اسماعیل بن ابو خالد، زہری، قیس بن ابو حازم،
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رشک نہیں ہے مگر دو آدمیوں کے متعلق، ایک وہ جس کو اللہ نے مال دیا ہے اور وہ اُسے راہِ حق میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت عطا فرمائی تو اس کے مطابق فیصلے کرتا اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

حضرت موسیٰ کا سمندر کی جانب حضرت خضر کے پاس جانے کا واقعہ اور ارشادِ خداوندی: کیا میں تمہارے ساتھ رہوں کہ مجھے کچھ سکھاؤ (۱۸، ۶۶)

عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ان کا اور حضرت حر بن قیس بن حصن فزاری کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ وہ حضرت خضر ہیں۔ دونوں کے پاس سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا صاحبِ موسیٰ کے متعلق اختلاف ہو گیا ہے جن سے ملنے کے لیے حضرت موسیٰ نے راستہ پوچھا تھا۔ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے متعلق کچھ سنا ہے؟ فرمایا: ہاں، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے مجمع میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے آکر کہا: کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آپ سے بڑا عالم ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا: نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی فرمائی: کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ہے۔ پس حضرت موسیٰ نے اُن کی طرف کا راستہ پوچھا تو اللہ نے مچھلی کو نشانی بنا دیا اور اُن سے کہا گیا کہ جب تم سے مچھلی گم ہو جائے تو لوٹ آنا کیونکہ وہاں اُن سے ملو گے۔ پس یہ سمندر میں مچھلی کی نشانی دیکھتے رہے۔ تو حضرت موسیٰ سے اُن کے خادم نے

وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَىٰ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللهُ تَعَالَىٰ فِي كِتَابِهِ.

کہا: کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے یاد رکھنے سے شیطان نے بھلا دیا۔ فرمایا کہ اسی کو تو ہم تلاش کرتے ہیں۔ پس وہ اپنے قدموں کے نشانوں پر لوٹے۔ پس انہیں حضرت خضر مل گئے۔ ان کے اس واقعے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

بَابٌ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ اے اللہ اسے کتاب سکھا۔

۷۵ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! اسے کتاب (قرآن مجید) کا علم عطا فرما۔

ف: معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جسم سے کسی چیز کا لگنا باعثِ برکت ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بڑے خوش نصیب تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں از راہِ شفقت سینے سے لگایا تھا۔ یہ تو پہلے گویا عالم ہی جانتے کہ آپ کے جسم نے اپنے بے پایاں جمال کے سینے سے چمٹا کر کیا عطا فرمایا یعنی وہ جانیں جنہوں نے عطا فرمایا اور جنہوں نے ان کے دریائے کرم سے حصہ لے کر فیض کیا۔ یہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اسی دعا کا اثر تھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ہر فن میں رئیس المفسرین مانا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ مَتَىٰ يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيرِ

بچے کا سماع کب قابلِ قبول ہوتا ہے۔

۷۶ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَىٰ حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِمِنًى إِلَىٰ غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَٰلِكَ عَلَيَّ.

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منٰی میں بغیر کسی دیوار کی آڑ کے نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میں کسی صف کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور ایک صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے مجھے ایسا کرنے سے نہیں روکا۔

۷۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ

محمد بن یوسف، ابو مسہر، محمد بن حرب، زبیدی، زہری سے روایت ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈول سے

قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِي وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِيْنَ مِنْ دَلْوٍ۔

بَابُ الْخُرُوْجِ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ فِيْ حَدِيْثٍ وَّاحِدٍ۔

۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ قَاضِيْ حِمْصَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّيْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسَى الَّذِيْ سَأَلَ السَّبِيْلَ إِلٰى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أُبَيٌّ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ يَقُوْلُ بَيْنَمَا مُوْسٰى فِيْ مَلَإٍ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى لَا فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى مُوْسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ السَّبِيْلَ إِلٰى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوْتَ آيَةً وَّقِيْلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوْسٰى يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوْتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتٰى مُوْسٰى لِمُوْسٰى أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا أَنْسَانِيْهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ۔

بَابٌ ۱۴ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ۔

۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

پانی لے کر میرے منہ میں کلی فرمائی جب کہ میری عمر پانچ سال تھی۔

طلب علم میں نکلنا اور حضرت جابر بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن انیس کی طرف ایک حدیث کی خاطر ایک مہینے کا سفر کیا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ان کا حضرت حر بن قیس بن حصن سے حضرت موسیٰ کے بارے میں اختلاف ہوا۔ پس دونوں کے پاس سے حضرت ابی بن کعب گزرے تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلا کر کہا میرا اور اس دوست کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے متعلق اختلاف ہو گیا ہے جن کی ملاقات کے لیے راستہ پوچھا تھا کیا آپ نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے۔ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے متعلق بیان فرماتے ہوئے سنا۔ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے مجمع میں جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی نے آکر کہا کیا آپ کو ایسا شخص معلوم ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو حضرت موسیٰ نے کہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی فرمائی کیوں نہیں ہمارا بندہ خضر ہے۔ پس انہوں نے ان سے ملنے کے لیے راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو ان کے لیے نشانی قرار دیا اور ان سے کہا گیا کہ جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو لوٹ آنا وہ تمہیں مل جائے گا۔ موسیٰ کے خادم نے موسیٰ سے کہا کیا آپ نے دیکھا جب ہم پتھر کے پاس آئے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور اسے یاد رکھنا مجھے شیطان نے بھلایا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش تھی۔ پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے اور حضرت خضر کو پا لیا یہ ہے دونوں حضرات کا واقعہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ إِسْحَاقُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ قَاعٌ يَعْلُوهُ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِي مِنَ الْأَرْضِ ◆

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ہدایت اور علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا اُس کی مثال زوردار بارش جیسی ہے جو عمدہ زمین پر برسی تو وہ اُسے قبول کر کے گھاس اور خوب سبزہ اُگاتی ہے جب کہ زمین کا بعض حصہ سخت ہوتا ہے جو پانی کو روک لیتا ہے تو لوگ اُس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں کہ پیتے ہیں، پلاتے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں جب کہ کچھ بارش دوسرے حصے پر پڑی جو چٹیل میدان ہے، نہ پانی کو روکے اور نہ سبزہ اُگائے۔ پہلی مثال اُس کی ہے جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور نفع حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی اُسے سیکھا اور سکھایا۔ جب کہ وہ دوسرے کی مثال ہے جس نے سر اٹھا کر اس کی طرف نہ دیکھا اور اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا ہے۔
امام بخاری نے فرمایا کہ اسحاق نے ابو اسامہ سے روایت کی ہے۔ کہ زمین کا ایک حصہ وہ ہے جو پانی کا ذخیرہ جمع کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ سطح زمین کے برابر ہو جاتا ہے۔

بَابُ ۲۱ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ وَقَالَ رَبِيعَةُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يُضَيِّعَ نَفْسَهُ ◆

علم کا اُٹھنا اور جہالت کا پھیلنا۔
ربیعہ کا قول ہے کہ جس کے پاس تھوڑا علم بھی ہے اُس کے لیے مناسب نہیں کہ اپنی جان کو ضائع کرے۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا ◆

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اُٹھ جائے گا، جہالت مستقل ہو جائے گی، شراب پی جائے گی اور بدکاری عام ہو جائے گی۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ ◆

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد کوئی بیان نہیں کرے گا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم گھٹ جائے گا، جہالت پھیل جائے گی بدکاری عام ہو جائے گی، عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد گھٹ جائیں گے۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا ایک ہی مرد ہوگا۔

بَابُ ٢٢ فَضْلِ الْعِلْمِ

علم کی فضیلت

٨٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمَ ۞

حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: مجھے سوتے میں دکھایا گیا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا، میں نے پی لیا یہاں تک کہ اس کی طراوت اپنے ناخنوں سے نکلتی ہوئی محسوس کی۔ پھر اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ علم۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت محمدیہ میں سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی میدان میں نرالی ہی شان ہے کیونکہ بہت مواقع ایسے بھی آئے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کے مطابق کتاب سے موافقت کا شرف حاصل ہوا۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی پیدا ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔ یہ وہ مبارک ہستی تھے جن سے شیطان بھی خوف کھاتا تھا اور کفر کی حد بندی طاقت بھی ان کے خوف سے لرزہ براندام رہتی تھی۔ یہ ملت اسلامیہ کے بہت بڑے محسن ہونے کی بنا پر امت محمدیہ کو ہمیشہ ان کے وجود پر ناز رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے غلاموں میں شمار فرمائے آمین۔

بَابُ ٢٣ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ أَوْ غَيْرِهَا ۞

فتویٰ دینا جب کہ وہ جانور وغیرہ کی پیٹھ پر سوار ہو

٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ۞

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں ٹھہر گئے تاکہ لوگ آپ سے سوال کریں۔ ایک شخص آکر عرض گزار ہوا۔ مجھے معلوم نہ تھا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا؟ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا آکر عرض گزار ہوا۔ مجھے معلوم نہیں تھا لہٰذا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی؟ فرمایا کہ کنکریاں مار لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جس چیز کے بھی مقدم یا مؤخر ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

بَابُ ٢٤ مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّأْسِ ۞

جو ہاتھ یا سر کے اشارے سے استفتاء کا جواب دے۔

٨٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي حَجَّتِهِ ۞

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کے حج کے موقع پر سوال کیے گئے۔ کسی نے کہا کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ آپ نے

فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ فَاَوْمٰى بِيَدِهٖ قَالَ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَاَوْمٰى بِيَدِهٖ وَلَا حَرَجَ ۞

۸۵ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْهَرْجُ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ فَحَرَّفَهَا كَاَنَّهٗ يُرِيْدُ الْقَتْلَ ۞

۸۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى عَلَانِيَ الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰى رَاْسِي الْمَاءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ اَكُنْ اُرِيْتُهٗ اِلَّا رَاَيْتُهٗ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبَ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِيْ اَيَّهُمَا قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلٰثًا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُوْقِنًا بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ ۞

دستِ مبارک کے اشارے سے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے تو آپ نے دستِ کرم کے اشارے سے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ تو دستِ مبارک کو اس طرح حرکت دے کر فرمایا گویا آپ قتل مراد لے رہے تھے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس آئی اور وہ نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور لوگ قیام میں تھے۔ کہا سبحان اللہ۔ میں نے کہا کیا نشانی ہے؟ انہوں نے سر کے اشارے سے ہاں کہا۔ پس میں بھی کھڑی ہو گئی یہاں تک کہ بے ہوشی چھا گئی تو اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے دکھائی نہیں گئی تھی لیکن وہ میں نے اس جگہ دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی۔ پس مجھ پر وحی فرمائی گئی کہ تمہاری قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا۔ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے کس طرح فرمایا مثل یا قریب، جیسے فتنہ دجال کے ساتھ۔ کہا جائے گا کہ تو اس شخص کے متعلق کیا جانتا ہے؟ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ایمان والا فرمایا یا یقین رکھنے والا تو وہ کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تو ہم نے ان کی بات مانی اور ان کی پیروی کی۔ تین دفعہ کہے گا کہ یہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا جائے گا کہ مزے سے سو جا۔ ہمیں معلوم تھا کہ تو ان پر یقین رکھنے والا ہے۔ جو منافق یا شک کرنے والا ہوگا۔ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے دونوں میں سے کونسا فرمایا، وہ کہے گا کہ نہیں جانتا۔ لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تو وہی کہہ دیتا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ جب سورج یا چاند کو گرہن لگے تو نماز پڑھنی چاہیے۔ یہ نماز فقہاء کے نزدیک مستحب ہے۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اس نمازِ کسوف کے دوران پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کائنات کی ہر چیز کا مشاہدہ کروا دیا اور ممکن ہے کہ پروردگار نے اپنا دیدار بھی کروا دیا ہو جیسا کہ علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں بیان کیا

ہے۔ کائنات میں سے جنت و دوزخ تک کا مشاہدہ بھی کر لیا اور اسی موقع کی بعض دوسری حدیثوں میں ہے کہ آپ نے پھلوں سے لدی ہوئی جنت کی ایک ٹہنی کو توڑنا چاہا تھا۔ ان حدیثوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ نگاہِ مصطفیٰ کہاں تک دیکھتی ہے اور آپ کے ہاتھ کہاں تک کی چیزوں کو پکڑ سکتے ہیں۔ آپ کے حقیقی مشاہدے کی دو صورتیں ہیں کہ ہمہ وقت مشاہدۂ حق میں مشغول رہنے کے باوجود جب چاہیں کائنات کے بعض حصے یا ساری کائنات کا مشاہدہ کر لیں جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلَىٰ مَا هُوَ كَائِنٌ فِيهَا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَىٰ كَفِّي هٰذِهِ (طبرانی، بیہقی، زرقانی علی المواہب اللدنیہ)	بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دنیا کے پردے اٹھا دیئے ہیں تو میں اسے دیکھ رہا ہوں اور اسے بھی جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے، جیسے میں اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

گویا ہتھیلی کا دیکھنا اور پوری دنیا کو دیکھنا نگاہِ مصطفیٰ کے سامنے ایک جیسی بات ہے کیونکہ خدائے ذوالمنن نے اپنے فضل و کرم سے اپنے محبوب کو نگاہ ہی ایسی عطا فرمائی ہے کہ ان سے دنیا اور اس کی کوئی چیز بھلا کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے جبکہ دنیا کا خالق و مالک ہی دستِ قدرت کے اس شہکار سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اسی پہ ایک عارفِ کامل نے فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اس مشاہدے کی دوسری صورت یہ ہے کہ محبوب تو مشاہدۂ حق میں مشغول ہو اور قادرِ مطلق جب چاہے تو پوری کائنات کو سمٹ کر ایک جگہ میں سمیٹ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشاہدہ کروا دے اور بیک وقت مشاہدۂ حق بھی ہو اور مشاہدۂ کائنات بھی اور دونوں میں سے کوئی سا مشاہدہ دوسرے کے راستے میں رکاوٹ بھی نہ بنے جیسا کہ نمازِ کسوف سے متعلق ان حدیثوں سے ثابت ہے اور یہ مشاہدۂ کائنات محبوبِ پروردگارِ عالم نے حالتِ نماز میں یعنی مشاہدۂ حق کے دوران کر دایا۔ قرآن و حدیث سے تو ایسا ہی ثابت ہے اور اس کے برعکس جو نگاہِ مصطفیٰ کو دیوار کے پرے والے حالات سے بے خبر بتاتے ہیں تو یہ مقامِ مصطفیٰ سے بے خبری کا کرشمہ ہے۔

تیسری بات اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوئی کہ قبر میں مردے سے سوالات ہوتے ہیں اور ہر ایک کی کامیابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچاننے پر موقوف ہے۔ اس حدیث میں ھٰذَا الرَّجُل ہے اور دوسری حدیثوں میں مَا تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ آیا ہے ان تصریحات سے واضح ہے کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایک کی قبر میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ آپ کے اس حاضر و ناظر ہونے کو سر کی آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا بلکہ اس کے لیے ایمانی آنکھیں یعنی چشمِ بصیرت ہی درکار ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ۔ یہ فراست ہر مومن کو علیٰ قدرِ مراتب ملی ہوئی ہوتی ہے اور اسی سے قبر میں آپ کو پہچانا جاتا ہے۔ کافر اور منافق چونکہ اس نظر سے محروم ہوتے ہیں لہٰذا وہ آپ کو قبر میں پہچان نہیں سکیں گے خواہ انہوں نے آپ کو دنیا میں دیکھا ہو۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں بھی ایمانی نگاہیں اور فراستِ مومنانہ عطا فرمائے۔ آمین۔

بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى أَنْ يَحْفَظُوا الْإِيمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وفد عبد القیس کو ترغیب دینا کہ اپنے ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور پچھلوں کو بتا دیں

حضرت مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور انہیں بھی علم سکھاؤ۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْوَفْدُ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى قَالُوا إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ رُبَّمَا قَالَ النَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوهُ مَنْ وَرَاءَكُمْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کون لوگ ہیں یا کس قوم سے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ ربیعہ سے۔ فرمایا کہ اس قوم یا اس وفد کو خوش آمدید بغیر رسوائی اور ندامت کے۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ کی خدمت میں بڑی دور سے حاضر ہوئے ہیں جبکہ ہمارے اور آپ کے درمیان یہ قبیلہ مضر کفار کا ہے لہٰذا ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں پس ہمیں ایسے کام کا حکم فرمائیے جو ہم اپنے پچھلوں کو بھی بتا دیں اور اس کے باعث جنت میں داخل ہو جائیں۔ پس آپ نے انہیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا یعنی انہیں اکیلے اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اکیلے اللہ پر ایمان لانا کیا ہے عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے خمس ادا کرنا نیز انہیں کدو کے تونبے، سبز ٹھلیا، برتن اور رال لگے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ انہوں (ابو جمرہ) نے کبھی النقیر کہا اور کبھی المقیر۔ اور حضور نے ارشاد فرمایا کہ انہیں یاد کر لو اور اپنے پچھلوں کو بتا دینا۔

بَابُ الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ

درپیش مسئلہ کے لیے سفر کرنا۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ

محمد بن مقاتل ابو الحسن، عبد اللہ، عمر بن سعید بن ابی حسین، عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابو اہاب بن عزیز کی صاحبزادی سے شادی کی تو ایک عورت نے ان کے پاس آ کر کہا۔ میں نے عقبہ اور جس عورت سے انہوں نے شادی کی

فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ ‎+

بَابُ التَّنَاوُبِ فِي الْعِلْمِ ‎+

٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح قَالَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا فَقَالَ أَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ ‎+

بَابُ الْغَضَبِ فِي الْمَوْعِظَةِ وَالتَّعْلِيمِ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ ‎+

٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلَاةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ

کی، دونوں کو دودھ پلایا۔ حضرت عقبہ نے اُس سے کہا، مجھے تو معلوم نہیں کہ آپ نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ آپ نے بتایا۔ پس وہ سوار ہو کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ کہا گیا۔ پس حضرت عقبہ نے اُسے جدا کر کے دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔

علم کے لیے باری مقرر کرنا

ابوالیمان، شعیب، زہری ——— ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابو ثور، حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں اور میرا انصاری ہمسایہ جو بنو امیہ بن زید سے تھا ہم دونوں مدینہ منورہ کے عوالی میں رہتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری سے حاضر ہوتے۔ ایک دن وہ اور ایک روز میں۔ جب روز میں حاضر ہوتا تو اُس روز کی وحی وغیرہ کی خبریں اُسے لا کر دیتا اور جب وہ جاتا تو اسی طرح کرتا۔ میرا انصاری دوست اپنی باری پر حاضر ہوا تو زور سے میرا دروازہ پیٹا اور کہا، وہ یہاں ہے! میں گھبرا گیا، نکلا تو کہا کہ زبردست سانحہ ہو گیا ہے۔ پس میں حفصہ کے پاس پہنچا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں (ازواجِ مطہرات) کو طلاق دے دی ہے؟ کہا کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کھڑے کھڑے عرض گزار ہوا، کیا آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا، نہیں۔ تو میں نے اَللّٰہُ اَکْبَر کہا۔

نصیحت کرنے اور تعلیم دینے میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر ناراض ہونا۔

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مشکل ہے کہ میں نماز میں شامل نہ ہو سکوں کیونکہ فلاں امام بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس دن سے زیادہ ناراض کبھی نہیں دیکھا تھا۔ فرمایا، اے لوگو! تم متنفر کرتے ہو، جو

غَضَبًا مِنْ يَوْمِئِذٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مُنَفِّرُونَ فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ ◆

۹۱ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا أَوْ قَالَ وِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ قَالَ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَمَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ ◆

۹۲ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ◆

بَابُ مَنْ بَرَكَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الْإِمَامِ أَوِ الْمُحَدِّثِ ◆

۹۳ – حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ

تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ ان میں بیمار کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

◆

عبداللہ بن محمد، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال مدنی، ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن، یزید مولیٰ منبعث، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے لقطہ (گری پڑی چیز) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی بندش یا سربند کو پہچان لو اور اس کی تھیلی کو ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اور پھر اس سے فائدہ حاصل کر لو، اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کے سپرد کر دو۔ عرض گزار ہوا کہ گم شدہ اونٹ! آپ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ رخسارے یا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا واسطہ! اس کا مشکیزہ اور اس کے موزے اس کے پاس ہیں، گھاٹ پر پانی پیئے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پا لے۔ عرض کی کہ گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے بھائی کی یا بھیڑیے کی ہے۔

ابوبردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسے سوالات کیے جو ناپسند تھے۔ جب زیادہ کیے تو آپ ناراض ہو گئے۔ پھر لوگوں سے فرمایا کہ جو چاہو مجھ سے پوچھو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے۔ جب حضرت عمر نے آپ کے چہرۂ انور کی حالت دیکھی تو عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

جو امام یا محدث کے حضور زانو کے ادب تہ کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: میرا باپ کون

مَنْ أَبِي؟ قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا فَسَكَتَ ۔

بَابُ مَنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ ثَلَاثًا لِيُفْهَمَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا ۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا ۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ۔

بَابُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ

۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَؤُهَا فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ

ہے؟ تو فرمایا کہ حذافہ۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھو۔ پس حضرت عمر اپنے زانو کے بل کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ یہیں چند بار کہا تو آپ نے سکوت فرمایا۔

جو سمجھانے کے لئے بات کو تین دفعہ اعادہ کرے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی بات سے پرہیز کرنا، اس کا تکرار کیا۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں نے پہنچا دیا۔ تین دفعہ کہا۔

عبدہ، عبد الصمد، عبد اللہ بن مثنیٰ، ثمامہ بن عبد اللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بات کرتے تو اسے تین بار دہراتے تاکہ وہ ذہن نشین ہو جائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے اور انہیں سلام کرتے تو تین دفعہ سلام کیا کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے۔ جب آپ ہم سے ملے تو نماز عصر کا وقت تنگ ہو رہا تھا۔ ہم وضو کر رہے تھے تو اپنے پیروں پر پانی ملنے لگے۔ آپ نے باآواز بلند فرمایا۔ ایڑیوں کی آگ سے خرابی ہے۔ دو یا تین دفعہ فرمایا۔

آدمی کا اپنی لونڈی اور گھر والوں کو تعلیم دینا

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمیوں کے لیے دو گنا اجر ہے۔ جو کہ اہل کتاب ہو کر اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد مصطفیٰ پر ایمان لایا۔ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بجا لائے اور اپنے مالکوں کے حقوق پورے کرے۔ وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو تو اس سے وطی کرے اور اسے زیور تہذیب و تعلیم سے خوب آراستہ کر کے اس کے ساتھ نکاح کرے تو اس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔ پھر عامر نے فرمایا کہ ہم نے یہ بغیر کسی معاوضہ کے تمہیں دے دی حالانکہ اس سے چھوٹی حدیث

عادوا أعقابا لهم بكفرهم وقد كان يرتحل فيهما دونهما إلى المدينة۔

باب عظة الإمام النساء وتعليمهن

٩٧ - حدثنا سليمان بن حرب قال ثنا شعبة عن أيوب قال سمعت عطاء بن أبي رباح قال سمعت ابن عباس قال أشهد على النبي صلى الله عليه وسلم أو قال عطاء أشهد على ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج ومعه بلال فظن أنه لم يسمع النساء فوعظهن وأمرهن بالصدقة فجعلت المرأة تلقي القرط والخاتم وبلال يأخذ في طرف ثوبه وقال إسماعيل عن أيوب عن عطاء قال ابن عباس أشهد على النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب الحرص على الحديث

٩٨ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني سليمان عن عمرو بن أبي عمرو عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي هريرة أنه قال قيل يا رسول الله من أسعد الناس بشفاعتك يوم القيامة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد ظننت يا أبا هريرة أن لا يسألني عن هذا الحديث أحد أول منك لما رأيت من حرصك على الحديث أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة من قال لا إله إلا الله خالصا من قلبه أو نفسه۔

باب كيف يقبض العلم

وكتب عمر بن عبد العزيز إلى أبي بكر بن حزم انظر ما كان من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكتبه فإني خفت دروس العلم وذهاب العلماء ولا يقبل إلا حديث النبي صلى الله عليه وسلم وليفشوا العلم وليجلسوا حتى يعلم من لا يعلم فإن العلم لا يهلك حتى يكون

کے لیے مدینہ منورہ تک کا سفر کیا جاتا ہے۔

امام کا عورتوں کو سمجھانا اور تعلیم دینا

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں یا عطاء نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس پر گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے آپ نے خیال فرمایا کہ عورتوں نے خطبہ نہیں سنا ہے لہٰذا انہیں نصیحت فرمائی اور صدقہ کا حکم دیا۔ پس کوئی بالی اور کوئی انگوٹھی ڈالنے لگی جنہیں حضرت بلال اپنے کپڑے کے پلو میں لینے لگے — اسمٰعیل از ایوب عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس نے اشهد على النبي صلى الله عليه وسلم فرمایا۔

علم حدیث کا ذوق و شوق

سعید بن ابو سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! قیامت کے روز آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! میرا بھی یہی خیال تھا کہ اس چیز کے بارے میں تم سے پہلے کوئی مجھ سے سوال نہیں کرے گا کیونکہ میں نے حدیث میں تمہارا ذوق و شوق دیکھا ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کا مستحق وہ ہوگا جس نے دل و جان کی گہرائی سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (یعنی یہ کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ) کہا ہوگا۔

علم کیسے اٹھا لیا جائے گا!

عمر بن عبد العزیز نے ابوبکر بن حزم کے لیے لکھا کہ تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جتنی حدیثیں ہیں انہیں لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے مٹ جانے اور علماء کے چلے جانے کا ڈر ہے اور کوئی چیز قبول نہ کرنا مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث۔ علم کو پھیلاؤ اور اہل علم کے پاس بیٹھا کرو یہاں تک کہ جو نہیں جانتے ہوں انہیں جان جائیں کیونکہ علم مٹتا نہیں جب تک اسے راز نہ بنایا جائے۔

سِرًّا ۔

۹۹ ۔ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ بِذٰلِكَ يَعْنِي حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلٰى قَوْلِهِ ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ ۔

۱۰۰ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا قَالَ الْفِرَبْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ ۔

بَابٌ هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمٌ عَلٰى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ ۔

۱۰۱ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَيْنِ ۔

۱۰۲ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلٰثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ ۔

بَابُ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ

علاء بن عبد الجبار، عبد العزیز بن مسلم، عبد اللہ بن دینار نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے مذکورہ خط کو ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ تک نقل کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، اللہ تعالیٰ علم کو اچانک نہیں اٹھائے گا کہ بندوں سے چھین لے بلکہ علماء کو وفات دے کر علم کو اٹھائے گا، یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنے مقتدا بنا لیں گے۔ ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو علم کے بغیر فتوے دیں گے۔ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے —— فربری، عباس، قتیبہ، جریر، ہشام سے بھی مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

کیا عورتوں کو تعلیم دینے کے لیے دن مقرر کیا جائے

ابو صالح ذکوان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عورتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں، آپ کی جانب مرد ہم سے آگے نکل گئے لہٰذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیجیے۔ آپ نے ایک روز کا وعدہ فرمایا، اس میں ان سے ملے چنانچہ نصیحت فرمائی اور احکام بتائے۔ ان کے ساتھ یہ بھی ان سے فرمایا، تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے تین بچے آگے بھیجے مگر وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہو جائیں گے۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ دو بچے؟ فرمایا کہ دو بچے بھی۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عبد الرحمن بن اصبہانی، ذکوان، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا —— عبد الرحمن اصبہانی، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تین بچے جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

جو کوئی بات سنے اور سمجھ نہ سکے لہٰذا پھر سمجھنے یہاں تک

فَرَاجَعَهُ حَتّٰى يَعْرِفَهُ ۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ اِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتّٰى تَعْرِفَهُ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَتْ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ ۔

بَابٌ لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي اَيُّهَا الْاَمِيرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ فِيهَا فَقُولُوا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِاَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ ۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ ذُكِرَ

کر سمجھ جاتے۔

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کوئی بات سنتیں اور سمجھتیں نہ تو آپ دوبارہ دریافت کرتیں یہاں تک کہ سمجھ لیتیں، اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کا حساب ہوا وہ عذاب دیا گیا۔ تب حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا، عنقریب اُن سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا (۸۴:۸)۔ فرمایا کہ یہ تو اعمال کا پیش ہونا ہے اور جس سے پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہوا۔

حاضر کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچادے

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے فرمایا جب کہ وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا کہ اے امیر! مجھے اجازت دیجیے کہ آپ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد بیان کروں جو آپ نے فتح مکہ کے اگلے روز فرمایا۔ اسے میرے دونوں کانوں نے سنا، دل نے محفوظ رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب کہ آپ فرما رہے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا، مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم کیا ہے لوگوں نے اُسے حرم نہیں کیا۔ پس کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی اللہ کے رسول کی اجازت کی دلیل لائے تو اُن سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی جب کہ تمہیں تو اجازت نہیں دی تھی اور مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی گئی پھر آج اس کی حرمت کل کی طرح لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ حاضر کو چاہیے کہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابو شریح سے کہا گیا کہ عمرو نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا کہ اے ابو شریح! میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں، نافرمان اور خون خرابہ کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دی جاتی۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد راوی کا

النبي صلى الله عليه وسلم قال فإن دماءكم وأموالكم قال محمد وأحسبه قال وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا ألا ليبلغ الشاهد منكم الغائب وكان محمد يقول صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ذلك ألا هل بلغت مرتين ۔

باب إثم من كذب على النبي صلى الله عليه وسلم

۱۰۶ - حدثنا علي بن الجعد قال أخبرنا شعبة قال أخبرني منصور قال سمعت ربعي بن حراش يقول سمعت عليا يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تكذبوا علي فإنه من كذب علي فليلج النار ۔

۱۰۷ - حدثنا أبو الوليد قال حدثنا شعبة عن جامع بن شداد عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن أبيه قال قلت للزبير إني لا أسمعك تحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كما يحدث فلان وفلان قال أما إني لم أفارقه ولكن سمعته يقول من كذب علي فليتبوأ مقعده من النار ۔

۱۰۸ - حدثنا أبو معمر قال حدثنا عبد الوارث عن عبد العزيز قال أنس إنه ليمنعني أن أحدثكم حديثا كثيرا أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تعمد علي كذبا فليتبوأ مقعده من النار ۔

۱۰۹ - حدثنا المكي بن إبراهيم قال حدثنا يزيد بن أبي عبيد عن سلمة هو ابن الأكوع قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يقل علي ما لم أقل فليتبوأ مقعده من النار ۔

۱۱۰ - حدثنا موسى قال حدثنا أبو عوانة عن أبي حصين عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تسموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي ومن

بیان ہے کہ میرے خیال میں یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں۔ چاہئے کہ حاضر غائب تک پہنچا دے اور محمد راوی کہا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا کہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔

اس کا گناہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ بولے۔

علی بن جعد، شعبہ، منصور، ربعی بن حراش نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے جھوٹی بات منسوب نہ کرو کیونکہ جو میرے متعلق جھوٹ بولے وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا میں نہیں سنتا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوں جیسے فلاں اور فلاں بیان کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میں حضور سے کبھی جدا نہیں رہا لیکن میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو مجھ سے جھوٹی بات منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

عبد العزیز سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تم سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جان بوجھ کر میرے متعلق جھوٹی بات کہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنا لے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو میرے متعلق ایسی بات کہے کہ میں نے نہ کہی ہو تو وہ جہنم کے اندر اپنا ٹھکانا بنا لے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو واقعی اس نے مجھے

رآني في المنام فقد رآني فإن الشيطان لا يتمثل في صورتي ومن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار۔

باب كتابة العلم

۱۱۱۔ حدثنا محمد بن سلام قال انا وكيع عن سفيان عن مطرف عن الشعبي عن أبي جحيفة قال قلت لعلي رضي الله عنه هل عندكم كتاب قال لا إلا كتاب الله أو فهم أعطيه رجل مسلم أو ما في هذه الصحيفة قال قلت وما في هذه الصحيفة قال العقل وفكاك الأسير ولا يقتل مسلم بكافر۔

۱۱۲۔ حدثنا أبو نعيم الفضل بن دكين قال ثنا شيبان عن يحيى عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن خزاعة قتلوا رجلا من بني ليث عام فتح مكة بقتيل منهم قتلوه فأخبر بذلك النبي صلى الله عليه وسلم فركب راحلته فخطب فقال إن الله حبس عن مكة القتل أو الفيل قال محمد واجعلوه على الشك كذا قال أبو نعيم القتل أو الفيل وغيره يقول الفيل وسلط عليهم رسول الله والمؤمنون ألا وإنها لم تحل لأحد قبلي ولا تحل لأحد بعدي ألا وإنها حلت لي ساعة من نهار ألا وإنها ساعتي هذه حرام لا يختلى شوكها ولا يعضد شجرها ولا تلتقط ساقطتها إلا لمنشد فمن قتل فهو بخير النظرين إما أن يعقل وإما أن يقاد أهل القتيل فجاء رجل من أهل اليمن فقال اكتب لي يا رسول الله فقال اكتبوا لأبي فلان فقال رجل من قريش إلا الإذخر يا رسول الله فإنا نجعله في بيوتنا وقبورنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم إلا الإذخر إلا الإذخر۔

۱۱۳۔ حدثنا علي بن عبد الله قال ثنا سفيان

دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

علمی باتیں لکھنا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کیا آپ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ فرمایا نہیں سوائے اللہ کی کتاب کے یا وہ فہم جو مسلمان آدمی کو عطا فرمائی جاتی ہے یا جو کچھ اس کتابچے میں ہے۔ میں نے کہا اس کتابچے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت اور قیدی کے متعلق احکام اور یہ کہ کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خزاعہ والوں نے بنی لیث کے ایک آدمی کو فتح مکہ کے سال اپنے ایک مقتول کے بدلے قتل کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ سواری پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے قتل یا ہاتھی کو روک دیا ہے۔ محمد راوی کا بیان ہے کہ اسے شک میں رکھو۔ ابو نعیم نے بھی قتل یا ہاتھی کہا ہے جب کہ دوسرے ہاتھی کہتے ہیں اور اللہ کے رسول کو ان پر مسلط کیا اور ایمان والوں کو۔ خبردار! یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہے۔ آگاہ رہو کہ میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا تھا اور اس ساعت کے بعد حرام ہے۔ نہ اس کا کانٹا توڑا جائے، نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر تلاش کرنے والے کے لیے۔ اگر کوئی قتل کیا جائے تو اسے دو باتوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے، چاہے دیت لے لے یا قصاص لے۔ پس اہل یمن کا ایک آدمی آ کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! یہ مجھے لکھ دیجیے۔ فرمایا کہ ابو فلاں کو لکھ دو۔ قریش میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کیونکہ اسے ہم اپنے گھروں اور قبروں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اذخر کے سوا، اذخر کے سوا۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، وہب بن منبہ ان کے بھائی سے

قال ثنا عمرو قال اخبرني وهب بن منبه عن اخيه قال سمعت ابا هريرة يقول ما من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احد اكثر حديثا عنه مني الا ما كان من عبد الله بن عمرو فانه كان يكتب ولا اكتب تابعه معمر عن همام عن ابي هريرة ٭

۱۱۴ - حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال لما اشتد بالنبي صلى الله عليه وسلم وجعه قال ائتوني بكتاب اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده قال عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم غلبه الوجع وعندنا كتاب الله حسبنا فاختلفوا وكثر اللغط قال قوموا عني ولا ينبغي عندي التنازع فخرج ابن عباس يقول ان الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين كتابه ٭

باب ۸۲ العلم والعظة بالليل ٭

۱۱۵ - حدثنا صدقة قال اخبرنا ابن عيينة عن معمر عن الزهري عن هند عن ام سلمة وعمرو ويحيى بن سعيد عن الزهري عن هند عن امراة عن ام سلمة قالت استيقظ النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فقال سبحان الله ماذا انزل الليلة من الفتن وماذا فتح من الخزائن ايقظوا صواحب الحجر فرب كاسية في الدنيا عارية في الآخرة ٭

روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی مجھ سے زیادہ حدیثیں روایت کرنے والا نہیں ماسوائے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے کیونکہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔ متابعت کی اس کی معمر بن ہمام نے حضرت ابو ہریرہ سے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علالت بڑھ گئی تو فرمایا۔ میرے پاس لکھنے کی چیزیں لاؤ تاکہ میں تحریر لکھ دوں جو تم میرے بعد گمراہ نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مرض کا غلبہ ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے پاس موجود ہے جو کافی ہے۔ اس پر اختلاف کیا گیا اور بڑا شور و غل ہو گیا۔ فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور میرے پاس جھگڑا مناسب نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس یہ کہتے ہوئے باہر نکلے ہائے مصیبت، بڑی مصیبت جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی تحریر کے درمیان میں حائل ہو گئی۔

رات کے وقت تعلیم و تذکیر

صدقہ، ابن عیینہ، معمر، زہری، ہند، حضرت ام سلمہ ـــــ عمرو، یحییٰ بن سعید، زہری، ایک عورت سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے اور فرمایا۔ سبحان اللہ آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے ہیں اور کتنے خزانے کھول دیے گئے ہیں۔ ان حجرے والیوں کو جگاؤ، دنیا میں لباس پہننے والی کتنی ہی ایسی ہیں جو آخرت میں ننگی ہوں گی۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگاہ مصطفیٰ دوسرے انسانوں کی نگاہوں جیسی نہیں ہے بلکہ آپ کی نگاہیں تمام کاملین کی نگاہوں سے بھی تیز تر ہیں جن کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نازل ہونے والے فتنے اپنی اصل شکل و صورت میں نظر آجاتے ہیں اور رحمت کے جو خزانے کھولے جاتے ہیں وہ بھی حالانکہ ان چیزوں کو عام نگاہیں نہیں دیکھ سکتیں کیونکہ عام نگاہوں کے لیے ان کی کوئی ایسی صورت نہیں ہے جن سے یہ محسوس ہو سکیں۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساری کائنات سے افضل و اعلیٰ بنایا ہے تو انہیں خواص بھی ایسے عطا فرمائے ہیں جو کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائے۔ آپ کے ایسے خصائص کا انکار کرنا گویا آپ کے منصب کا انکار کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ السَّمَرِ بِالْعِلْمِ

۱۱۶ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ ۔

۱۱۷ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيِّمُ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ ۔

بَابُ حِفْظِ الْعِلْمِ

۱۱۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا ثُمَّ يَتْلُو إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى إِلَى قَوْلِهِ الرَّحِيمُ إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهِ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ ۔

۱۱۹ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ

رات کو علمی مذاکرہ کرنا

سالم اور ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیں اپنی حیات مبارک کے آخری دنوں میں نماز عشاء پڑھائی۔ جب سلام پھیر دیا تو کھڑے ہو کر فرمایا۔ کیا آپ نے اس رات کو دیکھا کیونکہ اس سے ایک صدی بعد کوئی ایک بھی باقی نہیں رہے گا جو آج زمین کی پشت پر چل رہا ہے۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ ام المومنین نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر میں رات گزاری اور اس رات نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کے پاس ہی تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ کر اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ بچہ سو گیا یا اس جیسا کلمہ فرمایا پھر کھڑے ہو گئے اور میں بھی آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے اپنی دائیں طرف کر لیا۔ پس پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

علم کو محفوظ کرنا

اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ کثرت سے حدیث روایت کرتا ہے۔ اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی روایت نہ کرتا۔ پھر تلاوت کی بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو نازل کیا ہم نے نشانیوں سے اور ہدایت (۱۵۹) بے شک ہمارے مہاجر بھائی تو خرید و فروخت میں بازاروں کے اندر لگے رہتے اور ہمارے انصاری بھائی اپنے کھیتوں اور باغات میں کام کرتے جبکہ ابوہریرہ اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا لازم کیے ہوتے تھا وہ حاضر رہتا جب دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ یاد رکھتا جسے دوسرے یاد نہیں رکھ سکتے تھے۔

سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

ثنا محمد بن ابراهيم بن دينار عن ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قلت يا رسول الله اني اسمع منك حديثا كثيرا انساه قال ابسط رداءك فبسطته فغرف بيديه ثم قال ضمه فضممته فما نسيت شيئا بعده حدثنا ابراهيم بن المنذر قال حدثنا ابن ابي فديك بهذا او قال فغرف بيده فيه ◆

نے فرمایا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔ فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ۔ پس میں نے اسے بچھا دیا۔ پس آپ نے دونوں ہاتھوں سے لپ ڈالی اور فرمایا لپیٹ لو، میں نے اسے لپیٹ لیا تو کبھی کوئی چیز نہ بھولا — ابراہیم بن منذر نے ابن ابی فدیک سے بھی یہی روایت کیا اور کہا کہ دونوں ہاتھوں سے اس میں لپ ڈالی۔

ف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں اپنے حافظے کی کمزوری (نسیان) کا حال عرض کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ رسالت میں اپنا دکھڑا پیش کرنا اور مدد چاہنا توحید کے منافی اور شرک نہیں ہے کیونکہ پروردگارِ عالم نے انہیں اپنی نعمتوں کے تقسیم کرنے پر مامور فرمایا ہے۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی چادر میں ایک لپ ایسی چیز کی ڈالی جو کسی کو نظر نہیں آتی تھی۔ اس کے بعد حضرت ابوہریرہ کا حافظہ بہت تیز ہو گیا اور وہ کسی چیز کو بھولتے نہیں تھے۔ معلوم ہوا کہ محبوبِ رب ودود نے چادر میں ایک لپ چیز ڈال کر غیر محسوس طریقے پر ان کی حاجت روائی فرما دی تھی۔ اسی لیے تو ایک دانا رازداں نے اس اسلامی ایمانی عقیدے کو یوں بیان کیا ہے۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے۔
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی!

۱۲۰ - حدثنا اسمعيل قال حدثني اخي عن ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعائين فاما احدهما فبثثته واما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم قال ابو عبد الله البلعوم مجرى الطعام

سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو تھیلے علم حاصل کیا۔ ایک کو میں نے لوگوں میں پھیلا دیا ہے جب کہ دوسرے کو اگر میں ظاہر کروں تو یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ البلعوم کھانا اندر جانے کے راستے کو کہتے ہیں۔

باب الإنصات للعلماء ◆

علماء کے حضور خاموش رہنا

۱۲۱ - حدثنا حجاج قال ثنا شعبة قال اخبرني علي بن مدرك عن ابي زرعة عن جرير ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له في حجة الوداع استنصت الناس فقال لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض ◆

ابو زرعہ نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے فرمایا: لوگوں کو خاموش کراؤ۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

باب ما يستحب للعالم اذا سئل اي الناس اعلم فيكل العلم الى الله تعالى ◆

عالم کے لیے مستحب ہے کہ جب اس سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں زیادہ علم کس کا ہے تو علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دے۔

١٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ
بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ
يَزْعُمُ أَنَّ مُوسٰى لَيْسَ بِمُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ
إِنَّمَا هُوَ مُوسٰى آخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ
أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ
أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ
مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ بِهِ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا
فِي مِكْتَلٍ فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ
مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَحَمَلَا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ
حَتّٰى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَنَامَا
فَانْسَلَّ الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي
الْبَحْرِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا
بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسٰى
لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا
وَلَمْ يَجِدْ مُوسٰى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتّٰى جَاوَزَا
الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ
أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ قَالَ
مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا
قَصَصًا فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى
بِثَوْبٍ أَوْ قَالَ تَسَجّٰى بِثَوْبِهِ فَسَلَّمَ مُوسٰى فَقَالَ
الْخَضِرُ وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسٰى
فَقَالَ مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ
أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا
قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسٰى إِنِّي
عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ

سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کی خدمت
میں عرض گزار ہوا کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ وہ بنی اسرائیل والے حضرت
موسیٰ نہیں تھے بلکہ وہ دوسرا موسیٰ ہے۔ فرمایا کہ اللہ کا دشمن جھوٹ
بولتا ہے۔ ہمیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل
میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ عالم کون ہے فرمایا میں سب سے
زیادہ علم والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا کیونکہ علم کی نسبت اُس
کی طرف نہیں کی تھی۔ پس اللہ نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ مجمع البحرین
کے مقام پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض
گزار ہوئے کہ اے رب! مجھے ملوا دے۔ اُن سے کہا گیا کہ زنبیل میں
مچھلی رکھو جہاں وہ گم ہو جائے وہ وہیں ہوگا۔ وہ اپنے خادم یوشع
بن نون کے ساتھ چلے اور مچھلی کو زنبیل میں اُٹھا لیا یہاں تک کہ
جب پتھر کے پاس پہنچے اور سر رکھ کر سو گئے تو مچھلی زنبیل سے
نکل اور سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا جو حضرت موسیٰ اور اُن کے خادم کے لیے
تعجب خیز بات تھی وہ باقی رات اور دن بھر چلتے رہے۔ جب صبح
ہوئی تو حضرت موسیٰ نے خادم سے فرمایا ناشتہ لاؤ ہمیں تو اس سفر میں
تھکاوٹ ہو گئی ہے حالانکہ حضرت موسیٰ کو بالکل تھکاوٹ نہیں ہوئی تھی
مگر جب کہ وہ اُس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا۔ خادم
عرض گزار ہوا کہ آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ جب ہم پتھر کے پاس
پہنچے تو میں مچھلی کو بھول گیا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں
تلاش ہے۔ پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر لوٹے اور
جب پتھر کے پاس پہنچے تو وہاں ایک آدمی کپڑے میں لپٹا ہوا تھا
یا فرمایا کہ کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ نے سلام کیا۔ حضرت
خضر نے کہا کہ آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا! کہا کہ میں موسیٰ
ہوں۔ پوچھا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ کہا۔ ہاں اور اجازت مانگی کہ کیا
میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ مجھے بھی سکھا دیں جو رُشد آپ
کو سکھائی گئی ہے۔ کہا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے اے
موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے علوم میں سے ایک ایسا علم دیا ہے
جس کو آپ نہیں جانتے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم دیا ہے

عَلَى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالَى إِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَإِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا أَوْكَدُ فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسَى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا بِهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِطُولِهِ ۔

جس کو میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پس دونوں ساحل سمندر کے ساتھ چل دیئے کیونکہ کشتی نہ تھی۔ دونوں کے پاس سے ایک کشتی گزری تو ان سے گفتگو کی کہ سوار کر لیا جائے۔ حضرت خضر پہچانے گئے تو کرایہ کے بغیر سوار کر لیے گئے۔ ایک چڑیا آ کر کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر ایک یا دو چونچیں سمندر میں ماریں۔ حضرت خضر نے کہا، اے موسیٰ! میرا اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے اسی طرح ہے جیسے چڑیا کا سمندر میں چونچ مارنا۔ اب حضرت خضر نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ کو توڑ ڈالا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ ان لوگوں نے ہمیں کرایہ کے بغیر اپنی کشتی میں سوار کیا اور آپ نے اسے توڑ دیا تاکہ سوار غرق ہو جائیں۔ کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ بھول پر مواخذہ نہ کیجیے اور میرے معاملے کو تنگی میں نہ ڈالیے۔ فرمایا کہ حضرت موسیٰ سے پہلی بھول ہوئی۔ پس دونوں چل دیئے تو ایک لڑکا لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر نے اوپر سے اس کا سر پکڑا اور تن سے جدا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ نے ایک پاک جان کو ناحق قتل کر دیا۔ کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ یہ اس سے زیادہ تاکید ہے۔ دونوں چل دیئے یہاں تک کہ ایک بستی والوں کے پاس آئے اور ان سے کھانا مانگا تو انہوں نے ضیافت کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے ایک گرنے والی دیوار پائی، پس حضرت خضر نے ہاتھ سے سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا اگر آپ چاہتے تو ان سے مزدوری لے لیتے۔ کہا اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم کرے، ہم چاہتے ہیں کہ وہ صبر کرتے تو دونوں کا مزید واقعہ ہمیں بتا دیا جاتا۔ محمد بن یوسف، علی بن خشرم، سفیان بن عیینہ نے اسے تفصیلاً بیان کیا ہے۔

بَابُ مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا ۔

جو کھڑے کھڑے بیٹھے ہوئے عالم سے سوال کرے۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْقِتَالُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهٗ قَالَ وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

بَابٌ ۸۸ السُّؤَالِ وَالْفُتْيَا عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

بَابٌ ۸۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا أُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَرِبِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيْبٍ مَعَهٗ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوْهُ لَا يَجِيْءُ فِيْهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوْحُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ إِنَّهٗ يُوْحٰى إِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلٰى عَنْهُ قَالَ وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ وَمَا أُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا قَالَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کسے کہا جاتا ہے جبکہ کوئی تو ناراضگی کے باعث لڑتا ہے اور کوئی غیرت داری کی بناء پر لڑتا ہے۔ آپ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ سر اس لیے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا۔ فرمایا۔ محض اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے۔

کنکریاں مارتے وقت مسئلہ پوچھنا

عیسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمرہ کے پاس دیکھا کہ آپ سے سوال کیے جا رہے تھے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ فرمایا کہ کنکریاں مار لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے۔ فرمایا کہ قربانی کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ آپ سے جس چیز کے مقدم یا مؤخر ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ کہ تم کو علم نہیں دیے گئے ہو مگر تھوڑا۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں مدینہ منورہ کے کھنڈرات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ایک چھڑی سے ٹیک لگاتے تھے کہ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزر ہوا۔ بعض نے کہا کہ ان سے روح کے متعلق دریافت کرو جبکہ دوسرے بعض نے کہا کہ دریافت نہ کرو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی بات کہہ دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ بعض نے کہا کہ ہم تو ضرور پوچھیں گے۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا اے ابوالقاسم! روح کیا ہے؟ آپ خاموش ہو گئے تو میں نے کہا کہ آپ کی طرف وحی ہو رہی ہے۔ میں کھڑا رہا جب وہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا اور تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں علم سے نہیں دیا گیا مگر تھوڑا (الاسراء، ۸۵)۔ اعمش نے کہا کہ ہماری قرات میں

الْأَعْمَشُ هِيَ كَذَا فِي قِرَاءَتِنَا وَمَا أُوتُوا ۔

بَابُ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الْاِخْتِيَارِ مَخَافَةَ أَنْ يَقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ عَنْهُ فَيَقَعُوا فِي أَشَدَّ مِنْهُ ۔

١٢٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَيْكَ كَثِيرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ قُلْتُ قَالَتْ لِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابٌ يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابٌ يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ ۔

بَابُ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ أَنْ لَا يَفْهَمُوا وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللهُ وَرَسُولُهُ ۔

١٢٧ - حَدَّثَنَا بِهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ ۔

١٢٨ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا ۔

پڑھنا اُوتُوا ہے۔

جس نے بعض جائز چیزوں کو اس ڈر سے چھوڑ دیا کہ بعض کم فہم لوگ اس سے سخت بات میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

اسود کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن الزبیر نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تم سے بڑے رازدار تھے۔ انھوں نے تم سے کعبہ کے متعلق کیا بات کی؟ میں نے کہا کہ انھوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کا زمانۂ کفر ابھی چند روز کی بات نہ ہوتی تو میں کعبہ کو توڑ کر اس کے دو دروازے بنا دیتا۔ ایک دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے سے باہر نکلتے۔ پس حضرت ابن الزبیر نے ایسا ہی کیا۔

جو تعلیم دینے کے لیے بعض کو مخصوص کرے کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے اُن کے دائرۂ معلومات کے مطابق بات کرو۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور اُس کے رسول کو جھٹلایا جائے۔

عبید اللہ بن موسیٰ، معروف، ابو الطفیل نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس ارشاد کو روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر حضرت معاذ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر اور خادم ہوں۔ فرمایا: اے معاذ! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر اور خادم ہوں۔ فرمایا کہ جو کوئی سچے دل سے گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اُس کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو بتا نہ دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ فرمایا کہ پھر وہ اسی پر تکیہ کر لیں گے۔ حضرت معاذ نے اپنی وفات کے قریب گناہ سے بچنے کی خاطر یہ بات بتائی۔

۱۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ أَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَّكِلُوا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ سے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا میں لوگوں کو اس کی خوش خبری نہ سنا دوں؟ فرمایا نہیں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہ اسی پر اکتفا کر بیٹھیں

بَابٌ ۹۲ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ ۔

علم میں شرمانا

مجاہد کا قول ہے کہ شرمانے والا اور مغرور علم حاصل نہیں کر سکتا حضرت عائشہ نے فرمایا کہ انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں کہ ان کے دین کو سیکھنے میں حیا مانع نہیں ہوتی۔

۱۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِي وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا ۔

زینب بنت اُمّ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت اُمّ سلیم حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت پر غسل واجب ہے جب کہ اُسے احتلام ہو جائے؟ فرمایا ہاں جب کہ وہ پانی دیکھے۔ حضرت اُمّ سلمہ نے منہ ڈھانپ لیا اور عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا۔ ہاں تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلودہ ہو، ورنہ بچہ اس سے مشابہت کیوں رکھتا ہے۔

۱۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَادِيَةِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنَا بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ أَبِي بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ بتاؤ کہ وہ کونسا ہے؟ لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے اور میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ میں شرما گیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خود ہی بتا دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں جو خیال آیا تھا میں نے اس کا والدِ محترم سے ذکر کیا۔ فرمایا اگر تم کہہ دیتے تو مجھے اس سے زیادہ خوشی ہوتی۔

بَابٌ ۹۳ مَنِ اسْتَحْيَا فَأَمَرَ غَيْرَهٗ بِالسُّؤَالِ ۔

جو شرمائے اور دوسرے سے سوال کرنے کے لیے کہے۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ اَنْ يَّسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُّهِلَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمْ اَفْقَهْ هٰذِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ مَنْ اَجَابَ السَّائِلَ بِاَكْثَرَ مِمَّا سَاَلَهُ

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَّسَّهُ الْوَرْسُ اَوِ الزَّعْفَرَانُ فَاِنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ۔

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میری مذی نکلا کرتی تھی تو میں نے حضرت مقداد سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیں۔ اُنہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ اس کے باعث وضو کرنا پڑتا ہے۔

مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا۔

نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر بن خطاب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کہاں سے احرام باندھنے کا حکم فرماتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہلِ مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ اہلِ شام جحفہ سے احرام باندھیں اور اہلِ نجد قرن سے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور اہلِ یمن یلملم سے احرام باندھیں۔ حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ میں اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوری طرح سمجھ نہ سکا۔

جو سائل کو اُس کے سوال سے زیادہ جواب دے۔

آدم، ابن ابی ذئب، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ــــــ زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا۔ احرام باندھنے والا کیا پہنے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو۔ اگر جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ کر ایسا کر لے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

كِتَابُ الْوُضُوْءِ

بَابٌ ٩٦ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَرْضَ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَتَوَضَّأَ أَيْضًا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَكَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْإِسْرَافَ فِيْهِ وَأَنْ يُّجَاوِزُوْا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ٩٧ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

١٣٥ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ

بَابٌ ٩٨ فَضْلُ الْوُضُوْءِ وَالْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ

١٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيْتُ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ

وضو کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھو لو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک اور اپنے سروں کے بعض حصے کا مسح کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک کے متعلق جو منقول ہے۔ امام بخاری نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ وضو میں ایک ایک بار دھونا فرض ہے جبکہ آپ نے دو دو اور تین تین مرتبہ بھی دھویا لیکن تین سے زیادہ نہیں۔ اہل علم نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عمل سے تجاوز کرنے میں اسراف ہے۔

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی نماز قبول نہیں ہوگی جس کا وضو ٹوٹ جائے، یہاں تک کہ دوبارہ وضو کرلے۔ حضرموت کے ایک آدمی نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! حدث کیا ہے؟ فرمایا کہ ہوا کا خارج ہوجانا۔

وضو کی فضیلت اور اعضائے وضو کے چمکنے سے پنج کلیان ہونا۔

نعیم مجمر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا۔ انہوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ قیامت کے روز میرے امتی اعضائے وضو کی چمک کے باعث پنج کلیان کہہ کر بلائے جائیں گے۔ جو تم میں سے اپنی چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے اسے بڑھانی چاہیئے۔

* * *

ف: اس حدیث اور اسی مضمون کی دیگر احادیث سے واضح ہے کہ قیامت میں امت محمدیہ کے افراد کا آثار وضو کے باعث عام لوگ بھی پہچان لیں گے کیونکہ وہ چمک رہے ہوں گے۔ اس کے باوجود حدیث میں آیا ہے کہ امت محمدیہ کے بعض افراد حوض کوثر کی طرف آئیں گے تو انہیں فرشتے ہٹانے لگیں گے۔ حضور فرمائیں گے کہ انہیں نہ ہٹاؤ کیونکہ یہ تو میرے ہیں۔ فرشتے عرض کریں گے کہ کیا آپ

کو معلوم نہیں کہ اصحاب نے کیا نئی باتیں پیدا کی تھیں۔ آپ سُحْقًا سُحْقًا فرمائیں گے۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ آپ کو ان کی بے دینی کا علم نہ ہوگا کیونکہ بطورِ بیعت حدیث کے متعلق بے خبری کو قیامت میں عموم انسان کریمی نہیں ہوگی چہ جائیکہ محبوبِ پروردگار کے بارے میں ایسا خلافِ حقیقت عقیدہ رکھا جائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت میں ان کے متعلق جو فرمائیں گے کہ یہ میرے ہیں، یہ محض ان کے دعوے کے باطل کر جانے کے لیے ارشاد ہوگا۔ ورنہ نگاہِ مصطفیٰ سے کس کی کرتوت پوشیدہ ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب ۹۹ لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ ‎•

۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ أَنَّهٗ شَكَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ الَّذِيْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهٗ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلْ أَوْ لَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا ‎•

شک کے باعث دوبارہ وضو نہ کرے جب تک یقین نہ ہو

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ جس شخص کو نماز میں خیال گزرے کہ شاید کچھ ہو گیا ہے، فرمایا کہ نماز نہ توڑے یا ختم نہ کرے یہاں تک کہ آواز سنے یا بدبو پائے۔

بَابُ التَّخْفِيْفِ فِي الْوُضُوْءِ ‎•

۱۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ صَلّٰى وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهٖ سُفْيَانُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءًا خَفِيْفًا يُخَفِّفُهٗ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهٗ وَقَامَ يُصَلِّيْ فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَنْ شِمَالِهٖ فَحَوَّلَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ صَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِيْ فَآذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهٗ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ

ہلکا وضو کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے پھر نماز پڑھی۔ کبھی فرمایا کہ لیٹ گئے یہاں تک کہ خراٹے لیے، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ پھر حدیث بیان کی سفیان نے کئی مرتبہ عمرو، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کو قیام کیا۔ جب رات کا کچھ حصہ رہ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لٹکے ہوئے مشکیزے سے ہلکا سا وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ میں نے بھی آپ کی طرح وضو کیا اور پھر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ کبھی سفیان نے شمال کہا۔ پس آپ نے مجھے اپنے دائیں جانب کر لیا۔ پھر نماز پڑھی جو اللہ نے چاہی، پھر لیٹ کر سو گئے اور خراٹے لینے لگے۔ پھر بلانے والا مؤذن آیا اور آپ کو نماز کے لیے بلایا۔ پس آپ اس کے ساتھ نماز کے لیے چلے گئے تو نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ہم نے عمرو سے کہا۔ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں

كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ۔

اور دل نہیں سوتا تھا۔ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عبید بن عمیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے، پھر یہ آیت پڑھی۔ بے شک میں نے خواب میں دیکھا کہ تمہیں ذبح کرتا ہوں (ر ۳۷، ۱۰۲)

ف: انبیائے کرام کا خواب وحی ہوتا ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ کا قرآن کریم سے استدلال بھی نقل فرمایا ہے۔ حضرات انبیائے کرام خواب میں اپنی امت کے حالات سے بے خبر نہیں ہوا کرتے بلکہ بیدار کی طرح باخبر رہا کرتے تھے۔ سرمایۂ ملت کے ایک عدیم المثال نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے۔

تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ۔ (حدیث)

تقریر یافتہ بود اشارت بعدم آگاہی نیست بلکہ اخبار است از عدم غفلت از جریان احوال خویش و امت خویش۔ بنا بر آن نوم در حق آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام ناقض طہارت نگشت و چوں نبی در رنگ شبان است در محافظت امت خود غفلت شایان منصب نبوت او نباشد۔

حدیث میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا جو تقریر کی، اس میں عدم آگاہی کا اشارہ نہیں ہے بلکہ یہ اس بات کی خبر ہے کہ حضور اپنے اور اپنی امت کے احوال سے بے خبر نہیں ہیں، لہٰذا نیند آپ کے حق میں وضو توڑنے والی نہ تھی اور نبی چونکہ محافظ کے رنگ میں ہوتا ہے لہٰذا اپنی امت کی محافظت سے غافل ہونا اس کی شان کے شایان نہیں ہے۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۴۴)

بَابُ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ وَقَدْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ الْإِنْقَاءُ ۔

پوری طرح وضو کرنا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اسباغ الوضوء سے مراد پوری طرح وضو کرنا ہے۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا ۔

کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے یہاں تک کہ جب گھاٹی میں سے گزرتے، پیشاب کیا، پھر مختصر سا وضو کیا اور پورا وضو نہ کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ، نماز؟ فرمایا کہ نماز آگے ہے۔ پس سوار ہو گئے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو اتر گئے، پس وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ پھر اقامت کہی گئی تو آپ نے نماز مغرب پڑھی۔ پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنی قیام گاہ پر بٹھا دیا۔ پھر عشاء کی اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی اور نماز نہ پڑھی۔

بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ

دونوں ہاتھوں کے ساتھ ایک چلو پانی سے

غرفة واحدة ۔

١٤٠ - حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال انا ابو سلمة الخزاعي منصور بن سلمة قال انا ابن بلال يعني سليمان عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس انه توضأ فغسل وجهه اخذ غرفة من ماء فمضمض بها واستنشق ثم اخذ غرفة من ماء فجعل بها هكذا اضافها الى يده الاخرى فغسل بها وجهه ثم اخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليمنى ثم اخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليسرى ثم مسح برأسه ثم اخذ غرفة من ماء فرش على رجله اليمنى حتى غسلها ثم اخذ غرفة اخرى فغسل بها رجله يعني اليسرى ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ ۔

باب التسمية على كل حال وعند الوقاع

١٤١ - حدثنا علي بن عبد الله قال ثنا جرير عن منصور عن سالم بن ابي الجعد عن كريب عن ابن عباس يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لو ان احدكم اذا اتى اهله قال بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا فقضي بينهما ولد لم يضره ۔

باب ما يقول عند الخلاء ۔

١٤٢ - حدثنا آدم قال ثنا شعبة عن عبد العزيز بن صهيب قال سمعت انسا يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل الخلاء قال اللهم اني اعوذ بك من الخبث والخبائث تابعه ابن عرعرة عن شعبة وقال غندر عن شعبة اذا اتى الخلاء وقال موسى عن حماد اذا دخل وقال سعيد بن زيد ثنا عبد العزيز اذا اراد ان يدخل ۔

باب وضع الماء عند الخلاء ۔

١٤٣ - حدثنا عبد الله بن محمد قال ثنا هاشم

چہرے کو دھونا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو کیا تو پانی سے منہ دھویا اور ایک چلو پانی لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا پھر ایک چلو پانی لے کر اُسے اس طرح کیا یعنی دوسرے ہاتھ پر ڈالا اور اس کے ساتھ اپنے چہرے کو دھویا پھر ایک چلو پانی لے کر اس سے داہنے ہاتھ کو دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لے کر اس سے دوسرے دست مبارک کو دھویا پھر سر کا مسح کیا اور ایک چلو پانی لے کر داہنے پیر پر ڈالا اور اُسے دھویا۔ پھر دوسرا چلو لے کر دوسرے پیر مبارک کو دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے دیکھا۔

ہر حالت میں بسم اللہ پڑھنا اور صحبت کرنے سے پہلے بھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے، اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھنا اور اُس کو بھی شیطان سے محفوظ رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پس جو اُنہیں بچہ ملا اُسے وہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے۔ اے اللہ! میں ناپاکوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ متابعت کی اس کی ابن عرعرہ نے شعبہ سے اور غندر نے شعبہ کے حوالے سے کہا جب بیت الخلاء جاتے۔ موسیٰ نے حماد کے حوالے سے کہا کہ جب داخل ہوتے۔ سعید بن زید نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی عبدالعزیز نے کہ جب داخل ہونے کا ارادہ فرماتے۔

رفع حاجت کے وقت پانی رکھنا۔

عبید اللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

ابن القاسم قال ثنا ورقاء عن عبيد الله بن ابي يزيد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل الخلاء فوضعت له وضوءا قال من وضع هذا فاخبر فقال اللهم فقهه في الدين ٭

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوئے تو میں نے آپ کے لیے پانی رکھا۔ فرمایا کہ کس نے رکھا ہے؟ آپ کو بتلایا گیا تو دعا فرمائی۔ اے اللہ! اسے دین کا تفقہ و سمجھ عطا فرما۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنے ساتھ نیکی کرے تو اسے نیکی کے ساتھ بدلہ دینا چاہیے اور نیکی کرنے سے پہلے صورت اس کے لیے دعا کرنی چاہیے کیونکہ یہ اس کی خیرخواہی اور نیکی کا بدلہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب لا يستقبل القبلة بغائط او بول الا عند البناء جدار او نحوه ٭

قضائے حاجت یا پیشاب کرنے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کہ عمارت یا دیوار وغیرہ کی آڑ ہو۔

۱۴۴۔ حدثنا آدم قال ثنا ابن ابي ذئب قال ثنا الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي ايوب الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى احدكم الغائط فلا يستقبل القبلة ولا يولها ظهره شرقوا او غربوا ٭

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عطاء بن یزید لیثی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو قبلے کی جانب منہ اور پیٹھ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف کرے۔

باب من تبرز على لبنتين ٭

دو اینٹوں پر بیٹھ کر حاجت رفع کرے۔

۱۴۵۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن عبد الله بن عمر انه كان يقول ان ناسا يقولون اذا قعدت على حاجتك فلا تستقبل القبلة ولا بيت المقدس فقال عبد الله بن عمر لقد ارتقيت يوما على ظهر بيت لنا فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم على لبنتين مستقبلا بيت المقدس لحاجته وقال لعلك من الذين يصلون على اوراكهم فقلت لا ادري والله قال مالك يعني الذي يصلي ولا يرتفع عن الارض يسجد وهو لاصق بالارض ٭

واسع بن حبان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے۔ جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ یا بیت المقدس کی طرف منہ نہ کیا کرو۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ ایک روز میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی طرف منہ کیے حاجت رفع فرما رہے تھے اور فرمایا کہ شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنی رانوں پر نماز پڑھتے ہیں! میں نے کہا۔ خدا کی قسم! مجھے تو معلوم نہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ مراد وہ نمازی ہے جو سجدہ کے وقت زمین سے اٹھا ہوا نہیں رہتا بلکہ زمین سے چپکا رہتا ہے۔

باب خروج النساء الى البراز ٭

رفع حاجت کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا۔

۱۴۶۔ حدثنا يحيى بن بكير قال ثنا الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان ازواج النبي صلى الله عليه وسلم كن يخرجن

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات قضائے حاجت کے لیے رات کے وقت مناصع کی طرف نکلا کرتی تھیں۔

بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ، فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْحِجَابَ ۔

١٤٧ ۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أُذِنَ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ ۔

وہ بہت کشادہ ٹیلہ ہے اور حضرت عمر بارگاہِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار رہتے کہ ازواجِ مطہرات سے پردہ کروا دیجئے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ ایک رات عشاء کے وقت باہر نکلیں جن کا قد اونچا تھا۔ حضرت عمر نے انہیں آواز دی اے حضرت سودہ ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے، مقصد یہ تھا کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں حاجت کے تحت باہر نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔ ہشام نے فرمایا کہ قضائے حاجت کے لیے۔

بَابُ التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوتِ ۔

گھروں میں حاجت رفع کرنا

١٤٨ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ ۔

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ بن عمر، محمد بن یحییٰ بن حبان، واسع بن حبان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں اپنی ایک ضرورت کے تحت حضرت حفصہ کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت فرماتے ہوئے دیکھا قبلہ کو پیٹھ کیے اور شام کی جانب منہ کر کے۔

١٤٩ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ۔

یعقوب بن ابراہیم، یزید بن ہارون، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے چچا جان واسع بن حبان سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ ایک روز میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

بَابُ الاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ ۔

پانی سے استنجا کرنا

١٥٠ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ وَاسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعَنَا

ابو معاذ یعنی عطاء بن ابی میمونہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا ایک ڈول لے کر حاضر بارگاہ ہو جاتے تاکہ آپ اس سے استنجا

إداوة من ماء يعني يستنجي به ۔

باب ١١١ من حمل معه الماء لطهوره وقال أبو الدرداء أليس فيكم صاحب النعلين والطهور والوساد ۔

١٥١ ۔ حدثنا سليمان بن حرب قال ثنا شعبة عن عطاء بن أبي ميمونة قال سمعت أنسا يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا خرج لحاجته تبعته أنا وغلام منا معنا إداوة من ماء ۔

باب ١١٢ حمل العنزة مع الماء في الاستنجاء

١٥٢ ۔ حدثنا محمد بن بشار قال ثنا محمد بن جعفر قال ثنا شعبة عن عطاء بن أبي ميمونة سمع أنس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الخلاء فأحمل أنا وغلام إداوة من ماء وعنزة يستنجي بالماء تابعه النضر وشاذان عن شعبة العنزة عصا عليه زج ۔

باب ١١٣ النهي عن الاستنجاء باليمين

١٥٣ ۔ حدثنا معاذ بن فضالة قال ثنا هشام هو الدستوائي عن يحيى بن أبي كثير عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الإناء وإذا أتى الخلاء فلا يمس ذكره بيمينه ولا يتمسح بيمينه ۔

باب ١١٤ لا يمسك ذكره بيمينه إذا بال ۔

١٥٤ ۔ حدثنا محمد بن يوسف قال ثنا الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا بال أحدكم فلا يأخذن ذكره بيمينه ولا يستنجي بيمينه ولا يتنفس في الإناء ۔

باب ١١٥ الاستنجاء بالحجارة ۔

فرمالیں ۔

جو شخص طہارت کے وقت اس کے لیے پانی لے جائے

حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں نعلین، طہارت اور تکیہ والے صاحب نہیں ہیں!

عطاء ابن ابو میمونہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے جاتا اور ہمارے ساتھ پانی کا ایک ڈول ہوتا۔

استنجا کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا۔

عطاء بن ابو میمونہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو میں اور ایک لڑکا ڈول میں پانی اور نیزہ لے کر حاضر ہو جاتے تاکہ آپ پانی سے استنجا فرمالیں ۔ نضر اور شاذان نے شعبہ سے اس کی متابعت کی ہے۔ اَلْعَنَزَۃُ وہ لاٹھی جس کے ایک سرے پر لوہے کا پھل ہو۔

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

عبداللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی پیے (پانی وغیرہ) تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلاء میں جائے تو دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔

پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔

عبداللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنے عضو خاص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں سانس لے۔

ڈھیلوں سے استنجا کرنا۔

۱۵۵۔ حدثنا احمد بن محمد المکی قال ثنا عمرو بن یحیی بن سعید بن عمرو المکی عن جدہ عن ابی ہریرۃ قال اتبعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وخرج لحاجتہ وکان لا یلتفت فدنوت منہ فقال ابغنی احجارا استنفض بہا او نحوہ ولا تاتنی بعظم ولا روث فاتیتہ باحجار بطرف ثیابی فوضعتہا الی جنبہ واعرضت عنہ فلما قضی اتبعہ بہن۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے گیا جب کہ آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ میں آپ کے نزدیک پہنچ گیا ہوں۔ فرمایا کہ میرے لیے پتھر تلاش کرو تاکہ ان سے استنجا کروں یا اسی جیسا فرمایا لیکن ہڈی اور گوبر نہ لانا۔ میں اپنے کپڑے کے ایک کونے میں پتھر لے کر حاضر بارگاہ ہوا اور انہیں آپ کے پہلو میں رکھ دیے اور آپ کے پاس سے ہٹ گیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو انہیں استعمال فرمایا۔

باب ۱۰۱ لا یستنجی بروث

گوبر سے استنجا نہ کرے

۱۵۶۔ حدثنا ابو نعیم قال ثنا زہیر عن ابی اسحٰق قال لیس ابو عبیدۃ ذکرہ ولکن عبد الرحمٰن بن الاسود عن ابیہ انہ سمع عبد اللہ یقول اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الغائط فامرنی ان آتیہ بثلاثۃ احجار فوجدت حجرین والتمست الثالث فلم اجدہ فاخذت روثۃ فاتیتہ بہا فاخذ الحجرین والقی الروثۃ وقال ہذا رکس وقال ابراہیم بن یوسف عن ابیہ عن ابی اسحٰق حدثنی عبد الرحمٰن۔

عبد الرحمٰن بن اسود کے والد ماجد نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے جانے لگے تو مجھے تین پتھر لانے کا حکم فرمایا۔ مجھے دو پتھر تو مل گئے لیکن تیسرا تلاش کرنے پر بھی نہ ملا تو میں نے گوبر کا ٹکڑا لے لیا اور حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے دونوں پتھر لے لیے اور گوبر پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے ـــــ ابراہیم بن یوسف ان کے والد ماجد ابو اسحاق کا بیان ہے کہ مجھ سے عبد الرحمٰن نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۱۰۲ الوضوء مرۃ مرۃ

اعضائے وضو ایک ایک بار دھونا۔

۱۵۷۔ حدثنا محمد بن یوسف قال ثنا سفیان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس قال توضا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ مرۃ۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو ایک ایک بار دھوئے۔

باب ۱۰۳ الوضوء مرتین مرتین

اعضائے وضو کو دو دو بار دھونا۔

۱۵۸۔ حدثنا الحسین بن عیسی قال ثنا یونس بن محمد قال ثنا فلیح بن سلیمان عن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عباد بن تمیم عن عبد اللہ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضا مرتین مرتین۔

حسین بن عیسیٰ، یونس بن محمد، فلیح بن سلیمان، عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عباد بن تمیم نے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو دو دو بار دھوئے۔

باب ۱۰۴ الوضوء ثلاثا ثلاثا

اعضائے وضو تین تین بار دھونا۔

۱۵۹۔ حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی قال حدثنی ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب عن عطاء

حمران مولیٰ عثمان سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک برتن منگوایا تو اپنے ہاتھوں پر

بن يزيد أخبره أن حمران مولى عثمان أخبره أنه رأى عثمان بن عفان دعا بإناء فأفرغ على كفيه ثلاث مرار فغسلهما ثم أدخل يمينه في الإناء فمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ويديه إلى المرفقين ثلاث مرار ثم مسح برأسه ثم غسل رجليه ثلاث مرار إلى الكعبين ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ نحو وضوئي هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه. وعن إبراهيم قال قال صالح بن كيسان قال ابن شهاب ولكن عروة يحدث عن حمران فلما توضأ عثمان قال ألا أحدثكم حديثا لولا آية ما حدثتكموه سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يتوضأ رجل يحسن وضوءه ويصلي الصلاة إلا غفر له ما بينه وبين الصلاة حتى يصليها قال عروة الآية إن الذين يكتمون ما أنزلنا.

میں تین بار پانی ڈالا اور انہیں دھویا پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ کہنیوں تک پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دونوں پیروں کو ٹخنوں تک تین دفعہ دھویا پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو میرے وضو جیسا وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے جن میں خیالات نہ آنے دے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عروہ نے حمران سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان نے وضو کر لیا تو فرمایا۔ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم سے حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو اچھی طرح وضو کرکے نماز پڑھے تو اس کے اور نماز کے درمیانی گناہ بخش دیے جاتے ہیں جب کہ نماز پڑھ لے۔ عروہ نے فرمایا کہ آیت یہ ہے۔ جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا (۲: ۱۵۹)

باب ٢٢ الاستنثار في الوضوء ذكره عثمان وعبد الله بن زيد وابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

١٦٠ - حدثنا عبدان قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا يونس عن الزهري قال أخبرني أبو إدريس أنه سمع أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من توضأ فليستنثر ومن استجمر فليوتر.

وضو میں ناک صاف کرنا

اس کو حضرت عثمان، حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ابو ادریس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو وضو کرے تو اسے ناک میں پانی بھی لینا چاہیے اور جو استنجا کرے تو اسے چاہیے کہ طاق ڈھیلے لے۔

باب ٢٣ الاستجمار وترا.

١٦١ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا توضأ أحدكم فليجعل في أنفه ماء ثم لينثر ومن استجمر فليوتر وإذا استيقظ أحدكم من نومه فليغسل يده قبل أن يدخلها في وضوئه فإن أحدكم لا يدري أين باتت يده.

استنجا کے لیے طاق ڈھیلے لینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ ناک میں پانی لے، پھر اسے صاف کرے اور جو استنجا کرے تو طاق ڈھیلے لے اور جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو اپنا ہاتھ دھو لے اس سے پہلے کہ وضو کے پانی میں ڈالے کیونکہ تم سے کسی کو کیا معلوم کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے۔

باب ٢٤ غسل الرجلين ولا يمسح

دونوں پیروں کو دھونا اور ان پر مسح نہ

عَلَى الْقَدَمَيْنِ ۔

۱۶۲ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِي سَفْرَةٍ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الْعَصْرَ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ۔

بَابُ ۲۳ الْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوءِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۶۳ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

بَابُ ۲۴ غَسْلِ الْأَعْقَابِ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ ۔

۱۶۴ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ قَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ۔

بَابُ ۲۵ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ ۔

کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے پھر آپ ہم سے آملے اور ہمیں نمازِ عصر کے لیے دیر ہو گئی تھی جب ہم نے وضو کیا اور اپنے پیروں پر مسح کرنے لگے تو آپ نے دو یا تین دفعہ بلند آواز سے فرمایا۔ ایڑیوں کے لیے نارِ جہنم کی خرابی ہے۔

وضو میں کلی کرنا

اسے حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حمران مولیٰ عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لیے پانی منگایا۔ پس اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی انڈیلا اور انہیں تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈال کر کلی کی، ناک میں پانی لیا اور ناک صاف کی، پھر تین دفعہ اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین دفعہ، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر ہر پیر کو تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اسی وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا اور ارشاد فرمایا جو میرے وضو جیسا وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے جن کے دوران دل میں خیالات نہ آنے دے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

ایڑیاں دھونا اور ابن سیرین وضو کے وقت انگوٹھی کی جگہ کو بھی دھویا کرتے۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ وہ ہمارے پاس سے گزر رہے تھے اور لوگ ایک برتن سے وضو کر رہے تھے۔ فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرو۔ کیونکہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایڑیوں کے لیے نارِ جہنم کی خرابی ہے۔

جوتوں والا دونوں پیروں کو دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّيْ لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّيْ لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ ۔

عبید بن جریج کا بیان ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ اے ابو عبدالرحمن! میں نے چار باتیں آپ میں ایسی دیکھی ہیں جو آپ کے ساتھیوں میں نہیں دیکھیں۔ فرمایا اے ابن جریج! وہ کیا ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ آپ ارکان میں سے رکن یمانی کے سوا کسی کو ہاتھ نہیں لگاتے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ سبتی جوتے پہنتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ زرد خضاب کرتے ہیں اور میں نے دیکھا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو چاند دیکھتے ہی لوگوں نے احرام باندھ لیا لیکن آپ نے آٹھویں تاریخ کو احرام باندھا تھا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا! ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا مگر رکن یمانی کو ہاتھ لگاتے ہوئے اور سبتی جوتوں والی بات تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بغیر بالوں کے جوتے پہنتے دیکھا اور ان میں وضو کرتے تو میں وہی پہننے پسند کرتا ہوں اور زرد خضاب تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ لگاتے ہوئے دیکھا تو میں بھی لگانا پسند کرتا ہوں اور احرام تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر جب کہ آپ کی اونٹنی کھڑی ہو جاتی۔

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ

وضو اور غسل دائیں جانب سے شروع کرنا۔

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا جبکہ وہ آپ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگیں کہ دائیں جانب اور مقامات وضو سے ابتدا کرنا۔

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ وَفِيْ شَأْنِهِ كُلِّهِ ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتے پہننے، کنگھی کرنے اور وضو وغیرہ تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنا پسند فرماتے۔

بَابُ الْتِمَاسِ الْوُضُوْءِ إِذَا حَانَتِ الصَّلٰوةُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوْجَدْ فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ ۔

نماز کا وقت ہو جانے پر پانی تلاش کرنا

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ فجر کا وقت ہو گیا، پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس تیمم کا حکم نازل ہوا۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَّتَوَضَّؤُا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتّٰى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ ❊

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نمازِ عصر کا وقت ہو گیا، لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کو اُبلتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔

بَابُ ۱۲۸ الْمَاءِ الَّذِيْ يُغْسَلُ بِهِ شَعْرُ الْإِنْسَانِ

وَكَانَ عَطَاءٌ لَّا يَرٰى بِهِ بَأْسًا أَنْ يُّتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوْطُ وَالْحِبَالُ وَسُؤْرِ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا وَلَغَ فِيْ إِنَاءٍ لَيْسَ لَهُ وَضُوْءٌ غَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَقَالَ سُفْيَانُ هٰذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا وَهٰذَا مَاءٌ وَفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَيْءٌ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ

وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں

عطاء بالوں سے ڈوریاں اور رسیاں بنانے میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور کتّے کے جھوٹے اور ان کے مسجد سے گزرنے میں۔ زہری نے کہا کہ کتّا جب برتن میں منہ ڈال دے اور اس کے سوا وضو کے لیے اور پانی نہ ہو تو اسی سے وضو کرے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ یہ فقہ بالکل کلامِ خداوندی کے مطابق ہے کہ جب تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو اور یہ بھی پانی ہے مگر چونکہ اس سے دل میں کھٹکا سا ہوتا ہے لہٰذا اس سے وضو کرے اور تیمم بھی کرے۔

۱۶۹ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ لَأَنْ تَكُوْنَ عِنْدِيْ شَعْرَةٌ مِّنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ❊

ابن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہیں جو ہمیں حضرت انس یا حضرت انس کے گھر والوں سے ملے ہیں۔ فرمایا کہ میرے پاس ان میں سے ایک بال مبارک ہوتا تو مجھے وہ دنیا و مافیہا سے عزیز ہوتا۔

۱۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبَّادٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرِهِ ❊

ابن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا سر اقدس منڈوایا تو حضرت ابوطلحہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے آپ کے موئے مبارک حاصل کیے۔

ف: معلوم ہوا کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک بڑی برکت والی چیز ہیں۔ انھیں حاصل کرنا اور ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہونا صحابۂ کرام کے شعار میں شامل تھا خود سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضامندی اس فعل کے اندر شامل ہے لہٰذا ان کے موئے مبارک ہونے میں کوئی شک نہ رہا اور امتِ محمدیہ نے آپ کے آثارِ مقدسہ سے جو فیوض و برکات پائے اُن کے بیانات سے دینی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ گزشتہ حدیث میں ان کی اہمیت کا واضح ثبوت موجود ہے کہ آنکھ والوں کی نظر میں ان آثارِ مقدسہ کی کیا قدر و قیمت ہے۔ اسی لیے تو حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر میرے پاس ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک بال مبارک بھی ہوتا تو وہ مجھے دنیا اور اس کی ساری دولت سے عزیز ہوتا۔ یہ مرد کامل عالم ہیں اپنے محبوب کے آثار مقدسہ سے دارین میں مستفید فرماتے ہیں۔

باب (۱۲۹) اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ

جب کتا برتن میں منہ ڈال کر پی لے۔

۱۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کتا تم میں سے کسی کے برتن سے پی لے تو وہ اُسے سات دفعہ دھوئے

۱۷۲ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا رَاٰى كَلْبًا يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتّٰى اَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ ثَنَا اَبِي عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کتا دیکھا جو پیاس کے مارے مٹی کو چاٹ رہا ہے۔ اس آدمی نے اپنا موزہ لیا اور اس کے ذریعے اُس کے لیے پانی نکالا یہاں تک کہ وہ خوب سیر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اُسے جنت میں داخل کر دیا

احمد بن شبیب، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ، ان کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں کتے مسجد میں آتے جاتے لیکن لوگ اس جگہ پر کچھ نہیں چھڑکتے تھے۔

۱۷۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِذَا اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلٰى نَفْسِهِ قُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِي فَاَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا اٰخَرَ قَالَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى كَلْبٍ اٰخَرَ ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے سوال پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑو اور وہ شکار مار دے تو اُسے کھا لو اور اگر وہ اس سے کھالے تو نہ کھاؤ کیونکہ اُس نے اپنے لیے روکا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ شکار پر اپنے کتے کو چھوڑوں اور اُس کے ساتھ دوسرا کتا پاؤں؟ فرمایا کہ نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے اور دوسرے پر نہیں پڑھی۔

باب (۱۳۰) مَنْ لَّمْ يَرَ الْوُضُوْءَ اِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَوْ جَاءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِيْمَنْ يَّخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّوْدُ اَوْ مِنْ ذَكَرِهٖ

جو صرف پیشاب اور پاخانہ کے بعد وضو کرنا ضروری سمجھے

بیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آئے۔ عطاء نے کہا کہ جس کی دُبر سے کیڑا یا عضو مخصوص سے جُوں وغیرہ نکلے تو وہ دوبارہ وضو کرے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ نے

نَحْوَ الْمَذْيِ يُعِيدُ الْوُضُوءَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِذَا ضَحِكَ فِي الصَّلٰوةِ أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوءَ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ أَوْ خَلَعَ خُفَّيْهِ فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَمَضَى فِي صَلٰوتِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ مَا زَالَ الْمُسْلِمُونَ يُصَلُّونَ فِي جِرَاحَاتِهِمْ وَقَالَ طَاوُسٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَطَاءٌ وَأَهْلُ الْحِجَازِ لَيْسَ فِي الدَّمِ وُضُوءٌ وَعَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا الدَّمُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَبَزَقَ ابْنُ أَبِي أَوْفٰى دَمًا فَمَضَى فِي صَلٰوتِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْحَسَنُ فِيمَنْ يَحْتَجِمُ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا غَسْلُ مَحَاجِمِهِ ٭

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ أَعْجَمِيٌّ مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الصَّوْتُ يَعْنِي الضَّرْطَةَ ٭

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا ٭

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرٍ أَبِي يَعْلَى الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ

فرمایا جب کوئی نماز میں ہنس پڑے تو نماز کو دہرائے اور دوبارہ وضو نہ کرے۔ حسن نے کہا کہ جس نے بال یا ناخن کاٹے یا موزے اتار دیے تو اس پر وضو نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ وضو نہیں ہے مگر حدث سے۔ حضرت جابر سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ ذات الرقاع میں تھے کہ ایک آدمی کو تیر لگا، اس نے رکوع و سجدہ کیا اور نماز جاری رکھی۔ حسن کا قول ہے کہ مسلمان زخمی ہونے کے باوجود ہمیشہ نماز پڑھتے رہتے تھے۔ طاؤس، محمد بن علی، عطاء اور اہل حجاز کا قول ہے کہ خون نکلنے سے وضو لازم نہیں آتا۔ حضرت ابن عمر نے پھنسی کو دبایا جس سے خون نکلا اور وضو نہ کیا۔ حضرت ابن ابی اوفیٰ نے خون تھوکا اور نماز جاری رکھی۔ حضرت ابن عمر اور حسن بصری کا قول ہے کہ جو پچھنے لگوائے اس پر نہیں ہے مگر پچھنوں کی جگہ کو دھونا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ برابر نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے اور اسے حدث نہ ہو۔ ایک عجمی آدمی عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابوہریرہ! حدث کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ ہوا خارج ہونے کی آواز۔

عباد بن تمیم نے چچا جان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز نہ چھوڑے جب تک ہوا کی آواز نہ پائے یا بدبو محسوس نہ کرے۔

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری مذی بہت خارج ہوا کرتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے شرم محسوس کرتا تھا۔ میں نے مقداد بن اسود سے پوچھنے کے لیے کہا تو فرمایا۔ اس سے وضو لازم آتا ہے

الْآخِرُ وَذَاكَ الْأَكْثَرُ فَقَالَ فِيهَا الْوُضُوءُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ ۔

۱۷۷ ۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ ۔

۱۷۸ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ ۔

بَابٌ ۱۳۱ الرَّجُلُ يُوَضِّئُ صَاحِبَهُ ۔

۱۷۹ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ قَالَ أُسَامَةُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي قَالَ الْمُصَلَّى أَمَامَكَ ۔

۱۸۰ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ وَأَنَّ الْمُغِيرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ

شعبہ نے اعمش سے اسے روایت کیا ہے۔

زید بن خالد سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کوئی جماع کرے اور انزال نہ ہو تو آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا کہ وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ پس میں (راوی) نے حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی پوچھا تو انھوں نے یہی فرمایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے ایک آدمی کو بلوایا۔ وہ حاضر بارگاہ ہوئے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا؟ عرض گزار ہوا ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہیں جلدی ہو یا انزال نہ ہوا ہو تو تم پر صرف وضو لازم ہے۔

اپنے ساتھی کو وضو کروائے

کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عرفات سے لوٹے تو گھاٹی کی طرف مڑ گئے۔ پس حاجت رفع فرمائی۔ حضرت اسامہ نے فرمایا کہ میں پانی ڈالتا رہا اور آپ نے وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نماز پڑھیں گے؟ فرمایا کہ نماز کی جگہ تمہارے سامنے ہے۔

عمرو بن علی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، سعد بن ابراہیم، نافع بن جبیر بن مطعم، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ حضور قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور واپسی پر حضرت مغیرہ پانی ڈالتے رہے اور آپ نے وضو کیا یعنی مبارک چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر اقدس پر مسح فرمایا اور موزوں

[illegible] حتى الملتقى.

باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره

وقال منصور عن إبراهيم لا بأس بالقراءة في الحمام وبكتب الرسالة على غير وضوء وقال حماد عن إبراهيم إن كان عليهم إزار فسلم وإلا فلا تسلم.

١٨١ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن مخرمة بن سليمان عن كريب مولى ابن عباس أن عبد الله بن عباس أخبره أنه بات ليلة عند ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي خالته فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأهله في طولها فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا انتصف الليل أو قبله بقليل أو بعده بقليل استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس يمسح النوم عن وجهه بيده ثم قرأ العشر الآيات الخواتم من سورة آل عمران ثم قام إلى شن معلقة فتوضأ منها فأحسن وضوءه ثم قام يصلي قال ابن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذهبت فقمت إلى جنبه فوضع يده اليمنى على رأسي وأخذ بأذني اليمنى يفتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع حتى أتاه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح.

باب من لم يتوضأ إلا من الغشي المثقل.

١٨٢ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن هشام بن عروة عن امرأته فاطمة عن جدتها أسماء بنت أبي بكر أنها قالت أتيت عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين خسفت الشمس فإذا الناس

[illegible]

بغیر وضو قرآن مجید وغیرہ پڑھنا

منصور نے ابراہیم سے روایت کی کہ حمام میں قرآت کرنے اور بغیر وضو خط لکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ حماد نے ابراہیم سے روایت کی کہ اگر ان (حمام میں نہانے والوں) پر ازار ہو تو سلام کرے ورنہ سلام نہ کرے۔

۱۸۱۔ کریب مولیٰ ابن عباس نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ ایک رات انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری جو ان کی خالہ ہیں۔ میں بچھونے کی چوڑائی میں لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ اس کی لمبائی میں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ نصف رات ہو گئی یا اس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور بیٹھ کر اپنے ہاتھ سے چہرے سے نیند دور فرمانے لگے۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں، پھر وضو کرنے کو لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے اور اس سے اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں بھی کھڑا ہو گیا اور اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا، پھر جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر مروڑا، پس دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر وتر پڑھے، پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہوا۔ پس کھڑے ہو کر ہلکی سی دو رکعتیں پڑھیں، پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

بجز وضو نہ کرنے کے مگر غشی کے شدید ہونے سے

۱۸۲۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ کے پاس آئی جبکہ سورج گرہن ہوا تھا اور لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں

قِيَامٌ يُصَلُّونَ وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ أَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي مَاءً فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ ۔

کو کیا ہوگیا ہے انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا میں نے کہا کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اثبات میں اشارہ کیا۔ میں کھڑی رہی یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی تو میں نے اپنے سر پر پانی ڈالا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اس جگہ پر دیکھ لی حتیٰ کہ جنت اور دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا دجال کے فتنے جیسا یا اس کے قریب۔ مجھے نہیں معلوم حضرت اسماء نے ان میں سے کونسی بات فرمائی۔ تم میں سے ایک کے پاس فرشتے آئیں گے اس سے کہا جائے گا اس آدمی کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ ایمان والا یا یقین والا ہوگا مجھے نہیں معلوم حضرت اسماء نے کون سا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے ہم نے ان کی بات مانی، ایمان لائے اور پیروی کی اس سے کہا جائے گا آرام سے سو جا ہمیں معلوم تھا کہ تو ایمان والا ہے اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوگا، مجھے معلوم نہیں کہ حضرت اسماء نے کون سا لفظ کہا تو کہے گا کہ مجھے نہیں معلوم میں لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو وہی کہہ دیتا تھا۔

ف: اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں جنہیں ذہن میں رکھنا چاہیے۔ پہلی بات یہ کہ اس نماز کسوف کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کی ہر چیز کا مشاہدہ فرما لیا تھا یہاں تک کہ جنت و دوزخ کو بھی دیکھ لیا تھا۔ آپ کا یہ دیکھنا معجزے کے طور پر تھا یعنی خدا نے آپ کو ایک ہی وقت میں کائنات کی ہر چیز دکھا دی۔ اگر یہ کمال ہمیشہ کے لیے عطا فرما دیا ہو تو اسے شرک قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ایک تو اس وجہ سے کہ یہ کمال پروردگار عالم نے عطا فرمایا ہے۔ ذاتی وصف سے عطائی وصف کا مقابلہ کیا؟ دوسرے یوں بھی یہ بات شرک نہیں ہو سکتی کہ جب خدا تھوڑی دیر کے لیے یہ کمال آپ کو عطا فرما دیتا تھا جیسا کہ متعدد احادیث میں واضح طور پر موجود ہے تو زیادہ دیر کے لیے عطا فرمانا شرک کیسے ہوگا؟ اگر یہ شرک ہو تو لازم آئے گا کہ خدا تھوڑی دیر کے لیے اپنا شریک خود بنا لیتا ہے لیکن زیادہ دیر کے لیے نہیں بناتا اور یہ خیال سرے سے ہی غلط ہے۔

دوسری بات مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ کے لفظوں سے یہ سامنے آئی کہ نکیرین کے سوالات کے وقت اس مرنے والے کی قبر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری بھی ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ ایک لمحے کے اندر پوری دنیا میں ہزاروں آدمی قبروں میں رکھے جائیں تو آپ کی ہر قبر میں جلوہ گری ہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب کو ایسی معجزنما شان عطا فرمائی ہوئی ہے کہ ایک ہی وقت میں آپ ہزاروں جگہوں پر تشریف فرما ہو سکتے ہیں اور دیکھنے والے آپ کو دیکھ سکتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَرْأَةُ

پورے سر کا مسح کرنا

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مسح کرو اپنے سروں کے بعض حصے

بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهَا وَسُئِلَ مَالِكٌ أَيُجْزِئُ أَنْ يَمْسَحَ بَعْضَ رَأْسِهِ فَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ ۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ۔

بَابُ ۳۵ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ أَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدِهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۔

بَابُ ۳۶ اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ

وَأَمَرَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَهْلَهُ أَنْ يَتَوَضَّئُوا بِفَضْلِ سِوَاكِهِ ۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ

کہا اور ابن مسیب نے کہا کہ عورت مرد کی طرح سر کا مسح کرے۔ امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا سر کے بعض حصے کا مسح کرنا کافی ہے؟ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث کو دلیل بنایا۔

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا جو عمرو بن یحییٰ کے دادا جان تھے کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا ہاں۔ پس پانی منگوا کر اپنے ہاتھوں پر ڈالا تو ہاتھوں کو دو دفعہ دھویا۔ پھر کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لیا۔ پھر تین دفعہ چہرے کو دھویا پھر دو دو دفعہ کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا تو انھیں آگے سے پیچھے کو لے گئے یعنی سر کی ابتداء سے گدی تک۔ پھر اسی جگہ کی طرف واپس لائے جہاں سے ابتدا کی تھی۔ پھر دونوں پیر دھوئے۔

دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھونا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور ان کے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کی طرح وضو کیا یعنی برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر کلی کی ناک میں پانی لیا اور اسے صاف کیا تین چلوؤں سے۔ پھر اپنا ہاتھ ڈال کر تین دفعہ چہرے کو دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر اپنے سر کا مسح کیا کہ انھیں آگے لائے اور پیچھے لے گئے ایک مرتبہ۔ پھر اپنے دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا۔

لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا۔

حضرت جریر بن عبداللہ نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا کہ ان کے مسواک سے بچے ہوئے پانی سے وضو کریں۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے پانی لایا گیا تو آپ نے وضو کیا۔ لوگ آپ کے وضو کے بچے ہوئے

يأخذون من فضل وضوئه فيتمسحون به فصلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر ركعتين والعصر ركعتين وبين يديه عنزة وقال أبو موسى دعا النبي صلى الله عليه وسلم بقدح فيه ماء فغسل يديه ووجهه فيه ومج فيه ثم قال لهما اشربا منه وأفرغا على وجوهكما ونحوركما.

۱۸۶ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد قال حدثنا أبي عن صالح عن ابن شهاب قال أخبرني محمود بن الربيع قال وهو الذي مج رسول الله صلى الله عليه وسلم في وجهه وهو غلام من بئرهم وقال عروة عن المسور وغيره يصدق كل واحد منهما صاحبه وإذا توضأ النبي صلى الله عليه وسلم كادوا يقتتلون على وضوئه.

باب ۳۷

۱۸۷ - حدثنا عبد الرحمن بن يونس قال حدثنا حاتم بن إسماعيل عن الجعد قال سمعت السائب بن يزيد يقول ذهبت بي خالتي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن ابن أختي وجع فمسح رأسي ودعا لي بالبركة ثم توضأ فشربت من وضوئه ثم قمت خلف ظهره فنظرت إلى خاتم النبوة بين كتفيه مثل زر الحجلة.

باب من مضمض واستنشق من غرفة واحدة

۱۸۸ - حدثنا مسدد قال حدثنا خالد بن عبد الله قال حدثنا عمرو بن يحيى عن أبيه عن عبد الله بن زيد أنه أفرغ من الإناء على يديه فغسلهما ثم غسل أو مضمض واستنشق من كفة واحدة ففعل ذلك ثلاثا فغسل يديه إلى المرفقين مرتين مرتين ومسح برأسه ما أقبل وما أدبر وغسل رجليه إلى الكعبين

پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اُوپر ملنے لگے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے نیزہ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی کا ایک پیالہ منگایا پس اپنے ہاتھ اور چہرے کو اس میں دھویا اور اس میں کلی کی پھر اُن دونوں سے فرمایا کہ اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔

علی بن عبد اللہ، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، محمود بن ربیع سے روایت ہے جن کے چہرے پر اُن کے کنوئیں کے پانی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلی کی تھی اور عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کی جن میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو قریب تھا کہ لوگ آپ کے وضو کے پانی پر لڑنے لگتے۔

حضور کے وضو کا پانی برکت والا تھا

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری خالہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا۔ پھر آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کی زیارت کی جو کبوتروں کے انڈے جیسی تھی۔

جو ایک ہی چلو سے کلی کرے اور ناک میں پانی لے۔

عمرو بن یحییٰ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا اور انہیں دھویا پھر دھویا یا کلی کی اور ناک میں پانی لیا ایک ہی چلو سے اور تین دفعہ ایسا کیا اور دو دو دفعہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور سر کا مسح کیا، آگے اور پیچھے کا اور دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ثم قال هكذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔

باب ۱۳۹ مسح الرأس مرة ۔

۱۸۹ ۔ حدثنا سليمان بن حرب قال ثنا وهيب قال ثنا عمرو بن يحيى عن أبيه قال شهدت عمرو بن أبي حسن سأل عبد الله بن زيد عن وضوء النبي صلى الله عليه وسلم فدعا بتور من ماء فتوضأ لهم فكفأ على يديه فغسلهما ثلاثا ثم أدخل يده في الإناء فمضمض واستنشق واستنثر ثلاثا بثلاث غرفات من ماء ثم أدخل يده في الإناء فغسل وجهه ثلاثا ثم أدخل يده في الإناء فغسل يديه إلى المرفقين مرتين مرتين ثم أدخل يده في الإناء فمسح برأسه فأقبل بيديه وأدبر بهما ثم أدخل يده في الإناء فغسل رجليه حدثنا موسى قال حدثنا وهيب قال مسح برأسه مرة ۔

باب ۱۴۰ وضوء الرجل مع امرأته وفضل وضوء المرأة وتوضأ عمر رضي الله عنه بالحميم ومن بيت نصرانية ۔

۱۹۰ ۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا مالك عن نافع عن ابن عمر أنه قال كان الرجال والنساء يتوضؤون في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعا ۔

باب ۱۴۱ صب النبي صلى الله عليه وسلم وضوءه على المغمى عليه ۔

۱۹۱ ۔ حدثنا أبو الوليد قال ثنا شعبة عن محمد بن المنكدر قال سمعت جابرا يقول جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودني وأنا مريض لا أعقل فتوضأ وصب علي من وضوئه فعقلت فقلت يا رسول الله لمن الميراث إنما يرثني كلالة فنزلت آية الفرائض ۔

باب ۱۴۲ الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة ۔

۱۹۲ ۔ حدثنا عبد الله بن منير سمع عبد الله بن

وضو فرمایا تھا۔

سر کا مسح ایک بار ہے

عمرو بن ابوالحسن نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ایک طشت میں پانی منگوایا اور انہیں وضو کر کے دکھایا۔ اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انہیں تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور کلی کی، ناک میں پانی لیا اور صاف کیا تین دفعہ پانی کے تین چلوؤں سے۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین دفعہ منہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو دفعہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر سر کا مسح کیا، اپنے ہاتھوں کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے، پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور دونوں پیر دھوئے ـــ موسیٰ نے وہیب سے روایت کی ہے کہ سر کا مسح ایک دفعہ کیا۔

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہوا پانی۔ حضرت عمر نے نصرانیہ کے گھر سے گرم پانی کے ساتھ وضو کیا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مرد اور عورت اکٹھے وضو کیا کرتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے وضو سے بچا ہوا پانی بے ہوش آدمی پر چھڑکنا۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ میں بیمار اور بے ہوش تھا۔ آپ نے وضو کیا اور بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑکا تو میں ہوش میں آ گیا۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرا وارث کون ہوگا جبکہ میرا وارث تو صرف کلالہ ہے؟ پس آیت میراث نازل ہوئی۔

لگن، پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتنوں سے غسل اور وضو کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا

بكر قال حدثنا حميد عن انس قال حضرت الصلاة
فقام من كان قريب الدار الى اهله وبقي قوم فاتي
رسول الله صلى الله عليه وسلم بمخضب من حجارة
فيه ماء فصغر المخضب ان يبسط فيه كفه فتوضأ
القوم كلهم قلنا كم كنتم قال ثمانين وزيادة ۔

۱۹۳۔ حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا ابو اسامة
عن بريد عن ابي بردة عن ابي موسى ان النبي صلى
الله عليه وسلم دعا بقدح فيه ماء فغسل يديه
ووجهه فيه ومج فيه ۔

۱۹۴۔ حدثنا احمد بن يونس قال حدثنا عبد العزيز
بن ابي سلمة قال حدثنا عمرو بن يحيى عن ابيه عن عبد الله
بن زيد قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاخرجنا له ماء في تور من صفر فتوضأ فغسل وجهه
ثلاثا ويديه مرتين مرتين ومسح برأسه فاقبل به
وادبر وغسل رجليه ۔

۱۹۵۔ حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري
قال اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان عائشة
قالت لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم واشتد به وجعه
استأذن ازواجه في ان يمرض في بيتي فاذن له فخرج
النبي صلى الله عليه وسلم بين رجلين تخط رجلاه
في الارض بين عباس ورجل آخر قال عبيد الله
فاخبرت عبد الله بن عباس فقال اتدري من
الرجل الآخر قلت لا قال هو علي بن ابي طالب و
كانت عائشة تحدث ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال بعد ما دخل بيته واشتد وجعه هريقوا علي
من سبع قرب لم تحلل اوكيتهن لعلي اعهد الى
الناس واجلس في مخضب لحفصة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم ثم طفقنا نصب عليه تلك القرب
حتى طفق يشير الينا ان قد فعلتن ثم خرج

قریب کا گھر والا اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور باقی حضرات وہیں
رہے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کا لگن پیش
کیا گیا جس میں پانی تھا منہ چھوٹا ہونے کے باعث سب بیک
وقت ہاتھ نہیں ڈال سکتے تھے لیکن سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ ہم عرض گزار
ہوئے کہ آپ کتنے تھے فرمایا کہ اسی یا زیادہ۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ منگایا جس میں پانی تھا۔ آپ
نے دونوں ہاتھ اور چہرۂ انور اس میں دھویا اور اسی میں کلی
فرمائی۔

عمرو بن یحییٰ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے
تو ہم نے پیتل کے طشت میں پانی پیش کیا۔ آپ نے تین دفعہ چہرۂ انور
دھویا اور دو دو دفعہ دونوں ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح
کیا اس کے آگے سے اور پیچھے سے اور دونوں پیروں کو
دھویا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی علالت شدت
اختیار کر گئی۔ آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے بیماری کے
دوران میرے گھر میں رہنے کی اجازت مانگی۔ آپ کو اجازت
دے دی گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان
تشریف لائے اور آپ کے پیر زمین پر گھسٹ رہے
تھے یعنی حضرت عباس اور دوسرے آدمی کے درمیان۔ عبیداللہ کا
بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس نے بتایا اور فرمایا۔ کیا تم جانتے
ہو کہ دوسرا آدمی کون تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت
علی تھے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں داخل ہونے
اور بیماری بڑھنے پر آپ نے فرمایا۔ مجھ پر سات مشک پانی بہاؤ
جن کے بند کھولے نہ گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں۔
آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت حفصہ
کے لگن میں بٹھایا گیا تو ہم آپ پر ڈالنے لگے یہاں تک کہ آپ

الی الثمانین۔

سے شمار فرمایا تو تم تعمیل کر چکے پھر لوگوں کی طرف تشریف لائے۔

باب الوضوء من التور

۱۹۶۔ حدثنا خالد بن مخلد قال ثنا سلیمان قال حدثنی عمرو بن یحییٰ عن ابیہ قال کان عمی یکثر من الوضوء فقال لعبد اللہ بن زید اخبرنی کیف رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ فدعا بتور من ماء فکفأ علی یدیہ فغسلہما ثلاث مرات ثم ادخل یدہ فی التور فمضمض واستنثر ثلاث مرات من غرفۃ واحدۃ ثم ادخل یدہ فاغترف بہا فغسل وجہہ ثلاث مرات ثم غسل یدیہ الی المرفقین مرتین مرتین ثم اخذ بیدہ ماء فمسح رأسہ فادبر بہ واقبل ثم غسل رجلیہ فقال ہکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ۔

طشت سے وضو کرنا

عمرو بن یحییٰ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ میرے چچا جان وضو بہت پانی بہاتے۔ پس ان حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے بتایئے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے طشت میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھوں پر ڈال کر تین مرتبہ انہیں دھویا پھر طشت میں ہاتھ ڈال کر کلی کی اور ناک میں پانی لیا تین مرتبہ ایک ہی چلو سے۔ پھر دونوں ہاتھ ڈال کے اور لپ بھر کر منہ دھویا تین مرتبہ پھر دونوں ہاتھ دو دو مرتبہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر سر کا مسح کیا کہ ہاتھوں کو پیچھے لے گئے اور آگے لائے پھر اپنے دونوں پیر دھوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے وضو کرتے دیکھا۔

۱۹۷۔ حدثنا مسدد قال ثنا حماد عن ثابت عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا باناء من ماء فاتی بقدح رحراح فیہ شیء من ماء فوضع اصابعہ فیہ قال انس فجعلت انظر الی الماء ینبع من بین اصابعہ قال انس فحزرت من توضأ ما بین السبعین الی الثمانین۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی کا برتن منگایا تو خدمت عالی میں کھلے منہ کا پیالہ پیش کیا گیا جس میں ذرا سا پانی تھا۔ آپ نے اس میں مبارک انگلیاں ڈالیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا جو آپ کی انگلیوں سے پھوٹ کر بہہ رہا تھا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے وضو کرنے والوں کا اندازہ کیا تو وہ ستر سے اسی تک تھے۔

ف: رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دریائے کرم جوش میں آیا تو آپ نے جان نثاروں اور شمع رسالت کے پروانوں کی اس اہانت سے مشکل کشائی اور حاجت روائی فرمائی کہ چشم فلک کبھی نے اس سے پہلے ایسا منظر کہیں دیکھا نہیں ہوگا۔ وضو کے لیے پانی دیا اور وہ بھی اپنی انگلیوں سے بہتا ہوا رحمت جاری کر کے۔ کیوں نہ ہو کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب اکرم، نائب اعظم کو شان ہی نرالی عطا فرمائی ہے۔ اختیارات ہی سب سے بڑھ کر دیئے ہیں۔ ایک ماننے والے نے اس حقیقت کو اظہار سادہ لفظوں میں کیا ہے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیتے ہیں، در بے بہا دیتے ہیں

باب الوضوء بالمد

۱۹۸۔ حدثنا ابو نعیم قال ثنا مسعر قال حدثنی ابن جبر قال سمعت انسا یقول کان النبی صلی اللہ

ایک مد پانی سے وضو کرنا

ابن جبر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد تک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ ۔

بَابٌ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ۔

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدًا حَدَّثَهُ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ ۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ تَابَعَهُ حَرْبٌ وَأَبَانُ عَنْ يَحْيَى ۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ وَتَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابٌ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

پانی کے ساتھ غسل کرتے اور ایک مُد سے وضو فرمایا کرتے۔

موزوں پر مسح کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا، ہاں اور جب حضرت سعد تمہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بتائیں تو اس کے متعلق کسی دوسرے سے نہ پوچھا کرو ۔۔۔ ابو موسیٰ بن عقبہ، ابو النضر، ابو سلمہ نے حضرت سعد سے اسی طرح روایت کی اور حضرت عمر نے حضرت عبداللہ سے اسی طرح فرمایا۔

عروہ بن مغیرہ نے اپنے والد ماجد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ برتن میں پانی لے کر آپ کے پیچھے گئے جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو انہوں نے پانی ڈالا۔ لہٰذا حضور نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

جعفر بن امیہ ضمری کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ۔۔۔ حرب اور ابان نے یحییٰ سے اس کی متابعت کی ہے۔

جعفر بن عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے مبارک عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ۔۔۔ متابعت کی ہے اس کی معمر، یحییٰ، ابو سلمہ، عمرو سے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔

جبکہ پاک پیروں کو موزوں میں داخل کیا ہو

عروہ بن مغیرہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ایک سفر کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، میں نے آپ کے

الله عليه وسلم في سفر فأهويت لأنزع خفيه فقال دعهما فإني أدخلتهما طاهرتين فمسح عليهما۔

موزے اُتارنے چاہے تو فرمایا: رہنے دو کیونکہ پہنتے وقت میرے پیر پاک تھے اور ان پر مسح فرمایا۔

باب ١٣٧ من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق وأكل أبو بكر وعمر وعثمان رضي الله عنهم لحما فلم يتوضئوا۔

جو گوشت کھانے اور ستو پینے کے بعد وضو نہ کرے

حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گوشت کھا کر وضو نہ کیا۔

٢٠٤۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أنا مالك عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن عبد الله بن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أكل كتف شاة ثم صلى ولم يتوضأ۔

عطاء بن یسار نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

٢٠٥۔ حدثنا يحيى بن بكير قال ثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني جعفر بن عمرو بن أمية أن أباه أخبره أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يحتز من كتف شاة فدعي إلى الصلاة فألقى السكين فصلى ولم يتوضأ۔

جعفر بن عمرو بن امیہ کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاتے دیکھا۔ پس آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو چھری ڈال دی اور نماز پڑھی لیکن وضو نہ کیا۔

باب ١٣٨ من مضمض من السويق ولم يتوضأ۔

جو ستو کھا کر کلی کرے اور وضو نہ کرے۔

٢٠٦۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أنا مالك عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار مولى بني حارثة أن سويد بن النعمان أخبره أنه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام خيبر حتى إذا كانوا بالصهباء وهي أدنى خيبر فصلى العصر ثم دعا بالأزواد فلم يؤت إلا بالسويق فأمر به فثري فأكل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأكلنا ثم قام إلى المغرب فمضمض ومضمضنا ثم صلى ولم يتوضأ۔

بشیر بن یسار مولیٰ بنی حارثہ سے روایت ہے کہ حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں بتایا کہ خیبر کے سال وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب صہباء کے مقام پر پہنچے جو خیبر کے نزدیک ہے تو آپ نے عصر پڑھی، پھر زادِ راہ منگایا لیکن ستو ہی موجود تھے جو آپ کے آگے رکھے گئے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی پیے۔ پھر نمازِ مغرب پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی اور ہم نے بھی، پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

٢٠٧۔ حدثنا أصبغ قال أنا ابن وهب قال أخبرني عمرو عن بكير عن كريب عن ميمونة أن النبي صلى الله عليه وسلم أكل عندها كتفا ثم صلى ولم يتوضأ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے پاس بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

ف: مذکورہ چاروں احادیث نیز باب ١٣٧، ١٣٨ کی عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ آگ سے پکائی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگر پہلے وضو تھا تو ایسی چیز کھا لینے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف کلی کر لینا

سماعی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۴۹ هَلْ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ۔

۲۰۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا۔ تَابَعَهُ يُونُسُ وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

باب ۱۵۰ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ وَمَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ وَالنَّعْسَتَيْنِ أَوِ الْخَفْقَةِ وُضُوءًا

۲۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ۔

۲۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ۔

باب ۱۵۱ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ۔

۲۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قَالَ يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ۔

۲۱۲ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا

کیا دودھ پینے کے بعد کلی کرے؟

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ پیا تو کلی کی اور فرمایا کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے — متابعت کی اس کی یونس اور صالح بن کیسان نے زہری سے۔

نیند سے وضو لازم آتا اور جو ایک دو مرتبہ اونگھنے اور جھونکا لینے سے وضو لازم نہ سمجھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی نماز پڑھتا ہوا اونگھنے لگے تو چاہیے کہ سو جائے یہاں تک کہ نیند کا زور چلا جائے۔ کیونکہ جب کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے تو اُسے کیا معلوم کہ بخشش طلب کرنے کی بجائے اپنے آپ کو بُرا بھلا کہہ رہا ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو نماز میں نیند آئے تو سو جائے یہاں تک کہ جو پڑھے اُسے سمجھنے لگے۔

حدث کے بغیر وضو کرنا۔

محمد بن یوسف، سفیان، عمرو بن عامر نے حضرت انس سے سنا —
مسدد، یحییٰ، سفیان، عمرو بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کیسے کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہم اُسی وضو کو کافی سمجھتے جب تک حدث نہ ہو جائے۔

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، خیبر کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب صہبا کے مقام پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز عصر پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے کھانا منگوایا تو ستو کے سوا کچھ نہ لایا گیا پس ہم نے کھایا اور پیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صلى لنا بالأطعمة فلم نؤت إلا بالسويق فلكنا و شربنا ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم إلى المغرب فمضمض ثم صلى لنا المغرب ولم يتوضأ ۔

نماز مغرب کے لیے کھڑے ہوئے اور کلی کی پھر ہمیں نماز مغرب پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

باب من الكبائر أن لا يستتر من بوله ۔

۲۱۳ ۔ حدثنا عثمان قال ثنا جرير عن منصور عن مجاهد عن ابن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بحائط من حيطان المدينة أو مكة فسمع صوت إنسانين يعذبان في قبورهما فقال النبي صلى الله عليه وسلم يعذبان وما يعذبان في كبير ثم قال بلى كان أحدهما لا يستتر من بوله وكان الآخر يمشي بالنميمة ثم دعا بجريدة فكسرها كسرتين فوضع على كل قبر منهما كسرة فقيل له يا رسول الله لم فعلت هذا قال لعله أن يخفف عنهما ما لم ييبسا ۔

پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں سے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دو انسانوں کی آوازیں سنیں جن کو اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں۔ پھر فرمایا کیوں نہیں ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا۔ پھر ایک ٹہنی منگائی اور اُس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر اُن میں سے ایک حصہ رکھ دیا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید اِن کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے۔

باب ما جاء في غسل البول وقال النبي صلى الله عليه وسلم لصاحب القبر كان لا يستتر من بوله ولم يذكر سوى بول الناس ۔

۲۱۴ ۔ حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال أخبرنا إسمعيل بن إبراهيم قال حدثني روح بن القاسم قال حدثني عطاء بن أبي ميمونة عن أنس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا تبرز لحاجته أتيته بماء فيغسل به ۔

پیشاب کو دھونے کا بیان

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر والے کے متعلق فرمایا کہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور آدمی کے سوا کسی کے پیشاب کا ذکر نہ فرمایا۔

عطاء بن ابی میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفع حاجت سے فارغ ہو جاتے تو میں آپ کی خدمت میں پانی پیش کر دیتا تو آپ اُس سے استنجا فرما لیتے۔

باب

۲۱۵ ۔ حدثنا محمد بن المثنى قال ثنا محمد بن خازم قال ثنا الأعمش عن مجاهد عن طاوس عن ابن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بقبرين فقال إنهما ليعذبان وما يعذبان في كبير أما أحدهما فكان لا يستتر من البول وأما الآخر فكان يمشي بالنميمة ثم أخذ

عذابِ قبر میں ذکرِ الٰہی سے کمی ہونا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلیاں لگاتا پھرتا تھا۔ پھر ایک سبز ٹہنی لی اور اُس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک

جريدة رطبة فشقها بنصفين فغرز في كل قبر واحدة فقالوا يا رسول الله لم فعلت هذا قال لعله يخفف عنهما ما لم ييبسا قال ابن المثنى وحدثنا وكيع قال حدثنا الأعمش سمعت مجاهدا مثله ‎•

حضرات صحابہ کرام عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے ــــ ابن مثنیٰ، وکیع، اعمش نے مجاہد سے ایسا ہی سنا ہے۔

ف: یہ حدیث مغیبات میں سے ہے کہ نگاہِ مصطفیٰ کا حال بیان کر رہی ہے کہ پروردگارِ عالم کے محبوبِ اکرم، نائبِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہِ حقیقت نگر سے قبر اور برزخ کے حالات بھی پوشیدہ نہیں ہیں۔ دو قبر والوں کو ملاحظہ فرمایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو گیا کہ کن برائیوں کے باعث انہیں عذاب ہو رہا تھا۔ غور طلب بات ہے کہ ان مردوں کے متعلق جو خدا نے غیب کیا اس کا محبوبِ خدا کو کیسے پتہ لگا؟ جب اس حقیقت کو جان اور مان لیا جائے گا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خداداد کمالات کا انکار کرنے کی گنجائش ہی نہیں رہے گی ــــ دوسری بات یہ بھی معلوم ہو گئی کہ مرنے کے بعد قبر میں عذاب ہوتا یا راحت ہوتی ہے۔ تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جب مردہ برزخ میں عذاب یا راحت دیا جاتا ہے تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس کے حواس باقی رہتے ہیں۔ یعنی مردہ سنتا اور دیکھتا ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کا واضح بیان موجود ہے۔ جس کا انکار کرنا زندہ حقیقت کو جھٹلانا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہر مدعیِ اسلام کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

باب ١٥٥ ترك النبي صلى الله عليه وسلم والناس الأعرابي حتى فرغ من بوله في المسجد

٢١٦ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا همام قال حدثنا إسحاق عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى أعرابيا يبول في المسجد فقال دعوه حتى إذا فرغ دعا بماء فصبه عليه ‎•

حضور نے اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑے رکھا یہاں تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ ہو گیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا جانے دو۔ جب وہ فارغ ہو گیا تو پانی منگا کر اس پر بہا دیا۔

باب ١٥٦ صب الماء على البول في المسجد ‎•

٢١٧ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود أن أبا هريرة قال قام أعرابي فبال في المسجد فتناوله الناس فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم دعوه وهريقوا على بوله سجلا من ماء أو ذنوبا من ماء فإنما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين ‎•

مسجد میں پیشاب پر پانی بہانا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اسے پکڑنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جانے دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دو کیونکہ تمہیں آسانی پیدا کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے سختی کرنے کے لیے نہیں۔

٢١٨ - حدثنا عبدان قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا يحيى بن سعيد قال سمعت أنس بن مالك عن النبي صلى الله

عبدان، عبد اللہ، یحییٰ بن سعید، حضرت انس بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ــــ خالد بن مخلد، سلیمان، یحییٰ بن سعید سے

عليه وسلم. حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا سليمان عن يحيى بن سعيد قال سمعت انس بن مالك قال جاء اعرابي فبال في طائفة المسجد فزجره الناس فنهاهم النبي صلى الله عليه وسلم فلما قضى بوله امر النبي صلى الله عليه وسلم بذنوب من ماء فاهريق عليه.

روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک اعرابی مسجد کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اسے ڈانٹا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں منع کیا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ڈول پانی کا حکم فرمایا جو اس پر بہا دیا گیا۔

ف: اس حدیث میں اخلاقیات کا بہترین سبق دیا گیا ہے کہ ایک اعرابی عظمت مسجد سے بے خبر ہونے کے باعث مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو بعض صحابہ کرام اسے ڈانٹنے لگے۔ اس پر رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے پر صحابہ کرام کو روکا کیونکہ ممکن ہے کہ درمیان میں پیشاب رک جانے پر اعرابی کو کوئی تکلیف ہو جاتی۔ لہٰذا اسے پیشاب کرنے کا پورا موقع دیا پھر اس پیشاب پر آپ کے حکم سے ایک ڈول پانی بہا دیا گیا۔ اسی سلسلے کی دوسری روایت میں ہے کہ بعد میں آپ نے اعرابی کو سمجھایا کہ مسجد میں ایسا کام نہیں کیا کرتے۔

باب بول الصبيان

۲۱۹۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ام المؤمنين انها قالت اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بصبي فبال على ثوبه فدعا بماء فاتبعه اياه.

شیر خوار بچوں کا پیشاب

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شیر خوار بچہ لایا گیا جس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگا کر اس پر ڈال دیا۔

۲۲۰۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ام قيس بنت محصن انها اتت بابن لها صغير لم يأكل الطعام الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلسه رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجره فبال على ثوبه فدعا بماء فنضحه ولم يغسله.

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگا کر اس پر چھڑک دیا اور اسے نہ دھویا۔

باب البول قائما وقاعدا

۲۲۱۔ حدثنا آدم قال حدثنا شعبة عن الاعمش عن ابي وائل عن حذيفة قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم سباطة قوم فبال قائما ثم دعا بماء فجئته بماء فتوضأ.

کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لے گئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی منگایا تو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور آپ نے وضو فرمایا۔

باب البول عند صاحبه والتستر بالحائط

۲۲۲۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة قال حدثنا جرير

اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُنِي أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشَى فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ ٭

فرمایا۔ مجھے یاد ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلے جا رہے تھے تو دیوار کے پیچھے ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور تمہاری طرح کھڑے ہو کے اور پیشاب کیا۔ میں پرے ہٹ گیا تو مجھے اشارے سے بلایا پس میں پیچھے کھڑا رہا یہاں تک کہ آپ فارغ ہو گئے۔

بَابُ الْبَوْلِ عَلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ ٭

کسی قوم کی کوڑی پر پیشاب کرنا

۲۲۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ وَيَقُولُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ أَحَدِهِمْ قَرَضَهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَيْتَهُ أَمْسَكَ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ٭

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری پیشاب کے بارے میں بہت سخت تھا کرتے تھے اور فرماتے کہ بنی اسرائیل میں سے کسی کے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اسے کاٹ دیتے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کاش وہ اس سے رک جائیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر آئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

فـ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے اور خود بھی آپ نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا پوری زندگی میں یہی ایک موقع ہے کہ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا اور ایسا آپ نے عذر کے باعث کیا تھا۔ اگر ایک دفعہ بھی آپ ایسا نہ کرتے تو امتِ محمدیہ کو مجبوری میں بھی کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت نہ ہوتی اور گناہ شمار ہوتا وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

بَابُ غَسْلِ الدَّمِ ٭

خون کو دھونا

۲۲۴ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ وَتُصَلِّي فِيهِ ٭

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ فرمائیے کہ ہم میں سے کسی کے کپڑے میں خونِ حیض لگ جائے تو کیا کرے۔ فرمایا کہ اسے مل دے۔ پھر اس پر پانی ڈالے اور پانی سے دھو کر اس میں نماز پڑھ لے۔

۲۲۵ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي قَالَ وَقَالَ أَبِي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ ٭

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں مستحاضہ ہوں پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں یہ تو ایک رگ ہے۔ حیض تو نہیں۔ جب آیا کرے حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب گزر جائیں تو غسل کر کے خون دھویا کرو اور نماز پڑھا کرو میرے والدِ محترم نے فرمایا کہ پھر ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو یہاں تک کہ ایام حیض آ جائیں۔

باب ۱۴۲ غسل المني وفركه وغسل ما يصيب من المرأة

۲۲۶- حدثنا عبدان قال انا عبد الله بن المبارك قال انا عمرو بن ميمون الجزري عن سليمان بن يسار عن عائشة قالت كنت اغسل الجنابة من ثوب النبي صلى الله عليه وسلم فيخرج الى الصلوة وان بقع الماء في ثوبه۔

۲۲۷- حدثنا قتيبة قال حدثنا يزيد قال حدثنا عمرو عن سليمان ابن يسار قال سمعت عائشة ح وحدثنا مسدد قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا عمرو بن ميمون عن سليمان بن يسار قال سألت عائشة عن المني يصيب الثوب فقالت كنت اغسله من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرج الى الصلوة واثر الغسل في ثوبه بقع الماء۔

باب ۱۴۳ اذا غسل الجنابة او غيرها فلم يذهب اثره

۲۲۸- حدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا عمرو بن ميمون قال سألت سليمان بن يسار في الثوب تصيبه الجنابة قال قالت عائشة كنت اغسله من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يخرج الى الصلوة واثر الغسل فيه بقع الماء۔

۲۲۹- حدثنا عمرو بن خالد قال حدثنا زهير قال حدثنا عمرو بن ميمون ابن مهران عن سليمان بن يسار عن عائشة انها كانت تغسل المني من ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ثم اراه فيه بقعة او بقعا۔

باب ۱۴۴ ابوال الابل والدواب والغنم ومرابضها وصلى ابو موسى في دار البريد والسرقين والبرية الى جنبه فقال ههنا وثم سواء۔

۲۳۰- حدثنا سليمان بن حرب عن حماد بن زيد

منی کا دھونا اور کھرچنا نیز اس چیز کا دھونا جو عورت سے لگ جاتی ہے

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو دھو دیا کرتی۔ آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی کی تری آپ کے کپڑے میں باقی رہتی تھی۔

عمرو بن میمون، سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا۔ مسدد، عبدالواحد، عمرو بن میمون، سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منی کے متعلق پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھو دیا کرتی تو آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی سے دھونے کا اثر کپڑے پر باقی رہتا۔

جب کوئی منی وغیرہ کو دھوئے اور اس کا نشان نہ جائے۔

عمرو بن میمون نے سلیمان سے اس کپڑے کے متعلق روایت کی جس کو منی لگ جائے تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھو دیا کرتی۔ آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی سے دھونے کا نشان باقی رہتا تھا۔

سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتیں پھر بھی ایک یا کئی دھبے دکھائی دیا کرتے تھے۔

اونٹ، چوپایوں اور بکری کا پیشاب اور ان کے باڑے

حضرت ابو موسیٰ نے دارالبرید اور سرگین میں نماز پڑھی جب کہ جنگل ان کے ساتھ تھا اور فرمایا کہ یہ اور وہ دونوں ایک جیسے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل یا عرینہ

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ اُنَاسٌ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَّاَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَجَاءَ الْخَبَرُ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيْءَ بِهِمْ فَاَمَرَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسُمِرَتْ اَعْيُنُهُمْ وَاُلْقُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَهٰؤُلَاءِ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔

کے کچھ لوگ حضور کے پاس آئے تو انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی بیمار پڑ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں چراگاہ میں اونٹنیوں کے پاس چلے جانے کا حکم دیا اور ان کا پیشاب اور دودھ پینے کا۔ پس وہ چلے گئے جب تندرست ہوئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کیا اور جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ صبح کے وقت یہ خبر آئی تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے۔ دن چڑھے وہ انہیں لے آئے تو آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں اور دھوپ میں ڈال دیے گئے، پانی مانگتے مگر نہ دیا گیا۔ ابوقلابہ کا بیان ہے کہ انہوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے نیز اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد تعمیر ہونے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکریوں کے رہنے کی جگہوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

بَابُ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالْمَاءِ

اگر گھی اور پانی میں نجاست گر جائے۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَأْسَ بِالْمَاءِ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ اَوْ رِيْحٌ اَوْ لَوْنٌ وَقَالَ حَمَّادٌ لَا بَأْسَ بِرِيْشِ الْمَيْتَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ عِظَامِ الْمَوْتٰى نَحْوَ الْفِيْلِ وَغَيْرِهٖ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ سَلَفِ الْعُلَمَاءِ يَمْتَشِطُوْنَ بِهَا وَيَدَّهِنُوْنَ فِيْهَا لَا يَرَوْنَ بِهٖ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَاِبْرَاهِيْمُ لَا بَأْسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ ۔

زہری کا قول ہے کہ پانی میں کوئی مضائقہ نہیں جب تک ذائقہ، بو یا رنگ نہ بدلے۔ حماد کا قول ہے کہ مردار کے بال میں کوئی مضائقہ نہیں۔ زہری نے ہاتھی وغیرہ مردار کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اگلے علماء میں سے کئی حضرات کو ان سے کنگھی کرتے دیکھا اور ان میں تیل رکھتے اور کوئی مضائقہ نہ سمجھتے۔ ابن سیرین اور ابراہیم کا قول ہے کہ ہاتھی دانت کی تجارت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَاْرَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چوہے کے متعلق پوچھا گیا جب کہ وہ گھی میں گر جائے۔ فرمایا کہ اسے نکال دو اور اس کے ارد گرد سے اور اپنا (باقی) گھی کھا لو۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا مَعْنٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ

علی بن عبداللہ، معن، امام مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چوہے کے متعلق پوچھا گیا جب کہ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن فارۃ سقطت فی سمن فقال خذوھا وما حولھا فاطرحوہ قال معن حدثنا مالک ما لا احصیہ یقول عن ابن عباس عن میمونۃ ۔

۲۳۴ — حدثنا احمد بن محمد قال انا عبد اللہ قال انا معمر عن ھمام بن منبہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل کلم یکلمہ المسلم فی سبیل اللہ یکون یوم القیمۃ کھیئتھا اذ طعنت تفجر دما اللون لون الدم والعرف عرف المسک ۔

باب البول فی الماء الدائم ۔

۲۳۵ — حدثنا ابو الیمان قال انا شعیب قال انا ابو الزناد ان عبد الرحمن بن ھرمز الاعرج حدثہ انہ سمع ابا ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نحن الآخرون السابقون وباسنادہ قال لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل فیہ ۔

باب اذا القی علی ظھر المصلی قذر او جیفۃ لم تفسد علیہ صلوتہ

وکان ابن عمر اذا رای فی ثوبہ دما وھو یصلی وضعہ ومضی فی صلوتہ وقال ابن المسیب والشعبی اذا صلی وفی ثوبہ دم او جنابۃ او لغیر القبلۃ او تیمم فصلی ثم ادرک الماء فی وقتہ لا یعید ۔

۲۳۶ — حدثنا عبدان قال اخبرنی ابی عن شعبۃ عن ابی اسحق عن عمرو بن میمون ان عبد اللہ قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساجد ح قال وحدثنی احمد بن عثمان قال حدثنا شریح بن مسلمۃ قال حدثنا ابراھیم بن یوسف عن ابیہ عن ابی اسحق قال حدثنی عمرو بن میمون ان عبد اللہ بن مسعود حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی عند

جو گھی میں گر جائے۔ فرمایا کہ اُس چوہے اور اُس کے ارد گرد سے پھینک دو ۔۔۔۔ معن، امام مالک، الزہری با متعدد مرتبہ حضرت ابن عباس نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو جو زخم اللہ کی راہ میں لگے گا وہ قیامت میں اُسی شکل کا ہوگا جیسے آج ہی زخم لگا ہو اور خون کے رنگ کا خون بہہ رہا ہوگا، مشک جیسی خوشبو والا۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، ہم ہی سب میں آخری اور سب سے پہلے ہیں ۔۔۔۔ نیز اسی دوسری اسناد کے ساتھ فرمایا، تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے، جو چلتا نہ ہو کہ پھر اُس سے غسل کرے۔

اگر نمازی کی پیٹھ پر نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ حضرت ابن عمر جب نماز پڑھتے ہوئے اپنے کپڑے میں خون دیکھتے تو اُسے پھینک دیتے اور نماز جاری رکھتے۔ ابن مسیب اور شعبی نے کہا کہ جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اُس کے کپڑے میں خون یا منی لگی ہوئی ہو یا قبلہ رُخ نہ ہو یا تیمم کر کے نماز پڑھ رہا ہو اور وقت کے اندر پانی مل جائے تو اعادہ نہ کرے۔

عبدان، ان کے والد، شعبہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں تھے ۔۔۔۔ احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، ان کے والد، ابواسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے جب کہ ابوجہل اور اُس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو اُن میں سے ایک دوسرے

الْبَيْتِ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلَا جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَجَاءَ بِهِ فَنَظَرَ حَتَّى إِذَا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ لَا أُغْنِي شَيْئًا لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ قَالَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمَّى اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ نَحْفَظْهُ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرْعَى فِي الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ

سے کہنے لگا تم میں سے کون ہے جو فلاں قبیلے سے اونٹ کی اوجھڑی لا کر محمد کی پیٹھ پر رکھ دے جب کہ یہ سجدے میں ہوں۔ تو قوم میں سے ایک بڑا بدبخت اٹھا اور لے آیا اور انتظار کیا یہاں تک کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو اس نے کندھوں کے درمیان پیٹھ پر رکھ دی۔ میں بیچارگی میں دیکھ رہا تھا کاش میرا کوئی ساتھی ہوتا۔ وہ ہنسنے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں رہے اور سر نہ اٹھایا یہاں تک کہ حضرت فاطمہ آئیں اور انہوں نے اسے آپ کی پیٹھ سے ہٹایا تو سر اٹھایا۔ پھر تین مرتبہ کہا: اے اللہ قریش کو سنبھال۔ ان پر آپ کا یہ دعا کرنا گراں گزرا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر نام لیے: اے اللہ ابوجہل کو سنبھال اور عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابو معیط کو۔ ساتویں کو گنا لیکن مجھے یاد نہیں رہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جن کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نام لیے وہ پچھاڑ کر بدر کے گڑھے میں پھینکے ہوئے تھے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چاہنے پر پروردگار عالم نے اپنے محبوب کے ان دشمنوں کو غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں ذلت کے ساتھ مارا۔ لہٰذا یوں نہیں کہنا چاہیے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ خدا بھی کر دیتا ہے جو اس کا محبوب چاہتا ہے کیونکہ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

بَابُ الْبُزَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهِ فِي الثَّوْبِ

وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ۔

تھوک اور رینٹ وغیرہ کو کپڑے میں لینا

عروہ، مسور اور مروان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیبیہ سے تشریف لائے، تو حدیث بیان کرتے ہوئے: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بھی تھوک پھینکا تو وہ ان میں سے کسی آدمی کے ہاتھ پر گرا جسے وہ اپنے منہ اور جسم پر مل لیتا۔

ف: رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لعاب دہن کو صحابہ کرام زمین پر نہیں گرنے دیتے بلکہ پوری کوشش کرتے کہ وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پر گرے۔ پھر اسے اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیا کرتے تھے۔ جانتے ہیں کہ پروردگار عالم نے قرآن مجید میں ایسا کوئی حکم نہیں دیا ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہی صحابہ کرام سے یہ فرمایا کہ تم میرے

طلب و دعا کے ساتھ ایسا کیا کرو۔ قرآن و حدیث میں اس کا حکم نہ ہونے کے باوجود صحابہ کرام ایسا کر رہے تھے اور یہ سب حضور کے سامنے رہے تھے اور آپ نے بھی انہیں ایسا کرنے سے منع نہیں فرمایا تھا۔ معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث میں ہر بات کا تصریحاً حکم ہونا ضروری نہیں بلکہ کچھ مسائل دلیل اطلاقی سے بھی ثابت ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں تعظیم رسول تو ایمانیات میں شامل بلکہ جان ایمان ہے۔ یہاں تو کسی فعل کو تعظیم شان رسالت پر مبنی ہونا ہی اس کی صحت کا ضامن ہے۔ صریحاً کوئی دلیل ہو یا نہ ہو وہ خود ہی تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کے حکم کی تعمیل اور خوشنودی رب جلیل ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبِهِ۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے میں تھوکا۔

بَابُ ۱۶۹ لَا يَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِالنَّبِيْذِ وَلَا بِالْمُسْكِرِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَاَبُو الْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ اَلتَّيَمُّمُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ وَاللَّبَنِ۔

نبیذ اور نشہ لانے والی چیز سے وضو جائز نہیں ہے۔ حسن اور ابو العالیہ نے اسے ناپسند کیا ہے اور عطاء کا قول ہے کہ میرے نزدیک نبیذ اور دودھ سے وضو کرنے کی نسبت تیمم کرنا زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

ابو سلمہ سے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

بَابُ ۱۷۰ غَسْلِ الْمَرْاَةِ اَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ اِمْسَحُوْا عَلٰى رِجْلِيْ فَاِنَّهَا مَرِيْضَةٌ۔

عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا۔ ابو العالیہ نے کہا کہ میرے پیر پر مالش کرو کیونکہ وہ بیمار ہے۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَسَاَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ اَحَدٌ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيْءُ بِتُرْسِهِ فِيْهِ مَاءٌ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَاُخِذَ حَصِيْرٌ فَاُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں کے پوچھنے پر سنا کر میرے اور آپ کے درمیان کوئی نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا؟ فرمایا کہ مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ حضرت علی ڈھال میں پانی لایا کرتے اور حضرت فاطمہ آپ کے چہرے سے خون دھوتیں۔ پھر بوریا لے کر جلایا گیا اور وہ آپ کے زخم میں بھرا گیا۔

بَابُ ۱۷۱ السِّوَاكِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسواک کا بیان۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ میں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گزاری۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُوْلُ

ابو بردہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کو اپنے ہاتھ سے مسواک کرتے ہوئے پایا۔ اُع اُع فرماتے جبکہ مسواک آپ کے

أَمْرُهُمْ وَالسِّوَاكُ فِي يَدِهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ.

منہ میں گویا قے کر رہے ہیں۔

٢٤١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو سو کر اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف کرتے۔

بَابُ دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الأَكْبَرِ

مسواک بڑے کے سپرد کرنا۔

وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلاَنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الأَكْبَرِ مِنْهُمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ اخْتَصَرَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

عفان، صخر بن جویریہ، نافع حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ مسواک کر رہا ہوں، میرے پاس دو آدمی آئے جن میں ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی۔ مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو۔ پس میں نے بڑے کو دے دی ۔ امام بخاری نے فرمایا کہ نعیم، ابن مبارک، اسامہ، نافع حضرت ابن عمر نے اسے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

رات کو باوضو سونے کی فضیلت

٢٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلاَةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُولِكَ قَالَ لاَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سونے لگو تو نماز جیسا وضو کیا کرو پھر داہنی کروٹ لیٹ جایا کرو پھر کہو اے اللہ میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تجھ سے رغبت اور خوف رکھتے ہوئے اپنی پیٹھ جھکا دی تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اپنے نبی پر نازل فرمائی جنہیں تو نے بھیجا۔ اگر تم رات میں مر گئے تو تم فطرت پر ہو گے اور ان کلمات کو اپنا آخری کلام بناؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے یہ کلمات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے دہرائے جب میں اَللّٰھُمَّ آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ ...... پر پہنچا اور وَرَسُوْلِکَ کہا تو فرمایا۔ نہیں بلکہ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ کہو۔

فائدہ: ہمیں چاہیے کہ اس دعا کو اپنا ضروری وظیفہ بنائیں اور سوتے وقت یہ الفاظ مزید کہہ لیا کریں تاکہ اگر اس رات ہمیں موت کی آغوش میں جانا پڑ جائے تو فرمانِ رسالت کے مطابق ہم ایمان ساتھ لے کر اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ یہ کتنی بڑی بشارت ہے جبکہ ایک مسلمان کی زندگی بھر کی ساری تگ و دو ہے ہی اس مقصد کے لیے۔ خدا کرے کہ ہم جب اس دنیا سے جائیں تو ایمان ساتھ لے کر جائیں۔ آمین۔

پارہ ــــ ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کِتَابُ الْغُسْلِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَقَوْلِهٖ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ عَفُوًّا غَفُوْرًا ؞

بَابُ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الْغُسْلِ ؞

۲۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِي الْمَآءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَآءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ ؞

۲۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهٗ وَمَا اَصَابَهٗ مِنَ الْاَذٰى ثُمَّ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ ثُمَّ نَحّٰى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا هٰذِهٖ غُسْلُهٗ مِنَ الْجَنَابَةِ ؞

بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ ؞

۲۴۵ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

غسل کا بیان

ارشاد ربانی ہے جب تم جنابت کی حالت میں ہو تو پاکی حاصل کرو لعلکم تشکرون تک اور فرمایا کہ اے ایمان والو یہ عفوا غفورا تک۔

غسل سے پہلے وضو کرنا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے ہاتھوں کو دھوتے۔ پھر نماز جیسا وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور ان سے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے پھر ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر ڈالتے۔ پھر پانی کو اپنے سارے جسم پر بہایا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا جیسے نماز کے لیے مگر پیر نہیں دھوئے۔ اپنی شرمگاہ اور جو نجاست لگی ہوئی تھی اُسے دھویا پھر اپنے اوپر پانی ڈالا۔ پھر اپنے پیروں پر ڈال کر انہیں دھویا۔ آپ کا غسل جنابت یہ تھا۔

آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے جو قدح کا تھا اور اسے فرق

مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ ٭

بَابُ الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهِ ٭

۲۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ دَخَلْتُ اَنَا وَاَخُوْ عَائِشَةَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا اَخُوْهَا عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِاِنَاءٍ نَحْوٍ مِّنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَاَفَاضَتْ عَلٰى رَاْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ وَبَهْزٌ وَالْجُدِّيُّ عَنْ شُعْبَةَ قَدْرِ صَاعٍ ٭

۲۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَنَّهٗ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ وَاَبُوْهُ وَعِنْدَهٗ قَوْمٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ يَكْفِيْكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَكْفِيْنِيْ فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِيْ مَنْ هُوَ اَوْفٰى مِنْكَ شَعْرًا وَّخَيْرًا مِّنْكَ ثُمَّ اَمَّنَا فِيْ ثَوْبٍ ٭

۲۴۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ اَخِيْرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى اَبُوْ نُعَيْمٍ ٭

کیا جاتا تھا۔

ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرنا

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عائشہ کا بھائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُن کے بھائی نے اُن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے متعلق پوچھا تو اُنھوں نے ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع کے قریب پانی تھا اور غسل کیا یعنی اپنے سر پر پانی ڈالا جبکہ ہمارے اور اُن کے درمیان پردہ تھا ——— امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یزید بن ہارون، بہز اور جُدّی نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ ایک صاع کی مقدار تھا۔

ابو جعفر سے روایت ہے کہ وہ اور اُن کے والد ماجد حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے اور ان کے پاس اور لوگ بھی تھے۔ اُنھوں نے ان سے غسل کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ میرے لیے تو کافی نہیں ہے۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ اتنا پانی اُن کے لیے کافی ہوتا تھا جن کے تم سے زیادہ بال تھے اور تم سے بہتر تھے پھر ایک کپڑے میں ہماری امامت کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے ——— امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ ابن عیینہ آخر میں ابن عباس عن میمونہ کہا کرتے تھے اور صحیح وہی ہے جو ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

ف: اس باب کی مذکورہ تینوں حدیثوں سے حسب ذیل باتیں سامنے آتی ہیں (۱) غسل کرتے وقت پردہ ہونا ضروری ہے (۲) ستر اگر چھپا لیا گیا ہو تو ایک کپڑے سے بھی نماز ہو جائے گی۔ لیکن یہ مجبوری کے وقت کی بات ہے جبکہ آج بھی مجبوری میں ایسا کیا جا سکتا ہے۔ (۳) تقریباً صاع یعنی چار سیر کے لگ بھگ پانی سے غسل کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی پانی کی قلت کے وقت کی بات ہے لیکن خواہ مخواہ پانی زیادہ از ضرورت بہا دینا بھی مناسب نہیں۔ اتنا پانی استعمال کیا جائے جس سے قابل اطمینان غسل ہو جائے۔

بَابُ مَنْ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا

۲۴۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَاُفِيْضُ

جو اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالے

سلیمان بن صرد نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ

عَلٰى رَأْسِيْ ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا •

۲۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثًا •

۲۵۱- حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ جَعْفَرٍ قَالَ لِيْ جَابِرٌ أَتَانِي ابْنُ عَمِّكَ يُعَرِّضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ ثَلَاثَةَ أَكُفٍّ يُفِيْضُهَا عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ فَقَالَ لِيَ الْحَسَنُ إِنِّيْ رَجُلٌ كَثِيْرُ الشَّعَرِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْكَ شَعَرًا •

بَابُ الْغُسْلِ مَرَّةً وَّاحِدَةً •

۲۵۲- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً لِلْغُسْلِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفْرَغَ عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيْرَهُ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَّكَانِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ •

بَابُ مَنْ بَدَأَ بِالْحِلَابِ أَوِ الطِّيْبِ عِنْدَ الْغُسْلِ •

۲۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ فَقَالَ بِهِمَا عَلٰى وَسَطِ رَأْسِهِ •

بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ •

فرمایا۔

محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہایا کرتے تھے۔

ابو جعفر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے چچا زاد بھائی حسن بن محمد بن حنفیہ میرے پاس آئے اور غسل جنابت کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین چلو لے کر اپنے سر پر ڈالا کرتے پھر اپنے تمام جسم پر بہاتے تھے۔ حسن نے مجھ سے کہا کہ میرے جسم پر بال زیادہ ہیں۔ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تم سے زیادہ تھے۔

غسل ایک ہی بار ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا تو آپ نے دو مرتبہ اپنے ہاتھ دھوئے یا تین دفعہ پھر اپنے بائیں ہاتھ میں پانی لے کر شرمگاہ کو دھویا۔ پھر زمین سے اپنا ہاتھ رگڑا۔ پھر کلی کی، ناک میں پانی لیا نیز اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر اپنے پیروں کو دھویا۔

جو غسل کرتے وقت حلاب یا خوشبو سے ابتدا کرے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرنے لگتے تو حلاب وغیرہ کوئی خوشبودار چیز منگواتے اور اسے اپنی ہتھیلی میں لے کر سر کے دائیں حصے سے ابتدا کرتے، پھر بائیں طرف۔ پھر دونوں ہاتھوں سے سر کے درمیان میں لگاتے۔

غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا۔

۲۵۴- حدثنا عمر بن حفص بن غياث قال ثنا أبي قال حدثنا الأعمش قال حدثني سالم عن كريب عن ابن عباس قال حدثتنا ميمونة قالت صببت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا فأفرغ بيمينه على يساره فغسلهما ثم غسل فرجه ثم قال بيده على الأرض فمسحها بالتراب ثم غسلها ثم تمضمض واستنشق ثم غسل وجهه وأفاض على رأسه ثم تنحى فغسل قدميه ثم أتي بمنديل فلم ينفض بها۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا۔ آپ نے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں کو دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مٹی سے ملے اور انہیں دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر چہرے کو دھویا اور اپنے سر پر پانی بہایا۔ پھر وہاں سے ہٹ گئے اور اپنے پیروں کو دھویا۔ پھر رومال پیش کیا گیا لیکن اسے استعمال نہ فرمایا لیکن اس سے جسم نہ پونچھا۔

باب ۱۸۱ مسح اليد بالتراب لتكون أنقى۔

صاف کرنے کے لیے ہاتھ کو مٹی سے رگڑنا۔

۲۵۵- حدثنا عبد الله بن الزبير الحميدي قال حدثنا سفيان قال حدثنا الأعمش عن سالم بن أبي الجعد عن كريب عن ابن عباس عن ميمونة أن النبي صلى الله عليه وسلم اغتسل من الجنابة فغسل فرجه بيده ثم دلك بها الحائط ثم غسلها ثم توضأ وضوءه للصلاة فلما فرغ من غسله غسل رجليه۔

عبد اللہ بن زبیر حمیدی، سفیان، اعمش، سالم بن ابی الجعد، کریب، حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر ہاتھ دیوار سے رگڑ کر دھویا۔ پھر وضو کیا جیسا نماز کے لیے کرتے ہیں۔ جب غسل سے فارغ ہو گئے، تو اپنے دونوں پیر دھوئے۔

باب ۱۸۲ هل يدخل الجنب يده في الإناء قبل أن يغسلها إذا لم يكن على يده قذر غير الجنابة وأدخل ابن عمر والبراء بن عازب يده في الطهور ولم يغسلها ثم توضأ ولم ير ابن عمر وابن عباس بأسا بما ينتضح من غسل الجنابة۔

کیا دھونے سے پہلے جنبی اپنا ہاتھ برتن میں ڈال سکتا ہے جب کہ جنابت کے سوا اس کے ہاتھ میں کوئی اور نجاست لگی ہوئی نہ ہو۔ چنانچہ حضرت ابن عمر اور حضرت براء بن عازب نے وضو کے پانی میں اپنے ہاتھ ڈال دیے حالانکہ انہیں دھویا نہیں تھا، پھر وضو کیا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس غسل جنابت کے چھینٹوں میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

۲۵۶- حدثنا عبد الله بن مسلمة قال حدثنا أفلح بن حميد عن القاسم عن عائشة قالت كنت أغتسل أنا والنبي صلى الله عليه وسلم من إناء واحد تختلف أيدينا فيه۔

قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور اس میں ہمارے ہاتھ ٹکرا بھی جاتے تھے۔

۲۵۷- حدثنا مسدد قال حدثنا حماد عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اغتسل من الجنابة غسل يده۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو اپنا ہاتھ دھویا کرتے تھے۔

۲۵۸ - حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبة عن ابی بکر بن حفص عن عروة عن عائشة قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی الله علیه وسلم من اناء واحد من جنابة وعن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن عائشة مثله۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے ——— عبد الرحمن بن قاسم اپنے والد ماجد سے حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۲۵۹ - حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبة عن عبد الله بن عبد الله بن جبر قال سمعت انس بن مالک یقول کان النبی صلی الله علیه وسلم والمرأة من نسائه یغتسلان من اناء واحد زاد مسلم ووهب بن جریر عن شعبة من الجنابة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات میں سے کوئی ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے ——— مسلم اور وہب بن جریر نے شعبہ سے یہ بھی روایت کی کہ غسل جنابت۔

باب ۱۸۳ من افرغ بیمینه علی شماله فی الغسل

جو غسل کے وقت دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پہ پانی ڈال لے۔

۲۶۰ - حدثنا موسی بن اسماعیل قال حدثنا ابو عوانة قال حدثنا الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب مولی ابن عباس عن ابن عباس عن میمونة بنت الحارث قالت وضعت لرسول الله صلی الله علیه وسلم غسلا وسترته فصب علی یده فغسلها مرة او مرتین قال سلیمان لا ادری اذکر الثالثة ام لا ثم افرغ بیمینه علی شماله فغسل فرجه ثم دلک یده بالارض او بالحائط ثم تمضمض واستنشق وغسل وجهه ویدیه وغسل رأسه ثم صب علی جسده ثم تنحی فغسل قدمیه فناولته خرقة فقال بیده هکذا ولم یردها۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھ دیا اور پردہ کر دیا آپ نے اپنے ہاتھ پر پانی ڈال کر اُسے ایک یا دو مرتبہ دھویا۔ سلیمان راوی کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ تیسری دفعہ کا ذکر کیا یا نہیں۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار سے رگڑا پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا نیز چہرہ، دونوں ہاتھوں اور سر کو دھویا۔ پھر سارے جسم پر پانی بہایا۔ پھر دوسری جگہ ہٹ کر دونوں پیر دھوئے۔ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور اُسے واپس نہ کیا۔

باب ۱۸۴ تفریق الغسل والوضوء

ویذکر عن ابن عمر انه غسل قدمیه بعد ما جف وضوءه۔

دھونے اور وضو کے درمیان وقفہ۔

حضرت ابن عمر کے متعلق مذکور ہے کہ انہوں نے اعضائے وضو خشک ہونے کے بعد پیر دھوئے۔

۲۶۱ - حدثنا محمد بن محبوب قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب مولی ابن عباس عن ابن عباس قال قالت میمونة وضعت لرسول الله صلی الله علیه وسلم ماء یغتسل به فافرغ علی یدیه فغسلهما مرتین مرتین او ثلاثا ثم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا تاکہ اس سے غسل فرمائیں۔ آپ نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر انہیں دو یا تین مرتبہ دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر زمین

يمينه على شماله فغسل مذاكيره ثم دلك يده بالأرض ثم تمضمض واستنشق ثم غسل وجهه ويديه ثم غسل رأسه ثلاثا ثم أفاض على جسده ثم تنحى من مقامه فغسل قدميه۔

سے اپنا ہاتھ رگڑا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر اپنے چہرہ اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر اپنی جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

باب ۸۵ إذا جامع ثم عاد ومن دار على نسائه في غسل واحد۔

جبکہ جماع کے بعد جماع کرے اور جو ایک ہی غسل سے اپنی تمام بیویوں کے پاس جائے۔

۲۶۲ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا ابن أبي عدي ويحيى بن سعيد عن شعبة عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه قال ذكرته لعائشة فقالت يرحم الله أبا عبد الرحمن كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيطوف على نسائه ثم يصبح محرما ينضخ طيبا۔

ابراہیم بن محمد بن منتشر کے والد ماجد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمن پر رحم فرمائے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی اور وہ اپنی ازواج مطہرات کے پاس جاتے پھر صبح کو احرام باندھے ہوتے اور خوشبو اڑ رہی ہوتی۔

۲۶۳ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن قتادة قال حدثنا أنس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يدور على نسائه في الساعة الواحدة من الليل والنهار وهن إحدى عشرة قال قلت لأنس أوكان يطيقه قال كنا نتحدث أنه أعطي قوة ثلاثين وقال سعيد عن قتادة إن أنسا حدثهم تسع نسوة۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات اور دن کی ایک ہی ساعت میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس پھر آتے تھے جو گیارہ تھیں۔ میں نے حضرت انس سے کہا کہ کیا آپ کو اتنی طاقت تھی؟ فرمایا کہ ہم یہ کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت مرحمت فرمائی گئی ہے۔ سعید نے قتادہ سے روایت کی کہ حضرت انس نے ان سے نو ازواج مطہرات بیان فرمائیں۔

باب ۸۶ غسل المذي والوضوء منه

مذی کو دھونا اور اس سے غسل لازم آنا

۲۶۴ - حدثنا أبو الوليد قال حدثنا زائدة عن أبي حصين عن أبي عبد الرحمن عن علي قال كنت رجلا مذاء فأمرت رجلا يسأل النبي صلى الله عليه وسلم لمكان ابنته فسأل فقال توضأ واغسل ذكرك۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری مذی بہت نکلا کرتی تھی تو میں نے حضور کی صاحبزادی کے باعث ایک آدمی سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھے۔ آپ نے فرمایا کہ وضو کرو اور شرمگاہ کو دھو لیا کرو۔

باب ۸۷ من تطيب ثم اغتسل وبقي أثر الطيب۔

جو خوشبو لگا کر غسل کرے اور خوشبو کا اثر باقی رہے۔

۲۶۵ - حدثنا أبو النعمان قال حدثنا أبو عوانة عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه قال سألت عائشة وذكرت لها قول ابن عمر ما أحب أن أصبح

محمد بن منتشر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے حضرت ابن عمر کا قول دہرایا: میں پسند نہیں کرتا کہ صبح کو احرام باندھوں اور مجھ سے خوشبو آئے۔ یہ بات ان کے کہنے پر پوچھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی۔ پھر آپ ازواج مطہرات کے پاس دورہ فرماتے۔ پھر صبح کو احرام باندھ لیتے۔

۲۶۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

آدم بن ابی ایاس، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود سے روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ حالت احرام میں تھے۔

ف: اس حدیث سے دو باتیں خصوصاً سامنے آئیں۔ پہلی بات یہ کہ احرام باندھنے سے پہلے اگر کسی نے خوشبو لگائی ہو اور حالت احرام میں اس کی چمک یا نکہت نظر آتی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت مقدسہ یا کسی اور کا تصور باندھنا یاد مدینہ یا محبت رسول کی علامت اور سعادت مندی ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ

بَابُ ۱۸۰ تَخْلِيلِ الشَّعَرِ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ

بالوں میں خلال کرنا اور جلد کے تر ہونے کا یقین ہو جائے تو پھر پانی بہا دینا۔

۲۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعَرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنْ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ وَقَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَغْرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور نماز جیسا وضو کرتے۔ پھر غسل کرتے یعنی اپنے ہاتھ سے بالوں میں خلال کرتے۔ جب یقین ہو جاتا کہ جلد تر ہو گئی ہے تو اس پر تین مرتبہ پانی بہاتے۔ پھر سارے جسم کو دھوتے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے، دونوں جس سے چلوؤں سے پانی لیتے۔

بَابُ ۱۸۱ مَنْ تَوَضَّأَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهُ مَرَّةً أُخْرَى

جس نے حالت جنابت میں وضو کیا۔ پھر تمام جسم کو دھوئے لیکن اعضائے وضو کو دوبارہ نہ دھوئے۔

۲۶۸ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءًا لِجَنَابَةٍ فَأَكْفَأَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوِ الْحَائِطِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا گیا۔ پس آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی ڈالا۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار پر دو یا تین دفعہ مارا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا نیز اپنے چہرے اور کلائیوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی بہایا۔ پھر

وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ ثُمَّ تَحَوَّلَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ فَأَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا فَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهِ

وہاں سے ہٹ کر پیر دھوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو قبول نہ فرمایا اور اپنے ہاتھ سے پونچھتے رہے۔

بَابٌ ۱۹۰ إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ جُنُبٌ خَرَجَ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَمَّمُ

جب مسجد میں جنبی ہونا یاد آئے تو اسی طرح نکل جائے اور تیمم نہ کرے۔

هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز کی اقامت کہی گئی اور کھڑے ہو کر صفیں برابر کر لی گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب اپنے مصلے پر کھڑے ہوئے تو آپ کو جنبی ہونا یاد آیا۔ ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ رہنا۔ پھر جا کر غسل کیا اور ہمارے پاس تشریف لائے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پس تکبیر کہی اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی ــــ متابعت کی اس کی عبد الاعلیٰ معمر نے زہری سے اور روایت کیا اسے اوزاعی نے زہری سے۔

بَابٌ ۱۹۱ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت کے بعد دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَحَوَّلَ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کر دیا۔ آپ نے ہاتھ پر پانی ڈال کر انہیں دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا پس اپنا ہاتھ زمین پر مار کر ملا۔ پھر اسے دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا نیز چہرے اور کلائیوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا اور اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر وہاں سے ہٹ کر اپنے پیر دھوئے۔ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو نہ لیا اور اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔

بَابٌ ۱۹۲ مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ

جو سر کی داہنی جانب سے غسل کی ابتداء کرے۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب ہم میں سے کسی کو جنابت لاحق

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا إِذَا أَصَابَ إِحْدَانَا جَنَابَةٌ أَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلَاثًا فَوْقَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَأْخُذُ بِيَدِهَا عَلَى شِقِّهَا الْأَيْمَنِ وَبِيَدِهَا الْأُخْرَى عَلَى شِقِّهَا الْأَيْسَرِ ۔

بھر لی تو اپنے ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر ڈالتی پھر اپنے ایک ہاتھ سے سر کے داہنے حصے کو اور دوسرے ہاتھ سے بائیں حصے کو دھلا جاتا۔

باب ۱۹۳ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحْدَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَمَنْ تَسَتَّرَ فَالتَّسَتُّرُ أَفْضَلُ وَقَالَ بَهْزٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

جو تنہائی میں ننگا نہائے اور دوسرے نے پردہ کیا تو پردہ کرنا افضل ہے۔ بہز اپنے والد ماجد اُن کے جد امجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔

۲۷۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَحَ مُوسَى فِي أَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى وَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہتے جبکہ حضرت موسیٰ تنہا نہاتے۔ لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم حضرت موسیٰ ہمارے ساتھ اسی لیے نہیں نہاتے کہ اُن کے فوطے بڑھے ہوئے ہیں۔ ایک دفعہ وہ نہانے لگے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے۔ پتھر کپڑے لے کر بھاگا اور حضرت موسیٰ نے اس کا تعاقب کیا اور کہتے رہے۔ اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر میرے کپڑے۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو دیکھ لیا اور کہا۔ خدا کی قسم موسیٰ کو تو کوئی بیماری نہیں۔ انہوں نے کپڑے لے لیے اور پتھر کو مارا۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا۔ خدا کی قسم حضرت موسیٰ کی مار کے پتھر پر چھ یا سات نشان ہیں ——— حضرت ابوہریرہ ہی سے روایت ہے کہ حضرت ایوب ننگے نہا رہے تھے تو اُن پر سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں۔ حضرت ایوب انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے۔ اُن کے رب نے ندا فرمائی۔ اے ایوب! جو تو دیکھتا ہے کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ تیری عزت کی قسم، کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ اور روایت کیا ہے اسے ابراہیم، موسیٰ بن عقبہ، صفوان، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ حضرت ایوب ننگے نہا رہے تھے۔

ف: اس حدیث سے تین باتیں خاص طور پر سامنے آتی ہیں۔ ایک یہ کہ اگر کوئی اللہ کے رسول پر الزام تراشی کرتا اور اُن

میں قسم کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو اکثر اوقات جواب دینے سے بھی بے نیاز کر دیتا ہے اس وقت آنے والے معترض کو اس الزام اور نقص سے بری کر کے رکھ دیتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی بعض نشانیاں دنیا میں باقی رکھتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں بزرگوں کی عظمت پیدا ہو اور برقرار رہے۔ جو نشانیاں لوگوں کو ان کے پروردگار سے وابستہ اور اس کے علاوہ بچانے والی ہیں تو ان نشانیوں کو اللہ تعالیٰ بھی لوگوں کو متنبہ نہ ہونے دیتا ہے جو ان بزرگوں کی عظمت کا ذریعہ ہوتا ہے اور تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بے نیاز اور مستغنی نہیں ہو سکتی کیونکہ ان حضرت کی ساری بزرگی اور عظمت خدائے رحمٰن و رحیم کے فضل و کرم ہی سے تو ہے۔ لہٰذا اس کرم سے بے نیازی کیسی؟ خیر سے بے نیاز تو صرف پروردگار عالم کی ذاتِ اقدس ہے اور باقی جس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ ربّ العزت ہی کی رحمت و برکت کا کرشمہ ہے۔

بابـ۱۹۴ التستر في الغسل عند الناس

لوگوں کے سامنے نہاتے وقت پردہ کرنا

۲۷۳ـ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن أبي النضر مولى عمر بن عبيد الله أن أبا مرة مولى أم هانئ بنت أبي طالب أخبره أنه سمع أم هانئ بنت أبي طالب تقول ذهبت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة تستره فقال من هذه؟ فقلت أنا أم هانئ.

ابو مرہ مولا ام ہانی بنت ابو طالب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور فاطمہ پردہ کیا ہوا تھا فرمایا کون ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ میں ام ہانی ہوں۔

۲۷۴ـ حدثنا عبدان قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا سفيان عن الأعمش عن سالم بن أبي الجعد عن كريب عن ابن عباس عن ميمونة قالت سترت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يغتسل من الجنابة فغسل يديه ثم صب بيمينه على شماله فغسل فرجه وما أصابه ثم مسح بيده على الحائط أو الأرض ثم توضأ وضوءه للصلاة غير رجليه ثم أفاض على جسده الماء ثم تنحى فغسل قدميه تابعه أبو عوانة وابن فضيل في الستر.

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پردہ کر دیا جب کہ آپ غسل جنابت فرما رہے تھے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا اور جو کچھ لگ گیا تھا۔ پھر اپنا ہاتھ دیوار یا زمین پر رگڑا۔ پھر نماز جیسا وضو کیا سوائے پیروں کے۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر دوسری جگہ جا کر اپنے پیر دھوئے۔ پردے کے بارے میں ابو عوانہ اور ابن فضیل نے ان کی متابعت کی ہے۔

بابـ۱۹۵ إذا احتلمت المرأة

جب عورت کو احتلام ہو جائے

۲۷۵ـ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن زينب بنت أبي سلمة عن أم سلمة أم المؤمنين أنها قالت جاءت أم سليم امرأة أبي طلحة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت

زینب بنت ابو سلمہ نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو طلحہ کی بیوی حضرت ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ ۔

کیا عورت پر غسل ہے جب کہ اُسے احتلام ہو جائے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جب کہ وہ پانی دیکھے۔

بَابُ ١٩٦ عَرَقِ الْجُنُبِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ ۔

جنبی کا پسینہ اور یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

٢٧٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِيْ بَعْضِ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں مدینہ منورہ کے کسی راستے میں ملے جب کہ یہ جنبی تھے۔ میں آپ سے ایک طرف ہو گیا۔ جا کر غسل کیا اور حاضرِ بارگاہ ہو گیا۔ فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ عرض گزار ہوا کہ میں جنبی تھا لہٰذا بغیر طہارت کے آپ کی بارگاہ میں بیٹھنا میں نے ناپسند کیا۔ فرمایا کہ سبحان اللہ! مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ ١٩٧ الْجُنُبُ يَخْرُجُ وَيَمْشِيْ فِي السُّوْقِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَحْتَجِمُ الْجُنُبُ وَيُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَيَحْلِقُ رَأْسَهُ وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ ۔

جنبی کا بازار وغیرہ میں جانا

عطاء کا قول ہے کہ پچھنے لگوا سکتا ہے، ناخن کٹوا سکتا ہے اور سر منڈوا سکتا ہے اگرچہ وضو بھی نہ کیا ہو۔

٢٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس دورہ فرمایا کرتے تھے اور اُن دنوں آپ کی نو ازواجِ مطہرات تھیں۔

ف: بخاری شریف جلد اوّل کی حدیث ۲۶۳ کے لفظ يَدُوْرُ اور اس حدیث کے لفظ كَانَ يَطُوْفُ سے گمان ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر رات میں اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے جانا معمول تھا لیکن حقیقت میں یہ بات نہیں ہے بلکہ آپ صرف حجۃ الوداع کے موقع پر ایک رات میں اپنی جملہ ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں نوازا تھا اول آپ کو یہ دورہ لگا۔ عالم نے تقریباً ہر ایک کی یہ طاقت عزیز مرحمت فرمائی تھی جبکہ امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے عمدۃ القاری، جلد اوّل صفحہ ۲۰ پر فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چالیس جنتی مردوں کے برابر یہ طاقت مرحمت فرمائی گئی تھی اور ترمذی شریف کی ایک روایت کے مطابق ہر جنتی مرد کو دنیا کے سو مردوں کے برابر یہ طاقت عطا فرمائی جائے گی اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو چار ہزار دنیاوی مردوں کے برابر یہ طاقت و قوت مرحمت ہوئی تھی۔ دوسری بات یہ بھی مدِنظر رہنی چاہئے کہ حدیث ۲۶۳ میں گیارہ ازواجِ مطہرات کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لے جانے کا ذکر بھی موجود ہے لیکن صحیح قول نو ہے کیونکہ تاریخی لحاظ سے ایک وقت میں نو سے زیادہ ازواجِ مطہرات کا آپ کے نکاح میں رہنا ثابت نہیں ہے۔

٢٧٨ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ

ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدثنا حميد عن بكر عن أبي رافع عن أبي هريرة قال لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا جنب فأخذ بيدي فمشيت معه حتى قعد فانسللت فأتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال أين كنت يا أبا هريرة فقلت له فقال سبحان الله إن المؤمن لا ينجس

نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے اور میں جنبی تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ بیٹھ گئے تو میں کھسک گیا اور رہائش گاہ پر آ کر غسل کیا اور حاضر ہوا کہ ابھی آپ بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کہاں تھے اے ابوہریرہ؟ میں نے واقعہ عرض کر دیا، فرمایا، سبحان اللہ! مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

باب ١٩٨ كينونة الجنب في البيت إذا توضأ قبل أن يغتسل

جنبی کا غسل کرنے سے پہلے وضو کر کے گھر میں رہنا۔

٢٧٩ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا هشام وشيبان عن يحيى عن أبي سلمة قال سألت عائشة أكان النبي صلى الله عليه وسلم يرقد وهو جنب قالت نعم ويتوضأ

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت جنابت میں سو جاتے تھے؟ فرمایا، ہاں اور وضو کر لیا کرتے تھے۔

باب ١٩٩ نوم الجنب

جنبی کا سو جانا

٢٨٠ - حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا الليث عن نافع عن ابن عمر أن عمر بن الخطاب سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أيرقد أحدنا وهو جنب قال نعم إذا توضأ أحدكم فليرقد وهو جنب

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے؟ فرمایا، ہاں جب کہ تم میں سے کوئی وضو کر لے تو وہ حالت جنابت میں سو جائے۔

باب ٢٠٠ الجنب يتوضأ ثم ينام

جنبی وضو کر لے پھر سو جائے

٢٨١ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عبيد الله بن أبي جعفر عن محمد بن عبد الرحمن عن عروة عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن ينام وهو جنب غسل فرجه وتوضأ للصلاة

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور نماز جیسا وضو کر لیا کرتے۔

٢٨٢ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا جويرية عن نافع عن عبد الله بن عمر قال استفتى عمر النبي صلى الله عليه وسلم أينام أحدنا وهو جنب قال نعم إذا توضأ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ لیا کہ کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو جائے۔ فرمایا، ہاں جب کہ وہ وضو کر لے۔

٢٨٣ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر أنه قال ذكر عمر بن الخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم أنه تصيبه الجنابة من الليل فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ انہیں رات کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، وضو کرو، اپنی شرمگاہ کو دھو لیا کرو اور سو جایا کرو۔

بَابٌ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

۲۸۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ أَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَجْوَدُ وَأَوْكَدُ وَإِنَّمَا بَيَّنَّا الْحَدِيثَ الْآخَرَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْغُسْلُ أَحْوَطُ۔

جب دونوں ختنے مل جائیں!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمی اپنی بیوی کی چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور اس کے ساتھ وظیفہ زوجیت کرے۔ تو اس پر غسل واجب ہو گیا ـــــ متابعت کی اس کی عمرو نے شعبہ سے اور روایت کی ابان، قتادہ، حسن سے اسی طرح مروی ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہی زیادہ عمدہ اور مضبوط بات ہے اور ہم نے آخری حدیث کو لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے بیان کیا ہے اور غسل میں ہی زیادہ احتیاط ہے۔

بَابٌ غَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنْ فَرْجِ الْمَرْأَةِ

۲۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ يَحْيَى وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عورت کی شرمگاہ سے لگی ہوئی تری کو دھونا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ مرد اپنی بیوی سے صحبت کرے اور انزال نہ ہو تو کیا کرے! حضرت عثمان نے فرمایا کہ نماز جیسا وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یوں سنا ہے۔ میں (حضرت زید) نے حضرت علی، حضرت زبیر بن العوام، حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت ابی بن کعب سے پوچھا تو انہوں نے یہی حکم بتایا۔ مجھے (یحییٰ راوی کو) خبر دی ابو سلمہ، عروہ بن زبیر حضرت ابو ایوب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔

۲۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْغُسْلُ أَحْوَطُ وَذَلِكَ الْآخِرُ إِنَّمَا بَيَّنَّاهُ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْمَاءُ أَنْقَى

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب عرض گزار ہوئے۔ اے رسول اللہ! جب آدمی عورت سے صحبت کرے اور انزال نہ ہو! فرمایا کہ عورت سے جو چیز لگی ہو اسے دھو ڈالے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ غسل میں زیادہ احتیاط ہے اور یہی آخری حکم ہے۔ ہم نے لوگوں کے اختلاف کے باعث بیان کیا ہے کہ پانی زیادہ پاک کرنے والا ہے۔

ف: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر عورت سے صحبت کی اور انزال نہ ہو تو شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے

اور ہر غسل کے لئے نیا وضو ... اس موقف کی تائید میں متعدد احادیث صحاح ستہ اور خود بخاری شریف میں موجود ہیں لیکن یہ بات اسلام کے ابتدائی زمانے کی ہے اور اس مضمون کی جملہ احادیث ان حدیثوں سے منسوخ ہیں جن میں وارد ہے کہ جب مرد اور عورت کا ختنہ ختنہ سے مل گیا تو دونوں پر غسل واجب ہو گیا حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو احتیاط کی طرف اشارہ فرمایا ہے ... اختلاف نہیں تھا بلکہ یہ حدیثیں ... منسوخ ہیں بلکہ وجوب غسل والی حدیثیں ان کی ناسخ ہیں۔

كِتَابُ الْحَيْضِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

بَاب ۲۰۳ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ۔

۲۹۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَآئِهِ بِالْبَقَرِ۔

حیض کا بیان

اور ارشاد خداوندی ہے، اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا، بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو (پ ۲ ع ۲۲۲)

حیض کی ابتدا کیسے ہوئی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے یہ چیز اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے لکھ دی ہے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں بھیجا گیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث زیادہ قابل اعتماد ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج کے ارادے سے نکلے۔ جب سرف کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ یہ اللہ کا حکم ہے جو آدم کی بیٹیوں کے لئے لکھ دیا ہے۔ تم وہ سب کام کرتی رہو جو حاجی کرتا ہے مگر بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

ف: یہ پوری حدیث بخاری شریف کی کتاب الحج میں ہے ... ایک حصہ اس کتاب الحیض میں ... گیا ہے۔ یہ حدیث معمولی سے لفظی اختلاف کے ساتھ مسلم شریف، نسائی شریف ... اور ابو داؤد شریف کی کتاب الحج میں ... نسائی شریف کی کتاب الطہارۃ میں ... حدیث کے آخر میں ... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ... ازواج مطہرات کی طرف سے ...

فرمایا کہ گائے کی قربانی شعائر اسلام سے ہے کہ ہندوستان میں اس کا باقی رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ آج کل کے مدعی علماء نے اسلام پر ظلم کیا تھا جنہوں نے اپنی متحدہ قومیت کے جال کو تقویت پہنچانے نیز اللہ اور رسول کے دشمنوں کو خوش کرنے کی خاطر قربانی گاؤ کے خلاف فتوے دیئے اور ایسا اسلامی شعار کو بدل لینے پر اپنا پورا زور لگا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جو محبان اسلام کو توفیق دے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو خوش کرنے میں کوشاں۔ یہ دشمنان اسلام کو راضی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے۔

بَابُ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ

٢٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ

٢٨٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ سُئِلَ أَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ أَوْ تَدْنُو مِنِّي الْمَرْأَةُ وَهِيَ جُنُبٌ فَقَالَ عُرْوَةُ كُلُّ ذَلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَكُلُّ ذَلِكَ تَخْدُمُنِي وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ فِي ذَلِكَ بَأْسٌ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ

حائضہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھی کرنا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کیا کرتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

عروہ سے پوچھا گیا کہ حائضہ بیوی میری خدمت کر سکتی ہے یا حالت جنابت میں بیوی نزدیک ہو سکتی ہے؟ عروہ نے فرمایا کہ میری بیوی ہر حالت میں خدمت کر لیتی ہے اور اس میں کسی کے لئے بھی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ وہ حائضہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کر دیتیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں معتکف تھے تو اپنا سر ان کے نزدیک کر دیتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتے ہوئے کنگھی کر دیتیں حالانکہ حائضہ ہوتیں۔

بَابُ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ وَكَانَ أَبُو وَائِلٍ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى أَبِي رَزِينٍ فَتَأْتِيهِ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ

٢٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا

ابو وائل اپنی خادمہ کو حالت حیض میں ابو رزین کے پاس بھیجتے اور وہ قرآن مجید کو فیتے سے پکڑ کر لے آتی۔

منصور بن صفیہ کی والدہ ماجدہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری گود سے ٹیک لگا لیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ پھر تلاوت قرآن مجید فرماتے۔

بَابُ مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا

٢٩١ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ

جو حیض کو نفاس کہے

زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ میں جا کر حیض کے کپڑے پہن آئی

النبي صلى الله عليه وسلم مضطجعة في خميصة إذ حضت فانسللت فأخذت ثياب حيضتي فقال أنفست قلت نعم فدعاني فاضطجعت معه في الخميلة

باب مباشرة الحائض

٢٩٢ - حدثنا قبيصة قال حدثنا سفيان عن منصور عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت كنت أغتسل أنا والنبي صلى الله عليه وسلم من إناء واحد كلانا جنب وكان يأمرني فأتزر فيباشرني وأنا حائض وكان يخرج رأسه إلي وهو معتكف فأغسله وأنا حائض

٢٩٣ - حدثنا إسماعيل بن خليل قال أخبرنا علي بن مسهر أخبرنا أبو إسحاق هو الشيباني عن عبد الرحمن بن الأسود عن أبيه عن عائشة قالت كانت إحدانا إذا كانت حائضا فأراد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يباشرها أمرها أن تتزر في فور حيضتها ثم يباشرها قالت وأيكم يملك إربه كما كان النبي صلى الله عليه وسلم يملك إربه تابعه خالد وجرير عن الشيباني

٢٩٤ - حدثنا أبو النعمان قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا الشيباني قال حدثنا عبد الله بن شداد قال سمعت ميمونة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يباشر امرأة من نسائه أمرها فاتزرت وهي حائض ورواه سفيان عن الشيباني

باب ترك الحائض الصوم

٢٩٥ - حدثنا سعيد بن أبي مريم قال أخبرنا محمد بن جعفر قال أخبرني زيد هو ابن أسلم عن عياض بن عبد الله عن أبي سعيد الخدري قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في أضحى أو فطر إلى المصلى فمر على النساء فقال يا معشر النساء تصدقن فإني أريتكن أكثر أهل النار فقلن وبم يا رسول الله قال تكثرن اللعن وتكفرن العشير ما رأيت من ناقصات عقل

فرمایا کہ کیا تمہیں نفاس آ گیا۔ عرض گزار ہوئی۔ ہاں۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

حائضہ سے اختلاط کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے اور دونوں جنبی ہوتے اور حکم فرمانے پر ازار باندھ لیتی تو مجھ سے اختلاط فرماتے حالانکہ حائضہ ہوتی اور حالت اعتکاف میں اپنا سر میری طرف نکال دیتے تو میں حائضہ ہو کر دھو دیتی۔

عبدالرحمٰن بن اسود کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو حالتِ حیض میں اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے۔ پھر اُس سے مباشرت کرتے فرمایا کہ تم میں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کون اپنی خواہش پر کنٹرول رکھتا ہے۔ خالد اور جریر نے شیبانی سے اس کی متابعت کی ہے۔

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں سے جب کسی کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے جب کہ وہ حائضہ ہوتی۔ اسے سفیان نے بھی شیبانی سے روایت کیا ہے۔

حائضہ کا روزے چھوڑنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے تو عورتوں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا۔ اے عورتو! صدقہ کرو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہاری تعداد زیادہ دیکھی ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ وہ کس لیے؟ فرمایا کہ زیادہ لعنت کرنے اور خاوند کی ناشکری کرنے کے باعث۔ میں نے کسی ناقص عقل اور دین والی کو نہیں دیکھا جو تمہاری طرح دانش مند آدمی پر بھی غالب آ جاتی ہو۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ

وَدِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا۔

ہمارے دین اور ہماری عقل کی کمی کیا ہے؟ فرمایا۔ کیا تمہاری گواہی مرد کی گواہی سے نصف نہیں ہے؟ ہم نے کہا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ تمہاری عقل کی کمی کے باعث ہے۔ کیا یہ نہیں کہ جب تم حائضہ ہو تو نہ نماز پڑھتی ہو اور نہ روزے رکھتی ہو۔ عرض گزار ہوئیں۔ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہی اس کے دین کی کمی ہے۔

بَابٌ ۲۹۱ تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ لَا بَأْسَ أَنْ تَقْرَأَ الْآيَةَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَأْسًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ يَخْرُجَ الْحُيَّضُ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سُفْيَانَ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا إِلٰى قَوْلِهِ مُسْلِمُوْنَ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ حَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّيْ وَقَالَ الْحَكَمُ إِنِّيْ لَأَذْبَحُ وَأَنَا جُنُبٌ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

حائضہ طواف بیت اللہ کے سوا سارے مناسک حج ادا کرے۔ ابراہیم نے کہا کہ اس کے ایک آیت پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت ابن عباس جنبی کی قرأت میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر حالت میں ذکر الٰہی کیا کرتے تھے۔ حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا کہ حائضہ عورتوں کو عیدگاہ کی طرف لائیں تاکہ وہ تکبیریں کہیں اور دعا کریں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابو سفیان نے خبر دی کہ ہرقل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خط منگا کر پڑھا تو اس میں لکھا تھا۔ اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے اہل کتاب ایک بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم عبادت نہ کریں مگر اللہ کی اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں ۔۔۔ مسلمون تک۔ عطاء نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ کو حیض آگیا تو انہوں نے طواف بیت اللہ کے سوا سارے مناسک ادا کیے اور نماز نہ پڑھی۔ حکم نے کہا کہ میں بحالت جنابت جانور ذبح کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور اسے مت کھاؤ جس پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

۲۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ لَوَدِدْتُ وَاللّٰهِ أَنِّيْ

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم حج کے ارادے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب ہم سرف کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ کیوں رو رہی ہو؟ عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم کاش اس سال حج کا ارادہ نہ کرتی۔ فرمایا کہ شاید تمہیں حیض آگیا ہے؟ عرض گزار ہوئی ہاں۔ فرمایا کہ یہ چیز تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے

لم أحج العام قال لعلك نفست قلت نعم قال إن ذلك شيء كتبه الله على بنات آدم فافعلي ما يفعل الحاج غير أن لا تطوفي بالبيت حتى تطهري ـ

کہ دی ہے۔ لہٰذا جو دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی وہی کرتی رہنا اور بیت اللہ کا طواف نہ کرنا یہاں تک کہ پاک ہو جاؤ۔

باب الاستحاضة ـ

استحاضہ

۲۹۷ ـ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن هشام عن أبيه عن عائشة أنها قالت قالت فاطمة بنت أبي حبيش لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله إني لا أطهر أفأدع الصلاة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما ذلك عرق وليس بالحيضة فإذا أقبلت الحيضة فاتركي الصلاة فإذا ذهب قدرها فاغسلي عنك الدم وصلي ـ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فاطمہ بنت ابو حبیش عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! میں پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دینا اور جب اُتنے دن گزر جائیں تو غسل کر کے، خون دھو کر نماز پڑھا کرنا۔

باب غسل دم الحيض ـ

خونِ حیض کو دھونا

۲۹۸ ـ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن أسماء بنت أبي بكر الصديق رضي الله عنهما أنها قالت سألت امرأة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله أرأيت إحدانا إذا أصاب ثوبها الدم من الحيضة كيف تصنع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أصاب ثوب إحداكن الدم من الحيضة فلتقرصه ثم لتنضحه بماء ثم لتصلي فيه ـ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے پر خونِ حیض لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو اُسے مل ڈالے اور پھر پانی سے دھو کر اس میں نماز پڑھ لے۔

۲۹۹ ـ حدثنا أصبغ قال أخبرني ابن وهب قال أخبرني عمرو بن الحارث عن عبد الرحمن بن القاسم حدثه عن أبيه عن عائشة قالت كانت إحدانا تحيض ثم تقترص الدم من ثوبها عند طهرها فتغسله وتنضح على سائره ثم تصلي فيه ـ

عبدالرحمٰن بن قاسم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو پاک کرتے وقت وہ اپنے کپڑے سے خون کو کھرچ دیتی اور اُسے دھو کر سارے کپڑے پر پانی چھڑک دیتی اور پھر اُس میں نماز پڑھ لیتی۔

باب الاعتكاف المستحاضة ـ

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

۳۰۰ ـ حدثنا إسحاق بن شاهين أبو بشر الواسطي قال حدثنا خالد بن عبد الله عن خالد عن عكرمة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم اعتكف معه

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھے اور آپ کے ساتھ آپ کی ایک زوجہ مطہرہ بھی جو مستحاضہ تھیں اور خون دیکھتی تھیں۔ بعض اوقات

بعض نسائه وهي مستحاضة ترى الدم فربما وضعت الطست تحتها من الدم وزعم أن عائشة رأت ماء العصفر فقالت كأن هذا شيء كانت فلانة تجده.

خود ــــ سے بہت وہ نیچے طشت رکھ لیتی تھیں۔ حضرت عائشہ نے کسم کا پانی دیکھا تو کہا یہ اسی طرح کا ہے جیسا کہ ہم نے فلاں (اُم المومنین) کا دیکھا تھا۔

٣٠١ - حدثنا قتيبة قال حدثنا يزيد بن زريع عن خالد عن عكرمة عن عائشة قالت اعتكفت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من أزواجه فكانت ترى الدم والصفرة والطست تحتها وهي تصلي.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ اُن نے خون اور زردی دیکھی اور اُن کے نیچے طشت تھی اور وہ نماز پڑھتی تھیں۔

٣٠٢ - حدثنا مسدد قال حدثنا معتمر عن خالد عن عكرمة عن عائشة أن بعض أمهات المؤمنين اعتكفت وهي مستحاضة.

عکرمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اُمہات المومنین میں سے ایک نے اعتکاف کیا اور وہ مستحاضہ تھیں۔

باب ١٣: هل تصلي المرأة في ثوب حاضت فيه.

کیا عورت اُس کپڑے میں نماز پڑھے جس میں حیض آیا تھا!

٣٠٣ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا إبراهيم بن نافع عن ابن أبي نجيح عن مجاهد قال قالت عائشة ما كان لإحدانا إلا ثوب واحد تحيض فيه فإذا أصابه شيء من دم قالت بريقها فمصعته بظفرها.

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم میں سے کسی کے پاس ایک کپڑے سے زیادہ نہیں ہوتا تھا اور حیض اُسی میں آتا تھا۔ جب اُس میں خون وغیرہ کوئی چیز لگ جاتی تو تھوک سے تر کر کے ناخن سے اُسے کھرچ دیا کرتے۔

باب ١٤: الطيب للمرأة عند غسلها من المحيض.

غسل حیض کے وقت عورت کا خوشبو لگانا۔

٣٠٤ - حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب قال حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن حفصة عن أم عطية قالت كنا ننهى أن نحد على ميت فوق ثلاث إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا ولا نكتحل ولا نتطيب ولا نلبس ثوبا مصبوغا إلا ثوب عصب وقد رخص لنا عند الطهر إذا اغتسلت إحدانا من محيضها في نبذة من كست أظفار وكنا ننهى عن اتباع الجنائز رواه هشام بن حسان عن حفصة عن أم عطية عن النبي صلى الله عليه وسلم.

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرمایا گیا تھا مگر اپنے خاوند کا چار ماہ دس دن ہے کہ نہ ہم سرمہ لگائیں اور نہ خوشبو اور نہ عصب کے علاوہ کوئی رنگدار کپڑا پہنیں اور ہمیں اجازت دی کہ جب کوئی ہم میں سے حیض سے پاک ہو تو قسط اظفار استعمال کر سکتی تھی اور ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع فرمایا گیا تھا ـــــــ اسے ہشام بن حسان، حفصہ، حضرت اُمّ عطیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

باب ١٥: دلك المرأة نفسها إذا تطهرت من المحيض وكيف تغتسل وتأخذ فرصة

عورت جب حیض سے پاک ہونے لگے تو اپنا جسم کیسے ملے اور کیسے غسل کرے اور مشک آلود پھایا

مُمَسَّكَةً فَتَتَبَّعُ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ ۔

۳۰۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِي فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ ۔

بَابُ ۲۱۶ غُسْلِ الْمَحِيضِ ۔

۳۰۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً وَتَوَضَّئِي ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيَا فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ أَوْ قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا فَأَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۲۱۷ امْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ ۔

۳۰۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْلَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ لَيْلَةُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ ۔

بَابُ ۲۱۸ نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ

سے کر خون کی جگہ پر پھیرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غسل حیض کے متعلق پوچھا تو آپ نے اُسے غسل کا طریقہ بتایا۔ فرمایا کہ مشک آلودہ پھایا لے کر اس کے ساتھ جسم کو پاک کرو۔ عرض گزار ہوئی۔ اس کے ساتھ کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا اس سے پاک کرو۔ عرض گزار ہوئی۔ کس طرح؟ فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کرو۔ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اس کے ساتھ خون کی جگہ صاف کرو۔

غسل حیض

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ میں غسل حیض کیسے کروں؟ فرمایا کہ مشک آلودہ پھایا لے کر اس کے ساتھ تین دفعہ دھو ڈالو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرماتے ہوئے اپنا مبارک چہرہ ایک طرف کر لیا اور فرمایا کہ اس کے ساتھ دھو ڈالو۔ میں نے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور بات بتائی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتانا چاہتے تھے۔

غسل حیض کے وقت عورت کا کنگھی کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھا۔ میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے تمتع کیا تھا اور ہدی ساتھ نہیں لائے۔ ان کا خیال ہے کہ انہیں حیض آ گیا اور ابھی پاک نہیں ہوئی تھیں کہ عرفہ کی رات آگئی۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ عرفہ کی رات ہے اور میں نے عمرہ کے ساتھ تمتع کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنا سر کھول دو اور اس میں کنگھی کرو اور اپنے عمرے کو رکھو۔ میں نے ایسے ہی کیا۔ جب میں نے حج پورا کر لیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمن کو حصبہ والی رات فرمایا تو وہ مجھے تنعیم سے عمرہ کروا لائے میرے اس عمرہ کی جگہ جس کا پہلے احرام باندھا تھا۔

غسل حیض کے وقت عورت کا اپنے سر کے

الْمَحِيضِ ۔

۳۰۸ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِحَجٍّ فَفَعَلْتُ حَتّٰى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي أَخِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَخَرَجْتُ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَوْمٌ وَلَا صَدَقَةٌ ۔

بال کھولنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم ذوالحجہ کا چاند نظر آنے تک بالکل قریب ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ باندھے کیونکہ میں بھی اگر ہدی نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ پس بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا اور میں ان میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پس یوم عرفہ آگیا اور میں حائضہ تھی میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی تو فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو سر کھول لو۔ اس میں کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے یہی کیا یہاں تک کہ جب حصبہ کی رات آئی تو میرے ساتھ میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو بھیجا تو میں تنعیم کی طرف نکلی اور عمرہ کا احرام باندھ دیا اپنے عمرہ کی جگہ۔ ہشام نے کہا کہ اس میں قربانی، روزہ اور صدقہ وغیرہ کوئی چیز نہیں ہوئی۔

بَابٌ ۲۱۹ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ ۔

۳۰۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَقُولُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهُ قَالَ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثٰى شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ وَمَا الْأَجَلُ قَالَ فَيُكْتَبُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ ۔

ارشادِ ربانی۔ مخلقہ اور غیر مخلقہ کا مطلب!

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو کہتا ہے۔ اے نطفہ کے سبب الٰہی! بچے ہوئے خون کے سبب! اے لوتھڑے کے سبب! جب اللہ تعالیٰ کو وہ پیدا کرنا منظور ہوتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ نر ہے یا مادہ، بدبخت ہے یا نیک بخت، رزق کتنا ہے اور عمر کتنی ہے پس وہ اس کی ماں کے پیٹ میں لکھ دیتا ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب بچے کی تخلیق یعنی شکل و صورت مکمل کر دیتا ہے تو ایک فرشتے کو مقرر فرماتا ہے جو رب تعالیٰ سے معلوم کرکے اس بچے کے متعلق چار باتیں لکھ دیتا ہے حالانکہ بچہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں: (۱) یہ بچہ نر ہے یا مادہ یعنی لڑکا ہے یا لڑکی ——— (۲) بدبخت ہے یا نیک بخت یعنی جنتی ہے یا جہنمی ——— (۳) اس کا دنیا میں رزق کتنا ہے ——— (۴) اس کی دنیاوی عمر کتنی ہے جس کے بعد موت آجائے گی۔
جو باتیں وہ فرشتہ لکھتا ہے، اسی کی طرح آج تک کروڑ در کروڑ فرشتے ہر پیدا ہونے والے انسان کے متعلق لکھتے رہے ہوں گے حالانکہ یہ چاروں باتیں ان غیوب خمسہ سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورۂ لقمان کی آخری آیت میں فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ... (الآیۃ) اس آیتِ مقدسہ کے پیشِ نظر مسلمانوں کا ایک گروہ اس بات پر مصر ہے

اور نیچے کی پوری حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان غیوب خمسہ کا علم مطلقاً کسی کو نہیں دیتا خواہ کوئی ولی ہو یا نبی حتیٰ کہ سارے مخلوق کے سردار سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی غیوب خمسہ کا علم نہیں دیا اور وہ کہتے ہیں کہ ان پانچ باتوں کا علم بعطائے الٰہی ماننے والا ناجی بلکہ مشرک ہے اور اس عقیدے کا اظہار انہوں نے اپنی متعدد کتابوں میں پورے شد و مد سے دلائل دیتے ہوئے کیا۔

لیکن اس حدیث اور ایسی ہی بے شمار احادیث کو دیکھیں تو ان لوگوں کا دعویٰ درست نظر نہیں آتا کیونکہ مذکورہ پانچ باتیں جو بچے کے متعلق فرشتہ کو حکم ہوا ہے میں لکھا ہے یہ چار یعنی پانچ غیوب خمسہ ہی کی جزئیات ہیں۔ جب فرشتے کو اللہ تعالیٰ غیوب خمسہ کی بعض جزئیات کا علم عطا فرماتا ہے تو اولیاء و انبیاء کو بتانے میں کیا رکاوٹ پیش آجاتی ہے؟ معلوم ہوا اس آیت کا یہی مفہوم درست ہے جو مفسرین کرام اور دیگر اکابر امت نے بتایا کہ یہ حصر صرف اس وجہ سے ہے کہ ان پانچ باتوں کا علم کسی کو بھی تعلیم الٰہی کے بغیر نہیں ہوتا۔ لہٰذا انبیائے کرام میں سے جس کو اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا غیوب خمسہ کا علم عطا فرمایا اور ان کے توسط سے اولیائے کرام کو بھی علیٰ قدر مراتب بلکہ اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو ساری کائنات کے جزئی علم سے بھی نوازا، مرحمت فرمایا اور ان سے کوئی چیز چھپائی ہی نہیں جیسا کہ ایک دانائے راز نے کیا خوب فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا، تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروڑوں درود

بَابٌ ۲۱ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ‎

۳۱۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي فَبَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ ‎

حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا اور بعض نے حج کا احرام باندھا۔ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی لایا ہے تو حلال نہ ہو جب تک قربانی ذبح نہ کرلے اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے تو وہ اپنا حج پورا کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا اور یوم عرفہ تک حائضہ رہی اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ اپنا سر کھول دوں، کنگھی کروں اور حج کا احرام باندھ لوں اور عمرہ چھوڑ دوں۔ میں نے یہی کیا، یہاں تک کہ حج پورا کرلیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو میرے ساتھ بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ اپنے عمرہ کی جگہ تنعیم سے عمرہ کرلوں۔

بَابٌ ۲۲ إِقْبَالِ الْمَحِيضِ وَإِدْبَارِهِ وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيهَا

حیض آنا اور بند ہونا

عورتیں ڈبیہ میں روئی رکھ کر حضرت عائشہ کے پاس بھیجا کرتی تھیں جس میں

الكرسف فيه الصفرة فتقول لا تعجلن حتى ترين القصة البيضاء تريد بذلك الطهر من الحيضة وبلغ بنت زيد بن ثابت ان نساء يدعون بالمصابيح من جوف الليل ينظرن الى الطهر فقالت ما كان النساء يصنعن هذا وعابت عليهن ۔

زرد رنگ ہوتا ہے فرماتیں کہ جلدی نہ کرو، یہاں تک کہ صاف پانی دیکھ لو۔ اس سے اُن کی مراد حیض سے پاک ہونا تھا۔ حضرت زید بن ثابت کی صاحبزادی کو معلوم ہوا کہ عورتیں آدھی رات کو چراغ منگا کر پاکی دیکھا کرتیں۔ اُنھوں نے فرمایا کہ عورتیں ایسا نہ کریں اور انہیں ملامت کی۔

٣١١ ۔ حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا سفيان عن هشام عن ابيه عن عائشة ان فاطمة بنت ابي حبيش كانت تستحاض فسالت النبي صلى الله عليه وسلم فقال ذلك عرق وليست بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فدعي الصلوة واذا ادبرت فاغتسلي وصلي ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش مستحاضہ تھیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا۔ یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔

باب ٢٢٢ لا تقضي الحائض الصلوة وقال جابر بن عبد الله وابو سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم تدع الصلوة ۔

حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے۔ حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نماز چھوڑ دو۔

٣١٢ ۔ حدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا همام قال حدثنا قتادة قال حدثتني معاذة ان امرأة قالت لعائشة اتجزي احدانا صلوتها اذا طهرت فقالت احرورية انت كنا نحيض مع النبي صلى الله عليه وسلم فلا يامرنا به او قالت فلا نفعله ۔

معاذہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی، کیا ہم میں سے کسی کو پاک ہونے پر نمازوں کی قضا کرنی ہے؟ فرمایا کہ کیا تم حروریہ ہو؟ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حیض آتا تھا لیکن آپ ہمیں اس کا حکم نہیں فرماتے تھے یا فرمایا کہ ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔

ف خوارج کا ترجمہ مختلف صورتوں اور رنگوں میں قیامت تک چلتا رہے گا اور صحابۂ کرام کے مقدس دور میں پیدا ہو گیا تھا چونکہ اُن دنوں اُن کا ہیڈ کوارٹر حروراء میں تھا اس لیے انہیں حروریہ اور حروری کہا جاتا تھا۔ صحابۂ کرام انہیں اچھی نگاہوں سے نہیں دیکھتے تھے کیونکہ اصل مسلمان ہمیشہ انہیں مشرک ہی نظر آتے رہے ہیں، اتمام حجت کے بعد امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے خلاف جہاد کیا تھا۔ خوارج حضرت علی جیسی ہستی کو بھی مشرک شمار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ موجودہ خارجیوں کو اس بیماری سے بچا کر ہدایت نصیب فرمائے اور سب مسلمانوں کو ان کی تباہ کاری سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

باب ٢٢٣ النوم مع الحائض وهي في ثيابها ۔

حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ لباس حیض میں ہو

٣١٣ ۔ حدثنا سعد بن حفص قال حدثنا شيبان عن يحيى عن ابي سلمة عن زينب بنت ابي سلمة حدثته ان ام سلمة قالت حضت وانا مع النبي صلى الله عليه

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے حیض آ گیا اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں تھی، میں سرک کر اس سے نکل گئی اور اپنا حیض والا لباس پہن لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَلَبِسْتُهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ قَالَتْ وَحَدَّثَتْنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ ۔

بَابُ ۲۲۴ مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سِوَى ثِيَابِ الطُّهْرِ ۔

۳۱۴ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيلَةٍ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ أَنُفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ ۔

بَابُ ۲۲۵ شُهُودِ الْحَائِضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى ۔

۳۱۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيدَيْنِ فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ عَنْ أُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى فَسَأَلَتْ أُخْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلٰى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا أَسَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِأَبِي نَعَمْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ

نے مجھ سے فرمایا کیا تمہیں حیض آ گیا؟ عرض گزار ہوئی کہ ہاں۔ آپ نے مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ راویہ کا بیان ہے کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ دیا کرتے تھے نیز میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے۔

جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے۔

زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں دوران کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ میں نے جا کر اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ فرمایا کہ کیا تمہیں حیض آ گیا؟ عرض گزار ہوئی ہاں۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

حائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونا اور عیدگاہ سے الگ رہنا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین سے روکا کرتے تھے۔ ایک عورت ہمارے پاس آ کر قصر بنی خلف میں ٹھہری۔ اس نے اپنی بہن کے حوالے سے بتایا کہ اس کے خاوند نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا۔ جب کہ چھ میں میری بہن ان کے ساتھ تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے اور بیماروں کی تیمارداری کرتے۔ میری بہن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس بڑی چادر نہ ہو تو کیا وہ باہر نہ نکلے؟ فرمایا کہ اپنی سہیلی کی چادر کا ایک حصہ اپنے اوپر ڈال لے۔ بھلائی اور اہل ایمان کی دعا میں شامل ہو جائے۔ جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے؟ کہا۔ ہاں میرے باپ کی قسم اور میرے باپ کی قسم ان کا تکیہ کلام تھا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جوان اور پردہ نشین اور حائضہ بھی بھلائی اور

وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ الْحُيَّضُ فَقَالَتْ أَلَيْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا۔

بَابٌ ۲۲۶ إِذَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ حِيَضٍ

وَمَا يُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِي الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ فِيمَا يُمْكِنُ مِنَ الْحَيْضِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ وَشُرَيْحٍ إِنْ جَاءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ بِطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضَى دِينُهُ أَنَّهَا حَاضَتْ ثَلَاثًا فِي شَهْرٍ صُدِّقَتْ وَقَالَ عَطَاءٌ أَقْرَاؤُهَا مَا كَانَتْ وَبِهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَقَالَ عَطَاءٌ الْحَيْضُ يَوْمٌ إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ قَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ۔

۳۱۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلٰكِنْ دَعِي الصَّلَاةَ قَدْرَ الْأَيَّامِ الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي۔

بَابٌ ۲۲۷ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِي غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ۔

۳۱۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا۔

بَابٌ ۲۲۸ عِرْقِ الْاِسْتِحَاضَةِ۔

۳۱۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

مسلمانوں کی دعاؤں میں شامل ہوں، حائضہ عیدگاہ سے دور رہیں۔ حضرت حفصہ نے کہا کہ حائضہ بھی؟ کہا: کیا وہ عرفات وغیرہ میں حاضر نہیں ہوتیں۔

جب ایک ماہ میں عورت کو تین بار حیض آ جائے

نیز حیض اور حمل کے بارے میں عورتوں کا اعتبار کیا جاتا ہے جبکہ حیض ممکن ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عورتوں کے لیے حلال نہیں ہے کہ اس چیز کو چھپائیں جو اللہ نے اُن کے رحموں میں پیدا کی ہے۔ حضرت علی اور شریح سے منقول ہے کہ گھر کے رشتہ داروں میں سے ایک متدین شخص گواہی دے کہ اس نے ایک مہینے میں تین دفعہ حیض دیکھا تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔ عطاء کا قول ہے کہ ایام حیض وہی ہیں گے جو پہلے تھے۔ ابراہیم اور عطاء کا قول ہے کہ ایام حیض ایک دن سے پندرہ دن تک ہیں۔ معتمر اُن کے والد ماجد نے ابن سیرین سے ایک عورت کے متعلق پوچھا جس نے ایام حیض کے پانچ روز بعد خون دیکھا۔ فرمایا کہ عورتیں اپنا معاملہ بہتر جانتی ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فاطمہ بنت ابو حبیش عرض گزار ہوئیں کہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے لہٰذا پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: نہیں، یہ تو ایک رگ کا خون ہے۔ ہاں تم اُن دنوں میں نماز چھوڑ دیا کرو جب تمہیں حیض آتا ہے۔ پھر غسل کر کے نماز پڑھنا۔

ایامِ حیض کے علاوہ زرد اور خاکی رنگ دیکھنا

محمد سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم خاکی اور زرد رنگ کے خون کی پروا نہیں کیا کرتے تھے۔

استحاضہ کی رگ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سات

عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ هٰذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

سال مستحاضہ رہیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے۔ پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

بَابٌ ۲۹ الْمَرْأَةُ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

طوافِ زیارت کے بعد اگر عورت حائضہ ہو جائے

۳۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوا بَلٰى قَالَ فَاخْرُجِي۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آ گیا ہے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید وہ ہمیں روکے گی۔ کیا انہوں نے تمہارے ساتھ طوافِ زیارت کیا ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تو چلی چلے۔

۳۲۰ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا حَاضَتْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَنْفِرُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حائضہ کو واپس لوٹنے کی اجازت مرحمت فرما دی ہے جبکہ اُسے حیض آ جائے۔ حضرت ابن عمر شروع میں فرمایا کرتے تھے کہ نہ لوٹے لیکن پھر میں (طاؤس) نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ لوٹ جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرما دی ہے۔

بَابٌ ۳۰ إِذَا رَأَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَلَوْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا إِذَا صَلَّتِ الصَّلٰوةُ أَعْظَمُ۔

جب مستحاضہ پاکی دیکھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ غسل کر کے نماز پڑھے خواہ دن کی وہ ایک ساعت ہو اور خاوند اس کے پاس آئے جب کہ وہ نماز پڑھ لے کیونکہ نماز اہم ہے۔

۳۲۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو جائے تو اپنے جسم سے خون دھو ڈالو اور نماز پڑھو۔

بَابٌ ۳۱ الصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَاءِ وَسُنَّتِهَا۔

حائضہ کی نمازِ جنازہ اور اُس کا طریقہ۔

۳۲۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ امْرَاَةً مَاتَتْ فِيْ بَطْنٍ فَصَلّٰى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسَطَهَا ٥

سے روایت کی ہے کہ ایک عورت زچگی کی حالت میں فوت ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی اور اُس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

بَابُ ۲۳

۳۲۳ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ مِنْ كِتَابِهٖ قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَكُوْنُ حَائِضًا لَا تُصَلِّيْ وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى خُمْرَتِهٖ اِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ بَعْضُ ثَوْبِهٖ ٥

حائضہ کے متعلق احکام

عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ وہ حائضہ ہوتیں اور نماز نہیں پڑھتی تھیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جا نماز کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں اور آپ چادر اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب سجدہ میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے مس کر جاتا تھا۔

كِتَابُ التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان

بَابُ ۲۴ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ٥

ارشادِ ربانی ہے: پس تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اُس سے مسح کرو (۴/۴۳)۔

۳۲۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ یہاں تک کہ جب بیدا یا ذات الجیش کے مقام پر تھے تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔ پس اُس کی تلاش میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی ٹھہرے اور وہ پانی کی جگہ نہ تھی۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور کہا۔ دیکھتے نہیں کہ عائشہ نے کیا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹھہرا دیا اور لوگوں کو بھی جبکہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں اور نہ اُن کے پاس پانی ہے۔ حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھ کر سو رہے تھے۔ فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے کو ماشاء اللہ جو اللہ نے

ابوبکر فقال ما شاء الله ان یقول وجعل یطعنني بیده في خاصرتي فلا یمنعني من التحرك الا مکان رسول الله صلى الله علیه وسلم علی فخذي فقام رسول الله صلى الله علیه وسلم حین اصبح علی غیر ماء فانزل الله عزوجل آیة التیمم فتیمموا فقال اسید بن الحضیر ما هي باول برکتکم یا آل ابي بکر قالت فبعثنا البعیر الذي کنت علیه فاصبنا العقد تحته۔

چاہا میرے لیے سخت ہے بلکہ میری کوکھ میں کچوکا مارا، پس حرکت کرنے سے رکی رہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر آرام فرما تھے۔ جب صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور پانی نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ حضرت اسید بن حضیر نے کہا، یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اونٹ کو اٹھایا جس پر میں تھی تو ہم نے ہار کو اس کے نیچے پایا۔

٣٢٥ - حدثنا محمد بن سنان هو العوقي قال حدثنا هشیم قال وحدثني سعید بن النضر قال اخبرنا هشیم قال اخبرنا سیار قال حدثنا یزید هو الفقیر قال اخبرنا جابر بن عبدالله ان النبي صلى الله علیه وسلم قال اعطیت خمسا لم یعطهن احد قبلي نصرت بالرعب مسیرة شهر وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا فایما رجل من امتي ادرکته الصلوة فلیصل واحلت لي المغانم ولم تحل لاحد قبلي واعطیت الشفاعة وکان النبي یبعث الی قومه خاصة وبعثت الی الناس عامة۔

محمد بن سنان عوفی، ہشیم ـــ سعید بن النضر، ہشیم، سیار، یزید الفقیر

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت تک میری رعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے، میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا ہے کہ میری امت کا کوئی شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھ لے، اور میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہیں کیا گیا اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی اور ہر نبی کو خاص اس کی قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔

ف: معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیائے کرام کو جو فضائل و کمالات مرحمت فرمائے وہ اپنے محبوب کو بھی عطا کیے اور محبوب کو بعض وہ فضائل و کمالات بھی عطا فرمائے جو انبیائے کرام میں سے کسی نبی کو بھی عطا نہیں فرمائے تھے۔ ایسے ہی پانچ خصائص کا اس حدیث میں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے جبکہ بعض دیگر حدیثوں میں ان خصائص کی تعداد زیادہ بھی بیان فرمائی گئی ہے۔ سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شمائل و خصائص کو علمائے متقدمین و فضلائے کاملین نے اپنی اپنی تصانیف عالیہ میں بڑی تفصیل، خوب شرح و بسط سے بیان کر کے داد تحقیق دی ہے لیکن امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) کی خصائص کبریٰ کا اس میدان میں جواب نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے، آمین۔

باب ٢٣٣ إذا لم یجد ماء ولا ترابا

جب پانی اور مٹی نہ پائے

٣٢٦ - حدثنا زکریا بن یحیی قال حدثنا عبدالله بن نمیر قال حدثنا هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة انها استعارت من اسماء قلادة فهلکت فبعث رسول الله صلى الله علیه وسلم رجلا فوجدها فادرکتهم الصلوة

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت اسماء سے ہار مستعار لیا جو ٹوٹ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی بھیجا تو وہ مل گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا اور لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی

وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكِ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا۔

شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی۔ حضرت اسید بن حضیر نے حضرت عائشہ سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا دے خدا کی قسم آپ پر کوئی بات نہیں اتری جس کو آپ نے ناپسند کیا ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اسے آپ کے اور مسلمانوں کے لیے بہتری بنا دیا۔

ف: اس حدیث اور حدیث ۳۳۲ میں آیت تیمم کا شانِ نزول ہے یہ سنہ ۶ھ میں غزوۂ مریسیع کے دوران سفر بیداء یا ذات الجیش نامی مقام پر نازل ہوئی اس غزوہ کو غزوۂ بنی مصطلق بھی کہتے ہیں ——— مذکورہ مقام پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار ٹوٹ کر گر گیا اور اس پر وہ اونٹ بیٹھ گیا جس پر یہ سوار تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت ہار کے باعث وہیں ٹھہر گئے حالانکہ وہاں پانی دستیاب نہ تھا یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت آگیا۔ وضو کے لیے پانی نہ ملا تو آیت تیمم نازل ہوئی۔ حکمت الٰہیہ اور منشائے ایزدی یہی تھی کہ لشکر اسلام اسی مقام پر ٹھہرا رہے تاکہ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً کا منظر قائم ہو اور آیت تیمم بموقع نازل ہو یہی حقیقت حدیث ۳۳۲ میں ان لفظوں میں بیان فرمائی گئی ہے۔ فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی تلاش کے لیے وہیں ٹھہر گئے ——— اگر یہاں لشکر اسلام کا ٹھہرنا منشائے ایزدی نہ ہوتی تو ہار کا خیال چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں سے چل دیتے اور صرف ہار کی خاطر اپنے ساتھ پورے لشکر اسلام کو اس پریشانی میں مبتلا نہ کرتے۔

محسوس کچھ یوں ہوتا ہے کہ وہاں ٹھہرنے کا آپ کو خدا کی طرف سے حکم آیا ہوگا یا حکم تو نہ آیا ہو لیکن آپ نے قرآن سے منشائے ایزدی کو جان لیا ہو اور اس کے مطابق آپ اس جگہ ٹھہرے ہوں۔ اب رہی ہار کی بات تو اگر آپ بتا دیتے کہ ہار فلاں جگہ پڑا ہے تو وہاں ٹھہرنے کا کوئی جواز نہ رہتا اور ممکن ہے کہ چلتے ہوئے کسی پانی والی جگہ تک پہنچ جاتے اور اس طرح آیت تیمم کے فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً والے حصے کا صورتِ حال سے کوئی جوڑ نہ رہتا اور دونوں میں کوئی مطابقت ہی نہ رہتی۔ درپیش حالات ہار کے متعلق نہ بتانا اور اسی جگہ ٹھہرنا ضروری ہو گیا ہوگا تاکہ آیت تیمم کی صورت حال سے مطابقت و قربت ہے جو حکمت ربانی کا تقاضا تھا۔

اس سفر اور اسی واقعہ سے دو بہتانوں کا رشتہ جڑا ہوا ہے۔ ایک وہ بہتان جو منافقین مدینہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لگایا اور ان کی پاک دامنی خود پروردگار عالم نے سورۂ نور میں نازل فرمائی۔ دوسرا بہتان منافقین مدینہ کے جانشین آج تک محبوب پروردگار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جڑتے آرہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس ہار کے متعلق علم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔ بات در اصل یہ ہے کہ منافقوں نے جب حضرت صدیقہ والے محاذ پر منہ کی کھائی اور روسیاہی کی ذلت اٹھائی تو ان کے جانشینوں نے اپنے بڑوں کا بھرم رکھنے کی غرض سے خود شانِ رسالت پر حملہ کر دیا حالانکہ اس واقعے کو اس بات سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس ہار کے متعلق علم تھا یا نہیں! بہرحال ہر صاحبِ ایمان کو اپنے ایمان کی خاطر ان دونوں میں سے ہر بہتان کے متعلق سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ہی کہنا چاہیے کیونکہ اسی میں ایمان کی سلامتی ہے اور شانِ رسالت پر حملہ کرنے سے ایمان کی تباہی اور آخرت کی روسیاہی کے سوا اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

باب ۲۲۱ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلَاةِ وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ

وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْمَرِيضِ عِنْدَهُ الْمَاءُ وَلَا يَجِدُ مَنْ يُنَاوِلُهُ يَتَيَمَّمُ وَأَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ أَرْضِهِ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمَرْبَدِ النَّعَمِ فَصَلَّى ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ۔

حالتِ اقامت میں پانی نہ ملے تو نماز فوت ہونے کے ڈر سے تیمم کرنا۔

عطاء اور حسن کا مریض کے بارے میں قول ہے جس کے پاس پانی ہو لیکن دینے والا نہ ہو تو تیمم کرلے۔ حضرت ابن عمر اپنی جرف والی زمین سے لوٹے تو نمازِ عصر کا وقت مربد النعم میں ہوگیا، لہٰذا نماز پڑھ لی۔ پھر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو سورج بلند تھا لیکن اعادہ نہیں کیا۔

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

عمیر مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ کے مولیٰ عبداللہ بن یسار دونوں حضرت ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوجہیم نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بئرِ جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے تو ایک آدمی ملا جس نے آپ کو سلام کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے جواب نہ دیا، یہاں تک کہ ایک دیوار کے پاس گئے۔ چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا پھر اُسے سلام کا جواب دیا۔

باب ۲۲۲ هَلْ يَنْفُخُ فِي يَدَيْهِ بَعْدَ مَا يَضْرِبُ بِهِمَا الصَّعِيدَ لِلتَّيَمُّمِ۔

تیمم کے لیے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد کیا اُن پر پھونک مارے!

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ۔

عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے جنابت لاحق ہوگئی اور پانی نہیں ملا! حضرت عمار نے حضرت عمر سے کہا۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے تو ہمیں جنابت لاحق ہوگئی۔ آپ نے تو نماز نہ پڑھی اور میں نے زمین میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے لیے ایسا کر لینا کفایت کرتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں، اُن پر پھونکا، پھر اُن کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کر لیا۔

باب ۲۲۳ التَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ۔

تیمم منہ اور ہتھیلیوں کا ہے

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ

حجاج، شعبہ، حکم، ذر، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی طرح فرمایا۔

أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ بِهٰذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ أَدْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَقَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ۔

شعبہ راوی نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے، پھر انہیں منہ کے نزدیک کیا پھر ان کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کیا۔ نضر، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے۔ حکم، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، ان کے والد ماجد نے حضرت عمار سے روایت کی۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ وَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا وَقَالَ تَفَلَ فِيهِمَا۔

سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، ان کے والد ماجد حضرت عمر کے پاس تھے کہ حضرت عمار نے ان سے کہا، ہم ایک سریہ میں تھے کہ ہمیں جنابت لاحق ہو گئی اور تفل فیہما۔ کہا۔

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ تَمَعَّكْتُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَكْفِيكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ۔

محمد بن کثیر، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، ان کے والد عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمار نے حضرت عمر سے کہا، میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا۔ پس بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی تو فرمایا کہ تمہارے لیے چہرہ اور ہتھیلیاں کافی تھیں۔

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت عمار نے ان سے کہا اور سابقہ حدیث بیان کی۔

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کیا۔

بَابُ ۲۳۰ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ الْحَسَنُ يُجْزِئُهُ التَّيَمُّمُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى السَّبَخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا۔

پاک مٹی مسلمان کو وضو کے لیے پانی کی جگہ کفایت کرتی ہے۔ حسن کا قول ہے کہ تیمم کفایت کرتا ہے جب تک حدث نہ ہو۔ حضرت ابن عباس نے تیمم سے امامت کرائی۔ یحییٰ بن سعید کا قول ہے کہ شور زمین پر نماز پڑھنے اور اس کے ساتھ تیمم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتَّى كُنَّا

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور چل رہے تھے کہ رات کا آخری حصہ آ گیا تو ہم نے پڑاؤ کیا۔ مسافر کو اس وقت نیند

فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَلَا وَقْعَةَ أَحْلَى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ يُسَمِّيهِمْ أَبُو رَجَاءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ يُوقَظْ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِأَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ لَا ضَيْرَ أَوْ لَا يَضِيرُ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلَ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ نَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا فَقَالَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوفًا قَالَا لَهَا انْطَلِقِي إِذًا قَالَتْ إِلَى أَيْنَ قَالَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ قَالَا هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ فَانْطَلِقِي فَجَاءَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوِ السَّطِيحَتَيْنِ وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ

سب سے پیاری ہوتی ہے۔ ہمیں نہ جگایا مگر سورج کی تپش نے۔ پہلے فلاں بیدار ہوئے پھر فلاں، ابو رجاء نے اُن کے نام بتائے لیکن عوف بھول گئے۔ چوتھے حضرت عمر تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سو جاتے تو ہم آپ کو جگاتے نہیں تھے یہاں تک کہ خود بیدار ہوتے کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ خواب میں آپ سے کیا گفتگو کی جا رہی ہو۔ جب حضرت عمر بیدار ہوئے اور اُنھوں نے لوگوں کی پریشانی دیکھی اور وہ جیالے آدمی تھے لہٰذا اُنھوں نے بلند آواز سے تکبیر کہی۔ وہ برابر بلند آواز سے تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ اُن کی آواز سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ بیدار ہونے پر لوگوں نے پریشان حالی عرض کی۔ فرمایا کوئی نقصان نہیں، کوچ کرو۔ پس کوچ کیا اور تھوڑی دُور جا کر اُتر گئے۔ وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر نماز کے لیے اذان کہی گئی اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک آدمی کو الگ بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ فرمایا کہ اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوا کہ مجھے جنابت لاحق ہے اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے مٹی کافی تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل دیے تو لوگوں نے آپ سے پیاس کی شکایت کی۔ آپ اُترے اور فلاں آدمی کو بُلایا، ابو رجاء نے اس کا نام لیا لیکن عوف اُسے بھول گئے۔ اور حضرت علی کو بُلایا۔ فرمایا کہ دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔ دونوں گئے تو اُنھیں ایک عورت ملی جس نے اپنے اُونٹ پر دو تھیلے یا مشکیزے لٹکا رکھے تھے۔ دونوں نے اُس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟ اُس نے کہا کہ کل اسی وقت مجھے پانی ملا تھا اور ہمارے مرد پیچھے رہ گئے ہیں۔ دونوں نے اُس سے کہا کہ چلو تو اُس نے کہا، کدھر؟ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس۔ کہا، اُن کے پاس جو بے دین والا مشہور ہے! دونوں نے کہا کہ ہاں وہی۔ وہ اُسے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور سارا ماجرا عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اسے اونٹ سے اُتارو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک برتن منگا کر اس میں

ثُمَّ نُوْدِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا فَسَقٰى مَنْ سَقٰى وَاسْتَقٰى مَنْ شَاءَ وَكَانَ اٰخِرُ ذَاكَ اَنْ اَعْطَى الَّذِيْ اَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ اِنَاءً مِّنْ مَّاءٍ قَالَ اذْهَبْ فَاَفْرِغْهُ عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ اِلٰى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلْاَةً مِّنْهَا حِيْنَ ابْتَدَاَ فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا لَهَا فَجَمَعُوْا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَّدَقِيْقَةٍ وَّسُوَيْقَةٍ حَتّٰى جَمَعُوْا لَهَا طَعَامًا فَجَعَلُوْهَا فِيْ ثَوْبٍ وَّحَمَلُوْهَا عَلٰى بَعِيْرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا فَقَالَ لَهَا تَعْلَمِيْنَ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَّائِكِ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِيْ اَسْقَانَا فَاَتَتْ اَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوْا مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِيْ رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِيْ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ لَاَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَقَالَتْ بِاِصْبَعَيْهَا الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ فَرَفَعَتْهُمَا اِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ اَوْ اِنَّهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا يُصِيْبُوْنَ الصِّرْمَ الَّذِيْ هِيَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَوْمًا لِّقَوْمِهَا مَا اَرٰى اَنَّ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ يَدَعُوْنَكُمْ عَمْدًا فَهَلْ لَّكُمْ فِي الْاِسْلَامِ فَاَطَاعُوْهَا فَدَخَلُوْا فِي الْاِسْلَامِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ صَبَاَ خَرَجَ مِنْ دِيْنٍ اِلٰى غَيْرِهٖ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ الصَّابِئِيْنَ فِرْقَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ يَقْرَءُوْنَ الزَّبُوْرَ اَصْبُ اَمِلْ ۔

دونوں تھیلیوں یا مشکیزوں کے منہ کھول دئے گئے پانی آتا اور لوگوں میں منادی کردی گئی پانی پیو اور پلاؤ جس نے چاہا پیا اور جس نے چاہا اپنے برتن بھر لئے آخر میں اس شخص کو بھی پانی کا برتن دیا گیا جس کو جنابت تھی فرمایا کہ جاؤ اور اسے اپنے اوپر بہالو اور وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے خدا کی قسم پانی لینا بند کیا تو محسوس ہوتا تھا کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لیے کچھ جمع کرو۔ لوگوں نے اس کے لیے عجوہ، کھجوریں، آٹا اور ستو جمع کیا یہاں تک کہ کافی مقدار میں ہوگیا۔ اسے ایک کپڑے میں باندھ کر اس کو اونٹ پر لاد دیا اور کپڑا اس کے سامنے رکھ دیا گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے تمہارے پانی میں سے ذرا بھی نہیں گھٹایا بلکہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے پانی پلایا ہے۔ وہ اپنے گھر والوں میں پہنچی جبکہ اسے روک لیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا اے عورت! تجھے کس نے روکا تھا؟ کہا کہ بات تعجب خیز ہے کہ مجھے دو آدمی ملے جو مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جس کو اپنے دین سے پھرنے والا کہا جاتا ہے۔ تو اس نے ایسا ایسا کیا۔ خدا کی قسم وہ ان کے درمیان سب سے بڑا جادوگر ہے اور اس نے اپنی درمیانی اور شہادت کی انگلی آسمان و زمین کی طرف اٹھائی اور یا وہ اللہ کا برحق رسول ہے۔ پس اس کے بعد مسلمان اس کے ارد گرد مشرکوں پر شب خون ڈالتے تھے مگر اس گاؤں پر حملہ نہیں کرتے تھے۔ ایک دن اس نے اپنی قوم سے کہا میرا خیال ہے کہ یہ لوگ تمہیں جان بوجھ کر چھوڑ دیتے ہیں کیا تمہیں اسلام کی طرف رغبت ہے؟ پس انہوں نے کہنا مان لیا اور مسلمان ہو گئے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ صبا، ایک دین سے دوسرے کی طرف نکلنے کو کہتے ہیں اور ابو العالیہ نے فرمایا کہ صابئین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے جو زبور پڑھتے ہیں۔ اَصْبُ کا مطلب ہے کہ میں مائل ہو جاؤں۔

بَابُ ٢٣٩ اِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَرَضَ اَوِ الْمَوْتَ اَوْ خَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ

جب جنبی کو مرض یا موت یا پیاس کا ڈر ہو تو تیمم کرے

وَيُذْكَرُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَجْنَبَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص سردیوں کی ایک رات میں جنبی ہو گئے تو انہوں نے تیمم کیا اور یہ آیت پڑھی۔ "اپنے آپ کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے" (۴ : ۲۹) اس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے کچھ نہیں کہا۔

۳۴۵ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَا يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَعَمْ إِنْ لَمْ أَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا لَمْ أُصَلِّ لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِي هٰذَا كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هٰكَذَا يَعْنِي تَيَمَّمَ وَصَلَّى قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔

۳۴۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَرَأَيْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِذَا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يُصَلِّي حَتّٰى يَجِدَ الْمَاءَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِينَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْفِيكَ قَالَ أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذٰلِكَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فَمَا دَرٰى عَبْدُ اللّٰهِ مَا يَقُولُ فَقَالَ إِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِي هٰذَا لَأَوْشَكَ إِذَا بَرَدَ عَلٰى أَحَدِهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَدَعَهُ وَيَتَيَمَّمَ فَقُلْتُ لِشَقِيقٍ فَإِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ لِهٰذَا فَقَالَ نَعَمْ۔

بَابُ التَّيَمُّمِ ضَرْبَةٌ

۳۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَتَيَمَّمُ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هٰذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا الصَّعِيدَ قُلْتُ وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ جب کوئی پانی نہ پائے تو نماز نہ پڑھے۔ حضرت عبداللہ نے کہا ہاں اگر میں ایک مہینہ پانی نہ پاؤں تو نماز نہیں پڑھوں گا۔ اگر میں لوگوں کو اس کی اجازت دے دوں تو جب ان میں سے کسی کو سردی کا خطرہ ہوگا تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے گا۔ میں نے کہا کہ حضرت عمار کا حضرت عمر سے کہنا کدھر جائے گا؟ کہا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے حضرت عمار کے قول پر قناعت کی ہو۔

شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس تھا تو حضرت ابوموسیٰ نے ان سے کہا۔ اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کے خیال میں جب کوئی جنبی ہو جائے اور پانی نہ پائے تو کیا کرے؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ جب تک پانی نہ ملے نماز نہ پڑھے۔ پس حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ آپ حضرت عمار کے اس قول کا کیا بنائیں گے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا اسے یہی کافی تھا۔ انہوں نے کہا کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے ان کی اس بات پر اکتفا نہیں کیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ ہم قول عمار کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن آپ اس آیت کا کیا بنائیں گے۔ حضرت عبداللہ سے جواب نہ بن پڑا تو کہنے لگے کہ اگر ہم لوگوں کو اس کی اجازت دے دیں تو خطرہ ہے کہ جب ان میں سے کسی کو پانی ٹھنڈا محسوس ہوگا تو وہ اسے چھوڑ کر تیمم کرنے لگے گا۔ میں (اعمش) نے شقیق سے کہا کہ حضرت عبداللہ نے اسے ناپسند کیا تھا؟ فرمایا۔ ہاں۔

تیمم کی ایک ضرب ہے

شقیق سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابوموسیٰ نے ان سے کہا۔ اگر ایک آدمی جنبی ہو جائے اور ایک مہینہ تک پانی نہ پائے تو تیمم کر کے نماز پڑھتا ہے؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ تیمم نہ کرے خواہ مہینہ بھر پانی نہ ملے۔ حضرت ابوموسیٰ نے ان سے کہا کہ آپ سورۃ المائدہ کی اس آیت کا کیا کریں گے کہ اگر پانی نہ ملے پاک مٹی سے تیمم کر لو (۵:۶)۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ اگر اس بارے میں انہیں اجازت دی گئی تو خطرہ ہے کہ انہیں پانی ٹھنڈا لگا تو پاک مٹی سے تیمم کرنے لگیں گے۔ میں نے کہا کہ آپ نے اسی لیے اسے ناپسند کیا ہے؟ کہا ہاں۔ حضرت ابوموسیٰ نے کہا کیا آپ نے حضرت عمار کی بات

لِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ وَزَادَ يَعْلَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيدِ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً ۔

نہیں سُنی کہ انہوں نے حضرت عمر سے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور پانی نہ ملا پس میں پاک مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا جیسے جانور لوٹ پوٹ ہوتا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے لیے کافی تھا ایسا کر لیتے اور زمین پر اپنی ہتھیلی سے ایک ضرب ماری پھر اُسے جھاڑا پھر اس کے ساتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر مسح کیا یا بائیں ہاتھ سے ہتھیلی پر پھر دونوں سے اپنے چہرے کا مسح کیا۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے حضرت عمار کے قول پر قناعت نہیں کی — یعلیٰ، اعمش، شقیق نے کہا میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابو موسیٰ کے پاس تھا تو حضرت ابو موسیٰ نے کہا کیا آپ نے نہیں سُنا جو حضرت عمار نے حضرت عمر سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اور آپ کو ایک کام بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور پاک مٹی پر لیٹا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ کو بتایا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے یہی کافی تھا اور آپ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر ایک دفعہ مسح کیا۔

باب ٢٣١

٣٣٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ ۔

جنابت کے لیے تیمم کی اجازت

حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ الگ بیٹھا ہے اور لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ فرمایا کہ اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں جنبی ہو گیا ہوں اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ تم پر پاک مٹی لازم ہے اور وہی تمہارے لیے کافی ہے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

باب ٢٣٢ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْإِسْرَاءِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فِي حَدِيثِ هِرَقْلَ فَقَالَ يَأْمُرُنَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ ۔

معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوسفیان نے حدیث ہرقل میں بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز سچائی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

٣٣٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِي مُحَمَّدٌ فَقَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میرے مکان کی چھت کھولی گئی اور جبریل علیہ السلام نازل ہوئے میرا سینہ کھولا گیا پھر اُسے آبِ زمزم سے دھویا گیا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں انڈیل دیا گیا پھر اُسے بند کر دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان کی طرف لے چلے جب میں آسمانِ دنیا پر پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا اُس نے کہا یہ کون ہے؟ کہا یہ جبریل ہوں۔ اُس نے کہا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور ہے؟ کہا ہاں میرے ساتھ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں جب کھولا گیا تو ہم آسمانِ دنیا کے اوپر گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے دائیں اور بائیں بہت سے لوگ تھے جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں جانب دیکھتا تو روتا۔ اُنہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید۔ میں نے جبریل سے کہا یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت آدم ہیں اور دائیں بائیں جو صورتیں ہیں یہ ان کی اولاد ہے۔ دائیں والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے جہنمی ہیں۔ جب یہ دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے اور اس کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا اور اُس کے خازن نے وہی گفتگو کی جو پہلے سے ہو چکی تھی اس نے کھول دیا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم سے ملاقات کی اور اُن کے مقامات بتائے سوائے اس کے کہ حضرت آدم آسمانِ دنیا پر ملے اور حضرت ابراہیم چھٹے آسمان پر۔ حضرت انس نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت ادریس کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت ادریس ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں۔ پھر حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا انہوں

الصالح والأخ الصالح قلت من هذا قال هذا عيسى ثم مررت بإبراهيم فقال مرحبا بالنبي الصالح والابن الصالح قلت من هذا قال هذا إبراهيم صلى الله عليه وسلم قال ابن شهاب فأخبرني ابن حزم أن ابن عباس وأبا حبة الأنصاري كانا يقولان قال النبي صلى الله عليه وسلم ثم عرج بي حتى ظهرت لمستوى أسمع فيه صريف الأقلام قال ابن حزم وأنس بن مالك قال النبي صلى الله عليه وسلم ففرض الله عز وجل على أمتي خمسين صلاة فرجعت بذلك حتى مررت على موسى فقال ما فرض الله لك على أمتك قلت فرض خمسين صلاة قال فارجع إلى ربك فإن أمتك لا تطيق ذلك فراجعني فوضع شطرها فرجعت إلى موسى قلت وضع شطرها فقال راجع ربك فإن أمتك لا تطيق فراجعت فوضع شطرها فرجعت إليه فقال ارجع إلى ربك فإن أمتك لا تطيق ذلك فراجعته فقال هي خمس وهي خمسون لا يبدل القول لدي فرجعت إلى موسى فقال راجع ربك فقلت استحييت من ربي ثم انطلق بي حتى انتهى بي إلى السدرة المنتهى وغشيها ألوان لا أدري ما هي ثم أدخلت الجنة فإذا فيها حبايل اللؤلؤ وإذا ترابها المسك.

نے کہا کہ یہ عیسیٰ ہیں۔ پھر میں ابراہیم کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا خوش آمدید نیک نبی اور نیک بیٹے، میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت ابراہیم ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے ابن حزم نے بتایا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حبہ انصاری دونوں کہا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ میں بہت بلند مقام پر پہنچ گیا جہاں قلموں کی آواز سنتا تھا۔ ابن حزم اور حضرت انس بن مالک نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں ان کے ساتھ لوٹا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر آپ کی امت کے لیے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو ان کا ایک حصہ کم کر دیا گیا۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف پھر جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اس کی طاقت نہیں ہے۔ پس میں واپس گیا تو ایک حصہ اور کم کر دیا گیا۔ میں ان کی طرف آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کی طرف جائیے کیونکہ آپ کی امت میں ان کی طاقت نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو فرمایا یہ پانچ ہیں اور یہی پچاس ہیں، میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف جائیے۔ میں نے کہا کہ مجھے اب اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جس پر رنگ چھائے ہوئے تھے، نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جہاں موتیوں کے ہار تھے اور اس کی مٹی مشک ہے۔

۳۴۰ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن صالح بن كيسان عن عروة بن الزبير عن عائشة أم المؤمنين قالت فرض الله الصلاة حين فرضها ركعتين ركعتين في الحضر والسفر فأقرت صلاة السفر وزيد في صلاة الحضر.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جب نماز فرض کی تو حضر اور سفر کے لیے دو دو رکعتیں فرض فرمائیں۔ سفر کی نماز تو برقرار رکھی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

باب وجوب الصلاة في الثياب

وقول الله عز وجل خذوا زينتكم عند كل مسجد ومن صلى ملتحفا في ثوب واحد ويذكر عن

کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے، ہر نماز کے وقت آرائش کر لیا کرو (۷: ۳۱) اور جو ایک ہی کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھے۔ حضرت سلمہ

سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَزُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ وَمَنْ صَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ مَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ٭

۳۴۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ ثَنَا عِمْرَانُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ٭

بَابُ ۲۲ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلٰوةِ

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ

۳۴۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلَّى جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۳ - حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرًا يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ ٭

بَابُ ۲۳ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ الْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

سلمہ بن اکوع سے روایت کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے ٹانک لو خواہ کانٹوں سے ہو۔ اس کی اسناد میں کلام ہے۔ اور جو اُسی کپڑے سے نماز پڑھے جس میں صحبت کی جب تک اُس میں نجاست نہ دیکھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

محمد ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہمیں حکم فرمایا گیا ہے کہ عیدین کے روز حیض والی اور پردہ دار خواتین بھی نکلیں اور مسلمانوں کی جماعت اور دعا میں شامل ہوں۔ حیض والی نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو؟ فرمایا کہ اُس کے ساتھ والی اپنی چادر کا ایک حصہ اُسے اوڑھا دے۔ ——— عبد اللہ بن رجاء، عمران، محمد ابن سیرین، حضرت اُم عطیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سُنا ہے۔

نماز میں تہبند کو گُدی سے باندھ لینا

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اپنے ازاروں کو اپنے کندھوں سے لپیٹے ہوئے۔

محمد ابن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ازار کے ساتھ نماز پڑھی جس کو اپنی گردن کے ساتھ باندھا ہوا تھا حالانکہ اُن کے کپڑے کھونٹی سے لٹک رہے تھے۔ اُن سے کہنے والے نے کہا کہ آپ ایک ازار میں نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے ایسا اس لیے کیا ہے کہ تم جیسا احمق مجھے دیکھے کیونکہ ہم میں سے کون تھا جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں دو کپڑے تھے۔

محمد ابن منکدر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

ایک ہی کپڑے میں لپیٹ کر نماز پڑھنا

زہری نے اپنی حدیث میں کہا کہ اَلْمُلْتَحِفُ سے مراد اَلْمُتَوَشِّحُ ہے یعنی کپڑے کے دونوں سروں کو مخالف کندھوں پر ڈال لینا اور یہی کندھوں

وهو الاشتمال على منكبيه وقالت ام هانئ التحف النبي صلى الله عليه وسلم بثوب له وخالف بين طرفيه على عاتقيه۔

پر ڈالنا ہے اور حضرت اُمّ ہانی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ایک کپڑے کو لپیٹا کہ اس کے دونوں سرے مخالف کندھوں پر ڈال لیے۔

۳۴۴ - حدثنا عبيد الله بن موسى قال انا هشام بن عروة عن ابيه عن عمر بن ابي سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في ثوب واحد قد خالف بين طرفيه۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اور اس کے دونوں سرے الٹ لیے تھے۔

۳۴۵ - حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى قال نا هشام قال حدثني ابي عن عمر بن ابي سلمة انه راى النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في ثوب واحد في بيت ام سلمة قد القى طرفيه على عاتقيه۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت اُمّ سلمہ کے گھر میں ایک ہی کپڑے کے اندر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جس کے دونوں سرے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

۳۴۶ - حدثنا عبيد بن اسمعيل قال نا ابو اسامة عن هشام عن ابيه ان عمر بن ابي سلمة اخبره قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في ثوب واحد مشتملا به في بيت ام سلمة واضعا طرفيه على عاتقيه۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت اُمّ سلمہ کے گھر میں دیکھا کہ ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھ رہے ہیں اور اس کے دونوں سرے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

۳۴۷ - حدثنا اسمعيل بن ابي اويس قال حدثني مالك بن انس عن ابي النضر مولى عمر بن عبيد الله ان ابا مرة مولى ام هانئ بنت ابي طالب اخبره انه سمع ام هانئ بنت ابي طالب تقول ذهبت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة ابنته تستره قالت فسلمت عليه فقال من هذه فقلت انا ام هانئ بنت ابي طالب فقال مرحبا بام هانئ فلما فرغ من غسله قام فصلى ثمان ركعات ملتحفا في ثوب واحد فقلت يا رسول الله زعم ابن امي انه قاتل رجلا قد اجرته فلان بن هبيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اجرنا من اجرت يا ام هانئ قالت ام هانئ وذلك ضحى۔

مرہ مولیٰ اُمّ ہانی نے حضرت اُمّ ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ غسل فرما رہے تھے اور فاطمہ نے آپ کا پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو فرمایا۔ یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ اُمّ ہانی بنت ابو طالب ہوں۔ فرمایا کہ اُمّ ہانی کو خوش آمدید۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر۔ جب فارغ ہوئے تو میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ میرا ماں جایا بھائی کہتا ہے کہ میں اس شخص کو قتل کروں گا حالانکہ فلاں بن ہبیرہ کو میں نے پناہ دی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اُمّ ہانی! جس کو تم نے پناہ دی اس کو ہم نے پناہ دی۔ حضرت اُمّ ہانی نے فرمایا کہ وہ نماز چاشت تھی۔

۳۴۸ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال انا مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان سائلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ •

بَابٌ ٢٢٢ إِذَا صَلَّى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ •

۳۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ •

۳۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ أَوْ كُنْتُ سَأَلْتُهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ •

بَابٌ ٢٢٣ إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا •

۳۵۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا السُّرَى يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ قُلْتُ كَانَ ثَوْبًا قَالَ فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ •

۳۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ وَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا •

علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم سب کو دو دو کپڑے میسر ہیں؟

جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسے اپنے کندھوں پر ڈال لے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک ہی کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ وہ اُس کے کندھوں پر نہ ہو۔

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کے دونوں سروں کو شانوں پر ڈال لے۔

جب کپڑا تنگ ہو

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلا۔ رات کے وقت ایک حاجت کے تحت میں آپ کے پاس گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور میرے اوپر ایک ہی کپڑا تھا۔ میں نے اُس کا اشتمال کیا اور آپ کے پہلو میں نماز پڑھنے لگا۔ جب میں فارغ ہوا تو فرمایا۔ اے جابر! رات کے وقت کیسے آئے؟ میں نے حاجت عرض کی۔ جب فارغ ہوا تو فرمایا یہ اشتمال کیسا تھا جو میں نے دیکھا؟ عرض گزار ہوا کہ ایک ہی کپڑا ہے۔ فرمایا کہ وسیع ہو تو التحاف کیا کرو اور تنگ ہو تو ازار بنا لو۔

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور اپنی ازاروں کو بچوں کی طرح اپنی گردنوں پر باندھ لیا کرتے اور عورتوں سے کہہ دیا جاتا تھا کہ اپنے سروں کو نہ اٹھائیں یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں عورتیں بھی باجماعت نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں حاضر ہوتی تھیں اور ان کی صفیں مردوں سے پیچھے ہوتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں اجماع

صحابہ نے اس عمل کو ترک کر دیا تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں ہے بلکہ بعض احکام مرورِ زمانہ کے ساتھ تبدیل کرنے ناگزیر ہو جاتے ہیں لیکن ایسی تبدیلی کے لیے اجماعِ اُمّت ضروری ہے جو عالمِ اسلام کی سرکردہ علمی ہستیوں کے اتفاق کا نام ہے ــــــــ دوسرے اس حدیث میں صحابہ کرام کے مقدس زندگی کی حالت کا نقشہ بھی سامنے آ جاتا ہے۔ صاحبِ نظر یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ تمدنی و دنیاوی لحاظ سے کتنی تنگ دستی کا شکار تھے لیکن ایمان کی دولت سے مالا مال ہونے کے باعث وہ حضرات پوری دنیا پر چھا گئے اور کفر کی طاقتیں اُن سے لرزاں و ترساں تھیں لیکن آج ہم مادی لحاظ سے بہ حالِ خوشحال ہیں بلکہ غیر مسلم طاقتوں نے ہمیں پامال کر رکھا ہے ہم کفر کی کسی چھوٹی سی طاقت سے ٹکرانے کی جرأت بھی نہیں رکھتے۔

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی ترقی و کامرانی کا راز مادی وسائل اور دنیاوی ساز و سامان میں نہیں بلکہ مادی کی کامیابی و کامرانی کا اصل راز ایمانی قوت کے اندر پنہاں ہے اور ایمان کو تقویت اور زیب و زینت نیک اعمال سے ملتی ہے۔ پروردگارِ عالم نے اس حقیقت کا راز یوں کھولا ہے۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (۳: ۱۳۹)

اور سستی کرو اور نہ غم کھاؤ اور تمہیں غالب آؤ گے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

سربلندی مسلمانوں کے لیے ہے جبکہ وہ ایمان کی دولت سے مالا مال رہیں۔ آج جبکہ سربلندی و سرفرازی مسلمانوں کے لیے تشنۂ تعبیر ہو کر رہ گئی ہے تو معلوم ہو رہا ہے کہ ہم قومی لحاظ سے اپنی متاعِ دین و دانش کو گنوا بیٹھے ہیں۔ اسی صورتِ حال پر شاعرِ مشرق یوں نوحہ کناں ہو گئے۔

متاعِ دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی

بَابُ ۲۳۸ الصَّلٰوةِ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ

شامی جُبّے میں نماز پڑھنا

وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الثِّيَابِ يَنْسِجُهَا الْمَجُوْسُ لَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا وَقَالَ مَعْمَرٌ رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ الْيَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ وَصَلّٰى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُوْرٍ.

حسن بصری کا قول ہے کہ مجوسیوں کے بُنے ہوئے کپڑے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ معمر کا بیان ہے کہ میں نے زہری کو یمن کا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا جو پیشاب سے رنگا جاتا تھا اور حضرت علی نے کورے کپڑے میں نماز پڑھی۔

۳۵۳ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ فرمایا۔ اے مغیرہ! پانی کا برتن دو۔ میں نے پیش کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کہہ کر چلے گئے یہاں تک کہ میری نگاہوں سے غائب ہو گئے۔ آپ نے حاجت رفع کی اور آپ کے اوپر شامی جبہ تھا تو اس کی آستین سے ہاتھ نکالنے لگے جو تنگ تھی۔ پس آپ نے نیچے سے ہاتھ نکالے میں نے پانی ڈالا اور آپ نے نماز کے لیے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر نماز پڑھی۔

باب ۲۴۴ كراهية التعري في الصلوة وغيرها ۔

۳۵۴ ۔ حدثنا مطر بن الفضل قال حدثنا روح قال حدثنا زكريا بن اسحاق قال حدثنا عمرو بن دينار قال سمعت جابر بن عبد الله يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينقل معهم الحجارة للكعبة وعليه ازاره فقال له العباس عمه يا ابن اخي لو حللت ازارك فجعلت على منكبيك دون الحجارة قال فحله فجعله على منكبيه فسقط مغشيا عليه فما رئي بعد ذلك عريانا ۔

نماز میں اور علاوہ ازیں ننگے ہونے کی کراہت ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کے لیے پتھر اٹھا کر لا رہے تھے اور آپ کے اوپر ازار تھی۔ آپ کے چچا حضرت عباس نے آپ سے کہا اے کاش تم اپنی ازار کو پتھر کے نیچے اپنے کندھوں پر رکھ لو۔ کہا کہ انہوں نے اسے کھول کر آپ کے کندھوں پر رکھا تو آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اس کے بعد آپ کو ننگا نہیں دیکھا گیا ۔

باب ۲۴۵ الصلوة في القميص والسراويل والتبان والقباء ۔

۳۵۵ ۔ حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن محمد عن ابي هريرة قال قام رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن الصلوة في الثوب الواحد فقال اوكلكم يجد ثوبين ثم سأل رجل عمر فقال اذا وسع الله فاوسعوا جمع رجل عليه ثيابه صلى رجل في ازار ورداء في ازار وقميص في ازار وقباء في سراويل ورداء في سراويل وقميص في سراويل وقباء في تبان وقباء في تبان وقميص قال واحسبه قال في تبان ورداء ۔

قمیص، شلوار، پاجامہ اور قبا سے نماز پڑھنا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کیا تم میں سے سب کو دو کپڑے میسر ہیں؟ پھر ایک آدمی نے حضرت عمر سے پوچھا تو فرمایا جب اللہ وسعت دے تو تم بھی وسعت سے کام لو۔ آدمی اپنے اوپر کپڑے جمع کرے کہ نماز پڑھے تو ازار اور چادر میں، یا ازار اور قمیص میں، یا ازار اور قبا میں، یا شلوار اور چادر میں، یا شلوار اور قمیص میں، یا شلوار اور قبا میں، یا پاجامہ اور قبا میں، یا پاجامہ اور قمیص میں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے پاجامہ اور چادر بھی کہا ۔

۳۵۶ ۔ حدثنا عاصم بن علي قال حدثنا ابن ابي ذئب عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما يلبس المحرم فقال لا يلبس القميص ولا السراويل ولا البرنس ولا ثوبا مسه الزعفران ولا ورس فمن لم يجد النعلين فليلبس الخفين وليقطعهما حتى يكونا اسفل من الكعبين وعن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا محرم کیا پہنے؟ فرمایا کہ قمیص، شلوار اور ٹوپی کوٹ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا جس کو زعفران یا ورس لگا ہوا ہو اور جو جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا ہے ۔

باب ۲۴۶ ما يستر من العورة ۔

۳۵۷ ۔ حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابي

ستر عورت سے کیا چھپائے

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

سعید الخدری أنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اشتمال الصماء وأن يحتبي الرجل في ثوب واحد ليس على فرجه منه شيء ۔

۳۵۸ - حدثنا قبيصة بن عقبة قال حدثنا سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيعتين عن اللماس والنباذ وأن يشتمل الصماء وأن يحتبي الرجل في ثوب واحد ۔

۳۵۹ - حدثنا إسحاق قال حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثنا ابن أخي ابن شهاب عن عمه قال أخبرني حميد بن عبد الرحمن بن عوف أن أبا هريرة قال بعثني أبو بكر في تلك الحجة في مؤذنين يوم النحر نؤذن بمنى أن لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان قال حميد بن عبد الرحمن ثم أردف رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا فأمره أن يؤذن ببراءة قال أبو هريرة فأذن معنا علي في أهل منى يوم النحر لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان ۔

باب ۲۵۱ الصلاة بغير رداء ۔

۳۶۰ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني ابن أبي الموالي عن محمد بن المنكدر قال دخلت على جابر بن عبد الله وهو يصلي في ثوب ملتحفا به ورداؤه موضوع فلما انصرف قلنا يا أبا عبد الله تصلي ورداؤك موضوع قال نعم أحببت أن يراني الجهال مثلكم رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي هكذا ۔

باب ۲۵۲ ما يذكر في الفخذ

قال أبو عبد الله ويروى عن ابن عباس وجرهد ومحمد بن جحش عن النبي صلى الله عليه وسلم الفخذ عورة وقال أنس حسر النبي صلى الله عليه وسلم عن فخذه قال أبو عبد الله وحديث أنس أسند وحديث جرهد أحوط حتى نخرج من

اشتمال صماء سے منع فرمایا ہے یعنی ایک ہی کپڑا ہو اور آدمی اُسے اس طرح لپیٹے کہ اس کی شرمگاہ پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھونے اور پھینکنے والی دونوں قسم کی تجارت سے منع فرمایا ہے اور اشتمال صماء سے کہ آدمی ایک ہی کپڑے میں لپٹ جائے۔

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے اس حج میں حضرت ابوبکر نے منادی کرنے والوں میں بھیجا کہ ہم قربانی کے روز منیٰ میں منادی کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا جائے۔ حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنے پیچھے بھیجا اور انہیں براءت کا اعلان کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ یوم النحر کو منیٰ والوں میں حضرت علی نے بھی ہمارے ساتھ اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

چادر کے بغیر نماز پڑھنا

محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور چادر رکھی ہوئی تھی۔ جب وہ فارغ ہوئے تو میں عرض گزار ہوا۔ اے ابو عبداللہ! آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کی چادر رکھی ہوئی تھی؟ فرمایا۔ ہاں، میں نے چاہا کہ تمہارے جیسے جاہلوں کو دکھاؤں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

ران کے بارے میں روایات

امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس، حضرت جرہد اور حضرت محمد بن جحش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ران چھپانے کی چیز ہے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ران کھولی۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حدیث انس کی سند زیادہ قوی ہے اور حدیث جرہد میں احتیاط زیادہ ہے، تاکہ ہم ان کے اختلاف سے نکل جائیں۔ حضرت

اختلافهم وقال أبو موسى غطى النبي صلى الله عليه وسلم ركبتيه حين دخل عثمان وقال زيد بن ثابت أنزل الله على رسوله صلى الله عليه وسلم وفخذه على فخذي فثقلت علي حتى خفت أن ترض فخذي ؀

٣٦١ - حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال ثنا إسماعيل ابن علية قال أخبرنا عبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم غزا خيبر فصلينا عندها صلاة الغداة بغلس فركب النبي صلى الله عليه وسلم وركب أبو طلحة وأنا رديف أبي طلحة فأجرى نبي الله صلى الله عليه وسلم في زقاق خيبر وإن ركبتي لتمس فخذ نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم حسر الإزار عن فخذه حتى إني أنظر إلى بياض فخذ نبي الله صلى الله عليه وسلم فلما دخل القرية قال الله أكبر خربت خيبر إنا إذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين قالها ثلاثا قال وخرج القوم إلى أعمالهم فقالوا محمد قال عبد العزيز وقال بعض أصحابنا والخميس يعني الجيش قال فأصبناها عنوة فجمع السبي فجاء دحية فقال يا نبي الله أعطني جارية من السبي فقال اذهب فخذ جارية فأخذ صفية بنت حيي فجاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله أعطيت دحية صفية بنت حيي سيدة قريظة والنضير لا تصلح إلا لك قال ادعوه بها فجاء بها فلما نظر إليها النبي صلى الله عليه وسلم قال خذ جارية من السبي غيرها قال فأعتقها النبي صلى الله عليه وسلم وتزوجها فقال له ثابت يا أبا حمزة ما أصدقها قال نفسها أعتقها وتزوجها حتى إذا كان بالطريق جهزتها له أم سليم فأهدتها له من الليل فأصبح النبي صلى الله عليه وسلم عروسا فقال

ابو موسیٰ نے فرمایا کہ حضرت عثمان کے آنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنے ڈھانپ لیے۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی نازل کی تو آپ کی ران میری ران پر تھی۔ مجھے اتنا بوجھ لگا کہ اپنی ران ٹوٹ جانے سے ڈرا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر میں جہاد کیا۔ ہم نے صبح کی نماز منہ اندھیرے وہیں پڑھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے اور حضرت ابو طلحہ سوار ہو گئے اور میں حضرت ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر کی گلیوں میں جا رہے تھے اور میرا گھٹنا آپ کی ران سے لگ جاتا تھا۔ پھر آپ نے اپنی ران سے ازار ہٹا دیا یہاں تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا۔ جب بستی میں داخل ہوئے تو آپ نے تکبیر کہی اور فرمایا کہ خیبر برباد ہو گیا کہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔ یہ تین دفعہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ لوگ اپنے کاموں کے لیے نکلے تو کہا: محمد۔ عبدالعزیز راوی کہتے ہیں کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے کہا: اور لشکر۔ پھر ہم نے اسے طاقت سے حاصل کر لیا اور قیدی جمع کیے گئے۔ حضرت دحیہ آئے اور عرض گزار ہوئے: اے اللہ کے نبی! مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا فرمائیے۔ فرمایا جاؤ اور ایک لونڈی لے لو۔ پس انہوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اے اللہ کے نبی! آپ نے دحیہ کو صفیہ بنت حیی عطا فرما دی جو قریظہ اور نضیر کی سردار ہے۔ وہ صرف آپ کے لیے ہی مناسب ہے۔ فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ وہ ان کو لے کر آئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا تو فرمایا کہ قیدیوں میں سے دوسری لونڈی لے لو۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ ثابت نے ان سے کہا: اے ابو حمزہ! ان کا مہر کیا تھا؟ فرمایا کہ انہیں آزاد کر دیا اور ان سے نکاح کر لیا۔ یہاں تک کہ جب راستے میں تھے تو حضرت ام سلیم نے آپ کے لیے انہیں مزین کیا اور رات کو آپ کی بارگاہ میں پیش کر دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دولہا کی حالت میں صبح کی اور فرمایا کہ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہو وہ لے آئے اور دستر خوان بچھا دیا گیا۔ پس کوئی کھجوریں لے

مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ، وَبَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ قَالَ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

آیا اور کوئی گھی سے آیا، راوی ثابت کا بیان ہے کہ شاید انھوں نے ستو کا ذکر بھی کیا۔ ان کا حیس بنایا گیا اور یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

بَابٌ فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِي ثَوْبٍ جَازَ ۔

عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ اگر ایک کپڑے سے بدن کو چھپا لے تو جائز ہے۔

۳۶۲ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَيَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ ۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھاتے تو آپ کے ساتھ مسلمان عورتیں بھی چادروں میں لپٹ کر حاضر ہوتیں پھر اپنے گھروں کو لوٹتیں تو انھیں کوئی پہچان نہ سکتا۔

بَابٌ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ وَنَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا ۔

جب بیل بوٹوں والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اس کے نقوش دیکھے۔

۳۶۳ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کشیدہ کاری والی چادر میں نماز پڑھی اور اس کے نقوش دیکھے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ میری یہ چادر ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور ابو جہم سے میرے لیے سادہ چادر لے آؤ کیونکہ ابھی اس نے میری نماز سے توجہ ہٹائی تھی۔ ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے نماز میں اس کے نقوش دیکھے تو آزمائش سے ڈرا۔

بَابٌ إِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ أَوْ تَصَاوِيرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ وَمَا يُنْهَى عَنْ ذَلِكَ

اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی اور اس کی ممانعت۔

۳۶۴ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هَذَا فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي ۔

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت عائشہ کے پاس ایک پردہ تھا جو انھوں نے گھر کے ایک حصے میں ڈالا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے پردے کو ہٹا دو کیونکہ نماز میں اس کے نقوش میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔

بَابٌ مَنْ صَلَّى فِي فَرُّوجِ حَرِيرٍ ثُمَّ

جو ریشمی چغے میں نماز پڑھے، پھر اُسے

ترجمہ:

۳۷۵۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا الليث عن يزيد عن أبي الخير عن عقبة بن عامر قال أهدي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فروج حرير فلبسه فصلى فيه ثم انصرف فنزعه نزعا شديدا كالكاره له وقال لا ينبغي هذا للمتقين۔

باب ۲۵۸ الصلوة في الثوب الأحمر۔

۳۷۶۔ حدثنا محمد بن عرعرة قال حدثني عمر بن أبي زائدة عن عون بن أبي جحيفة عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في قبة حمراء من أدم ورأيت بلالا أخذ وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم ورأيت الناس يبتدرون ذاك الوضوء فمن أصاب منه شيئا تمسح به ومن لم يصب منه شيئا أخذ من بلل يد صاحبه ثم رأيت بلالا أخذ عنزة فركزها وخرج النبي صلى الله عليه وسلم في حلة حمراء مشمرا صلى إلى العنزة بالناس ركعتين ورأيت الناس والدواب يمرون من بين يدي العنزة۔

باب ۲۵۹ الصلوة في السطوح والمنبر والخشب

قال أبو عبد الله ولم ير الحسن بأسا أن يصلى على الجمد والقناطر وإن جرى تحتها بول أو فوقها أو أمامها إذا كان بينهما سترة وصلى أبو هريرة على ظهر المسجد بصلاة الإمام وصلى ابن عمر على الثلج۔

۳۷۷۔ حدثنا علي بن عبد الله قال ثنا سفيان قال ثنا أبو حازم قال سألوا سهل بن سعد من أي شيء المنبر فقال ما بقي في الناس أعلم به مني هو من أثل الغابة عمله فلان مولى فلانة لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقام عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم حين عمل ووضع فاستقبل القبلة كبر وقام الناس خلفه فقرأ

اُتار دیے۔

یزید ابو الخیر سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفۃً ایک ریشمی جبہ پیش کیا گیا تو آپ نے وہ پہن لیا اور نماز پڑھی۔ پھر فارغ ہوئے تو اسے زور سے کھینچ کر اتار دیا گویا ناپسند آیا اور فرمایا: یہ پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا

عون بن ابو جحیفہ سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی پیش کرتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ کے وضو کے پانی کی طرف لپکتے دیکھا جس کو مل گیا اس نے اپنے اوپر مل لیا اور جس کو اس میں سے ذرا بھی نہ ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال نے نیزہ لے کر گاڑ دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ جوڑے کو سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے سے پرے آدمی اور جانور گزر رہے تھے۔

چھتوں، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا

امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ حسن بصری برف اور پلوں پر نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ خواہ ان کے نیچے یا اوپر یا سامنے پیشاب بہتا ہو جبکہ دونوں کے درمیان آڑ ہو۔ حضرت ابو ہریرہ نے مسجد کی چھت پر امام کے پیچھے نماز پڑھی اور حضرت ابن عمر نے برف پر نماز پڑھی۔

ابو حازم نے لوگوں سے کہا کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ منبر کس چیز کا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ وہ غابہ کے جھاؤ کا تھا جس کو فلاں عورت کے فلاں غلام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بنایا تھا۔ جب وہ بنا کر رکھ دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر تکبیر کہی۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے قرأت پڑھی اور رکوع کیا تو لوگوں

وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْأَرْضِ فَهٰذَا شَأْنُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَأَلَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَعْلٰى مِنَ النَّاسِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ أَعْلٰى مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُسْأَلُ عَنْ هٰذَا كَثِيرًا فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ لَا۔

۳۷۸ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ فَجُحِشَتْ سَاقُهُ أَوْ كَتِفُهُ وَآلٰى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَجَلَسَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوعِ النَّخْلِ فَأَتَاهُ أَصْحَابُهُ يَعُودُونَهُ فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا وَهُمْ قِيَامٌ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ۔

بَابٌ إِذَا أَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّي امْرَأَتَهُ إِذَا سَجَدَ۔

۳۷۹ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيرِ وَصَلّٰى

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو سَعِيدٍ فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا وَقَالَ الْحَسَنُ تُصَلِّي قَائِمًا مَا لَمْ تَشُقَّ عَلٰى أَصْحَابِكَ

نے آپ کے پیچھے رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تھوڑے سے پیچھے ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر دوبارہ جلوہ افروز ہوئے۔ پھر قرأت پڑھی۔ رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تھوڑے سے ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری سے علی بن عبد اللہ نے کہا کہ مجھ سے امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کے متعلق پوچھا اور فرمایا۔ میرا مقصد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں سے اونچی جگہ پر تھے لہٰذا اس حدیث کی رو سے امام اگر لوگوں سے اونچی جگہ پر ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ امام سفیان بن عیینہ سے اس بارے میں بارہا پوچھا گیا تو آپ نے ان سے نہیں سنا؟ فرمایا۔ نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کی پنڈلی یا کندھا چھل گیا اور آپ نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس ایک ماہ نہ جانے کی قسم کھائی۔ آپ اپنے بالاخانہ میں بیٹھ رہے جس کا زینہ کھجور کے تنوں کا تھا۔ آپ کے اصحاب عیادت کے لیے حاضر ہوتے۔ آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور وہ کھڑے رہے۔ جب سلام پھیرا تو فرمایا امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو جب رکوع کرے تو رکوع کرو۔ جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور اگر وہ کھڑا ہو کر پڑھے تو کھڑے ہو کر پڑھو۔ اور آپ انتیس دن کے بعد اتر آئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی؟ فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس دنوں کا ہے۔

جب نمازی کا کپڑا سجدے کے دوران اس کی بیوی کو لگ جائے۔

عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو میں آپ کے سامنے ہوتی اس حالت میں کہ حائضہ ہوتی اور کبھی جب آپ سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے۔

چٹائی پر نماز پڑھنا

اور حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو سعید نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ حسن بصری کا قول ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے جب تک ساتھیوں

تَنْ قَدُوْمَعَهَا وَلَا تَقَارِبُهَا ۔

۳۷۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۔

بَابُ ۲۳ الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ ۔

۳۷۱ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ ۔

بَابُ ۲۴ الصَّلٰوةِ عَلَى الْفِرَاشِ وَصَلّٰى اَنَسُ

بْنُ مَالِكٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ وَقَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ اَحَدُنَا عَلٰى ثَوْبِهٖ ۔

۳۷۲ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُّهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَّيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ ۔

۳۷۳ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهِيَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ اَهْلِهٖ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ ۔

۳۷۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کو تنگی نہ ہو اگر ایسا ہو تو اس کے ساتھ گھومتے جاؤ ورنہ بیٹھ کر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی حضرت ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے تناول فرمایا۔ پھر ارشاد ہوا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس نے بتلایا کہ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف اٹھا جو زیادہ عرصہ گزر جانے کے باعث کالی ہو گئی تھی۔ میں نے اس پر پانی چھڑکا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنا لی اور بڑھیا اماں ہمارے پیچھے تھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر تشریف لے گئے۔

چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

فرش پر نماز پڑھنا۔ حضرت انس بن مالک نے اپنے بستر پر نماز پڑھی اور حضرت انس نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے پر سجدہ کرتا۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سویا کرتی اور میرے پیر آپ کے قبلہ کی طرف ہوتے۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو مجھے دبا دیتے اور میں پیروں کو سکیڑ لیتی اور جب قیام فرماتے تو پھیلا لیتی۔ وہ فرماتی ہیں کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور وہ آپ کے اور قبلے کے درمیان فرش پر جنازے کی طرح پڑی رہتی تھیں۔

عراک نے عروہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے اور

كَانَ يُصَلِّي وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَنَامَانِ عَلَيْهِ ۔

قبلے کے درمیان اسی فراش پر لیٹی ہوتیں جس پر دونوں سویا کرتے تھے۔

بَابُ ۲۶۴ السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهِ ۔

گرمی کی شدت کے باعث کپڑے پر سجدہ کرنا

حسن بصری کا قول ہے کہ لوگ اپنے عمامے اور ٹوپی پر سجدہ کرتے اور ان کے ہاتھ آستینوں میں ہوتے۔

۳۷۵ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ ۔

ابو الولید ہشام بن عبد الملک، بشر بن مفضل، غالب قطان، بکر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو گرمی کی شدت کے باعث ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے کے کنارے کو سجدے کی جگہ رکھ لیتا۔

بَابُ ۲۶۵ الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ ۔

جوتوں سمیت نماز پڑھنا

۳۷۶ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ ۔

سعید بن یزید ازدی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ فرمایا۔ ہاں۔

بَابُ ۲۶۶ الصَّلٰوةِ فِي الْخِفَافِ ۔

موزے پہن کر نماز پڑھنا

۳۷۷ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ أَسْلَمَ ۔

ہمام بن حارث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیشاب کرتے ہوئے دیکھا، پھر انہوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ ان سے پوچھا گیا تو فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ لوگ اس سے خوش ہوتے تھے کیونکہ حضرت جریر نے آخر میں اسلام قبول کیا تھا۔

۳۷۸ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَصَلَّى ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کروایا تو آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

بَابُ ۲۶۷ إِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُودَ ۔

جب کوئی پورا سجدہ نہ کرے

۳۷۹ ـ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع و سجدے پورا طرح نہیں کر رہا تھا۔ جب وہ نماز

رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پورے کیے تو حضرت حذیفہ نے اُس سے فرمایا۔ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ ابو وائل کے خیال میں یہ بھی فرمایا۔ اگر تم مر گئے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر نہیں مروگے۔

بَابٌ ۲۶۸ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي جَنْبَيْهِ فِي السُّجُودِ۔

سجدوں میں بازوؤں کو کھلا رکھے اور پہلوؤں کو علیحدہ رکھے۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

ابن ہرمز نے حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں بازوؤں کو اتنا کھلا رکھتے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

بَابٌ ۲۶۹ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قبلہ رُو ہونے کی فضیلت

پیروں کی انگلیاں بھی قبلہ رُو رکھی جائیں۔ حضرت ابو حمید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ۔

عمرو بن عباس، ابن مہدی، منصور بن سعد، میمون بن سیاہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی ہمارے قبلے کی جانب منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے جس کے لیے اللہ کی ضمانت ہے اور اللہ کے رسول کی ضمانت ہے۔ پس اللہ کی ضمانت کو ضائع نہ کرو۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَإِذَا قَالُوهَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَذَبَحُوا ذَبِيحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ سِيَاهٍ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَمَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ نہ کہیں۔ اگر یہ کہہ دیا، ہمارے جیسی نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو ہم پر ان کا خون اور مال حرام ہو گیا مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ لے گا۔

علی بن عبداللہ، خالد بن حارث، حمید، میمون بن سیاہ یہ حضرت انس بن مالک کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ اے ابو حمزہ! بندے کے خون اور مال کو کیا چیز حرام کرتی ہے؟ فرمایا کہ جس نے گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے۔ اس کا وہی حق ہے جو ایک مسلمان کا ہے اور اس کی وہی ذمہ داری ہے جو ایک مسلمان

أنا يحيى بن أيوب قال حدثنا حميد قال ثنا أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم

کہا ہے ۔۔۔ ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، حمید، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

باب قبلة أهل المدينة وأهل الشام والمشرق ليس في المشرق ولا في المغرب قبلة لقول النبي صلى الله عليه وسلم لا تستقبلوا القبلة بغائط أو بول ولكن شرقوا أو غربوا

اہل مدینہ اور اہل شام و مشرق کا قبلہ

مشرق اور مغرب کی طرف قبلہ نہیں ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کیا کرو بلکہ مشرق اور مغرب کر لیا کرو۔

٣٨٣ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال حدثنا الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن أبي أيوب الأنصاري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها ولكن شرقوا أو غربوا قال أبو أيوب فقدمنا الشام فوجدنا مراحيض بنيت قبل القبلة فننحرف ونستغفر الله عز وجل۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلے کی طرف منہ نہ کرو اور نہ پیٹھ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کو منہ رکھو۔ حضرت ابو ایوب نے فرمایا کہ ہم شام گئے تو وہاں بیت الخلاء قبلہ رخ بنائے ہوئے تھے۔ لہٰذا ہم کسی قدر پھر جاتے اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے۔

ف: بعض احادیث ایسی بھی ہیں جن کے اندر حکم تو عام ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ عام نہیں ہوتا بلکہ وہ حکم کسی ایک فرد یا چند افراد سے متعلق ہوتا ہے، یا کسی خاص وقت تک یا کسی خاص جگہ سے متعلق ہوتا ہے۔ اس بات کی پہچان میں اہل علم حضرات ہی کر سکتے ہیں۔ امت محمدیہ کی جن ہستیوں نے قرآن و حدیث کے ایسے احکامات کی پہچان بیان کرنے اور ان کی اصل مراد کو متعین کرنے میں حیرت انگیز ذمہ داری کا ثبوت دیا اور ملت اسلامیہ کی خیر خواہی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

امت محمدیہ کے ایسے جلیل القدر خیر خواہ محسن یہی چاروں ائمہ مجتہدین کا علمی و تحقیقی کارنامہ سر فہرست ہے۔ وہ چاروں امام اعظم ابو حنیفہ (المتوفی ۱۵۰ھ)، امام مالک (المتوفی ۱۷۹ھ)، امام محمد بن ادریس شافعی (المتوفی ۲۰۴ھ) اور امام احمد بن حنبل (المتوفی ۲۴۱ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔ امت محمدیہ کی اکثریت رکھنے کی خاطر ان چاروں حضرات کی تقلید پر ملت اسلامیہ کا اجماع ہے۔ اگر ان چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید نہیں کرتا تو وہ اہل حق کی جماعت سے جدا ہونے والا اور گمراہ و بے دین ہے خواہ کسی کے نزدیک وہ کیسے ہی پائے کا محقق و مفکر کیوں نہ شمار ہوتا ہو۔

اسی حدیث کو دیکھیے کہ سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو حکم فرماتے ہیں (۱) پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ نہیں کرنا چاہیے اور نہ پشت کرے۔ (۲) پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت مشرق مغرب کو منہ کرنا چاہیے۔

کیا سرزمین پاک و ہند میں کوئی ایسا شخص ہے جو صرف اسی حدیث کے مفہوم و معنی کو سامنے رکھ کر اس پر عمل کر سکے کہ ایسے وقت قبلہ کی جانب منہ اور پیٹھ نہ ہو اور مشرق یا مغرب کی طرف منہ بھی ہو جائے۔ اپنے ملک میں رہتے ہوئے دوسرے حکم پر کسی پاکستانی یا بھارتی سے عمل نہیں ہو سکے گا۔ دریں حالات حدیث کے معنی و مفہوم سے آگے بڑھتے ہوئے اس کی مراد تلاش کرنا ضروری ہے اور یہی ضرورت بالآخر تمام مسلمانوں کو ائمہ مجتہدین کے قدموں تک پہنچا دیتی ہے کیونکہ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ لہٰذا ہر نہ جاننے والا جاننے والے تک پہنچا اور سارے مجتہدین علماء تک پہنچے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

بَابُ ۲۷ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى

۳۸۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ لِلْعُمْرَةِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَأْتِيْ امْرَأَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ۔

۳۸۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ سَيْفٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ اُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلٰى يَسَارِهٖ اِذَا دَخَلْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ ۔

۳۸۶ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ۔

بَابُ ۲۸ التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَكَبِّرْ ۔

۳۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا

ارشادِ باری ہے کہ مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو عمرہ کے لیے بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان نہ دوڑے کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جا سکتا ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور یقیناً اللہ کے رسول کی ذات میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو فرمایا کہ اس کے قریب نہ جائے جب تک صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کر لے۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے تو ان سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں آگے بڑھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے تھے۔ میں نے دو دروازوں کے درمیان کھڑے ہوئے حضرت بلال کو پایا۔ میں نے کہا کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ کہا ہاں دو رکعتیں ان ستونوں کے درمیان پڑھیں جو آپ کے داخل ہوتے وقت بائیں جانب تھے پھر باہر تشریف لائے اور کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام گوشوں میں دعا کی اور نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ باہر تشریف لے گئے۔ جب باہر آ گئے تو کعبہ کی طرف دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا کہ قبلہ یہی ہے۔

قبلہ کی طرف متوجہ ہونا خواہ کہیں ہو

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور تکبیر کہی۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کی جانب متوجہ ہونا چاہتے تھے لہٰذا

عشر شهرا وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يوجه الى الكعبة فانزل الله قد نرى تقلب وجهك في السماء فتوجه نحو الكعبة وقال السفهاء من الناس وهم اليهود ما ولاهم عن قبلتهم التي كانوا عليها قل لله المشرق والمغرب يهدي من يشاء الى صراط مستقيم فصلى مع النبي صلى الله عليه وسلم رجل ثم خرج بعد ما صلى فمر على قوم من الانصار في صلاة العصر نحو بيت المقدس فقال هو يشهد انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وانه توجه نحو الكعبة فتحرف القوم حتى توجهوا نحو الكعبة۔

اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی ہم نے دیکھا تیرا بار بار آسمان کی طرف دیکھنا پس آپ قبلہ کی طرف متوجہ ہو گئے اور لوگوں میں سے بیوقوف یہودی بولے کہ ان کو ان کے قبلہ سے کس نے پھیر دیا جس پر تھے۔ تم فرما دو کہ مشرق و مغرب اللہ کے لئے ہے۔ جس کو چاہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے۔ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر چلے گئے پس بعض انصاریوں کے پاس سے گذرا جو بیت المقدس کی طرف نماز عصر پڑھ رہے تھے۔ کہا یہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس وہ پھر گئے اور کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

۳۸۸۔ حدثنا مسلم بن ابراهيم قال نا هشام بن عبد الله قال نا يحيى بن ابي كثير عن محمد بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي على راحلته حيث توجهت به فاذا اراد الفريضة نزل فاستقبل القبلة۔

محمد بن عبدالرحمٰن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھا کرتے خواہ اس کا منہ کسی طرف ہوتا اور جب فرض نماز کا ارادہ ہوتا تو اُترتے اور قبلہ رُخ ہو جاتے۔

۳۸۹۔ حدثنا عثمان قال نا جرير عن منصور عن ابراهيم عن علقمة قال قال عبد الله صلى النبي صلى الله عليه وسلم قال ابراهيم لا ادري زاد او نقص فلما سلم قيل له يا رسول الله احدث في الصلوٰة شيء قال وما ذاك قالوا صليت كذا وكذا فثنى رجليه واستقبل القبلة وسجد سجدتين ثم سلم فلما اقبل علينا بوجهه قال انه لو حدث في الصلوٰة شيء لنبأتكم به ولكن انما انا بشر مثلكم انسى كما تنسون فاذا نسيت فذكروني واذا شك احدكم في صلاته فليتحر الصواب فليتم عليه ثم ليسلم ثم يسجد سجدتين۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ابراہیم نے کہا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس میں بیشی کر دی یا کمی۔ جب سلام پھیرا تو عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ کیا نماز کے متعلق کوئی نیا حکم آیا ہے؟ فرمایا۔ بات کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ آپ نے پیروں کو پھیرا اور قبلہ رُخ ہو کر دو سجدے کئے۔ پھر سلام پھیر دیا۔ جب ہماری جانب متوجہ ہوئے تو فرمایا اگر نماز کے متعلق کوئی نیا حکم آتا تو تمہیں بتا دیتا لیکن میں بھی تمہارے جیسا بشر ہوں اور تمہاری طرح بھول جاتا ہوں۔ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرا دیا کرو اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو درست اندازے پر نماز پوری کر کے سلام پھیرے اور دو سجدے کرے۔

باب ۲۷۰ ما جاء في القبلة ومن لم ير الاعادة على من سها فصلى الى غير القبلة وقد سلم النبي صلى الله عليه وسلم في ركعتي

قبلہ کا بیان

جس کے نزدیک بھول کر غیر قبلہ کی طرف پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور

الظھر واقبل علی الناس بوجھہ ثم اتم ما بقی ۔

۳۹۰ - حدثنا عمرو بن عون قال نا ھشیم عن حمید عن انس بن مالک قال قال عمر رضی اللہ عنہ وافقت ربی فی ثلث قلت یا رسول اللہ لو اتخذنا من مقام ابراھیم مصلی فنزلت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی وایۃ الحجاب قلت یا رسول اللہ لو امرت نساءک ان یحتجبن فانہ یکلمھن البر والفاجر فنزلت ایۃ الحجاب واجتمع نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغیرۃ علیہ فقلت لھن عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن فنزلت ھذہ الایۃ وقال ابن ابی مریم انا یحیی بن ایوب قال حدثنی حمید قال سمعت انسا بھذا ۔

۳۹۱ - حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال انا مالک عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر قال بینا الناس بقباء فی صلوۃ الصبح اذ جاءھم ات فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل علیہ اللیلۃ قران وقد امر ان یستقبل الکعبۃ فاستقبلوھا وکانت وجوھھم الی الشام فاستداروا الی الکعبۃ ۔

۳۹۲ - حدثنا مسدد قال نا یحیی عن شعبۃ عن الحکم عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظھر خمسا فقالوا ازید فی الصلوۃ قال وما ذاک قالوا صلیت خمسا فثنی رجلیہ وسجد سجدتین ۔

باب ۲۷۲ حک البزاق بالید من المسجد

۳۹۳ - حدثنا قتیبۃ قال نا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای نخامۃ فی القبلۃ فشق ذلک علیہ حتی رئی فی وجھہ فقام فحکہ بیدہ فقال ان احدکم اذا قام فی صلاتہ فانہ یناجی ربہ او ان ربہ بینہ وبین القبلۃ

لوگوں کی طرف منہ پھیر لیا۔ پھر باقی مکمل کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالیں تو حکم نازل فرمایا: اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔ اور پردے کی آیت۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! کاش آپ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیں کیونکہ ان سے بھلے اور برے کلام کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رشک کے باعث آپ پر ازواج مطہرات نے اتفاق کیا تو میں نے ان سے کہا، اگر آپ تمہیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمائے جو اسلام میں آپ سے بہتر ہوں تو یہی آیت نازل ہوگئی۔ ابن ابی مریم کی روایت میں حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے یہ سنا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس آکر کہا۔ آج رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہوا اور کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا کہ اسی کی طرف منہ کیا کریں۔ ان کے منہ شام کی طرف تھے، لہٰذا وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پیر موڑے اور دو سجدے کیے۔

مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب بلغم دیکھا۔ یہ بات آپ کو ناگوار ہوئی اور چہرۂ انور سے ظاہر ہوئی۔ آپ کھڑے ہوئے اور اسے ہاتھ سے صاف کر دیا اور فرمایا۔ تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اس کے اور قبلہ کے درمیان اس کا رب ہوتا ہے لہٰذا

قبلته ولكن عن يساره أو تحت قدميه ثم أخذ طرف ردائه فبصق فيه ورد بعضه على بعض فقال أو يفعل هكذا.

قبلہ کی جانب نہ تھوکا کرے بلکہ بائیں جانب یا پیروں کے نیچے۔ پھر اپنی چادر کا ایک پلّو لے کر اس میں تھوکا پھر دوسرے حصے پر اُسے پلٹ دیا اور فرمایا کر لیا ایسا کرے۔

۳۹۴ — حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى بصاقا في جدار القبلة فحكه ثم أقبل على الناس فقال إذا كان أحدكم يصلي فلا يبصق قبل وجهه فإن الله سبحانه قبل وجهه إذا صلى.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر تھوک دیکھا تو اُسے صاف کر دیا پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔

۳۹۵ — حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أم المؤمنين أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى في جدار القبلة مخاطا أو بصاقا أو نخامة فحكه.

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار میں رینٹ، تھوک یا بلغم دیکھا تو اُسے صاف کر دیا۔

باب حك المخاط بالحصى من المسجد وقال ابن عباس إن وطئت على قذر رطب فاغسله وإن كان يابسا فلا.

مسجد سے رینٹ کو کنکریوں کے ساتھ صاف کرنا

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تر نجاست پر چلو تو اُسے دھو دو اور اگر خشک ہو تو نہیں۔

۳۹۶ — حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا إبراهيم بن سعد قال أخبرنا ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن أن أبا هريرة وأبا سعيد حدثاه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى نخامة في جدار المسجد فتناول حصاة فحكها فقال إذا تنخم أحدكم فلا يتنخمن قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن يساره أو تحت قدمه اليسرى.

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ نے کنکریوں سے کُرید کر صاف کر دیا اور فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی بلغم پھینکے تو اپنے سامنے نہ ڈالے اور نہ دائیں جانب بلکہ بائیں جانب تھوکے یا بائیں قدم کے نیچے۔

باب لا يبصق عن يمينه في الصلاة

دورانِ نماز دائیں جانب نہ تھوکے

۳۹۷ — حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن أن أبا هريرة وأبا سعيد أخبراه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى نخامة في حائط المسجد فتناول رسول الله صلى الله عليه وسلم حصاة فحتها ثم قال إذا تنخم أحدكم فلا يتنخم قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن يساره أو تحت قدمه اليسرى.

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکریوں سے کُرید کر صاف کر دیا پھر فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی بلغم پھینکے تو سامنے نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب بلکہ بائیں جانب تھوکے یا بائیں پیر کے نیچے۔

۳۹۸ - حدثنا حفص بن عمر قال نا شعبة قال اخبرنی قتادة قال سمعت انسا قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یتفلن احدکم بین یدیہ ولا عن یمینہ ولکن عن یسارہ او تحت رجلہ الیسری ؁

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب تھوکے بلکہ بائیں جانب یا اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔

باب ۲۵ لیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ الیسری ؁

بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکنا چاہیے۔

۳۹۹ - حدثنا آدم قال نا شعبة قال نا قتادة قال سمعت انس بن مالک قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمن اذا کان فی الصلوٰۃ فانما یناجی ربہ فلا یبزقن بین یدیہ ولا عن یمینہ ولکن عن یسارہ او تحت قدمہ ؁

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے لہٰذا وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب بلکہ بائیں طرف یا پیر کے نیچے تھوکے۔

۴۰۰ - حدثنا علی قال نا سفیان قال نا الزہری عن حمید بن عبد الرحمٰن عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابصر نخامة فی قبلة المسجد فحکہا بحصاة ثم نہی ان یبزق الرجل بین یدیہ او عن یمینہ ولکن عن یسارہ او تحت قدمہ الیسری وعن الزہری سمع حمیدا عن ابی سعید الخدری نحوہ ؁

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب بلغم دیکھا تو اُسے کنکری سے کھرچ دیا، پھر منع فرمایا کہ آدمی اپنے سامنے یا دائیں جانب تھوکے بلکہ بائیں جانب یا بائیں قدم کے نیچے تھوکنا چاہیے ——— زہری، حمید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے۔

باب ۲۶ کفارة البزاق فی المسجد

مسجد میں تھوکنے کا کفارہ

۴۰۱ - حدثنا آدم قال نا شعبة قال نا قتادة قال سمعت انس بن مالک قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئة وکفارتہا دفنہا ؁

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسجد میں تھوکنے کی غلطی کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے دفن کر دیا جائے۔

باب ۲۷ دفن النخامة فی المسجد ؁

مسجد میں بلغم کو دفن کر دینا

۴۰۲ - حدثنا اسحٰق بن نصر قال نا عبد الرزاق عن معمر عن ہمام سمع ابا ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم الی الصلوٰۃ فلا یبصق امامہ فانما یناجی اللہ ما دام فی مصلاہ ولا عن یمینہ فان عن یمینہ ملکا ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ فیدفنہا ؁

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب تک وہ نماز کی جگہ رہے اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور نہ دائیں جانب تھوکے کیونکہ اس کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے بلکہ بائیں جانب تھوکے یا اپنے پیر کے نیچے اور اُسے دفن کر دے۔

باب ۲۸ اذا بدرہ البزاق فلیاخذ

جب تھوکنا پڑے تو کپڑے کے پلو میں لینا

بطرف ثوبہ۔

۴۰۳ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا۔

چاہیے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب بلغم دیکھا تو اسے اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا اور کراہت محسوس کی یا اسے ناپسند فرمانے کے آثار دیکھے گئے اور آپ پر گراں گزرا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اس کے اور قبلے کے درمیان اس کا رب ہوتا ہے لہٰذا قبلہ کی جانب نہ تھوکے بلکہ اپنی بائیں جانب یا پیروں کے نیچے تھوکے۔ پھر اپنی چادر کا ایک پلو پکڑ کر اس پر تھوکا اور ایک حصہ دوسرے پر مل دیا اور فرمایا اس طرح کر لیا کرو۔

ف: حدیث ۳۹۲ سے حدیث ۴۰۳ تک کی گیارہ حدیثوں میں احکام بیان ہوتے ہیں کہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے نمازی کو اپنے سامنے یعنی قبلہ کی جانب نہیں تھوکنا چاہیے اور نہ دائیں جانب تھوکے بلکہ ضرورت پیش آئے تو کسی کپڑے میں الٹا کرے یا پھر بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکے اور ریت وغیرہ کو ڈالے اور مسجد میں اس کو ڈالنے کا کفارہ یہ ہے کہ اسے وہاں دفن کر دے اور کسی نے غلطی سے دیوار مسجد سے یہ چیز لگا دی ہو تو وہاں سے ان چیزوں کو کھرچ دیا جائے۔ آج جبکہ اہل اسلام نے اکثر پختہ مسجدیں تعمیر کر لی ہیں تو تھوک اور ریت کی چٹائیوں اور دریوں پر بائیں جانب اور بائیں پیر کے نیچے ڈالنا اور مسجد میں دفن کر کے کفارہ ادا کرنا اکثر کا ان سے خارج سا ہو کر رہ گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت مطہرہ میں بعض احکام ایسے بھی ہیں جن میں بدلتے ہوئے حالات کے تحت تبدیلی آ جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ ۲۸۱ عِظَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلٰوةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ

امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی نصیحت کرنا اور قبلہ کا ذکر۔

۴۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہاں میرا قبلہ دیکھتے ہو؟ خدا کی قسم مجھ پر نہ تمہارا خشوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارا رکوع، میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

ف: رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانا کہ مجھ پر تمہارے خشوع و رکوع پوشیدہ نہیں ہیں۔ اس میں آپ نے خود نگاہ مصطفیٰ کا عالم بیان فرمایا ہے کیونکہ رکوع تو ظاہری اور جسمانی فعل کا نام ہے جو دوسروں کو بھی نظر آتا ہے لیکن خشوع تو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے جو خوف خدا سے پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث میں نگاہ مصطفیٰ کے دو معجزے بیان فرمائے گئے کہ آپ پیچھے سے صحابہ کرام کے رکوع بھی ملاحظہ فرما لیتے اور ان کے دلوں کی خشوع و خضوع والی کیفیت بھی اس نگاہ سے پوشیدہ نہیں رہتی تھی جن میں دست قدرت نے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی والا سرمہ لگایا ہوا تھا ____ یہ ہر شخص جانتا ہے کہ دیکھنا اس نور کا کام ہے جو ہر صحت مند کی آنکھوں میں رکھا ہوا ہے۔ خدائے ذوالمنن اس نور سے کسی کو محروم نہ کرے،

آیت ـــ لیکن میں جس کو خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے سراپا نور بنایا ہو وہ دیکھنے کے لیے اپنی آنکھوں کے نور کے محتاج نہ تھے بلکہ آنکھوں کی طرح ہر طرف سے دیکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آگے پیچھے اور نزدیک و دور وغیرہ کے فرق ہٹا دیئے تھے۔ وہ پیچھے کی چیزوں کو بھی اسی طرح دیکھتے تھے جیسے ان چیزوں کو جو آگے ہوتیں، دور والی چیزوں کو نزدیک والی چیزوں کی طرح ملاحظہ فرما لیتے۔ اندھیرے میں بھی اسی طرح دیکھ لیتے جیسے اجالے میں دیکھتے۔ دلوں کی کیفیتوں کو بھی اسی طرح معائنہ فرما لیتے جیسے ظاہری اور جسمانی احوال و افعال کو دیکھتے۔ غرض ماضی اور مستقبل کے حالات بھی خدا نے آپ پر اسی طرح روشن فرما دیئے تھے جیسے حال میں نگاہوں کے سامنے وقوع پذیر ہوتے رہتے حالات و واقعات۔ ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث دلالت کرتی ہیں اور ان کا انکار کرنے کی کوئی مسلمان جرأت نہیں کر سکتا۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

٤٠٥ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِي الصَّلَاةِ وَفِي الرُّكُوعِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَائِي كَمَا أَرَاكُمْ ٭

ہلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر نماز اور رکوع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں تمہیں پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے تمہیں دیکھتا ہوں۔

بَابُ ٢٨٢ هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِي فُلَانٍ ٭

کیا بنی فلاں کی مسجد کہا جائے؟

٤٠٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا ٭

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑ کروائی اور غیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر بھی ان حضرات میں شامل تھے جنہوں نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

بَابُ ٢٨٣ الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تقسیم کرنا اور خوشے لٹکانا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالِاثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرَى أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ

امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اَلْقِنْوُ سے مراد خوشہ ہے اور اس کا تثنیہ اور جمع قِنْوَانٌ ہے جیسے صِنْوٌ کا صِنْوَانٌ ہے۔ ابراہیم بن طہمان، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بحرین سے مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں پھیلا دو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جو مال لایا جاتا وہ اس سے بہت زیادہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے گئے اور اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس کے پاس بیٹھ گئے اور جس کو دیکھتے اسے عطا فرما دیتے۔ جب حضرت عباس آئے تو کہا یارسول اللہ! مجھے عطا فرمائیے کیونکہ میں نے اپنا اور

إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِي فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ فَمَا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ ۔

بَابُ ۲۸۴ مَنْ دَعَا لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ أَجَابَ مِنْهُ ۔

۴۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ وَجَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ نَاسٌ فَقُمْتُ فَقَالَ لِي آرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ۔

بَابُ ۲۸۵ الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ۔

۴۰۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ نَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ ۔

بَابُ ۲۸۶ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أُمِرَ وَلَا يَتَجَسَّسُ ۔

۴۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ

عقیل کا فدیہ دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ لے لیجئے۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں بھر لیا۔ جب لے جانے لگے تو نہ اٹھایا گیا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کسی کو حکم فرمایئے کہ مجھے یہ اٹھوا دے۔ فرمایا نہیں۔ عرض کی کہ آپ ہی اٹھا کر مجھ پر رکھ دیں۔ فرمایا نہیں۔ پس کچھ کم کیا۔ پھر بھی نہ اٹھایا گیا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کسی کو حکم فرمایئے کہ مجھے اٹھوا دے۔ فرمایا نہیں۔ عرض کی کہ آپ اٹھوا دیں۔ فرمایا نہیں۔ پھر کچھ کم کیا تو اٹھا لیا اور اسے اپنے کندھے پر رکھ کر چلے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی حرص پر تعجب کرتے ہوئے انہیں برابر دیکھتے رہے یہاں تک کہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کھڑے ہوئے جب ایک درہم بھی ان میں سے باقی نہ رہا۔

جس کو مسجد میں دعوتِ طعام دی جائے اور جو اُسے قبول کرے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ کے پاس لوگ تھے تو میں کھڑا ہو گیا۔ مجھ سے فرمایا کہ تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ فرمایا۔ کھانے کے لئے؟ میں عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ آپ نے اپنے گرد بیٹھے ہوئے حضرات سے فرمایا۔ کھڑے ہو جاؤ۔ آپ چل پڑے اور میں ان کے آگے چلتا رہا۔

مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فیصلے کرنا اور لعان کرانا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پائے تو کیا اُسے قتل کر دے؟ آپ نے مسجد کے اندر ان دونوں سے لعان کروایا اور میں موجود تھا۔

جب گھر میں داخل ہو تو جہاں چاہے نماز پڑھے یا جہاں کا حکم دیا جائے اور کھوج نہ لگائے۔

محمود بن ربیع نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى مَكَانٍ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوتِ وَصَلَّى الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فِي مَسْجِدِهِ فِي دَارِهِ جَمَاعَةً۔

۴۱۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حِينَ دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَّنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ

روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے مکان میں تشریف فرما ہوئے تو فرمایا: تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں تمہاری خاطر نماز پڑھوں۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

گھروں میں مسجدیں بنانا۔ حضرت براء بن عازب نے اپنے گھر کی مسجد میں باجماعت نماز پڑھی۔

محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُن اصحاب میں سے ہیں جو انصار سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میری نظر کمزور ہو گئی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ جب بارش ہو تو وہ نالہ بہنے لگتا ہے جو میرے اور اُن کے درمیان ہے لہٰذا اُن کی مسجد میں حاضر ہو کر انہیں نماز نہیں پڑھا سکتا۔ یا رسول اللہ! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لا کر نماز پڑھیں تاکہ اُس جگہ کو جائے نماز بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ میں ایسا کروں گا۔ حضرت عتبان کا بیان ہے کہ اگلے روز دن چڑھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر میرے پاس تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت طلب کی تو میں نے اجازت دے دی۔ جب داخل ہوئے تو آپ بیٹھے نہیں۔ پھر فرمایا: تم کس جگہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں۔ پس میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ پس ہم کھڑے ہو گئے اور صف بنالی۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر دیا۔ اُن کا بیان ہے کہ آپ کو حلیم کے لئے روک رکھا جو ہم نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔ پس گھر میں ارد گرد کے گھروں سے کئی لوگ اکٹھے ہو گئے۔ کسی نے کہا کہ مالک بن دخیشن یا ابن دخشن کہاں ہے؟ کسی نے کہا کہ وہ منافق ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو کیونکہ اس نے رضائے الٰہی کے لئے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہے۔ اُس نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں مگر ہم تو اُس کا رجحان

اللّٰہُ یُرِیْدُ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّا نَرٰی وَجْہَہٗ وَنَصِیْحَتَہٗ اِلَی الْمُنَافِقِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَیْنَ ابْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِیَّ وَھُوَ اَحَدُ بَنِیْ سَالِمٍ وَھُوَ مِنْ سَرَاتِہِمْ عَنْ حَدِیْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ فَصَدَّقَہٗ بِذٰلِکَ ۔

اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رضائے الٰہی کے لیے لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے محمود بن ربیع کی حدیث کے متعلق پوچھا جو بنی سالم کے ایک فرد اور اُن کے سرداروں سے تھے تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

ف: اس حدیث میں ایک بدری صحابی حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُس پیدا شدہ محبت اور عالمانہ عقیدت سے آگاہ کیا ہے جو انہیں خالق و مخلوق کے محبوب یعنی سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تھی۔ اسی کے تقاضے کے تحت جو بارگاہ و رسالت میں ایک التماس کی اور دربارِ رسالت سے اُن کی گزارش کو ایسا شرفِ قبولیت حاصل ہوا کہ رحمتِ دو عالم نے اُن کے دولت خانے کو حقیقت میں دولت کدہ، مثالی گھر اور رشکِ جنت بنا دیا۔

بعض حضرات اپنے ذہن کی نارسائی اور تنگ نظری کے باعث عقیدت کے لیے مستحق تقاضوں کو سمجھنے سے قاصر رہ جاتے ہیں اور عقیدت کے تحت لیے کام کرنے کو وہ عبادت ٹھہرا کر شرک کے فتوے جڑ دیتے ہیں۔ ان حضرات زبان و قلم سے ہر لا ایسے کام کرنے والوں کو مشرک قرار دیتے ہیں۔ عقیدت و عبادت کے اسی واضح فرق کو نمایاں کرنے کی غرض سے ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۲ء میں مؤطا امام مالک کی اسی حدیث پر حاشیہ لکھتے ہوئے ایک لطیفہ پیش کیا تھا جو بدایہ صفحہ ۱۸۰، ۱۷۱ پر ہے۔ افادیت کے پیش نظر وہ لطیفہ مع تمہید یہاں درج کیا جاتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ میری نظر کمزور ہو گئی ہے جس کے باعث بعض اوقات مجھے اپنے گھر میں ہی نماز پڑھنی پڑ جاتی ہے۔ آقا! اگر ازراہِ کرم میرے غریب خانہ میں کسی جگہ نماز ادا فرما دیں تو میں اسی جگہ کو اپنے لیے نماز گاہ (مسجد خانہ) بنا لوں اور مجبوری کے وقت اسی جگہ نماز پڑھا کروں۔ سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے یہ نہیں فرمایا کہ کیا خدا نے تمہیں ایسا کوئی حکم دیا ہے کہ اپنے گھروں میں اسی جگہ نماز پڑھا کرو جہاں میرے محبوب نے نماز پڑھی ہو یا میں نے تمہیں کبھی کوئی ایسا حکم دیا ہے؟ اس کے برعکس آپ نے اُن کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر اگلے روز صبح سویرے اُن کے گھر میں نماز ادا فرمائی۔

لطیفہ: ایک دفعہ مدرسہ دار التوحید میں شرک فروش فرقے کے چند مولوی صاحبان بیٹھے ہوئے توحید کو پھیلانے اور شرک کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر مٹانے کی تدابیر پر غور فرما رہے تھے۔ ایک کا نام تھا مولانا شرک ڈھونڈ صاحب اور دوسرے مولانا بدعت توڑ صاحب کے نام سے موسوم تھے۔ گفتگو کے دوران مولانا شرک ڈھونڈ صاحب فرمانے لگے۔ بھائی بدعت توڑ صاحب! دل چاہتا ہے کہ آج آپ سے اپنے دل کی بات کہہ دوں۔ یار کیا کہوں! بعض احادیث کو پڑھ کر تو میں حیران رہ جاتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ جن کو ہم پوری اُمتِ محمدیہ میں سے بہترین اور مثالی مسلمان شمار کرتے ہیں انہیں کیا ہو گیا تھا یعنی صحابہ کرام کو۔

پورا قرآن کریم پڑھ جائیے۔ اس میں کسی جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے ان بزرگوں کو حکم نہیں دیا تھا کہ جب پیارا آخری رسول تھوکے تو تم اُسے حاصل کرکے اپنے چہروں اور کپڑوں پر مل لینا۔ جب وہ وضو کریں تو مستعمل پانی کے قطروں کو حاصل کرنے کی خاطر لڑائی جھگڑے کا

نور رنگا رنگ دیا۔ اگر بدل سکے تو جس جگہ وہ مستعمل پانی گرا ہو وہاں کی گیلی مٹی کھرچ کر اپنے چہروں اور کپڑوں پر مل لیا۔ اگر وہ حجامت بنوائیں تو ایک ایک بال کے لیے ایسے سر توڑ کوشش کہ نا کر دیکھنے والے یہی محسوس کرے کہ گویا یہ آپس میں لڑ پڑے ہیں۔ اگر کسی کو ایک بال بھی مل جائے تو وہ اُسے اپنی جان سے بھی عزیز رکھے اور صدیوں تک اُس کا احترام کرے۔ کمال بات تو یہ ہے کہ اپنے گھروں میں نماز بھی اُسی جگہ پڑھنا زیادہ پسند کرتے تھے جہاں حضور سے نماز پڑھوا لیتے تھے۔ لطف تو یہ ہے کہ اللہ کے نبی نے بھی ایسا کرنے کا انہیں حکم نہیں دیا تھا۔ ہم نے حدیث کی تمام کتابیں کھنگال ڈالیں لیکن ہمیں تو اُن میں کہیں ایسا حکم نظر نہیں آیا۔ معلوم نہیں پھر صحابۂ کرام کس کے حکم سے طلب و رضا ایسا کرتے رہتے تھے اور غضب تو یہ ہے کہ کوئی ایک بھی انہیں اس دھندے سے روکنے والا نہیں تھا۔

جانی بدعت توڑ! اگر یہی بات کہہ دوں تو سارے مسلمان لٹھ لے کر ہمارے پیچھے پڑ جائیں گے۔ جانی برادر! حقیقت یہ ہے کہ مجھے تو صحابۂ کرام بھی بالکل بریلوی ہی نظر آتے ہیں۔ عقیدت کے پردے میں جو کچھ وہ کرتے رہتے تھے کیا یہ بریلویت نہیں ہے؟ زاویۂ نظر اُن کا بھی بت پرستی کم اور شرک پسندانہ ہی زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ بڑے افسوس! جب اُمت کی بنیاد ہی غلط رکھی گئی تو ساری عمارت غلط تعمیر ہوگی تو اور کیا ہوگا؟

اس کے بعد تھوڑی دیر تو خموشی سے اپنے سر پر سکوت کی مہر لگائے رکھی اور پھر ایک سرد آہ بھر کر قفلِ دہن کھولتے ہوئے یوں گوہر افشانی فرماتے ہیں: مولانا بدعت توڑ صاحب! ہو سکتا ہے کہ صحابۂ کرام عقیدت کے پردے میں ایسے کام اس لیے کرتے ہوں کہ قیامت تک اُن کے عاشقِ رسول ہونے کی شہرت رہے گی اور جب تک دنیا رہے اُن کے عشقِ رسول کے ڈنکے بجتے رہیں گے لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ حضور نے ایسا کرنے سے انہیں منع کیوں نہ فرمایا؟ یہ کیوں نہ کہا کہ اے مسلمانو! جب ایسا کرنے کا ہمیں قرآن مجید میں کسی جگہ بھی حکم نہیں دیا گیا! علاوہ بریں خود میں نے بھی تمہیں ایسا کرنے کے لیے نہیں کہا۔ اس کے باوجود تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ —— کیا کہوں! مجھے تو یوں لگتا ہے کہ حضور پر بھی بریلی والے مولوی کا شاید جادو چل گیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ حضور بھی اُن کی چکنی چپڑی باتوں میں آ گئے ہوں، کیونکہ لاکھ وہ شرک پسند سہی لیکن کم بخت کی باتوں میں مٹھاس بہت ہے —— مولانا بدعت توڑ صاحب نے لقمہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جانی شرک پھوڑ صاحب! بریلی والا مولوی تو ابھی کل پرسوں پیدا ہوا تھا، وہ حضور کے زمانے میں کب تھا؟ —— مولانا شرک پھوڑ صاحب نے فرمایا کہ بات کچھ بھی ہو لیکن یار میں تو یہی کہہ سکتا ہوں کہ توحید کی علمبرداری کے ساتھ ساتھ بریلویت بھی خود حضور نے ہی پھیلائی تھی۔

اس کے بعد ایک سرد آہ بھرتے ہوئے مولانا شرک پھوڑ صاحب نے درد ناک لہجے میں کہا —— اچھا یار! سب کچھ جانے دو، صحابہ ایسا کرتے رہے، حضور بھی اس دھندے کو تعظیم کے پردے میں چھپا کر خوش ہوتے رہے کہ میرا قیصر و کسریٰ سے بھی بڑھ کر احترام کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ احترام دل کی گہرائیوں اور پورے خلوص کے ساتھ ہو رہا تھا، لیکن معلوم نہیں ایسے عالم میں تو یہ خدا کو کیا ہو گیا تھا کہ وہ دوسرے بڑے رسول احکام تو نازل کرتا رہا لیکن ایک دفعہ بھی یہ حکم نازل نہیں فرمایا کہ تعظیم کے پردے میں جو پوجا پاٹ کا دھندا کر رہے ہو اسے بند کر دو، ساتھ ہی نہ اپنے نبی کو حکم دیا کہ اپنے ساتھیوں کو ایسا کرنے سے روک دو —— مولانا بدعت توڑ صاحب! مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ خدا خود ہی شرک پسند اور بریلویت کا بانی ہے ورنہ اُسی نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کرو —— مولانا شرک پھوڑ صاحب ابھی یہ جملہ ختم کرنے ہی پائے تھے کہ کسی کے آنے کی آہٹ محسوس ہوئی۔ آنے والے کی صورت تو نظر نہ آئی لیکن بلند آواز سے کوئی یہ کہہ رہا تھا۔

شرک سے بچے جس میں تعظیم سبب
اس برے مذہب پر لعنت کیجیے

باب ۲۸۸ التيمن في دخول المسجد وغيره وكان ابن عمر يبدأ برجله اليمنى فاذا خرج بدأ برجله اليسرى

مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی دائیں جانب سے ابتدا کرنا۔ حضرت ابن عمر دایاں پیر پہلے رکھتے اور نکلتے وقت بایاں پیر باہر رکھتے۔

۴۱۱ - حدثنا سليمان بن حرب قال ثنا شعبة عن الاشعث ابن سليم عن ابيه عن مسروق عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب التيمن ما استطاع في شأنه كله في طهوره وترجله وتنعله.

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی الامکان اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے مثلاً طہارت، کنگھی کرنے اور جوتے پہننے میں۔

باب ۲۸۹ هل تنبش قبور مشركي الجاهلية ويتخذ مكانها مساجد لقول النبي صلى الله عليه وسلم لعن الله اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجد وما يكره من الصلوة في القبور ورأى عمر بن الخطاب انس بن مالك يصلي عند قبر فقال القبر القبر ولم يأمره بالاعادة.

کیا جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھود کر ان جگہوں پر مسجدیں بنائی جا سکتی ہیں (جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا) اور قبروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور حضرت عمر نے حضرت انس کو قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھ کر کہا، قبر قبر! اور انہیں لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

۴۱۲ - حدثنا محمد بن المثنى قال ثنا يحيى عن هشام قال اخبرني ابي عن عائشة ان ام حبيبة وام سلمة ذكرتا كنيسة رأينها بالحبشة فيها تصاوير فذكرتا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ان اولئك اذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور اولئك شرار الخلق عند الله يوم القيمة.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس میں تصویریں تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر لیتے اور اس میں اس کی تصویر بنا لیتے۔ یہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔

۴۱۳ - حدثنا مسدد قال ثنا عبد الوارث عن ابي التياح عن انس بن مالك قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة فنزل اعلى المدينة في حي يقال لهم بنو عمرو بن عوف فاقام النبي صلى الله عليه وسلم فيهم اربعا وعشرين ليلة ثم ارسل الى بني النجار فجاؤا متقلدي السيوف كاني انظر الى النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو ان قبیلے میں اترے جن کو بنی عمرو بن عوف کہا جاتا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان میں چوبیس دن ٹھہرے۔ پھر آپ نے بنی نجار کے لیے پیغام بھیجا اور وہ تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر بارگاہ ہو گئے۔ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اب بھی سواری پر دیکھ رہا ہوں اور حضرت ابوبکر

وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ
حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ
حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ
وَإِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ
فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا
وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَنَسٌ
فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَفِيهِ خَرِبٌ
وَفِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ
الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ
فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ
الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ
لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

بَابُ ٢٩٠ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ

٤١٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُولُ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ

بَابُ ٢٩١ الصَّلَاةِ فِي مَوَاضِعِ الْإِبِلِ

٤١٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

بَابُ ٢٩٢ مَنْ صَلَّى وَقُدَّامَهُ تَنُّورٌ أَوْ نَارٌ أَوْ شَيْءٌ مِمَّا يُعْبَدُ فَأَرَادَ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَأَنَا أُصَلِّي

٤١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ

آپ کے پیچھے بیٹھے تھے بنی نجار آپ کے ارد گرد تھے یہاں تک کہ حضرت ابو ایوب کے گھر جا اترے۔ آپ کو پسند یہی تھا کہ جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لیا جائے اور آپ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے۔ آپ نے مسجد تعمیر کرنے کا حکم دیا اور بنی نجار والوں کو بلایا اور فرمایا۔ اے بنی نجار! تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم نہیں، ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ حضرت انس نے فرمایا۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبور مشرکین کے متعلق حکم فرمایا تو وہ کھود دی گئیں، پھر کھنڈرات برابر کیے گئے اور کھجور کے درخت کاٹ ڈالے گئے اور مسجد کے قبلہ کی طرف ان کی دیوار بنا دی اور پتھروں سے انہیں سہارا دیا۔ وہ پتھر اٹھا کر لاتے اور رجز پڑھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔ اے اللہ! نہیں ہے بھلائی مگر آخرت کی بھلائی لہٰذا انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔

بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

ابو التیاح سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے۔ پھر اس کے بعد میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ بکریوں کے باڑے میں نماز مسجد کی تعمیر سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

اونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا

عبید اللہ سے روایت ہے کہ نافع نے فرمایا۔ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے اونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

جو تنور، آگ یا ایسی چیز کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے جس کی پوجا کی جاتی ہو اور اس کا مقصد رضائے الٰہی ہو۔ زہری کو حضرت انس بن مالک نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پہ جہنم پیش کی گئی اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ

ابی اسلم عن عطاء بن یسار عن عبد اللہ ابن عباس قال انخسفت الشمس فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال اریت النار فلم ار منظرا کالیوم قط افظع۔

باب ۲۹۳ کراھیۃ الصلوٰۃ فی المقابر

۴۱۷ - حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن عبید اللہ قال اخبرنی نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوھا قبورا۔

باب ۲۹۴ الصلوٰۃ فی مواضع الخسف والعذاب ویذکر ان علیا رضی اللہ عنہ کرہ الصلوٰۃ بخسف بابل۔

۴۱۸ - حدثنا اسمٰعیل بن عبد اللہ قال حدثنی مالک عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخلوا علی ھؤلاء المعذبین الا ان تکونوا باکین فان لم تکونوا باکین فلا تدخلوا علیھم لا یصیبکم ما اصابھم۔

باب ۲۹۵ الصلوٰۃ فی البیعۃ وقال عمر رضی اللہ عنہ انا لا ندخل کنائسکم من اجل التماثیل التی فیھا الصور وکان ابن عباس یصلی فی البیعۃ الا بیعۃ فیھا تماثیل۔

۴۱۹ - حدثنا محمد قال اخبرنا عبدۃ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان ام سلمۃ ذکرت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنیسۃ رأتھا بارض الحبشۃ یقال لھا ماریۃ فذکرت لہ ما رأت فیھا من الصور فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولئک قوم اذا مات فیھم العبد الصالح او الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تلک الصور اولئک شرار الخلق عند اللہ۔

باب ۲۹۶

تعالیٰ عنہما نے فرمایا ، سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور فرمایا ، مجھے جہنم دکھائی گئی اور میں نے آج جیسا خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا۔

قبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں میں بھی پڑھا کرو اور انھیں (اپنے گھروں کو) قبریں نہ بناؤ۔

خسف و عذاب کی جگہ پر نماز پڑھنا ۔ بیان کیا جاتا ہے

کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بابل میں خسف کی جگہ نماز پڑھنا پسند نہ فرمایا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، ان عذاب دیے گئے لوگوں کے مقامات پر نہ جاؤ مگر روتے ہوئے ۔ اگر تم روتے نہیں ہو تو وہاں نہ جاؤ ، ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی وہ عذاب پہنچ جائے جو انھیں پہنچا تھا۔

گرجے میں نماز پڑھنا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ، ہم تمہارے گرجاؤں میں ان نقوش کی وجہ سے نہیں جاتے جن میں تصویریں ہوتی ہیں اور حضرت ابن عباس بھی گرجے میں نماز پڑھ لیتے جس میں تصویریں نہ ہوتیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس گرجے کا ذکر کیا جو انھوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا جس کو ماریہ کہا جاتا تھا اور اس کا ذکر کیا جو گرجا میں تصویریں دیکھی تھیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان میں سے نیک بندہ یا نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں یہ تصویریں بنا دیتے ۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنانا

۴۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نُزِلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا ۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری وقت قریب آیا تو چہرہ انور پر اپنا کمبل ڈال لیتے اور گھبراہٹ محسوس ہوتی تو کپڑا چہرے سے اُسے ہٹا دیتے اور اسی حالت میں فرمایا۔ اللہ کی لعنت یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا اور جو کچھ اُنہوں نے کیا اُس سے بچنے کے لیے فرماتے۔

۴۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اُنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔

۴۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ۔

یزید الفقیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کی مسافت تک کے رعب سے میری مدد فرمائی گئی اور زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا۔ لہٰذا میرے اُمتی کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لے اور میرے لیے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا اور ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جبکہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی ہے۔

بَابُ نَوْمِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

عورت کا مسجد میں سونا

۴۲۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَأَعْتَقُوهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ أَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاةٌ وَهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عرب کے کسی قبیلے کی ایک سیاہ فام لونڈی تھی جس کو اُنہوں نے آزاد کر دیا اور وہ اُن کے ساتھ رہتی تھی۔ اُن کی ایک دوشیزہ باہر نکلی، اُس نے سرخ چمڑے کا ہار پہنا ہوا تھا جس پر موتی جڑے ہوئے تھے۔ وہ اُس نے اُتار کر رکھ دیا یا گر گیا۔ اُدھر سے چیل کے پاس سے چیل گزری اور گوشت سمجھ کر اُس کو لے گئی۔ اُسے تلاش کیا گیا لیکن نہ ملا۔ اُنہوں نے مجھ پر الزام لگایا اور میری تلاشی لی۔

قَالَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ قَالَتْ فَطَفِقُوا يُفَتِّشُونِي حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا قَالَتْ وَاللَّهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ قَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ لَا تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هَذَا قَالَتْ فَحَدَّثَتْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ.

یہاں تک کہ انہوں نے میری شرمگاہ بھی دیکھی۔ خدا کی قسم میں اُن کے پاس کھڑی تھی جب کہ چیل گزری اور اُسے گرا دیا، وہ اُن کے درمیان میں گرا۔ میں نے کہا، وہ یہی تو ہے جس کا تم نے مجھ پر الزام لگایا تھا حالانکہ میں اس سے بری تھی، سو یہ ہے۔ پھر اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ اُس کے لیے مسجد میں خیمہ یا جھونپڑی بنا دی گئی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ وہ میرے پاس آ کر باتیں کرتی اور میرے پاس جب بھی بیٹھتی تو یہ شعر پڑھتی۔ اور ہار کا دن ہمارے رب کے عجائبات میں سے ہے جس نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دلائی۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے اُس سے کہا۔ تمہارا کیا معاملہ ہے کہ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہی کہتی ہو؟ پس اُس نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا۔

بَاب ۲۹۹ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا فِي الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ كَانَ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ.

مردوں کا مسجد میں سونا۔ ابوقلابہ نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اصحابِ صفہ میں شامل ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے فرمایا کہ اصحابِ صفہ فقراء تھے۔

۴۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ أَعْزَبُ لَا أَهْلَ لَهُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نافع سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں سویا کرتے تھے جب کہ وہ نوجوان تھے اور ابھی شادی نہیں ہوئی تھی۔

۴۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے تو گھر میں حضرت علی کو نہ پایا۔ فرمایا کہ تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میرے اور اُن کے درمیان کچھ تکرار ہو گئی ہے لہٰذا مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں۔ وہ گیا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک طرف سے چادر گر گئی تھی اور گرد لگ گئی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے جسم سے مٹی جھاڑتے

بجداره من شقه وأصابه تراب فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسحه عنه ويقول قم أبا تراب قم أبا تراب ۔

اور فرماتے جاتے: اے ابو تراب! کھڑے ہو جاؤ۔ اے ابو تراب! کھڑے ہو جاؤ۔

۴۲۶ ـ حدثنا يوسف بن عيسى قال حدثنا ابن فضيل عن أبيه عن أبي حازم عن أبي هريرة قال لقد رأيت سبعين من أصحاب الصفة ما منهم رجل عليه رداء إما إزار وإما كساء قد ربطوا في أعناقهم فمنها ما يبلغ نصف الساقين ومنها ما يبلغ الكعبين فيجمعه بيده كراهية أن ترى عورته ۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا جن میں سے ایک آدمی کے اوپر بھی چادر نہ تھی۔ تہبند تھا یا کمبل ہوتا جس کو اپنی گردن سے باندھ لیتے جب کہ بعض کا نصف پنڈلیوں تک پہنچتا اور بعض کا ٹخنوں تک۔ چنانچہ وہ اُسے اپنے ہاتھ سے پکڑے رہتا، یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ کہیں اس کا ستر کھل جائے۔

فائدہ: اصحاب صفہ اس مقدس گروہ کا نام ہے جو سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد نبوی کے سامنے ایک چبوترے پر بیٹھے رہتے تھے۔ یہ حضرات دنیا داری سے کنارہ کش اور تبلیغ آخرت کے لیے وقف ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی مبارک جماعت کی نامور ہستی ہوئے ہیں۔ صوفیائے کرام کی روحانی جماعت ان بزرگوں ہی کی یادگار ہے۔

باب ۳۰۰ الصلاة إذا قدم من سفر

وقال كعب بن مالك كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فصلى فيه ۔

سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا۔ حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے لوٹتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور اس میں نماز پڑھتے۔

۴۲۷ ـ حدثنا خلاد بن يحيى قال حدثنا مسعر قال حدثنا محارب بن دثار عن جابر بن عبد الله قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو في المسجد قال مسعر أراه قال ضحى فقال صل ركعتين وكان لي عليه دين فقضاني وزادني ۔

محارب بن دثار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تھے۔ مسعر کا بیان ہے کہ چاشت کے وقت۔ فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو اور میرا آپ پر کچھ قرض تھا جو آپ نے ادا کر دیا اور اس کے علاوہ بھی کرم فرمایا۔

باب ۳۰۱ إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين قبل أن يجلس

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

۴۲۸ ـ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن عمرو بن سليم الزرقي عن أبي قتادة السلمي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين قبل أن يجلس ۔

عبد اللہ بن یوسف، مالک، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی، حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

باب ۳۰۲ الحدث في المسجد

مسجد میں حدث ہو جانا

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک فرشتے تمہارے نمازی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اسی جگہ رہے جہاں نماز پڑھی تھی اور حدث لاحق نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں۔ اے اللہ اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔

بَابُ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَأَمَرَ عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ أَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ وَإِيَّاكَ أَنْ تُحَمِّرَ أَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ وَقَالَ أَنَسٌ يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَا يَعْمُرُونَهَا إِلَّا قَلِيلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى۔

مسجد نبوی کی تعمیر۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور حضرت عمر نے مسجد کی تعمیر کرنے کا حکم دیا تو فرمایا کہ لوگوں کو بارش سے بچانا چاہتا ہوں اور سرخ یا زرد کرنے سے بچنا ورنہ لوگ فتنے میں پڑ جائیں گے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ لوگ ان پر فخر زیادہ کریں گے پھر انہیں آباد کم کریں گے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تم یہود و نصاریٰ کی طرح انہیں آراستہ کرو گے

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنائی گئی تھی اور اس کی چھت شاخوں کی تھی اور ستون کھجور کی لکڑی کے ستون تھے۔ حضرت ابو بکر نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ حضرت عمر نے اس میں اضافہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی بنیاد پر ہی کچی اینٹوں، شاخوں اور کھجور کی لکڑی کے ستونوں سے تعمیر کیا۔ پھر حضرت عثمان نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں بہت سا اضافہ کیا اور اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے تعمیر کیں اور اس کے ستون منقش پتھروں کے بنائے اور چھت ساگوان کی لکڑی سے بنائی۔

بَابُ التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللّٰهِ الْآيَةَ۔

تعمیر مسجد میں تعاون کرنا۔ ارشاد ربانی ہے۔ مشرکوں کا کام نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں (۹: ۱۷)

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهِ عَلِيٍّ انْطَلِقَا إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصْلِحُهُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَاحْتَبَى

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے اور اپنے صاحبزادے علی سے فرمایا کہ دونوں حضرت ابو سعید کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو۔ ہم گئے تو وہ اپنے باغ کو درست کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی چادر لی اور گوٹ مار کر بیٹھ گئے اور ہم سے باتیں کرنے لگے

رِبْعَةً فَاحْتَبَى ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى أَتَى عَلَى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ قَالَ يَقُولُ عَمَّارٌ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ ۔

یہاں تک کہ مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آگیا۔ فرمایا کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے لیکن حضرت عمار دو دو اینٹیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا۔ وائے عمار! انہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ انہیں جنت کی طرف بلائیں گے اور وہ انہیں جہنم کی طرف بلائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمار کہا کرتے۔ میں فتنوں سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔

بَابُ ۳۰ الْاِسْتِعَانَةُ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِي أَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ ۔

بڑھئی اور صنعت کار سے منبر اور مسجد کی تیاری میں مدد لینا۔

۴۳۲ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ ۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے لیے پیغام بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام کو حکم دو کہ میرے لیے لکڑیوں سے ایسا منبر تیار کرے جس پر میں بیٹھا کروں۔

۴۳۳ ـ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ إِنْ شِئْتِ فَعَمِلَتِ الْمِنْبَرَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز تیار نہ کراؤں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میرے لیے منبر بنوا دو۔

بَابُ ۳۱ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا ۔

جو مسجد بنائے

۴۳۴ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ ۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، بکیر، عاصم بن عمر بن قتادہ، عبیداللہ خولانی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ لوگ ان کے متعلق باتیں کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد کو بنانے کے سلسلے میں کہ تم بہت کثرت سے ذکر کرتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسجد بنائے۔ بکیر کا قول ہے کہ شاید انہوں نے فرمایا۔ رضائے الٰہی چاہتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ہی مکان جنت میں بنا دیتا ہے۔

بَابُ ۳۲ يَأْخُذُ بِنُصُولِ النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ ۔

جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل تھامے رکھے۔

۴۳۵ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ

عمرو سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی مسجد سے گزرا اور اس کے

فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا.

پاس تیر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ان کے پھلوں کو پکڑو۔

بَابُ الْمُرُورِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد سے گزرنا

٤٣٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا.

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبد الواحد، ابو بردہ بن عبد اللہ، ابو بردہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہماری مسجدوں یا بازاروں سے تیر لے کر گزرے تو ان کے پھل تھامے رکھے تاکہ اپنے ہاتھ سے کسی مسلمان کو زخمی نہ کر دے۔

بَابُ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں شعر پڑھنا

٤٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ.

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف نے حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ اے ابوہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دو۔ اے اللہ! اس کی روح القدس سے مدد فرما۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا: ہاں۔

ف: حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے۔ یہ دربار رسالت کے شاعر تھے۔ مشرکین کفار شان رسالت کی تنقیص میں جو کچھ کہتے یہ اپنے شعروں میں انہیں جواب دیتے اور شان رسالت کا دفاع کرتے۔ اسی کارگزاری کے صلے میں بارگاہ رسالت سے حضرت حسان اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ کی دعا سے نوازے گئے تھے۔ اس دعا میں حضرت حسان کے راستے پر چلنے والے بارگاہ مصطفیٰ کے ہر ثنا خواں کے لیے بشارت ہے اور شان رسالت کا دفاع تو عظیم ترین جہاد، جان ایمان اور سنت الہیہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ أَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

نیزہ بازوں کا مسجد میں جانا

٤٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چادر میں چھپا کر مجھے ان کا کھیل دکھا رہے تھے۔ دوسری روایت میں یہ بھی ہے۔ ابراہیم بن المنذر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور حبشی اپنے نیزوں سے کھیل

صلى الله عليه وسلم والحبشة يلعبون بحرابهم
رہے تھے۔

ف: حبشیوں کا یہ کھیل دیکھنے کا واقعہ صرف ایک دفعہ پیش آیا۔ حبشی نیزوں سے مسجد نبوی میں کھیل رہے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس کو اپنے حجرے سے دیکھ رہی تھیں۔ شاید کسی غیر مرد کو نظر نہیں آ سکتی تھیں۔ تاہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی تھیں یا رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اپنی چادر میں چھپایا ہوا تھا۔ تاہم شاید یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد تو ایک نابینا صحابی جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو جو ازواج مطہرات آپ کی خدمت میں موجود تھیں ان سے آپ نے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ یہ تو نابینا ہیں۔ فرمایا: تم تو نابینا نہیں ہو۔ معلوم ہوا کہ جس طرح مرد کے لیے حکم ہے کہ وہ غیر محرم عورتوں کو نہ دیکھے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی حکم ہے کہ وہ غیر محرم مردوں کو نہ دیکھیں۔ غرض بعض مغرب زدہ حضرات اس حدیث کو اپنی بے پردگی کی تائید میں پیش کرتے ہیں تو یہ حدیث ذرا بھی ان کے طرز عمل کی تائید نہیں کرتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٣١١ ذكر البيع والشراء على المنبر في المسجد

مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا ذکر کرنا

٤٤٩ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان عن يحيى عن عمرة عن عائشة قالت أتتها بريرة تسألها في كتابتها فقالت إن شئت أعطيت أهلك ويكون الولاء لي وقال أهلها إن شئت أعطيتها ما بقي وقال سفيان مرة إن شئت أعتقتها ويكون الولاء لنا فلما جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرته ذلك فقال ابتاعيها فأعتقيها فإنما الولاء لمن أعتق ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر وقال سفيان مرة فصعد رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال ما بال أقوام يشترطون شروطا ليس في كتاب الله من اشترط شرطا ليس في كتاب الله فليس له وإن اشترط مائة مرة رواه مالك عن يحيى عن عمرة أن بريرة ولم يذكر صعد المنبر۔

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے پاس بریرہ اپنی کتابت کا سوال کرنے آئیں۔ میں نے کہا اگر تم چاہو تو میں تمہارے مالکوں کو کتابت دے دوں اور ولاء میری ہوگی۔ اس کے مالکوں نے کہا کہ آپ چاہیں تو باقی ادا کریں۔ سفیان نے ایک دفعہ کہا کہ آپ چاہیں تو اسے آزاد کر دیں اور ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے اس کا آپ سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے ایک دفعہ کہا: پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے جب کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ اور جو ایسی شرط لگائے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو اس کے لیے کچھ نہیں ہے خواہ سو شرطیں لگائے۔ مالک کی روایت میں صعد المنبر کا ذکر نہیں ہے۔

باب ٣١٢ التقاضي والملازمة في المسجد

مسجد میں تقاضا اور تعاقب کرنا

٤٥٠ - حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا عثمان بن عمر قال أخبرنا يونس عن الزهري عن

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن ابی حدرد سے مسجد نبوی میں اپنے اس قرض کا تقاضا کیا

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ ●

جو ان کے ذمہ تھا، ان کی آوازیں بلند ہو گئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن لیں جو اپنے کاشانۂ اقدس میں تھے۔ چنانچہ ان کی طرف نکلے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی۔ اے کعب! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اپنے قرض سے اتنا کم کر دو اور ان کی طرف نصف کا اشارہ کیا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے کر دیا۔ فرمایا۔ اٹھو اور باقی ادا کر دو۔

بَابُ ۳۱۳ كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذَى وَالْعِيدَانِ ●

مسجد کی صفائی کرنا نیز چیتھڑے، کوڑا کرکٹ اور تنکے چن لینا۔

۴۴۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ أَوْ قَالَ قَبْرِهَا فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا ●

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا سیاہ فام عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ وہ فوت ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے متعلق پوچھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ فوت ہو گیا۔ فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ لہٰذا مجھے اس مرد یا عورت کی قبر بتاؤ۔ پس آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کی قبر پر نماز پڑھی۔

بَابُ ۳۱۴ تَحْرِيمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں شراب کی تجارت کا حرام ہونا

۴۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ ●

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب سود سے متعلق سورۂ البقرہ کی آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکل کر مسجد میں تشریف لے گئے اور انہیں لوگوں کے سامنے پڑھا۔ پھر آپ نے شراب کی تجارت کو حرام فرما دیا۔

بَابُ ۳۱۵ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا لِلْمَسْجِدِ يَخْدُمُهُ ●

مسجد کے لیے خادم رکھنا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا سے مراد ہے مسجد کی خدمت کے لیے۔

۴۴۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَوْ رَجُلًا كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا امْرَأَةً فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى قَبْرِهَا ●

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ میرے خیال میں وہ عورت تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث بیان کی کہ آپ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی۔

بَابُ ۳۱۶ الْأَسِيرِ أَوِ الْغَرِيمِ يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ

قیدی یا قرض دار مسجد میں باندھ دیا جائے۔

۴۴۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ انا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گزشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے سامنے آگیا یا ایسا ہی لفظ فرمایا تاکہ میری نماز توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر تسلط دیا تو میں نے چاہا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھتے۔ لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کا قول یاد آگیا کہ اے اللہ! مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ دی جائے۔ روح کا بیان ہے کہ اسے ذلیل کر کے بھگا دیا۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ وَرَبْطِ الْأَسِيرِ أَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ شُرَيْحٌ يَأْمُرُ الْغَرِيمَ أَنْ يُحْبَسَ إِلَى سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ ۔

اسلام لاتے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا

اور شریح حکم دیا کرتے کہ قرض دار کو مسجد کے ستون سے باندھ دیا جائے۔

۴۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو گرفتار کر کے لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا تو اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ مسجد کے ایک قریبی کھجوروں کے باغ میں گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔

بَابُ الْخَيْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضَى وَغَيْرِهِمْ ۔

مریض وغیرہ کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا

۴۴۶ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ غزوۂ خندق کے وقت حضرت سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام زخمی ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے مسجد نبوی میں خیمہ لگوایا تاکہ قریب سے عیادت کر سکیں۔ مسجد میں بنی غفار کا خیمہ بھی تھا جب خون ان کی طرف بہہ کر گیا تو انہیں گھبراہٹ ہوئی اور کہا۔ اے خیمے والو! یہ تمہاری جانب سے ہماری طرف کیا آرہا ہے! دیکھا تو حضرت سعد کے زخم سے خون بہہ رہا تھا جس کے باعث وہ وفات پا گئے۔

بَابُ إِدْخَالِ الْبَعِيرِ فِي الْمَسْجِدِ

ضرورتاً اونٹ کو مسجد میں لے جانا

حضرت ابن عباس نے

لِلْعِلَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرٍ۔

۴۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

بَاب ۳۰

۴۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ۔

بَاب ۳۱ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ

۴۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا يُبْكِي هٰذَا الشَّيْخَ إِنْ يَكُنِ اللهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي

فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر طواف کیا۔

زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے اپنی بیماری کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا، تم لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے سورۂ الطور کی تلاوت فرمائی۔

نورِ مجسم کا نورانی معجزہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو حضرات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے باہر نکلے تو ان میں سے ایک حضرت عباد بن بشیر تھے اور میرے خیال میں دوسرے حضرت اسید بن حضیر تھے۔ رات اندھیری تھی اور ان کے ساتھ چراغ جیسی چیزیں تھیں جو ان کے ہاتھوں میں چمک رہی تھیں جب وہ جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ علیحدہ شمع تھی یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں تک پہنچ گئے۔

مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو دنیا اور جو کچھ اس کے پاس ہے، اسے پسند کرنے کا اختیار دیا تو اس نے وہ پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رو پڑے میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ بزرگ کیوں روتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور جو کچھ اس کے پاس ہے ان میں سے ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا اور اس بندے نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی وہ بندہ تھے اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ چنانچہ فرمایا اے ابوبکر نہ روؤ، ساتھ نبھانے اور مال خرچ کرنے میں سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے اگر

خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ۔

میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت و محبت ہے۔ مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے سوا کوئی دروازہ باقی نہ رکھا جائے۔

٤٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں باہر نکلے جس میں وفات پائی تھی، سر مبارک سے پٹی بندھی ہوئی تھی اور منبر پر جلوہ افروز ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا ایسا کوئی انسان نہیں جس کا جانی و مالی احسان مجھ پر ابوبکر بن ابو قحافہ سے بڑھ کر ہو اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی خلت بہتر ہے۔ میری طرف مسجد سے ہر کھڑکی کو بند کر دو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے (یعنی ابوبکر کی کھڑکی کو بند نہ کرنا)۔

ف: یہ دونوں حدیثیں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یار غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت کا واضح ثبوت ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانا کہ حضرت ابوبکر ہم سب سے زیادہ علم والے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جانی اور مالی لحاظ سے ابوبکر کے احسانات مجھ پر دوسروں سے زیادہ ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں اگر اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ علاوہ ازیں مسجد نبوی کے ملحق جتنے گھر تھے اور انہوں نے مسجد میں براہ راست آنے کے لیے دروازے کھول لیے تھے تو آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا باقی تمام حضرات کے دروازے بند کروا دیئے۔ سبحان اللہ۔

بَابُ الْأَبْوَابِ وَالْغَلْقِ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ

کعبہ اور مسجدوں میں دروازے رکھنا اور انہیں بند کرنا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ لَوْ رَأَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْوَابَهَا۔

امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے کہا عبداللہ بن محمد، سفیان، ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے فرمایا اے کاش! تم حضرت ابن عباس کی مسجدوں اور ان کے دروازوں کو دیکھتے۔

٤٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ أَغْلَقَ الْبَابَ فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ صَلَّى فِيهِ فَقُلْتُ فِي أَيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت عثمان بن طلحہ کو بلایا تو انہوں نے دروازہ کھولا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت بلال، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت عثمان بن طلحہ اندر داخل ہوئے پھر دروازہ بند کر لیا گیا اور ایک ساعت اندر رہ کر باہر نکل آئے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر حضرت بلال سے پوچھا انہوں نے کہا اس میں نماز پڑھی ہے میں

فقال لي الأحمر أتشتهي قال ابن عمر فذهب عني أن أسأله كم صلى ۔

باب ۲۲۳ دخول المشرك في المسجد ۔

۴۵۲ - حدثنا قتيبة قال نا الليث عن سعيد بن أبي سعيد أنه سمع أبا هريرة يقول بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم خيلا قبل نجد فجاءت برجل من بني حنيفة يقال له ثمامة بن أثال فربطوه بسارية من سواري المسجد ۔

باب ۲۲۴ رفع الصوت في المسجد ۔

۴۵۳ - حدثنا علي بن عبد الله بن جعفر بن نجيح المديني قال نا يحيى بن سعيد القطان قال نا الجعيد بن عبد الرحمن قال حدثني يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد قال كنت قائما في المسجد فحصبني رجل فنظرت فإذا عمر بن الخطاب فقال اذهب فأتني بهذين فجئته بهما فقال ممن أنتما أو من أين أنتما قالا من أهل الطائف قال لو كنتما من أهل البلد لأوجعتكما ترفعان أصواتكما في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔

۴۵۴ - حدثنا أحمد بن صالح قال نا ابن وهب قال أخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب قال حدثني عبد الله بن كعب بن مالك أن كعب بن مالك أخبره أنه تقاضى ابن أبي حدرد دينا كان له عليه في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد فارتفعت أصواتهما حتى سمعها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في بيته فخرج إليهما رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى كشف سجف حجرته ونادى كعب بن مالك فقال يا كعب فقال لبيك يا رسول الله فأشار بيده أن ضع الشطر من دينك قال كعب قد فعلت يا رسول الله قال رسول الله

نے کہا کہ کس جگہ؟ فرمایا کہ دونوں ستونوں کے درمیان۔ یہ پوچھنا میں بھول گیا کہ کتنی نماز پڑھی۔

مشرک کا مسجد میں داخل ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے، وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو گرفتار کر کے لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ پس اس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔

مسجد میں آواز بلند کرنا

علی بن عبد اللہ بن جعفر بن نجیح مدینی، یحییٰ بن سعید القطان، جعید بن عبد الرحمٰن، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ میں مسجد میں کھڑا تھا کسی نے مجھے کنکری ماری، میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ فرمایا کہ جاؤ ان دونوں آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں دونوں کو لے کر آیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو یا کہاں سے ہو؟ دونوں عرض گزار ہوئے: اہل طائف سے۔ فرمایا کہ اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تم دونوں کو سزا دیتا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز بلند کرتے ہو۔

عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ انہیں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر اپنے اس قرض کا حضرت ابن ابی حدرد سے تقاضا کیا جو ان پر تھا۔ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن لیں جو کاشانۂ اقدس میں تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف نکلے یہاں تک کہ آپ کے حجرے کا پردہ ہٹ گیا اور حضرت کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا: اے کعب! یہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ اپنا نصف قرضہ چھوڑ دو۔ حضرت کعب عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں نے ایسا کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اٹھو اور ادا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ ‪‬۔

يہ ادا کردو۔

بَابُ ٣٢٥ الْحِلَقِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

٤٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرَى فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ ۔

مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا جب کہ آپ منبر پر تھے کہ رات کی نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ کر ساری نماز کو وتر بنا لو اور وہ فرمایا کرتے کہ رات کی آخری نماز کو وتر بنا لیا کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

٤٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب کہ آپ خطبہ دے رہے تھے اور عرض گزار ہوا کہ رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت یہ تمہاری پڑھی ہوئی ساری نماز کو وتر بنا دے گی ـــــ ولید بن کثیر، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر نے انہیں بتایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آواز دی جب کہ آپ مسجد میں تھے۔

٤٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابو طالب سے روایت ہے کہ حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں جلوہ افروز تھے تو تین آدمی آئے۔ دو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بڑھے اور ایک چلا گیا۔ باقی دونوں میں سے ایک نے حلقے میں گنجائش دیکھی تو بیٹھ گیا اور دوسرا سب لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا تو پیٹھ پھیر کر چلا ہی گیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا۔ کیا میں تمہیں ان تینوں شخصوں کا حال نہ بتاؤں۔ ایک شخص اللہ کی طرف آیا تو اللہ نے اسے جگہ دے دی اور دوسرا شرمایا تو اللہ نے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منہ پھیر لیا۔

بَابُ ٣٢٦ الِاسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں چت لیٹنا

۴۵۸ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن عباد بن تميم عن عمه انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم مستلقيا في المسجد واضعا احدى رجليه على الاخرى وعن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب قال كان عمر وعثمان يفعلان ذلك.

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسجد میں چت لیٹے ہوئے ہیں اور اپنا ایک پیر دوسرے پیر پر رکھا ہوا ہے — ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

باب ٣٢٣ المسجد يكون في الطريق من غير ضرر بالناس وفيه قال الحسن وايوب ومالك.

راستے میں مسجد بنانا جب کہ لوگوں کو نقصان نہ پہنچے — حسن بصری، ایوب اور امام مالک کا یہی قول ہے۔

۴۵۹ - حدثنا يحيى بن بكير قال ثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني عروة بن الزبير ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لم اعقل ابوي الا وهما يدينان الدين ولم يمر علينا يوم الا ياتينا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفي النهار بكرة وعشية ثم بدا لابي بكر فابتنى مسجدا بفناء داره فكان يصلي فيه ويقرا القرآن فيقف عليه نساء المشركين وابناؤهم يعجبون منه وينظرون اليه وكان ابو بكر رجلا بكاء لا يملك عينيه اذا قرا القرآن فافزع ذلك اشراف قريش من المشركين.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب میں سن شعور کو پہنچی تو میں نے اپنے والدین کو دین کا پابند ہی دیکھا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا مگر اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح اور شام کو ہمارے پاس تشریف لایا کرتے پھر حضرت ابوبکر کے دل میں خیال آیا تو انھوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی۔ وہ اس میں نماز پڑھا کرتے اور اسی میں تلاوت کیا کرتے۔ مشرکوں کی عورتیں اور بیٹے کھڑے ہوتے اور ان پر تعجب کرتے اور ان کی طرف دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر بہت رونے والے آدمی تھے جنھیں اپنی آنکھوں پر قابو نہ تھا جب قرآن مجید پڑھتے۔ اس چیز نے قریش کے مشرکوں کو مضطرب کر دی۔

باب ٣٢٤ الصلاة في مسجد السوق وصلى ابن عون في مسجد في دار يغلق عليهم الباب.

بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا۔ ابن عون نے ایسی مسجد میں نماز پڑھی جس کا دروازہ لوگوں کے لیے بند کر دیا جاتا تھا۔

۴۶۰ - حدثنا مسدد قال ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلاة الجميع تزيد على صلاته في بيته وصلاته في سوقه خمسا وعشرين درجة فان احدكم اذا توضأ فاحسن واتى المسجد لا يريد الا الصلاة لم يخط خطوة الا رفعه الله بها درجة وحط عنه خطيئة حتى يدخل المسجد واذا دخل المسجد كان في صلاة ما كانت تحبسه وتصلي الملائكة عليه ما دام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باجماعت نماز گھر اور بازار کی نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرکے مسجد میں آئے اور صرف نماز کا ارادہ ہو تو جو قدم وہ رکھتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کے باعث اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہو۔ جب مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز اسے روکے رہے اور فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اسی جگہ بیٹھا رہے

فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ فِيهِ ۔

بَابُ ۳۲۹ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ ۔

۴۶۱ ـ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ نَا عَاصِمٌ نَا وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَوِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ شَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي فَلَمْ أَحْفَظْهُ فَقَوَّمَهُ لِي وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو كَيْفَ بِكَ إِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا ۔

۴۶۲ ـ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ ۔

۴۶۳ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ نَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ قَدْ سَمَّاهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيتُ أَنَا قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ

جہاں نماز پڑھی تھی کہ اے اللہ اسے بخشش دے۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔ جب تک وہاں بے وضو نہ ہو۔

مسجد وغیرہ میں انگلیوں کا پنجہ ڈالنا

حضرت ابن عمر یا حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کا پنجہ ڈالا۔ عاصم بن علی، عاصم بن محمد کا بیان ہے کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد ماجد سے سنی تھی لیکن مجھے یاد نہیں رہی پس یہ مجھے واقد نے اپنے والد محترم کے واسطے سے یاد کروائی۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے والد ماجد فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد اللہ بن عمرو! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نکمے لوگوں میں رہ جاؤ گے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے۔ اور آپ نے انگشت ہائے مبارک کا پنجہ ڈالا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بعد زوال کی دونوں نمازوں میں سے ایک پڑھائی۔ ابن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے بتائی لیکن میں بھول گیا۔ چنانچہ ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ پس مسجد میں گاڑی ہوئی ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے اور اس سے ٹیک لگا لی گویا غصے میں تھے۔ دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ لیا اور انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیں اور دایاں رخسار اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ لیا اور جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے۔ لوگوں نے کہا کہ نماز کم ہو گئی ہے اور لوگوں میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی تھے مگر انہیں کلام کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ لوگوں میں ایک صاحب لمبے ہاتھوں والے تھے جنہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی ہے؟ فرمایا کہ نہیں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ پھر فرمایا کہ کیا یہی بات ہے جو ذوالیدین کہتے ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے: ہاں۔ آپ آگے بڑھے اور چھوڑی ہوئی نماز پڑھی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی

ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُولُ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ.

بَابُ ٣٣ الْمَسَاجِدِ الَّتِي عَلَى طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي صَلَّى فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٤٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَتَحَرَّى أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيقِ فَيُصَلِّي فِيهَا وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيهَا وَأَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ. قَالَ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ وَسَأَلْتُ سَالِمًا فَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْأَمْكِنَةِ كُلِّهَا إِلَّا أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ.

٤٤٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ يَعْتَمِرُ وَفِي حَجَّتِهِ حِينَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ وَكَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتَّى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةٍ وَلَا عَلَى الْأَكَمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ ثَمَّ خَلِيجٌ يُصَلِّي عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَهُ فِي بَطْنِهِ كُثُبٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ يُصَلِّي فَدَحَا السَّيْلُ فِيهِ بِالْبَطْحَاءِ حَتَّى دَفَنَ ذَلِكَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي فِيهِ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ الَّذِي دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي

اور اپنے سجدے جیسا سجدہ کیا یا اس سے بھی لمبا، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ بعض اوقات لوگوں نے پوچھا پھر سلام پھیرا تو فرماتے: مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے فرمایا: پھر سلام پھیرا۔

وہ مساجد جو مدینہ منورہ کے راستوں پر ہیں اور وہ جگہیں جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ سالم بن عبداللہ کو میں نے دیکھا کہ راستے میں چند مقامات تھے جنہیں تلاش کر کے وہاں نماز پڑھا کرتے اور بتایا کرتے کہ ان کے والد ماجد ان میں نماز پڑھا کرتے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان مقامات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان مقامات میں نماز پڑھا کرتے تھے اور میں نے سالم سے پوچھا تو انہیں تمام مقامات کے بارے میں نافع سے موافقت کرتے پایا، دونوں کا اختلاف اس مسجد میں ہے جو روحاء کی بلندی پر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمرہ کرتے وقت ذوالحلیفہ میں اترتے اور حجۃ الوداع میں ببول کے درخت کے نیچے اترے جہاں ذوالحلیفہ کی مسجد ہے۔ جب اس راستے غزوہ یا حج یا عمرے سے لوٹتے تو وادی کے نشیب میں اترتے۔ جب وادی کی گہرائی سے اوپر آتے تو اونٹنی کو بطحاء میں بٹھاتے جو وادی کے مشرقی کنارے پر ہے اور صبح تک وہیں آرام فرماتے۔ یہ وہ جگہ نہیں جہاں پتھروں والی مسجد ہے اور نہ اس ٹیلے پر جہاں مسجد بنی ہوئی ہے کیونکہ اس جگہ نالہ تھا، حضرت عبداللہ اس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے، اس کے اندر ریت کے تودے تھے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر اس پر نالے سے سیلاب آیا اور وہ جگہ چھپ گئی جہاں حضرت عبداللہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے ان کو یہ بھی بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ بھی نماز پڑھی جہاں چھوٹی مسجد ہے جو روحاء کی بلندی پر واقع مسجد کے قریب ہے۔ حضرت عبداللہ اس مقام کو جانتے تھے جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔ وہ فرماتے کہ جب تم مسجد میں نماز پڑھنے کھڑے ہو تو وہ جگہ تمہارے دائیں جانب ہے اور جب تم مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہو تو مسجد راستے کے دائیں کنارے پر ہے۔ اس جگہ اور بڑی مسجد کے درمیان یا قریب ایک پتھر کا نشان ہے۔ حضرت ابن عمر اس پہاڑی کے پاس بھی نماز

كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَمَّ عَنْ
يَمِينِكَ حِينَ تَقُومُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي وَذَلِكَ الْمَسْجِدُ
عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيُمْنَى وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ وَأَنَّ
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ
وَذَلِكَ الْعِرْقُ انْتِهَاءُ طَرَفِهِ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ دُونَ الْمَسْجِدِ
الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ وَ
قَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي
ذَلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ وَيُصَلِّي
أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ
فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّي فِيهِ
الظُّهْرَ وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ
بِسَاعَةٍ أَوْ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ حَتَّى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ
وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُونَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ
وَوِجَاهَ الطَّرِيقِ فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتَّى يُفْضِيَ مِنْ أَكَمَةٍ
دُوَيْنَ بَرِيدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيلَيْنِ وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا فَانْثَنَى
فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلَى سَاقٍ وَفِي سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيرَةٌ
وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَّى فِي طَرَفِ تَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ
إِلَى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ عَلَى
الْقُبُورِ رَضْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ عِنْدَ سَلَمَاتِ
الطَّرِيقِ بَيْنَ أُولَئِكَ السَّلَمَاتِ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرُوحُ مِنَ
الْعَرْجِ بَعْدَ أَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ
فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ
يَسَارِ الطَّرِيقِ فِي مَسِيلٍ دُونَ هَرْشَى ذَلِكَ الْمَسِيلُ لَاصِقٌ
بِكُرَاعِ هَرْشَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ قَرِيبٌ مِنْ غَلْوَةٍ وَ
كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى سَرْحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ السَّرَحَاتِ

پڑھا کرتے جو روحاء کے آخری کنارے پر ہے اور اس پہاڑی کا ایک سرا
مسجد کے قریب ہے۔ وہ مسجد کی طرف کو جاتے ہوئے اسی پہاڑی اور روحا
کے آخری حصے کے درمیان ہے۔ اب وہاں ایک اور مسجد بنائی ہے جب
حضرت عبداللہ بن عمر اس مسجد میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اسے بائیں
طرف چھوڑ دیتے اور آگے پہاڑی کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت
عبداللہ روحاء سے صبح کے وقت چلتے پھر ظہر نہ پڑھتے مگر اس جگہ پہنچ
کر۔ صبح تک ظہر کی نماز پھر یہاں ادا کرتے۔ حضرت عبداللہ نے اُن سے
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رویثہ کے قریب راستے
کے دائیں جانب سامنے کی سایہ دار درخت نیز وسیع اور نرم مقام میں
اترتے یہاں تک کہ آپ اس ٹیلے سے گزر جاتے جو رویثہ سے تقریباً
دو میل ہے۔ اس درخت کا اوپر والا حصہ ٹوٹ گیا اور وہ درمیان سے
دوہرا ہو گیا ہے جب صرف اپنے تنے پر قائم ہے اور اس کے قریب کئی ٹیلے
ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اس ٹیلے کے نالے پر نماز پڑھی جو عرج کے پیچھے ہے جبکہ تم ہضبہ کی طرف
جا رہے ہو۔ اس مسجد کے قریب دو یا تین قبریں ہیں اور قبروں کے اوپر بیچ
پتھر ہیں راستے کی دائیں جانب درختوں کے پاس جو راستے میں ہیں وہاں حضرت
عبداللہ دوپہر کو درختوں کے درمیان سورج ڈھلنے کے بعد دوپہر کو عرج سے
چلتے اور اس مسجد میں نماز ظہر پڑھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے انہیں بتایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن بڑے درختوں کے پاس اُترتے جو
ہرشی کے قریب والی گھاٹی سے ملے ہوئے ہیں اور راستے سے تقریباً
تیر کا فاصلہ ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر اس درخت کی طرف نماز پڑھا
کرتے جو راستے کے زیادہ قریب اور سب سے اونچا ہے اور حضرت
عبداللہ بن عمر نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس گھاٹی میں اترا کرتے تھے جو مر الظہران
کے قریب مدینہ منورہ کی جانب ہے جب صفراوات سے اترتے تو اس
گھاٹی کے نشیب میں راستے کی بائیں جانب اترتے اور یہ مکہ مکرمہ کو جاتے ہوئے ہے
پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منزل اور راستے کے درمیان
پتھر کی مار کا فاصلہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے انہیں بتایا کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذی طوی میں اُترتے تو وہاں رات گزارتے اور نماز
فجر پڑھ کر مکہ مکرمہ کی جانب بڑھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

إِلَى الطَّرِيقِ وَهِيَ أَطْوَلُ مِنْهَا وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَدْنَى مَرِّ الظَّهْرَانِ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ يَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ يَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذَلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ إِلَّا رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى وَيَبِيتُ حَتَّى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ

نماز پڑھنے کی جگہ سخت ٹیلے پر تھی اور اس مسجد میں نہیں جو وہاں بنائی گئی ہے بلکہ اس سے نیچے سخت ٹیلے پر تھی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پہاڑ کے دونوں کناروں کی طرف متوجہ ہوتے جو جانب کعبہ اس کے اور اونچے پہاڑ کے درمیان ہے۔ پھر انہوں نے اس مسجد کو وہاں بنائی گئی ہے بائیں جانب رکھا جو ٹیلے کے کنارے پر ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے پر ہے جب کہ تم ٹیلے سے تقریباً دس گز جگہ چھوڑ دو۔ پھر اس پہاڑ کے دونوں کناروں کے سامنے نماز پڑھو جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کن مسجدوں اور مقامات میں نماز پڑھنے کی پوری کوشش کیا کرتے جہاں حضرت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہوتی۔ اس سے صحابہ کرام کے زاویہ نظر کا بخوبی پتہ چل رہا ہے نیز یہ بھی بخوبی معلوم ہو رہا ہے کہ ان بزرگوں کی نظر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آثار متبرکہ کا مقام کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ترکوں نے اپنے دور اقتدار میں آثار متبرکہ کی اسی طرح حفاظت کی جیسے مسلمانوں کو کرنی چاہیے اور ایسے جملہ مقامات پر انہوں نے یادگاریں تعمیر کر کے ایک جانب انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنے کا ثبوت دیا اور دوسری جانب مسلمانوں کی رہنمائی کا سامان فراہم کر دیا۔ ان کے بعد گورنمنٹ برطانیہ نے حجاز مقدس پر گندم نما جو فروش مسلمانوں کو مسلط کر دیا جنہوں نے محبت کی ایسی تمام نشانیوں کو مٹا دیا اور آثار متبرکہ کے ساتھ وہ سلوک کیا جس کی غیر مسلم بھی کبھی جرأت نہیں کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جملہ متعلقین اسلام کو اسلام کی حقیقی برکات سے لذت یاب ہونے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

بَابُ ۳۳ سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

امام کا سترہ پیچھے والوں کا بھی سترہ ہے

۴۶۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ أَتَانٍ وَّأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ ۔

۴۶۷ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ ۔

۴۶۸ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ ۔

بَابُ ۳۳۲ قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِيْ أَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْمُصَلِّيْ وَالسُّتْرَةِ ۔

۴۶۹ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ ۔

۴۷۰ ۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا ۔

بَابُ ۳۳۳ الصَّلٰوةِ إِلَى الْحَرْبَةِ ۔

۴۷۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا ۔

بَابُ ۳۳۴ الصَّلٰوةِ إِلَى الْعَنَزَةِ ۔

۴۷۲ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِيْ

گیا اور اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ میں دیوار کے بغیر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ میں ایک صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عید کے روز باہر تشریف لاتے تو نیزے کا حکم فرماتے جو آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا تھا پس اُس کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور سفر میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے پھر اُمراء نے اسے اپنا لیا۔

عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بطحاء میں نماز پڑھائی کہ آپ کے سامنے نیزہ تھا۔ ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں جبکہ سامنے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

نمازی اور سُترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیے۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان بکری کے گزرنے کی جگہ کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔

یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مسجد کی دیوار منبر کے اتنی قریب تھی جس میں سے بمشکل بکری گزر سکے۔

نیزے کی طرف نماز پڑھنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نیزہ گاڑا جاتا اور آپ اُس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے۔

برچھی کی طرف نماز پڑھنا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرُّونَ مِنْ وَرَائِهَا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو وضو کر کے آپ نے ہمیں نماز ظہر و عصر پڑھائی اور آپ کے سامنے برچھی گاڑی ہوئی تھی جس کے پرے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ أَوْ عَصًا أَوْ عَنَزَةٌ وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الْإِدَاوَةَ۔

عطا بن ابی میمونہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پیچھے جاتے۔ ہمارے ساتھ چھڑی یا لاٹھی یا برچھی اور پانی کی چھاگل ہوتی۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہو جاتے تو ہم وہ چھاگل آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے۔

بَاب ۳۳۳ السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا

مکہ وغیرہ میں سترہ کرنا

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے بطحا میں ظہر و عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے برچھی نصب کی گئی۔ آپ نے وضو کیا تو لوگ آپ کے وضو کا پانی اپنے اوپر ملنے لگے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس پانی سے وضو فرماتے اور اسے آپ کے جسم اطہر کو مس کرنے کا شرف حاصل ہوتا، اس پانی کی صحابہ کرام کی نگاہ میں کیا قدر و قیمت تھی وہ اس حدیث اور اس مضمون کی دیگر احادیث سے واضح ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے اس فعل و نظر کو جاننے کی غرض سے حدیث ۱۸۴ کا حاشیہ پھر ملاحظہ فرما لیجیے تاکہ حقیقت نفس الامری نگاہ عبرت کے سامنے آ جائے۔ ویسے وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

بَاب ۳۳۴ الصَّلَاةِ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ

وَقَالَ عُمَرُ الْمُصَلُّونَ أَحَقُّ بِالسَّوَارِي مِنَ الْمُتَحَدِّثِينَ إِلَيْهَا وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ فَأَدْنَاهُ إِلَى سَارِيَةٍ فَقَالَ صَلِّ إِلَيْهَا۔

ستون کی طرف نماز پڑھنا

حضرت عمر نے فرمایا کہ نمازیوں کو باتیں کرنے والوں کی نسبت ستونوں کی طرف نماز پڑھنا زیادہ مناسب ہے اور حضرت ابن عمر نے ایک آدمی کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ایک ستون کے قریب کر کے فرمایا کہ اس کی طرف پڑھو۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا۔

یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس ستون کے پاس نماز پڑھتا جو مصحف کے پاس ہے۔ میں عرض گزار ہوا: اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کے پاس خاص طور پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۴۷۶ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ أَدْرَكْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ وَزَادَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلیل القدر اصحاب کو مغرب کے وقت ستونوں کی طرف لپکتے ہوئے دیکھا ــــ شعبہ عمرو حضرت انس سے مزید روایت ہے۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آتے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بَيْنَ السَّوَارِيْ فِيْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ ٭

جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا۔

۴۷۷ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَأَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلَى أَثَرِهِ فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَيْنَ صَلَّى قَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ ٭

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور حضرت اسامہ بن زید حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال بھی۔ کافی دیر کے بعد باہر نکل آئے اور میں اندر داخل ہونے والا پہلا شخص تھا میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ کہاں نماز پڑھی؟ فرمایا کہ اگلے دو ستونوں کے درمیان۔

۴۷۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى وَقَالَ لَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ فَقَالَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ ٭

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے اور حضرت اسامہ بن زید حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی بھی۔ دروازہ بند کر کے کچھ دیر اندر رہے۔ باہر نکلنے پر میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ فرمایا کہ ایک ستون کو بائیں جانب ایک کو دائیں جانب رکھا اور تین ستون آپ کے پیچھے تھے اور ان دنوں بیت اللہ کے چھ ستون تھے، پھر نماز پڑھی ــــ اور ہم سے اسماعیل نے فرمایا کہ امام مالک نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ دائیں جانب دو ستون رکھے۔

بَابٌ

حضور کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا

۴۷۹ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ وَجْهِهِ حِينَ يَدْخُلُ وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهِ فَمَشَى حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ صَلَّى يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِهِ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ قَالَ وَلَيْسَ عَلَى أَحَدِنَا بَأْسٌ إِنْ صَلَّى فِي أَيِّ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ میں داخل ہوتے تو داخل ہوتے وقت سامنے کی طرف چلے جاتے اور دروازہ کو پس پشت کر لیتے اور چلتے رہتے یہاں تک کہ ان کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان تقریباً تین گز فاصلہ رہ جاتا اس جگہ نماز پڑھنے کی کوشش کرتے جو انہیں حضرت بلال نے بتائی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے کسی کے لیے کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ وہ بیت اللہ کے جس گوشے میں چاہے نماز پڑھے

ثوبي البيت فعله.

ہے۔

ف: حدیث ۴۰۲ تا ۴۷۴ اور باب ۲۲۶ کے ترجمۃ الباب والی حدیث سے اس بات کی وضاحت ہو رہی ہے کہ صحابہ کرام اُن جگہوں پر نماز پڑھنے کی پوری کوشش کیا کرتے تھے جن مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی نماز ادا فرمائی ہو ___ آخر کیوں؟ کیا پروردگار عالم نے قرآن کریم میں انہیں ایسا کرنے کا حکم فرمایا تھا؟ کیا رحمت دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایسا کیا کرو؟ ___ جواب نفی میں ہوگا کیونکہ کسی آیت یا حدیث کے اندر واضح طور پر ایسا حکم وارد نہیں ہوا ہے۔ پھر صحابہ کرام جیسی تعلیماتِ اسلامیہ کی پکی ہستیاں ایسا کیوں کرتی تھیں؟ اُن نہ ماننے والوں کے ایمان افروز خارجیت سوز نظریہ کو سمجھنے کی غرض سے حدیث ۴۱۱ کا حاشیہ ذہن میں رکھنا چاہیے۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْق۔

باب الصلوٰة على الراحلة والبعير والشجر والرحل

سواری، اُونٹ، درخت اور پالان کی طرف نماز پڑھنا۔

۴۸۰۔ حدثنا محمد بن أبي بكر المقدمي البصري قال نا معتمر بن سليمان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يعرض راحلته فيصلي إليها قلت أفرأيت إذا هبت الركاب قال كان يأخذ الرحل فيعدله فيصلي إلى آخرته أو قال مؤخره وكان ابن عمر يفعله.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کو ترچھی بٹھاتے اور اُس کی طرف نماز پڑھا کرتے ہیں (عبیداللہ) نے کہا کہ جب سواریاں چلی جائیں؟ فرمایا کہ آپ کجاوہ لے کر برابر کر لیتے اور اس کی لکڑی کی طرف نماز پڑھ لیتے اور حضرت ابن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔

باب الصلوٰة إلى السرير

چارپائی کی طرف نماز پڑھنا

۴۸۱۔ حدثنا عثمان ابن أبي شيبة قال نا جرير عن منصور عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت أعدلتمونا بالكلب والحمار لقد رأيتني مضطجعة على السرير فيجيء النبي صلى الله عليه وسلم فيتوسط السرير فيصلي فأكره أن أسنحه فأنسل من قبل رجلي السرير حتى أنسل من لحافي.

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تم نے ہمیں کتے اور گدھے کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے اپنے آپ کو چارپائی پر لیٹی ہوئی دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آکر چارپائی کے درمیان میں سامنے نماز پڑھتے۔ میں اس کو ناپسند کرتی لہٰذا پائنتی کی جانب سے کھسک کر اپنے لحاف سے نکل جاتی۔

باب يرد المصلي من مر بين يديه

ورد ابن عمر في التشهد وفي الكعبة وقال إن أبى إلا أن يقاتله فقاتله.

نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روک دے

اور حضرت ابن عمر نے تشہد اور کعبہ کے اندر روکا اور فرمایا کہ اگر انکار کرے اور بغیر لڑے نہ مانے تو اس سے لڑے۔

۴۸۲۔ حدثنا أبو معمر قال نا عبد الوارث قال نا يونس عن حميد بن هلال عن أبي صالح أن أبا سعيد قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا آدم بن أبي إياس قال نا سليمان بن المغيرة قال نا حميد بن

ابو معمر، عبدالوارث، یونس، حمید بن ہلال، ابو صالح، حضرت ابو سعید، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ___ آدم بن ابی ایاس، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال عدوی، ابو صالح السمان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمعہ کے روز نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کسی چیز

وهلال يعني العدوي قال نا أبو صالح السمان قال رأيت أبا سعيد الخدري في يوم جمعة يصلي إلى شيء يستره من الناس فأراد شاب من بني أبي معيط أن يجتاز بين يديه فدفع أبو سعيد في صدره فنظر الشاب فلم يجد مساغا إلا بين يديه فعاد ليجتاز فدفعه أبو سعيد أشد من الأولى فنال من أبي سعيد ثم دخل على مروان فشكا إليه ما لقي من أبي سعيد ودخل أبو سعيد خلفه على مروان فقال ما لك ولابن أخيك يا أبا سعيد قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول إذا صلى أحدكم إلى شيء يستره من الناس فأراد أحد أن يجتاز بين يديه فليدفعه فإن أبى فليقاتله فإنما هو شيطان۔

کو لوگوں سے سترہ بنایا ہوا ہے۔ بنی ابی معیط کے ایک نوجوان نے آپ کے سامنے سے گزرنا چاہا۔ حضرت ابوسعید نے اس کے سینے میں ٹھوکا لگایا۔ نوجوان نے گزرنے کا کوئی اور راستہ نہ دیکھا تو پھر گزرنے لگا۔ حضرت ابوسعید نے پہلے سے سخت دھکا دیا۔ وہ حضرت ابوسعید سے ناراض ہو کر مروان کے پاس چلا گیا اور جو کچھ حضرت ابوسعید نے کیا تھا اس کی شکایت کی اور حضرت ابوسعید بھی اس کے پیچھے مروان کے پاس پہنچ گئے۔ مروان نے کہا اے ابوسعید آپ کا اور آپ کے بھتیجے کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور لوگوں سے سترہ کر لے۔ پھر کوئی آگے سے گزرنا چاہے تو اسے روکے۔ اگر نہ رکے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

باب ۳۳۲ إثم المار بين يدي المصلي

۴۸۳۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أنا مالك عن أبي النضر مولى عمر بن عبيد الله عن بسر بن سعيد أن زيد بن خالد أرسله إلى أبي جهيم يسأله ماذا سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم في المار بين يدي المصلي فقال أبو جهيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان أن يقف أربعين خيرا له من أن يمر بين يديه قال أبو النضر لا أدري قال أربعين يوما أو شهرا أو سنة۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد نے انہیں حضرت ابو جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے متعلق کیا سنا ہے۔ حضرت ابو جہیم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو وہ آگے سے گزرنے کی نسبت چالیس سال کھڑے رہنے کو بہتر شمار کرے۔ ابوالنضر نے کہا۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے چالیس دن کہا یا مہینے یا سال۔

باب ۳۳۳ استقبال الرجل الرجل وهو يصلي وكره عثمان أن يستقبل الرجل وهو يصلي وهذا إذا اشتغل به فأما إذا لم يشتغل به فقد قال زيد بن ثابت ما باليت إن الرجل لا يقطع صلاة الرجل۔

نماز پڑھتے ہوئے ایک آدمی کا دوسرے کی طرف منہ کرنا

حضرت عثمان کے نزدیک یہ مکروہ ہے کہ نماز میں ایک آدمی دوسرے کی طرف دیکھے اور یہ اس صورت میں ہے جب کہ وہ اس میں مشغول ہو جائے اور اگر مشغول نہ ہو تو حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ہے کیونکہ کوئی کسی کی نماز نہیں توڑ دیتا۔

۴۸۴۔ حدثنا إسماعيل بن خليل قال أنا علي بن مسهر عن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة أنه ذكر عندها ما يقطع الصلاة فقالوا يقطعها الكلب

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ذکر ہوا کہ کیا چیزیں نماز کو توڑ دیتی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ اسے کتا گدھا اور عورت توڑ دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے ہمیں کتے یا

وَالْحِمَارِ وَالْمَرْأَةِ فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُونَا كِلَابًا لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي لَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيرِ فَتَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ.

بَابُ الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّائِمِ

۴۸۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى قَالَ نَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ.

بَابُ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْأَةِ

۴۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ.

بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ

۴۸۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا الْأَعْمَشُ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ ح قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُو لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ.

دیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر لیٹی رہتی۔ مجھے کوئی ضرورت ہوتی تو سامنے سے گزرنا ناپسند کرتی اور آہستہ سے نکل جاتی ـــــ اعمش ابراہیم اسود نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں فرش پر آپ کے سامنے ترچھی سوئی رہتی۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نفل پڑھنا

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سوئی رہتی اور میرے دونوں پیر آپ کے قبلے کی طرف ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے پس میں اپنے پیروں کو سمیٹ لیتی اور جب کھڑے ہوتے تو پھیلا لیتی۔ انہوں نے فرمایا کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

عمرو بن حفص بن غیاث، ان کے والد ماجد، اعمش، ابراہیم، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ـــــ اعمش، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ذکر ہوا کہ کتا، گدھا اور عورت روبرو ہوں تو نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں سے تشبیہ دے دی۔ حالانکہ خدا کی قسم میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں چارپائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی۔ جب مجھے کوئی ضرورت پڑتی تو بیٹھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف دینا ناپسند کرتی لہٰذا میں آپ کے قدموں کے پاس سے کھسک جاتی۔

۴۸۸ ۔ حدثنا اسحٰق بن ابراھیم قال انا یعقوب بن ابراھیم قال نا ابن اخی ابن شھاب انه سأل عمه عن الصلٰوة یقطعها شیء؟ قال لا یقطعها شیء اخبرنی عروة بن الزبیر ان عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم فیصلی من اللیل وانی لمعترضة بینه وبین القبلة علی فراش اهله ۔

ابن شہاب کے بھتیجے نے اپنے چچاجان سے پوچھا کہ کیا کوئی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے؟ فرمایا کہ کوئی چیز نہیں توڑتی کیونکہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے اور میں آپ کے اور قبلے کے درمیان گھر کے بستر پر عرضاً لیٹی ہوئی ہوتی۔

باب اذا حمل جاریة صغیرة علی عنقه فی الصلٰوة

جب چھوٹی بچی کو نماز کے دوران اپنی گردن پر اٹھائے رکھے۔

۴۸۹ ۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال انا مالک عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن عمرو بن سلیم الزرقی عن ابی قتادة الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی وھو حامل امامة بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولابی العاص بن ربیعة بن عبد شمس فاذا سجد وضعها واذا قام حملها ۔

عمرو بن سلیم نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اٹھایا کرتے جو حضرت ابو العاص بن ربیعہ بن عبد شمس سے تھیں۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو اسے بٹھا دیتے اور جب قیام فرماتے تو اسے اٹھا لیتے۔

باب اذا صلی الی فراش فیه حائض

جب اس بستر کی طرف نماز پڑھے جس میں حائضہ ہو۔

۴۹۰ ۔ حدثنا عمرو بن زرارة قال نا ھشیم عن الشیبانی عن عبد اللہ بن شداد بن الھاد قال اخبرتنی خالتی میمونة بنت الحارث قالت کان فراشی حیال مصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فربما وقع ثوبه علی وانا علی فراشی ۔

عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ مجھ سے میری خالہ جان حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دیتے ہوئے فرمایا: میرا بستر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلے کے سامنے ہوتا اور بعض اوقات آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا حالانکہ میں اپنے بستر میں ہی ہوتی تھی۔

۴۹۱ ۔ حدثنا ابو النعمان قال نا عبد الواحد بن زیاد قال نا الشیبانی سلیمان قال نا عبد اللہ بن شداد بن الھاد قال سمعت میمونة تقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا الی جنبه نائمة فاذا سجد اصابنی ثوبه وانا حائض ۔

عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے اور میں آپ کے پہلو میں سوئی رہتی۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

باب ھل یغمز الرجل امرأته عند السجود لکی یسجد

کیا آدمی سجدے کے وقت اپنی بیوی کو دبا سکتا ہے تاکہ سجدہ کر سکے۔

۴۹۲ ۔ حدثنا عمرو بن علی قال نا یحیی قال نا عبید اللہ

قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالُوْا يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاِنِّيْ لَمُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا ۔

نے فرمایا تم نے برا کیا کہ ہمیں کتے اور گدھے کے برابر کردیا حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی جب سجدے کا ارادہ فرماتے تو میرے پیروں کو دبا دیتے لہٰذا میں انہیں اکٹھے کرلیتی۔

ف: شروع اسلام میں نمازی کے سامنے سے کتا، گدھا گزر جاتا تو اسے ناقض نماز شمار کیا جاتا۔ اسی طرح عورت کے گزرنے کو بھی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ۴۸۳ سے ۴۹۲ تک اسی غرض سے پیش کی ہیں کہ نمازی کے سامنے سے کتا، گدھا یا عورت گزر جائے تو اس کی نماز قطعاً فاسد نہیں ہوتی۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ ۔

بَابٌ ٣٥٥ اَلْمَرْاَةُ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّيْ شَيْئًا مِّنَ الْاَذٰى

عورت کا نمازی سے گندگی کو دور کرنا۔

٤٩٣ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ السُّرْمَارِيُّ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ نَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اِذْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰى هٰذَا الْمُرَائِيْ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ اِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا فَيَجِيْءُ بِهٖ ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثُمَّ سَمّٰى اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَّعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس اثنا میں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کی ایک جماعت مجلس جمائے ہوئے تھی کہ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا۔ کیا تم اس دکھاوا کرنے والے کو نہیں دیکھتے کون ہے تم میں سے جو آل فلاں کے ذبح کردہ اونٹ کے پاس جائے اور وہاں سے گوبر، خون اور اوجھری لائے، پھر اسے مہلت دے، یہاں تک کہ جب سجدہ میں جائے تو اس کے کندھوں کے درمیان رکھ دے۔ مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں ہی رہے اور وہ ہنسے یہاں تک کہ ہنسی کے مارے ایک دوسرے پر جھک گئے۔ کسی نے جاکر حضرت فاطمہ کو بتایا جو لڑکی تھیں۔ پس وہ دوڑتی ہوئی آئیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں ہی رہے یہاں تک کہ انہوں نے آپ سے ہٹایا اور ان کی جانب متوجہ ہو کر برا بھلا کہنے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو کہا۔ اے اللہ! قریش کو سنبھال اے اللہ! قریش کو سنبھال، اے اللہ! قریش کو سنبھال۔ پھر نام لیے۔ اے اللہ! عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو سنبھال۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے انہیں غزوۂ بدر کے روز پچھاڑے ہوئے مردے دیکھا۔ پھر گھسیٹ کر بدر کے ایک کنوئیں میں ڈال دیے گئے۔ پھر رسول اللہ

بِئْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کنوئیں والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

ف: مشرکین مکہ کے سرداروں نے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کی حد کر دی تو رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی ہلاکت کے لیے دعا فرمائی۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے کافروں کے ان سرداروں کو غزوۂ بدر کے میدان میں ہلاک کر دیا۔ فتح کے بعد صحابۂ کرام نے ان لوگوں کو کتوں کی طرح گھسیٹ کر ایک گڑھے میں ڈال دیا تھا ——— پھر بھی اگر کوئی یہی کہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، تو ایسے لوگوں سے یہی کہا جا سکتا ہے:

مانگ رحمٰن سے توفیقِ دیں مانگ لو
نورِ ایمان صدقِ یقیں مانگ لو

پارہ —— ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ

نماز کے اوقات

بَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَفَضْلِهَا وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا وَقَّتَهٗ عَلَيْهِمْ

۴۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيْرَةُ اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ اِعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهٖ اَوَ اِنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ

نماز کے اوقات اور اُن کی فضیلت۔ ارشادِ ربانی ہے:۔ بے شک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقتوں میں فرض کی گئی ہے (۴: ۱۰۳) یعنی ان کے وقت مقرر کر دیئے ہیں۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ایک روز عمر بن عبد العزیز نے نماز مؤخر کر دی تو اُن کے پاس عروہ بن زبیر تشریف لائے اور انہیں بتایا کہ عراق میں ایک روز حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز مؤخر کر دی تو اُن کے پاس حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا۔ اے مغیرہ! یہ کیا ہے؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، پھر کہا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ عمر نے عروہ سے کہا: خوب غور کیجئے کہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟ کیا حضرت جبریل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نماز کے اوقات مقرر کیے؟ عروہ نے فرمایا کہ اسی طرح بشیر بن ابو مسعود اپنے والد ماجد کے واسطے سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ عروہ نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھتے اور دھوپ ان کے حجرے میں ہوتی اس سے پہلے کہ وہ بلند ہو۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

ارشادِ خداوندی ہے: اسی کی طرف رجوع کرتے رہو اور اس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرک نہ ہو (۳۰: ۳۱)

۴۹۵ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبَّادٌ وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذْهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَيَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالنَّقِيرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبد القیس کے وفد والے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں اور آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ ہمیں ایسی چیزوں کا حکم فرمایئے جنہیں ہم آپ سے حاصل کر کے اپنے پچھلے افراد کو ان کی طرف دعوت دیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے تمہیں روکتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا۔ پھر اس کی تفسیر فرمائی کہ گواہی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک میں اس کا رسول ہوں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور غنیمت سے خمس مجھے ادا کرنا۔ اور تمہیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، روغنی گھڑے اور چوبی برتن سے منع کرتا ہوں۔

بَابُ ٥٣ الْبَيْعَةِ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ

نماز قائم کرنے پر بیعت ہونا

۴۹۶ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ نَا قَيْسٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

قیس سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

بَابُ ٥٤ الصَّلَاةُ كَفَّارَةٌ

نماز کفارہ ہے

۴۹۷ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قُلْتُ أَنَا كَمَا قَالَهُ قَالَ إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيءٌ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ قَالَ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ وَلَكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ إِذًا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا قُلْنَا أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ الْبَابُ عُمَرُ

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ تم میں سے فتنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کس کو یاد ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ اس بارے میں دلیر ہیں۔ میں نے کہا کہ انسان کا وہ فتنہ جو اس کی بیوی، مال، اولاد اور ہمسائے میں ہوتا ہے اس کو نماز، روزہ، صدقہ اور امر و نہی دور کر دیتے ہیں۔ فرمایا کہ کیا میری مراد یہ ہے؟ بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی موجوں کی طرح امڈ آئے گا۔ میں نے کہا۔ اے امیر المومنین آپ کو اس سے کیا خطرہ جب کہ آپ کے اور اس کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا کہ توڑا جائے گا۔ کہا پھر کبھی بند نہیں ہوگا۔ ہم نے کہا۔ کیا حضرت عمر دروازے کو جانتے تھے؟ کہا ہاں، جیسے رات کے بعد اگلی کل کو۔ میں نے ان سے وہ حدیث بیان کی جو غلط نہیں تھی۔ ہم حضرت حذیفہ سے پوچھتے ہوئے ڈرے تو ہم نے مسروق سے پوچھنے کو کہا۔ فرمایا کہ دروازہ حضرت عمر تھے۔

۴۹۸ - حدثنا قتيبة قال حدثنا يزيد بن زريع عن سليمان التيمي عن أبي عثمان النهدي عن ابن مسعود أن رجلا أصاب من امرأة قبلة فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره فأنزل الله عز وجل أقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل إن الحسنات يذهبن السيئات فقال الرجل يا رسول الله ألي هذا قال لجميع أمتي كلهم ۔

باب ۳۵۵ فضل الصلوة لوقتها ۔

۴۹۹ - حدثنا أبو الوليد هشام بن عبد الملك الطيالسي قال حدثنا شعبة قال الوليد بن العيزار أخبرني قال سمعت أبا عمرو الشيباني يقول حدثنا صاحب هذه الدار وأشار إلى دار عبد الله قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم أي العمل أحب إلى الله قال الصلوة على وقتها قال ثم أي قال ثم بر الوالدين قال ثم أي قال الجهاد في سبيل الله قال حدثني بهن ولو استزدته لزادني ۔

باب ۳۵۶ الصلوات الخمس كفارة للخطايا إذا صلاهن لوقتهن في الجماعة وغيرها ۔

۵۰۰ - حدثني إبراهيم بن حمزة قال حدثنا ابن أبي حازم والدراوردي عن يزيد بن عبد الله عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أرأيتم لو أن نهرا بباب أحدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا ما تقول ذلك يبقي من درنه قالوا لا يبقي من درنه شيئا قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بها الخطايا ۔

باب ۳۵۷ في تضييع الصلوة عن وقتها

۵۰۱ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا مهدي عن غيلان عن أنس قال ما أعرف شيئا مما كان

ابوعثمان نہدی سے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کو بوسہ دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے "نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں پر اور کچھ رات گئے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں" (ہود ۱۱۴)۔ وہ شخص عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا یہ میرے ہی لیے ہے؟ فرمایا کہ میری ساری امت کے لیے۔

وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت

ابوعمرو شیبانی سے روایت ہے کہ ہمیں اس گھر والے نے حدیث بیان کی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔ کہا کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ فرمایا کہ یہ باتیں مجھے بتائیں اور اگر میں مزید پوچھتا تو اور بتا دیتے۔

پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں جب کہ انہیں وقت پر جماعت وغیرہ سے پڑھا جائے۔

ابراہیم بن حمزہ، ابن ابی حازم اور دراوردی، یزید بن عبداللہ، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، بھلا بتاؤ تو سہی اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو کیا کہتے ہو کہ اس کے جسم پر میل کچیل باقی رہ جائے گا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ فرمایا کہ یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

نماز کو بے وقت پڑھنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کسی ایک چیز کو بھی نہیں جانتا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی طرح ہو۔

عن عهد النبي صلى الله عليه وسلم قيل الصلاة قال أليس صنعتم ما صنعتم فيها ۔

عرض کی گئی کہ نماز تو ہے فرمایا کیا وہ تم نے نہیں کیا جو اس میں کیا ہے۔

۵۰۲ - حدثنا عمرو بن زرارة قال أخبرنا عبد الواحد بن واصل أبو عبيدة الحداد عن عثمان بن أبي رواد أخي عبد العزيز قال سمعت الزهري يقول دخلت على أنس بن مالك بدمشق وهو يبكي فقلت ما يبكيك فقال لا أعرف شيئا مما أدركت إلا هذه الصلاة وهذه الصلاة قد ضيعت وقال بكر بن خلف حدثنا محمد بن بكر البرساني قال أخبرنا عثمان بن أبي رواد نحوه ۔

زہری سے روایت ہے کہ میں دمشق میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ رو رہے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو اس طرح ہو جیسی میں نے پائی تھی سوائے نماز کے اور یہ نماز بھی ضائع کر دی گئی ہے ــــ بکر بن خلف، محمد بن بکر برسانی نے عثمان بن ابو رواد سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

باب ۳۵۸ المصلي يناجي ربه ۔

نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے

۵۰۳ - حدثنا مسلم بن إبراهيم قال حدثنا هشام عن قتادة عن أنس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إن أحدكم إذا صلى يناجي ربه فلا يتفلن عن يمينه ولكن تحت قدمه اليسرى ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ پس دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔

۵۰۴ - حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا يزيد بن إبراهيم قال حدثنا قتادة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اعتدلوا في السجود ولا يبسط أحدكم ذراعيه كالكلب وإذا بزق فلا يبزقن بين يديه ولا عن يمينه فإنه يناجي ربه وقال سعيد عن قتادة لا يتفل قدامه أو بين يديه ولكن عن يساره أو تحت قدميه وقال شعبة لا يبزق بين يديه ولا عن يمينه ولكن عن يساره أو تحت قدمه وقال حميد عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم لا يبزق في القبلة ولا عن يمينه ولكن عن يساره أو تحت قدمه ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سجدوں میں اعتدال کیا کرو اور تم میں سے کوئی بھی کتوں کی طرح منہ نہ بچھائے اور جب تھوکے تو اپنے سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے ــــ سعید نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ اپنے آگے اور سامنے نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پیر کے نیچے تھوکے ــــ حمید نے حضرت انس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے قبلہ کی طرف اور دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پیر کے نیچے تھوکے۔

ف: ان دونوں حدیثوں میں بھی نمازی کو وہی حکم دیا گیا ہے جو حدیث ۳۹۳ سے ۴۰۲ تک کی گیارہ حدیثوں میں دیا گیا تھا۔ حدیث ۵۰۳ اور ۵۰۴ کا مفہوم سمجھنے کی غرض سے حدیث ۴۰۲ کا حاشیہ بھی ملاحظہ فرمایا جائے۔

باب ۳۵۹ الإبراد بالظهر في شدة الحر

سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا

۵۰۵ - حدثنا أيوب بن سليمان قال حدثنا أبو بكر

ایوب بن سلیمان، ابوبکر، سلیمان، صالح بن کیسان، اعرج عبدالرحمن

عن سليمان قال صالح بن كيسان حدثنا الأعرج عبد الرحمن وغيره عن أبي هريرة ونافع مولى عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر أنهما حدثاه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا اشتد الحر فأبردوا بالصلاة فإن شدة الحر من فيح جهنم۔

وغیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہے۔

۵۰۶ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن المهاجر أبي الحسن سمع زيد بن وهب عن أبي ذر قال أذن مؤذن النبي صلى الله عليه وسلم الظهر فقال أبرد أبرد أو قال انتظر انتظر وقال شدة الحر من فيح جهنم فإذا اشتد الحر فأبردوا عن الصلاة حتى رأينا فيء التلول۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مؤذن اذان کہنے لگا تو آپ نے فرمایا۔ ٹھنڈا کرو ٹھنڈا کرو یا فرمایا کہ انتظار کرو، انتظار کرو اور فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو۔ یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔

۵۰۷ - حدثنا علي بن عبد الله المديني قال حدثنا سفيان قال حفظناه من الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا اشتد الحر فأبردوا بالصلاة فإن شدة الحر من فيح جهنم واشتكت النار إلى ربها فقالت يا رب أكل بعضي بعضا فأذن لها بنفسين نفس في الشتاء ونفس في الصيف فهو أشد ما تجدون من الحر وأشد ما تجدون من الزمهرير۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب گرمی کی شدت ہو تو نماز ٹھنڈی کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔ جہنم نے اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے کہا۔ اے میرے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ پس اسے دو سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک سانس سردی میں اور ایک گرمی میں اور وہ اس سے زیادہ گرم ہے جو تم محسوس کرتے ہو اور وہ اس سے زیادہ سرد ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔

۵۰۸ - حدثنا عمر بن حفص قال حدثنا أبي قال حدثنا الأعمش قال حدثنا أبو صالح عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبردوا بالظهر فإن شدة الحر من فيح جهنم تابعه سفيان ويحيى وأبو عوانة عن الأعمش۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز ظہر کو ٹھنڈی کر کے پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے ۔۔۔ سفیان اور یحییٰ اور ابو عوانہ نے اعمش سے اس کی متابعت کی ہے۔

باب الإبراد بالظهر في السفر

سفر میں ظہر کو ٹھنڈی کرنا

۵۰۹ - حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا مهاجر أبو الحسن مولى لبني تيم الله قال سمعت زيد بن وهب عن أبي ذر الغفاري قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فأراد المؤذن أن يؤذن

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس مؤذن نے ظہر کی اذان کہنا چاہی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو آپ نے

بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَفَيَّؤُ يَتَمَيَّلُ ۔

فرمایا، ٹھنڈا کرو۔ یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو ——— اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یَتَفَیَّؤُ سے مراد مائل ہونا ہے۔

ف: حدیث ۵۰۵ سے ۵۰۹ تک کی پانچوں حدیثوں میں یہی حکم فرمایا گیا ہے کہ جب گرمی کی شدت ہو تو ظہر کی نماز کو دوپہر کی گرمی میں نہ پڑھا جائے بلکہ دن کو ذرا ٹھنڈا ہو لینے دیا جائے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی یہی ہے۔

بَابٌ وَقْتُ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالْهَاجِرَةِ ۔

ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

۵۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سورج ڈھلنے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز ظہر پڑھائی پھر منبر پر کھڑے ہو کر قیامت کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس میں بڑے بڑے امور ہیں پھر فرمایا کہ جو کسی چیز کے متعلق مجھ سے پوچھنا چاہتا ہو تو پوچھ لے اور تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اسی جگہ پر بتاؤں گا۔ پس لوگ بہت زیادہ رونے لگے اور آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھو۔ پس حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھٹنوں کے بل ہو کر عرض گزار ہوئے: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ تو آپ خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ ابھی مجھ پر جنت و جہنم اس دیوار کے گوشے میں پیش کی گئیں، میں نے ایسی بھلی اور بری چیز نہیں دیکھی۔

ف: یہ حدیث اس جگہ پر اگرچہ پوری بیان نہیں کی گئی ہے پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علمی خصوصیت ظاہر کر رہی ہے۔ حضور کا صحابہ کرام کے سامنے اعلان فرمانا کہ تم مجھ سے اس جگہ پر کوئی چیز نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں بتاؤں گا، پھر حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ کا نام ان کے سوال پر بتانا، نیز مسجد نبوی کی ایک دیوار کے اندر جنت و دوزخ آپ کو مثالی صورت میں دکھائی گئیں۔ ان تینوں باتوں پر اگر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کیا جائے تو علم مصطفیٰ کی شاندار وسعتوں کی جھلک سامنے آ جاتی ہے اور کوئی مسلمان اس کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ ہاں انجام کار ہدایت اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے۔

۵۱۱ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ ثُمَّ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے تو ہم میں سے ہر کوئی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا اور آپ اُن میں ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھتے اور سورج ڈھلنے پر ظہر پڑھتے اور عصر جب کہ ہم سے کوئی مدینہ منورہ کے آخر تک جا کر لوٹے تو سورج روشن ہوتا اور مغرب کے بارے میں جو فرمایا میں بھول گیا اور عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں آپ مضائقہ نہ سمجھتے۔ پھر فرمایا کہ نصف رات تک۔ معاذ کا بیان ہے کہ شعبہ نے فرمایا، پھر ایک دفعہ میں اُن سے ملا تو فرمایا، یا تہائی رات تک۔

۵۱۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ فَسَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ ۔

محمد بن مقاتل، عبداللہ، خالد بن عبدالرحمٰن، غالب قطان، بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نمازِ ظہر پڑھتے تو گرمی سے بچنے کی خاطر اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔

بَابُ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ

ظہر کو عصر تک مؤخر کر دینا

۵۱۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَقَالَ أَيُّوبُ لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ قَالَ عَسٰى ۔

جابر بن زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی تو سات اور آٹھ رکعتیں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی۔ ایوب نے کہا کہ شاید بارش والی رات ہوگی؟ فرمایا (جابر بن زید نے) کہ ممکن ہے۔

بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ

عصر کا وقت

۵۱۴ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا ۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے اور دھوپ اُن کے حجرے سے نکلی نہیں ہوتی تھی۔

۵۱۵ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھی اور دھوپ اُن کے حجرے میں تھی، اُن کے حجرے سے سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

۵۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ ؞

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھتے اور دھوپ میرے حجرے میں چمک رہی ہوتی اور سایہ ابھی بلند نہ ہوا ہوتا ــــــ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ امام مالک اور یحییٰ بن سعید اور شعیب اور ابن ابی حفصہ نے وَالشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ کہا ہے۔

۵۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ ؞

سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد محترم دونوں حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ والد ماجد عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نماز کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ دوپہر کی نماز جس کو تم پہلی کہتے ہو اُس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور نماز عصر پڑھتے تو ہم میں سے کوئی اپنے گھر مدینہ منورہ کے آخری کنارے تک جا کر لوٹ آتا اور سورج روشن ہوتا اور میں بھول گیا جو مغرب کے متعلق فرمایا اور عشاء کی نماز میں تاخیر کو آپ پسند فرماتے جس کو تم عتمہ کہتے ہو اور اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے اور صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہوتے جب آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا اور اس میں ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھتے۔

۵۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ ؞

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نماز عصر پڑھ لیتے پھر کوئی آدمی قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی طرف جاتا تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

۵۱۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ ؞

عثمان بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ میں نے ابو امامہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ نماز ظہر پڑھی۔ پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ چچا جان! یہ آپ نے کونسی نماز پڑھی ہے؟ فرمایا کہ نماز عصر اور یہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز (کا وقت) ہے جو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

۵۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ

عن ابن شهاب عن أنس بن مالك قال كنا نصلي العصر ثم يذهب الذاهب منا إلى قباء فيأتيهم والشمس مرتفعة۔

تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نمازِ عصر پڑھ لیتے، پھر کوئی جانے والا قبا جاتا تو ان کے پاس ایسے وقت پہنچتا کہ سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

۵۲۱۔ حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني أنس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي العصر والشمس مرتفعة حية فيذهب الذاهب إلى العوالي فيأتيهم والشمس مرتفعة وبعض العوالي من المدينة على أربعة أميال أو نحوه۔

زہری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عصر پڑھا کرتے اور سورج بلند و روشن ہوتا، اگر کوئی جانے والا عوالی کی طرف جاتا تب بھی سورج بلند ہوتا اور مدینہ منورہ سے بعض عوالی تقریباً چار میل تھے۔

باب إثم من فاتته العصر

۵۲۲۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الذي تفوته صلاة العصر كأنما وتر أهله وماله قال أبو عبد الله يتركم وترت الرجل إذا قتلت له قتيلا أو أخذت ماله۔

نمازِ عصر قضا ہو جانے کا گناہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی نمازِ عصر فوت ہو گئی گویا اس کے گھر والے اور مال برباد ہو گیا۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یَتِرَکُمْ، وَتَرْتُ الرَّجُلَ سے ہے کہ جب تم اسے قتل کر دو یا اس کا مال چھین لو۔

باب إثم من ترك العصر

۵۲۳۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم قال حدثنا هشام قال أخبرنا يحيى بن أبي كثير عن أبي قلابة عن أبي المليح قال كنا مع بريدة في غزوة في يوم ذي غيم فقال بكروا بصلاة العصر فإن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ترك صلاة العصر فقد حبط عمله۔

نمازِ عصر ترک کرنے کا گناہ

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ ابو الملیح نے فرمایا: ہم ایک غزوہ میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، ایسے روز کہ بادل چھائے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا: نمازِ عصر جلد پڑھو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے نمازِ عصر ترک کر دی اس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔

باب فضل صلاة العصر

۵۲۴۔ حدثنا الحميدي قال حدثنا مروان بن معاوية قال حدثنا إسماعيل عن قيس عن جرير بن عبد الله قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فنظر إلى القمر ليلة فقال إنكم سترون ربكم كما ترون هذا القمر لا تضامون في رؤيته فإن استطعتم أن لا تغلبوا على صلاة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا

نمازِ عصر کی فضیلت

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ رات کے وقت آپ نے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اسے دیکھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرو گے۔ اگر تم سے ہو سکے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز اور غروب ہونے سے پہلے سے مغلوب نہ ہو گے تو ایسا کرو۔ پھر یہ پڑھا۔ پاکی بیان کیجئے

فَاقْرَأْ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ. قَالَ إِسْمَاعِيلُ افْعَلُوا لَا تَفُوتَنَّكُمْ.

رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے (ق ۴۰) اسماعیل نے فرمایا کہ ایسا کرو تمھیں فوت نہ ہونے دو۔

۵۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رات اور دن کے فرشتے تم میں باری باری آتے رہتے ہیں اور نماز فجر اور نماز عصر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں پھر جو تمھارے پاس آئے تھے وہ اوپر چلے جاتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ انھیں خوب جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے انھیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ

جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائی۔

۵۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کو سورج غروب ہونے سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت مل جائے تو اپنی نماز کو پوری کرلے اور جب اسے نماز فجر کی سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت مل جائے تو وہ اپنی نماز کو پوری کرلے۔

ف: جو نماز شروع کردی اور معلوم ہوا کہ سورج غروب ہو رہا ہے یا طلوع ہو رہا ہے تو وہ نماز پوری کرلی جائے اور اسے درمیان میں توڑا نہ جائے۔ ہاں ایسی نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے کہ کراہت کا وقت گزرنے کے بعد اسے دوبارہ ادا کیا جائے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۵۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِينَا الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِينَا قِيرَاطَيْنِ

سالم بن عبداللہ کو اُن کے والد ماجد نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، پہلی امتوں کے مقابلے میں تمھاری عمر ایسی ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ اہل توریت کو توریت دی گئی تو انھوں نے نصف دن تک کام کیا اور تھک گئے۔ انھیں ایک ایک قیراط دیا گیا، پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے نماز عصر تک کام کیا اور تھک گئے انھیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر قرآن مجید دیا گیا تو ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا اور ہمیں دو دو قیراط عطا فرمائے گئے۔ دونوں کتابوں والوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! تو نے انھیں دو دو قیراط دیے ہیں اور ہمیں ایک ایک قیراط جب کہ کام ہم نے

قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ أَيْ رَبَّنَا أَعْطَيْتَ هَؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ ۔

زیادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری کا حق کچھ کم دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے، میں جس کو چاہتا ہوں دوں۔

۵۲۸ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا إِلَى اللَّيْلِ فَعَمِلُوا إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ فَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ فَقَالَ أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالُوا لَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کچھ آدمی مزدوری پر لگائے کہ شام تک اس کا کام کریں۔ پس انہوں نے نصف دن تک کام کیا اور کہا کہ ہمیں آپ کی مزدوری کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے دوسرے آدمی لگائے اور کہا کہ باقی دن پورا کرو اور جو معاوضہ مقرر کیا ہے وہ تمہیں ملے گا۔ یہاں تک کہ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو انہوں نے کہا: ہم نے اپنا کام آپ کے لیے چھوڑا۔ پھر اور لوگ رکھے جنہوں نے باقی وقت کام کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، جنہوں نے دونوں جماعتوں کی مزدوری حاصل کر لی۔

بَابُ ۳۱۸ وَقْتِ الْمَغْرِبِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَجْمَعُ الْمَرِيضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ۔

نمازِ مغرب کا وقت

عطاء کا قول ہے کہ مریض مغرب اور عشاء کو جمع کر سکے۔

۵۲۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ ۔

ابو النجاشی یعنی عطاء بن صہیب مولیٰ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھ لیتے۔ پس ہم میں سے ہر ایک ایسے وقت لوٹتا کہ وہ اپنے تیر کے مواقع کو دیکھ لیتا۔

۵۳۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا إِذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَئُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے روایت ہے کہ حجاج آیا تو ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر دوپہر کے وقت پڑھتے اور نمازِ عصر جبکہ سورج خوب روشن ہوتا اور نمازِ مغرب جب واجب ہو جاتا اور نمازِ عشاء کبھی کسی وقت اور کبھی کسی وقت۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے اور دیکھتے کہ آہستہ آہستہ آ رہے ہیں تو مؤخر کر دیتے اور صبح کی نماز کو لوگ یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندھیرے

وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ۔

میں پڑھتے۔

٥٣١ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔

یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھا کرتے جب کہ سورج پردے میں چھپ جاتا۔

٥٣٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا جَمِيعًا وَثَمَانِيًا جَمِيعًا۔

عمرو بن دینار نے جابر بن زید سے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات رکعتیں جمع کر کے اور آٹھ رکعتیں جمع کر کے پڑھیں۔

بَابُ ٣١٩ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ۔

جو مغرب کو عشاء کہنا ناپسند کرے

٥٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَيَقُولُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ۔

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدو لوگ نماز مغرب کے نام کے بارے میں تم پر غالب نہ آجائیں۔ حضرت عبداللہ مزنی نے فرمایا کہ بدو لوگ کہتے کہ یہ عشاء ہے۔

بَابُ ٣٢٠ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ وَمَنْ رَآهُ وَاسِعًا

عشاء اور عتمہ کا بیان اور جس کے نزدیک وسعت ہے

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَالِاخْتِيَارُ أَنْ يَقُولَ الْعِشَاءُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَعْتَمَ بِهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ أَنَسٌ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَقَالَ ابْنُ

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز سب سے بھاری ہیں اور فرمایا۔ کاش! وہ جانتے کہ عتمہ اور فجر میں کیا ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ عشاء کہنا اچھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ومن بعد صلوٰۃ العشاء۔ منقول ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری باری عشاء کے قریب حاضر ہوتے تو آپ کچھ دیر کرتے۔ حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشاء میں دیر کی۔ بعض حضرات نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عتمہ میں دیر کی اور حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھا کرتے۔ حضرت ابو برزہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء میں تاخیر کیا کرتے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھلی عشاء میں تاخیر کی۔ حضرت ابن عمر، حضرت ابو ایوب اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم

عمرو وأبو أيوب وابن عباس: صلى النبي صلى الله عليه وسلم المغرب والعشاء.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

٥٣٤ - حدثنا عبدان قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا يونس عن الزهري قال سالم أخبرني عبد الله قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة صلاة العشاء وهي التي يدعو الناس العتمة ثم انصرف فأقبل علينا فقال أرأيتكم ليلتكم هذه فإن رأس مائة سنة منها لا يبقى ممن هو اليوم على ظهر الأرض أحد.

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رات ہمیں نماز عشاء پڑھائی جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں پھر فارغ ہو کر ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا ہے، لیکن سو سال گزرنے پر ان میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا جو آج زمین کی پشت پر موجود ہیں۔

باب ٣٧ وقت العشاء إذا اجتمع الناس أو تأخروا.

عشاء کا وقت وہ ہے جب لوگ جمع ہو جائیں خواہ تاخیر سے۔

٥٣٥ - حدثنا مسلم بن إبراهيم قال حدثنا شعبة عن سعد بن إبراهيم عن محمد بن عمرو هو ابن الحسن بن علي بن أبي طالب قال سألنا جابر بن عبد الله عن صلاة النبي صلى الله عليه وسلم فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر بالهاجرة والعصر والشمس حية والمغرب إذا وجبت والعشاء إذا كثر الناس عجل وإذا قلوا أخر والصبح بغلس.

محمد بن عمرو بن حسن بن علی بن ابو طالب سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے اور عصر جب کہ سورج خوب روشن ہوتا اور مغرب جب آفتاب غروب ہو جاتا اور عشاء میں اکثر لوگ آ جاتے تو جلدی اور تھوڑے آتے تو دیر سے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے۔

باب ٣٨ فضل العشاء.

نماز عشاء کی فضیلت

٥٣٦ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة أن عائشة أخبرته قالت أعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة بالعشاء وذلك قبل أن يفشو الإسلام فلم يخرج حتى قال عمر نام النساء والصبيان فخرج فقال لأهل المسجد ما ينتظرها أحد من أهل الأرض غيركم.

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں خبر دیتے ہوئے فرمایا: ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کر دی اور یہ اسلام کے خوب پھیلنے سے پہلے کی بات ہے۔ آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے مستورات اور بچے سو گئے ہیں۔ آپ تشریف لائے اور اہل مسجد سے فرمایا تمہارے سوا کوئی زمین پر رہنے والا اس کا انتظار نہیں کر رہا ہے۔

٥٣٧ - حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا أبو أسامة عن بريد عن أبي بردة عن أبي موسى قال كنت أنا وأصحابي الذين قدموا معي في السفينة نزولا في بقيع بطحان والنبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة فكان يتناوب النبي صلى الله عليه وسلم عند صلاة العشاء

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اور کشتی میں میرے ساتھ آنے والے بقیع بطحان میں اترے ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تھے تو ہم میں سے ہر رات ایک جماعت باری باری نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عشاء کے وقت حاضر ہوتی۔ ایک دفعہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ اپنے کسی کام میں مشغول تھے اور نماز میں

كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ فَأَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلَى رِسْلِكُمْ أَبْشِرُوا إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَفَرِحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

دیر کر دی یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور انہیں نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو حاضرین سے فرمایا اپنی جگہ پر رہنا بشارت ہو کہ تم پر اللہ کا انعام ہے بے شک لوگوں میں سے تمہارے سوا کوئی ایک بھی نہیں جو اس نماز کو اس وقت پڑھتا ہو یا فرمایا کہ اس وقت تمہارے سوا کسی نے نہیں پڑھی معلوم نہیں دونوں میں سے کونسا کلمہ فرمایا حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ ہم لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سن کر خوش تھے۔

بَابُ ٣٧٣ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ

عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے

٥٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا.

محمد بن سلام، عبد الوہاب ثقفی، خالد حذاء، ابو المنہال، حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ٣٧٤ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ

غلبہ کی صورت میں عشاء سے پہلے سونا

٥٣٩ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ الصَّلَاةَ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَ وَلَا يُصَلَّى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ.

ایوب بن سلیمان، ابوبکر، سلیمان، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کر دی یہاں تک کہ حضرت عمر نے آواز دی۔ نماز، عورتیں اور بچے سو گئے۔ آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا تمہارے سوا اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی اس کے انتظار میں نہیں ہے۔ ایک راوی کا بیان ہے کہ ان دنوں نماز صرف مدینہ منورہ میں پڑھی جاتی تھی اور لوگ اسے شفق کے غائب ہونے سے تہائی رات تک پڑھا کرتے تھے۔

٥٤٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات کسی کام میں مشغول رہے اور یوں نماز عشاء میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ ہم مسجد میں سو گئے، پھر بیدار ہو گئے پھر سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی نہیں جو تمہارے سوا اس نماز کے انتظار میں ہو اور حضرت ابن عمر اس میں جلدی کرنے کا

فيرقد وكان ابن عمر لا يبالي أقدمها أم أخرها إذا كان لا يخشى أن يغلبه النوم عن وقتها وقد كان يرقد قبلها قال ابن جريج قلت لعطاء فقال سمعت ابن عباس يقول أعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة بالعشاء حتى رقد الناس واستيقظوا ورقدوا واستيقظوا فقام عمر بن الخطاب فقال الصلوٰة قال عطاء قال ابن عباس فخرج نبي الله صلى الله عليه وسلم كأني أنظر إليه الآن يقطر رأسه ماء واضعا يده على رأسه فقال لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم أن يصلوها هكذا فاستثبت عطاء كيف وضع النبي صلى الله عليه وسلم على رأسه يده كما أنبأه ابن عباس فبدد لي عطاء بين أصابعه شيئا من تبديد ثم وضع أطراف أصابعه على قرن الرأس ثم ضمها يمرها كذلك على الرأس حتى مست إبهامه طرف الأذن مما يلي الوجه على الصدغ وناحية اللحية لا يقصر ولا يبطش إلا كذلك وقال لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم أن يصلوا هكذا ۔

باب ٢٥ وقت العشاء إلى نصف الليل

وقال أبو برزة كان النبي صلى الله عليه وسلم يستحب تأخيرها ۔

٥٣٦ — حدثنا عبد الرحيم المحاربي قال حدثنا زائدة عن حميد الطويل عن أنس قال أخر النبي صلى الله عليه وسلم صلوٰة العشاء إلى نصف الليل ثم صلى ثم قال قد صلى الناس وناموا أما إنكم في صلوٰة ما انتظرتموها وزاد ابن أبي مريم قال أخبرنا يحيى بن أيوب قال حدثني حميد سمع أنسا كأني أنظر إلى وبيص خاتمه ليلتئذ ۔

باب ٢٦ فضل صلوٰة الفجر ۔

٥٣٧ — حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن إسمٰعيل

تاخیر کرنے میں بار کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور غلبہ کی صورت میں اس سے پہلے سونے میں اندیشہ محسوس نہیں کرتے تھے ـــــ ابن جریج عطاء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کر دی یہاں تک کہ لوگ سو گئے، بیدار ہوئے اور سو گئے۔ بیدار ہوئے تو حضرت عمر کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے، نماز ـــــ عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے پانی ٹپک رہا ہے اور ہاتھ سر پر رکھا ہوا ہے۔ فرمایا اگر میں اپنی امت کے لیے مشقت شمار نہ کرتا تو انہیں اسی وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ پس عطاء سے تحقیق کی کہ کس طرح ہاتھ رکھا جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور حضرت ابن عباس نے انہیں بتایا تھا۔ عطاء نے اپنی انگلیوں کے درمیان کچھ تفریق کر دی۔ پھر ان کے پورے سر کے ایک طرف سے اور انہیں ملا کر سر سے گزارا یہاں تک کہ ان کا انگوٹھا ان کے کان کے اس سرے سے لگ گیا جو کنپٹی اور داڑھی کے کنارے سے ملتا ہے جب آپ ہاتھ ملتے اور پھیرتے تو اسی طرح کیا کرتے تھے اور فرمایا اگر میں اپنی امت کے لیے مشقت شمار نہ کرتا تو انہیں اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔

عشاء کا وقت نصف رات تک ہے

حضرت ابو برزہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں تاخیر کو بہتر شمار فرماتے تھے۔

حمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں آدھی رات تک تاخیر کر دی پھر نماز پڑھ کر فرمایا۔ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے لیکن تم نماز ہی میں تھے جب تک اس کے انتظار میں رہے ـــــ ابن ابی مریم نے یہ بھی کہا کہ خبر دی ہمیں یحییٰ بن ایوب نے، حمید نے حضرت انس سے سنا۔ گویا آدھی رات میں اب بھی آپ کی انگشتری کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔

نماز فجر کی فضیلت

قیس سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا لَا تُضَامُّونَ أَوْ لَا تُضَاهُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَالَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ زَادَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا۔

۵۴۳ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا۔

۵۴۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

بَابُ وَقْتِ الْفَجْرِ

۵۴۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ يَعْنِي آيَةً۔

۵۴۶ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَدْرَ مَا

نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ عنقریب تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو بغیر کسی دقت کے یا اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آتی اگر تم سے ہو سکے اور مغلوب نہ ہو جاؤ کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز سے تو ایسا ضرور کیا کرو۔ پھر آپ نے آیت پڑھی "پاکی بیان کرو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔" ( ) ــــ امام ابو عبداللہ بخاری نے ابن شہاب، اسمٰعیل، قیس، حضرت جریر سے (روایت کی) کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے رب کو کھلم کھلا دیکھو گے۔

ابو بکر بن ابو موسیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوگیا ــــ ابن رجاء، ہمام، ابو حمزہ کو ابو بکر بن عبداللہ بن قیس نے اسی طرح خبر دی۔

اسحاق، حبان، ہمام، ابو حمزہ، ابو بکر بن عبداللہ ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

نماز فجر کا وقت

حضرت انس کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوگئے۔ میں (حضرت انس) نے کہا کہ دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ پچاس سے ساٹھ آیتوں کی تلاوت کے برابر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت نے سحری کھائی جب دونوں اپنی سحری سے فارغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے حضرت انس سے کہا کہ ان کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں شامل ہونے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی دیر میں کوئی آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً ۔

۵۷۷ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِيْ اَهْلِيْ ثُمَّ تَكُوْنُ سُرْعَةٌ بِيْ اَنْ اُدْرِكَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنے گھر والوں میں سحری کھایا کرتا۔ پھر جلدی کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ سکوں۔

۵۷۸ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا۔ ہم مسلمان عورتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر میں شامل ہونے کی خاطر چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہوا کرتیں پھر جب نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے گھروں کو واپس آ جاتیں اور اندھیرے کے باعث کوئی بھی انہیں پہچان نہیں سکتا تھا۔

ف: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابۂ کرام کے مشورے سے عورتوں کا مردوں کے ساتھ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا بند کیا تھا ورنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں عورتیں بھی مسجد میں آپ کے پیچھے مردوں کے پیچھے کھڑی ہو کر باجماعت نماز پڑھا کرتی تھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض احکام حالتِ زمانہ کے ساتھ تبدیل بھی ہو جاتے ہیں۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ اس وقت نماز فجر اندھیرے میں پڑھی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے جبکہ بعض دیگر احادیث و آثار کے پیش نظر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فجر کی نماز کو اجالے میں پڑھنا افضل ہے یعنی اجالے میں پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ ائمہ مجتہدین کا یہ اختلاف صرف اس کی افضلیت میں ہے۔

واضح ہو کہ جن احادیث کے اندر اندھیرے میں نماز فجر پڑھنا وارد ہوا ہے وہ فعلی ہیں جبکہ اس امر کی قولی حدیث ایک بھی نہیں ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہو کہ نماز فجر اندھیرے میں پڑھا کرو یا یہ فرمایا ہو کہ اندھیرے میں نماز فجر ادا کرنے کا ثواب زیادہ ہے۔ ہاں متعدد صحیح، مرفوع اور متصل حدیثیں ایسی موجود ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ نماز فجر کو اجالے میں پڑھا کرو کیونکہ اس میں ثواب زیادہ ہے۔ صحابۂ کرام کا بھی اسی پر اتفاق ہو گیا تھا کہ نماز فجر اجالے میں پڑھی جائے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً

جس نے نماز فجر کی ایک رکعت پائی

۵۷۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَّعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار اور بسر بن سعید اور اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالی تو اس نے صبح کی نماز پالی اور

قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ

جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے نماز عصر پالی۔

بَابُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً

جس نے نماز کی ایک رکعت پالی۔

٥٥٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت پائی اُس نے وہ نماز پالی۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ ۔

فجر کے بعد نماز یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔

٥٥١۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَّرْضِيُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ ۔

ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میرے پاس پسندیدہ حضرات نے شہادت دی اور میرے نزدیک اُن میں سب سے پسندیدہ حضرت عمر ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج چمکنے لگے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

٥٥٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَاسٌ بِهٰذَا ۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مجھ سے مذکورہ حدیث کئی حضرات نے بیان کی۔

٥٥٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا وَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ تَابَعَهُ عَبْدَةُ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز کا قصد نہ کیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سورج کا کنارا طلوع ہو جائے تو نماز کو مؤخر کردو یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور جب سورج کا کنارا غروب ہو جائے تو نماز کو مؤخر کردو یہاں تک کہ غائب ہو جائے۔ عبدہ نے اس کی متابعت کی ہے۔

٥٥٤۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلٰوتَيْنِ

عُبید بن اسماعیل، ابو اسامہ، عبید اللہ، خُبیب، عبد الرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تجارتوں، دو لباسوں اور دو نمازوں سے منع فرمایا ہے۔ ایک فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک

نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ يُّفْضِيْ بِفَرْجِهٖ اِلَى السَّمَاءِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ ۔

کہ سورج طلوع ہو جائے اور دوسرے عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اشتمال صما یعنی ایک ہی کندھے پر کپڑا ڈال لینے اور احتباء سے کہ ایک کپڑے میں اس طرح بیٹھنا کہ شرمگاہ ننگی رہے اور منابذہ وملامسہ کے طریقہ بیع سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ ۳۸۱ لَا تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ ۔

سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی سورج طلوع ہوتے وقت اور سورج غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُنْدَعِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ ۔

عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عطاء بن یزید جندعی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُّعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَّقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْهَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔

حمران بن ابان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک نماز پڑھتے ہو، حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ اس سے منع فرمایا یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں سے۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ۔

حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو نمازوں سے منع فرمایا یعنی فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

بَابٌ ۳۸۲ مَنْ لَّمْ يَكْرَهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ ۔

جو نماز پڑھنا مکروہ جانے مگر عصر اور فجر کے بعد۔ اسے روایت کیا ہے حضرت عمر، حضرت ابن عمر، حضرت ابو سعید اور حضرت ابوہریرہ نے۔

۵۵۹ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ اَصْحَابِي يُصَلُّوْنَ لَا اَنْهٰى اَحَدًا يُصَلِّي بِلَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ مَا شَاءَ غَيْرَ اَنْ لَا تَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں اسی طرح نماز پڑھتا ہوں جیسے میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا۔ میں کسی کو رات یا دن میں نماز پڑھنے سے منع نہیں کرتا جب چاہے پڑھے، جب کہ وہ سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد نہ کریں۔

ف: اس حدیث اور حدیث ۵۵۵ سے ثابت ہوتا ہے کہ آفتاب طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز نہیں پڑھنی چاہئیے۔ اگر کسی نے بھول کر یعنی بے خبری میں ایسے وقت میں نماز پڑھ لی تو وہ واجب الاعادہ ہے اور ضرور دوبارہ پڑھی جائے۔ جن حدیثوں میں ہے کہ جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی اس نے نماز فجر پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی اس نے نماز عصر کو پا لیا۔ واضح رہے کہ اس سے صرف فرضیت کا ادا ہونا مراد ہے ورنہ ایسے وقت پر پڑھی ہوئی نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے یعنی دوبارہ پڑھنی چاہیے۔ یہی مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کا ہے جو ان مضمون کی جملہ احادیث کے پیش نظر بہترین اجتہادی فیصلہ ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

بَاب ۳۸۳ مَا يُصَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ شَغَلَنِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ ۔

عصر کے بعد قضا وغیرہ نماز پڑھنا۔ کریب نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا کہ مجھے عبد القیس کے وفد نے مشغول رکھا اور ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔

۵۶۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ وَمَا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى حَتّٰى ثَقُلَ عَنِ الصَّلَاةِ وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيْرًا مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا وَلَا يُصَلِّيْهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ اَنْ يُثَقِّلَ عَلٰى اُمَّتِهِ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو آپ کو لے گئی آپ نے انہیں کبھی نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور جب آپ پر نماز بھاری ہو گئی تو آپ اپنا اکثر حصہ بیٹھ کر پڑھتے تھے یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں پڑھتے لیکن مسجد میں نہ پڑھتے تاکہ آپ کی امت پر بوجھ نہ پڑ جائے اور آپ ان کے لیے آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

۵۶۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا ابْنَ اُخْتِي مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ ۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ اے بھتیجے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کو کبھی ترک نہیں کیا۔

۵۶۲ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ

موسیٰ بن اسماعیل، عبد الواحد، شیبانی، عبد الرحمن بن اسود، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ دو رکعتوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خلوت اور

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔

حالت میں نہیں چھوڑا۔ دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

۵۶۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ رَأَيْتُ الْأَسْوَدَ وَمَسْرُوْقًا شَهِدَا عَلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِيْنِيْ فِيْ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۔

محمد بن عرعرہ، شعبہ، ابو اسحاق، اسود اور مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میرے پاس تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

ف: اس باب کی چاروں حدیثوں سے واضح ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں ضرور پڑھا کرتے تھے۔ اسی کے پیش نظر علماء کی ایک جماعت نے عصر کے بعد نوافل پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے جبکہ احناف کے نزدیک نماز فجر اور نماز عصر پڑھ لینے کے بعد نوافل پڑھنا جائز نہیں، ہاں نماز عصر کے بعد قضا نمازیں یا نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا ضروری سمجھتے ہوں اور ممکن ہے کہ یہ چاروں حدیثیں انہوں نے کسی غرض سے پیش کی ہوں۔

معلوم ہونا چاہیے کہ مذکورہ چاروں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ارشادات ہیں۔ ان کی بہترین تشریح ان کا وہ ارشاد گرامی ہے جس کو ابو داؤد شریف میں ان کے آزاد کردہ غلام حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود تو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے لیکن دوسروں کو منع فرماتے تھے اور خود تو وصال کے روزے رکھتے لیکن دوسروں کو منع فرماتے ——— لہٰذا عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کرنا چاہیے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ۔

بَاب ۳۸۴ التَّبْكِيْرِ بِالصَّلٰوةِ فِيْ يَوْمِ غَيْمٍ

ابر آلود دن میں نماز کی جلدی کرنا

۵۶۴ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمَلِيْحِ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ ۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو قلابہ، ابو الملیح سے روایت ہے کہ ہم ایک ابر آلود دن میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ فرمایا کہ نماز میں جلدی کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جس نے نماز عصر ترک کر دی اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

بَاب ۳۸۵ الْأَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

وقت گزرنے کے بعد اذان کہنا

۵۶۵ ۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَخَافُ أَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا أُوْقِظُكُمْ فَاضْطَجَعُوْا وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلٰى رَاحِلَتِهِ فَغَلَبَتْهُ

عبد اللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت سفر کر رہے تھے۔ بعض لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کاش! آپ ہمارے ساتھ آرام فرماتے۔ فرمایا، مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم نماز سے رہ جاؤ۔ حضرت بلال نے کہا، میں آپ لوگوں کو جگا دوں گا۔ سب لیٹ گئے اور حضرت بلال نے بھی سواری سے اپنی پیٹھ لگا لی۔ ان کی آنکھیں ان کی

فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ إِنَّ اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلَاةِ فَتَوَضَّأَ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ قَامَ فَصَلَّى ۔

پہنچا ہے۔ پھر وہ سو گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے جب کہ سورج کا کنارا طلوع ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ اے بلال! تم نے کیا کہا تھا؟ عرض گزار ہوئے کہ ایسی نیند مجھے کبھی نہیں آئی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض کر لیا اور جب چاہا تمہاری طرف لوٹا دیا۔ اے بلال! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو نماز کے لیے بلاؤ۔ پس وضو کیا اور جب سورج بلند ہو کر سفید ہو گیا تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

بَابٌ ۳۸۶ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ ۔

جس نے وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو باجماعت نماز پڑھائی۔

۵۷۶ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خندق کے روز سورج غروب ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نماز عصر نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم نے بھی نہیں پڑھی۔ پس ہم بطحان کی طرف کھڑے ہوئے تو آپ نے نماز کے لیے وضو کیا اور ہم نے بھی کیا۔ پس سورج غروب ہونے کے بعد نماز عصر پڑھی۔ پھر اس کے بعد نماز مغرب پڑھی۔

بَابٌ ۳۸۷ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَلَا يُعِيدُ إِلَّا تِلْكَ الصَّلَاةَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً وَاحِدَةً عِشْرِينَ سَنَةً لَمْ يُعِدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلَاةَ الْوَاحِدَةَ ۔

جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے اور اسی نماز کو پڑھے۔ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ جس نے ایک ہی نماز بیس سال تک چھوڑے رکھی تو اسی کو لوٹانا ہے۔

۵۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي وَقَالَ مُوسَى قَالَ هَمَّامٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي وَقَالَ حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے۔ اس کا کفارہ نہیں ہے مگر یہی کہ نماز قائم کرو میری یاد کے لیے (۲۰: ۱۴) — حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابٌ ۳۸۸ قَضَاءِ الصَّلَوَاتِ الْأُولَى فَالْأُولَى

قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا

۵۷۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا

مسدد، یحییٰ، ہشام، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ سے روایت ہے

هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ فَقَالَ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَصَلَّى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ◆

کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوہ خندق کے روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار کو سب و شتم کرنے لگے کہ میں نماز عصر نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم بطحان میں اترے اور سورج غروب ہونے کے بعد نماز پڑھی پھر نماز مغرب پڑھی۔

بَابُ ٣٨٩ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

السَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هَهُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمِيعِ ◆

عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے۔

سامر السمر سے ہے اور جمع السمار ہے اور سامر یہاں جمع کی جگہ ہے۔

٥٦٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ وَهِيَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى أَهْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ ◆

ابو المنہال سے روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ والد محترم عرض گزار ہوئے کہ ہمیں بتائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نماز کیسے پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جس کو تم پہلی نماز ــــ کہتے ہو اسے زوال کے بعد پڑھا کرتے تھے اور نماز عصر اس وقت پڑھتے کہ کوئی اپنے گھر والوں کے پاس مدینہ منورہ کے آخری سرے تک جا کر لوٹ آتا اور سورج ابھی روشن ہوتا اور مغرب کے متعلق جو فرمایا وہ میں بھول گیا اور عشاء میں تاخیر کرنے کو آپ پسند فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے اور آپ صبح کی نماز سے ایسے وقت فارغ ہوتے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی کو پہچان لیتا اور ساٹھ سے سو آیتیں تک پڑھتے۔

بَابُ ٣٩٠ السَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ◆

عشاء کے بعد فقہ اور بھلائی کی باتیں کرنا۔

٥٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتَّى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ فَجَاءَ فَقَالَ دَعَانَا جِيرَانُنَا هَؤُلَاءِ ثُمَّ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ فَجَاءَ فَصَلَّى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ قَالَ الْحَسَنُ وَإِنَّ الْقَوْمَ لَا

قرہ بن خالد سے روایت ہے کہ ہم نے حسن بصری کا انتظار کیا لیکن انہوں نے دیر کر دی یہاں تک کہ ان کے اٹھنے کا وقت ہو گیا۔ وہ تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمیں ان ہمسایوں نے بلا لیا تھا۔ پھر ارشاد ہوا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک رات ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ نصف رات ہو گئی۔ آپ تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو بھی گئے اور تم برابر نماز میں رہے جب سے نماز کے انتظار میں ہو۔ حسن بصری کا قول ہے کہ لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں

يزالون في خير ما انتظروا الخير قال قرة هو من حديث أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۵۷۱ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني سالم بن عبد الله بن عمر وأبو بكر بن أبي حثمة أن عبد الله بن عمر قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم صلاة العشاء في آخر حياته فلما سلم قام النبي صلى الله عليه وسلم فقال أرأيتكم ليلتكم هذه فإن رأس مائة سنة لا يبقى ممن هو اليوم على ظهر الأرض أحد فوهل الناس في مقالة النبي صلى الله عليه وسلم إلى ما يتحدثون في هذه الأحاديث عن مائة سنة وإنما قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يبقى ممن هو اليوم على ظهر الأرض يريد بذلك أنها تخرم ذلك القرن.

گے جب تک بھلائی کے انتظار میں رہیں گے۔ قرہ نے کہا کہ حضرت انس کی یہ حدیث مرفوع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دنیوی زندگی کے آخر میں نماز عشاء پڑھی جب سلام پھیرا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ اپنی اس رات کو یاد رکھنا کیونکہ سو سال گزرنے پر آج جو زمین کی پشت پر ہیں ان میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سمجھنے میں بعض لوگوں سے غلطی ہوئی جو اس سو سال سے متعلق حدیثوں کو آگے بیان کرتے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آج جو زمین کی پشت پر ہیں ان میں سے کوئی بھی نہیں رہے گا۔ اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ قرن (صدی یا زمانہ) ختم ہو جائے گا۔

باب ۳۹ السمر مع الأهل والضيف

۵۷۲ - حدثنا أبو النعمان قال حدثنا معتمر بن سليمان قال حدثنا أبي قال حدثنا أبو عثمان عن عبد الرحمن بن أبي بكر أن أصحاب الصفة كانوا أناسا فقراء وأن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثالث وإن أربع فخامس أو سادس وأن أبا بكر جاء بثلاثة فانطلق النبي صلى الله عليه وسلم بعشرة قال فهو أنا وأبي وأمي ولا أدري هل قال وامرأتي وخادم بين بيتنا وبيت أبي بكر وإن أبا بكر تعشى عند النبي صلى الله عليه وسلم ثم لبث حيث صليت العشاء ثم رجع فلبث حتى تعشى النبي صلى الله عليه وسلم فجاء بعد ما مضى من الليل ما شاء الله قالت له امرأته ما حبسك عن أضيافك أو قالت ضيفك قال أو ما عشيتهم قالت أبوا حتى تجيء قد عرضوا فأبوا قال فذهبت أنا فاختبأت فقال يا غنثر فجدع وسب وقال كلوا لا هنيئا فقال والله لا

اہل خانہ اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد گفتگو کرنا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ درویش لوگ تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرا لے جائے اور چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا اور حضرت ابوبکر تین حضرات کو لے آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس کو۔ فرمایا کہ میں، میرے والد ماجد اور والدہ محترمہ اور مجھے یاد نہیں کہ شاید میری بیوی اور خادم بھی فرمایا کہ میرے اور حضرت ابوبکر کے گھر میں تھے اور حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کھایا۔ پھر وہیں رہے یہاں تک کہ نماز عشاء پڑھی گئی۔ پھر لوٹے اور وہیں رہے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آرام بھی فرمایا۔ پھر کچھ رات گزرنے کے بعد تشریف لائے۔ ان کی اہلیہ محترمہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ کو اپنے مہمانوں کے پاس آنے سے کس چیز نے روکا؟ فرمایا کہ کیا انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ عرض کی کہ انہوں نے انکار کر دیا یہاں تک کہ آپ آئیں۔ کھانا پیش کیا گیا تھا مگر انکار کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں جا کر چھپ گیا۔ فرمایا۔ اے بے وقوف! اور بھی سخت سست کہے اور فرمایا۔ کھاؤ تمہیں خوشگوار نہ ہو۔ اور کہا کہ میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ خدا کی قسم ہم جو لقمہ اٹھاتے

الطعمة ابن أو أيم الله ما كنا نأخذ من لقمة إلا ربا من أسفلها أكثر منها قال شبعوا وصارت أكثر مما كانت قبل ذلك فنظر إليها أبو بكر فإذا هي كما هي أو أكثر فقال لامرأته يا أخت بني فراس ما هذا قالت لا وقرة عيني لهي الآن أكثر منها قبل ذلك بثلاث مرار فأكل منها أبو بكر وقال إنما كان ذلك من الشيطان يعني يمينه ثم أكل منها لقمة ثم حملها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأصبحت عنده وكان بيننا وبين قوم عقد فمضى الأجل ففرقنا اثني عشر رجلا مع كل رجل منهم أناس والله أعلم كم مع كل رجل فأكلوا منها أجمعون أو كما قال.

لقمہ کے نیچے اُس سے بہت زیادہ ہو جاتا۔ پس سب شکم سیر ہو گئے اور جو پہلے تھا اُس سے بھی زیادہ باقی رہ گیا۔ حضرت ابوبکر نے اُس کی طرف دیکھا تو وہ اتنا ہی یا اُس سے زیادہ تھا۔ پس اپنی زوجہ حیات سے فرمایا۔ اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم اب تو اس سے تین گنا زیادہ ہے۔ پس حضرت ابوبکر نے بھی اُس سے کھایا اور فرمایا کہ وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر اُس میں سے ایک لقمہ کھا کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور وہ حضور کے پاس رہا۔ ہمارے اور قوم کے درمیان معاہدہ تھا جس کی مدت ختم ہو گئی تو بارہ آدمی اُن سے الگ ہو گئے اور ہر ایک کے ساتھ کتنے آدمی تھے یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ پس اُن میں سے اُن سب نے کھایا یا جو کچھ فرمایا۔

كتاب الأذان

اذان کا بیان

باب ۳۹۲ بدء الأذان وقوله تعالى وإذا ناديتم إلى الصلوٰة اتخذوها هزوا ولعبا ذلك بأنهم قوم لا يعقلون وقوله تعالى إذا نودي للصلوٰة من يوم الجمعة.

اذان کی ابتدا۔ ارشاد ربانی ہے، جب تم نماز کے لیے اذان کہتے ہو تو وہ اسے ہنسی کھیل بنا لیتے ہیں، یہ اس لیے ہے کہ انہیں عقل نہیں ہے (۵: ۵۸) نیز فرمایا۔ جب تمہیں نماز کے لیے بلایا جاتا ہے جمعہ کے روز (۶۲: ۹)

۵۷۳ - حدثنا عمران بن ميسرة قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا خالد عن أبي قلابة عن أنس قال ذكروا النار والناقوس فذكروا اليهود والنصارى فأمر بلال أن يشفع الأذان وأن يوتر الإقامة.

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا تو یہود و نصاریٰ یاد آئے۔ پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

۵۷۴ - حدثنا محمود بن غيلان قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا ابن جريج قال أخبرني نافع أن ابن عمر كان يقول كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون الصلوٰة ليس ينادى لها فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم بل بوقا مثل قرن اليهود فقال عمر أولا تبعثون رجلا ينادي بالصلوٰة فقال رسول

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے۔ مسلمان جب مدینہ منورہ میں آئے تو نماز کے لیے اندازے سے جمع ہو جایا کرتے اور اُس کے لیے اعلان نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز انہوں نے اس بارے میں گفتگو کی۔ بعض نے کہا کہ ہم نصاریٰ کی طرح ناقوس بجایا کریں اور بعض نے کہا کہ یہود کی طرح سنکھ۔ حضرت عمر نے کہا کہ کیا ہم ایک آدمی کو مقرر نہ کر دیں جو نماز کا اعلان کیا کرے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بلال! کھڑے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فناد بالصلوٰۃ۔

باب ۳۹۳ الاذان مثنیٰ مثنیٰ

۵۷۵۔ حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن سماک بن عطیۃ عن ایوب عن ابی قلابۃ عن انس قال امر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ الا الاقامۃ۔

۵۷۶۔ حدثنا محمد بن سلام قال حدثنا عبد الوہاب الثقفی قال حدثنا خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن انس بن مالک قال لما کثر الناس قال ذکروا ان یعلموا وقت الصلوٰۃ بشیء یعرفونہ فذکروا ان یوروا نارا او یضربوا ناقوسا فامر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ۔

باب ۳۹۴ الاقامۃ واحدۃ الا قولہ قد قامت الصلوٰۃ۔

۵۷۷۔ حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا اسمٰعیل بن ابراہیم قال حدثنا خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن انس قال امر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ قال اسمٰعیل فذکرتہ لایوب فقال الا الاقامۃ۔

باب ۳۹۵ فضل التاذین

۵۷۸۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی للصلوٰۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع التاذین فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوٰۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل لا یدری کم صلی۔

باب ۳۹۶ رفع الصوت بالنداء

وقال عمر بن عبد العزیز اذن اذانا سمحا

جو کہ نماز کا اعلان کرو۔

اذان دو دو دفعہ ہے

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، سماک بن عطیہ، ایوب، ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ کلمات اذان دو دو دفعہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے۔

محمد بن سلام، عبدالوہاب ثقفی، خالد الحذاء، ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ نماز کے وقت کی ایسی پہچان مقرر کی جائے جس سے لوگ جان جائیں۔ بعض نے ذکر کیا کہ آگ جلائی جائے یا ناقوس بجایا جائے۔ پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ کلمات اذان دو دو دفعہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

کلمات اقامت ایک ایک دفعہ ہیں سوا ئے کے۔

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو دفعہ اور اقامت کے ایک ایک دفعہ کہیں۔ اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے ایوب سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا، سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے۔

اذان کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور گوز کی آواز جاری ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو واپس لوٹتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت کہی جائے تو چلا جاتا ہے اور مکمل ہو جائے تو واپس آتا ہے اور آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتیں یاد کر جو یاد نہیں ہوتیں اور آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔

بلند آواز سے اذان کہنا

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ اذان صاف کہو ورنہ

فَأَمَّا لَا فَاعْتَزِلْنَا ۔

۵۷۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابُ ۳۹۷ مَا يُحْقَنُ بِالْأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ

۵۸۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا إِلٰى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ۔

بَابُ ۳۹۸ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيَ

۵۸۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ ۔

۵۸۲ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

ایک طرف ہو جاؤ۔

عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابو صعصعہ انصاری مازنی والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان کہو اور خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی آواز کو جو بھی جن یا انسان یا دوسری مخلوق سُنے گی وہ قیامت کے روز اس کے لیے گواہی دے گی۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی۔

اذان کی وجہ سے خون کا ممنوع ہونا

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کرتے تو صبح تک رُکے رہتے اور انتظار کرتے۔ اگر اذان سُنتے تو اُن سے ہاتھ روک لیتے اور اگر اذان نہ سُنتے تو اُن پر حملہ کرتے۔ ہم خیبر کی طرف نکلے اور ان کے پاس رات کے وقت پہنچے۔ جب صبح ہوئی اور اذان نہ سُنی تو سوار ہو گئے اور میں حضرت ابو طلحہ کے پیچھے سوار ہو گیا اور میرا قدم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے مس ہو جاتا تھا۔ وہ ہماری طرف اپنے بیلچے اور ٹوکریاں لے کر نکلے۔ جب اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا: محمد، خدا کی قسم محمد اور لشکر۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنہیں دیکھا تو کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اُترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔

جب اذان سُنے تو کیا کہے

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اذان سُنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد بن ابراہیم، عیسیٰ بن طلحہ سے

عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا فَقَالَ مِثْلَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

روایت ہے کہ ایک روز میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ تک وہی کہتے سنا جو مؤذن کہہ رہا تھا۔

۵۸۳ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى نَحْوَهٗ قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اِخْوَانِنَا اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ۔

اسحاق، وہب بن جریر، ہشام نے یحییٰ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ یحییٰ نے فرمایا کہ مجھ سے بعض بھائیوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انہوں (حضرت معاویہ) نے مؤذن سے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ سن کر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ کہا اور فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا۔

بَابُ ۳۹۹ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ ۔

اذان کے بعد کی دعا

۵۸۴ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

علی بن عیاش، شعیب بن ابو حمزہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اذان سن کر یہ دعا کرے: اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر کھڑا کرنا۔ تو اس کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہو گئی۔

ف ۱ قرآن کریم میں پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنے ایک خاص انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ (۱۷ : ۷۹) — قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔

یہ مقام محمود میدان حشر میں ایک اعلیٰ مقام ہوگا جس پر تمام مقربین بارگاہ الٰہیہ میں سے صرف ایک بندے کو فائز کیا جائے گا اور وہ ہستی پوری کائنات میں سے صرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ اس مقام پر آپ کو دیکھ کر سب اولین و آخرین آپ کی تعریف کریں گے۔ یہی تو وہ مقام ہے جس پر جلوہ افروز ہو کر در شفاعت کھولا جائے گا۔ یہی شفاعت کبریٰ ہے اور اس مقام پر صرف رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی فائز ہیں۔ آج بھی اور کل بھی۔ آج تقرری ہو چکی ہے اور کل کو میدان حشر میں اس کا ظہور ہوگا۔ آپ کی شفاعت کبریٰ کے بغیر اور آپ سے پہلے کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی کسی کی شفاعت کے لیے لب کشا نہیں ہو سکے گی۔ عظیم الشان ہستیاں بھی کسی کو بخشوانے کی خاطر ایک لفظ بھی زبان پر لانے کی ہمت نہ کر سکیں گی۔

جب آپ شفاعت کبریٰ کر کے در شفاعت کھول دیں گے تو اس کے بعد شفاعت کا دوسرا دور شروع ہوگا اور اس وقت آپ کے ساتھ تمام مقربین بارگاہ الٰہیہ اپنے اپنے منصب کے مطابق شفاعت کریں گے اور یہ حکمت الٰہیہ کے تحت اسی کے فضل و کرم کے اسباب ہوں گے۔ اس مقام محمود کو مقام وسیلہ اور مقام فضیلت بھی کہتے ہیں۔ جو حضرات اذان کے بعد ذکر یہ الفاظ

میں دعا کریں گے ان کے لیے آپ کی شفاعت لازم ہو جائے گی بشرطیکہ وہ دنیا سے اپنی دولتِ ایمان سلامتی کے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہوں۔ جو لوگ نصیب آپ کو شفیع المذنبین مانتے اور آپ کی شفاعت پر یقین رکھتے ہیں انہیں ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت سے حصہ نصیب ہوگا اور جو آپ کی شفاعت بالاذن، شفاعت بالمحبت اور شفاعت بالوجاہت کے منکر ہیں انہوں نے اپنے لیے شفاعت کے دروازے خود ہی بند کر لیے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيْبِكَ۔

بَابُ الِاسْتِهَامِ فِي الْأَذَانِ وَيُذْكَرُ أَنَّ قَوْمًا اخْتَلَفُوا فِي الْأَذَانِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدٌ

اذان کے لیے قرعہ ڈالنا

مذکور ہے کہ کچھ لوگوں میں اذان کے متعلق اختلاف ہوا تو حضرت سعد نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی۔

۵۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے اور پھر قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ اندازی کرتے اور اگر جانتے کہ ظہر میں جلدی کرنا کیا ہے تو اس کی طرف سبقت لے جاتے اور اگر جانتے کہ عشاء اور فجر میں کیا ہے تو ان میں ضرور آتے خواہ گھٹنوں کے بل آنا پڑتا۔

بَابُ الْكَلَامِ فِي الْأَذَانِ وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي أَذَانِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ يَضْحَكَ وَهُوَ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيْمُ

اذان کے دوران باتیں کرنا

سلیمان بن صرد نے اذان کے دوران باتیں کیں اور حسن بصری نے فرمایا کہ ہنسنے میں مضائقہ نہیں خواہ وہ اذان یا اقامت کہہ رہا ہو۔

۵۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ وَعَبْدِ الْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ يَوْمٍ رَدْغٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُّنَادِيَ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلَ هٰذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَإِنَّهَا عَزْمَةٌ

عبد الحمید صاحب الزیادی اور عاصم احول سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن حارث نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں ایک بارش والے دن خطبہ دیا جب مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ پر پہنچا تو آپ نے اَلصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ کہنے کا حکم فرمایا۔ بعض لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے فرمایا ایسا اس (حضور) نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے اور یہ افضل ہے۔

بَابُ أَذَانِ الْأَعْمٰى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُّخْبِرُهُ

نابینا کا اذان دینا جب کہ اسے وقت بتانے والا ہو

۵۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُّؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ

سالم بن عبد اللہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ نابینا تھے اور اس وقت تک اذان نہیں کہتے تھے جب تک یہ نہ کہا جاتا کہ صبح ہو گئی، صبح ہو گئی۔

باب ۳۳ الاذان بعد الفجر

۵۸۸ ـ حدثنا عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر قال اخبرتنی حفصة ان رسول الله صلى الله علیه وسلم كان اذا اعتكف المؤذن للصبح وبدا الصبح صلى ركعتین خفیفتین قبل ان تقام الصلوة ۔

صبح صادق کے بعد اذان کہنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ۔ مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ مؤذن جب صبح کی اذان کہہ لیتا تو آپ نماز کھڑی ہونے سے پہلے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے ۔

۵۸۹ ـ حدثنا ابو نعیم قال حدثنا شیبان عن یحیى عن ابی سلمة عن عائشة رضی الله عنها كان النبی صلى الله علیه وسلم یصلی ركعتین خفیفتین بین النداء والاقامة من صلوة الصبح ۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے ، اذان اور نماز فجر کی اقامت کے درمیان میں ۔

۵۹۰ ـ حدثنا عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالك عن عبد الله بن دینار عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله علیه وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل فكلوا واشربوا حتى ینادی ابن ام مكتوم ۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں ۔

باب ۳۴ الاذان قبل الفجر

۵۹۱ ـ حدثنا احمد بن یونس قال حدثنا زهیر قال حدثنا سلیمان التیمی عن ابی عثمان النهدی عن عبد الله بن مسعود عن النبی صلى الله علیه وسلم قال لا یمنعن احدكم او احدا منكم اذان بلال من سحوره فانه یؤذن او ینادی بلیل لیرجع قائمكم ولینبه نائمكم ولیس ان یقول الفجر او الصبح وقال باصابعه ورفعها الى فوق وطأطأ الى اسفل حتى یقول هكذا وقال زهیر بسبابتیه احداهما فوق الاخرى ثم مدها عن یمینه وشماله ۔

فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان کہنا

ابو عثمان نہدی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، تم میں سے بلال کی اذان کسی کو اپنی سحری سے نہ روکے کیونکہ وہ رات کے وقت اذان کہتے ہیں تاکہ تہجد اور قیام کرنے والا فارغ ہو جائے اور سونے والا بیدار ہو جائے اور یہ نہیں کہ کوئی اُسے فجر یا صبح کہے اور اپنی انگلیوں سے بتایا کہ انہیں اوپر اٹھایا ، پھر نیچے لے آئے ، یہاں تک کہ اس طرح ہو جائے ۔ زہیر نے فرمایا کہ اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں ایک دوسری کے اوپر رکھیں ، پھر انہیں دائیں اور بائیں جانب دراز کر دیا ۔

۵۹۲ ـ حدثنی اسحاق قال اخبرنا ابو اسامة قال عبید الله حدثنا عن القاسم بن محمد عن عائشة وعن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله علیه وسلم قال وحدثنی یوسف بن عیسى قال حدثنا الفضل قال حدثنا عبید الله بن عمر عن القاسم بن

اسحاق ، ابو اسامہ ، عبیداللہ ، قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ یوسف بن عیسیٰ ، الفضل ، عبیداللہ بن عمر ، قاسم بن محمد ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مُحَمَّدٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ۔

بَابٌ كَمْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

۵۹۳ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلَاثًا لِمَنْ شَاءَ۔

۵۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ۔

بَابُ مَنِ انْتَظَرَ الْإِقَامَةَ

۵۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَسْتَبِينَ الْفَجْرُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ۔

بَابٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَاءَ

۵۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ

نے فرمایا۔ بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہٰذا تم کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہو۔

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابن بریدہ، حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا۔ دونوں اذانوں (اذان واقامت) کے درمیان ایک نماز کا وقفہ ہے جو پڑھنا چاہے۔

عمرو بن عامر الانصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ موذن جب اذان کہتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کھڑے ہو کر ستونوں کے پاس چلے جاتے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے اور وہ اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ رہے ہوتے اور اذان واقامت کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا ___ عثمان بن جبلہ اور ابو داؤد، شعبہ سے روایت ہے کہ ان دونوں (اذان واقامت) کے درمیان وقفہ نہ ہوتا مگر تھوڑا۔

جو اقامت کا انتظار کرے

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ موذن جب فجر کی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھتے، نماز فجر سے پہلے اور صبح صادق ظاہر ہو جانے کے بعد پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ موذن اقامت کی اطلاع دینے حاضر خدمت ہو جاتا۔

اذان واقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھے۔

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں اذانوں (اذان واقامت) کے درمیان نماز ہے، دونوں اذانوں

أذانين صلاة بين كل أذانين صلاة ثم قال في الثالثة لمن شاء۔

کے درمیان نماز ہے۔ تیسری دفعہ فرمایا کہ جو پڑھنا چاہے۔

باب من قال ليؤذن في السفر مؤذن واحد۔

جس نے کہا کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان کہے۔

۵۹۷۔ حدثنا معلى بن أسد قال حدثنا وهيب عن أيوب عن أبي قلابة عن مالك بن الحويرث قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم في نفر من قومي فأقمنا عنده عشرين ليلة وكان رحيما رفيقا فلما رأى شوقنا إلى أهالينا قال ارجعوا فكونوا فيهم وعلموهم وصلوا فإذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم أحدكم وليؤمكم أكبركم۔

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ہم بیس روز تک آپ کی بارگاہ میں ٹھہرے۔ آپ بہت مہربان اور شفیق تھے جب آپ نے اہل و عیال کی طرف ہمارا رجحان دیکھا تو فرمایا۔ واپس جا کر گھر والوں میں رہو، انہیں علم دین سکھاؤ اور نماز پڑھتے رہنا جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو تم میں بڑا ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے۔

باب الأذان للمسافر إذا كانوا جماعة والإقامة وكذلك بعرفة وجمع وقول المؤذن الصلاة في الرحال في الليلة الباردة أو المطيرة۔

مسافر کے لیے اذان و اقامت جب کہ وہ کئی ہوں اور اسی طرح عرفات و مزدلفہ میں اور مؤذن کا الصلوٰۃ فی الرحال کہنا ٹھنڈی اور بارش والی رات میں کیا ہوتا ہے۔

۵۹۸۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم قال حدثنا شعبة عن المهاجر أبي الحسن عن زيد بن وهب عن أبي ذر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فأراد المؤذن أن يؤذن فقال له أبرد ثم أراد أن يؤذن فقال له أبرد حتى ساوى الظل التلول فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن شدة الحر من فيح جهنم۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا۔ ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا۔ ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا۔ ٹھنڈا کرو یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔

۵۹۹۔ حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا سفيان عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن مالك بن الحويرث قال أتى رجلان النبي صلى الله عليه وسلم يريدان السفر فقال النبي صلى الله عليه وسلم إذا أنتما خرجتما فأذنا ثم أقيما ثم ليؤمكما أكبركما۔

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ دو آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جو سفر پر جانا چاہتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سفر میں نکلو تو اذان کہنا، پھر اقامت کہنا اور تم میں سے بڑا امامت کرائے۔

۶۰۰۔ حدثنا محمد بن المثنى قال أخبرنا عبد الوهاب قال أخبرنا أيوب عن أبي قلابة قال حدثنا

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم چند ہم عمر جوان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر

مالك قال أتينا النبي صلى الله عليه وسلم ونحن شببة متقاربون فأقمنا عنده عشرين يوما وليلة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم رحيما رفيقا فلما ظن أنا قد اشتهينا أهلنا أو قد اشتقنا سألنا عمن تركنا بعدنا فأخبرناه فقال ارجعوا إلى أهليكم فأقيموا فيهم وعلموهم ومروهم وذكر أشياء أحفظها أو لا أحفظها وصلوا كما رأيتموني أصلي فإذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم أحدكم وليؤمكم أكبركم ۔

ہوئے اور آپ کے پاس بیس رات دن ٹھہرے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑے مہربان و شفیق تھے۔ جب آپ نے گھر والوں کی طرف ہمارا رجحان ملاحظہ فرمایا تو جنہیں ہم چھوڑ آئے تھے ان کا حال پوچھا ہم نے عرض کر دیا۔ فرمایا اپنے گھر والوں میں جاؤ اور انہی میں رہنا اور انہیں دین کی تعلیم دینا اور انہیں حکم دینا چند باتیں ارشاد فرمائیں جو مجھے یاد رہیں یا نہ رہیں اور نماز پڑھنا جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہا کرے اور جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

٦٠١ ۔ حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله بن عمر قال حدثني نافع قال أذن ابن عمر في ليلة باردة بضجنان ثم قال صلوا في رحالكم وأخبرنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر مؤذنا يؤذن ثم يقول على إثره ألا صلوا في الرحال في الليلة الباردة أو المطيرة في السفر ۔

نافع سے روایت ہے کہ ایک ٹھنڈی رات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ضجنان پہاڑی پر اذان دی۔ پھر فرمایا: اپنی رہائش گاہوں میں نماز پڑھو اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو حکم دیا کرتے جو اذان کے بعد کہتا: الا صلوا فی رحالکم یعنی سفر میں ٹھنڈی یا بارش والی رات میں کیا جاتا تھا۔

٦٠٢ ۔ حدثنا إسحاق قال أخبرنا جعفر بن عون قال حدثنا أبو العميس عن عون بن أبي جحيفة عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بالأبطح فجاءه بلال فآذنه بالصلاة ثم خرج بلال بالعنزة حتى ركزها بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم بالأبطح وأقام الصلاة ۔

عون بن ابی جحیفہ سے ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وادی ابطح میں دیکھا کہ حضرت بلال نے حاضر بارگاہ ہو کر نماز کی اطلاع دی۔ پھر حضرت بلال نیزہ لے کر نکلے اور اسے ابطح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے گاڑ دیا۔ اور آپ نے نماز پڑھائی۔

باب هل يتتبع المؤذن فاه ههنا وههنا وهل يلتفت في الأذان

ويذكر عن بلال أنه جعل إصبعيه في أذنيه وكان ابن عمر لا يجعل إصبعيه في أذنيه وقال إبراهيم لا بأس أن يؤذن على غير وضوء وقال عطاء الوضوء حق وسنة وقالت عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل أحيانه ۔

کیا مؤذن اذان میں ادھر ادھر منہ پھیرے اور کیا اذان میں کسی طرف دیکھے۔ حضرت بلال کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے دو انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور حضرت ابن عمر کانوں میں انگلیاں نہیں ڈالا کرتے تھے اور ابراہیم نے کہا کہ بغیر وضو اذان کہنے میں مضائقہ نہیں ہے۔ عطا کا قول ہے کہ وضو حق اور سنت ہے اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

۴۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هَا هُنَا وَهَا هُنَا بِالْأَذَانِ ۔

محمد بن یوسف، سفیان، عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت بلال کو اذان کہتے ہوئے دیکھا اور وہ اذان میں اپنا منہ ادھر اُدھر کر رہے تھے۔

بَابُ ۲۱۱ قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلَاةُ

وَكَرِهَ ابْنُ سِيرِينَ أَنْ يَقُولَ فَاتَتْنَا الصَّلَاةُ وَلْيَقُلْ لَمْ نُدْرِكْ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ ۔

آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز فوت کر دی۔ ابن سیرین یوں کہنے کو ناپسند کرتے کہ ہم نے نماز فوت کر دی بلکہ یوں کہے کہ ہم نماز نہ پڑھ سکے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد زیادہ صحیح ہے۔

۴۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ۔

عبداللہ بن قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ نے لوگوں کے قدموں کی آواز سنی۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا۔ تمہیں کیا ہوا؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نماز کے لیے جلدی کر رہے تھے فرمایا۔ ایسا نہ کرنا جب نماز کے لیے آؤ تو اطمینان سے خواہ جتنی نماز ملے اور جو رہ جائے تو پوری کر لو۔

بَابُ ۲۱۲ مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا قَالَهُ أَبُو قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

جو ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔ اسے ابو حضرت قتادہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۴۰۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ۔

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ــــ زہری، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اقامت سنو تو نماز کے لیے اطمینان اور وقار سے چلو اور جلدی نہ کرو بلکہ جتنی ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔

بَابُ ۲۱۳ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ ۔

اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب کھڑے ہوں!

۴۰۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي ۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، عبداللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو۔

أَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ رَحْلِهٖ ؞

۴۳۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ؞

۴۳۲ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهٗ وَهُوَ اَعْمٰى وَاَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَجَاءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فَاَشَارَ اِلٰى مَكَانٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۲۳۳ هَلْ يُصَلِّي الْاِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ ؞

۴۳۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ رَدْغٍ فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ كَاَنَّهُمْ اَنْكَرُوْا فَقَالَ كَاَنَّكُمْ اَنْكَرْتُمْ هٰذَا اِنَّ هٰذَا فَعَلَهٗ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا عَزْمَةٌ وَّاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اُحْرِجَكُمْ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كَرِهْتُ اَنْ اُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيْئُوْنَ تَدُوْسُوْنَ الطِّيْنَ اِلٰى رُكَبِكُمْ ؞

۴۳۴ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ

کی اجازت۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ٹھنڈی اور آندھی والی رات میں نماز کے لیے اذان کہی اور پھر کہا۔ سنو کہ نماز اپنے گھروں میں پڑھو۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات ٹھنڈی اور بارش والی ہوتی تو مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرماتے۔

محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کی امامت کرتے اور وہ نابینا تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کبھی اندھیرا اور سیلابی پانی بھی ہوتا ہے اور میں بینائی سے محروم ہوں۔ پس یا رسول اللہ! آپ میرے غریب خانے میں نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو نماز کے لیے مقرر کرلوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ انہوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کردیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی۔

کیا جو حاضر ہو جائیں امام انہیں نماز پڑھا سکتا ہے اور کیا جمعہ کے روز بارش کے باوجود بھی خطبہ دے؟

عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک کیچڑ والے روز ہمیں خطبہ دیا۔ چنانچہ مؤذن کو حکم دیا جب وہ حی علی الصلوٰۃ پر پہنچا کہ الصلوٰۃ فی الرحال کہو۔ پس بعض لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے گویا انہیں اعتراض تھا۔ فرمایا کہ شاید تمہیں اس پر اعتراض ہے حالانکہ ایسا اُنہوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور یہ ضروری ہے اور میں تمہیں نکالنا پسند نہیں کرتا ــــــ حماد، عاصم، عبداللہ بن حارث سے حضرت ابن عباس سے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ بھی فرمایا: میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں مشقت میں ڈالوں اور تم گھٹنوں تک کیچڑ میں لتھڑے ہوئے آؤ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا: بادل آیا، بارش ہوئی، یہاں تک کہ چھت ٹپکنے

جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰى سَالَ السَّقْفُ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ ◆

گیا اور وہ کھجور کی شاخوں کی تھی۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ مٹی کا اثر میں نے آپ کی پیشانی پر دیکھا۔

۴۲۵ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلٰى مَنْزِلِهِ فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا وَنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيرِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آلِ الْجَارُودِ لِأَنَسٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ ◆

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا اور وہ بھاری بھرکم آدمی تھا اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر تشریف لانے کی آپ کو دعوت دی پس آپ کے لیے چٹائی بچھائی اور اس کے ایک حصے پر پانی چھڑک دیا پس آپ نے اس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ آلِ جارود میں سے ایک آدمی نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز چاشت پڑھا کرتے تھے فرمایا میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر اسی روز۔

بَابٌ إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِالْعَشَاءِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ إِقْبَالُهُ عَلٰى حَاجَتِهِ حَتّٰى يُقْبِلَ عَلٰى صَلٰوتِهِ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ ◆

جب کھانا آ جائے اور اقامت کہہ دی جائے حضرت ابن عمر پہلے کھانا کھاتے حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ یہ آدمی کی دانشمندی ہے کہ پہلے حاجت پوری کرے اور نماز کی طرف اس وقت توجہ ہو جب اس کا دل فارغ ہو۔

۴۲۶ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ ◆

مسدد، یحییٰ، ہشام ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور نماز کی اقامت ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لیا کرو۔

۴۲۷ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَؤُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو نماز مغرب پڑھنے سے پہلے اسے کھا لو اور کھانے میں جلدی نہ کرنا۔

۴۲۸ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھائے اور جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جائے اور حضرت ابن عمر کے سامنے کھانا رکھ دیا جاتا اور نماز کھڑی ہو جاتی تو نماز میں نہ جاتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ

يَأْتِيهَا حَتّٰى يَفْرُغَ وَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ وَقَالَ زُهَيْرٌ وَّوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ وَاِنْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِيْ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَّدَنِيٌّ ۔

ہو جائے اور وہ امام کی قرأت سنتے رہتے تھے ــــ زہیر اور وہب بن عثمان، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو تو جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کر لے اگرچہ نماز کھڑی ہو چکی ہو ــــ امام ابو عبداللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی ابراہیم بن المنذر نے وہب بن عثمان سے اور وہب مدنی تھا۔

بَابٌ ٣٤ اِذَا دُعِيَ الْاِمَامُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَبِيَدِهٖ مَا يَأْكُلُ ۔

جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور کچھ کھا رہا ہو

٦٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۔

جعفر بن عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکری کی دستی میں سے کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا۔ پس آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو چھری پیچھے کو ڈال دی۔ پس نماز پڑھی اور تازہ وضو نہ کیا۔

ف: اس مضمون کی متعدد احادیث ہیں جن سے واضح ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ نماز پڑھنے کے لیے صرف کلی کر لینا کافی ہے۔ جن حدیثوں میں یہ وارد ہوا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیزیں کھانے سے دوبارہ وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے وہ حدیثیں ان حدیثوں سے منسوخ ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ ۔

بَابٌ ٣٥ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَهْلِهٖ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَخَرَجَ ۔

جو اپنے گھر والوں کے کام میں مشغول ہو پس نماز کی اقامت ہونے پر چلا جائے۔

٦٤٠ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ ۔

اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ گھر والوں کے کاموں میں مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

بَابٌ ٣٦ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا اَنْ يُّعَلِّمَهُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهٗ ۔

جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اس کا ارادہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز اور آپ کا طریقہ سکھانے کا ہو۔

٦٤١ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ بِكُمْ

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے۔ فرمایا کہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں گا اور نماز سے میرا ارادہ ہے کہ جس طرح میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هَذَا وَكَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى ۔

بَابٌ ۴۳ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ ۔

۶۴۲ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۶۴۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا

۶۴۴ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ

کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کس طرح پڑھتے ہیں تو جب سے ابو قلابہ سے پوچھا کہ وہ کیسے نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہمارے ان بزرگ کی طرح اور وہ بزرگ جب سجدے سے سر اٹھاتے تو پہلی رکعت میں اٹھنے سے پہلے بیٹھتے۔

صاحبِ علم و فضل امامت کا زیادہ مستحق ہے

ابو بُردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو مرض نے شدت اختیار کر لی۔ فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ وہ نرم دل آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ انہوں نے دوبارہ وہی گزارش کی تو فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم حضرت یوسف والیوں کی طرح ہو۔ قاصد پیغام لے گیا تو انہوں نے حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں نماز پڑھائی۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو آواز نہیں پہنچا سکیں گے لہٰذا حضرت عمر کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ عرض کیجئے کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو آواز نہیں پہنچا سکیں گے حضرت عمر سے فرمائیے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے یوں کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ٹھہرو، تم تو حضرت یوسف والیوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا۔ آپ سے مجھے بھلائی نہیں پہنچی۔

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیروکار، خادم اور صحابی تھے کہ حضرت ابوبکر انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیماری میں نماز پڑھایا کرتے جس میں کہ

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۶۴۵ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَحَ لَنَا فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ ۔

۶۴۶ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قِيلَ لَهُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَرَأَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ قَالَ مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ فَعَاوَدَتْهُ فَقَالَ مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ

وصال فرمایا۔ بیان کیا کہ جب پیر کا روز ہوا اور وہ نماز میں صف بستہ تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور ہماری طرف دیکھنے لگے تا آنکہ آپ کھڑے تھے اور آپ کا چہرۂ انور گویا مصحف کا ورق تھا۔ پھر تبسم ریزی فرمائی۔ ہم نے مصمم ارادہ کر لیا کہ نماز توڑ دیں بمسرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار کرتے ہوئے، پس حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے کہ صف میں مل جائیں، یہ گمان کرتے ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاید نماز کے لیے تشریف لے آئے۔ آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ گرا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی روز وصال فرمایا۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین روز تشریف نہ لائے۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو حضرت ابوبکر آگے بڑھنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردے کو پکڑ کر اٹھایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک چہرۂ انور ظاہر ہوا تو ہم نے ایسا کوئی اور منظر نہیں دیکھا تھا جیسا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور سے شاندار معلوم ہوا جو ہم پر ظاہر ہوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ سے حضرت ابوبکر کی طرف اشارہ کیا کہ آگے بڑھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردہ گرا دیا۔ پھر آپ وصال فرمانے تک ایسا نہ کر سکے۔

حمزہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ سے نماز کے متعلق عرض کی گئی۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابوبکر نرم دل ہیں، قرأت کے وقت رونا غالب آ جائے گا۔ فرمایا، ان سے ہی کہو کہ نماز پڑھائیں۔ دوبارہ عرض گزار ہوئیں، فرمایا کہ ان سے ہی کہو کہ نماز پڑھائیں اور تم حضرت یوسف کو گھیرنے والی عورتوں کی طرح ہو ـــــــ متابعت کی ہے ان کی زبیدی اور زہری کے بھتیجے اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے زہری سے اور کہا عقیل اور معمر زہری، حمزہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَاب مَنْ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْإِمَامِ لِعِلَّةٍ ۔

۶۴۷ ـ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ ۔

جو کسی وجہ سے امام کے پہلو میں کھڑا ہو۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اپنے مرض میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں لہٰذا وہ انہیں نماز پڑھاتے رہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو تشریف لائے اور حضرت ابوبکر لوگوں کی امامت کر رہے تھے جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔

بَاب مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاءَ الْإِمَامُ الْأَوَّلُ فَتَأَخَّرَ الْأَوَّلُ أَوْ لَمْ يَتَأَخَّرْ جَازَتْ صَلَاتُهُ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

جو لوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آجائے تو یہ پیچھے ہٹ جائے یا نہ ہٹے کیا اس کی نماز ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۶۴۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپس میں صلح کرانے کی غرض سے بنی عمرو بن عوف کے پاس تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر کے پاس آکر کہا کہ کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے؟ چنانچہ اقامت کہوں؟ فرمایا ہاں۔ پس حضرت ابوبکر نماز پڑھانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں تھے۔ آپ اندر گھستے ہوئے صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالیاں بجائیں جبکہ حضرت ابوبکر نماز میں ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس حضرت ابوبکر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا۔ پھر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹے حتیٰ کہ صف میں آملے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔

بَابٌ ۴۷ إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ

۶۴۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوهُمْ مُرُوهُمْ فَلْيُصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

بَابٌ ۴۸ إِذَا زَارَ الْإِمَامُ قَوْمًا فَأَمَّهُمْ

۶۵۰ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا۔

بَابٌ ۴۹ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ وَقَالَ

آگے بڑھ گئے پس نماز پڑھی اور فارغ ہو کر فرمایا۔ اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ پر رہنے سے کس چیز نے روکا جب کہ میں نے حکم دیا تھا! حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابن ابو قحافہ میں یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں بہت زیادہ تالیاں بجاتے دیکھا۔ جب نماز میں کوئی بات ہو تو سُبْحَانَ اللّٰهِ کہو اور اس پر توجہ دی جائے جب کہ تالی تو عورتوں کے لیے ہے۔

جب لوگ علم قرآن میں برابر ہوں تو بڑا امامت کرائے۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ہم نوجوان تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیس روز کے قریب رہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑے مہربان تھے۔ فرمایا کہ اگر تم اپنے گھروں کو جاؤ تو انہیں علم دین سکھانا اور فلاں فلاں نمازیں فلاں فلاں وقتوں میں پڑھنے کے لیے کہنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

جب امام لوگوں کے پاس جائے تو ان کی امامت کر سکتا ہے

محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے اجازت طلب کی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ فرمایا۔ تم کہاں چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں۔ پس میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جس کو میں پسند کرتا تھا۔ آپ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنا لی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے آخری مرض میں لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جب کوئی امام سے پہلے سر اٹھائے

ابن مسعود إذا رفع قبل الإمام يعود فيمكث بقدر ما رفع ثم يتبع الإمام وقال الحسن فيمن يركع مع الإمام ركعتين ولا يقدر على السجود يسجد للركعة الآخرة سجدتين ثم يقضي الركعة الأولى بسجودها وفيمن نسي سجدة حتى قام يسجد ۔

١٥٦ - حدثنا أحمد بن يونس قال أخبرنا زائدة عن موسى بن أبي عائشة عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة قال دخلت على عائشة فقلت ألا تحدثيني عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت بلى ثقل النبي صلى الله عليه وسلم فقال أصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب قالت ففعلنا فاغتسل فذهب لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب قالت فقعد فاغتسل ثم ذهب لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله فقال ضعوا لي ماء في المخضب فقعد فاغتسل ثم ذهب لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس فقلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله والناس عكوف في المسجد ينتظرون النبي صلى الله عليه وسلم لصلاة العشاء الآخرة فأرسل النبي صلى الله عليه وسلم إلى أبي بكر بأن يصلي بالناس فأتاه الرسول فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرك أن تصلي بالناس فقال أبو بكر وكان رجلا رقيقا يا عمر صل بالناس فقال له عمر أنت أحق بذلك فصلى أبو بكر تلك الأيام ثم إن النبي صلى الله عليه وسلم وجد من نفسه خفة فخرج بين رجلين أحدهما

تو لوٹ جائے اور جتنی دیر سر اٹھائے رکھا اتنی دیر ٹھہر کر پھر امام کی پیروی کرے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ جو امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور سجدے نہ کر سکے تو آخری رکعت میں دو سجدے کرے اور پہلی رکعت کو اس کے سجدوں کے ساتھ پڑھے اور جو سجدے کو بھول کر کھڑا ہو جائے تو سجدہ کرے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض کے متعلق نہیں بتائیں گی؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی، نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو۔ ہم نے ایسا کیا تو غسل فرمایا۔ پھر جانا چاہا تو آپ بے ہوش ہو گئے۔ افاقہ ہوا تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی، نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو۔ پس اٹھے اور غسل فرمایا۔ پھر جانے لگے تو بے ہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا، کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کی، نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ لوگ مسجد میں ٹھہرے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز عشاء کے لیے انتظار کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے پاس پیغام بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ قاصد نے آکر بتایا، چونکہ نرم دل تھے انہوں نے کہا، اے عمر! آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عمر نے ان سے کہا، آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ پس ان دنوں میں حضرت ابوبکر نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان نماز ظہر کے لیے تشریف لے گئے جن میں سے ایک حضرت عباس تھے، اور حضرت ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ پیچھے نہ ہٹو اور فرمایا کہ مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔ دونوں نے آپ کو حضرت ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا۔ پس حضرت ابوبکر نبی کریم

الْعَبَّاسُ بِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَى إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ لَا يَتَأَخَّرَ فَقَالَ أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ يَأْتَمُّ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، کیا میں آپ کے حضور بیان نہ کروں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض سے متعلق حضرت عائشہ نے مجھ سے بیان کیا ہے؟ فرمایا، بیان کرو۔ میں نے بیان کر دیا۔ تو انھوں نے کسی چیز کا انکار نہیں کیا بلکہ فرمایا، کیا انھوں نے تمہیں دوسرے شخص کا نام بتایا جو حضرت عباس کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا، نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔

---

۶۵۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیماری کے باعث کاشانۂ اقدس میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا، امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

۶۵۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا هُوَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو آپ اس سے گر پڑے اور دائیں پہلو میں رگڑ آ گئی پس ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر، جب فارغ ہوئے تو فرمایا، امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، جب وہ کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو، جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ، جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے حمیدی کے حوالے سے فرمایا کہ یہ ارشادِ گرامی "جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو" یہ پہلے مرض کے دوران کا

فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ مَتَى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ

وَقَالَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا۔

۴۵۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ۔

بَابُ إِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

۴۵۵- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ۔

بَابُ إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى

وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ وَوَلَدِ الْبَغِيِّ وَالْأَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَلَا يُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَيْرِ عِلَّةٍ۔

۴۵۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

بات ہے پھر اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے تو آپ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں فرمایا جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری فعل پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام کے پیچھے کب سجدہ کرے

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی جو غلط بیانی کرنے والے نہیں تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس وقت ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں چلے جاتے تو اس کے بعد ہم سجدے میں جاتے۔

اپنے امام سے پہلے سر اٹھانے کا گناہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا جب کہ وہ امام سے پہلے سر کو اٹھا لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر جیسا کر دے یا اللہ تعالیٰ اس کی صورت کو گدھے کی صورت جیسی کر دے۔

غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت

حضرت عائشہ کی امامت ان کا ذکوان نامی غلام قرآن مجید سے کرتا تھا اور اسی طرح ولدالزنا، اعرابی کا اور نابالغ لڑکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان کی امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کو بہتر پڑھنے والا ہے اور بغیر کسی وجہ کے غلام کو جماعت سے نہ روکا جائے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ مہاجرین کی پہلی جماعت عصبہ میں آئی جو قبا کی ایک جگہ ہے

عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ۔

٦٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ ۔

بَابٌ ٢٣ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الْإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ ۔

٦٥٨ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَأُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ ۔

بَابٌ ٢٤ إِمَامَةِ الْمَفْتُونِ وَالْمُبْتَدِعِ

وَقَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهُ ۔ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرَى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا نَرَى أَنْ يُصَلَّى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا ۔

٦٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اُن کی امامت سالم مولیٰ حذیفہ کیا کرتے تھے اور وہ قرآن مجید زیادہ جانتے تھے۔

محمد بن بشار، یحییٰ، شعبہ، ابو التیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بات سنو اور اُس کی اطاعت کرو اگرچہ حبشی کو تم پر حاکم مقرر کیا جائے جس کا سر انگور جیسا ہو۔

جب امام نے نماز پوری نہ کی اور مقتدیوں نے کر لی۔

فضل بن سہل، حسن بن موسیٰ اشیب، عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن دینار، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر وہ صحیح پڑھائیں تو تمہیں بھی ثواب ملے گا اور اگر غلطی کریں تو تمہیں ثواب مل جائے گا اور اُس کا وبال اُن پر ہوگا۔

مفتون اور بدعتی کی امامت۔

حسن بصری کا قول ہے کہ پڑھ لے اور بدعت کا گناہ اُس پر ہے۔ کہا ہم سے محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، حمید بن عبد الرحمٰن، عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس گئے جب کہ وہ محصور تھے اور کہا کہ آپ مسلمانوں کے متفقہ امام ہیں اور فتنہ باز ہمیں نماز پڑھا رہا ہے اور ہمیں یہ ناپسند ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کے اعمال میں سے نماز بہترین چیز ہے اور لوگ جب نیک کام کریں تو تم بھی اُن کے ساتھ نیک کام کرو اور جب وہ بُرا کام کریں تو اُن کی بُرائی سے الگ رہو۔ زبیدی نے کہا کہ زہری نے فرمایا۔ میرے نزدیک درست نہیں کہ مخنث کے پیچھے نماز پڑھی جائے مگر ضرورتاً کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ ہو۔

ابو التیاح نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ

عن شعبة عن ابي التياح انه سمع انس بن مالك قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اسمعوا واطيعوا ولو لحبشي كان رأسه زبيبة ۔

باب يقوم عن يمين الامام بحذائه سواء اذا كانا اثنين ۔

٦٦٠ - حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن الحكم قال سمعت سعيد بن جبير عن ابن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء ثم جاء فصلى اربع ركعات ثم نام ثم قام فجئت فقمت عن يساره فجعلني عن يمينه فصلى خمس ركعات ثم صلى ركعتين ثم نام حتى سمعت غطيطه او قال خطيطه ثم خرج الى الصلوة ۔

باب اذا قام الرجل عن يسار الامام فحوله الامام الى يمينه لم تفسد صلوتهما ۔

٦٦١ - حدثنا احمد قال حدثنا ابن وهب قال حدثنا عمرو عن عبد ربه بن سعيد عن مخرمة بن سليمان عن كريب مولى ابن عباس عن ابن عباس قال نمت عند ميمونة والنبي صلى الله عليه وسلم عندها تلك الليلة فتوضأ ثم قام يصلي فقمت عن يساره فأخذني فجعلني عن يمينه فصلى ثلث عشرة ركعة ثم نام حتى نفخ وكان اذا نام نفخ ثم اتاه المؤذن فخرج فصلى ولم يتوضأ قال عمرو فحدثت به بكيرا فقال حدثني كريب بذلك

باب اذا لم ينو الامام ان يؤم ثم جاء قوم فامهم ۔

٦٦٢ - حدثنا مسدد قال حدثنا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن عبد الله بن سعيد بن جبير

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، حاکم کی بات سنو اور اطاعت کرو خواہ حبشی ہو جو اُس کا سر انگور جیسا ہو۔

جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے برابر دائیں جانب کھڑا ہو۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات گزاری، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشا پڑھی پھر تشریف لائے، چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے پھر قیام فرمایا تو میں بھی آکر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے دائیں جانب کر لیا اور پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے۔ پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اُسے دائیں جانب کر لے تو دونوں میں سے کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سویا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس رات ان کے پاس تھے۔ پس آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے پکڑ کر اپنے دائیں جانب کر لیا۔ پس آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں، پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ جب سوتے تو خراٹے لیا کرتے۔ پھر مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو تشریف لے جا کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ عمرو، بکیر، کریب سے اسی طرح روایت ہے۔

جب امام کی نیت امامت کی نہ ہو لیکن لوگ آجائیں تو اُن کی امامت کرے۔

عبداللہ بن سعید بن جبیر کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ

عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ أُصَلِّي مَعَهُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِي وَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ۔

بَابٌ ۴۵۱ إِذَا طَوَّلَ الْإِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ وَصَلَّى ۔

۶۶۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَانَ مُعَاذٌ تَنَاوَلَ مِنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ ثَلَاثَ مِرَارٍ أَوْ قَالَ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا وَأَمَرَهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ أَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ قَالَ عَمْرٌو لَا أَحْفَظُهُمَا ۔

بَابٌ ۴۵۲ تَخْفِيفِ الْإِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَإِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ۔

۶۶۴ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ ۔

بَابٌ ۴۵۳ إِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رات گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے سر سے پکڑ کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

جب امام نماز پڑھائے اور کسی کو حاجت ہو تو نماز پڑھ کر نکل جائے۔

مسلم، شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھا کرتے اور پھر اپنی قوم کی امامت کرتے ــــ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عمرو سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حضرت معاذ بن جبل پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ انہوں نے نماز عشاء پڑھائی اور اس میں سورۃ البقرہ پڑھی تو ایک آدمی لوٹ گیا۔ حضرت معاذ کو اس سے دکھ ہوا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ آزمائش میں ڈالنے والا۔ آپ نے انہیں اوسط مفصل کی دو سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا۔ عمرو نے فرمایا کہ مجھے وہ دونوں یاد نہیں رہیں۔

امام کا قیام میں تخفیف کرنا اور رکوع سجدے پورے کرنا۔

قیس سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں صبح کی نماز سے فلاں کی وجہ سے رہ جاتا ہوں جو ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نصیحت کرنے میں کسی روز اتنا زیادہ ناراض نہیں دیکھا۔ فرمایا تم میں سے کچھ لوگ نفرت دلانے والے ہیں، پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھانی چاہیے کیونکہ ان میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول دے۔

۶۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ ٭

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ اُن میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول دے۔

بَابُ مَنْ شَكَا إِمَامَهُ إِذَا طَوَّلَ وَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ طَوَّلْتَ بِنَا يَا بُنَيَّ ٭

جس نے نماز لمبی کرنے پر اپنے امام کی شکایت کی۔ ابو اسید نے فرمایا۔ اے بیٹے تم نے ہمیں لمبی نماز پڑھائی ہے۔

۶۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٌ فِيهَا فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُهُ غَضِبَ فِي مَوْضِعٍ كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَمَنْ أَمَّ مِنْكُمُ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ ٭

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نماز فجر سے رہ جاتا ہوں کیونکہ فلاں ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور نصیحت کرتے ہوئے میں نے آپ کو اُس روز سے زیادہ ناراض نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا۔ اے لوگو! تم میں نفرت دلانے والے بھی ہیں۔ جو تم میں سے لوگوں کی امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اس کے پیچھے کمزور، بوڑھا اور ضرورت مند بھی ہوتا ہے۔

۶۶۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّي فَتَرَكَ نَاضِحَهُ وَأَقْبَلَ إِلَى مُعَاذٍ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ أَوْ قَالَ أَفَاتِنٌ أَنْتَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَاءَكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ أَحْسِبُ هَذَا فِي الْحَدِيثِ وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ وَمِسْعَرٌ وَالشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ عَمْرٌو وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَرَأَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ وَتَابَعَهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُحَارِبٍ ٭

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی دو اونٹوں کو لے کر آ رہا تھا اور رات کا پہلا حصہ تھا۔ اُسے حضرت معاذ نماز پڑھاتے ہوئے ملے تو اس نے اپنے اونٹوں کو چھوڑا اور حضرت معاذ کی طرف چلا۔ انہوں نے سورۃ البقرہ یا سورۃ النساء پڑھی۔ وہ چلا گیا اور اُسے معلوم ہوا کہ اس سے حضرت معاذ ناراض ہوئے ہیں۔ اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حضرت معاذ کی شکایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! تم آزمائش میں ڈالنے والے ہو۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ تم نے سورۃ الاعلیٰ، سورۃ والشمس اور سورۃ واللیل کے ساتھ کیوں نہ پڑھائی کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے، ضعیف اور ضرورت مند بھی پڑھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ حدیث میں ہے۔ متابعت کی ہے اس کی سعید بن مسروق، مسعر اور شیبانی نے ــــ عمرو، عبید اللہ بن مقسم اور ابو الزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ نے عشاء میں سورۃ البقرہ پڑھی تھی ــــ اور متابعت کی ہے اس کی اعمش نے محارب سے۔

بَابُ الْإِيجَازِ فِي الصَّلٰوةِ وَإِكْمَالِهَا

۶۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجِزُ الصَّلٰوةَ وَيُكْمِلُهَا ۔

بَابُ مَنْ أَخَفَّ الصَّلٰوةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ ۔

۶۶۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلٰوةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمِّهِ تَابَعَهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ وَبَقِيَّةُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ۔

۶۷۰ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلٰوةً وَلَا أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ ۔

۶۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ ۔

۶۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ فَأُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ وَقَالَ مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبَانُ

نماز مختصر اور پوری پڑھنا ۔

عبدالعزیز سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختصر اور ہر طرح سے مکمل نماز پڑھا کرتے تھے ۔

جو بچے کے رونے کی وجہ سے نماز مختصر کر دے ۔

ابراہیم بن موسیٰ ، ولید بن مسلم ، اوزاعی ، یحییٰ بن ابو کثیر ، عبداللہ بن ابو قتادہ ، ان کے والد ماجد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، میں نماز پڑھانے کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ اسے طویل دوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ اس کی ماں کو تکلیف دوں ـــــــ متابعت کی ہے اس کی بشر بن بکر ، اور بقیہ اور ابن المبارک نے اوزاعی سے ۔

شریک بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ہرگز کسی امام کے پیچھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مختصر اور مکمل نماز نہیں پڑھی ۔ اگر آپ کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو مختصر کر دیتے اس ڈر سے کہ اس کی والدہ آزمائش میں پڑ جائے گی ۔

علی بن عبداللہ ، یزید بن زریع ، سعید ، قتادہ ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اسے لمبی کروں ، پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں ، یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو جو تنگی ہوگی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اسے لمبی کروں پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں ، تو مختصر کر دیتا ہوں یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو کتنی تنگی ہوگی

موسیٰ ، ابان ، قتادہ ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ قَدْ رَدَّهُ قَالَ نَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ۔

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

بَابٌ ۴۴۵ إِذَا صَلّٰى ثُمَّ أَمَّ قَوْمًا ۔

نماز پڑھ کر پھر اپنی قوم کی امامت کرنا

۴۷۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ ۔

سلیمان بن حرب اور ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت معاذ پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے، پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور انہیں نماز پڑھاتے۔

بَابٌ ۴۴۶ مَنْ أَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيرَ الْإِمَامِ ۔

جو لوگوں کو امام کی تکبیر سنائے

۴۷۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَتَاهُ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِي فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْقِرَاءَةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَقُلْتُ مِثْلَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَصَلّٰى وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْأَرْضَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ صَلِّ فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيرَ تَابَعَهُ مُحَاضِرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تو حضرت بلال نے حاضر ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ فرمایا ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر نرم دل ہیں اگر آپ کی جگہ پر کھڑے ہوئے تو رونے کے باعث قرأت نہیں سنا سکیں گے۔ فرمایا ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے پھر وہی عرض کیا تو آپ نے تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سو وہ پڑھانے لگے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر تشریف لے گئے گویا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ قدم مبارک زمین کو مس کر رہے ہیں۔ جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے، ان کی طرف اشارہ فرمایا کہ پڑھاتے رہو پس حضرت ابوبکر پیچھے ہٹے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پہلو میں بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر لوگوں کو تکبیر سنا رہے تھے — اس کی متابعت محاضر نے اعمش سے کی ہے۔

بَابٌ ۴۴۷ الرَّجُلُ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَيَأْتَمُّ النَّاسُ بِالْمَأْمُومِ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ ۔

جو امام کی اقتدا کرے اور لوگ اس ماموم کی اقتدا کریں

منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں گے۔

۴۷۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو حضرت بلال نماز کی اطلاع دینے

قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ
يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ وَّاِنَّهٗ مَتٰى
يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا
اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ
اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ وَّاِنَّهٗ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ
النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ
مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ
وَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً
فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ يَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ
حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ اَبُوْ
بَكْرٍ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ
اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَّقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ
بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ۔

حاضر ہوئے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں عرض
گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر نرم دل آدمی ہیں، وہ جب
آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سنا نہ سکیں گے۔ لہٰذا آپ حضرت
عمر کے لیے حکم فرماتے تو۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں
میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر
نرم دل آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سنا
نہ سکیں گے لہٰذا آپ حضرت عمر کے لیے حکم فرمائے۔ فرمایا کہ تم حضرت
یوسف والی عورتوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں
جب وہ نماز پڑھانے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ
محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور
آپ کے پیر زمین سے گھسٹ رہے تھے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے
حضرت ابوبکر نے جب آپ کی آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم آکر حضرت ابوبکر کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر کھڑے
ہو کر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے
حضرت ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں اور
لوگ حضرت ابوبکر کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابٌ هَلْ يَأْخُذُ الْاِمَامُ اِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ۔

جب امام کو شک لاحق ہو تو کیا مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے۔

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ
اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ
اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ
النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ
سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں پر فارغ ہو گئے
ذوالیدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے
ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ذوالیدین سچ
کہتے ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے: ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر
کہہ کر سجدہ کیا اپنے سجدوں کی طرح یا ان سے لمبا۔

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ فَقِيلَ قَدْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں، عرض کی گئی کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ پس آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھیں پھر سلام پھیرا، پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

بَابُ ٤٣٥ إِذَا بَكَى الْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ سَمِعْتُ نَشِيجَ عُمَرَ وَأَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوفِ يَقْرَأُ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ ۔

جب امام نماز میں روئے

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر کے رونے کی آواز سنی اور میں آخری صف میں تھا، وہ پڑھ رہے تھے: میں اپنے دکھ اور غم کا شکوہ صرف اللہ تعالیٰ سے کرتا ہوں (۱۲: ۸۶)۔

٦٧٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے، حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت حفصہ سے عرض کرنے کے لیے کہا کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے، حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانے دو، تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا: مجھے آپ سے بھلائی نہیں پہنچی۔

ف: یہ واقعہ کسی قدر کمی یا بیشی کے ساتھ حدیث ۶۳۲، ۶۳۸، ۶۵۱، ۶۶۳، ۶۷۵ میں بھی گزر چکا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام کا اپنی موجودگی میں امام مقرر فرما دیا تھا تو آپ کے بعد ان کی امامت کا کون انکار کر سکتا تھا۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ اول اور جانشین رسول ہونے کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

بَابُ ٤٣٦ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَبَعْدَهَا

اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا۔

٦٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ

ابوالولید ہشام بن عبدالملک، شعبہ، عمرو بن مرہ، سالم بن ابی الجعد۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفوں کو درست کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ

يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ ۔

تمہارے چہروں کو الٹ دے گا۔

٦٨٠ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي ۔

ابومعمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفوں کو سیدھی کر لیا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

بَاب إِقْبَالِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ ۔

صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا۔

٦٨١ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي ۔

حمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز کھڑی ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہرۂ انور ہماری جانب کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اپنی صفیں سیدھی کر لو اور مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

بَاب الصَّفِّ الْأَوَّلِ

پہلی صف

٦٨٢ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ الْغَرِقُ وَالْمَبْطُونُ وَالْمَطْعُونُ وَالْهَدِمُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید یہ ہیں۔ ڈوب کر مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، طاعون سے مرنے والا اور دب کر مرنے والا۔ اگر لوگ جانتے کہ نماز عشاء اور نماز فجر میں کیا ہے تو ضرور آتے خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور اگر جانتے کہ پہلی صف میں کیا ہے تو قرعہ اندازی کرتے۔

بَاب إِقَامَةُ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ

صف درست کرنا نماز کی تکمیل سے ہے

٦٨٣ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ وَأَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے لہٰذا اس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صف سیدھی رکھو کیونکہ صف کا سیدھا رکھنا نماز کی زینت ہے۔

۶۸۴ - حدثنا ابو الولید قال انا شعبۃ عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سووا صفوفکم فان تسویۃ الصفوف من اقامۃ الصلوۃ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفیں برابر رکھا کرو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا نماز قائم کرنے کا ایک حصہ ہے۔

باب اثم من لم یتم الصفوف

اس کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے۔

۶۸۵ - حدثنا معاذ بن اسد قال انا الفضل بن موسی قال انا سعید بن عبید الطائی عن بشیر بن یسار الانصاری عن انس بن مالک انہ قدم المدینۃ فقیل لہ ما انکرت منا منذ یوم عہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انکرت شیئا الا انکم لا تقیمون الصفوف وقال عقبۃ بن عبید عن بشیر بن یسار قدم علینا انس بن مالک المدینۃ بہذا۔

بشیر بن یسار انصاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ میں آئے تو ان سے کہا گیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے برعکس آج تک ہماری کونسی چیز دیکھی ہے؟ فرمایا کہ ایسی تو کوئی چیز نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ تم صفیں سیدھی نہیں کرتے۔ عقبہ بن عبید نے بشیر بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک ہمارے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور یہ فرمایا۔

باب الزاق المنکب بالمنکب والقدم بالقدم فی الصف وقال النعمان بن بشیر رایت الرجل منا یلزق کعبہ بکعب صاحبہ۔

صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملانا

حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا۔ میں نے اپنوں میں سے ایک آدمی کو اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ٹخنہ ملائے ہوئے دیکھا۔

۶۸۶ - حدثنا عمرو بن خالد قال انا زہیر عن حمید عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا صفوفکم فانی اراکم من وراء ظہری وکان احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملایا کرتا۔

باب اذا قام الرجل عن یسار الامام وحولہ الامام خلفہ الی یمینہ تمت صلوتہ۔

جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام پیچھے سے اُسے دائیں جانب کرے تو اس کی نماز درست ہے۔

۶۸۷ - حدثنا قتیبۃ بن سعید قال نا داؤد عن عمرو بن دینار عن کریب مولی ابن عباس عن ابن عباس قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فقمت عن یسارہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برأسی من ورائی فجعلنی عن یمینہ فصلی ورقد فجاءہ المؤذن فقام یصلی ولم یتوضأ

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پیچھے سے مجھے سر سے پکڑا اور اپنے دائیں جانب کر لیا۔ آپ نے نماز پڑھی اور سو گئے۔ آپ کی خدمت میں مؤذن آیا تو نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔

باب ۷۹ المرأة وحدها تكون صفا

۶۸۸ - حدثنا عبد الله بن محمد قال ثنا سفيان عن إسحاق عن أنس بن مالك قال صليت أنا ويتيم في بيتنا خلف النبي صلى الله عليه وسلم وأمي أم سليم خلفنا.

باب ۸۰ ميمنة المسجد والإمام

۶۸۹ - حدثنا موسى قال ثنا ثابت بن يزيد قال ثنا عاصم عن الشعبي عن ابن عباس قال قمت ليلة أصلي عن يسار النبي صلى الله عليه وسلم فأخذ بيدي أو بعضدي حتى أقامني عن يميني وقال بيده من ورائي.

باب ۸۱ إذا كان بين الإمام وبين القوم حائط أو سترة وقال الحسن لا بأس أن تصلي وبينك وبينه نهر وقال أبو مجلز يأتم بالإمام وإن كان بينهما طريق أو جدار إذا سمع تكبير الإمام.

۶۹۰ - حدثنا محمد بن سلام قال ثنا عبدة عن يحيى بن سعيد الأنصاري عن عمرة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل في حجرته وجدار الحجرة قصير فرأى الناس شخص النبي صلى الله عليه وسلم فقام أناس يصلون بصلاته فأصبحوا فتحدثوا بذلك فقام الليلة الثانية فقام معه أناس يصلون بصلاته صنعوا ذلك ليلتين أو ثلاثا حتى إذا كان بعد ذلك جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يخرج فلما أصبح ذكر ذلك الناس فقال إني خشيت أن تكتب عليكم صلاة الليل.

باب ۸۲ صلاة الليل

۶۹۱ - حدثنا إبراهيم بن المنذر قال ثنا ابن أبي فديك قال ثنا ابن أبي ذئب عن المقبري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة أن النبي صلى الله

عورت تنہا بھی صف ہے

عبداللہ بن محمد، سفیان، اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اور ایک یتیم نے اپنے گھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

مسجد اور امام کے دائیں جانب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب نماز پڑھنے کھڑا ہوا تو آپ نے میرے ہاتھ یا کندھے کو پکڑا اور مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا اور ہاتھ سے کہا کہ میرے پیچھے سے۔

جب کہ امام اور لوگوں کے درمیان دیوار یا سترہ ہو۔

حسن بصری کا قول ہے کہ نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ تمہارے اور اس کے درمیان نہر ہو۔ ابو مجلز کا قول ہے کہ امام کی اقتدا کرے اگرچہ دونوں کے درمیان راستہ یا دیوار ہو جبکہ امام کی تکبیر سنتا ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرے میں نماز پڑھا کرتے اور میرے حجرے کی دیوار نیچی تھی۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس دیکھا تو لوگ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ صبح کو لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا۔ دوسری رات جب آپ نے قیام فرمایا تو لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی دو راتوں تک ایسا دو یا تین رات کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے گئے اور باہر تشریف نہ لے گئے۔ جب صبح ہوئی اور لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو فرمایا میں ڈرا کہ رات کی نماز تم پر فرض نہ فرما دی جائے۔

رات کی نماز

ابراہیم بن منذر، ابن ابو فدیک، ابن ابو ذئب، مقبری، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چٹائی تھی جس کو دن کے وقت بچھایا کرتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ فَثَابَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَصَفُّوْا وَرَاءَهُ ۔

۶۹۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ حَصِيْرٍ فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى فِيْهَا لَيَالِيَ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ فَصَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَقَالَ عَفَّانُ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابُ ۴۳ إِيْجَابِ التَّكْبِيْرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ۔

۶۹۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ قَالَ أَنَسٌ فَصَلَّى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلَاةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُوْدًا ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ۔

۶۹۴ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ أَوْ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

اور رات کے وقت پردہ بنا لیتے پس لوگ آپ کے پاس آ گئے اور آپ کے پیچھے صف بنا لی۔

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حجرہ تیار کر دیا۔ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ چٹائی کا۔ رمضان میں اس کے اندر نماز پڑھتے رہے تو آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ کو ان کا علم ہوا تو بیٹھنے لگے۔ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا، میں نے جان لیا اور دیکھا جو تم نے کیا۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے ۔۔۔ عفان، وہیب، موسیٰ، ابو النضر، بسر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا افتتاح۔

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ لیس ہمیں ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا، امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے اور خراش آ گئی تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر پڑھی۔ پھر فارغ ہوئے تو فرمایا، امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر

فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا ۔

پھر جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

۶۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔ پھر جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى مَعَ الْاِفْتِتَاحِ سَوَاءً

تکبیر اولیٰ میں افتتاح کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا۔

۶۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ ۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ اپنے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو انہیں پہلے کی طرح اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی کہتے اور سجدوں میں ایسا نہ کرتے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ ۔

تکبیر کہتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع یدین کرنا۔

۶۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ ۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور اسی طرح کرتے جب کہ رکوع کی تکبیر کہتے اور اسی طرح کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے اور ایسا (رفع یدین) سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔

۶۹۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت مالک بن حویرث

عبد الله عن خالد عن ابي قلابة انه رأى مالك بن الحويرث اذا صلى كبر ورفع يديه واذا اراد ان يركع رفع يديه واذا رفع رأسه من الركوع رفع يديه وحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع هكذا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب نماز پڑھنے لگے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

باب الى اين يرفع يديه وقال ابو حميد في اصحابه رفع النبي صلى الله عليه وسلم حذو منكبيه

ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائے۔ ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کندھوں کے برابر اٹھائے۔

۶۹۹ - حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني سالم بن عبد الله بن عمر ان عبد الله بن عمر قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم افتتح التكبير في الصلوة فرفع يديه حين يكبر حتى يجعلهما حذو منكبيه واذا كبر للركوع فعل مثله واذا قال سمع الله لمن حمده فعل مثله وقال ربنا ولك الحمد ولا يفعل ذلك حين يسجد ولا حين يرفع رأسه من السجود۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کی اور تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو گئے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہی تو اسی طرح کیا اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو اسی طرح کیا اور ربنا ولک الحمد کہا اور سجدہ کرتے وقت ایسا نہیں کیا اور نہ اس وقت جب کہ سجدوں سے سر اٹھایا۔

باب رفع اليدين اذا قام من الركعتين

رفع یدین کرنا جب کہ دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو۔

۷۰۰ - حدثنا عياش بن الوليد قال حدثنا عبد الاعلى قال حدثنا عبيد الله عن نافع ان ابن عمر كان اذا دخل في الصلوة كبر ورفع يديه واذا ركع رفع يديه واذا قال سمع الله لمن حمده رفع يديه واذا قام من الركعتين رفع يديه ورفع ذلك ابن عمر الى النبي صلى الله عليه وسلم۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز شروع کرتے ہوئے جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔

باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوة

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

۷۰۱ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابي حازم عن سهل بن سعد قال كان الناس يؤمرون ان يضع الرجل اليد اليمنى على ذراعه اليسرى في الصلوة وقال ابو حازم لا اعلمه الا ينمي ذلك الى

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگوں سے کہا جاتا تھا کہ اپنے دائیں ہاتھ کو نماز میں اپنی بائیں کلائی پر رکھیں ___ ابو حازم نے فرمایا کہ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مرفوع کیا

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابُ ۴۷۷ الْخُشُوعِ فِي الصَّلٰوةِ ۔

۷۰۲ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ وَإِنِّيْ لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِيْ ۔

باب ۔ نماز میں خشوع

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم تو یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ اس قبلہ کی طرف ہے۔ خدا کی قسم، مجھ پر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں اور نہ تمہارا خشوع اور میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

ف: یہ مضمون کچھ کمی بیشی کے ساتھ حدیث ۴۰۰، ۶۹۱، ۶۹۷ اور ۷۰۳ میں بھی موجود ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میں تمہیں پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور مجھ پر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں اور نہ تمہارا خشوع و خضوع۔ واضح رہے کہ رکوع تو جسمانی فعل کا نام ہے لیکن خشوع تو قلبی کیفیت سے متعلق ہے۔ معلوم ہوا کہ سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہ ظاہری اعمال پوشیدہ تھے اور نہ قلبی کیفیتیں ۔۔۔۔ اس مضمون کی تفصیل حاشیہ حدیث ۴۰۰ میں گزر چکی ہے، مزید وہاں سے ملاحظہ فرمایا جائے۔

۷۰۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ ۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رکوع اور سجدے پورے کیا کرو۔ خدا کی قسم، میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ اور کبھی فرمایا کہ پیٹھ پیچھے سے بھی جب کہ تم رکوع اور سجدے کرتے ہو۔

بَابُ ۴۷۸ مَا يَقُوْلُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ ۔

۷۰۴ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے

حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ سے شروع کیا کرتے تھے۔

۷۰۵ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ

اسی سند سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر ٹھہرا کرتے۔ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ تھوڑی دیر۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اپنے تکبیر اور قرأت کے درمیان ٹھہرنے کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا کہ میں یوں کہتا ہوں، اے اللہ! مجھ سے میری خطاؤں کو اتنی دور کر دے جتنی دوری مشرق سے مغرب ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے

خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد۔

یوں پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔

باب ۴۸۱

۷۰۶۔ حدثنا ابن ابی مریم قال اخبرنا نافع بن عمر قال حدثنی ابن ابی ملیکۃ عن اسماء بنت ابی بکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ الکسوف فقام فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم قام فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع ثم سجد فاطال السجود ثم رفع ثم سجد فاطال السجود ثم قام فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع فسجد فاطال السجود ثم رفع ثم سجد فاطال السجود ثم انصرف فقال قد دنت منی الجنۃ حتی لو اجترأت علیھا لجئتکم بقطاف من قطافھا ودنت منی النار حتی قلت ای رب او انا معھم فاذا امرأۃ حسبت انہ قال تخدشھا ھرۃ قلت ما شان ھذہ قالوا حبستھا حتی ماتت جوعا لا اطعمتھا ولا ارسلتھا تاکل قال نافع حسبت انہ قال من خشیش الارض او خشاش۔

حضور کی نماز کا عالم

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی۔ کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھا کر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا۔ پھر قیام کیا اور لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور قیام کیا۔ پھر سر اٹھایا اور لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا۔ پھر فارغ ہوئے تو فرمایا۔ جنت مجھ سے قریب کی گئی یہاں تک کہ اگر میں چاہتا تو اس کے خوشوں میں سے تمہارے لیے ایک خوشہ لا دیتا۔ اور مجھ سے دوزخ نزدیک کی گئی یہاں تک کہ میں نے کہا: اے رب! کیا میں ان کے ساتھ ہوں۔ اور میں نے ایک عورت دیکھی، میرے نافع کے خیال میں انھوں نے فرمایا: جس کو بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے کہا: اسے کیا ہوا؟ فرشتوں نے کہا کہ اسے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ بھوکی مر گئی، نہ اسے کھانا دیتی اور نہ چھوڑتی کہ کچھ کھاتی۔ نافع نے کہا کہ میرے خیال میں انھوں نے فرمایا: زمین کے کیڑے مکوڑے۔

باب ۴۸۲ رفع البصر الی الامام فی الصلاۃ

وقالت عائشۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ الکسوف رأیت جھنم یحطم بعضھا بعضا حین رأیتمونی تاخرت۔

نماز میں امام کی طرف نگاہیں اٹھانا

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے نماز کسوف میں جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا۔

۷۰۷۔ حدثنا موسیٰ قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا الاعمش عن عمارۃ بن عمیر عن ابی معمر قال قلنا لخباب اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظھر والعصر قال نعم قلنا بم کنتم تعرفون ذاک قال باضطراب لحیتہ۔

موسیٰ، عبد الواحد، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قراءت پڑھتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ کو اس کا کیسے علم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

۷۰۸۔ حدثنا حجاج قال حدثنا شعبۃ قال انبأنا

حجاج، شعبہ، ابو اسحاق، عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت

أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتَّى يَرَوْنَهُ قَدْ سَجَدَ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو جھوٹے نہ تھے وہ یہ کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو کافی دیر کھڑے رہتے یہاں تک کہ دیکھ لیتے کہ آپ سجدہ میں چلے گئے ہیں۔

٧٠٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے نماز پڑھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے اپنی جگہ پر کوئی چیز پکڑی تھی، پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے ایک خوشہ پکڑنے لگا تھا اور اگر میں اُسے لے لیتا تو تم اُس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔

ف: اس حدیث سے نگاہِ مصطفیٰ کی جھلک سامنے آتی ہے کہ آپ زمین پر مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے لیکن نگاہِ مصطفیٰ ساتوں آسمانوں کو چیر کر جنت کے اندر پہنچ گئی۔ معلوم ہوا کہ ان کی نگاہوں کے سامنے ایک ادھر دنیا اور کیا ہر اس دلی دنیا رہی بلکہ ساتوں آسمان بھی رکاوٹ نہیں بنتے جبکہ ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو برس کے راستے کے برابر ہے۔ وہیں حالات میں مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوتے ہوئے اگر مشرق و مغرب اور شمال و جنوب تک دیکھنا چاہیں تو رکاوٹ کیا ہے جبکہ زمین سے جنت کا جو فاصلہ ہے یہ اس فاصلے سے بہت زیادہ ہے جو مدینہ منورہ سے مذکورہ چاروں اطراف کا انتہائی فاصلہ ہے۔ معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ کے سامنے دور و نزدیک کا سوال نہیں ہے اور جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے اسی طرح دور کی چیزوں کا بھی مشاہدہ فرما لیا کرتے تھے اور اب بھی ساری دنیا کفِ دست کی طرح آپ کے سامنے ہے۔

دوسرے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اس نماز میں جنت کے جس خوشے کو آپ توڑنا چاہتے تھے اس کے متعلق فرمایا کہ اگر میں توڑ لاتا تو تم اس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ یہ بات معاشیات کے ماہرین ہی بتا سکتے ہیں کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمان روزانہ کتنے پھل کھاتے ہیں اور اگر ساری دنیا کے مسلمانوں کا حساب لگائیں تو وہ روزانہ کتنے پھل کھاتے ہوں گے۔ اب یوں حساب لگا لیا جائے کہ امتِ محمدیہ اس وقت سے اب تک کتنے کروڑ در کروڑ ٹن پھل کھا لیتی۔ قیامت تک کی بات چھوڑیئے کہ معلوم نہیں کب آئے گی لیکن اس خوشے میں اس سے تو یقیناً زیادہ پھل ہوں گے جتنے امتِ محمدیہ اب تک کھا لیتی۔ محبوب پروردگار آقا و مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس خوشے کو توڑ کر لانے لگے تھے۔ کیا اس حدیث کی روشنی میں کوئی حقیقی طاقتِ مصطفیٰ کا اندازہ کر سکتا ہے؟ سبحان اللہ!

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے، کیا دیکھے

٧١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

محمد بن سنان، فلیح، ہلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں

صلّی لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رقی المنبر فاشار بیدیہ قبل قبلۃ المسجد ثم قال لقد رأیت الآن منذ صلیت لکم الصلوۃ الجنۃ والنار ممثلتین فی قبلۃ ھذا الجدار فلم ار کالیوم فی الخیر والشر ثلاثا۔

باب ۴۸۳ رفع البصر الی السماء فی الصلوۃ

۷۱۱۔ حدثنا علی بن عبداللہ قال حدثنا یحییٰ بن سعید قال حدثنا ابن ابی عروبۃ قال حدثنا قتادۃ ان انس بن مالک حدثھم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بال اقوام یرفعون ابصارھم الی السماء فی صلاتھم فاشتد قولہ فی ذلک حتی قال لینتھن عن ذلک او لتخطفن ابصارھم۔

باب ۴۸۴ الالتفات فی الصلوۃ۔

۷۱۲۔ حدثنا مسدد قال حدثنا ابو الاحوص قال حدثنا اشعث بن سلیم عن ابیہ عن مسروق عن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الالتفات فی الصلوۃ فقال ھو اختلاس یختلسہ الشیطان من صلوۃ العبد۔

۷۱۳۔ حدثنا قتیبۃ قال حدثنا سفیان عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی خمیصۃ لھا اعلام فقال شغلتنی اعلام ھذہ اذھبوا بھا الی ابی جھم واتونی بانبجانیۃ۔

باب ۴۸۵ ھل یلتفت لامر ینزل بہ او یری شیئا او بصاقا فی القبلۃ وقال سھل التفت ابوبکر فرأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۷۱۴۔ حدثنا قتیبۃ قال حدثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر انہ قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخامۃ فی قبلۃ المسجد وھو یصلی بین یدی الناس فحتھا ثم قال حین انصرف ان احدکم اذا کان

نماز پڑھائی، پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر قبلہ والی سمت کو اشارہ کیا۔ پھر فرمایا جب سے ابھی تمہیں نماز پڑھاتے ہوئے جنت اور دوزخ کو دیکھا دونوں کو ان کی مثالی شکلوں میں قبلہ کی اس دیوار کے اندر، پھر تین مرتبہ فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو نہیں دیکھا۔

نماز میں آسمان کی طرف نظر اُٹھانا

علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، ابن عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ نمازوں میں اپنی نگاہوں کو آسمان کی طرف اُٹھاتے ہیں۔ آپ نے اس بارے میں سخت گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ وہ باز آجائیں ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی۔

نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا

مسدد، ابوالاحوص، اشعث بن سلیم، ان کے والد ماجد، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ یہ اُچک لینا ہے جس کے ذریعے شیطان آدمی کی نماز سے اُچک لیتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش و نگار تھے۔ فرمایا کہ نقوش نے مجھے مشغول کیا۔ لہٰذا اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور میرے لیے کوئی چادر لے آؤ۔

جب کوئی واقعہ پیش آجائے یا قبلہ کی طرف تھوک وغیرہ کوئی چیز دیکھے تو کیا اس کی طرف توجہ کرے۔ حضرت سہل نے فرمایا حضرت ابوبکر متوجہ ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ جانب کھنکار دیکھی اور آپ لوگوں کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ نے اسے کھرچ دیا اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے

فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ ٭

ہوتا ہے۔ پس کوئی نماز میں سامنے کی طرف نہ تھوکے ۔ روایت کیا ہے اسے موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی رواد نے نافع سے۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ فَظَنَّ أَنَّهُ يُرِيدُ الْخُرُوجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ فَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ ٭

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مسلمان نماز فجر میں مشغول تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے حجرے کا پردہ ہٹایا، ان کی طرف دیکھا جب کہ وہ صف بستہ تھے تو تبسم فرمایا اور حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے تاکہ صف میں مل جائیں یہ گمان کر کے کہ آپ تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نمازیں توڑ دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے ان کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی نمازیں پوری کر لو اور پردہ گرا دیا اور اسی دن کے آخری حصے میں وصال فرمایا۔

بَابُ ۴۸۶ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ ٭

امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرأت کا وجوب خواہ نماز حضری ہو یا سفری اور جہری ہو یا سری۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي قَالَ أَمَّا أَنَا وَاللّٰهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا أُصَلِّي صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رِجَالًا إِلَى الْكُوفَةِ فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ وَيُثْنُونَ مَعْرُوفًا حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ قَالَ أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت سعد کی حضرت عمر سے شکایت کی تو انھیں معزول کر دیا اور حضرت عمار کو ان کا حاکم بنا دیا۔ انھوں نے یہاں تک شکایت کی کہ یہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے۔ پس اس شخص کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا۔ اے ابواسحاق! لوگوں کا گمان ہے کہ آپ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے۔ کہا۔ خدا کی قسم بات یہ ہے کہ میں تو انھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پڑھاتا ہوں جس میں کمی نہیں کرتا۔ عشاء کی نماز پڑھاتے ہوئے پہلی دو رکعتوں میں دیر لگاتا ہوں اور آخری دو رکعتیں ہلکی رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ اے ابو اسحاق! آپ کے متعلق میرا یہی گمان تھا۔ پس ان کے ساتھ ایک آدمی یا کئی آدمی کوفہ بھیجے تاکہ اہل کوفہ سے پوچھیں۔ انھوں نے کوئی مسجد نہیں چھوڑی مگر وہاں پوچھا اور سب نے ان کی تعریف کی، یہاں تک کہ جب بنی عبس کی مسجد میں داخل ہوئے تو ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جس کو اسامہ بن قتادہ کہا جاتا تھا اور اس کی کنیت ابوسعدہ تھی۔ کہا کہ جب آپ نے ہمیں قسم دی ہے تو حضرت سعد فوج کے ساتھ نہیں جاتے تقسیم

يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ أَمَا وَاللّٰهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَأَطِلْ عُمْرَهُ وَأَطِلْ فَقْرَهُ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ ٭

پڑھتے اور نہ ہی فیصلے میں انصاف کرتے ہیں کہ نہ حضرت سعد نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تجھے تین بددعائیں دیتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور محض دکھانے سنانے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز فرما اور اس کی تنگدستی کو بڑھا اور اس کو فتنوں میں ڈال۔ اس کے بعد جب کسی سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ بوڑھا پاگل ہوں حضرت سعد کی بددعا لگ گئی ہے۔ عبدالملک نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی بھویں آنکھوں پر جھکی ہوئی تھیں وہ راستے میں لڑکیوں کو چھیڑتا اور انہیں اشارے کرتا۔

۷۱۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ٭

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، محمود بن ربیع، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی نماز نہیں جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

۷۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا ٭

سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی بھی داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے جواب دے کر فرمایا۔ واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھ کر حاضر ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تین مرتبہ فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، مجھے اس سے بہتر نہیں آتی لہٰذا سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر قرآن مجید سے جو تمہیں آتا ہو وہ پڑھو پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر سر اٹھاؤ تو اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور ساری نماز میں اسی طرح کرو۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

نمازِ ظہر میں قرأت

۷۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَعْدٌ كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ لَا أَخْرِمُ مِنْهَا كُنْتُ أَرْكُدُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تیسرے پہر کی دونوں نمازیں انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق پڑھاتا اور اس میں کوتاہی نہ کرتا یعنی پہلی دو رکعتوں میں دیر لگاتا اور پچھلی دونوں رکعتوں

فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ ۔

میں تخفیف کرتا ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی توقع تھی۔

٧٢٠ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ ۔

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد دو سورتیں پڑھتے، پہلی میں طویل قرأت کرتے اور دوسری میں مختصر رکھتے اور کبھی آیت کو قصداً سنا بھی دیتے اور نماز عصر میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور پہلی رکعت میں قرأت طویل فرماتے اور نماز فجر کی پہلی رکعت میں بھی قرأت طویل فرماتے اور دوسری میں مختصر پڑھتے۔

٧٢١ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ سَأَلْنَا خَبَّابًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ۔

عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، عمارہ، ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کس چیز سے پتہ چلا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

بَابُ ٤٨٨ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ

نماز عصر میں قرأت

٧٢٢ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قُلْتُ لِخَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ قِرَاءَتَهُ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ۔

ابو معمر سے روایت ہے کہ میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت پڑھا کرتے؟ فرمایا ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور کی قرأت کا آپ کو کیسے پتہ چلا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

٧٢٣ ۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا ۔

مکی بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابو کثیر، عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھا کرتے تھے اور قصداً کوئی آیت ہمیں بھی سنا دیا کرتے۔

بَابُ ٤٨٩ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

نماز مغرب میں قرأت

٧٢٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حضرت ام الفضل نے ان سے سورۂ والمرسلات پڑھتے

عتبة عن ابن عباس انه قال ان ام الفضل سمعته وهو يقرأ والمرسلات عرفا فقالت يا بني لقد ذكرتني بقراءتك هذه السورة انها لآخر ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بها في المغرب

سنی جبکہ وہ پڑھ رہے تھے تو فرمایا۔ اے بیٹے تم نے اپنی قرأت سے مجھے یہ سورت یاد کرا دی۔ یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی، جس کو آپ نماز مغرب میں پڑھا کرتے۔

۷۲۵ - حدثنا ابو عاصم عن ابن جريج عن ابن ابي مليكة عن عروة بن الزبير عن مروان بن الحكم قال قال لي زيد بن ثابت ما لك تقرأ في المغرب بقصار وقد سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ بطولى الطوليين

ابو عاصم، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عروہ بن زبیر، مروان بن حکم سے روایت ہے کہ مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ لمبی سورتوں میں سے بھی پڑھتے۔

باب ۹۷ الجهر في المغرب

نماز مغرب میں جہر

۷۲۶ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في المغرب بالطور

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ والطور پڑھتے ہوئے سنا۔

باب ۹۸ الجهر في العشاء

نماز عشاء میں جہر

۷۲۷ - حدثنا ابو النعمان قال حدثنا معتمر عن ابيه عن بكر عن ابي رافع قال صليت مع ابي هريرة العتمة فقرأ اذا السماء انشقت فسجد فقلت له قال سجدت خلف ابي القاسم صلى الله عليه وسلم فلا ازال اسجد بها حتى القاه

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی تو انہوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے ان سے سجدے کے متعلق کہا تو فرمایا۔ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا لہٰذا برابر سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے جا ملوں۔

۷۲۸ - حدثنا ابو الوليد قال حدثنا شعبة عن عدي قال سمعت البراء ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في سفر فقرأ في العشاء في احدى الركعتين بالتين والزيتون

ابوالولید، شعبہ، عدی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو عشاء کی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت کے اندر آپ نے سورۂ والتین والزیتون پڑھی۔

باب ۹۹ القراءة في العشاء بالسجدة

عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا

۷۲۹ - حدثنا مسدد قال حدثنا يزيد بن زريع ثنا التيمي عن بكر عن ابي رافع قال صليت مع ابي هريرة العتمة فقرأ اذا السماء انشقت فسجد فقلت ما هذه قال سجدت بها خلف ابي القاسم صلى الله

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی تو انہوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا یہ کیا؟ فرمایا کہ میں نے اس میں ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا لہٰذا میں اس میں سجدہ کرتا رہوں گا

عليه وسلم فلا أزال أسجد بها حتى ألقاه.

باب ٣٩٣ القراءة في العشاء

٧٣٠ - حدثنا خلاد بن يحيى قال حدثنا مسعر قال حدثنا عدي بن ثابت أنه سمع البراء قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في العشاء بالتين والزيتون وما سمعت أحدا أحسن صوتا منه أو قراءة.

باب ٣٩٤ يطول في الأوليين ويحذف في الأخريين

٧٣١ - حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن أبي عون قال سمعت جابر بن سمرة قال قال عمر لسعد لقد شكوك في كل شيء حتى الصلاة قال أما أنا فأمد في الأوليين وأحذف في الأخريين ولا آلو ما اقتديت به من صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صدقت ذاك الظن بك أو ظني بك.

باب ٣٩٥ القراءة في الفجر وقالت أم سلمة قرأ النبي صلى الله عليه وسلم بالطور

٧٣٢ - حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا سيار بن سلامة قال دخلت أنا وأبي على أبي برزة الأسلمي فسألناه عن وقت الصلوات فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر حين تزول الشمس والعصر ويرجع الرجل إلى أقصى المدينة والشمس حية ونسيت ما قال في المغرب ولا يبالي بتأخير العشاء إلى ثلث الليل ولا يحب النوم قبلها ولا الحديث بعدها ويصلي الصبح فينصرف الرجل فيعرف جليسه وكان يقرأ في الركعتين أو إحداهما ما بين الستين إلى المائة.

٧٣٣ - حدثنا مسدد قال حدثنا إسماعيل بن إبراهيم قال أخبرنا ابن جريج قال أخبرني عطاء

یہاں تک کہ آپ سے ملوں۔

نمازِ عشاء میں قرأت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عشاء میں سورۂ والتین والزیتون پڑھتے ہوئے سنا اور میں نے کسی کو آپ سے اچھی آواز اور قرأت والا نہیں سنا۔

پہلی دو رکعتوں کو لمبی اور آخری دو کو مختصر کرے۔

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابو عون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرمایا کہ حضرت عمر نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ آپ کی ہر چیز کی شکایت کی گئی ہے یہاں تک کہ نماز کی بھی۔ کہا حضرت سعد نے کہ میں پہلی دو رکعتوں کو لمبی کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔ فرمایا حضرت عمر نے کہ آپ نے سچ کہا اور آپ کے متعلق میرا یہی گمان ہے۔

نمازِ فجر کی قرأت۔ حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ الطور پڑھی۔

سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد ماجد حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے ہم نے اوقاتِ نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر پڑھتے جب کہ سورج ڈھل جاتا اور عصر جب کہ ایک آدمی مدینہ منورہ کے آخری سرے تک جا کر لوٹ آتا اور سورج روشن ہوتا اور میں بھول گیا کہ مغرب کے متعلق کیا فرمایا اور عشاء کو تہائی رات تک تاخیر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا لیکن اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو پسند نہیں کرتا اور صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھی کو پہچان لیتا اور دونوں رکعتوں میں یا دونوں میں سے ایک کے اندر ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے۔

مسدد، اسماعیل بن ابراہیم، ابن جریج، عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نماز میں قرأت پڑھے۔ جن میں

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ ۔

بَابُ ۹۶ الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي يَقْرَأُ بِالطُّورِ ۔

۷۳۴ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ فَقَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ ۔

۷۳۵ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سنائی ہم تمہیں سنا دیتے ہیں اور جو ہم سے پوشیدہ رکھی ہم تم سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اگر سورۂ فاتحہ کے علاوہ نہ پڑھو تب بھی کافی ہے اور اگر پڑھو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔

نمازِ فجر میں جہر سے قرأت کرنا۔ حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کے پیچھے سے طواف کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورۂ والطور پڑھتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند صحابیوں کے ساتھ بازار عکاظ کی طرف جا رہے تھے جب کہ شیاطین کو آسمانی خبروں سے روک دیا گیا تھا اور اُن پر شعلے پھینکے جاتے تھے۔ شیاطین اپنی قوم کی طرف آئے اور کہا تمہارا کیا حال ہے؟ کہا ہمیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا ہے اور ہم پر شعلے برسائے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز حائل ہوئی ہوگی پس انہوں نے مشرق و مغرب کو چھان مارا کہ دیکھیں تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہوئی ہے۔ تلاش کرنے والوں میں سے کچھ تہامہ کی طرف لوٹے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازار عکاظ جاتے ہوئے نخلہ کے مقام پر اپنے بعض صحابہ کے ساتھ نمازِ فجر پڑھ رہے تھے۔ جب انہوں نے قرآن مجید سنا تو اُس پر کان دھرے اور کہا کہ خدا کی قسم یہی ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوا ہے پس اُسی جگہ سے جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے تو اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔ پس ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی فرمائی آپ فرمائیں کہ میری طرف وحی کی گئی ہے یعنی وحی کے ذریعے جنّوں کی بات بتائی گئی ہے۔

مسدد، اسمٰعیل، ایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہر سے پڑھا جہاں حکم دیا گیا اور خاموش رہے جہاں حکم فرمایا گیا اور تمہارا رب

أُمِرَ وَسَكَتَ فِيمَا أُمِرَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔

بَابُ ٤٩٧ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ وَالْقِرَاءَةِ بِالْخَوَاتِيمِ وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ

وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ فِي الصُّبْحِ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَقَرَأَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِمِائَةٍ وَعِشْرِينَ آيَةً مِنَ الْبَقَرَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمَثَانِي وَقَرَأَ الْأَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوسُفَ أَوْ يُونُسَ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ الصُّبْحَ بِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِأَرْبَعِينَ آيَةً مِنَ الْأَنْفَالِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَقَالَ قَتَادَةُ فِيمَنْ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ وَاحِدَةٍ فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ يُرَدِّدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ كُلٌّ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهَذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِأُخْرَى فَإِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرَى فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِذَلِكَ فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ

بھولنے والا نہیں اور تمہارے لیے اللہ کے رسول کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔

ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرنا اور آخری آیتیں پڑھنا اور سورت سے پہلی سورت اور سورت کی پہلی آیتیں۔

حضرت عبد اللہ بن سائب سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۃ المؤمنون پڑھی۔ جب حضرت موسیٰ و ہارون یا حضرت عیسیٰ کا ذکر آیا تو آپ کو کھانسی آگئی اور رکوع کر دیا اور حضرت عمر نے پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ کی ایک سو بیس آیتیں اور دوسری میں مثانی سے ایک سورت پڑھی اور احنف نے پہلی میں سورۃ الکہف اور دوسری میں سورۂ یوسف یا سورۂ یونس پڑھی اور منقول ہے کہ حضرت عمر کے ساتھ صبح کی نماز ان دونوں کے ساتھ پڑھی اور حضرت ابن مسعود نے سورۃ الانفال کی چالیس آیتیں پڑھیں اور دوسری میں مفصل میں سے ایک سورت۔ قتادہ نے اس کے متعلق فرمایا جو ایک ہی سورت دو رکعتوں میں پڑھے یا ایک ہی سورت کو دونوں رکعتوں میں دُہرائے کہ سب اللہ کی کتاب ہے۔

عبید اللہ، ثابت، حضرت انس نے فرمایا کہ انصار میں سے ایک آدمی مسجد قبا میں ان کی امامت کرتا تھا۔ جب وہ کوئی سورت شروع کرتا جس کے ذریعے وہ انہیں نماز پڑھاتا تو اس سے پہلے سورۂ اخلاص پڑھتا۔ پھر اس کے ساتھ دوسری سورت پڑھتا اور وہ ہر رکعت میں ایسا کرتا۔ اس کے ساتھیوں نے گفتگو کی اور کہا کہ آپ اس سورت سے شروع کرتے ہیں پھر اسے کافی نہیں سمجھتے اور دوسری پڑھتے ہیں۔ آپ یا تو اسی کو پڑھیں یا اسے چھوڑ دیں اور دوسری پڑھا کریں۔ اس نے کہا کہ میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ اگر آپ مجھے اس کے ساتھ امام رکھیں تو میں کروں گا اور اگر ناپسند ہو تو امامت چھوڑ دوں گا۔ ان کی نظر میں وہ ان سے افضل تھے اور وہ دوسرے کو امام بنانا ناپسند کرتے تھے۔ جب ان لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے فلاں! تمہیں اپنے ساتھیوں کی بات ماننے سے کیا چیز روکتی ہے اور تم کس وجہ سے ہر رکعت میں اس سورت کو پڑھتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ مجھے اس سے محبت ہے۔ فرمایا کہ اس کی محبت تمہیں جنت

الخبر فقال يا فلان ما يمنعك أن تفعل ما يأمرك به أصحابك وما يحملك على لزوم هذه السورة في كل ركعة فقال إني أحبها قال حبك إياها أدخلك الجنة۔

میں داخل کرے گی۔

۷۳۶ - حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عمرو بن مرة قال سمعت أبا وائل قال جاء رجل إلى ابن مسعود فقال قرأت المفصل الليلة في ركعة فقال هذا كهذ الشعر لقد عرفت النظائر التي كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرن بينهن فذكر عشرين سورة من المفصل سورتين في كل ركعة۔

آدم، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو وائل سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ آج میں نے مفصل کی تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھیں۔ فرمایا کہ اس طرح جیسے شعر پڑھتے ہیں۔ میں اُن تمام سورتوں کو جانتا ہوں جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملایا کرتے اور مفصل سے بیس سورتیں بیان فرمائیں اور بتایا کہ ایک رکعت میں دو دو سورتیں پڑھتے تھے۔

باب ۹۸ يقرأ في الأخريين بفاتحة الكتاب

آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

۷۳۷ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا همام عن يحيى عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الظهر في الأوليين بأم الكتاب وسورتين وفي الركعتين الأخريين بأم الكتاب ويسمعنا الآية ويطول في الركعة الأولى ما لا يطيل في الركعة الثانية وهكذا في العصر وهكذا في الصبح۔

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، یحییٰ، عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دو دو سورتیں اور پڑھا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے اور کوئی آیت ہمیں سنا دیتے اور پہلی رکعت کو لمبی رکھتے جب کہ دوسری رکعت کو اتنی لمبی نہیں رکھا کرتے تھے اور اسی طرح نمازِ عصر میں اور اسی طرح صبح کی نماز میں کیا کرتے تھے۔

باب ۹۹ من خافت القراءة في الظهر والعصر

جس نے ظہر و عصر میں آہستہ قرأت کی۔

۷۳۸ - حدثنا قتيبة قال حدثنا جرير عن الأعمش عن عمارة بن عمير عن أبي معمر قال قلنا لخباب أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الظهر والعصر قال نعم قلنا من أين علمت قال باضطراب لحيته۔

قتیبہ، جریر، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت پڑھتے تھے۔ فرمایا، ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

باب ۱۰۰ إذا أسمع الإمام الآية

جب امام کوئی آیت سنائے

۷۳۹ - حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا الأوزاعي قال حدثني يحيى بن أبي كثير قال حدثني عبد الله

محمد بن یوسف، اوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، عبداللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى ۔

نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ دوسری سورتیں بھی پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح نمازِ عصر میں بھی اور کبھی کوئی آیت ہمیں بھی سنا دیتے اور پہلی رکعت کو لمبی کیا کرتے تھے۔

بَابُ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى ۔

پہلی رکعت کو لمبی کرنا

٧٤٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ ۔

ابو نعیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی رکعت کو لمبی کیا کرتے اور دوسری کو مختصر رکھا کرتے اور صبح کی نماز میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ

امام کا آواز سے آمین کہنا

وَقَالَ عَطَاءٌ آمِينَ دُعَاءٌ أَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَرَاءَهُ حَتَّى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُنَادِي الْإِمَامَ لَا تَفُتْنِي بِآمِينَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهُ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِي ذَلِكَ خَيْرًا ۔

عطاء نے کہا کہ آمین دعا ہے۔ حضرت ابن زبیر اور ان کے مقتدیوں نے آمین کہی یہاں تک کہ مسجد گونج اٹھی۔ حضرت ابوہریرہ امام سے پکار کر کہتے کہ ہماری آمین کو ضائع نہ کر دینا۔ نافع نے کہا کہ حضرت ابن عمر اسے نہ چھوڑتے اور لوگوں کو ترغیب دیتے اور اس کے متعلق میں نے ان سے حدیث سنی ہے۔

٧٤١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو گئی اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں ـــــ ابن شہاب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے۔

بَابُ فَضْلِ التَّأْمِينِ ۔

آمین کہنے کی فضیلت

٧٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ اگر ان دونوں میں موافقت ہو گئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

بَابُ جَهْرِ الْمَأْمُومِ بِالتَّأْمِينِ

مقتدی کا آواز سے آمین کہنا

۷۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، سُمی مولیٰ ابوبکر، ابو صالح السمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

ف: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں باب قائم کیا ہے۔ جَهْرِ الْمَأْمُومِ بِالتَّأْمِينِ۔ یعنی مقتدی کا آواز سے آمین کہنا اس باب کے تحت تائید میں صرف ایک حدیث پیش کی لیکن اس آواز سے آمین کہنے کے متعلق یہاں ایک لفظ بھی نظر نہیں آتا۔ اس حدیث میں یہ بات ہے کہ جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ لہٰذا ہر تو اس سے آہستہ آمین کہنا نکلتا ہے کیونکہ فرشتے آہستہ آمین کہتے ہیں اور فرشتوں سے اس کی موافقت پر اگلے گناہوں کی مغفرت کا مژدہ سنایا گیا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ۔

بَابُ إِذَا رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ

جب کوئی صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع کرے۔

۷۴۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْأَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ ۔

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے جب آپ رکوع میں تھے۔ پس انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے شوق کو بڑھائے مگر پھر نہ کرنا۔

بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں تکبیر پوری کرنا

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ ۔

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا اور حضرت مالک بن حویرث نے بھی۔

۷۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلَاةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ ۔

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابوالعلاء، مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی تو فرمایا۔ انہوں نے ہمیں وہ نماز یاد کروا دی جو ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ بتایا کہ آپ جب بھی اٹھتے اور جھکتے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔

۷۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے

يُصَلِّيْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِي السُّجُوْدِ

٧٤٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ أَخَذَ بِيَدِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ قَدْ ذَكَّرَنِيْ هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

٧٤٨۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَإِذَا قَامَ وَإِذَا وَضَعَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُمَّ لَكَ ۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُوْدِ

٧٤٩۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ۔

٧٥٠۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ

وہ جب بھی جھکتے اور اُٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: میری نماز تم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

سجدوں میں تکبیر پوری کرنا

ابو النعمان، حماد بن زید، غیلان بن جریر، مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب انہوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی، جب سر اٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اُٹھے تو تکبیر کہی۔ جب نماز مکمل ہو گئی تو حضرت عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اس (شخص) نے مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یاد کروا دی ہے یا فرمایا کہ ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھائی ہے۔

عمرو بن عون، ہشیم، ابو بشر، عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے مقام ابراہیم کے پاس ایک آدمی کو دیکھا کہ جھکتے اور اُٹھتے وقت تکبیر کہتا اور جب کھڑا ہوتا اور جب بیٹھتا تب بھی۔ میں نے حضرت ابن عباس کو بتایا تو فرمایا: تمہاری ماں مرے کیا یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہیں ہے؟

سجدے سے اُٹھتے وقت تکبیر کہنا

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، قتادہ، عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بائیس تکبیریں کہیں۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ وہ احمق ہے۔ انہوں نے فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے، یہ تو ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے ——— اسے موسیٰ، ابان، قتادہ نے بھی عکرمہ سے روایت کیا ہے۔

ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے، پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے جب کہ رکوع سے پیٹھ کو سیدھا کرتے، پھر سیدھے کھڑے ہو کر ربنا

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ وَلَكَ الْحَمْدُ ۔

بَابُ ۵۰۹ وَضْعِ الْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ اَمْكَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ

۷۵۱ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِيْ اَبِيْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ ۔

بَابُ ۵۱۰ اِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوْعَ ۔

۷۵۲ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ رَاٰى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَا يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالَ مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابُ ۵۱۱ اسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ ۔

بَابُ ۵۱۲ حَدِّ اِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ فِيْهِ وَالطُّمَاْنِيْنَةِ ۔

۷۵۳ ۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ

لَکَ الْحَمْدُ کہتے پھر جھکتے وقت تکبیر کہتے پھر سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر ساری نماز میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ پوری ہو جاتی اور جب دو رکعتوں کے آخر میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے ۔۔۔ عبداللہ بن صالح نے لیث سے روایت کی کہ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ۔

رکوع میں گھٹنوں پر ہتھیلیاں رکھنا۔ ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جما دیا کرتے تھے۔

مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھی کر کے (رکوع میں) اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان دبا لیا۔ والد محترم نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ ہم ایسا کیا کرتے تھے مگر اس سے روک دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

جب کوئی پورا رکوع نہ کرے۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع اور سجدے پورے نہیں کر رہا تھا۔ فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر مر گئے تو اس دین پر نہیں مرو گے جس پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

رکوع میں پیٹھ برابر کرنا۔ ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کیا پھر اپنی پیٹھ کو جھکا دیا۔

پوری طرح رکوع کرنے کی حد اور اس میں اعتدال و اطمینان کا ہونا۔

بدل بن محبر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رکوع، سجدے، سجدوں کا درمیانی وقفہ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے

التَّشَهُّدِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ ؀

بَابُ ۱۲۱ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ بِالْإِعَادَةِ ؀

۷۵۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا ؀

بَابُ ۱۲۲ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ ؀

۷۵۵ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ؀

بَابُ ۱۲۳ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ؀

۷۵۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

سوائے قیام کے وہ سب چیزیں تقریباً برابر ہوتی تھیں۔

جو رکوع پورا نہ کرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے نماز دوہرانے کا حکم فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی بھی داخل ہوا۔ اُس نے نماز پڑھی اور حاضر بارگاہ ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا، جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے نماز پڑھی اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ فرمایا تو وہ عرض گزار ہوا۔ قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے اس سے اچھی نہیں آتی لہٰذا سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر وہ پڑھو جو تمہیں قرآن مجید سے میسر ہو۔ پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو اور اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اطمینان سے دوسرا سجدہ کرو۔ پھر ایسا ہی اپنی ساری نماز میں کرو۔

رکوع میں دعا کرنا

حفص بن عمر، شعبہ، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں کہا کرتے۔ تو پاک ہے اے اللہ! ہمارے رب! اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما۔

امام اور مقتدی جب رکوع سے سر اٹھائیں تو کیا کہیں؟

آدم، ابن ابی ذئب، سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ - کہہ لیتے تو کہتے۔ اَللّٰهُمَّ

قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ؕ

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے اور جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دونوں سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے۔

بَابٌ فَضْلِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ؕ

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، سمی، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافق ہو جائے گا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

بَابٌ

قنوت پڑھنا

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَأُقَرِّبَنَّ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ ؕ

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے قریب کر دوں گا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ نماز ظہر، نماز عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں قنوت پڑھتے بعد اس کے کہ وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ لیتے یعنی مسلمانوں کے لیے دعائے خیر کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ ؕ

عبد اللہ بن ابی الاسود، اسماعیل، خالد الحذاء، ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ دعائے قنوت نماز فجر اور نماز مغرب میں ہے۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ ؕ

یحییٰ بن خلاد زرقی سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک روز ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو پیچھے سے ایک آدمی نے کہا۔ اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، بہت زیادہ تعریف پاکیزہ اور برکت والی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا۔ یہ کلمات کس نے کہے؟ اس نے عرض کی۔ میں نے۔ فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو جھپٹتے ہوئے دیکھا کہ کون انہیں سب سے پہلے لکھتا ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک صحابی نے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کے ساتھ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ بھی کہا تو کچھ فرشتے ان کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے جھپٹے۔ آپ نے نماز پڑھ لینے کے بعد ان فرشتوں کو دیکھ لیا اور ان کی تعداد بھی جان لی کہ

نہیں سے کچھ زیادہ ہیں اور یہ بھی جان لیا کہ یہ ان کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں تھے۔ یہ سب کچھ ملاحظہ فرمانے کے ساتھ ہی آپ نماز میں اپنے خالق و مالک کی طرف بھی متوجہ رہے اور پوری توجہ سے نماز بھی پڑھاتے رہے۔ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ بیک وقت کئی طرف متوجہ ہو سکتے تھے اور ایک طرف کی توجہ دوسری کے درمیان مخل نہیں ہوتی تھی اب آپ کا یہ حال پہلے سے بھی مزید ارفع و اعلیٰ ہوگا کیونکہ وعدہ الٰہی ہے کہ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۔ یعنی اے محبوب! تمہارے لیے ہر اگلی گھڑی پچھلی سے بہتر ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

بَابُ ۵۱۸ الطُّمَأْنِينَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ ‏.

جب رکوع سے سر اٹھائے تو اطمینان سے کھڑا ہو۔ ابو حمید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر اٹھایا تو سیدھے ہو گئے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ گیا۔

۷۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ نَسِيَ ‏.

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز بتاتے ہوئے نماز پڑھتے تو جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ بھول گئے ہیں۔

۷۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ ‏.

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدے اور رکوع سے سر اٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا سب تقریباً برابر ہوتے تھے۔

۷۶۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِينَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْصَبَ هُنَيَّةً قَالَ فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ شَيْخِنَا هَذَا أَبِي يَزِيدَ وَكَانَ أَبُو يَزِيدَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ ‏.

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دکھایا کرتے اور یہ نماز کے معینہ وقت کے علاوہ ہوتا۔ وہ کھڑے ہوئے تو پوری طرح قیام کیا، پھر رکوع کیا تو پوری طرح رکوع کیا، پھر سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ ابو قلابہ نے فرمایا کہ انہوں نے ہمیں ہمارے شیخ ابو یزید جیسی نماز پڑھائی اور حضرت ابو یزید جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو سیدھے بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہوتے۔

بَابُ ۵۱۹ يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ

وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہتا ہوا جھکے۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھوں کو رکھا کرتے۔

۷۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ

ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر نماز میں تکبیر کہتے

بْنِ هِشَامٍ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَا وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُونَ لَهُ.

٧٤٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَقَعَدْنَا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً صَلَّيْنَا قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا

خواہ وہ فرض ہوتی یا دوسری اور رمضان کی ہوتی یا دوسری، جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے جب رکوع کرتے۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے۔ پھر رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے۔ سجدہ کرنے سے پہلے۔ پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے جب کہ سجدے کے لیے جھکتے۔ پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے جب دوسرا سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے جب کہ دوسری رکعت کے قعدے سے اٹھتے اور ہر رکعت میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر فارغ ہونے پر فرماتے قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے تم میں میری نماز سب سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے آپ کی نماز اسی طرح رہی یہاں تک کہ آپ نے دنیا کو خیر باد کہا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے تو کچھ لوگوں کے نام لے کر اُن کے لیے دعا کرتے اور کہتے: اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت فرما اور اُن پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط کر اور اہلِ مشرق اُن دنوں قبیلہ مضر والے تھے جو آپ سے مخالفت رکھتے تھے۔

زہری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے اور کبھی سفیان نے یوں فرمایا کہا تو آپ کا دایاں پہلو چھل گیا۔ ہم عیادت کی غرض سے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم بھی بیٹھے۔ ایک دفعہ سفیان نے کہا کہ ہم نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو، جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو۔ کیا معمر سے بھی اسی طرح مروی

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَكَذَا جَاءَ بِهِ مَعْمَرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ حَفِظَ كَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَكَ الْحَمْدُ حَفِظْتُ مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَنَا عِنْدَهُ فَجُحِشَ سَاقُهُ الْأَيْمَنُ ٭

بَابُ ۵۲ فَضْلِ السُّجُودِ ٭

۷۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ

ہے؟ میں (سفیان) نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا مجھے اسی طرح یاد ہے کہ زہری نے ولک الحمد فرمایا اور مجھے یاد ہے کہ شقہ الایمن فرمایا لیکن جب میں زہری کے پاس سے نکلا تو ابن جریج نے کہا اور میں ان کے پاس تھا کہ آپ کی دائیں پنڈلی میں خراش آ گئی۔

سجدے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ چودھویں رات کو جبکہ بادل نہ ہوں، کیا تم چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ جب بادل نہ ہوں تو کیا تم سورج کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو تم اسی طرح دیکھو گے جبکہ قیامت کے روز لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔ فرمائے گا کہ جو جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اُس کے پیچھے ہو جائے۔ اُن میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے، کچھ چاند کے پیچھے اور کچھ بتوں کے پیچھے ہو جائیں گے اور یہی اُمت باقی رہ جائے گی جس میں اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آ کر فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم اسی جگہ پر بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب آ جائے۔ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اُسے پہچان لیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آ کر کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ عرض کریں گے کہ واقعی تو ہمارا رب ہے۔ پس انہیں بلائے گا اور جہنم کے اوپر پل صراط رکھ دیا جائے گا۔ پس پہلا میں ہوں جو اپنی اُمت کو لے کر گزرے گا اور رسولوں کا کلام اس روز یہی ہوگا کہ اے اللہ! بچا، بچا۔ جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض گزار ہوئے: ہاں۔ پس وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے اور وہ کتنے بڑے ہیں یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لوگوں کو اُن کے اعمال کے مطابق اُچک لیں گے۔ کوئی اپنے اعمال کے باعث ہلاک ہوگا اور کوئی ریزہ ریزہ۔ پھر نجات پا جائے گا۔ حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ کسی جہنمی پر رحم فرمانا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اُسے

الله فيخرجونهم ويعرفونهم بآثار السجود وحرم
الله على النار أن تأكل أثر السجود فيخرجون من
النار فكل ابن آدم تأكله النار إلا أثر السجود فيخرجون
من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة
فينبتون كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم
يفرغ الله من القضاء بين العباد ويبقى رجل بين
الجنة والنار وهو آخر أهل النار دخولا الجنة
مقبل بوجهه قبل النار فيقول يا رب اصرف
وجهي عن النار فقد قشبني ريحها وأحرقني ذكاؤها
فيقول هل عسيت إن فعل ذلك بك أن تسأل غير
ذلك فيقول لا وعزتك فيعطي الله عز وجل ما يشاء
من عهد وميثاق فيصرف الله وجهه عن النار
فإذا أقبل به على الجنة ورأى بهجتها سكت ما شاء
الله أن يسكت ثم قال يا رب قدمني عند باب
الجنة فيقول الله له أليس قد أعطيت العهود
والميثاق أن لا تسأل غير الذي كنت سألت فيقول
يا رب لا أكون أشقى خلقك فيقول فما عسيت إن
أعطيت ذلك أن لا تسأل غيره فيقول لا و
عزتك لا أسأل غير ذلك فيعطي ربه ما شاء
من عهد وميثاق فيقدمه إلى باب الجنة
فإذا بلغ بابها فرأى زهرتها وما فيها من
النضرة والسرور فيسكت ما شاء الله أن يسكت
فيقول يا رب أدخلني الجنة فيقول الله عز وجل
ويحك يا ابن آدم ما أغدرك أليس قد أعطيت
العهد والميثاق أن لا تسأل غير الذي أعطيت
فيقول يا رب لا تجعلني أشقى خلقك فيضحك
الله منه ثم يأذن له في دخول الجنة فيقول تمن
فيتمنى حتى إذا انقطعت أمنيته قال الله عز و
جل من كذا وكذا أقبل يذكره ربه حتى

نکالو جو اللہ کی عبادت کرتا تھا پس وہ انہیں نکال لیں گے اور سجدہ کی نشانیوں سے
انہیں پہچانتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کیا ہے کہ سجدہ کے نشان کو کھائے
پس وہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو آدمی کے تمام اعضاء کو جہنم کھائے گی سوائے سجدہ
کی نشانی کے جب وہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو کوئلے کی طرح ہوں گے ان پر
آب حیات ڈالا جائے گا تو ایسے اگیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے پر اگتا ہے۔ پھر
اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان
ایک آدمی باقی رہ جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہونے والا آخری جہنمی ہو گا جہنم کی
طرف منہ کیے ہوئے کہے گا اے میرے رب میرے چہرے کو جہنم سے پھیر دے کیونکہ اس
کی بدبو نے مجھے زہر دیا اور اس کی تپش نے مجھے جلا دیا۔ فرمائے گا کہ اگر یہ کیا جائے
تو اس کے سوا اللہ سے کچھ اور تو نہیں مانگے گا عرض کرے گا تیری عزت کی قسم نہیں پس اللہ
تعالیٰ سے عہد و میثاق کرے گا پھر وہ چاہے گا پس اللہ تعالیٰ اس کا منہ جہنم سے
پھیر دے گا جب اس کا منہ جنت کی طرف ہو جائے گا اور اس کی شادابی دیکھے گا
تو جب تک اللہ چاہے گا خاموش رہے گا پھر عرض گزار ہو گا۔ اے میرے رب مجھے جنت
کے دروازے پر پہنچا دے اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ کیا تو نے مجھ سے پختہ عہد
نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا نہیں مانگے گا جو تو نے مانگا تھا عرض کرے گا۔ اے رب!
میں تیری مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں ہونا چاہتا۔ فرمائے گا اگر تجھے یہ دے دیا
جائے تو اس کے سوا کچھ اور تو نہیں مانگے گا عرض گزار ہو گا تیری عزت کی قسم اس کے
سوا کچھ نہیں مانگوں گا پس اس کا رب جو چاہے گا عہد و میثاق لے کر اسے جنت کے
دروازے پر پہنچا دے گا جب دروازے پر پہنچے گا اور اس کی رونق کو دیکھے
گا اور جو کچھ اس میں تازگی اور سامان مسرت ہے تو جب تک اللہ چاہے گا خاموش رہ کر
کہے گا اے رب مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے
آدم کے بیٹے تجھ پر افسوس ہے تو کتنا وعدہ خلاف ہے کیا تو نے پختہ وعدہ نہیں
کیا کہ جو کچھ تجھے دیا ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا عرض گزار ہو گا اے میرے رب
مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ کر پس اس پر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق
ہنس دے گا پھر اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے گا اور فرمائے گا تمنا
کر وہ تمنائیں کرے گا یہاں تک کہ اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے
گا کہ یہ بھی اور یہ بھی مانگ اس کا رب اسے یاد کرواتا رہے گا یہاں تک کہ سب
تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور
اس کے ساتھ اتنا ہی اور۔ حضرت ابوسعید نے حضرت ابوہریرہ سے

إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَقَالَ أَبُو سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ.

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد نہیں مگر یہی ارشاد کہ تیرے لیے یہ ہے اور اتنا ہی مزید۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔

بَابُ ٥٢١ يُبْدِيْ ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں پہلو کھلے ہوئے اور پیٹ رانوں سے جدا ہو

٧٦٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ نَحْوَهُ.

یحییٰ بن بکیر، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، ابن ہرمز، حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنے کھلے رکھتے کہ مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔ لیث نے کہا جعفر بن ربیعہ نے بھی مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابُ ٥٢٢ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پیروں کی انگلیاں قبلہ رو رکھنا۔ اسے ابوحمید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ٥٢٣ إِذَا لَمْ يُتِمَّ سُجُوْدَهُ.

جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے

٧٦٨ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ رکوع اور سجدے پورے نہیں کر رہا ہے۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضرت حذیفہ نے اس سے فرمایا: تم نے نماز نہیں پڑھی۔ میرا (ابووائل کا) خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا: اگر تم مرے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے پر نہیں مرو گے۔

بَابُ ٥٢٤ السُّجُوْدُ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا

٧٦٩ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ

قبیصہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم ہوا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کیا جائے پیشانی اور

أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ ۔

پکڑوں کو نہ سمیٹے یعنی پیشانی، دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں پر۔

۷۷۰ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا نَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا ۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور ہم بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

۷۷۱ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ۔

آدم، اسرائیل، ابواسحاق، عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب نے فرمایا جو جھوٹے نہیں تھے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے۔ جب آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ کو نہ جھکاتا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی پیشانی کو زمین پر رکھ دیتے۔

بَابٌ ۵۲۵ السُّجُودُ عَلَى الْأَنْفِ ۔

ناک پر سجدہ کرنا

۷۷۲ ۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ ۔

معلی بن اسد، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، ان کے والد ماجد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں یعنی پیشانی اور ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور پیروں کی انگلیوں پر اور یہ کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹا کریں۔

بَابٌ ۵۲۶ السُّجُودُ عَلَى الْأَنْفِ فِي الطِّينِ

کیچڑ میں ناک پر سجدہ کرنا

۷۷۳ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ فَقَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأُوَلَ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کیا آپ ہمیں فلاں باغ کی طرف نہیں لے چلتے تاکہ باتیں کریں، وہ نکلے تو میں نے عرض کی کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق جو سنا ہو ہمیں بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا تو آپ کے ساتھ ہم نے بھی کیا۔ حضرت جبریل حاضر ہوئے اور کہا کہ جس چیز کو آپ تلاش کرتے ہیں وہ آگے ہے۔ پس درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی کیا۔ حضرت جبریل پھر حاضر ہوئے اور کہا، جس کو آپ تلاش کرتے ہیں وہ آگے ہے۔ بیسویں رمضان کو نبی کریم کھڑے

وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ
مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا وَ
إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي
أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيدَ
النَّخْلِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ
فَأُمْطِرْنَا فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالْمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ ۔

تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دیتے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جس نے اللہ کے
نبی کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ پھر کرے کیونکہ میں نے شب قدر کو
دیکھا لیکن مجھے بھلا دی گئی اور وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے
اور میں نے دیکھا گویا کیچڑ اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور مسجد کی چھت
کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ہم نے آسمان میں کوئی چیز نہیں دیکھی کہ بادل کا
ٹکڑا آیا اور ہم پر بارش برسا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ میں نے کیچڑ اور پانی کا نشان رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جبین اقدس پر دیکھا۔ یہ نشانی آپ کے خواب
کی تصدیق تھی۔

پارہ — ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ ۵۲۷ عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا وَمَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِذَا خَافَ أَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ

کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا۔ جو ستر کھلنے کے خوف سے کپڑے کو لپیٹ لے۔

۷۷۴ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوْا أُزُرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلٰى رِقَابِهِمْ فَقِيْلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو چھوٹی ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں میں باندھے رکھتے پس عورتوں سے کہا جاتا کہ تم اپنے سروں کو نہ اٹھانا یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

بَابٌ ۵۲۸ لَا يَكُفُّ شَعْرًا

بالوں کو درست نہ کرنا

۷۷۵ ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

ابو النعمان، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا تھا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو سمیٹا نہ جائے۔

بَابٌ ۵۲۹ لَا يَكُفُّ ثَوْبَهُ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے

۷۷۶ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ لَا أَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، عمرو، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں نیز بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں۔

بَابٌ ۵۳۰ التَّسْبِيْحِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ

سجدوں میں تسبیح اور دعا کرنا

۷۷۷ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ

مسدد، یحییٰ، سفیان، منصور، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں اکثر یہ دعا کیا کرتے۔ اے اللہ! اے ہمارے رب! اور ساتھ اپنی تعریف کے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ ٠

بَابُ ۵۳۰ الْمُكْثِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ٠

۷۷۸ ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لِأَصْحَابِهِ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَاكَ فِي غَيْرِ حِينِ صَلَاةٍ فَقَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ هُنَيَّةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُنَيَّةً فَصَلَّى صَلَاةَ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ شَيْخِنَا هٰذَا قَالَ أَيُّوبُ كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ أَرَهُمْ يَفْعَلُونَهُ كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى أَهَالِيكُمْ صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

۷۷۹ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ سُجُودُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَقُعُودُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

۷۸۰ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا قَالَ ثَابِتٌ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَكُمْ تَصْنَعُونَهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ

بَابُ ۵۳۱ لَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا

۷۸۱ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

آپ قرآن مجید کی تعمیل کرتے۔

دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنا

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا، کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ اور یہ نماز کے معینہ اوقات کے علاوہ کی بات ہے۔ پس وہ کھڑے ہوئے۔ پھر رکوع کیا تو تکبیر کہی۔ پھر سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا، پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا، پھر سجدہ کیا، پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا۔ انہوں نے ہمارے ان بزرگ حضرت عمرو بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی۔ ایوب کا بیان ہے وہ ایک کام ایسا کرتے کہ میں نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ دوسری اور چوتھی رکعت میں بیٹھا کرتے۔ فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ کے پاس ٹھہرے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ تو فلاں نماز فلاں وقت میں اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے جو بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

محمد بن عبدالرحیم، ابو احمد محمد بن عبداللہ زبیری، مسعر، حکم، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سجدے اور رکوع اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، تقریباً سب برابر ہوتے۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اس میں کوتاہی نہیں کروں گا کہ تمہیں اسی طرح نماز پڑھاؤں جیسے میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے۔ ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک ایک ایسا کام کرتے جو میں نے تمہیں کرتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ گمان ہوتا کہ بھول گئے اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی بیٹھنے کا گمان ہوتا۔

سجدے میں کلائیوں کو نہ بچھائے

ابو حمید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو نہ بچھاتے اور نہ انہیں سمیٹتے۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک

جعفر قال حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اعتدلوا في السجود ولا يبسط أحدكم ذراعيه انبساط الكلب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سجدوں میں اعتدال رکھو اور کوئی تم میں سے اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

باب ۵۳۳ من استوى قاعدا في وتر من صلاته ثم نهض

جو نماز کے اندر طاق رکعت میں سیدھا بیٹھے پھر کھڑا ہو۔

۷۸۲ - حدثنا محمد بن الصباح قال أخبرنا هشيم أخبرنا خالد الحذاء عن أبي قلابة قال أخبرني مالك بن الحويرث الليثي أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فإذا كان في وتر من صلاته لم ينهض حتى يستوي قاعدا

محمد بن صباح، ہشیم، خالد الحذاء، ابوقلابہ، حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو جب نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو کھڑے نہ ہوتے یہاں تک کہ سیدھے بیٹھ جاتے۔

باب ۵۳۴ كيف يعتمد على الأرض إذا قام من الركعة

جب رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو زمین سے کس طرح ٹیک لگائے۔

۷۸۳ - حدثنا معلى بن أسد قال حدثنا وهيب عن أيوب عن أبي قلابة قال جاءنا مالك بن الحويرث فصلى بنا في مسجدنا هذا فقال إني لأصلي بكم وما أريد الصلاة ولكني أريد أن أريكم كيف رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي قال أيوب فقلت لأبي قلابة وكيف كانت صلاته قال مثل صلاة شيخنا هذا يعني عمرو بن سلمة قال أيوب وكان ذلك الشيخ يتم التكبير وإذا رفع رأسه عن السجدة الثانية جلس واعتمد على الأرض ثم قام

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہماری اس مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی فرمایا کہ میں تمہیں نماز پڑھاتا ہوں اور اس سے میرا ارادہ صرف یہ ہے کہ میں تمہیں دکھاؤں جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں نے ابوقلابہ سے کہا ان کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ ہمارے ان بزرگ یعنی حضرت عمرو بن سلمہ جیسی۔ ایوب کا بیان ہے کہ یہ بزرگ پوری تکبیر کہتے اور جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹھہر کر پھر کھڑے ہوتے!

باب ۵۳۵ يكبر وهو ينهض من السجدتين وكان ابن الزبير يكبر في نهضته

دونوں سجدوں سے اُٹھے تو تکبیر کہے اور حضرت ابن زبیر اُٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

۷۸۴ - حدثنا يحيى بن صالح قال حدثنا فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث قال صلى لنا أبو سعيد فجهر بالتكبير حين رفع رأسه من السجود وحين سجد وحين رفع وحين قام من الركعتين وقال هكذا رأيت النبي صلى الله عليه وسلم

سعید بن حارث سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی پس جب انہوں نے سجدوں سے سر اٹھایا تو آواز سے تکبیر کہی اور جب سجدہ کیا اور جب اُٹھے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا۔

۷۸۵ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ صَلَاةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت مطرف سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انھوں نے جب سجدہ کیا تو تکبیر کہی اور جب سر اٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اُٹھے تو تکبیر کہی۔ جب سلام پھیر دیا تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ انھوں نے ہمیں یہ نماز محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی پڑھائی ہے یا انھوں نے ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یاد کروا دی ہے۔

بَاب ۵۳۲ سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً ۔

تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ اور حضرت اُمّ درداء اپنی نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقہ جاننے والی تھیں۔

۷۸۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ فَنَهَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَثْنِيَ الْيُسْرَى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي ۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عبداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نماز میں چار زانو بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی ایسا ہی کیا اور اُن دنوں میں کم عمر تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے منع کیا اور فرمایا نماز کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں پیر کو کھڑا رکھو اور بائیں پیر کو بچھا لو۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ تو اس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میرے پیر میرا بوجھ نہیں اٹھاتے۔

۷۸۷ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ

یحییٰ بن بکیر، لیث، خالد، سعید، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء ــــ لیث، یزید بن ابی حبیب اور یزید بن محمد، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر ہوا۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز مجھے آپ سب سے زیادہ یاد ہے میں نے آپ کو دیکھا کہ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک کرتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جما تے۔ پھر پیٹھ کو جھکا دیتے۔ جب سر اٹھاتے تو سیدھے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتا اور جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو نہ بچھاتے اور نہ سمیٹتے اور پیروں کی انگلیوں کے پورے قبلہ رو کئے رکھتے جب

وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَلْحَلَةَ وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنِ ابْنِ عَطَاءٍ وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهُ كُلُّ فَقَارٍ ؛

دوسری رکعت پر بیٹھتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے اور داہنے پیر کو کھڑا رکھتے جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں پیر کو آگے کر دیا اور دوسرے پیر کو کھڑا کر لیا اور اپنی نشست گاہ پر بیٹھ گئے۔ اور لیث نے یزید بن ابو حبیب سے اور یزید نے محمد بن حلحلہ نے ابن عطاء سے اور ابو صالح نے لیث کے حوالے سے کہا کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر ——— ابن مبارک، یحییٰ بن ایوب یزید بن ابو حبیب سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے کل فقاریہ بیان کیا۔

بَابُ ۵۳۵ مَنْ لَمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الْأَوَّلَ وَاجِبًا لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ ؛

جس کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور واپس نہ لوٹے۔

۷۸۸ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مَوْلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ مَرَّةً مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ قَالَ وَهُوَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ ؛

ابو الیمان، شعیب، زہری، عبد الرحمٰن بن ہرمز مولیٰ بنی عبد المطلب مرہ مولیٰ ربیعہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو قبیلہ ازد شنوءہ کے فرد، بنی عبد مناف کے حلیف اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نماز ظہر پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں تو آپ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جب نماز پوری ہو گئی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیرا۔

بَابُ ۵۳۶ التَّشَهُّدِ فِي الْأُوْلٰى ؛

پہلے قعدہ میں تشہد

۷۸۹ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلٰوتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ؛

قتیبہ، بکر، جعفر بن ربیعہ، اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی تو بیٹھنے کے وقت آپ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز کے آخر میں پہنچے تو بیٹھے ہوئے آپ نے دو سجدے کیے۔

باب ٥٣٨ التَّشَهُّدِ فِي الْآخِرَةِ

٧٩٠ — حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۔

باب ٥٣٩ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ

٧٩١ — حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ۔

٧٩٢ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو

آخری رکعت میں تشہد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے۔ حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل پر سلام، فلاں فلاں پر سلام۔ تو جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کہے۔ تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ جب تم اس طرح کہو گے تو یہ سلام اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔ اور کہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

سلام سے پہلے دعا کرنا

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں یوں دعا کیا کرتے۔ اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ کوئی عرض گزار ہوا کہ آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں! فرمایا کہ آدمی جب مقروض ہو تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔ — زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے۔

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے۔ مجھے ایسی دعا سکھا دیجیے جس کے ذریعے اپنی نماز میں دعا کیا کروں۔

فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ٭

فرمایا کہ یوں کہا کرو، اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو معاف نہیں کرتا مگر تو ہی۔ اپنے کرم سے مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

بَابُ مَا يُتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ ٭

تشہد کے بعد چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک واجب نہیں۔

٧٩٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو ٭

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں ہوتے تو کہا کرتے۔ اللہ تعالیٰ پر سلام اور اس کے بندوں سے فلاں فلاں پر۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں نہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہا کرو، تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں نیز سب بدنی اور مالی بھی، سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ جب یوں کہو گے تو اللہ کے ہر بندے کو سلام پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا آسمان و زمین کے درمیان، اور کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں ـــــ پھر جو دعا پسند ہو اُسے اختیار کرے اور اس کے ذریعے دعا کرے۔

ف: اس حدیث کے اندر جو تشہد پڑھنا وارد ہوا ہے جو نماز کے اندر قعدے میں پڑھا جاتا ہے، امت محمدیہ کی اکثریت کا یہی معمول ہے۔ اس میں نمازی نماز کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے ان کی بارگاہ رسالت میں سلام عرض کرتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ یہ سلام مخاطب کے صیغے کے ساتھ ہے اور مخاطب اسی سے کیا جا سکتا ہے جو زندہ اور موجود ہو۔ اس حدیث کی شرح میں اشعۃ اللمعات جلد اوّل کے اندر خاتم المحققین سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۵۲ھ نے فرمایا ہے: "بعض عارفوں نے فرمایا کہ یہ خطاب اس وجہ سے ہے کہ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذروں اور ممکنات کے افراد کے اندر سرایت کیے ہوئے ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات کے اندر بھی موجود و حاضر ہیں۔ لہٰذا نمازی کو چاہیے کہ اس بات سے خبردار رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے اسرار اور معرفت کے انوار سے منور اور مستفید ہو سکے ـــــ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ التحیات کو معراج والے واقعے کی نقل کے طور پر نہ پڑھے بلکہ اپنی طرف سے مخاطب کے ساتھ بارگاہ رسالت میں سلام عرض کرے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ

بَابُ مَنْ لَمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهُ وَأَنْفَهُ حَتّٰى صَلّٰى

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَأَيْتُ الْحُمَيْدِيَّ يَحْتَجُّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَنْ لَا يَمْسَحَ الْجَبْهَةَ

جو اپنی پیشانی اور ناک کو نماز پوری ہونے سے پہلے نہ پونچھے۔

امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ میں نے حمیدی کو دیکھا کہ اس حدیث سے دلیل دیتے کہ نماز میں پیشانی کو نہ

فِي الصَّلٰوةِ۔

پر بیٹھے۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ مٹی کا نشان میں نے آپ کی جبینِ اقدس پر دیکھا۔

بَابُ ۵۴۲ التَّسْلِيمِ۔

سلام پھیرنا

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَمَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأُرٰى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ مُكْثَهُ لِكَيْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت حارث سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جب کہ آپ سلام پورا کر لیتے اور کھڑے ہونے سے پہلے آپ تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ میرا خیال یہی ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ آپ کا ٹھہرنا اسی لیے ہوگا کہ عورتیں جدا ہو جائیں اس سے پہلے کہ جو لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں وہ انہیں پا سکیں۔

بَابُ ۵۴۳ يُسَلِّمُ حِينَ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَحِبُّ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَنْ يُسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهُ۔

سلام اس وقت پھیرے جب امام سلام پھیرے اور حضرت ابن عمر اسے مستحب سمجھتے کہ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی بھی سلام پھیر دیں۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ۔

حبان بن موسیٰ، عبداللہ، معمر، زہری، محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سلام پھیرا جب کہ آپ نے سلام پھیرا۔

بَابُ ۵۴۴ مَنْ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ عَلَى الْإِمَامِ وَاكْتَفٰى بِتَسْلِيمِ الصَّلٰوةِ۔

جو امام کے سلام کا جواب نہ دے اور نماز میں سلام کرنے کو کافی سمجھے۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَزَعَمَ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

محمود بن ربیع جنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے منہ میں کلی فرمائی اس کنویں کے پانی سے جو ان کے گھر میں تھا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر بنی سالم کے ایک فرد سے سنا فرمایا کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، میری نظر کمزور ہو گئی ہے جب کہ میرے اور میری قوم

وسلم فقلت انكرت بصري وان السيول تحول بيني وبين مسجد قومي فلوددت انك جئت فصليت في بيتي مكانا اتخذه مسجدا فقال افعل ان شاء الله فغدا علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر معه بعد ما اشتد النهار فاستاذن النبي صلى الله عليه وسلم فاذنت له فلم يجلس حتى قال اين تحب ان اصلي من بيتك فاشار اليه من المكان الذي احب ان يصلي فيه فقام فصففنا خلفه ثم سلم وسلمنا حين سلم۔

کو مسجد کے درمیان کوئی نالے حائل ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اُسے سجدہ گاہ بنا لوں فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ میں ایسا کروں گا۔ دن نکلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دے دی آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا۔ تم کس جگہ چاہتے ہو کہ تمہارے گھر میں نماز پڑھوں۔ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جو پسند تھی کہ اس میں نماز پڑھی جائے۔ آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے ہم نے صف بنا لی۔ پھر سلام پھیرا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

ف ۱ : حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس واقعہ اور مسئلہ اسلامی نظریہ پر پیچھے حدیث ۴۱۰ کے تحت ایمان افروز خارجیت سوز حاشیہ لکھا جا چکا۔ ناظرین کرام اُسے پھر ملاحظہ فرمائیں۔ وباللہ التوفیق۔

باب ۵۲۵ الذكر بعد الصلوٰة — نماز کے بعد ذکر کرنا۔

۷۹۸ ـ حدثنا اسحٰق بن نصر قال اخبرنا عبد الرزاق قال اخبرنا ابن جريج قال اخبرني عمرو ان ابا معبد مولى ابن عباس اخبره ان ابن عباس اخبره ان رفع الصوت بالذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة كان على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وقال ابن عباس كنت اعلم اذا انصرفوا بذلك اذا سمعته۔

اسحاق بن نصر، عبد الرزاق، ابن جریج، عمرو، ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنھیں بتایا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جب کہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جاتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رائج تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں لوگوں کے فارغ ہونے (نماز سے) کو اسی سے جان لیتا جب کہ اس (بلند آواز سے ذکر کرنے) کو سنتا۔

۷۹۹ ـ حدثنا علي قال حدثنا سفيان قال حدثنا عمرو قال اخبرني ابو معبد عن ابن عباس قال كنت اعرف انقضاء صلوٰة النبي صلى الله عليه وسلم بالتكبير قال علي حدثنا سفيان عن عمرو قال كان ابو معبد اصدق موالي ابن عباس قال علي واسمه نافذ۔

علی، سفیان، عمرو، ابو معبد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے ختم ہو جانے کو تکبیر (کی آواز) سے جان لیا کرتا۔ علی، سفیان، عمرو نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے موالی میں ابو معبد سب سے سچے تھے۔ علی نے کہا کہ اُن کا نام نافذ ہے۔

ف ۱ : ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا معمول تھا۔ بعض لوگوں کا اسے ناجائز اور بدعت بتا کر باز رکھنے کی کوشش کرنا اچھی بات نہیں۔ ایسے لوگوں کو قرآنی وعید "وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ أَنْ يُّذْكَرَ فِيهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِي خَرَابِهَا ؕ أُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَّدْخُلُوهَا إِلَّا خَآئِفِينَ ۬ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ" سے ڈرنا چاہیے کیونکہ پروردگار عالم نے سورۃ البقرہ کی اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کو جو مسجدوں میں ذکر الٰہی سے روکتے ہیں

دنیا میں رسوائی وذلت اور آخرت میں عذاب عظیم کی وعید سنائی ہے ـــــ بلند آواز سے ذکر کرنے والوں کو بھی یہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ان کے ذکر کی وجہ سے کسی کی نماز میں خلل واقع ہونے کا خدشہ نہ ہو ورنہ یہ ان کی طرف سے ذکر الٰہی سے روکنا ہو جائے گا۔ پروردگار بعالم مسلمین کو شرعی تقاضے ملحوظ رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

۸۰۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا وَيَعْتَمِرُونَ وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِمَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ تَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حَتَّى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ۔

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔ چند غریب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے ۔ دولت مند اپنے مالوں کے ذریعے اونچے درجے اور دائمی نعمتیں لے گئے اور وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں لیکن انہیں مال فضیلت ہے جس سے حج و عمرہ جہاد اور خیرات کرتے ہیں ۔ فرمایا ، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اس پر عمل کرو تو سبقت لے جانے والوں کو جا ملو اور تمہارے بعد کوئی تمہیں نہ مل سکے اور اپنے معاصرین میں تم بہتر ہو جاؤ مگر جو اسی طرح عمل کرے تم ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ انہیں ۳۳، ۳۳ مرتبہ کہا کرو پھر ہم میں اختلاف ہو گیا اور بعض کہنے لگے کہ ہم سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ مرتبہ کہا کریں ۔ ہم پھر حاضر بارگاہ ہوئے تو فرمایا ۔ تم سبحان اللہ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کرو یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک ۳۳ ، ۳۳ مرتبہ ہو جائے ۔

---

۸۰۱ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهٰذَا وَقَالَ الْحَسَنُ جَدٌّ غِنًى وَعَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ وَرَّادٍ بِهٰذَا۔

وراد کاتب مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط میں حضرت معاویہ کے لیے لکھا اسے لکھوایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ۔ اے اللہ ! جو تو دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اُسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے پر دولت نفع نہیں دے گی ۔ شعبہ نے عبد الملک سے اسی طرح روایت کی ۔ حسن بصری کا قول ہے کہ اَلْجَدُّ سے مراد مالداری ہے ۔ روایت کیا ہے حکم ، قاسم بن مخیمرہ نے وراد سے ۔

بَابٌ يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامُ النَّاسَ إِذَا

سلام پھیر کر امام لوگوں کی طرف

سلَّمَ ۔

٨٠٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ ۔

منہ کرے ۔

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، ابو رجاء سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے تو چہرۂ انور کو ہماری طرف کر لیا کرتے تھے۔

٨٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی جس کی رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب عزوجل نے کیا فرمایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ (فرمایا) میرے بندوں نے صبح کی تو کچھ مومن رہے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ستاروں کا منکر اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے نے بارش برسائی اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر یقین رکھا۔

٨٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ ۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں آدھی رات تک تاخیر کر دی۔ پھر ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب نماز پڑھ چکے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اسی وقت سے نماز میں ہو جب سے نماز کا انتظار کرتے رہے ہو۔

بَابُ مُكْثِ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ السَّلَامِ

وَقَالَ لَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرِيضَةَ وَفَعَلَهُ الْقَاسِمُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ لَا يَتَطَوَّعُ الْإِمَامُ فِي مَكَانِهٖ وَلَمْ يَصِحَّ ۔

سلام کے بعد امام کا اپنے مصلے پر ٹھہرنا۔ اور ہم سے فرمایا آدم، شعبہ، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر اسی جگہ نماز پڑھتے جہاں فرض پڑھے ہوتے اور ایسا ہی قاسم نے کیا اور حضرت ابوہریرہ سے جو مرفوعاً منقول ہے کہ امام اس جگہ پر نوافل نہ پڑھے یہ صحیح نہیں ہے۔

٨٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ

ہند بنت حارث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ يَمْكُثُ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرَى وَاللهُ أَعْلَمُ لِكَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبِهَا قَالَتْ كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ فَيَدْخُلْنَ بُيُوتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْصَرِفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ الْفِرَاسِيَّةُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْفِرَاسِيَّةُ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْقُرَشِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ بْنِ الْمِقْدَادِ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ الْفِرَاسِيَّةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ ابْنُ شِهَابٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۵۴۲ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ

۸۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي

کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیر لیتے تو تھوڑی دیر اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے۔ ابن شہاب نے کہا کہ میرے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ نماز سے فارغ ہو کر نکلنے والی عورتوں سے مرد جدا ہو جائیں۔ ــــ ابن ابو مریم، نافع بن یزید، جعفر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے ان کے لیے لکھا کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ہند بنت حارث قرشیہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ کی سہیلیوں میں سے تھیں۔ انھوں نے فرمایا کہ جب آپ سلام پھیرتے تو عورتیں لوٹ آتیں اور اپنے گھروں میں داخل ہو جاتیں، اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوٹتے ــــ ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھے ہند قراسیہ نے خبر دی ــــ عثمان بن عمر، یونس، زہری سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قراسیہ نے ــــ زبیدی نے کہا کہ مجھے زہری نے بتایا کہ ہند بنت حارث قرشیہ نے انھیں خبر دی اور وہ معبد بن مقداد کے نکاح میں تھیں جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس جایا کرتی تھیں ــــ شعیب، زہری سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قرشیہ نے ــــ ابن ابو عتیق، زہری نے ہند قراسیہ سے روایت کی ــــ لیث، یحییٰ بن سعید، ابن شہاب قریش کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی۔

جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر حاجت یاد آنے پر لوگوں کے درمیان سے جائے۔

ابن ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز عصر پڑھی۔ آپ نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہو گئے اور لوگوں کی گردنوں کو عبور کرتے ہوئے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے حجرے کی طرف گئے۔ لوگ آپ کی عجلت سے حیران ہو گئے۔ آپ ان کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ آپ کی عجلت پر حیران ہیں۔ فرمایا کہ مجھے سونے کی ایک چیز یاد آ گئی جو ہمارے پاس تھی، میں نے اپنے پاس رکھنا ناپسند کیا

فامرت بقسمتہ ۔

اور اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

باب ٥٢٩ الانفتال والانصراف عن اليمين والشمال وكان انس بن مالك ينفتل عن يمينه وعن يساره ويعيب على من يتوخى او من يعمد الانفتال عن يمينه ۔

نماز کے بعد دائیں یا بائیں جانب منہ کرنا۔ حضرت انس بن مالک دائیں اور بائیں جانب منہ پھیر لیا کرتے اور جو قصداً دائیں جانب پھرنے کی عادت بنائے اُسے ناپسند کرتے۔

٨٠٧ - حدثنا ابو الوليد قال حدثنا شعبة عن سليمان عن عمارة بن عمير عن الاسود قال قال عبد الله لا يجعل احدكم للشيطان شيئا من صلاته يرى ان حقا عليه ان لا ينصرف الا عن يمينه لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم كثيرا ينصرف عن يساره ۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تم میں سے کوئی اپنی نماز میں سے شیطان کے لیے حصہ مقرر نہ کرے اور یہ سمجھنے لگے کہ اُس کے لیے دائیں جانب پھرنا ضروری ہے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متعدد بار بائیں طرف پھرتے دیکھا۔

باب ٥٣٠ ما جاء في الثوم النيء والبصل والكراث وقول النبي صلى الله عليه وسلم من اكل الثوم او البصل من الجوع او غيره فلا يقربن مسجدنا ۔

لہسن، پیاز اور گندنا کے متعلق احکام۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے بھوک کے باعث یا بغیر بھوک لہسن یا پیاز کو کھایا، وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے۔

٨٠٨ - حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا ابو عاصم قال اخبرنا ابن جريج قال اخبرني عطاء قال سمعت جابر بن عبد الله قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من اكل من هذه الشجرة يريد الثوم فلا يغشانا في مساجدنا قلت ما يعني به قال ما اراه يعني الا نيئه ۔

وقال مخلد بن يزيد عن ابن جريج الا نتنه ۔

عبداللہ بن محمد، ابو عاصم، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اس درخت میں سے کھایا۔ اس سے مراد لہسن ہے۔ وہ ہم سے ہماری مسجدوں میں نہ ملے۔ میں (عطاء) عرض گزار ہوا کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ فرمایا کہ میرے خیال میں کچا لہسن مراد ہے۔ مخلد بن یزید نے ابن جریج سے روایت کی کہ اس کی بُو مراد ہے۔

٨٠٩ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في غزوة خيبر من اكل من هذه الشجرة يعني الثوم فلا يقربن مسجدنا ۔

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دوران فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

٨١٠ - حدثنا سعيد بن عفير قال حدثنا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب قال زعم عطاء ان جابر بن عبد الله زعم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من اكل ثوما او بصلا فليعتزلنا او فليعتزل مسجدنا وليقعد في بيته وان النبي صلى الله عليه وسلم اتي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں کچھ سبز ترکاریاں تھیں۔ آپ کو اس میں سے بُو آئی تو پوچھا۔ پس جو

يعني بقدر فيه خضرات من بقول فوجد لها ريحا فسأل فأخبر بما فيها من البقول فقال قربوها إلى بعض أصحابه كان معه فلما رآه كره أكلها قال كل فإني أناجي من لا تناجي وقال أحمد بن صالح عن ابن وهب أتي ببدر قال ابن وهب يعني طبقا فيه خضرات ولم يذكر الليث وأبو صفوان عن يونس قصة القدر فلا أدري هو من قول الزهري أو في الحديث ۔

۸۱۱ - حدثنا أبو معمر قال حدثنا عبد الوارث عن عبد العزيز قال سأل رجل أنس بن مالك ما سمعت نبي الله صلى الله عليه وسلم في الثوم فقال قال النبي صلى الله عليه وسلم من أكل من هذه الشجرة فلا يقربنا ولا يصلين ۔

باب ۱۵۵ وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل والطهور وحضورهم الجماعة والعيدين والجنائز وصفوفهم ۔

۸۱۲ - حدثني محمد بن المثنى قال حدثني غندر قال حدثنا شعبة قال سمعت سليمان الشيباني قال سمعت الشعبي قال أخبرني من مر مع النبي صلى الله عليه وسلم على قبر منبوذ فأمهم وصفوا عليه فقلت يا أبا عمرو من حدثك قال ابن عباس ۔

۸۱۳ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال حدثني صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الغسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم ۔

۸۱۴ - حدثنا علي قال حدثنا سفيان عن عمرو قال أخبرني كريب عن ابن عباس قال بت عند خالتي ميمونة ليلة فنام النبي صلى الله عليه وسلم فلما كان في بعض الليل قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوضأ من شن معلق وضوءا خفيفا يخففه عمرو ويقلله جدا

سبزیاں تھیں تو آپ کو بتا دی گئیں تو فرمایا کہ تم کھا لو کیونکہ میں ان سے سرگوشی کرتا ہوں جن سے تم نہیں کرتے ـــــ احمد بن صالح نے ابن وہب سے روایت کی کہ ایک بدر لایا گیا۔ ابن وہب نے کہا کہ طشتری جس میں سبزیاں تھیں جبکہ لیث اور ابو صفوان نے یونس کے حوالے سے ہانڈی کے قصے کا ذکر نہیں کیا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ زہری کا قول ہے یا حدیث میں ہے۔

ابو معمر، عبد الوارث، عبد العزیز سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے لہسن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اس درخت سے کھائے وہ ہمارے نزدیک نہ آئے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

بچوں کا وضو کرنا اور ان پر غسل، طہارت، جماعت میں حاضر ہونا، عیدین اور جنازے کی نماز کب واجب ہوتی ہے اور ان کی صفیں۔

سلیمان شیبانی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ مجھے اس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا۔ پس آپ نے ان کی امامت کی اور انہوں نے صفیں بنائیں۔ میں نے کہا۔ اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سو گئے جب کچھ رات باقی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے ہلکا سا وضو کیا، عمرو سے بالکل ہلکا اور قلیل بتاتے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو

ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ فَأَتَاهُ الْمُنَادِي يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ إِنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ۔

بائیں کھڑا ہو گیا اور جیسے آپ نے کیا تھا اسی طرح وضو کیا۔ پھر آکر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے پھیر کر مجھے اپنے دائیں جانب کر لیا۔ پھر نماز پڑھی جتنی اللہ نے چاہی۔ پھر لیٹے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لیے۔ پس نماز کی اطلاع دینے والا حاضر ہوا تو اس کے ساتھ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ ہم نے عمرو سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہیں سوتا تھا۔ عمرو نے فرمایا کہ میں نے عبید بن عمیر کو فرماتے ہوئے سنا انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے پھر (یہ آیت) پڑھی کہ بیشک میں نے خواب میں دیکھا کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سو جاتے تو پھر بھی آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا اور یہی حال سارے انبیائے کرام علیہم السلام کا تھا کہ نیند ان حضرات کے حق میں ناقض وضو نہیں کیونکہ انبیاء عالم خواب میں بھی بے خبر نہیں ہوتے تھے۔ ان کی آنکھیں سو جاتیں لیکن دل نہیں سوتے تھے اور وہ خواب میں بھی بیداری کی طرح خبردار رہتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۰۳۴ھ) نے فرمایا کہ نبی اپنی امت کا نگران ہوتا ہے۔ لہٰذا انبیائے کرام کو خواب کی حالت میں بھی احوال امت سے بے خبر نہیں رکھا جاتا تھا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَتِيمُ مَعِي وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری دادی جان حضرت ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر ارشاد ہوا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف اٹھا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو گئی تھی، میں نے اس پر پانی چھڑک دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ایک یتیم میرے ساتھ تھا اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھیں تو آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت منیٰ میں دیوار کی آڑ کے بغیر نماز پڑھا رہے تھے۔ میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا، اترا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور ایک صف میں شامل ہو گیا لیکن کسی ایک نے بھی اس پر اعتراض نہیں کیا۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرَكُمْ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَوْمَئِذٍ يُصَلِّي غَيْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

۸۱۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ أَتَى هُوَ وَبِلَالٌ الْبَيْتَ ؎

بَابٌ ۵۵۲ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالْغَلَسِ ؎

۸۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ غَيْرُكُمْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا يُصَلَّى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ وَكَانُوا يُصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ؎

۸۲۰ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیر کر دی ـــــــ عیاش، عبد الاعلیٰ، معمر، زہری کا عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں دیر کر دی یہاں تک کہ حضرت عمر پکارے ۔ عورتیں اور بچے سو گئے ۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور فرمایا ۔ اہلِ زمین میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اس نماز کو پڑھتا ہو اور اہلِ مدینہ کے سوا کوئی ایک بھی اُن دنوں نماز نہیں پڑھتا تھا ۔

عبد الرحمن بن عابس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جب اُن سے ایک آدمی نے کہا ۔ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ میں گئے ؟ فرمایا ۔ ہاں اگر آپ سے میری قرابت داری نہ ہوتی تو کم عمری کے باعث نہ جا سکتا ۔ اُس جھنڈے تک جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس تھا ۔ پھر آپ نے خطبہ دیا ۔ پھر عورتوں میں حاضر ہوئے تو انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ۔ پس ہر عورت اپنا ہاتھ زیور کی طرف بڑھاتی اور حضرت بلال کے کپڑے میں ڈال دیتی ۔ پھر آپ اور حضرت بلال گھر آ گئے ۔

عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جانا ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں دیر کر دی ۔ یہاں تک کہ حضرت عمر پکارے ۔ عورتیں اور بچے سو گئے ۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ۔ اہلِ زمین میں تمہارے سوا کوئی ایک بھی اس کے انتظار میں نہیں ہے اور اُن دنوں کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا مگر مدینہ منورہ والے اور وہ نمازِ عشاء کو شفق کے غائب ہونے سے ابتدائی تہائی رات تک پڑھتے تھے ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ تمہاری عورتیں جب رات کے وقت تم سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۸۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ ؛

۸۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ ؛

۸۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ ؛

۸۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قُلْتُ لِعَمْرَةَ أَوَمُنِعْنَ قَالَتْ نَعَمْ ؛

بَابٌ ۵۵۵ صَلٰوةُ النِّسَاءِ خَلْفَ الرِّجَالِ

مسجد کی طرف جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دیا کرو۔ متابعت کی اس کی شعبہ، اعمش، مجاہد، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

عبد اللہ ابن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، ہند بنت حارث کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب فرض نماز کا سلام پھیر دیا جاتا تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرے رہتے اور جو مرد ہیں سے نماز پڑھ لیتے، جب تک اللہ چاہتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔

عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک ــــ عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ بے شک جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا لیتے تو عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی لوٹتیں اور اندھیرے کے باعث وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

محمد بن مسکین، بشیر بن بکر، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ اسے لمبی کروں، پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ اس کی ماں کو تنگی پہنچاؤں۔

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ لیتے جو اب عورتوں نے کیا تو انہیں مسجدوں سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں روکی گئی تھیں۔ میں (یحییٰ) نے عمرہ سے کہا۔ کیا وہ منع کی گئی تھیں؟ فرمایا ہاں۔

عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا

۸۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِيْنَ يَقْضِيْ تَسْلِيْمَهُ وَيَمْكُثُ هُوَ فِيْ مَقَامِهِ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَالَ نَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ ذٰلِكَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهُنَّ مِنَ الرِّجَالِ ۔

یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت حارث سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیر دیتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جب کہ سلام پورا ہو جاتا اور آپ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے۔ فرمایا زہری نے کہ ہمارا تو یہی خیال ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ عورتیں واپس چلی جائیں، اس سے پہلے کہ مرد ان سے مل سکیں۔

۸۲۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقُمْتُ وَيَتِيْمٌ خَلْفَهُ وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا ۔

ابونعیم، ابن عیینہ، اسحاق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام سلیم کے گھر میں نماز پڑھی تو میں اور ایک یتیم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور حضرت ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

بَابٌ سُرْعَةِ انْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ ۔

صبح کی نماز سے عورتوں کا جلد لوٹنا اور ان کا مسجد میں کم ٹھہرنا۔

۸۲۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَيَنْصَرِفْنَ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ اَوْ لَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا ۔

یحییٰ بن موسیٰ، سعید بن منصور، فلیح، عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والد ماجد سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لیتے تو مسلمانوں کی عورتیں لوٹ جاتیں اور اندھیرے کے باعث پہچانی نہ جاتیں یا ان میں سے ایک دوسری کو پہچان نہیں سکتی تھی۔

بَابٌ اسْتِئْذَانِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا بِالْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِدِ ۔

عورت کا اپنے خاوند سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگنا۔

۸۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعْهَا ۔

مسدد، یزید بن زریع، معمر، زہری، سالم بن عبداللہ ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کی بیوی اجازت مانگے (مسجد میں جانے کی) تو اسے منع نہ کرو۔

كتاب الجمعة

جمعہ کا بیان

باب ۵۵۵ فرض الجمعة لقول الله تعالى إذا نودي للصلوة من يوم الجمعة فاسعوا إلى ذكر الله وذروا البيع ذلكم خير لكم إن كنتم تعلمون فاسعوا فامضوا۔

جمعہ کا فرض ہونا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، جب تمہیں جمعہ کے روز نماز کے لیے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی سے آؤ اور تجارت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو (۶۲/۹) فاسعوا یعنی چلے آؤ۔

۸۲۹۔ حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب قال حدثنا أبو الزناد عن عبد الرحمن بن هرمز الأعرج مولى ربيعة بن الحارث حدثه أنه سمع أبا هريرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نحن الآخرون السابقون يوم القيامة بيد أنهم أوتوا الكتاب من قبلنا ثم هذا يومهم الذي فرض عليهم فاختلفوا فيه فهدانا الله له فالناس لنا فيه تبع اليهود غدا والنصارى بعد غد۔

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج مولیٰ ربیعہ بن حارث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ہم آخری ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہیں، بات یہ ہے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی پھر یہی روز ہے جو ان پر فرض کیا گیا لیکن انھوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہماری اس کی طرف رہنمائی فرمائی۔ لوگ اس میں ہم سے پیچھے ہیں کیونکہ یہود کل اور نصاریٰ پرسوں کی طرف چلے گئے۔

باب ۵۵۶ فضل الغسل يوم الجمعة وهل على الصبي شهود يوم الجمعة أو على النساء۔

جمعہ کے روز غسل کرنے کی فضیلت اور کیا بچے بھی جمعہ میں حاضر ہوں اور عورتیں بھی؟

۸۳۰۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا جاء أحدكم الجمعة فليغتسل۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر لینا چاہیے۔

۸۳۱۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن أسماء قال حدثنا جويرية عن مالك عن الزهري عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه بينما هو قائم في الخطبة يوم الجمعة إذ جاء رجل من المهاجرين الأولين من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فناداه عمر أية ساعة هذه قال

سالم بن عبداللہ بن عمر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب آئے جو اولین مہاجرین میں سے تھے پس حضرت عمر نے پکارا، یہ کونسا وقت ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں ایک کام میں لگ گیا تھا اور اپنے گھر والوں کے پاس بھی نہ جا سکا کہ اذان کی

إِنِّي شُغِلْتُ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ التَّأْذِينَ فَلَمْ أَزِدْ أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

بَابُ ۵۵۸ الطِّيبِ لِلْجُمُعَةِ۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَأَنْ يَسْتَنَّ وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ قَالَ عَمْرٌو أَمَّا الْغُسْلُ فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ وَأَمَّا الِاسْتِنَانُ وَالطِّيبُ فَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَوَاجِبٌ هُوَ أَمْ لَا وَلَكِنْ هَكَذَا فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَلَمْ يُسَمَّ أَبُو بَكْرٍ هٰذَا رَوَاهُ عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ وَعِدَّةٌ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنَى بِأَبِي بَكْرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ۔

بَابُ ۵۵۹ فَضْلِ الْجُمُعَةِ۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ

آواز سنی لہٰذا وضو کے علاوہ کچھ نہ کر سکا۔ فرمایا کہ صرف وضو، حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا حکم فرمایا کرتے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

جمعہ کے لیے خوشبو لگانا

علی، حرمی بن عمارہ، شعبہ، ابوبکر بن المنکدر، عمرو بن سلیم انصاری نے فرمایا کہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گواہی دیتا ہوں اور انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے فرمایا۔ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے نیز مسواک کرنا اور خوشبو لگانا جب کہ میسر ہو۔ عمرو نے فرمایا کہ غسل کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ واجب ہے لیکن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا تو اللہ بہتر جانے کہ واجب ہیں یا نہیں لیکن حدیث میں اسی طرح ہے ــــ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ محمد بن المنکدر کے بھائی ہیں اور ابوبکر کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ روایت کی ان سے بکیر بن الاشج اور سعید بن ابو ہلال اور کئی حضرات نے اور محمد بن المنکدر کی کنیت ابوبکر اور عبداللہ ہے۔

جمعہ کی فضیلت

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمٰن، ابوصالح سمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کے روز غسل جنابت کیا پھر گیا (جمعہ کے لیے) گویا اس نے اونٹ کی قربانی دی اور جو دوسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے گائے کی قربانی دی اور جو تیسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے سینگوں والے دنبے کی قربانی دی اور جو چوتھی ساعت میں گیا تو گویا اس نے مرغی راہ خدا میں دی اور جو پانچویں ساعت میں گیا تو گویا اس نے انڈا راہ خدا میں دیا۔ جب امام (خطبہ کے لیے)

بِيَمِينِهِ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ.

بَابُ ۵۶

۸۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِمَ تَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ.

بَابُ ۵۷ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ

۸۳۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى.

۸۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ طَاوُسٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا وَأَصِيبُوا مِنَ الطِّيبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَأَمَّا الطِّيبُ فَلَا أَدْرِي.

۸۳۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ

آجائے تو فرشتے بھی حاضر ہو جاتے اور غور سے وعظ سنتے ہیں۔

جمعہ کے روز غسل کرنا

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے جب کہ ایک آدمی آیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ نماز سے کیوں رک جاتے ہیں؟ اس آدمی نے کہا اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں نے اذان سنتے ہی وضو کیا۔ فرمایا کیا آپ نے سنا نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تم میں سے نماز جمعہ کے لیے جائے تو غسل کر لینا چاہیے۔

جمعہ کے لیے تیل لگانا

آدم، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، ابن ودیعہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی جمعہ کے روز غسل کرے اور طاقت کے مطابق طہارت کرے اور اپنا تیل لگائے اور اپنے گھر سے خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔ پھر نماز پڑھے جو اس کے لیے لکھ دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے۔ اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

طاؤس سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے روز غسل کرو اور اپنے سروں کو دھویا کرو خواہ تم جنابت سے نہ ہو اور خوشبو لگایا کرو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ غسل کا تو حکم ہے لیکن خوشبو کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جمعہ کے روز غسل سے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا۔ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ کیا خوشبو یا تیل لگائے جب کہ اس

[illegible] تعالیٰ اعلم۔

باب اللبس للجمعة

۱۱۲۹ - عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما ان عمر بن الخطاب رأى حلة سيراء عند باب المسجد تباع فقال يا رسول الله لو اشتريت هذه فلبستها يوم الجمعة وللوفد اذا قدموا عليك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما يلبس هذه من لا خلاق له في الآخرة ثم جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم منها حلل فاعطى عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه منها حلة فقال عمر يا رسول الله كسوتنيها وقد قلت في حلة عطارد ما قلت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لم اكسكها لتلبسها فكساها عمر اخا له مشركا بمكة۔

باب السواك يوم الجمعة وقال ابو سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم يستن۔

۱۱۳۰ - عن ابي سعيد الخدري وابي هريرة [illegible] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال [illegible] حتى يفرغ من صلاته۔

[illegible] فرمایا کہ یہ اُن کا کام نہیں۔

عمدہ لباس پہن کر جمعہ پڑھنے آئے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی حلہ دیکھا جو بک رہا تھا، عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے روز پہنیں اور وفود کی آمد کے وقت۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسے کئی حلے آئے تو آپ نے ان میں سے ایک حضرت عمر کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے یہ پہناتے ہیں جبکہ عطارد کے حلہ کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا [illegible]۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ پہننے کے لیے نہیں دیا۔ چنانچہ حضرت عمر نے مکہ میں اپنے مشرک بھائی کو پہنا دیا۔

جمعہ کے دن مسواک کرنا

بخاری نے کہا کہ حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ مسواک کرے۔

حضرت ابو سعید خدری و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] جمعہ کے دن [illegible] اچھے کپڑے پہنے [illegible] سے فارغ ہونے تک خاموش رہے تو [illegible] کفارہ ہو گا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] اسلام [illegible] امت [illegible] حکم فرما دیتے [illegible] علیحدہ [illegible] امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] ۱۳۴۰ھ [illegible] ۱۲۷۲ھ [illegible] رسالہ [illegible] رسالے کا مطالعہ بہت سود مند ثابت ہو گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۱ - [illegible]　　　[illegible] حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میں نے مسواک کے متعلق تمہیں بہت کچھ کہا ہے۔

محمد بن کثیر، سفیان، منصور اور حصین، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف کیا کرتے۔

بَابُ مَنْ تَسَوَّكَ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

جو دوسرے کی مسواک استعمال کرے

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَصَمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَسْنِدٌ إِلَى صَدْرِي

اسماعیل، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر آئے اور ان کے پاس استعمال شدہ مسواک تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا۔ میں نے کہا: اے عبدالرحمن یہ مجھے دے دو۔ انہوں نے دے دی تو میں نے اسے توڑا اور چبا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ نے استعمال کی جبکہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز نماز فجر میں کیا پڑھا جائے

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ الٓمّٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ

ابو نعیم، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن ہرمز سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں الم تنزیل السجدہ اور ھل اتٰی علی الانسان پڑھا کرتے۔

بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى وَالْمُدُنِ

دیہات اور شہروں میں جمعہ پڑھنا

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثٰى مِنَ الْبَحْرَيْنِ

محمد بن مثنیٰ، ابو عامر عقدی، ابراہیم بن طہمان، ابو جمرہ ضبعی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: پہلا جمعہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد کے علاوہ پڑھا گیا وہ بحرین کے جواثی مقام پر مسجد عبد القیس میں پڑھایا گیا تھا۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر ایک نگراں

عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ يُوْنُسُ كَتَبَ رُزَيْقُ بْنُ حُكَيْمٍ إِلَى ابْنِ شِهَابٍ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِوَادِي الْقُرٰى هَلْ تَرٰى أَنْ أُجَمِّعَ وَرُزَيْقٌ عَامِلٌ عَلٰى أَرْضٍ يَعْمَلُهَا وَفِيْهَا جَمَاعَةٌ مِّنَ السُّوْدَانِ وَغَيْرِهِمْ وَرُزَيْقٌ يَوْمَئِذٍ عَلٰى أَيْلَةَ فَكَتَبَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَنَا أَسْمَعُ يَأْمُرُهُ أَنْ يُّجَمِّعَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ أَبِيْهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

بَابٌ هَلْ عَلٰى مَنْ لَّمْ يَشْهَدِ الْجُمُعَةَ غُسْلٌ

مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّمَا الْغُسْلُ عَلٰى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ

ہے ۔۔۔ رزیق بن حکیم نے ابن شہاب کے پاس لکھا اور میں اُس دن اُن کے ساتھ وادی القریٰ میں تھا کہ آپ کی رائے میں کیا میں یہاں جمعہ قائم کروں اور رزیق وہاں زمین میں کاشت کرواتے تھے اور اُن میں حبشی وغیرہ بھی تھے اور رزیق اُن دنوں ایلہ میں تھے پس ابن شہاب نے لکھا اور میں سن رہا تھا کہ انہیں جمعہ قائم کرنے کا حکم دے رہے تھے اور انہیں بتایا کہ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امام نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھی جائے گی۔ نوکر اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

کیا عورتوں، بچوں وغیرہ پر جو جمعہ میں حاضر نہ ہوں اُن پر غسل ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ غسل اُسی پر ہے جس پر جمعہ واجب ہے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو تم میں سے نماز جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کر لیا کرے۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے روز ہر بالغ پر غسل کرنا واجب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم آخری ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے باوجود یہ بات ہے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں اُن کے بعد دی گئی پس یہ روزِ جمعہ جس میں انہوں

قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ تَعَالَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا ٭

۸۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ ٭

۸۵۱ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَغَارُ قَالَتْ وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي قَالَ يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ٭

بَابُ ۵۶۸ الرُّخْصَةِ إِنْ لَمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةَ فِي الْمَطَرِ

۸۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا قَالَ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ ٭

بَابُ ۵۶۹ مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ وَعَلَى

نے اختلاف کیا تو اللہ نے اس کی ہمیں رہنمائی فرمائی۔ پس یہود کے لیے کل اور نصاریٰ کے لیے پرسوں ہے۔ پھر خاموش رہ کر فرمایا، ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ سات دنوں میں سے ایک روز تو اپنے سر اور جسم کو دھوئے ـــــ ابان بن صالح، مجاہد، طاؤس، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ سات دنوں میں سے ایک روز تو غسل کرتے۔

عبداللہ بن محمد، شبابہ، ورقاء، عمرو بن دینار، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں کو رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت دے دیا کرو۔

یوسف بن موسیٰ، ابواسامہ، عبیداللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت عمر کی ایک اہلیہ محترمہ مسجد میں جماعت کے اندر صبح اور عشاء کی نماز میں حاضر ہوتیں۔ ان سے کہا گیا کہ آپ یہ جانتے ہوئے کیوں باہر نکلتی ہیں کہ حضرت عمر اسے ناپسند کرتے ہیں اور غیرت کھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے منع کرنے سے انہیں کیا چیز روکتی ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روکتا ہے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع نہ کرو۔

بارش کے باعث جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی اجازت۔

مسدد، اسماعیل، عبدالحمید صاحب الزیادی، محمد بن سیرین کے چچازاد بھائی عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارش کے روز اپنے مؤذن سے فرمایا کہ جب تم اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ چکو تو حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نہ کہنا بلکہ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ کہنا۔ لوگوں نے اس پر تعجب کیا تو فرمایا، ایسا انہوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے۔ بے شک جمعہ ضروری ہے لیکن میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں باہر نکالوں تو کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کن پر واجب

مِنْ تَجِبُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا كُنْتَ فِيْ قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ تَشْهَدَهَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ اَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ اَنَسٌ فِيْ قَصْرِهٖ اَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَاَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلٰى فَرْسَخَيْنِ ۔

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب تمہیں جمعہ کے روز نماز کے لیے بلایا جائے (۹:۶۲)۔ عطاء نے فرمایا کہ جب تم بستی میں ہو اور جمعہ کے روز جمعہ کی اذان کہی جائے تو تمہارے لیے حاضر ہونا ضروری ہے خواہ تم نے اذان سنی یا نہ سنی ہو اور حضرت انس کبھی اپنے مکان میں نماز جمعہ پڑھتے اور کبھی نماز جمعہ نہ پڑھتے اور وہ شہر سے ایک یا دو فرسخ کے فاصلے پر تھا۔

۹۰۲ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَّنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِيْ فَيَأْتُوْنَ فِي الْغُبَارِ يُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْسَانٌ مِّنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا ۔

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبیداللہ بن ابی جعفر، محمد بن جعفر بن زبیر، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ لوگ اپنے گھروں اور عوالی سے نماز جمعہ کے لیے باری باری آتے۔ وہ گرد و غبار میں سے آتے، ان پر گرد و غبار اور پسینہ بہہ رہا ہوتا۔ پس ان کے جسم سے پسینہ نکلتا۔ ایک آدمی ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ میرے پاس تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کاش! آج تم صاف ستھرے ہو جاتے۔

بَابٌ وَقْتُ الْجُمُعَةِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَذٰلِكَ يُرْوٰى عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ۔

جب سورج ڈھل جائے تو جمعہ کا وقت ہو گیا۔ اور

حضرت عمر، حضرت علی، حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت عمرو بن حریث سے ایسا ہی منقول ہے۔

۹۰۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ اَنْفُسِهِمْ وَكَانُوْا اِذَا رَاحُوْا اِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوْا فِيْ هَيْئَتِهِمْ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ ۔

یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے روز جمعہ کے غسل کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ لوگ اپنے کاموں میں لگے رہتے اور جب وہ نماز جمعہ کے لیے آتے تو اسی حالت میں چلے آتے لہٰذا ان سے کہا گیا کہ کاش! تم غسل کر لیتے۔

۹۰۴ ۔ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ ۔

سریج بن نعمان، فلیح بن سلیمان، عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ پڑھا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

۹۰۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُبَكِّرُ

عبدان، عبداللہ، حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم صبح کے وقت نماز جمعہ کے لیے چلے جاتے اور

بِالْجُمُعَةِ وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

بَابٌ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ هُوَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ وَقَالَ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو خَلْدَةَ وَقَالَ بِالصَّلَاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا أَمِيرٌ الْجُمُعَةَ ثُمَّ قَالَ لِأَنَسٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ.

بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَمَنْ قَالَ السَّعْيُ الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَحْرُمُ الْبَيْعُ حِينَئِذٍ وَقَالَ عَطَاءٌ تَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ كُلُّهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَشْهَدَ.

۸۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ أَدْرَكَنِي أَبُو عَبْسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ.

۸۵۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرتے۔

جب جمعہ کے روز سخت گرمی ہو

محمد بن ابوبکر مقدمی، حرمی بن عمارہ، ابو خلدہ خالد بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب سخت سردی ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جلد پڑھ لیتے اور جب سخت گرمی ہوتی تو نماز جمعہ کو ٹھنڈی کر کے پڑھتے۔ ــــ یونس بن بکیر کا بیان ہے کہ ہمیں ابو خلدہ نے بالصلوٰۃ بتایا اور الجمعۃ کا ذکر نہیں کیا۔ ــــ بشر بن ثابت نے کہا کہ ہم سے ابو خلدہ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ایک امیر نے نماز جمعہ پڑھائی۔ پھر حضرت انس سے فرمایا کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر پڑھتے۔

نماز جمعہ کے لیے چلنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرو۔ سعی سے مراد عمل کرنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وَسَعٰی لَہَا سَعْیَہَا۔ فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اس وقت بیع حرام ہو جاتی ہے۔ عطا کا قول ہے کہ تمام کام حرام ہو جاتے ہیں۔ ابراہیم بن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ جب جمعہ کے روز مسافر مؤذن کی اذان سنے تو اس پر لازم ہے کہ حاضر ہو جائے۔

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، یزید بن ابو مریم، عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابو عبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے جب کہ میں نماز جمعہ کے لیے جا رہا تھا۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اسے اللہ تعالیٰ جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔

آدم، ابن ابو ذئب، زہری، سعید، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ــــ ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ اور تمہارے لیے سکون و اطمینان لازم ہے پس

تأتوها تسعون وأتوها تمشون وعليكم السكينة فما
أدركتم فصلوا وما فاتكم فأتموا ۔

٨٤٠ ـ حدثني عمرو بن علي قال حدثنا أبو قتيبة قال حدثنا علي بن المبارك عن يحيى بن أبي كثير عن عبد الله بن أبي قتادة لا أعلمه إلا عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوموا حتى تروني وعليكم السكينة ۔

باب لا يفرق بين اثنين يوم الجمعة ۔

٨٤١ ـ حدثنا عبدان قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبيه عن ابن وديعة عن سلمان الفارسي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة وتطهر بما استطاع من طهر ثم ادهن أو مس من طيب ثم راح فلم يفرق بين اثنين فصلى ما كتب له ثم إذا خرج الإمام أنصت غفر له ما بينه وبين الجمعة الأخرى ۔

باب لا يقيم الرجل أخاه يوم الجمعة ويقعد في مكانه ۔

٨٤٢ ـ حدثنا محمد هو ابن سلام قال أخبرنا مخلد بن يزيد قال أخبرنا ابن جريج قال سمعت نافعا قال سمعت ابن عمر يقول نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن يقيم الرجل أخاه من مقعده ويجلس فيه قلت لنافع الجمعة قال الجمعة وغيرها ۔

باب الأذان يوم الجمعة ۔

٨٤٣ ـ حدثنا آدم قال حدثنا ابن أبي ذئب عن الزهري عن السائب بن يزيد قال كان النداء يوم الجمعة أوله إذا جلس الإمام على المنبر على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر فلما كان عثمان وكثر الناس زاد النداء الثالث على الزوراء قال

جتنی مل جائے پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے وہ پوری کر لو۔

عمرو بن علی، ابو قتیبہ، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت کی، اور میں جانتا ہوں کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو اور تم پر سکون و اطمینان لازم ہے۔

جمعہ کے روز دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے

عبدان، عبداللہ، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، ابن ودیعہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جمعہ کے روز غسل کرے اور جتنی ہو سکے پاکی حاصل کرے۔ پھر تیل یا خوشبو لگائے۔ پھر روانہ ہو اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے پھر نماز پڑھے جو اس کے لیے لکھی گئی ہے پھر جب امام نکل آئے تو خاموش رہے۔ اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

کوئی آدمی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

نافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں بیٹھے۔ میں نے نافع سے کہا کہ جمعہ میں؟ فرمایا کہ جمعہ اور دوسری نمازوں میں بھی یہی حکم ہے۔

جمعہ کے روز کی اذان

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد میں پہلی اذان اس وقت ہوا کرتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان کے زمانے میں لوگ بڑھ گئے تو زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ کر دیا گیا۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے بازار میں زوراء ایک جگہ کا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الزَّوْرَاءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوقِ بِالْمَدِينَةِ ٭

نام ہے۔

بَابُ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز ایک ہی مؤذن ہو

٨٦٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ الَّذِي زَادَ التَّأْذِينَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرَ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ ٭

ابو نعیم، عبدالعزیز بن ابو سلمہ ماجشون، زہری، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز جنہوں نے تیسری اذان کا اضافہ کیا وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب کہ اہل مدینہ کی تعداد بڑھ گئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک کے سوا کوئی مؤذن نہیں ہوتا تھا اور اذان اس وقت کہی جاتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے۔

بَابُ يُجِيبُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ

امام جب منبر پر اذان سنے تو جواب دے۔

٨٦٥ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِينَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هٰذَا الْمَجْلِسِ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي ٭

ابن مقاتل، عبداللہ، ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف، ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جب کہ وہ منبر پر بیٹھے تھے تو مؤذن نے اذان دیتے ہوئے کہا۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ حضرت معاویہ نے کہا اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔ اس نے کہا۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ حضرت معاویہ نے کہا اور میں بھی۔ اس نے کہا أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حضرت معاویہ نے کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ جب اذان پوری ہو گئی تو فرمایا۔ اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے جیسے اس مجلس میں مؤذن کے اذان کہتے وقت تم نے مجھے کہتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّأْذِينِ ٭

اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا

٨٦٦ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ التَّأْذِينَ الثَّانِيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ ٭

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز دوسری اذان کہنے کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا جب کہ مسجد میں آنے والوں کی تعداد بڑھ گئی ورنہ جمعہ کے روز صرف اس وقت اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔

بَابُ التَّأْذِينِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ ٭

خطبہ کے وقت اذان کہنا

۸۶۷ — حدثنا محمد بن مقاتل قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا يونس عن الزهري قال سمعت السائب بن يزيد يقول إن الأذان يوم الجمعة كان أوله حين يجلس الإمام يوم الجمعة على المنبر في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر فلما كان في خلافة عثمان وكثروا أمر عثمان يوم الجمعة بالأذان الثالث فأذن به على الزوراء فثبت الأمر على ذلك ۔

باب الخطبة على المنبر وقال أنس خطب النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر

۸۶۸ — حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد القاري القرشي الإسكندراني قال حدثنا أبو حازم بن دينار أن رجالا أتوا سهل بن سعد الساعدي وقد امتروا في المنبر مم عوده فسألوه عن ذلك فقال والله إني لأعرف مما هو ولقد رأيته أول يوم وضع وأول يوم جلس عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى فلانة امرأة من الأنصار قد سماها سهل مري غلامك النجار أن يعمل لي أعوادا أجلس عليهن إذا كلمت الناس فأمرته فعملها من طرفاء الغابة ثم جاء بها فأرسلت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمر بها فوضعت ها هنا ثم رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى عليها وكبر وهو عليها ثم ركع وهو عليها ثم نزل القهقرى فسجد في أصل المنبر ثم عاد فلما فرغ أقبل على الناس فقال أيها الناس إنما صنعت هذا لتأتموا بي ولتعلموا صلاتي ۔

۸۶۹ — حدثنا سعيد بن أبي مريم قال حدثنا محمد بن جعفر قال أخبرني يحيى بن سعيد قال أخبرني ابن أنس أنه سمع جابر بن عبد الله قال

محمد بن مقاتل، عبداللہ، یونس، زہری کا بیان ہے کہ میں نے سائب بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ جمعہ کے روز پہلی اذان وہی ہے جب کہ امام جمعہ کے روز منبر پر بیٹھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد میں یہی معمول رہا۔ جب حضرت عثمان کے دور خلافت میں لوگ زیادہ ہو گئے تو حضرت عثمان نے جمعہ کے روز تیسری اذان کہنے کا حکم فرمایا۔ پس وہ زوراء کے مقام پر کہی جاتی اور یہی ہمیشہ کے لیے معمول قرار پا گیا۔

منبر پر خطبہ دینا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیا۔

ابو حازم بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ آدمی حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو منبر کے متعلق اختلاف کر رہے تھے کہ وہ کس لکڑی کا تھا۔ اُنہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم، مجھے خوب معلوم ہے کہ وہ کس لکڑی کا تھا اور جب وہ پہلے رکھا گیا تو میں نے اُسے دیکھا اور جب پہلے روز رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس پر جلوہ افروز ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کی فلاں عورت کے لیے پیغام بھیجا، حضرت سہل نے اُس کا نام لیا تھا، اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیاں جوڑ دے جن پر بیٹھا کروں جبکہ لوگوں سے کلام کروں۔ اُس نے حکم دیا تو غلام نے غابہ کے جھاؤ سے بنا دیا۔ پھر اُسے عورت کے پاس لایا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اس جگہ رکھ دیا گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس پر نماز پڑھی اور تکبیر کہی اور اُس پر رکوع کیا۔ پھر واپس ہو کر منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر لوٹے اور فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر، یحییٰ بن سعید، ابن انس سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ کھجور کا وہ تنا جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ سَمِعَ جَابِرًا۔

کھڑے ہوا کرتے۔ جب آپ کے لیے منبر رکھا گیا تو ہم نے اُس تنے سے اونٹنی جیسی آواز سنی یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے اُترے اور اُس پر اپنا دستِ کرم رکھا۔ سلیمان، یحییٰ، حفص بن عبید اللہ بن انس نے اسے حضرت جابر سے سُنا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھجور کے ایک خشک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر تیار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور خطبہ دینے کے لیے آپ اُس پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ تنا زار و قطار رونے لگا کیونکہ اُس سے حضور کی یہ جدائی برداشت نہیں ہو رہی تھی، جب وہ بے جان تنا محبتِ رسول کے باعث اس طرح رو رہا تھا تو شمعِ رسالت کے جتنے بھی عدیم المثال پروانے مسجدِ نبوی میں موجود تھے وہ بھی آہیں مار کر رونے لگے۔ وہ خاموش ہو رہا تھا اور نہ یہ حضرات ہی چُپ کر سکتے تھے۔ نہ اُسے قرار آ رہا تھا اور نہ ان کی بے قراری و غم بھری رہی تھی۔ اسی گریہ و زاری کے باعث اُس لکڑی کا نام اُستُنِ حنانہ پڑ گیا۔ جب سرکار نے منبر سے اُتر کر اس پر دستِ شفقت پھیرا اور اپنے خوانِ کرم سے اُسے کچھ مرحمت فرمایا تب وہ خاموش ہوا تھا۔ وَاللهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۸۸۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ۔

آدم بن ابی ایاس، ابن ابو ذئب، زہری، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ آپ نے فرمایا کہ جو نمازِ جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا وَقَالَ أَنَسٌ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا

کھڑے ہو کر خطبہ دینا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے۔

۸۸۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الْآنَ۔

عبید اللہ بن عمر القواریری، خالد بن حارث، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے۔ پھر بیٹھتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے جیسے تم اب کرتے ہو۔

بَابُ يَسْتَقْبِلُ النَّاسُ الْإِمَامَ إِذَا خَطَبَ وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَسٌ الْإِمَامَ۔

خطبے کے وقت لوگوں کا امام کی طرف منہ کرنا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت انس امام کی طرف منہ کیا کرتے۔

۸۸۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ہلال بن ابو میمونہ، عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم آپ کے ارد گرد بیٹھے۔

بَابُ مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ

جس نے خطبہ میں ثنا کے بعد اما بعد کہا۔ روایت کیا

رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۶۳ - وَقَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَأَطَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدًّا حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَإِلَى جَنْبِي قِرْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ فَفَتَحْتُهَا فَجَعَلْتُ أَصُبُّ مِنْهَا عَلَى رَأْسِي فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ قَالَتْ وَلَغَطَ نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْكَفَأْتُ إِلَيْهِنَّ لِأُسَكِّتَهُنَّ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ قَالَتْ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ قَالَ الْمُوقِنُ شَكَّ هِشَامٌ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَآمَنَّا وَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنْ كُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهِ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوْ قَالَ الْمُرْتَابُ شَكَّ هِشَامٌ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ قَالَ هِشَامٌ فَلَقَدْ قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ فَأَوْعَيْتُهُ غَيْرَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ مَا يُغَلِّظُ عَلَيْهِ.

۸۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ سَبْيٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا

اسے عکرمہ نے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس گئی تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انھوں نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا: نشانی؟ انھوں نے سر سے اثبات میں اشارہ کیا۔ وہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت طویل نماز پڑھی یہاں تک کہ مجھے غشی آ گئی اور میرے پہلو میں پانی کا مشکیزہ تھا میں نے اُسے کھول کر اپنے سر پر پانی ڈالا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اس کے لائق ہے۔ پھر فرمایا: اما بعد۔ وہ فرماتی ہیں کہ انصار کی کچھ عورتیں شور کرنے لگیں تو میں انھیں چپ کرانے لگی۔ میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ حضور نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا، یہ فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اس جگہ پر دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی۔ پھر مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی دجال کے فتنے جیسی یا اس کے قریب۔ تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا علم کیا ہے؟ پس اگر وہ ایمان والا ہوگا۔ راوی ہشام کو شک ہے۔ تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے پس ہم ایمان لائے، دعوت قبول کی اور ان کی پیروی اور تصدیق کی۔ اُس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا۔ ہم جانتے تھے کہ تو اُن پر ایمان رکھتا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک رکھنے والا ہوا۔ ہشام کو شک ہے۔ تو کہے گا کہ میں نہیں جانتا، میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تو میں نے بھی کہہ دیا۔ ہشام نے فرمایا کہ فاطمہ نے جو فرمایا وہ میں نے یاد رکھا ہے سوائے اُس کے جو منافق پر سختی کے متعلق انھوں نے ذکر کیا تھا۔

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مال یا قیدی آئے جو آپ نے تقسیم کرتے ہوئے کسی کو دیا اور کسی کو چھوڑ دیا۔ آپ کو بات پہنچی کہ جنھیں نہیں دیا وہ ناخوش ہیں۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: اما بعد، خدا کی قسم میں

إن الذين ترك فعتبوا فحمد الله ثم أثنى عليه ثم قال أما بعد فوالله إني لأعطي الرجل وأدع الرجل والذي أدع أحب إلي من الذي أعطي ولكن أعطي أقواما لما أرى في قلوبهم من الجزع والهلع وأكل أقواما إلى ما جعل الله في قلوبهم من الغنى والخير فيهم عمرو بن تغلب فوالله ما أحب أن لي بكلمة رسول الله صلى الله عليه وسلم حمر النعم.

٨٧٥ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني عروة أن عائشة أخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ذات ليلة من جوف الليل فصلى في المسجد فصلى رجال بصلاته فأصبح الناس فتحدثوا فاجتمع أكثر منهم فصلوا معه فأصبح الناس فتحدثوا فكثر أهل المسجد من الليلة الثالثة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلوا بصلاته فلما كانت الليلة الرابعة عجز المسجد عن أهله حتى خرج لصلاة الصبح فلما قضى الفجر أقبل على الناس فتشهد ثم قال أما بعد فإنه لم يخف علي مكانكم ولكني خشيت أن تفرض عليكم فتعجزوا عنها تابعه يونس.

٨٧٦ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عروة عن أبي حميد الساعدي أنه أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قام عشية بعد الصلاة فتشهد وأثنى على الله بما هو أهله ثم قال أما بعد تابعه أبو معاوية وأبو أسامة عن هشام عن أبيه عن أبي حميد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أما بعد تابعه العدني عن سفيان في أما بعد.

٨٧٧ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني علي بن الحسين عن المسور

نے ایک آدمی کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا حالانکہ جس کو میں نے نہیں دیا وہ مجھے اس سے پیارا ہے جس کو مال دیا۔ میں نے اُن لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے صبری اور حرص دیکھی اور دوسرے لوگوں کو اُس استغنا اور بھلائی پر چھوڑ دیا جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رکھی ہے اور اُن میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے۔ خدا کی قسم! اپنے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیارا ہے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگ بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا تو اُن سے زیادہ حضرات جمع ہو گئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ لوگوں نے صبح کے وقت چرچا کیا تو تیسری رات اُن سے بھی زیادہ افراد جمع ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور انہوں نے نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ مسجد میں نہ سمائے یہاں تک کہ صبح کی نماز کے لیے باہر نکلے۔ جب نماز فجر پڑھ چکے تو آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا۔ اما بعد، تمہاری موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہ تھی لیکن مجھے خوف ہے کہ تم پر فرض نہ کر دی جائے اور تم اس سے عاجز رہ جاؤ ——— اس کو یونس نے متابعت کیا ہے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نماز عشاء کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پس تشہد پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ اما بعد ——— متابعت کی اس کی ابو معاویہ اور ابو اسامہ نے ہشام، اُن کے والد، ابو حمید سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اما بعد ——— اور متابعت کی اس کی اما بعد کے متعلق عدنی نے سفیان سے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بن مخرمة قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعته حين تشهد يقول أما بعد. تابعه الزبيدي عن الزهري.

کھڑے ہوئے تو جب تشہد پڑھا تو میں نے آپ کو اما بعد فرماتے ہوئے سنا — متابعت کی اس کی زبیدی نے زہری سے۔

٨٧٨ - حدثنا إسماعيل بن أبان قال حدثنا ابن الغسيل قال حدثنا عكرمة عن ابن عباس قال صعد النبي صلى الله عليه وسلم المنبر وكان آخر مجلس جلسه متعطفا ملحفة على منكبيه قد عصب رأسه بعصابة دسمة فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أيها الناس إلي فثابوا إليه ثم قال أما بعد فإن هذا الحي من الأنصار يقلون ويكثر الناس فمن ولي شيئا من أمة محمد صلى الله عليه وسلم فاستطاع أن يضر فيه أحدا أو ينفع فيه أحدا فليقبل من محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ یہ آپ کی آخری مجلس تھی۔ آپ بیٹھے تو دونوں کندھوں پر چادر لپیٹی ہوئی تھی اور سر پر چکنا عمامہ بندھا ہوا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا اے لوگو نزدیک آجاؤ۔ لوگ قریب ہو گئے پھر فرمایا اما بعد۔ بے شک انصار کا یہ قبیلہ گھٹ جائے گا اور لوگ بڑھیں گے۔ جو امت محمدیہ کے کسی کام کا والی بنے اور کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے کی طاقت رکھے تو چاہیے کہ ان لوگوں کی نیکیوں کو قبول کرے اور ان کی برائیوں سے درگزر کرے۔

باب ٥٨٤ القعدة بين الخطبتين يوم الجمعة

جمعہ کے روز دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا

٨٧٩ - حدثنا مسدد قال حدثنا بشر بن المفضل قال حدثنا عبيد الله عن نافع عن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب خطبتين يقعد بينهما.

مسدد، بشر بن مفضل، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے اور ان کے درمیان بیٹھا کرتے۔

باب ٥٨٥ الاستماع إلى الخطبة

خطبہ غور سے سننا

٨٨٠ - حدثنا آدم قال حدثنا ابن أبي ذئب عن الزهري عن أبي عبد الله الأغر عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا كان يوم الجمعة وقفت الملائكة على باب المسجد يكتبون الأول فالأول ومثل المهجر كمثل الذي يهدي بدنة ثم كالذي يهدي بقرة ثم كبشا ثم دجاجة ثم بيضة فإذا خرج الإمام طووا صحفهم ويستمعون الذكر.

عبد اللہ اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جمعہ کا روز ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے آنے والوں کو لکھتے رہتے ہیں۔ جلدی آنے والے کی مثال اونٹ کی قربانی دینے والے جیسی ہے۔ پھر گویا گائے کی قربانی دے۔ پھر دنبہ، پھر مرغی، پھر انڈا۔ جب امام نکل آئے تو اپنے رجسٹر بند کر کے وعظ و نصیحت کو غور سے سنتے ہیں۔

باب ٥٨٦ إذا رأى الإمام رجلا جاء وهو يخطب أمره أن يصلي ركعتين

جب امام کسی کو دیکھے کہ خطبہ کے دوران آیا ہے تو اسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے۔

الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ۔

بَابُ الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَإِذَا قَالَ لِصَاحِبِهِ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَقَالَ سَلْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا۔

بَابُ إِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الْإِمَامِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَصَلَاةُ الْإِمَامِ وَمَنْ بَقِيَ جَائِزَةٌ

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا

مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، خدا تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ پس آپ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا، اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا، ہم پر نہیں۔ پس جس طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے ادھر کے بادل پھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ ایک حوض سا بن گیا۔ قناۃ نامی نالہ مہینہ بھر بہتا رہا، اور جو کوئی آتا وہ اسی بارش کا حال بیان کرتا۔

جمعہ کے روز جب امام خطبہ دے تو خاموش رہنا اور جب کوئی اپنے ساتھی سے کہے کہ خاموش رہو تو اس نے لغو حرکت کی۔ حضرت سلمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب امام کلام کرے تو خاموش رہے۔

۸۸۵۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم جمعہ کے روز اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو حرکت کی۔

وہ ساعت جو صرف جمعہ کے روز میں ہے

۸۸۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، اس میں ایک ساعت ہے جو بندہ مسلمان اسے پائے اور وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا وہی عطا فرما دی جائے گی اور آپ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ قلیل وقت ہے۔

اگر نماز جمعہ میں کچھ لوگ امام سے جدا ہو جائیں تو امام اور باقی لوگوں کی نماز جائز ہے۔

۸۸۷۔ معاویہ بن عمرو، زائدہ، حصین، سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک قافلہ آیا جس میں کھانے کا سامان لدا ہوا تھا۔ ہم اس کی طرف دوڑ گئے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ آدمی باقی رہ گئے تو یہ آیت نازل ہوئی، جب تجارت یا لہو و لعب دیکھتے ہیں تو

إليها وتركوك قائما ۔

باب ۵۹۳ الصلوٰة بعد الجمعة وقبلها ۔

۸۸۸ ـ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي قبل الظهر ركعتين وبعدها ركعتين وبعد المغرب ركعتين في بيته وبعد العشاء ركعتين وكان لا يصلي بعد الجمعة حتى ينصرف فيصلي ركعتين ۔

باب ۵۹۴ قول الله عز وجل فإذا قضيت الصلوٰة فانتشروا في الأرض وابتغوا من فضل الله ۔

۸۸۹ ـ حدثنا سعيد بن أبي مريم قال حدثنا أبو غسان قال حدثني أبو حازم عن سهل قال كانت فينا امرأة تجعل على أربعاء في مزرعة لها سلقا فكانت إذا كان يوم الجمعة تنزع أصول السلق فتجعله في قدر ثم تجعل عليه قبضة من شعير تطحنها فتكون أصول السلق عرقه وكنا ننصرف من صلوٰة الجمعة فنسلم عليها فتقرب ذلك الطعام إلينا فنلعقه وكنا نتمنى يوم الجمعة لطعامها ذلك ۔

۸۹۰ ـ حدثنا عبد الله بن مسلمة قال حدثنا ابن أبي حازم عن أبيه عن سهل بهذا وقال ما كنا نقيل ولا نتغدى إلا بعد الجمعة ۔

باب ۵۹۵ القائلة بعد الجمعة ۔

۸۹۱ ـ حدثنا محمد بن عقبة الشيباني قال حدثنا أبو إسحاق الفزاري عن حميد قال سمعت أنسا يقول كنا نبكر إلى الجمعة ثم نقيل ۔

۸۹۲ ـ حدثني سعيد بن أبي مريم قال حدثنا أبو غسان قال حدثني أبو حازم عن سهل قال كنا نصلي

ان کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔ (۱۱:۶۲)

نمازِ جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے نماز پڑھنا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے اور عشاء کے بعد بھی دو رکعتیں اور جمعے کے بعد نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ واپس تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

ارشادِ خداوندی ہے: جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ (۱۰:۶۲)

سعید بن ابو مریم، ابو غسان، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم میں ایک عورت تھی جو نہر کے کنارے اپنے کھیت میں چقندر بویا کرتی۔ جب جمعہ کا دن ہوتا تو وہ چقندر کی جڑیں اکھاڑ کر انہیں ہانڈی میں ڈالتی۔ پھر ایک مٹھی جَو کا آٹا اس میں ڈالتی اور چقندر کی جڑیں گویا بوٹیوں کی طرح ہو جاتیں۔ جب ہم نمازِ جمعہ سے واپس آتے تو اُسے سلام کرتے اور وہ یہ کھانا ہمارے سامنے رکھ دیا کرتی۔ لہٰذا ہم جمعے کے روز اس کھانے کی تمنا کیا کرتے تھے۔

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابو حازم، ان کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی اور فرمایا: ہم قیلولہ نہ کرتے اور نہ دوپہر کا کھانا کھاتے مگر نمازِ جمعہ کے بعد۔

نمازِ جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

محمد بن عقبہ شیبانی، ابو اسحاق فزاری، حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ہم نمازِ جمعہ جلدی پڑھتے اور پھر قیلولہ کرتے۔

سعید بن ابو مریم، ابو غسان، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم کے ساتھ

[illegible] عن النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ لیتے اور پھر قیلولہ کیا کرتے تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

ابواب صلوٰة الخوف

نماز خوف کا بیان

باب [illegible] [illegible]

ارشاد خداوندی ہے: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے [illegible]۔ (۴: ۱۰۱، ۱۰۲)

۴۹۳ - حدثنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

باب [illegible] صلوٰة الخوف [illegible]

پہلا باب: نماز خوف پڑھنا۔ [illegible]

۴۹۴ - حدثنا [illegible]

[illegible]

باب [illegible] صلوٰة الخوف۔

نماز میں ایک دوسرے کی حفاظت کرنا۔

٨٩٥ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ فَقَامَ الَّذِينَ سَجَدُوا وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلٰوةٍ وَلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ۔

عبید اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور لوگ آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ آپ نے تکبیر کہی تو انہوں نے تکبیر کہی۔ رکوع کیا تو ان لوگوں نے رکوع کیا، پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ انہوں نے سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ جا کھڑے ہوئے جنہوں نے سجدہ کیا اور اپنے بھائیوں کی نگرانی کی اور دوسرا گروہ آگیا پس انہوں نے آپ کے ساتھ رکوع سجدہ کیا اور سب نماز میں رہے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت کیا کرتے تھے۔

بَابٌ ٥٩٩ الصَّلٰوةُ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُونِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ

وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِنْ كَانَ تَهَيَّأَ الْفَتْحُ وَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلٰوةِ صَلَّوْا إِيمَاءً كُلُّ امْرِئٍ لِنَفْسِهِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْإِيمَاءِ أَخَّرُوا الصَّلٰوةَ حَتَّى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ أَوْ يَأْمَنُوا فَيُصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا صَلَّوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا فَلَا يُجْزِئُهُمُ التَّكْبِيرُ وَيُؤَخِّرُوهَا حَتَّى يَأْمَنُوا وَبِهِ قَالَ مَكْحُولٌ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَضَرْتُ مُنَاهَضَةَ حِصْنِ تُسْتَرَ عِنْدَ إِضَاءَةِ الْفَجْرِ وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمْ نُصَلِّ إِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ أَبِي مُوسَى فَفُتِحَ لَنَا وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَمَا يَسُرُّنِي بِتِلْكَ الصَّلٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۔

قلعوں پر یلغار اور دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے نماز پڑھنا۔ اوزاعی نے فرمایا جب کہ فتح یقینی ہو مگر نماز پر قادر نہ ہوں تو ہر شخص اشارے سے نماز پڑھ لے اور اگر اشارے پر بھی قادر نہ ہوں تو نماز کو مؤخر کرلیں یہاں تک کہ جنگ کا فیصلہ ہو جائے یا محفوظ ہو جائیں تو دو رکعتیں پڑھ لیں۔ مگر اس پر قادر نہ ہوں تو ایک رکعت پڑھیں اور دو سجدے کرلیں۔ مگر اس پر بھی قادر نہ ہوں تو تکبیر کافی نہیں بلکہ محفوظ ہونے تک اسے مؤخر کردیں۔ مکحول کا یہی بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا، طلوع فجر کے وقت جب تستر پر حملہ کیا گیا تو لڑائی گرم ہوگئی اور نماز پڑھنے کا موقع نہ ملا۔ پس ہم نے نماز نہ پڑھی مگر سورج بلند ہو جانے کے بعد پڑھی اور ہم حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ تھے تو ہماری فتح ہوئی۔ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ اس نماز کے بدلے مجھے دنیا اپنی ساری متاع سمیت بھی خوش نہیں کرسکتی۔

٨٩٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ فَنَزَلَ إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، غزوہ خندق کے روز حضرت عمر آئے اور کفار قریش کو سب و شتم کرنے لگے اور وہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں نے نماز عصر نہیں پڑھی یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم ابھی تک میں نے بھی یہ نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس بطحان کی طرف اترے تو وضو کیا اور سورج غروب ہونے کے بعد نماز عصر پڑھی، پھر اس کے

المغرب بعدما۔

یعنی نماز مغرب پڑھی۔

بَابُ صَلٰوةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوْبِ رَاكِبًا وَّاِيْمَاءً

تعاقب کرنے یا ہونے کی صورت میں سواری پر یا اشارے سے نماز پڑھنا۔

وَقَالَ الْوَلِيْدُ ذَكَرْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ صَلٰوةَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ وَاَصْحَابِهٖ عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ كَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا اِذَا تُخُوِّفَ الْفَوْتُ وَاحْتَجَّ الْوَلِيْدُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ ۔

ولید کا بیان ہے کہ میں نے اوزاعی سے شرحبیل بن سمط اور ان کے ساتھیوں کی نماز کا ذکر کیا جو سواری پر پڑھی تھی فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے جبکہ فوت ہونے کا ڈر ہو اور ولید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کو دلیل بنایا ہے کہ کوئی نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں۔

۸۹۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْاَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّيْ حَتّٰى نَاْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّيْ لَمْ يُرَدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِّنْهُمْ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جب کہ جنگ احزاب سے لوٹے کہ کوئی نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں۔ بعض کو راستے میں عصر کا وقت ہو گیا تو بعض نے کہا کہ ہم تو وہیں پہنچ کر نماز پڑھیں گے جب کہ دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم تو پڑھیں گے کیونکہ آپ کا مقصد یہ نہیں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی کو بھی ملامت نہ کی۔

ف: آپ نے فریقین میں سے کسی فریق کو بھی اس لیے ملامت نہ کی کہ ایک فریق نے آپ کے مذکورہ ارشاد گرامی کے ظاہری مفہوم پر عمل کیا اور دوسرے فریق نے آپ کے ارشاد عالی کی مراد پر عمل کیا۔ ہر فریق نے چونکہ اپنی اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق آپ ہی کے حکم کی تعمیل کی لہٰذا قابل ملامت کوئی فریق بھی نہ ٹھہرا۔ یہی حال ائمہ مجتہدین کے اجتہادی اختلافات کا ہے کہ ان میں سے کسی کے پیروکار بھی ملامت کے قابل نہیں بلکہ سارے ثواب پانے والے اور سارے حق پر ہیں۔ چاروں میں سے جس کی پیروی کی جائے درست ہے لیکن جہاں جس کی پیروی کا رواج ہو جیسے پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کا رواج ہے لہٰذا یہاں مذہب حنفی پر ہی عمل کیا جائے۔ جو اہل حق کے چاروں اماموں کی تقلید سے باہر ہے وہ گمراہ و بے دین ہے وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ وَالْغَلَسِ بِالصُّبْحِ وَالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْاِغَارَةِ وَالْحَرْبِ ۔

شب خون اور لڑائی کے وقت تکبیر، اندھیرا، صبح اور نماز۔

۸۹۸ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَخَرَجُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ وَيَقُوْلُوْنَ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ قَالَ وَالْخَمِيْسُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی۔ پھر سوار ہوئے اور کہا۔ اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا۔ ہم جس قوم کے میدان میں اتر جاتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔ وہ نکلے اور گلیوں میں یہ کہہ رہے تھے۔ محمد اور وہ راوی کا بیان ہے کہ الخمیس فوج۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

النَّبِيُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَصَارَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ لِثَابِتٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ سَأَلْتَ أَنَسًا مَا أَمْهَرَهَا قَالَ أَمْهَرَهَا نَفْسَهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ ۔

علیہ وسلم اُن پر غالب آ گئے۔ پس لڑنے والوں کو قتل اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا۔ چنانچہ حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں حضرت صفیہ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہو گئیں۔ پھر آپ نے اُن سے نکاح کر لیا اور آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا۔ عبدالعزیز نے ثابت سے کہا۔ اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت انس سے پوچھا اُن کا مہر کیا مقرر ہوا؟ فرمایا کہ اُن کی ذات۔ اس پر وہ مسکرائے۔

كِتَابُ الْعِيدَيْنِ

عیدین کا بیان

بَابُ ۶۰۲ مَا جَاءَ فِي الْعِيدَيْنِ وَالتَّجَمُّلِ فِيهِمَا ۔

عیدین اور اُن میں اظہارِ مسرت کا حکم

۸۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هٰذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوُفُودِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَلْبَثَ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ قُلْتَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَأَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ الْجُبَّةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ ۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حضرت عمر نے ایک ریشمی جبہ لیا اور اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اسے خرید لیجیے اور اس سے عید اور وفود کے وقت زینت فرمایا کیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ یہ اُن لوگوں کا لباس ہے جن کا (آخرت میں) حصہ نہیں۔ حضرت عمر رکے رہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے پاس ایک ریشمی جبہ بھیجا۔ حضرت عمر نے قبول فرمایا اور اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ یہ اُن کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں۔ اور پھر یہ جبہ میرے لیے بھیج دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ اسے بیچ کر اپنی حاجت پوری کر لو۔

بَابُ ۶۰۳ الْحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيدِ

عید کے روز برچھیاں اور ڈھالیں

۹۰۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسَدِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ وَدَخَلَ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کے ترانے گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور منہ پھیر لیا۔ حضرت ابوبکر آئے اور انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس شیطانی ساز

أبو بكر فانتهرني وقال مزمارة الشيطان عند النبي صلى الله عليه وسلم فأقبل عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعهما فلما غفل غمزتهما فخرجتا وكان يوم عيد يلعب السودان بالدرق والحراب فإما سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم وإما قال تشتهين تنظرين فقلت نعم فأقامني وراءه خدي على خده وهو يقول دونكم يا بني أرفدة حتى إذا مللت قال حسبك قلت نعم قال فاذهبي ٭

باب سنة العيدين لأهل الإسلام

٩٠١ - حدثنا حجاج قال حدثنا شعبة قال أخبرني زبيد قال سمعت الشعبي عن البراء قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال إن أول ما نبدأ من يومنا هذا أن نصلي ثم نرجع فننحر فمن فعل فقد أصاب سنتنا ٭

٩٠٢ - حدثنا عبيد بن إسماعيل قال حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت دخل أبو بكر وعندي جاريتان من جواري الأنصار تغنيان بما تقاولت الأنصار يوم بعاث قالت وليستا بمغنيتين فقال أبو بكر أمزامير الشيطان في بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا بكر إن لكل قوم عيدا وهذا عيدنا ٭

باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج

٩٠٣ - حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال حدثنا سعيد بن سليمان قال حدثنا هشيم قال أخبرنا عبيد الله بن أبي بكر بن أنس عن أنس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغدو يوم الفطر حتى يأكل تمرات وقال مرجى بن رجاء حدثني عبيد الله قال حدثني أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم ويأكلهن وترا ٭

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا اسے چھوڑ دو۔ جب وہ غافل ہو گئے تو میں نے لڑکیوں کو نکل جانے کا اشارہ کیا۔ وہ عید کا دن تھا، حبشی ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یا پوچھا یا آپ نے خود فرمایا۔ تم دیکھنا چاہتی ہو؟ عرض گزار ہوئی ہاں۔ آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑی کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے۔ اے بنی ارفدہ، کھیلو۔ یہاں تک کہ جب میں اکتا گئی تو مجھ سے فرمایا۔ بس؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا، تو جاؤ۔

مسلمانوں کے لیے عید کی سنتیں

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ فرمایا کہ اس روز کی ابتداء ہم نماز پڑھنے سے کرتے ہیں پھر واپس لوٹ کر قربانی کرتے ہیں۔ جس نے ہماری طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پالیا۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حضرت ابوبکر آئے تو میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث میں باہم کہا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ وہ گانے والی نہ تھیں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر میں شیطانی باجے؟ اور یہ عید کے دن کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوبکر، ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

عید الفطر کو جانے سے پہلے کھانا

محمد بن عبدالرحیم، سعید بن سلیمان، ہشیم، عبید اللہ بن ابوبکر بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ عید الفطر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تک عیدگاہ کو تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ کھا لیتے ۔۔۔ مرجی بن رجاء، عبید اللہ بن ابوبکر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ طاق تعداد میں کھایا کرتے۔

باب الاكل يوم النحر

٩٠٤- حدثنا مسدد قال حدثنا اسمعيل عن ايوب عن محمد بن سيرين عن انس بن مالك قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ذبح قبل الصلوة فليعد فقام رجل فقال هذا يوم يشتهى فيه اللحم وذكر من جيرانه فكان النبي صلى الله عليه وسلم صدقه قال وعندي جذعة احب الي من شاتي لحم فرخص له النبي صلى الله عليه وسلم فلا ادري ابلغت الرخصة من سواه ام لا۔

٩٠٥- حدثنا عثمان قال حدثنا جرير عن منصور عن الشعبي عن البراء بن عازب قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم يوم الاضحى بعد الصلوة فقال من صلى صلاتنا ونسك نسكنا فقد اصاب النسك ومن نسك قبل الصلوة فانه قبل الصلوة ولا نسك له فقال ابو بردة بن نيار خال البراء يا رسول الله فاني نسكت شاتي قبل الصلوة وعرفت ان اليوم يوم اكل وشرب واحببت ان تكون شاتي اول شاة تذبح في بيتي فذبحت شاتي وتغديت قبل ان اتي الصلوة قال شاتك شاة لحم قال يا رسول الله فان عندنا عناقا لنا جذعة احب الي من شاتين افتجزي عني قال نعم ولن تجزي عن احد بعدك۔

باب الخروج الى المصلى بغير منبر

٩٠٦- حدثنا سعيد بن ابي مريم قال حدثنا محمد بن جعفر قال اخبرني زيد بن اسلم عن عياض بن عبد الله بن ابي سرح عن ابي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والاضحى الى المصلى فاول شيء يبدأ به الصلوة ثم ينصرف فيقوم مقابل الناس والناس جلوس على صفوفهم فيعظهم ويوصيهم ويأمرهم فان كان

قربانی کے روز کھانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز عید سے پہلے قربانی کرے وہ دوبارہ کرے۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ اس روز گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کا ذکر کیا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی تصدیق فرمائی۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بھیڑ کا ایک سالہ بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے پیارا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اجازت مرحمت فرما دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت دوسروں کے لیے بھی ہے یا نہیں۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے روز نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی، اُس کی قربانی درست ہو گئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو وہ نماز سے پہلے ہے لہٰذا اُس کی قربانی نہیں ہوئی۔ حضرت براء کے ماموں جان حضرت ابو بردہ بن نیار عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کر لی، میں جانتا ہوں کہ آج کا دن کھانے پینے کا ہے اور میں نے چاہا کہ میری بکری پہلی ہو جو میرے گھر میں ذبح کی جائے لہٰذا میں نے اپنی بکری ذبح کی اور نماز کے لیے حاضر ہونے سے پہلے کھانا کھا لیا۔ فرمایا کہ تمہاری بکری گوشت کھانے کے لیے ہوئی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے پیارا ہے، کیا وہ مجھے کفایت کرے گا؟ فرمایا: ہاں، اور تمہارے بعد کسی کو کفایت نہیں کرے گا۔

بغیر منبر کے عید گاہ کی طرف جانا

عیاض بن عبد اللہ بن ابو سرح سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر و عید الاضحیٰ کے روز عید گاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلا کام جو کرتے نماز پڑھتے۔ فارغ ہو کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے، آپ انہیں وعظ و نصیحت کرتے اور حکم فرماتے۔ اگر کوئی لشکر بھیجنا ہوتا یا کسی بات کا حکم فرمانا ہوتا تو حکم فرماتے۔ پھر واپس تشریف لاتے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ مسلمانوں کا ہمیشہ یہی معمول رہا یہاں تک کہ میں عید الاضحیٰ

يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ
ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ
حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فِي أَضْحًى
أَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ
الصَّلْتِ فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ
فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ فَجَبَذَنِي فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
فَقُلْتُ لَهُ غَيَّرْتُمْ وَاللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا
تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّ
النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْتُهَا
قَبْلَ الصَّلَاةِ ٭

یا عید الفطر کے لیے مروان کے ساتھ نکلا جو مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ جب ہم عیدگاہ پہنچے تو وہاں کے لیے کثیر بن صلت نے منبر بنا رکھا تھا۔ جب مروان نے اُس پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے اُس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا۔ وہ مجھ سے چھڑا کر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اُس سے کہا کہ تم نے سنّت کو بدل دیا۔ خدا کی قسم یہی میں نے کہا۔ اے ابو سعید! جو آپ جانتے ہیں وہ بات گئی۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں جو جانتا ہوں وہ اُس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ اُس نے کہا کہ لوگ نماز کے بعد ہمارے لیے نہیں بیٹھتے لہٰذا میں نے اسے نماز سے پہلے کر دیا۔

بَابُ الْمَشْيِ وَالرُّكُوبِ إِلَى الْعِيدِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر جانا اور وہ بغیر اذان و اقامت کے ہے۔

۹۰۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

ابراہیم بن منذر حزامی، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نماز پڑھا کرتے۔ پھر نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے۔

۹۰۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي أَوَّلِ مَا بُويِعَ لَهُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَإِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَتَرَى

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے روز تشریف لے گئے تو نماز سے ابتدا کی خطبے سے پہلے اور مجھے بتایا کہ حضرت ابن عباس نے ایک آدمی کو حضرت ابن زبیر کے پاس بھیجا جب کہ ابتداءً ان کے لیے بیعت لی جا رہی تھی کہ عید الفطر کے لیے اذان نہیں کہی جاتی اور خطبہ نماز کے بعد ہے اور مجھے عطاء نے حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ کے حوالے سے بتایا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے اذان نہیں کہی جاتی۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ابتدا نماز سے فرمائی۔ پھر اس کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو عورتوں کی طرف اتر آئے اور حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لیا ہوا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں نے عطاء سے کہا کہ آپ کے نزدیک اب بھی امام کے لیے لازم ہے کہ فارغ ہو کر عورتوں کے

حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ فَيُذَكِّرَهُنَّ حِينَ يَفْرُغُ قَالَ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَهُ

پاس بیٹھے ہوئے انہیں نصیحت کرتے۔ فرمایا کہ ہاں ان کے لیے ضروری ہے لیکن معلوم نہیں انہیں کیا ہوا کہ ایسا نہیں کرتے۔

بَابُ ۴۰۹ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيدِ

خطبہ نمازِ عید کے بعد ہے

۹۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نمازِ عید میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ حاضر ہوا۔ سارے ہی خطبہ سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے۔

۹۱۰ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

یعقوب بن ابراہیم، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نمازِ عیدین خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے۔

۹۱۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ تُلْقِي الْمَرْأَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر کی دو رکعتیں پڑھیں، ان سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو انہیں صدقہ کا حکم دیا۔ پس وہ ڈالنے لگیں کوئی اپنی بالی اور کوئی اپنا ہار۔

۹۱۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تُوفِيَ أَوْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس روز جس چیز کے ساتھ ہم سب سے پہلے ابتدا کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ پھر واپس جا کر قربانی کرتے ہیں۔ جس نے اسی طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پا لیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے تیار کیا۔ قربانی میں اس کا کوئی شمار نہیں۔ انصار میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا جس کو ابوبردہ بن نیار کہا جاتا تھا، یا رسول اللہ! میں ذبح کر چکا اور میرے پاس ایک سال کا بکری کا بچہ ہے جو دو دانت سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اس کی جگہ کر لو اور تمہارے بعد اور کسی کے لیے کافی یا جائز نہیں۔

بَابُ ۴۱۰ مَا يُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْعِيدِ وَالْحَرَمِ وَقَالَ الْحَسَنُ نُهُوا أَنْ يَحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ الْعِيدِ إِلَّا أَنْ يَخَافُوا عَدُوًّا

عیدگاہ اور حرم میں ہتھیار لے جانا مکروہ ہے۔

حسن بصری نے فرمایا کہ عید کے روز ہتھیار لے جانے سے منع کیا گیا ہے مگر جبکہ دشمن کا خوف ہو۔

۹۱۳ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى أَبُو السُّكَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

المحاربي قال حدثنا محمد بن سوقة عن سعيد بن جبير قال كنت مع ابن عمر حين أصابه سنان الرمح في أخمص قدمه فلزقت قدمه بالركاب فنزلت فنزعتها وذلك بمنى فبلغ الحجاج فجعل يعوده فقال الحجاج لو نعلم من أصابك فقال ابن عمر أنت أصبتني قال وكيف قال حملت السلاح في يوم لم يكن يحمل فيه وأدخلت السلاح الحرم ولم يكن السلاح يدخل الحرم.

۹۱۴ - حدثنا أحمد بن يعقوب قال حدثني إسحاق بن سعيد بن عمرو بن سعيد بن العاص عن أبيه قال دخل الحجاج على ابن عمر وأنا عنده فقال كيف هو فقال صالح فقال من أصابك قال أصابني من أمر بحمل السلاح في يوم لا يحل فيه حمله يعني الحجاج.

باب التبكير للعيد وقال عبد الله بن بسر إن كنا فرغنا في هذه الساعة وذلك حين التسبيح.

۹۱۵ - حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن زبيد عن الشعبي عن البراء بن عازب قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر فقال إن أول ما نبدأ به في يومنا هذا أن نصلي ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلك فقد أصاب سنتنا ومن ذبح قبل أن يصلي فإنما هو لحم عجله لأهله ليس من النسك في شيء فقام خالي أبو بردة بن نيار فقال يا رسول الله أنا ذبحت قبل أن أصلي وعندي جذعة خير من مسنة قال اجعلها مكانها أو قال اذبحها ولن تجزي جذعة عن أحد بعدك.

باب فضل العمل في أيام التشريق وقال ابن عباس واذكروا الله في أيام معلومات أيام العشر والأيام المعدودات أيام التشريق وكان ابن عمر وأبو هريرة يخرجان إلى السوق في أيام العشر يكبران ويكبر الناس بتكبيرهما

کے ساتھ تھا جب کہ ان کے تلوے میں نیزے کی نوک چبھی جس کی وجہ سے ان کا پیر رکاب سے چپک گیا تو میں نے اتر کر جدا کیا تھا اور یہ منیٰ میں ہوا۔ حجاج کو جب خبر پہنچی تو عیادت کے لیے آیا۔ حجاج نے کہا۔ کاش! ہم جانتے کہ آپ کو یہ تکلیف کس نے پہنچائی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ تم نے پہنچائی ہے۔ اس نے کہا کیسے؟ فرمایا کہ آپ نے ایسے روز ہتھیار اٹھانے کا حکم دیا جس میں اٹھائے نہیں جاتے اور حرم میں ہتھیار داخل کیے جب کہ حرم میں ہتھیار داخل نہیں کیے جاتے۔

سعید بن عمرو سے روایت ہے کہ حجاج حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں ان کے پاس تھا اس نے کہا کہ حال کیسا ہے؟ فرمایا اچھا ہے۔ کہا کہ آپ کو کس نے تکلیف پہنچائی؟ فرمایا کہ اس نے تکلیف پہنچائی جس نے ایسے روز میں ہتھیار اٹھانے کا حکم دیا جس روز اٹھانا جائز نہیں یعنی حجاج نے۔

نماز عید کے لیے جلدی کی جانا۔ عبد اللہ بن بسر نے فرمایا کہ ہم اس وقت فارغ ہو جایا کرتے یعنی اس وقت جب تسبیح پڑھتے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا۔ ہمارے اس دن کا کام جس سے ہم ابتدا کرتے ہیں یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر واپس جا کر قربانی کریں جس نے ایسا کیا تو وہ ہمارے طریقے کو پا گیا اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر لی تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے جلدی کیا اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ پس میرے ماموں جان حضرت ابو بردہ بن نیار کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر لی اور میرے پاس ایک سال کا بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اس کی جگہ کر لو یا فرمایا کہ ذبح کر لو اور تمہارے بعد یہ ایک سال کا کسی اور کی طرف سے کافی نہیں ہوگا۔

ایام تشریق کے عمل کی فضیلت

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اَيَّامٌ مَّعْلُوْمٰتٍ سے مراد عشرہ اور اَيَّامٌ مَّعْدُوْدٰتٍ سے مراد ایام تشریق ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ ان دنوں میں بازار کی طرف تکبیر کہتے ہوئے جاتے تاکہ ان سے سن کر لوگ تکبیر کہیں۔ اور محمد بن علی نوافل کے بعد بھی تکبیر

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ.

کرتے۔

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هٰذِهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ.

محمد بن عرعرہ، شعبہ، سلیمان، مسلم بطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عمل ایسا نہیں جو ان دنوں کے عمل سے افضل ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے، جہاد بھی؟ فرمایا کہ جہاد بھی مگر جو اپنی جان اور اپنے مال کو خطرے میں ڈال کر نکلا اور کچھ لے کر واپس نہیں لوٹا۔

بَابُ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنًى وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهِ بِمِنًى فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُونَ وَيُكَبِّرُ أَهْلُ الْأَسْوَاقِ حَتّٰى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْأَيَّامَ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلٰى فِرَاشِهِ وَفِي فُسْطَاطِهِ وَمَجْلِسِهِ وَمَمْشَاهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامَ جَمِيعًا وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَكَانَ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ.

منیٰ کے دنوں میں تکبیر کہنا اور جب اگلے روز عرفات کو جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے خیمے میں ہی تکبیر کہتے جس کو سن کر مسجد والے تکبیر کہتے اور بازار والے تکبیر کہتے یہاں تک کہ منیٰ تکبیر کی آواز سے گونج اٹھتا۔ حضرت ابن عمر ان دنوں منیٰ میں تکبیر کہتے اور نمازوں کے بعد اور اپنے بستر، خیمے، مجلس اور راستے میں اور ان تمام دنوں میں۔ اور عورتیں ابان بن عثمان اور عمر بن عبد العزیز کے پیچھے ایام تشریق کی راتوں میں مسجد کے اندر مردوں کے ساتھ تکبیر کہا کرتیں۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

محمد بن ابوبکر ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اور ہم منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ تلبیہ کیسے کرتے تھے؟ فرمایا کہ اگر کوئی تلبیہ کہتا تو اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور اگر کوئی تکبیر کہتا تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں کرتا تھا۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ حَتّٰى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتّٰى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ.

حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہمیں حکم دیا جاتا کہ ہم عید کے روز نکلیں یہاں تک کہ کنواری لڑکیاں اپنے پردے سے اور حیض والی بھی نکلیں اور لوگوں کے پیچھے رہتیں پس ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا کرتیں، اس روز کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتے ہوئے۔

بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

نمازِ عید برچھی کی آڑ میں پڑھنا

۹۱۹ — حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ تُرْکَزُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهٗ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ یُصَلِّیْ ۔

محمد بن بشار، عبد الوہاب، عبید اللہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو برچھی گاڑی جاتی۔ پھر آپ نماز پڑھتے۔

بَابُ حَمْلِ الْعَنَزَةِ اَوِ الْحَرْبَةِ بَیْنَ یَدَیِ الْاِمَامِ یَوْمَ الْعِیْدِ ۔

عید کے روز امام کے سامنے نیزہ اور برچھی لے جانا۔

۹۲۰ — حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْدُوْ اِلَی الْمُصَلّٰی وَالْعَنَزَةُ بَیْنَ یَدَیْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰی بَیْنَ یَدَیْهِ فَیُصَلِّیْ اِلَیْهَا ۔

ابراہیم بن منذر، ولید، ابو عمرو اوزاعی، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت عیدگاہ تشریف لے جاتے اور آپ کے سامنے نیزہ اٹھایا ہوا ہوتا جو عیدگاہ میں آپ کے سامنے نصب کر دیا جاتا پھر آپ اس کی طرف نماز پڑھتے۔

بَابُ خُرُوْجِ النِّسَاءِ وَالْحُیَّضِ اِلَی الْمُصَلّٰی ۔

عورتوں اور حیض والیوں کا عیدگاہ کی طرف جانا۔

۹۲۱ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَعَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ بِنَحْوِهٖ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ حَفْصَةَ قَالَ اَوْ قَالَتِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَیَعْتَزِلْنَ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی ۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہمیں حکم دیا جاتا کہ جوان اور پردے والی عورتوں کو نکالیں۔ ایوب نے بھی حفصہ سے اسی طرح روایت کی۔ حدیث حفصہ میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جوان اور پردے والی لڑکیاں اور حیض والی عورتیں عیدگاہ سے الگ رہا کریں۔

بَابُ خُرُوْجِ الصِّبْیَانِ اِلَی الْمُصَلّٰی

بچوں کا عیدگاہ کی طرف نکلنا

۹۲۲ — حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰی فَصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَی النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَکَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ ۔

عبد الرحمٰن بن عابس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرمایا کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْاِمَامِ النَّاسَ فِیْ خُطْبَةِ الْعِیْدِ وَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ ۔

عید کے خطبے میں امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا۔

حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے۔

۹۲۳ — حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید الاضحیٰ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیع کی طرف نکلے اور دو رکعتیں پڑھیں

اللہ علیہ وسلم یوم النحر الی البقیع فصلی رکعتین ثم اقبل علینا بوجھہ وقال ان اول نسکنا فی یومنا ھذا ان نبدا بالصلوۃ ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلک فقد وافق سنتنا ومن ذبح قبل ذلک فانما ھو شیء عجلہ لاھلہ لیس من النسک فی شیء فقام رجل فقال یا رسول اللہ انی ذبحت وعندی جذعۃ خیر من مسنۃ قال اذبحھا ولا تفی عن احد بعدک۔

باب ۹۱ العلم بالمصلی

۹۲۴۔ حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن سفیان قال حدثنی عبد الرحمن بن عابس قال سمعت ابن عباس قیل لہ اشھدت العید مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ولولا مکانی من الصغر ما شھدتہ حتی اتی العلم الذی عند دار کثیر بن الصلت فصلی ثم خطب ثم اتی النساء ومعہ بلال فوعظھن وذکرھن وامرھن بالصدقۃ فرایتھن یھوین بایدیھن یقذفنہ فی ثوب بلال ثم انطلق ھو وبلال الی بیتہ۔

باب ۹۲ موعظۃ الامام النساء یوم العید۔

۹۲۵۔ حدثنا اسحاق بن ابراھیم بن نصر قال حدثنا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن جابر بن عبد اللہ قال سمعتہ یقول قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر فصلی فبدا بالصلوۃ ثم خطب فلما فرغ نزل فاتی النساء فذکرھن وھو یتوکا علی ید بلال وبلال باسط ثوبہ یلقی فیہ النساء الصدقۃ قلت لعطاء زکوۃ یوم الفطر قال لا ولکن صدقۃ یتصدقن حینئذ تلقی فتخھا ویلقین قلت اتری حقا علی الامام ذلک ویذکرھن قال انہ لحق علیھم وما لھم لا یفعلونہ۔ قال ابن جریج واخبرنی الحسن بن مسلم عن طاؤس عن ابن عباس قال شھدت الفطر مع النبی صلی اللہ علیہ

پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ آج کے روز ہماری سب سے پہلی عبادت یہ ہے کہ ہم نماز سے ابتدا کریں، پھر واپس جا کر قربانی کریں۔ جس نے اس طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کے موافق کیا اور جس نے اس سے پہلے قربانی کر لی تو وہ اپنے گھر والوں کے لیے جلدی کی ہے اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں نے ذبح کر لیا اور میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اسے ذبح کر لو اور تمہارے بعد کسی کے لیے کافی نہیں۔

عیدگاہ میں جھنڈا نصب کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اُن سے کہا گیا کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں شامل ہوئے؟ فرمایا۔ ہاں اور اگر آپ سے قرابت داری نہ ہوتی تو کم عمری کے باعث شامل نہ ہو سکتا۔ یہاں تک کہ وہ جھنڈا لایا گیا جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ پس نماز پڑھی۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ پس میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے ہاتھوں کو جھکا کر حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالتی تھیں۔ پھر آپ اور حضرت بلال اپنے گھر کی جانب چلے گئے۔

عید کے روز امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ عید الفطر کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ آپ نے نماز سے ابتدا کی، پھر خطبہ دیا۔ جب فارغ ہوئے تو نیچے اُترے اور عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت کی اور آپ حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لیے ہوئے تھے اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں نے عطاء سے پوچھا کیا صدقۂ فطر؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ صدقہ ڈال رہی تھیں۔ انگوٹھی ایک دوسری کو دیکھ کر ڈالتی تھیں۔ میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا امام کے لیے ضروری ہے کہ عورتوں کو نصیحت کرے۔ فرمایا کہ یہ ان کے لیے ضروری ہے لیکن انہیں کیا ہو گیا کہ ایسا نہیں کرتے ——— حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ عید الفطر میں شامل ہوا تو وہ خطبے سے پہلے نماز پڑھتے تھے پھر خطبہ دیتے۔ اس کے بعد

وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ مَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الْآيَةَ ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا آنْتُنَّ عَلَى ذَلِكِ قَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ لَا يَدْرِي حَسَنٌ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَاءٌ أَبِي وَأُمِّي فَيُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الْفَتَخُ الْخَوَاتِيمُ الْعِظَامُ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ۔

بَابُ ۴۲۱ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ فِي الْعِيدِ

۹۲۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِيَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ يَوْمَ الْعِيدِ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَأَتَيْتُهَا فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً فَكَانَتْ أُخْتُهَا مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ فَقَالَتْ فَكُنَّا نَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى وَنُدَاوِي الْكَلْمَى فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ فَقَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا فَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ حَفْصَةُ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أَتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا أَسَمِعْتِ فِي كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِأَبِي وَقَلَّمَا ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي قَالَ لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ أَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ شَكَّ أَيُّوبُ وَالْحُيَّضُ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا الْحُيَّضُ قَالَتْ نَعَمْ أَلَيْسَ الْحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتٍ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا ۔

بَابُ ۴۲۲ اعْتِزَالِ الْحُيَّضِ الْمُصَلَّى ۔

۹۲۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ ہاتھ سے لوگوں کو بٹھا رہے ہیں۔ پھر انہیں چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس پہنچے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ آپ نے آیت پڑھی: اے نبی! جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس حاضر ہوں بیعت ہونے کی غرض سے ..... (۱۲:۶۰) پھر اس سے فارغ ہو کر فرمایا کیا تم اس پر قائم ہو؟ ان میں سے ایک عورت نے جواب دیا اور کسی دوسری نے ہاں نہ کہی۔ حسن کو معلوم نہیں کہ وہ کون تھی۔ فرمایا تو صدقہ دو اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا دیا۔ پھر فرمایا شاباش تم پر میرے ماں باپ قربان۔ وہ چھلے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ عبد الرزاق نے کہا کہ فتخ بڑی انگوٹھیوں کو کہتے ہیں جو دورِ جاہلیت میں ہوتی تھیں۔

جب عورت کے پاس نماز عید کے لیے دوپٹہ نہ ہو۔

حضرت حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ ہم اپنی لڑکیوں کو عید کے روز نکلنے سے روکا کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں اتری۔ میں اس کے پاس گئی تو اس نے بتایا کہ اس کے بہنوئی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں بارہ جہاد کیے جن میں سے چھ میں اس کی بہن بھی اس کے ساتھ تھی۔ ان کا بیان ہے کہ ہم بیماروں کی تیمارداری کرتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔ عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کیا ہم پر کوئی حرج ہے کہ جس کے پاس دوپٹہ نہ ہو وہ نہ نکلے؟ فرمایا کہ اس کی سہیلی اپنی چادروں میں سے اسے اوڑھا دے تاکہ وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔ حفصہ نے فرمایا کہ جب حضرت ام عطیہ تشریف لائیں تو میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے اس کی بابت کچھ سنا ہے؟ فرمایا ہاں، میرا باپ قربان، اور وہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرا باپ قربان۔ آپ نے فرمایا کہ جوان لڑکیاں پردے والیاں یا جوان لڑکیاں اور پردے والیاں اور حیض والیاں نکلیں۔ یہ ایوب کا شک ہے۔ اور حیض والی عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں لیکن بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ میں نے کہا کہ حیض والی؟ فرمایا ہاں، کیا حائضہ عرفات اور فلاں فلاں جگہ حاضر نہیں ہوتیں!

حائضہ کا عیدگاہ سے الگ رہنا

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

عن ابن عون عن محمد قال قالت ام عطية امرنا ان نخرج فنخرج الحيض والعواتق وذوات الخدور، قال ابن عون او العواتق ذوات الخدور فاما الحيض فيشهدن جماعة المسلمين ودعوتهم ويعتزلن مصلاهم۔

فرمایا ہمیں نکلنے کا حکم دیا گیا تھا پس ہم نکلتیں حیض والی اور جوان اور پردہ دار۔ ابن عون نے کہا کہ جوان پردہ دار۔ پس حیض والی تو مسلمانوں کے اجتماع میں شریک ہوتیں اور ان کی دعاؤں میں لیکن ان کے نماز پڑھنے کی جگہ (عیدگاہ) سے ایک طرف رہتی تھیں۔

باب ۲۲ النحر والذبح يوم النحر بالمصلى

۹۲۸ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال حدثنا الليث قال حدثني كثير بن فرقد عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ينحر او يذبح بالمصلى۔

قربانی کے روز عیدگاہ میں نحر اور ذبح کرنا

عبداللہ بن یوسف، لیث، کثیر بن فرقد، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ میں نحر یا ذبح کیا کرتے۔

باب ۲۳ كلام الامام والناس في خطبة العيد واذا سئل الامام عن شيء وهو يخطب۔

۹۲۹ - حدثنا مسدد قال حدثنا ابو الاحوص قال حدثنا منصور بن المعتمر عن الشعبي عن البراء بن عازب قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم النحر بعد الصلاة فقال من صلى صلاتنا ونسك نسكنا فقد اصاب النسك ومن نسك قبل الصلاة فتلك شاة لحم فقام ابو بردة بن نيار فقال يا رسول الله والله لقد نسكت قبل ان اخرج الى الصلاة وعرفت ان اليوم يوم اكل وشرب فتعجلت واكلت واطعمت اهلي وجيراني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك شاة لحم قال فان عندي عناق جذعة هي خير من شاتي لحم فهل تجزي عني قال نعم ولن تجزي عن احد بعدك۔

خطبہ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور جب امام سے خطبے کے دوران کسی چیز کے متعلق پوچھا جائے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید الاضحیٰ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیا۔ فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اس کی قربانی ہوگی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو یہ بکری کا گوشت ہے۔ حضرت ابو بردہ بن نیار کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے نماز کے لیے نکلنے سے پہلے قربانی کر لی اور میں نے یہ جانا تھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے پس میں نے جلدی کی اور کھایا نیز گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بکری کا گوشت ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو گوشت والی بکریوں سے بہتر ہے کیا یہ میری طرف سے کافی ہوگا؟ فرمایا۔ ہاں لیکن تمہارے بعد کسی کے لیے کافی نہیں ہوگا۔

ف ۱ اس حدیث کا مضمون کسی قدر کمی بیشی کے ساتھ قبل ازیں حدیث ۹۰۵، ۹۱۲، ۹۱۵ اور ۹۲۳ میں بھی گزر چکا ہے اور اگلی حدیث میں بھی ہے۔ ایک سالہ بکری کے بچے کی قربانی ارشاد رسول کی روشنی میں درست نہیں ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بکری کا ایک سالہ بچہ قربانی کے طور پر ذبح کرنے کا مجاز بنا دیا۔ یہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے کہ پروردگار عالم نے احکام تشریعیہ میں بھی آپ کو اتنا مجاز و مختار بنایا ہے۔ اگر کوئی اس امر کا روشن ثبوت احادیث مطہرہ کی روشنی میں دیکھنا چاہے تو چودھویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) کا ایمان افروز رسالہ الامن والعلی پڑھے اور اپنے ایمان کی حفاظت کرے۔

۹۳۰ - حدثنا حامد بن عمر عن حماد بن زيد عن محمد ان انس بن مالك قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى يوم النحر ثم خطب فامر من ذبح قبل الصلوة ان يعيد ذبحه فقام رجل من الانصار فقال يا رسول الله جيران لي اما قال بهم خصاصة واما قال بهم فقر واني ذبحت قبل الصلوة وعندي عناق لي احب الي من شاتي لحم فرخص له فيها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے روز نماز پڑھی پھر خطبہ دیتے ہوئے حکم فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ دوبارہ کرے۔ ایک آدمی انصار میں سے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میرے ہمسایہ مفلس ہیں یا یہ کہا کہ تنگ دست ہیں تو میں نے نماز سے پہلے قربانی کر لی اور میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے پیارا ہے تو آپ نے انھیں اس کی اجازت مرحمت فرما دی۔

۹۳۱ - حدثنا مسلم قال حدثنا شعبة عن الاسود عن جندب قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر ثم خطب ثم ذبح وقال من ذبح قبل ان يصلي فليذبح اخرى مكانها ومن لم يذبح فليذبح باسم الله۔

جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے روز نماز پڑھی پھر خطبہ دیا اور پھر قربانی کی اور فرمایا۔ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں کی تو اسے چاہئے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے

باب ۶۲۵ من خالف الطريق اذا رجع يوم العيد۔

جو عید کے روز دوسرے راستے سے واپس لوٹے۔

۹۳۲ - حدثنا محمد قال اخبرنا ابو تميلة يحيى بن واضح عن فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث عن جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم عيد خالف الطريق تابعه يونس بن محمد عن فليح عن سعيد عن ابي هريرة وحديث جابر اصح۔

محمد، ابو تمیلہ یحییٰ بن واضح، فلیح بن سلیمان، سعید بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز مخالف راستوں سے آیا جایا کرتے تھے۔ متابعت کی اس کی یونس بن محمد، فلیح، سعید نے حضرت ابوہریرہ سے اور حدیث جابر زیادہ صحیح ہے۔

باب ۶۲۶ اذا فاته العيد يصلي ركعتين وكذلك النساء ومن كان في البيوت والقرى لقول النبي صلى الله عليه وسلم هذا عيدنا يا اهل الاسلام وامر انس بن مالك مولاهم ابن ابي عتبة بالزاوية فجمع اهله وبنيه وصلى كصلوة اهل المصر وتكبيرهم وقال عكرمة اهل السواد يجتمعون في العيد يصلون ركعتين كما يصنع الامام وقال عطاء اذا فاته العيد صلى ركعتين۔

جب نماز عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے اسی طرح عورتیں اور اپنے گھروں اور گاؤں میں رہنے والے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اہل اسلام یہ ہماری عید ہے۔ حضرت انس بن مالک نے اپنے مولیٰ ابن ابی عتبہ کو زاویہ میں حکم دیا تو انھوں نے اپنی بیوی اور بچوں کو اکٹھا کر کے شہر والوں کی طرح نماز پڑھی اور تکبیر کہی۔ عکرمہ نے فرمایا کہ دیہات والے عید کے روز جمع ہو کر اسی طرح دو رکعتیں پڑھتے ہیں جیسے امام کرتا ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ جب نماز عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے۔

۹۳۳ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر

عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان ابا بكر دخل عليها وعندها جاريتان في ايام منى تدففان وتضربان والنبي صلى الله عليه وسلم متغش بثوبه فانتهرهما ابو بكر فكشف النبي صلى الله عليه وسلم عن وجهه فقال دعهما يا ابا بكر فانها ايام عيد وتلك الايام ايام منى وقالت عائشة رايت النبي صلى الله عليه وسلم يسترني وانا انظر الى الحبشة وهم يلعبون في المسجد فزجرهم عمر فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعهم امنا بني ارفدة يعني من الامن۔

ان کے پاس تشریف لائے اور ایام منیٰ میں دو لڑکیاں ان کے پاس دف بجا رہی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کپڑے سے منہ ڈھانپ رکھا تھا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: اے ابوبکر! انہیں رہنے دو کیونکہ یہ عید کے دن اور ایام منیٰ ہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے چھپایا اور میں حبشیوں کو دیکھتی رہی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ حضرت عمر نے انہیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں کرنے دو۔ بنی ارفدہ! امن و امان سے کھیلتے رہو۔

ف: یہ مضمون پیچھے حدیث ۹۰۰ میں بھی گزر چکا ہے اور ۹۲۲ میں بھی ہے۔ حدیث ۹۴۴ کے تحت ہم نے حاشیے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس قول پر بحث کی ہے۔ اس حدیث کا مضمون سمجھنے کے لیے حدیث ۹۴۴ کا حاشیہ دیکھنا چاہیے۔ پروردگار عالم ہمیں بے راہ روی اور تقدیر حاضر کے جملہ فتنوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

باب ۴۲۶ الصلاة قبل العيد وبعدها

نماز عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنا

وقال ابو المعلى سمعت سعيدا عن ابن عباس كره الصلاة قبل العيد۔

ابو المعلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے سعید سے سنا کہ حضرت ابن عباس نماز عید سے پہلے نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے۔

۹۲۴۔ حدثنا ابو الوليد قال حدثنا شعبة قال حدثني عدي بن ثابت قال سمعت سعيد بن جبير عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم الفطر فصلى ركعتين لم يصل قبلها ولا بعدها ومعه بلال۔

ابو الولید، شعبہ، عدی بن ثابت، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ان سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔

ابواب الوتر

وتر کا بیان

وتر کے متعلق روایات

باب ۴۲۷ ما جاء في الوتر

۹۲۵۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن نافع وعبد الله بن دينار عن ابن عمر ان رجلا سال النبي صلى الله عليه وسلم عن صلاة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الليل مثنى مثنى فاذا خشي احدكم الصبح صلى ركعة واحدة توتر له

نافع اور عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے تو یہ اس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

مالک عن نافع أن عبد الله بن عمر كان يسلم بين الركعة والركعتين في الوتر حتى يأمر ببعض حاجته .

۹۳۶ ـ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن مخرمة بن سليمان عن كريب أن ابن عباس أخبره أنه بات عند ميمونة وهي خالته فاضطجعت في عرض وسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأهله في طولها فنام حتى انتصف الليل أو قريبا منه فاستيقظ يمسح النوم عن وجهه ثم قرأ عشر آيات من آل عمران ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى شن معلقة فتوضأ فأحسن الوضوء ثم قام يصلي فصنعت مثله فقمت إلى جنبه فوضع يده اليمنى على رأسي وأخذ بأذني يفتلها ثم صلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين ثم خرج فصلى الصبح .

۹۳۷ ـ حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال أخبرني عمرو أن عبد الرحمن بن القاسم حدثه عن أبيه عن عبد الله بن عمر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم صلاة الليل مثنى مثنى فإذا أردت أن تنصرف فاركع ركعة توتر لك ما صليت قال القاسم ورأينا أناسا منذ أدركنا يوترون بثلاث وإن كلا لواسع أرجو أن لا يكون بشيء منه بأس .

۹۳۸ ـ حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني عروة أن عائشة أخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي إحدى عشرة ركعة كانت تلك صلاته تعني بالليل فيسجد السجدة من ذلك قدر ما يقرأ أحدكم خمسين آية قبل أن يرفع رأسه ويركع ركعتين قبل صلاة الفجر ثم يضطجع على شقه الأيمن

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیر دیتے اور اپنی بعض حاجت کے لیے حکم دیا کرتے۔

کریب کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ انہوں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری۔ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طول میں لیٹے اور آپ کی زوجہ مطہرہ بھی۔ آپ لیٹے رہے یہاں تک کہ آدھی یا اس کے قریب رات ہو گئی۔ آپ بیدار ہوئے اور چہرے سے نیند کے آثار مٹائے۔ پھر سورۂ آل عمران کی دس آیتیں پڑھیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف کھڑے ہوئے اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ میں نے بھی اسی طرح کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر ملا۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر وتر پڑھے اور لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہوا۔ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

یحییٰ بن سلیمان، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبد الرحمن بن قاسم، ان کے والد ماجد، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز کی دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم فارغ ہونا چاہو تو ایک رکعت اور پڑھ لو یہ تمہاری پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔ قاسم نے فرمایا کہ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا تو ہم نے لوگوں کو تین وتر پڑھتے ہوئے دیکھا اور ہر طریقے کے اندر وسعت ہے۔ مجھے امید ہے کہ کسی طریقے میں بھی مضائقہ نہیں ہوگا۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ کہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور یہ آپ کی رات کی نماز ہوتی۔ اس میں آپ سجدہ کیا کرتے کہ آپ کے سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھ لیتا اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن نماز کی اطلاع دیتے

حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ ۔

بَابُ ٦٢٩ سَاعَاتِ الْوِتْرِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

٩٣٩ ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ أُطِيْلُ فِيْهِمَا الْقِرَاءَةَ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَكَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ قَالَ حَمَّادٌ أَيْ بِسُرْعَةٍ ۔

٩٤٠ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ إِلَى السَّحَرِ ۔

بَابُ ٦٣٠ إِيْقَاظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهٗ بِالْوِتْرِ

٩٤١ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُّوْتِرَ أَيْقَظَنِيْ فَأَوْتَرْتُ ۔

بَابُ ٦٣١ لِيَجْعَلْ آخِرَ صَلٰوتِهٖ وِتْرًا ۔

٩٤٢ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا ۔

بَابُ ٦٣٢ الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ ۔

٩٤٣ ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ أَسِيْرُ مَعَ

حاضر ہو جاتا۔

وتر کے اوقات۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی۔

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ آپ کے خیال میں کیا میں نماز فجر سے پہلے دو رکعتوں میں طویل قرأت کیا کروں؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعتیں پڑھتے اور ایک رکعت سے وتر بنا لیتے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے اور گویا اذان آپ کے کانوں میں ہے۔ حماد نے فرمایا کہ جلدی سے۔

عمر بن حفص بن غیاث کے والد ماجد، اعمش، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے اور آپ کا وتر سحر تک ہوتا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وتر کے لیے اہل خانہ کو جگانا۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے بستر پر عرضاً لیٹی رہتی۔ جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے جگا دیتے تو میں وتر پڑھ لیتی۔

اپنی آخری نماز کو وتر بنانا چاہیے۔

مسدد، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنایا کرو۔

سواری پر وتر پڑھنا۔

سعید بن یسار سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ جب مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو اترا، پس وتر پڑھے اور انھیں جا ملا۔ حضرت عبد اللہ

عمر بطريق مكة فقال سعيد فلما خشيت الصبح نزلت فأوترت ثم لحقته فقال عبد الله بن عمر أين كنت فقلت خشيت الصبح فنزلت فأوترت فقال عبد الله أليس لك في رسول الله أسوة حسنة فقلت بلى والله قال فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر على البعير

انہوں نے فرمایا کہ تم کہاں تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو اتر کر وتر پڑھے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کی مبارک زندگی میں پیروی کے لیے اچھا نمونہ نہیں ہے۔ میں عرض گزار ہوا خدا کی قسم، کیوں نہیں۔ فرمایا تو بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

باب الوتر في السفر ◆

۹۴۴ ـ حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا جويرية بن أسماء عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في السفر على راحلته حيث توجهت به يومئ إيماء صلاة الليل إلا الفرائض ويوتر على راحلته

سفر میں وتر پڑھنا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہوتا اور رات کی نماز اشارے سے پڑھ لیتے سوائے فرضوں کے اور وتر سواری پر پڑھتے۔

باب القنوت قبل الركوع وبعده

۹۴۵ ـ حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن محمد بن سيرين قال سئل أنس بن مالك أقنت النبي صلى الله عليه وسلم في الصبح قال نعم فقيل له أوقنت قبل الركوع قال بعد الركوع يسيرا ◆

رکوع سے پہلے اور بعد قنوت پڑھنا۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے قنوت پڑھی؟ فرمایا کہ رکوع کے تھوڑا بعد۔

۹۴۶ ـ حدثنا مسدد قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا عاصم قال سألت أنس بن مالك عن القنوت فقال قد كان القنوت قلت قبل الركوع أو بعده قال قبله قال فإن فلانا أخبرني عنك أنك قلت بعد الركوع فقال كذب إنما قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع شهرا أراه كان بعث قوما يقال لهم القراء زهاء سبعين رجلا إلى قوم من المشركين دون أولئك وكان بينهم وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد فقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا يدعو عليهم ◆

عاصم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قنوت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ قنوت پڑھی جاتی تھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ پہلے۔ میں نے کہا کہ فلاں نے تو آپ کی طرف سے بتایا کہ آپ رکوع کے بعد فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ جھوٹ بولتا ہے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ میرے خیال میں آپ نے قاریوں کے ستر افراد کو مشرکوں کی ایک قوم کی طرف بھیجا تھا جبکہ اُن کے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی اور اُن مشرکوں کی بربادی کے لیے دعا کی۔

۹۴۷ ـ حدثنا أحمد بن يونس قال حدثنا زائدة عن التيمي عن أبي مجلز عن أنس بن مالك قال قنت النبي صلى الله عليه وسلم شهرا يدعو على رعل وذكوان ◆

ابو مجلز سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی جس میں قبیلہ رعل و قبیلہ ذکوان والوں کی بربادی کے لیے دعا کی۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ۔

مسدد، اسماعیل، خالد، ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، قنوت نمازِ مغرب اور نمازِ فجر میں پڑھی جاتی تھی۔

أَبْوَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کا بیان

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ وَخُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ۔

استسقاء اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نمازِ استسقاء کے لیے نکلنا

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ۔

ابونعیم، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ استسقاء پڑھنے کے لیے نکلے اور اپنی چادر الٹ لی۔

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ هٰذَا كُلُّهُ فِي الصُّبْحِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آخری رکعت سے سر اٹھاتے تو کہتے۔ اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے خدا! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے خدا! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت کر دے۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے بخشش فرما دی اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھ لیا۔ ابن ابی الزناد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ یہ سب دعائیں صبح کی نماز میں کی جاتی تھیں۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا قَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ

حمیدی، سفیان، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عبداللہ — عثمان بن ابوشیبہ، جریر، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ پس قحط پڑ گیا اور سب چیزیں برباد ہو گئیں یہاں تک کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار تک کھائے اور جب ان

فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرُ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ ۔

یہاں تک کہ آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے باعث دھواں سا نظر آتا۔ پس ابو سفیان نے آ کر کہا: اے محمد! آپ اللہ کا حکم ماننے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں جبکہ آپ کی قوم ہلاک ہو گئی، اُن کے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُس روز کا انتظار کرو جب آسمان واضح طور پر دھواں لائے گا۔۔۔ عائدون تک اور فرمایا: جس روز ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے (۴۴: ۱۶) البطشۃ یوم بدر ہے جب کہ دھواں، پکڑ، قید اور آیت روم گزر چکیں۔

بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ الِاسْتِسْقَاءَ إِذَا قَحَطُوا ۔

قحط سالی میں لوگوں کا امام سے استسقاء کے لیے سوال کرنا۔

۹۵۲ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ ۔

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ۔ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ ۔

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ۔ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ ۔

عمرو بن علی، ابو قتیبہ، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا: وہ گورے، بادل رحمت کو وسیلہ جن کا ملا، یتیموں کا والی ہے، سہارا بیواؤں کا۔

عمر بن حمزہ، سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ میں شاعر کی بات کو یاد کرتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھتا کہ آپ کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی تو آپ اترنے نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے اور مذکورہ بالا شعر ابو طالب کا ہے۔

۹۵۳ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۔

حسن بن محمد، محمد بن عبد اللہ انصاری، ابو عبد اللہ بن مثنیٰ، ثمامہ بن عبد اللہ بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش کی دعا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے کرتے اور کہتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے تو تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا، پس اُن پر بارش ہوئی۔

ف: جہاں نیک اعمال بارگاہِ خداوندی میں وسیلہ ہیں جیسا کہ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۲: ۴۵) سے معلوم ہو رہا ہے کہ صبر اور نماز سے استعانت کرنا یعنی مدد حاصل کرنا گویا انہیں وسیلہ بنانا ہے۔ اسی طرح مقربین بارگاہِ الٰہیہ کو بھی وسیلہ بنایا جا سکتا ہے۔ صحابہ کرام رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر پروردگار عالم سے بارش مانگا کرتے تھے اور بعد میں حضور کے

کے چچا جان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وسیلہ بنا کر بارش کی دعا کیا کرتے اور ان کی وہ دعا بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبولیت حاصل کیا کرتی تھی صحابہ کرام کا عمل اس فعل کی حقانیت پر مہرِ تصدیق کر رہا ہے اور ہم ان بزرگوں کی پیروی پر اس واسطے ہیں کیونکہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی منہ بولتی تصویریں تھیں اور ان میں سے ہر بزرگ کی پیروی میں نجات کی ضمانت موجود ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابٌ ٣٨ تَحْوِيلِ الرِّدَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

٩٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ۔

استسقاء کے وقت چادر کو اُلٹ دینا۔

اسحاق، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن ابوبکر، عباد بن تمیم حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو اپنی چادر اُلٹ دی۔

٩٥٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ أَبَاهُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ هُوَ صَاحِبُ الْأَذَانِ وَلٰكِنَّهُ وَهِمَ لِأَنَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ مَازِنُ الْأَنْصَارِ

علی بن عبداللہ، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم اپنے والد محترم سے اور وہ اپنے چچا جان حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے گئے تو بارش کے لیے دعا کی، قبلے کی طرف منہ کیا، چادر اُلٹ دی اور دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ یہ وہی اذان والے ہیں لیکن یہ ان کا وہم ہے کیونکہ یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں اور انصار کے قبیلہ مازن سے ہیں۔

بَابٌ ٣٩ انْتِقَامِ الرَّبِّ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ بِالْقَحْطِ إِذَا انْتُهِكَتْ مَحَارِمُهُ۔

جب حرام کاموں کی انتہا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعے اپنی مخلوق سے انتقام لیتا ہے۔

بَابٌ ٤٠ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

٩٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيثُنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةً وَلَا شَيْئًا وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ

جامع مسجد میں نمازِ استسقاء پڑھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمعے کے روز ایک آدمی منبر کے سامنے والے دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا، اے اللہ ہم پر بارش برسا، اے اللہ ہم پر بارش برسا، اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم اس وقت ہم نے آسمان میں کوئی بادل یا بادل کا ٹکڑا وغیرہ نہیں دیکھا تھا اور ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا عمارت بھی نہیں تھی کہ پیچھے سے ڈھال کے برابر بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا

بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهِ سَحَابَةٌ مِّثْلُ
التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ
فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ
الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ
يُّمْسِكَهَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ
ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَ
الْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ
فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ
فَسَاَلْتُ اَنَسًا اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا اَدْرِيْ ۔

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ ۔

۹۵۷ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا
دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ
الْقَضَاءِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَّخْطُبُ
فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ
اللّٰهَ يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ
ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ
مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَّمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ
سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهِ سَحَابَةٌ
مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ
فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي
الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ
يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ
الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ
فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ

جب آسمان کے درمیان میں آیا تو پھیل گیا پھر بارش ہوئی خدا کی قسم ہم نے
ایک ہفتہ سورج نہیں دیکھا پھر اگلے جمعہ کو ایک آدمی اسی دروازے سے
اندر داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے
رہے تھے وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ مال
ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اسے روک
دے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور کہا اے
اللہ ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ پہاڑوں، ٹیلوں،
پہاڑیوں، نالوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر پس بارش رک گئی اور ہم دھوپ
میں چلنے لگے شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کیا
یہ وہی پہلا آدمی تھا فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

خطبۂ جمعہ میں قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر بارش کی دعا کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
آدمی جمعہ کے روز مسجد میں دار القضاء کی جانب والے دروازے سے
داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے
تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا
یا رسول اللہ مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ ہمارے لیے
بارش مانگیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا
اور کہا اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم نے
کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑی کے
درمیان کوئی گھر یا مکان تھا۔ پس اس کے پیچھے سے ڈھال کے برابر
بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا جب وہ درمیان میں آیا تو پھیل گیا۔ پس خدا کی قسم ہم نے
ایک ہفتہ دھوپ نہیں دیکھی پھر اگلے جمعہ کو اسی دروازے سے ایک
آدمی اندر داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے
رہے تھے وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ!
مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم
سے بارش روک لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ
اٹھائے اور کہا اے اللہ ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں اے اللہ

اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ فَقَالَ مَا أَدْرِي ۔

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ ۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَدَعَا فَمُطِرْنَا فَمَا كِدْنَا أَنْ نَصِلَ إِلَى مَنَازِلِنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُونَ وَلَا يُمْطَرُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ۔

بَابُ مَنِ اكْتَفَى بِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ ۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَدَعَا فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَامَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ ۔

بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ ۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ

پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر۔ پس وہ بند ہو گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔ شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے کہا، کیا یہ وہی پہلا تھا؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

منبر پر بارش کی دعا کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! بارش نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دعا کی تو بارش ہونے لگی اور ہم اپنے گھروں میں نہیں پہنچے تھے اور اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے ہم سے پھیر دے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا، اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے بادل کو دیکھا کہ دائیں بائیں پھٹ گیا، ان پر برستا رہا اور مدینہ والوں پر نہیں برستا تھا۔

جس نے نماز جمعہ میں بارش کی دعا کرنا کافی سمجھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ آپ نے دعا کی تو جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر آ کر عرض گزار ہوا، گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کہا۔ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

جب بارش کی کثرت سے راستے بند ہو جائیں تو دعا کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے

اللهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرُوا مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ.

پس رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک آدمی آکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔

بَابُ ۴۲۵ مَا قِيلَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَوِّلْ رِدَاءَهُ فِي الِاسْتِسْقَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز بارش کی دعا کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چادر اُلٹنے کے متعلق جو کہا گیا ہے۔

۹۶۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ فَدَعَا اللهَ يَسْتَسْقِي وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مال کے ہلاک ہونے اور اہل و عیال کے تنگ ہونے کی شکایت کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور بارش مانگی لیکن راوی نے چادر کے اُلٹنے اور قبلہ کی جانب منہ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ ۴۲۶ إِذَا اسْتَشْفَعُوا إِلَى الْإِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ

جب بارش کی دعا کے لیے لوگ امام کو سفارشی بنائیں تو وہ اُن کی خواہش کو رد نہ کرے۔

۹۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ فَدَعَا اللهَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَى ظُهُورِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں اور وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹتا ہے۔

بَابُ ۴۲۷ إِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ عِنْدَ الْقَحْطِ

جب مشرک قحط کے وقت مسلمانوں سے دعا کرنے کی سفارش کریں۔

۹۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ

مسروق سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَئُوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ فَقَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى يَوْمَ بَدْرٍ وَزَادَ أَسْبَاطٌ عَنْ مَنْصُورٍ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُقُوا الْغَيْثَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ

بَابُ ۴۲۸ الدُّعَاءِ إِذَا كَثُرَ الْمَطَرُ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

۹۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ وَايْمُ اللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ وَأَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَكَشَطَتِ الْمَدِينَةُ فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ حَوْلَهَا وَمَا تَمْطُرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةٌ فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ۔

بَابُ ۴۲۹ الدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ قَائِمًا

کی مدت میں حضرت ابن مسعود نے فرمایا، جب قریش نے اسلام قبول کرنے میں دیر کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی بربادی کے لیے دعا کی۔ پس وہ قحط میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوئے اور مردار اور ہڈیاں بھی کھا گئے۔ پس ابو سفیان حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ اے محمد! آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم برباد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ آپ نے پڑھا: انتظار کرو جس روز آسمان کھلا دھواں لائے گا۔ پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس روز ہم سخت گرفت کریں گے۔ وہ بدر کا روز ہے۔ اسباط نے منصور سے یہ روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تو ان پر بارش بری اور متواتر سات روز۔ لوگوں نے کثرت باراں کی شکایت کی کہ آپ نے کہا: اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ پس آپ کے سر سے بادل ہٹ گئے اور ارد گرد کے لوگوں پر برسے۔

زیادہ بارش ہو تو دعا کرنا کہ ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے۔ بعض لوگ کھڑے ہو کر چیخے اور عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! قحط بارش، درخت سرخ ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دو دفعہ کہا۔ اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ خدا کی قسم ہم نے آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا کہ ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور برسا۔ آپ منبر سے اترے اور نماز پڑھی۔ جب فارغ ہو گئے تو برابر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے فریاد کی۔ گھر گر گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے ہم سے روک لے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا: اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ سے ہٹ گیا اور ارد گرد برسا۔ مدینہ منورہ پر ایک تاج کی طرح اور میں مدینہ منورہ کو چمکتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کرنا

وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَاسْتَسْقَى فَقَامَ بِهِمْ عَلَى رِجْلَيْهِ عَلَى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَسْقَى ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَرَأَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ابو نعیم نے بروایت زہیر ابو اسحاق نے کہ حضرت عبداللہ بن یزید انصاری نکلے اور اُن کے ساتھ حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم بھی نکلے اور بارش کے لیے دعا کی انھوں نے بغیر منبر کے پیروں کے بل کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کی پھر دو رکعت نماز پڑھی جہری قرأت کے ساتھ اور اذان و اقامت نہ کہی۔ ابو اسحاق نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن یزید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی۔

٩٦٥ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللّٰهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَأُسْقُوا۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ اُنھوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ اُن کے لیے بارش کی دعا کرنے نکلے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے اور اپنی چادر اُلٹ دی۔ تو اُن پر بارش ہو گئی۔

بَابُ ٦٥٥ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء میں جہر سے قرأت پڑھنا

٩٦٦ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُو وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ۔

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے نکلے تو قبلہ کی جانب متوجہ ہو کر دعا کی اور اپنی چادر اُلٹ دی پھر دو رکعتیں پڑھیں اور اُن میں جہر سے قرأت کی۔

بَابُ ٦٥٦ كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پُشت مبارک لوگوں کی طرف کس طرح پھیری؟

٩٦٧ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي قَالَ فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ۔

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ اُن کے چچا جان نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جس روز کہ نمازِ استسقاء کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے لوگوں کی طرف پُشت مبارک کر لی اور قبلہ رُو ہو کر دعا کی پھر اپنی چادر اُلٹ دی پھر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور اُن میں جہر سے قرأت کی۔

بَابُ ٦٥٧ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ رَكْعَتَيْنِ

نمازِ استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔

٩٦٨ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

قتیبہ بن سعید، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر اُلٹ

وَقَلَبَ رِدَاءَهُ۔

بَابُ ۵۳۳ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْمُصَلّٰى۔

۹۶۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِي وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ قَالَ سُفْيَانُ فَأَخْبَرَنِي الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ جَعَلَ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ۔

بَابُ ۵۳۴ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

۹۷۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى يُصَلِّي وَأَنَّهُ لَمَّا دَعَا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ زَيْدٍ هٰذَا مَازِنِيٌّ وَالْأَوَّلُ كُوفِيٌّ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ۔

بَابُ ۵۳۵ رَفْعِ النَّاسِ أَيْدِيَهُمْ مَعَ الْإِمَامِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

وَقَالَ أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْبَدْوِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ هَلَكَ الْعِيَالُ هَلَكَ النَّاسُ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَدْعُو وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَ قَالَ فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى مُطِرْنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتّٰى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْأُخْرٰى فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَشِقَ الْمُسَافِرُ وَمُنِعَ الطَّرِيقُ بَشِقَ أَيْ مَلَّ وَقَالَ

دی۔

عیدگاہ میں نماز استسقاء پڑھنا۔

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارش کے لیے دعا کرنے عیدگاہ تشریف لے گئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا تو دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر الٹ دی — سفیان، مسعودی، ابوبکر نے کہا کہ دائیں حصے کو بائیں کی طرف ڈال لیا۔

نماز استسقاء میں قبلہ رو ہونا۔

محمد، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد، عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے جب دعا کی یا دعا کرنے کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چادر کو الٹ دیا — امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ ابن زید تو مازنی ہیں اور پہلے کوفی ہیں اور وہ ابن یزید ہیں۔

نماز استسقاء میں لوگوں کا امام کے ساتھ ہاتھوں کو اٹھانا

ابوایوب بن سلیمان، ابوبکر بن اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ جمعہ کے روز جنگل کا رہنے والا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے بال بچے ہلاک ہو گئے اور لوگ ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے پس ہم مسجد سے باہر نہیں نکلے تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی اور اگلے جمعہ تک تو اتنی بارش ہوتی رہی۔ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مسافر رک گئے اور راستے بند ہو گئے۔ بَشِقَ یعنی رکا جاتا ہے — اویسی، محمد بن جعفر، یحییٰ بن سعید، شریک نے کہا کہ ہم نے حضرت انس سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں

الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ۔

کی سفیدی دیکھی۔

بَابُ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَهُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ۔

نمازِ استسقاء میں امام کا ہاتھوں کو اٹھانا

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی بھی دعا میں ہاتھوں کو اتنے اونچے نہ اٹھایا کرتے جتنے کہ بارش کی دعا کے وقت۔ اس وقت آپ اتنے اونچے اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا مَطَرَتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَصَيِّبٍ الْمَطَرُ وَقَالَ غَيْرُهُ صَابَ وَأَصَابَ يَصُوبُ ۔

بارش کے وقت کیا کہے

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ صیب سے مراد بارش ہے اور دوسروں نے کہا کہ صاب اور اصاب دونوں یصوب سے ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا تَابَعَهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنْ نَافِعٍ ۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو کہتے اے اللہ! ہم پر نفع بخش بارش برسا۔ متابعت کی اس کی قاسم بن یحییٰ نے عبید اللہ سے اور روایت کیا اسے اوزاعی اور عقیل نے نافع سے۔

بَابُ مَنْ تَمَطَّرَ فِي الْمَطَرِ حَتَّى يَتَحَادَرَ عَلَى لِحْيَتِهِ ۔

جو بارش میں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ داڑھی سے قطرے ٹپکنے لگیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ قَالَ فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ

اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں لوگ قحط کی لپیٹ میں آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوک سے مر گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم پر بارش برسائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے، آسمان میں کوئی بادل نہیں تھے لیکن پہاڑوں جیسے بادل آ گئے پھر آپ منبر سے نہیں اترے تھے یہاں تک کہ میں نے بارش کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ پس ہم پر اس

حتى رأيت المطر يتحادر على لحيته. قال فمطرنا يومنا ذلك ومن الغد ومن بعد الغد والذي يليه إلى الجمعة الأخرى فقام ذلك الأعرابي أو رجل غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا قال فما جعل يشير بيده إلى ناحية من السحاب إلا تفرجت حتى صارت المدينة في مثل الجوبة حتى سال الوادي وادي قناة شهرا قال فلم يجيء أحد من ناحية إلا حدث بالجود.

باب ۵۵ إذا هبت الريح

۹۷۳ - حدثنا سعيد بن أبي مريم قال أخبرنا محمد بن جعفر قال أخبرني حميد أنه سمع أنسا يقول كانت الريح الشديدة إذا هبت عرف ذلك في وجه النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ۵۶ قول النبي صلى الله عليه وسلم نصرت بالصبا.

۹۷۴ - حدثنا مسلم قال حدثنا شعبة عن الحكم عن مجاهد عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال نصرت بالصبا وأهلكت عاد بالدبور.

باب ۵۷ ما قيل في الزلازل والآيات

۹۷۵ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب قال أخبرنا أبو الزناد عن عبد الرحمن الأعرج عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يقبض العلم وتكثر الزلازل ويتقارب الزمان وتظهر الفتن ويكثر الهرج وهو القتل القتل حتى يكثر فيكم المال فيفيض.

۹۷۶ - حدثني محمد بن المثنى قال حدثنا حسين بن الحسن قال حدثنا ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال اللهم بارك لنا في شامنا وفي يمننا قال قالوا وفي نجدنا قال قال اللهم بارك لنا في شامنا وفي يمننا قال

برسات سے اگلے روز بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی پس وہی اعرابی یا کوئی اور آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور کہا، اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ پس آپ دست مبارک سے آسمان کی جس طرف اشارہ کرتے ادھر سے پھٹ جاتا یہاں تک کہ مدینہ منورہ تالاب کی طرح ہو گیا اور قناۃ نالہ ایک مہینے تک بہتا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتا وہ اس بارش کی کثرت کا ذکر ضرور کرتا۔

جب آندھی آئے۔

سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، جب تیز آندھی آتی تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور ہی سے پہچان لی جاتی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میری بادِ صبا کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے

مسلم، شعبہ، حکم، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بادِ صبا کے ساتھ مدد فرمائی گئی اور عاد قوم بادِ صرصر سے ہلاک کی گئی۔

زلزلوں اور فتنوں کے متعلق جو کہا گیا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ علم قبض فرما لیا جائے زلزلے کثرت سے آئیں، وقت ایک دوسرے سے قریب ہو جائے فتنے ظاہر ہوں اور ہرج بڑھ جائے اور وہ قتل ہے۔ مال کی کثرت ہوگی کہ وہ ابل پڑے گا۔

محمد بن مثنیٰ، حسین بن حسن، ابن عون، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا، اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اور ہمارے نجد میں۔ دوبارہ کہا، اے اللہ! ہمیں ہمارے

وَفِي نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ۔

شام میں برکت دے۔ ہمارے یمن میں۔ لوگ پھر عرض گزار ہوئے۔ ہمارے نجد میں۔ فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کا گروہ وہیں سے نکلے گا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ شام اور یمن کے صوبے بابرکت تھے جن میں مزید برکت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور نجد کا صوبہ منحوس ہے جس کی بدنصیبی کے باعث برکت سے محروم رکھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی نحوست کی تین وجوہات بیان فرمائیں: ـــ زلزلے آنا، فتنے اٹھنا، اور وہاں سے شیطان کی سینگ کا نکلنا ـــ نگاہِ مصطفیٰ نے ان کی یہ تینوں نشانیاں قبل از وقت دیکھ لی تھیں اور پہلے ہی یہ ملاحظہ فرما لیا تھا کہ شیطان جیسی توحید کے علمبردار یہیں سے نکلیں گے جو انبیائے کرام کے گستاخ بن کر شیطان کی طرح بڑے ذوق و شوق سے سنت کے طریق پر عمل کریں گے ـــ ان نحوستوں کے باعث یزید اور یزیدیت کی طرح نجد اور نجدیت کے الفاظ بھی مسلمانوں میں گالی کے مترادف ہو کر رہ گئے ہیں۔ شیطان والی توحید کی علمبرداری اور انبیائے کرام کے خداداد علوم و اختیارات کا انکار و تنقیص آج بھی ان لوگوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ خدا سب مسلمانوں کو بھی ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

بَابُ ۶۶۲ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شُكْرَكُمْ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: تم جھٹلانے کو اپنی روزی بناتے ہو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اپنا شکر۔

۹۷۷ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر ہمیں بارش والی رات کے بعد صبح کی نماز پڑھائی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کیا جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ میرے بندوں نے صبح کی تو کچھ مجھ پر ایمان رکھنے والے اور ستاروں کے منکر تھے اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے نے بارش برسائی وہ میرا منکر اور ستاروں پر یقین رکھنے والا ہے۔

بَابُ ۶۶۳ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسائی جائے گی

حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ پانچ چیزوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

۹۷۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غیب کی کنجیاں پانچ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحموں میں کیا ہے اللہ کے سوا، کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں

إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ

جانتا کہ کس زمین میں مرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسے گی۔

ف ۱: اس سے مراد یہ ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم خدا کے بتائے بغیر کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا نے ان پانچ چیزوں کا علم مطلقاً کسی کو دیا ہی نہیں ہے کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان غیوب خمسہ میں سے کتنی ہی جزئیات کی خبر دی ہے جیسا کہ حدیثوں میں مذکور ہے۔

أَبْوَابُ الْكُسُوفِ

بَابٌ ٦٦٢ الصَّلٰوةُ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ۔

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ سورج گرہن لگ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے مسجد میں داخل ہو گئے۔ پس ہم بھی داخل ہو گئے تو آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ وہ درست ہو جائے۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَقُومُوا فَصَلُّوا۔

قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند کو کسی آدمی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب انہیں دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا۔

اصبغ، ابن وہب، عمرو، عبدالرحمن بن قاسم، ان کے والد محترم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند کو کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ

عبداللہ بن محمد، ہاشم بن قاسم، شیبان ابو معاویہ، زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ

بن علاقة عن المغيرة بن شعبة رضه قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم مات إبراهيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد ولا لحياته فإذا رأيتموهما فصلوا وادعوا الله ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا جس روز کہ حضرت ابراہیم (آپ کے صاحبزادے) نے وفات پائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔

باب الصدقة في الكسوف ۔

۹۸۳ ـ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أنها قالت خسفت الشمس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس فقام فأطال القيام ثم ركع فأطال الركوع ثم قام فأطال القيام وهو دون القيام الأول ثم ركع فأطال الركوع وهو دون الركوع الأول ثم سجد فأطال السجود ثم فعل في الركعة الأخرى مثل ما فعل في الأولى ثم انصرف وقد تجلت الشمس فخطب الناس فحمد الله وأثنى عليه ثم قال إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت أحد ولا لحياته فإذا رأيتم ذلك فادعوا الله وكبروا وصلوا وتصدقوا ثم قال يا أمة محمد والله ما من أحد أغير من الله أن يزني عبده أو تزني أمته يا أمة محمد والله لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا ۔

سورج گرہن کے وقت صدقہ دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ دو۔ پھر فرمایا۔ اے امت محمد! خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں جبکہ اس کا بندہ یا اس کی لونڈی زنا کرے۔ اے امت محمد! اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

باب النداء بالصلاة جامعة في الكسوف ۔

۹۸۴ ـ حدثني إسحاق قال أخبرنا يحيى بن صالح قال حدثنا معاوية بن سلام بن أبي سلام الحبشي الدمشقي قال حدثنا يحيى بن أبي كثير قال أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف الزهري عن عبد الله بن عمرو قال لما كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نودي إن الصلاة جامعة ۔

سورج گرہن کے وقت اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہہ کر ندا کرنا۔

اسحاق، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام بن ابو سلام حبشی دمشقی، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف زہری سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو اِنَّ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃٌ کے لفظ سے ندا کی گئی۔

باب ۶۶۲ خطبة الإمام في الكسوف وقالت عائشة وأسماء خطب النبي صلى الله عليه وسلم

نمازِ کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا۔ حضرت عائشہ اور حضرت اسماء نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔

۹۸۵ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثني الليث عن عقيل عن ابن شهاب ح وحدثني أحمد بن صالح قال حدثنا عنبسة قال حدثنا يونس عن ابن شهاب قال حدثني عروة عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت خسفت الشمس في حياة النبي صلى الله عليه وسلم فخرج إلى المسجد فصف الناس وراءه فكبر فاقترأ رسول الله صلى الله عليه وسلم قراءة طويلة ثم كبر فركع ركوعا طويلا ثم قال سمع الله لمن حمده فقام ولم يسجد وقرأ قراءة طويلة هي أدنى من القراءة الأولى ثم كبر وركع ركوعا طويلا وهو أدنى من الركوع الأول ثم قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ثم سجد ثم قال في الركعة الآخرة مثل ذلك فاستكمل أربع ركعات في أربع سجدات وانجلت الشمس قبل أن ينصرف ثم قام فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال هما آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت أحد ولا لحياته فإذا رأيتموهما فافزعوا إلى الصلاة وكان يحدث كثير بن عباس أن عبد الله بن عباس كان يحدث يوم خسفت الشمس بمثل حديث عروة عن عائشة فقلت لعروة إن أخاك يوم خسفت الشمس بالمدينة لم يزد على ركعتين مثل الصبح قال أجل لأنه أخطأ السنة۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب ــــ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عروہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں سورج کو گرہن لگا تو آپ مسجد کی طرف نکلے اور لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے۔ پس تکبیر کہی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل قراءت پڑھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا۔ پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا۔ کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں کیا اور طویل قراءت پڑھی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ چنانچہ پورے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور نماز ختم کرنے سے پہلے سورج روشن ہو گیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں، کسی کی موت یا حیات سے انہیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم انہیں دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔ کثیر بن عباس نے بحوالہ حضرت عبد اللہ بن عباس اسی طرح سورج گرہن کے روز حدیث بیان کی جیسے حدیث عروہ بحوالہ حضرت عائشہ ہے۔ میں نے عروہ سے کہا کہ جب مدینہ منورہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ کے بھائی نے دو رکعتیں صبح کی نماز سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ فرمایا کہ ان سے سنت میں غلطی ہوئی۔

باب ۶۶۳ هل يقول كسفت الشمس أو خسفت وقال الله عز وجل وخسف القمر

سورج گرہن کو کسوف کہے یا خسوف جب کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ﴾ فرمایا ہے۔

۹۸۶ - حدثنا سعيد بن عفير قال حدثنا الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى يوم خسفت الشمس

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جب کہ سورج کو گرہن لگا۔ آپ کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی اور طویل قراءت پڑھی۔ پھر رکوع کیا تو طویل

ثُمَّ كَبَّرَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ ۔

بَابُ ٦٦٨ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عِبَادَهُ بِالْكُسُوفِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٩٨٧ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَارِثِ وَشُعْبَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَتَابَعَهُ مُوسَى عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَتَابَعَهُ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ ۔

بَابُ ٦٦٩ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ ۔

٩٨٨ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ

رکوع کیا پھر سر اٹھا کر "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہا اور اُسی طرح کھڑے رہے۔ پھر طویل قرأت پڑھی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا طویل لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر دو طویل سجدے کیے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر سلام پھیرا اور سورج روشن ہو گیا تھا۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے سورج اور چاند گرہن لگنے کے متعلق فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، کسی کی موت اور زندگی سے انہیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سورج گرہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اسے حضرت ابو موسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت کے سبب گرہن نہیں لگتا ہے۔ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے —— عبدالوارث اور خالد بن عبداللہ اور حماد بن سلمہ نے یونس کے طریق سے یہ ذکر نہیں کیا کہ ان کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ متابعت کی ہے موسیٰ نے مبارک سے، حسن سے، حضرت ابو بکرہ سے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اور متابعت کی اشعث نے حسن سے بھی کی ہے۔

سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے پناہ مانگنا۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودن کچھ مانگنے آئی تو اس نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کیا لوگوں کو اُن کی قبروں میں عذاب ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سے عذاب کی پناہ۔ پھر ایک صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے اور سورج کو گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت

مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

رات تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں حجروں کے درمیان سے گزرے پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے طویل قیام کیا، پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر اُٹھے اور سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر اُٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے، سجدہ کیا۔ فارغ ہو کر فرمایا جو اللہ نے چاہا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذابِ قبر سے پناہ مانگیں۔

بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي الْكُسُوفِ

۹۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا.

نمازِ کسوف میں لمبے سجدے کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سورج گرہن لگا تو اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہہ کر ندا کی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے، پھر کھڑے ہوئے تو ایک ہی رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کبھی اس سے طویل سجدے نہیں کیے۔

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ جَمَاعَةً

وَصَلَّى لَهُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ وَجَمَعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ

۹۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ

نمازِ کسوف باجماعت پڑھنا

اور حضرت ابن عباس نے لوگوں کو صفہ زمزم میں نماز پڑھائی اور علی بن عبداللہ بن عباس نے انہیں اکٹھا کیا اور حضرت ابن عمر نے نماز پڑھائی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سورج گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا گویا سورۃ البقرہ کی قرأت کے برابر، پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا پھر اُٹھے تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم

الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ
الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ
ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ
ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ
ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَ
الْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا
لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ
تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا
وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ
فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا
النِّسَاءَ قَالُوا بِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ
أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ
لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ
شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

پھر آپ نے لمبا قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے
کم تھا پھر سجدہ کیا اور فارغ ہو گئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ فرمایا
سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت یا حیات
کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگوں نے عرض کیا
کہ اے رسول اللہ ہم نے دیکھا آپ کوئی چیز لیتے دیکھا پھر ہم نے آپ کو
پیچھے ہٹتے دیکھا۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو ایک خوشہ پکڑنا چاہا اگر میں اُسے
لے آتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے اور مجھے جہنم دکھائی گئی تو میں نے
آج جیسا برا منظر کبھی نہیں دیکھا تھا اور میں نے دیکھا کہ اس میں زیادہ تر عورتیں
ہیں لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کس وجہ سے؟ فرمایا کہ اپنے
کفر کے باعث۔ عرض کی گئی کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا
کہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں۔ اگر ان میں سے کسی پر
سارے زمانے کے احسان کرو، پھر تم سے کوئی کمی ہو جائے تو کہے گی
میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے میرے ساتھ کوئی بھلائی کی ہو۔

ف: اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ نماز پڑھاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت اور دوزخ کا مشاہدہ بھی فرمایا اور ان کے حالات بھی مشاہدہ فرمائے۔ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ کی یہ شان ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی طرف توجہ ہو سکتی ہے۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ آپ کی نگاہیں جنت اور دوزخ تک پہنچ جاتی ہیں۔ آپ سے زمین و آسمان کی کونسی چیز چھپ سکتی ہے؟ اگر وسعتِ نگاہ شمال و جنوب، مشرق اور مغرب تک دیکھتی ہے جو جنت و دوزخ کی نسبت کچھ نہیں ہیں۔ تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ اقدس جنت کی ٹہنی تک پہنچ جاتا تھا تو زمین و آسمان کی کونسی چیز تک نہیں پہنچ سکتا۔ چوتھی بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کو جنت عطا فرما رکھی ہے ورنہ آپ تَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا اور لَوْ اَخَذْتُهٗ نہ فرماتے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابُ صَلٰوةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوْفِ۔

مردوں کے ساتھ عورتوں کا نمازِ کسوف پڑھنا۔

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس آئی جب کہ سورج کو گہن لگا ہوا تھا۔ لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا لوگوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ

فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ أَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي الْمَاءَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ قَالَ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ ۔

بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ ۔

۹۹۲ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ ۔

بَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ فِي الْمَسْجِدِ

۹۹۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کہا میں نے کیا بات ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا کیا کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اشارے سے ہاں کی۔ پس میں کھڑی رہی تو بیہوشی طاری ہونے لگی پس میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر وہ اس جگہ پر دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی فتنہ دجال جیسی یا اس کے قریب۔ نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے کونسی بات فرمائی۔ تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا کیا علم ہے۔ پس اگر وہ ایمان والا یا یقین والا ہوا معلوم نہیں حضرت اسماء نے کونسا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے پس ہم نے ان کی بات قبول کی اور ان پر ایمان لائے اور پیروی کی۔ اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا۔ ہمیں معلوم تھا کہ تو یقین والا ہے۔ مگر منافق یا شک کرنے والا ہوا معلوم نہیں حضرت اسماء نے کونسا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تو میں نے بھی وہی کہا۔

جو سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا پسند کرے۔

ربیع بن یحییٰ، زائدہ، ہشام، فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

مسجد میں نماز کسوف پڑھنا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودی عورت کچھ مانگنے کے لیے آئی تو اس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس سے پناہ دے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت سوار ہو کر نکلے تو سورج کو گرہن لگ گیا۔ آپ چاشت کے وقت لوٹے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے درمیان سے گزرے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے

وسلم بين ظهري الحجر ثم قام فصلى وقام الناس وراءه فقام قياما طويلا ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الأول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الأول ثم رفع فسجد سجودا طويلا ثم قام فقام قياما طويلا وهو دون القيام الأول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الأول ثم قام قياما طويلا وهو دون القيام الأول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الأول ثم سجد وهو دون السجود الأول ثم انصرف فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله أن يقول ثم أمرهم أن يتعوذوا من عذاب القبر

آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا تو طویل سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا جو پہلے سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا جو پہلے سجدوں سے کم تھا۔ جب فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

باب لا تنكسف الشمس لموت أحد ولا لحياته

کسی کی موت یا زندگی سے سورج کو گرہن نہیں لگتا

رواه أبو بكرة والمغيرة وأبو موسى وابن عباس وابن عمر

اسے حضرت ابو بکرہ، حضرت مغیرہ، حضرت ابو موسیٰ، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر نے روایت کیا ہے۔

۹۹۴ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن إسماعيل قال حدثني قيس عن أبي مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد ولا لحياته ولكنهما آيتان من آيات الله فإذا رأيتموهما فصلوا

مسدد، یحییٰ، اسماعیل، قیس، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ایسا دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

۹۹۵ - حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا هشام قال أخبرنا معمر عن الزهري وهشام بن عروة عن عروة عن عائشة قالت كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام النبي صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس فأطال القراءة ثم ركع فأطال الركوع ثم رفع رأسه فأطال القراءة وهي دون قراءته الأولى ثم ركع فأطال الركوع دون ركوعه الأول ثم رفع رأسه فسجد سجدتين ثم قام فصنع في الركعة الثانية مثل ذلك ثم قام فقال إن الشمس والقمر لا ينكسفان

گذشتہ سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ لمبی قرات کی پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو لمبی قرات کی اور یہ پہلی قرات سے کم تھی پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا تو دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ جب تم یہ دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔

لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُرِيهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ

بَابُ الذِّكْرِ فِي الْكُسُوفِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشٰى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ۔

سورج گرہن کے وقت ذکر کرنا۔ اسے حضرت ابن عباس نے روایت کیا۔

ابوبردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سورج گرہن ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں اٹھے ہوئے جیسے قیامت آگئی ہو۔ پس مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور نماز پڑھی بہت لمبے قیام اور رکوع اور سجدوں کے ساتھ، میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا، اور فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ جب تم ان کی کوئی بات دیکھو تو اللہ کے ذکر، دعا اور استغفار کی طرف دوڑا کرو۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ قَالَهُ أَبُو مُوسٰى وَعَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوا حَتّٰى يَنْجَلِيَ

سورج گرہن کے وقت دعا کرنا۔ اسے حضرت ابوموسیٰ اور حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس روز حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول خدا نے وفات پائی تو سورج گرہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کی موت کی وجہ سے گرہن لگا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ روشن ہو جائے۔

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَةِ الْكُسُوفِ أَمَّا بَعْدُ

وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ۔

امام کا خطبہ کسوف میں اما بعد کہنا

ابو اسامہ، ہشام، فاطمہ بنت منذر، حضرت اسماء نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پس آپ نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا اما بعد۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الْقَمَرِ

چاند گرہن میں نماز پڑھنا

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۔

محمود، سعید بن عامر، شعبہ، یونس، حسن سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ حَتَّى انْتَهٰى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذٰلِكَ أَنَّ ابْنًا لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ يُقَالُ لَهٗ إِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ ۔

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے یہاں تک کہ مسجد میں جلوہ افروز ہوئے۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو آپ نے ان کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور سورج روشن ہو گیا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت کے باعث گرہن نہیں لگتا۔ جب ایسا ہو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے۔ اور یہ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تھا تو بعض لوگوں نے یہ بات کہی تھی۔

بَابُ ۱۸ الرَّكْعَةُ الْأُوْلٰى فِي الْكُسُوْفِ أَطْوَلُ ۔

نماز کسوف میں پہلی رکعت زیادہ لمبی ہو۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ سَجْدَتَيْنِ الْأَوَّلُ الْأَوَّلُ أَطْوَلُ ۔

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز کسوف کی دو رکعتیں چار رکوعوں کے ساتھ پڑھیں اور پہلی رکعت زیادہ طویل تھی۔

بَابُ ۱۹ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوْفِ

نماز کسوف میں جہری قرأت کرنا

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهٗ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں قرأت جہر سے کی۔ جب قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ جب رکوع سے اٹھے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر نماز کسوف میں دوبارہ قرأت کی یعنی دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے۔ — اوزاعی وغیرہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو ایک منادی نے اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کے ساتھ

الشَّمْسُ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِثْلَهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ اَخُوكَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلّٰى اِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ اِذْ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ اَجَلْ اِنَّهُ اَخْطَاَ السُّنَّةَ تَابَعَهُ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْجَهْرِ ۔

نماز کی۔ آپ آگے بڑھے اور چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ عبد الرحمن بن نمر نے ابن شہاب سے اسی طرح سنا ہے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ سے کہا۔ آپ کے بھائی جان حضرت عبد اللہ بن زبیر نے کیا کیا کہ صبح کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھیں جب کہ انہوں نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھی۔ فرمایا کہ انہوں نے سنت میں غلطی کی۔ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حسین نے زہری سے جہر کے بارے میں۔

اَبْوَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

سجدۂ تلاوت کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ ۶۸۲ مَا جَاءَ فِي سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ وَسُنَّتِهَا ۔

قرآن کریم میں تلاوت کے سجدے اور ان کا سنت ہونا۔

۱۰۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ شَيْخٍ اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا فَرَاَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا ۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۂ والنجم پڑھی اور سجدہ کیا تو جو آپ کے ساتھ تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا مگر ایک بوڑھے نے کہ ایک مٹھی کنکر یا مٹی لے کر اسے پیشانی سے لگایا اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا تھا۔

بَابُ ۶۸۳ سَجْدَةِ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ ۔

سورۂ تنزیل میں سجدہ کا ہونا

۱۰۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْجُمُعَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ ۔

محمد بن یوسف، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں سورۂ الم تنزیل السجدہ اور هل اتی علی الانسان یعنی سورۂ الدہر پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۶۸۴ سَجْدَةِ صٓ ۔

سورۂ ص میں سجدے کا ہونا۔

۱۰۰۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ

سلیمان بن حرب اور ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے

قال حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن عكرمة عن ابن عباس قال ص ليس من عزائم السجود وقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يسجد فيها ۔

باب ۵۸۵ سجدة النجم قاله ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم ۔

۱۰۰۵ ۔ حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا شعبة عن أبي إسحاق عن الأسود عن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم قرأ سورة النجم فسجد بها فما بقي أحد من القوم إلا سجد فأخذ رجل من القوم كفا من حصى أو تراب فرفعه إلى وجهه وقال يكفيني هذا قال عبد الله فلقد رأيته بعد قتل كافرا ۔

باب ۵۸۶ سجود المسلمين مع المشركين والمشرك نجس ليس له وضوء وكان ابن عمر يسجد على غير وضوء ۔

۱۰۰۶ ۔ حدثنا مسدد قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم سجد بالنجم وسجد معه المسلمون والمشركون والجن والإنس ورواه إبراهيم بن طهمان عن أيوب ۔

باب ۵۸۷ من قرأ السجدة ولم يسجد

۱۰۰۷ ۔ حدثنا سليمان بن داود أبو الربيع قال حدثنا إسماعيل بن جعفر قال أخبرنا يزيد بن خصيفة عن ابن قسيط عن عطاء بن يسار أنه أخبره أنه سأل زيد بن ثابت فزعم أنه قرأ على النبي صلى الله عليه وسلم والنجم فلم يسجد فيها ۔

۱۰۰۸ ۔ حدثنا آدم بن أبي إياس قال حدثنا ابن أبي ذئب قال حدثنا يزيد بن عبد الله بن قسيط عن عطاء بن يسار عن زيد بن ثابت قال قرأت على النبي صلى الله عليه وسلم والنجم فلم يسجد فيها ۔

روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا سورۂ ص کا سجدہ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

سورۂ والنجم کا سجدہ

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم پڑھی تو سجدہ کیا اور لوگوں میں سے کوئی باقی نہ رہا مگر اس نے سجدہ کیا، مگر لوگوں میں سے ایک آدمی نے ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لے کر پیشانی سے لگالی اور کہا کہ میرے لیے کافی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ حالت کفر میں قتل کیا گیا تھا۔

مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے اس کا کوئی وضو نہیں

اور حضرت ابن عمر بغیر وضو بھی سجدہ کر لیا کرتے۔

مسدد، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم کا سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں نیز جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا — روایت کیا اسے ابراہیم بن طہمان نے ایوب سے۔

جس نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا

سلیمان بن داؤد ابو الربیع، اسماعیل بن جعفر، یزید بن خصیفہ، ابن قسیط، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور سورۂ والنجم پڑھی تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

آدم، ابن ابی ذئب، یزید بن عبداللہ بن قسیط، عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ والنجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

بَابُ ۶۸۸ سَجْدَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَمْ أَرَكَ تَسْجُدُ قَالَ لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ لَمْ أَسْجُدْ۔

سورۂ انشقاق میں سجدہ

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا سورۂ انشقاق پڑھی اور سجدہ کیا میں نے کہا اے ابوہریرہ کیا آپ نے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا؟ فرمایا اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا

بَابُ ۶۸۹ مَنْ سَجَدَ لِسُجُودِ الْقَارِئِ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِتَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَقَرَأَ عَلَيْهِ سَجْدَةً فَقَالَ اسْجُدْ فَإِنَّكَ إِمَامُنَا فِيهَا۔

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ۔

جس نے قاری کے سجدے کی وجہ سے سجدہ کیا۔

حضرت ابن مسعود نے حضرت تمیم بن حذلم سے فرمایا جو لڑکے تھے اور ان کے سامنے آیت سجدہ پڑھی کہ سجدہ کرو کیونکہ اس میں تم ہم سے آگے ہو۔

مسدد یحییٰ عبید اللہ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے سامنے ایسی سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہمارے بعض کو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہ ملتی۔

بَابُ ۶۹۰ ازْدِحَامِ النَّاسِ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ السَّجْدَةَ

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ فَنَزْدَحِمُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ۔

جب امام آیت سجدہ پڑھے تو لوگوں کی بھیڑ لگ جانا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیت سجدہ پڑھتے اور ہم آپ کے پاس ہوتے تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کرتے لیکن ہمارا اتنا ہجوم ہو جاتا کہ ہم میں سے بعض کو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی جس پر ہم سجدہ کرتے۔

بَابُ ۶۹۱ مَنْ رَأَى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوجِبِ السُّجُودَ

وَقِيلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الرَّجُلُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا كَأَنَّهُ لَا يُوجِبُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ سَلْمَانُ مَا لِهٰذَا غَدَوْنَا وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنِ اسْتَمَعَهَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَسْجُدُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ طَاهِرًا فَإِذَا سَجَدْتَ وَ

جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدۂ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا

حضرت عمران بن حصین سے کہا گیا کہ ایک آدمی آیت سجدہ سنے اور اس کے لیے نہ بیٹھے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ اس کے لیے بیٹھتا گویا اس پر واجب نہ ہوتا۔ حضرت سلمان نے فرمایا کہ ہم اس کے لیے نہیں آئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ اس پر سجدہ ہے جو سُنے۔ زہری نے کہا کہ سجدہ نہ کرے مگر جب باطہارت ہو۔ جب تم سجدہ کرو اور سفر میں نہیں بلکہ حضر میں ہو تو قبلہ کی جانب منہ کرو۔ اگر تم

لا يسجد وَأَنْتَ فِي حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَإِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ لَا يَسْجُدُ لِسُجُودِ الْقَاصِّ ٭

سوار ہو تو جدھر تمہارا منہ ہو خواہ کسی طرف ہو۔ اور سائب بن یزید قصہ گو سے آیت سجدہ سن کر سجدہ نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۰۱۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَبِيعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ عَمَّا حَضَرَ رَبِيعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُورَةِ النَّحْلِ حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا نَمُرُّ بِالسُّجُودِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُودَ إِلَّا أَنْ نَشَاءَ ٭

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابوبکر بن ابی ملیکہ، عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی، ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر تیمی۔ ابوبکر نے کہا ربیعہ بہترین لوگوں میں سے تھے۔ جب ربیعہ تیمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو وہ جمعہ کے روز منبر پر سورۂ نحل پڑھ رہے تھے۔ جب آیت سجدہ آئی تو نیچے اترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ جب اگلا جمعہ آیا تب بھی وہی سورت پڑھی پھر جب آیت سجدہ آئی تو فرمایا۔ اے لوگو! ہم سجدے سے گزرتے ہیں۔ جس نے سجدہ کیا تو اچھا کیا اور جو سجدہ نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور حضرت عمر نے سجدہ نہ کیا ـــــ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سجدے فرض نہیں کیے ہیں بلکہ یہ بات ہماری مرضی پر منحصر ہے۔

بَابُ ۹۱ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ فِي الصَّلَاةِ فَسَجَدَ بِهَا ٭

جس نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا۔

۱۰۱۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ ٭

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی۔ انھوں نے سورۂ انشقاق پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تھا لہٰذا ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ ان سے جا ملوں۔

بَابُ ۹۲ مَنْ لَمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِلسُّجُودِ مِنَ الزِّحَامِ ٭

جو بھیڑ کے باعث سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ پائے۔

۱۰۱۴ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے بعض کو تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہیں ملتی تھی۔

مَكَانَهُ مَوْضِعُ يَحْتَجِمُ ۔

أَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۶۹۴ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ وَكَمْ يُقِيمُ حَتّٰى يَقْصُرَ ۔

۱۰۱۵ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا ۔

۱۰۱۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا ۔

بَابُ ۶۹۵ الصَّلٰوةِ بِمِنًى ۔

۱۰۱۷ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا ۔

۱۰۱۸ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحٰقَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ۔

۱۰۱۹ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيلَ فِي ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ

نمازِ قصر کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قصر کے متعلق حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انیس روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے، لہٰذا ہم سفر میں انیس روز تک قصر کرتے رہتے ہیں اور جب زیادہ دن ہو جائیں تو پوری پڑھتے ہیں۔

یحییٰ بن ابو اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ دو دو رکعتیں پڑھتے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ میں نے کہا، آپ مکہ مکرمہ میں کچھ ٹھہرے؟ فرمایا کہ اس میں دس روز ٹھہرے۔

منیٰ میں نماز پڑھنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر کے ساتھ اور حضرت عثمان کے ابتدائی دورِ خلافت میں بھی، پھر وہ پوری پڑھنے لگے۔

ابوالولید، شعبہ، ابو اسحاق، حارثہ سے روایت ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالتِ امن کے اندر منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا، حضرت عثمان بن عفان نے ہمیں منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں، یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی گئی تو انہوں نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنے کے بعد فرمایا، میں نے

فاسترجع ثم قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين وصليت مع أبي بكر الصديق بمنى ركعتين وصليت مع عمر بن الخطاب بمنى ركعتين فليت حظي من أربع ركعات ركعتان متقبلتان.

باب ٦٩٤ كم أقام النبي صلى الله عليه وسلم في حجته.

١٠٢٠ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا وهيب قال حدثنا أيوب عن أبي العالية البراء عن ابن عباس قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه لصبح رابعة يلبون بالحج فأمرهم أن يجعلوها عمرة إلا من كان معه الهدي. تابعه عطاء عن جابر.

باب ٦٩٥ في كم يقصر الصلاة وسمى النبي صلى الله عليه وسلم السفر يوما وليلة

وكان ابن عمر وابن عباس يقصران ويفطران في أربعة برد وهي ستة عشر فرسخا.

١٠٢١ - حدثنا إسحاق قال قلت لأبي أسامة حدثكم عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تسافر المرأة ثلاثة أيام إلا مع ذي محرم.

١٠٢٢ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله قال أخبرني نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تسافر المرأة ثلاثا إلا معها ذو محرم. تابعه أحمد عن ابن المبارك عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم.

١٠٢٣ - حدثنا آدم قال حدثنا ابن أبي ذئب قال حدثنا سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تسافر مسيرة يوم وليلة ليس

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش! میں چار رکعتوں کی بجائے دو مقبول رکعتیں ہمارے حصے میں آجاتیں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوران حج کتنے روز قیام فرمایا۔

ابوالعالیہ براء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چوتھی ذی الحجہ کو تلبیہ کہتے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اسے عمرہ بنا لیا جائے مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ متابعت کی اس کی عطاء نے حضرت جابر سے۔

کتنی مسافت پر نماز قصر کرے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن رات کی مسافت کو سفر کا نام دیا ہے جبکہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس قصر کرتے اور روزہ چھوڑ دیتے چار برد کے سفر پر اور وہ سولہ فرسخ ہوتے ہیں۔

اسحاق، ابواسامہ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ — متابعت کی اس کی احمد، ابن مبارک، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

آدم، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک دن رات کا سفر کرے اور اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو —

سمعها منه تابعه يحيى بن ابي كثير وسهيل ومالك عن المقبري عن ابي هريرة .

باب ٦٩٨ يقصر اذا خرج من موضعه

وخرج علي بن ابي طالب فقصر وهو يرى البيوت فلما رجع قيل له هذه الكوفة قال لا حتى ندخلها .

١٠٢٤ - حدثنا ابو نعيم قال حدثنا سفيان عن محمد بن المنكدر وابراهيم بن ميسرة عن انس بن مالك قال صليت الظهر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة اربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين .

١٠٢٥ - حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا سفيان عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت الصلوة اول ما فرضت ركعتان فاقرت صلوة السفر واتمت صلوة الحضر قال الزهري فقلت لعروة ما بال عائشة تتم قال تاولت ما تاول عثمان .

باب ٦٩٩ يصلي المغرب ثلاثا في السفر

١٠٢٦ - حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني سالم عن عبد الله بن عمر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعجله السير في السفر يؤخر المغرب حتى يجمع بينها وبين العشاء قال سالم وكان عبد الله بن عمر يفعله اذا اعجله السير وزاد الليث قال حدثني يونس عن ابن شهاب قال سالم كان ابن عمر يجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة قال سالم واخر ابن عمر المغرب وكان استصرخ على امراته صفية بنت ابي عبيد فقلت له الصلوة فقال سر فقلت الصلوة فقال سر حتى سار ميلين او ثلثة ثم نزل فصلى ثم

متابعت کی ہے مالک یحیٰی بن ابی کثیر اور سہیل اور امام مالک مقبری نے حضرت ابوہریرہ سے۔

قصر کرے جب اپنی بستی سے نکل جائے۔ حضرت علی بن ابی طالب نے قصر پڑھی اور وہ گھروں کو دیکھ رہے تھے جب واپس لوٹے تو ان سے کہا گیا یہ کوفہ ہے۔ فرمایا کہ جب تک ہم داخل نہ ہو جائیں۔

محمد بن المنکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں نماز ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور نماز عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ پہلے پہل دو دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں۔ پس سفر کی نماز برقرار رہی اور حضر کی نماز پوری کر دی گئی۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ سے کہا۔ حضرت عائشہ کس طرح پوری پڑھا کرتی تھیں؟ فرمایا کہ انھوں نے تاویل کی جیسے حضرت عثمان نے تاویل کی تھی۔

سفر میں نماز مغرب کی تین رکعتیں پڑھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی منظور ہوتی تو مغرب میں تاخیر کرتے یہاں تک کہ اسے اور عشاء کو جمع کر لیتے۔ سالم کا بیان ہے کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو حضرت عبد اللہ بن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے ۔۔۔ لیث، یونس، ابن شہاب سے سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کر لیا کرتے۔ سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے مغرب میں تاخیر کی کیونکہ انھیں اپنی اہلیہ محترمہ یعنی حضرت صفیہ بنت ابو عبید کے سخت بیمار ہونے کی خبر ملی تھی میں نے ان سے کہا۔ نماز۔ فرمایا کہ چلتے رہو۔ پھر اس کے بعد نماز، فرمایا کہ چلتے رہو یہاں تک کہ دو یا تین میل چل کر اترے اور نماز پڑھی۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ای

قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتّٰى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتّٰى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ◆

طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ چلنے کی جلدی ہوتی۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ جب آپ کو چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کی اقامت کہہ کر نماز پڑھ لیتے۔ سلام پھیر کر کچھ دیر ٹھہرتے پھر عشاء کی اقامت ہوتی اور نمازِ عشاء کی دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر نمازِ عشاء کے بعد نوافل نہ پڑھتے یہاں تک کہ آدھی رات کو تہجد فرماتے۔

بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّوَابِّ وَحَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ ◆

سواری پر نوافل پڑھنا خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہو۔

۱۰۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ◆

علی بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہوتا۔

۱۰۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ ◆

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل سواری پر بغیر قبلہ رُخ بھی پڑھ لیا کرتے۔

۱۰۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ ◆

عبدالاعلیٰ ابن حماد، وُہیب، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سواری پر نماز پڑھ لیتے اور اُسی پر وتر پڑھ لیا کرتے اور بتاتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْإِيمَاءِ عَلَى الدَّابَّةِ ◆

سواری پر اشارے سے نماز پڑھنا

۱۰۳۰ - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِئُ وَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ ◆

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہوتا اور اشارہ کرتے۔ حضرت عبداللہ نے ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

بَابُ يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوبَةِ ◆

فرض نماز کے لیے سواری سے اُترنا

۱۰۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

رَبِيعَةَ أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُسَافِرٌ مَا يُبَالِي حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

[illegible] سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہوتا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نماز میں ایسا نہیں کیا کرتے تھے ــــ لیث، یونس، ابن شہاب سے مطلب نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مسافر ہوتے تو رات کے وقت سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے اور پڑھا کرتے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہوتا ــــ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفل نماز سواری پر پڑھ لیتے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہوتا اور اسی پر وتر بھی لیکن آپ فرض نماز اس (سواری) پر نہیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۳۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے مشرق کی طرف منہ کر کے جب فرض نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو سواری سے نیچے اتر آتے اور قبلہ کی جانب منہ فرما لیتے۔

ف: سواری پر نماز پڑھنے کے بارے میں چند باتیں یاد رکھنا ضروری ہے۔ (۱) نفل نماز چلتی ہوئی سواری پر ہو جاتی ہے خواہ سواری اونٹ، گھوڑا وغیرہ ہو یا ہوائی جہاز اور ریل گاڑی وغیرہ۔ اس صورت میں جدھر سواری کا منہ ہے ادھر منہ کر کے نماز پڑھے قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں۔ (۲) فرض نماز چلتی ہوئی سواری پر نہیں ہو سکتی، اس طرح ٹھہری ہوئی سواری پر ہو جاتی ہے لیکن قبلہ رخ ہونا ضروری ہے ورنہ سواری سے اتر کر نماز پڑھے۔ (۳) نماز وتر چلتی ہوئی سواری پر پڑھنے منسوخ ہیں۔ ان کا حکم اب فرضوں جیسا ہے (۴) اس حالت میں کیونکہ وتروں کا حکم فرضوں کے ساتھ اور غیر مؤکدہ نوافل کے ساتھ ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

پارہ — ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

۱۰۳۳ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ اسْتَقْبَلْنَا أَنَسًا حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ يَعْنِيْ عَنْ يَّسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ رَأَيْتُكَ تُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ رَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

گدھے پر نفل نماز پڑھنا

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال کیا جبکہ وہ شام سے آ رہے تھے پس ہم اُن سے عین التمر کے پاس ملے پس میں نے انہیں گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور ان کا منہ اس طرف تھا یعنی قبلہ سے بائیں جانب۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے آپ کو قبلہ رُخ کے علاوہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ کرتا ___ روایت کیا اسے ابن طہمان، حجاج، انس بن سیرین، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا

۱۰۳۴ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

جو سفر میں نماز کے بعد اور پہلے نوافل نہ پڑھے۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد، حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سفر کیا تو فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں رہا ہوں لیکن میں نے سفر کے دوران آپ کو نوافل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (۳۳: ۲۱)

۱۰۳۵ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِيْسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

عیسیٰ بن حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں تو آپ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اسی طرح کیا کرتے۔

بَابُ ۷۰۵ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ۔

جس نے سفر میں نماز کے بعد اور اس سے پہلے نوافل پڑھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۰۳۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَنْبَأَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ۔

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا ہمیں کسی ایک نے بھی نہیں بتایا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانۂ اقدس میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں میں نے آپ کو کوئی اور نماز اتنی ہلکی پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر رکوع اور سجدے پورے کیے ـــ لیث، یونس، ابن شہاب، عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر کے دوران رات کے وقت سواری کی پیٹھ پر نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اس کا رخ کسی طرف ہو جاتا۔

۱۰۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کی پیٹھ پر سر کے اشارے سے نوافل پڑھ لیا کرتے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہوتا اور حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ دوران سفر میں نفل پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا لہٰذا جو حضرات دوران سفر صرف فرضوں کا پڑھنا ضروری بتاتے ہیں کہ باقی نمازوں کی معافی کا اعلان کر دیتے ہیں ان کی بات درست نہیں ہے۔ دوران سفر بھی پوری نماز پڑھی جائے۔ ہاں اضطراری حالت میں نفل نماز ترک کی جا سکتی ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

بَابُ الْجَمْعِ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع کر لینا۔

۱۰۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے فرمایا جب آگے پہنچنے کی جلدی ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا کرتے ـــ ابراہیم بن طہمان، حسین معلم، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر کو جمع کر لیا کرتے جب جلدی میں ہوتے تو مغرب اور عشاء کو بھی جمع فرمایا کرتے ـــ حسین کی

يجمع بين صلاة الظهر والعصر إذا كان على ظهر سير ويجمع بين المغرب والعشاء. وعن حسين عن يحيى بن أبي كثير عن حفص بن عبيد الله بن أنس عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يجمع بين صلاة المغرب والعشاء في السفر وتابعه علي بن المبارك وحرب عن يحيى عن حفص عن أنس جمع النبي صلى الله عليه وسلم.

باب هل يؤذن أو يقيم إذا جمع بين المغرب والعشاء.

١٠٣٩ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني سالم عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أعجله السير في السفر يؤخر صلاة المغرب حتى يجمع بينها وبين العشاء قال سالم وكان عبد الله يفعله إذا أعجله السير ويقيم المغرب فيصليها ثلاثا ثم يسلم ثم قلما يلبث حتى يقيم العشاء فيصليها ركعتين ثم يسلم ولا يسبح بينهما بركعة ولا بعد العشاء بسجدة حتى يقوم من جوف الليل.

١٠٤٠ - حدثنا إسحاق قال حدثنا عبد الصمد قال حدثنا حرب قال حدثنا يحيى قال حدثني حفص بن عبيد الله بن أنس أن أنسا رضي الله عنه حدثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين هاتين الصلاتين في السفر يعني المغرب والعشاء.

باب يؤخر الظهر إلى العصر إذا ارتحل قبل أن تزيغ الشمس فيه ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

١٠٤١ - حدثنا حسان الواسطي قال حدثنا المفضل بن فضالة عن عقيل عن ابن شهاب عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه

بن ابی کثیر، حفص بن عبید اللہ بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں نماز مغرب اور نماز عشاء کو ملا لیا کرتے۔ متابعت کی ہے اس کی علی بن مبارک نے حرب، یحییٰ، حفص، حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمع فرمائیں۔

جب مغرب و عشاء کو جمع کریں تو کیا اذان و اقامت کہی جائے؟

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر کے دوران پہنچنے کی جلدی ہوتی تو نماز مغرب میں تاخیر کر لیتے یہاں تک کہ نماز مغرب اور نماز عشاء کو جمع کر لیتے ۔۔۔ سالم نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بھی ایسا ہی کرتے کہ جب پہنچنے کی جلدی ہوتی اور مغرب کی اقامت ہوتی تو تین رکعتیں پڑھتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرتے یہاں تک کہ عشاء کی اقامت کہی جاتی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور ان کے درمیان کوئی ایک رکعت بھی نہ پڑھتے اور نہ نماز عشاء کے بعد یہاں تک کہ آدھی رات کو قیام کرتے۔

اسحاق، عبد الصمد، حرب، یحییٰ، حفص بن عبید اللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ان دونوں نمازوں کو جمع فرمایا کرتے تھے یعنی نماز مغرب اور نماز عشاء کو۔

سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرنا ہو تو ظہر

کو عصر تک مؤخر کرے۔ اس سلسلے میں حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حسان واسطی، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو عصر کے

وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَإِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

وقت تک تاخیر کر لیتے پھر دونوں کو جمع کر لیتے اور جب ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

ف: چونکہ فرمانِ خداوندی ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ (۴: ۱۰۳) لہذا ہر نماز کا اس کے مقررہ وقت کے اندر پڑھنا ضروری ہے۔ ہاں حج کے موقع پر عرفات و مزدلفہ میں نمازوں کو ملانا ثابت ہے جو نقل صحیح کے تحت ہے باقی کسی وقت کسی ضرورت یا مجبوری کے تحت دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت میں ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ اس حدیث میں بھی یہی ہے کہ ظہر کی نماز اس کے آخری وقت میں پڑھی اور عصر کی نماز اس کے ابتدائی وقت میں ادا کی۔ گویا دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت کے اندر ادا کی گئیں۔ یہ نہیں ہوا کہ دونوں نمازوں کو ایک ہی نماز کے وقت کے اندر ادا کیا جاتا۔ اس سلسلے میں بعض علماء نے بڑی غلط فہمی پیدا کر رکھی ہے جس کو مٹانے کی غرض سے سرمایۂ ملت کے ایک نگہبان اور چودھویں صدی کے مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اس مسئلے کی بڑی محققانہ اور عدیم المثال تحقیق پیش کرتے ہوئے حاجز البحرین کے نام سے ایک تاریخی رسالہ لکھا تھا جو رسائل فتاویٰ رضویہ جلد دوم کے اندر موجود ہے۔

بَابٌ إِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرے تو نماز ظہر پڑھ کر سوار ہو۔

قتیبہ، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو نماز ظہر میں عصر کے وقت تک تاخیر کر لیتے۔ پھر اُترتے اور دونوں کو جمع کر لیتے۔ مگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نماز ظہر پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا۔

بیٹھ کر نماز پڑھنا

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانۂ اقدس میں نماز پڑھی اور شکایت کے باعث آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ۔

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَخُدِشَ

زہری سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا یا چھل گیا۔ ہم آپ کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر

شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُودًا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.

ہو گئے تو نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی بیٹھ کر پڑھی پھر فرمایا کہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ کہو۔

١٠٤٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَنْبَأَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَكَانَ مَبْسُورًا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ.

اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، حسین، عبداللہ بن بریدہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ـــ عبدالصمد، ان کے والد، حسین، ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بواسیر کی شکایت تھی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے متعلق پوچھا تو فرمایا، اگر کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اسے کھڑا ہونے والے کی نسبت نصف ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسے بیٹھ کر پڑھنے والے کی نسبت نصف ثواب ملے گا۔

بَابٌ ٧١١ صَلَاةِ الْقَاعِدِ بِالْإِيمَاءِ.

١٠٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَكَانَ رَجُلًا مَبْسُورًا وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ مَرَّةً عَنْ عِمْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ نَائِمًا عِنْدِي مُضْطَجِعًا هٰهُنَا.

بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنہیں بواسیر تھی اور ایک دفعہ ابو معمر نے فرمایا کہ حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ فرمایا اگر جو کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو کھڑا ہونے والے سے نصف ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے اسے بیٹھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نائماً سے مراد میرے نزدیک لیٹ کر ہے۔

بَابٌ ٧١٢ إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبٍ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَتَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ.

جب بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھ لے۔

عطاء نے فرمایا کہ اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے تو جدھر منہ ہو ادھر ہی پڑھ لے۔

١٠٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ

عبدان، عبداللہ، ابراہیم بن طہمان، حسین مکتب، ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا

بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ ۔

بَابٌ ١٣ إِذَا صَلّٰى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ أَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ شَاءَ الْمَرِيضُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا وَّرَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا ۔

١٠٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ ۔

١٠٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ سَجَدَ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَضٰى صَلٰوتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْظٰى تَحَدَّثَ مَعِي وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ ۔

بَابٌ ١٤ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ ۔

١٠٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ

کہ کھڑے ہو کر پڑھا کرو، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر، اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو کروٹ پر (یعنی لیٹ کر پڑھ لیا)۔

جب بیٹھ کر پڑھے پھر تندرستی یا مرض میں کمی محسوس کرے تو باقی نماز کو پوری کرے۔ حسن کا قول ہے کہ اگر مریض چاہے تو دو رکعتیں کھڑا ہو کر اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھے۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب عمر رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر قراءت کرتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس آیتوں کے قریب قراءت کر کے پھر رکوع میں جاتے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن یزید اور ابو النضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ، ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھے بیٹھے قراءت کرتے جب آپ کی قراءت میں سے تیس یا چالیس آیتوں کے قریب رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور انہیں کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو دیکھتے اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور اگر میں سوئی ہوئی ہوتی تو لیٹ جاتے۔

رات کو تہجد پڑھنا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھو، خاص تمہارے لیے زیادہ ہے (۱۷:۷۹)۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھنے کھڑے ہوتے تو کہتے: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے، تیرے لیے سب تعریفیں ہیں، آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہی تیرے لیے ہے، اور

[illegible]

باب فضل قيام الليل

[illegible]

[illegible]

[illegible] قیام کی فضیلت

[illegible]

بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

۱۰۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلَاةِ۔

رات کے قیام میں لمبے سجدے کرنا

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور یہی آپ کی نماز تھی۔ ان میں آپ سجدے اتنے لمبے کرتے جتنی دیر میں تم سے کوئی پچاس آیتیں پڑھ لے، اس سے پہلے کہ وہ اپنا سر اٹھائے اور آپ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے اور پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن حاضر بارگاہ ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دیتا۔

بَابُ تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ

۱۰۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ۔

۱۰۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَبَسَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَنَزَلَتْ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى۔

مریض کا قیام لیل کو ترک کرنا

ابونعیم، سفیان، اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک یا دو راتیں قیام نہ فرمایا۔

محمد بن کثیر، سفیان، اسود بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے حضرت جبریل علیہ السلام کچھ عرصہ رکے رہے تو قریش کی ایک عورت کہنے لگی۔ ان کا شیطان ان سے تنگ آگیا ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا نہ مکروہ جانا (۹۳: ۱ تا ۳)۔

بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ وَطَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْلَةً لِلصَّلَاةِ

۱۰۵۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کی نماز اور نوافل کی ترغیب دینا بغیر واجب قرار دیے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی علیہما السلام کو رات کی نماز کے لیے جگایا۔

ابن مقاتل، عبد اللہ، معمر، زہری، ہند بنت حارث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا۔ آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے ہیں اور کتنے خزانے اتارے گئے ہیں۔ ہے کوئی جو ان حجرے والیوں کو جگائے۔ دنیا میں کتنی ہی ملبوس ہونے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

ف: اس حدیث سے تین باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ فتنوں اور رحمتِ الٰہیہ کے خزانوں کو نازل ہوتے ہم دیکھ نہیں سکتے کیونکہ یہ نظر آنے والی چیزیں نہیں ہیں لیکن نگاہِ مصطفیٰ سے وہ بھی پوشیدہ نہیں اور آپ انہیں بھی نازل ہوتے ہوئے دیکھا کرتے تھے۔ دوسری بات یہ کہ شب بیداری آپ کو بہت مرغوب تھی جس کی آپ ترغیب دیا کرتے تھے۔ تیسری بات یہ کہ عورتیں اگر ایسا لباس پہنیں جس میں اُن کے جسم کی ہیئت نظر آئے خواہ باریک ہونے کے باعث یا تنگ ہونے کی وجہ سے تو وہ قیامت میں ننگی ہوں گی۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً فَقَالَ اَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِذَا شَاءَ اَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِيْنَ قُلْنَا ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات اُن کے اور فاطمہ علیہا السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے تو اٹھ جاتے ہیں۔ جب ہم نے یہ کہا تو آپ لوٹ گئے اور ہماری طرف بالکل توجہ نہ فرمائی۔ پھر میں نے سنا کہ آپ ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے۔ اور انسان سب سے بڑھ کر جھگڑالو ہے (۱۸:۵۴)

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَعْمَلَ بِهٖ خَشْيَةَ اَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَاِنِّيْ لَاُسَبِّحُهَا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی عمل کو ترک کر دیتے حالانکہ اس کا کرنا آپ کو محبوب ہوتا، اس ڈر سے کہ لوگ اس کام کو کریں گے تو ان پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ چاشت بالکل نہیں پڑھی (پابندی سے) لیکن میں اسے پڑھتی ہوں۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اگلی رات نماز پڑھی تو لوگ اور زیادہ ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات میں اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا۔ میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس آنے سے نہیں روکا مگر اس اندیشے نے کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔

ف: اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دو یا تین روز نماز مسجد میں پڑھی جس میں بعض صحابہ کرام بھی آپ کے پیچھے پڑھتے تھے۔ وہ نماز تہجد تھی یا ہے خواہ مخواہ نماز تراویح ثابت کرنے اور پھر تراویح کی آٹھ رکعتیں منوانے پر زور لگانا درست نہیں ہے۔ یہ ان حضرات کی ایسی کاوش ہے جس کی تائید ان لوگوں سے پہلے امت محمدیہ کے کسی فریق نے بھی نہیں کی۔ تراویح کا معاملہ الگ ہے جو اگرچہ سنت سے ثابت ہے لیکن اس کا مسجد میں باجماعت پڑھنا ہمیشہ پڑھنا اور بالاتفاق بیس رکعت پڑھنا یہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کی سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ وَالْفُطُوْرُ الشُّقُوْقُ انْفَطَرَتْ انْشَقَّتْ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قیام کہ پیروں پر ورم آ جاتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا یہاں تک کہ قدم مبارک پھٹ جاتے۔ اَلْفُطُوْرُ یعنی اَلشُّقُوْقُ جیسے اِنْفَطَرَتْ سے اِنْشَقَّتْ ہے۔

١٠٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُوْلُ أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے کھڑے ہوتے تو آپ کے پیروں یا پنڈلیوں پر ورم آ جاتا۔ آپ سے کہا جاتا تو فرماتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں!

بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

جو صبح کے وقت سو گئے

١٠٥٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیاری نماز حضرت داؤد علیہ السلام والی ہے اور سب سے پیارا روزہ صیام داؤد ہے۔ وہ نصف رات تک سوتے اور ایک تہائی رات قیام کرتے اور پھر چھٹا حصہ سوتے نیز وہ ایک روز روزہ رکھا کرتے اور ایک روز چھوڑ دیا کرتے۔

١٠٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ مَتٰى كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ يَقُوْمُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کون سا عمل زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کب قیام فرماتے؟ فرمایا کہ اس وقت قیام فرماتے جب مرغ کی اذان سنتے۔

١٠٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ

محمد بن سلام، ابوالاحوص سے روایت ہے کہ اشعث نے فرمایا۔ آپ جب مرغ کی اذان سنتے تو کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

تصلي.

١٠٩٢ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا إبراهيم بن سعد قال ذكر أبي عن أبي سلمة عن عائشة رضي الله عنها قالت ما ألفاه السحر عندي إلا نائما تعني النبي صلى الله عليه وسلم.

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد اپنے والد ماجد، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے وقت سحر آپ کو اپنے پاس نہیں پایا مگر سوئے ہوئے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔

باب ٢٢ من تسحر فلم ينم حتى صلى الصبح

جس نے سحری کھائی اور نہ سویا یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھی۔

١٠٩٣ - حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثنا روح قال حدثنا سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم وزيد بن ثابت رضي الله عنه تسحرا فلما فرغا من سحورهما قام نبي الله صلى الله عليه وسلم إلى الصلاة فصلى قلنا لأنس كم كان بين فراغهما من سحورهما ودخولهما في الصلاة قال قدر ما يقرأ الرجل خمسين آية.

یعقوب بن ابراہیم، روح، سعید، قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری کھائی۔ جب دونوں سحری کھا کر فارغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ ہم (قتادہ وغیرہ) نے حضرت انس سے کہا کہ ان کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز شروع کرنے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

باب ٢٣ طول القيام في صلاة الليل

رات کی نماز میں طویل قیام کرنا

١٠٩٤ - حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن الأعمش عن أبي وائل عن عبد الله رضي الله عنه قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة فلم يزل قائما حتى هممت بأمر سوء قلنا وما هممت قال هممت أن أقعد وأذر النبي صلى الله عليه وسلم.

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ برابر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں نے بُرا ارادہ کیا۔ ہم نے کہا کہ کیا ارادہ کیا؟ فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

١٠٩٥ - حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا خالد بن عبد الله عن حصين عن أبي وائل عن حذيفة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا قام للتهجد من الليل يشوص فاه بالسواك.

حفص بن عمر، خالد بن عبد اللہ، حصین، ابو وائل سے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کے تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کر لیا کرتے۔

باب ٢٤ كيف كان صلاة النبي صلى الله عليه وسلم وكم كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے؟

١٠٩٦ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن

ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لو۔

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ ۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، ابو جمرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی تھی یعنی رات میں۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔

اسحاق، عبید اللہ، اسرائیل، ابو حصین، یحییٰ بن وثاب، مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا، سات اور نو اور گیارہ رکعتیں، فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ ۔

عبید اللہ بن موسیٰ، حنظلہ، قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے جن میں وتر اور فجر کی دو رکعتیں بھی ہوتیں۔

ف: شروع میں وتر کے بارے میں یہی معمول تھا کہ تہجد کی نماز پڑھ کر اس کے ساتھ وتر کی ایک رکعت ملا کر سب کو وتر بنا لیا جاتا تھا۔ اس وقت دیگر نوافل کی طرح نماز وتر بھی نفلی نماز شمار ہوتی تھی۔ اسی لیے وتر کی رکعتیں روایات میں مختلف آئی ہیں۔ اس روایت کی رو سے وتر کی تین رکعتیں ثابت ہوئیں یعنی تہجد کی آٹھ رکعتیں، وتر کی تین رکعتیں اور سنت فجر کی دو رکعتیں۔ آخر میں وتر کی نماز نفل نہیں بلکہ فرض سے ملحق یعنی واجب قرار پائی اور وتر کی تین رکعتیں پڑھی جاتی تھیں، جیسا کہ دیگر روایات سے ثابت ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ۔

بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَنَوْمِهِ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا وَقَوْلِهِ عَلِمَ أَنْ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کو قیام کرنا اور سونا اور جو رات کے قیام سے منسوخ ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے جھرمٹ مارنے والے، رات میں قیام فرماؤ سوا کچھ رات کے، آدھی رات یا اس سے کچھ کم کر دو یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو، بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔ بے شک رات کا اٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے، بے شک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں ——— اُسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو!

لَنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَاَعْظَمَ اَجْرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَشَأَ قَامَ بِالْحَبَشِيَّةِ وِطَاءً قَالَ مُوَاطَاةً الْقُرْاٰنِ اَشَدُّ مُوَافَقَةً لِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَقَلْبِهِ لِيُوَاطِئُوْا لِيُوَافِقُوْا ۔

تم ساعات کا شمار نہ کر سکو گے تو اللہ نے تم پر مہربانی فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو۔ اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے، اللہ کا فضل تلاش کرتے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے۔ تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ناشئۃ حبشی زبان میں قیام کو کہتے ہیں اور وطاء سے مراد مواطاۃ القرآن یعنی کان آنکھ اور دل سے زیادہ موافقت رکھنے والا۔ لِيُوَاطِئُوْا سے لِيُوَافِقُوْا مراد ہے۔

۱۰۷۰ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَا يَصُوْمَ مِنْهُ وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ ۔

حمید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مہینے میں روزہ چھوڑتے تو ہم گمان کرتے کہ اس مہینے میں روزہ نہیں رکھیں گے اور روزہ رکھنے لگتے تو ہم گمان کرتے کہ آپ اس میں سے ایک دن بھی نہیں چھوڑیں گے اور تم اگر آپ کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اور اگر سویا ہوا دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے ۔ متابعت کی اس کی سلیمان اور ابو خالد الاحمر نے حمید سے۔

بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلٰى قَافِيَةِ الرَّأْسِ اِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ ۔

جب رات کو نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدی پر گرہ لگا دینا۔

۱۰۷۱ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ ۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہ لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک مارتا ہے کہ سو جا ابھی بہت رات باقی ہے۔ اگر وہ جاگ اٹھے اور اللہ کو یاد کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور صبح کے وقت وہ خوش و خرم اور ہشاش بشاش ہوتا ہے ورنہ صبح کے وقت طبیعت اچاٹ اور افسردہ ہوتا ہے۔

۱۰۷۲ ـ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ ۔

مؤمل بن ہشام، اسماعیل، عوف، ابو رجاء، اسماعیل، عوف، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب کے بارے میں فرمایا: جس کا سر پتھر سے کچلا جائے تو وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو یاد کرتا ہے اور پھر اُسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا ہے۔

بَابٌ ۲۶ إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ ۔

جو نماز پڑھے بغیر سو جائے تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

۱۰۷۳ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ ۔

مسدد، ابو الاحوص، منصور، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک شخص کا ذکر ہوا تو کہا گیا کہ وہ ہمیشہ صبح تک سویا رہتا ہے اور نماز کے لیے نہیں اٹھتا۔ فرمایا کہ اس کے کانوں میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

بَابٌ ۲۷ الدُّعَاءِ وَالصَّلٰوةِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَقَالَ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ أَيْ مَا يَنَامُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۔

رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا۔

ارشاد ربانی ہے: "وہ رات کو کم سوتے ہیں" یہاں یَہْجَعُوْن کا ترجمہ ہے "وہ سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں"۔

۱۰۷۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ ۔

عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ، ابو عبد اللہ اغر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے جب کہ رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے کہ اس کی دعا کو قبول کروں۔ ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ اسے دوں۔ ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اُسے بخش دوں۔

بَابٌ ۲۸ مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا آخِرَهُ وَقَالَ سَلْمَانُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ قُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ ۔

جو رات کے پہلے حصے میں سوئے اور آخری میں جاگے

حضرت سلمان نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: سو جاؤ۔ اور جب رات کا آخری حصہ ہوا تو کہا: کھڑے ہو جاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا۔

۱۰۷۵۔ حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ و حدثنی سلیمان قال حدثنا شعبۃ عن ابی اسحاق عن الاسود قال سالت عائشۃ رضی اللہ عنہا کیف صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل قالت کان ینام اولہ ویقوم اخرہ فیصلی ثم یرجع الی فراشہ فاذا اذن المؤذن وثب فان کان بہ حاجۃ اغتسل والا توضا وخرج۔

ابوالولید، شعبہ، سلیمان، شعبہ، ابواسحاق، اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ حضور پہلے حصے میں سوتے اور آخری حصے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ پھر اپنے بستر کی طرف لوٹتے جب مؤذن اذان کہتا تو اٹھتے اور اگر حاجت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے تشریف لے جاتے۔

باب ۲۹۔ قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رمضان وغیرہ میں رات کا قیام۔

۱۰۷۶۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ اخبرہ انہ سال عائشۃ رضی اللہ عنہا کیف کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلاثا قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ اتنام قبل ان توتر فقال یا عائشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سعید بن ابوسعید مقبری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کے ادا کرنے کی خوبصورتی اور لمبائی کے متعلق کچھ نہ پوچھو پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا۔ اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

ف: اس حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہجد کی زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں پڑھی ہیں اور ان کے بعد تین رکعتیں پڑھتے جو نماز وتر ہوتی تھی۔ اس تہجد کی آٹھ رکعتوں کو تراویح بتانا سراسر مغالطہ ہے۔ یہ آٹھ رکعتیں تو رمضان اور غیر رمضان ہر مہینوں میں پڑھی جاتی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معمول بنا کر نماز تراویح تو پڑھی یا پڑھائی ہی نہیں ہے۔ نیز یہ بات بھی اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ سوتے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل نہیں سوتا تھا یعنی آپ خواب کی حالت میں بھی اپنے اور امت کے حالات سے بے خبر نہیں ہوتے تھے۔ لہٰذا بیداری کے اوقات کا تو پوچھنا ہی کیا۔ معلوم ہوا کہ آپ ہر حالت میں شان یکتائی رکھتے تھے یعنی آپ کی ہر حالت ہی نرالی تھی۔

۱۰۷۷۔ حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا یحیی بن سعید عن ہشام قال اخبرنی ابی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرا فی شیء من صلوۃ اللیل جالسا حتی

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام کے والد ماجد نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کی نماز میں ذرا بھی قرأت بیٹھ کر پڑھتے مگر جب زیادہ عمر ہو گئی تو بیٹھ کر قرأت کرنے لگے اور جب

إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ۔

کی صورت سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو انہیں کھڑے ہو کر پڑھتے اور پھر رکوع کرتے۔

بَابُ ۳۱ فَضْلِ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَفَضْلِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْوُضُوءِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

باب رات دن با وضو رہنے کی فضیلت اور رات دن میں وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ دَفَّ نَعْلَيْكَ يَعْنِي تَحْرِيكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے نماز فجر کے وقت فرمایا، اے بلال مجھے اپنا وہ امید افزا عمل بتاؤ جو تم نے اپنے دور اسلام میں کیا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے نزدیک تو امید افزا ایسا کوئی عمل نہیں ہے سوائے اس کے کہ رات یا دن کی کسی بھی ساعت کے اندر میں نے وضو کیا تو اس کے ساتھ نماز ضرور پڑھتا ہوں جس کا پڑھنا میرے لیے لکھا جا چکا ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ دَفَّ نَعْلَيْكَ سے جوتوں کی حرکت مراد ہے۔

بَابُ ۳۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ

باب عبادت میں جو مشقت اٹھانا مکروہ ہے

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَبْلُ قَالُوا هَذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ، قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ تُذْكَرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو دو ستونوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی تھی۔ فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ رسی زینب کی ہے، جب تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹک جاتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھول دو، تم میں سے جو بھی نماز پڑھے تو اپنی خوشی سے پڑھے اور جب تھک جائے تو بیٹھ رہے۔ ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا، یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ فلاں عورت ہے جو رات کو نہیں سوتی اور ان کی نماز کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ جانے دو، تم پر وہی اعمال ہیں جن کی تمہیں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم اکتا نہ جاؤ۔

بَابُ ۳۳ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب جو رات کو قیام کرتا ہو تو پھر اسے ترک کر دینا

لِمَنْ كَانَ يَقُوْمُهُ ۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ وَقَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعِشْرِيْنَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ۔

مکروہ ہے۔

عباس بن حسین، مبشر، اوزاعی، محمد بن مقاتل ابو الحسن، عبداللہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ پہلے رات کو قیام کیا کرتا تھا اور پھر رات کو قیام کرنا ترک کر دیا — ابن ابی العشرین، اوزاعی، یحییٰ، عمر بن حکم بن ثوبان سے روایت ہے کہ مجھ سے ابو سلمہ نے اسی طرح حدیث بیان کی — اور متابعت کی ہے اس کی عمرو بن ابی سلمہ نے اوزاعی سے۔

بَابٌ ۲۳

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قُلْتُ إِنِّيْ أَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ ۔

عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا

ابو العباس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، مجھے بتایا گیا ہے کہ تم رات کو قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ عرض گزار ہوا کہ واقعی میں ایسا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ جب تم یہ کرتے ہو تو تمہاری آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور تمہاری طبیعت میں سستی پڑ جائے گی، جب کہ تم پر اپنی جان اور اپنے گھر والوں کا بھی حق ہے لہٰذا روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو، قیام کرو اور سویا بھی کرو۔

بَابٌ ۲۴ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى ۔

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُنَادَةُ بْنُ أَبِيْ أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت

جنادہ بن ابی امیہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رات کو اٹھے اور کہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ پاک ہے اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، اللہ بہت بڑا ہے اور نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ، پھر کہے، اے اللہ

بالله ثم قال اللهم اغفر لي أو دعا استجيب فإن توضأ قبلت صلاته .

۱۰۸۳ ـ حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب أخبرني الهيثم بن أبي سنان أنه سمع أبا هريرة رضي الله عنه وهو يقص في قصصه وهو يذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أخا لكم لا يقول الرفث يعني بذلك عبد الله بن رواحة .

وفينا رسول الله يتلو كتابه ۔ إذا انشق معروف من الفجر ساطع
أرانا الهدى بعد العمى فقلوبنا ۔ به موقنات أن ما قال واقع
يبيت يجافي جنبه عن فراشه ۔ إذا استثقلت بالمشركين المضاجع

تابعه عقيل وقال الزبيدي أخبرني الزهري عن سعيد والأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه .

۱۰۸۴ ـ حدثنا أبو النعمان قال حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال رأيت على عهد النبي صلى الله عليه وسلم كأن بيدي قطعة إستبرق فكأني لا أريد مكانا من الجنة إلا طارت إليه ورأيت كأن اثنين أتياني أرادا أن يذهبا بي إلى النار فتلقاهما ملك فقال لم ترع خليا عنه فقصت حفصة على النبي صلى الله عليه وسلم إحدى رؤياي فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل فكان عبد الله رضي الله عنه يصلي من الليل وكانوا لا يزالون يقصون على النبي صلى الله عليه وسلم الرؤيا أنها في الليلة السابعة من العشر الأواخر فقال النبي صلى الله عليه وسلم أرى رؤياكم قد تواطأت في العشر الأواخر فمن كان متحريها فليتحرها من العشر الأواخر .

باب المداومة على ركعتي الفجر

۱۰۸۵ ـ حدثنا عبد الله بن يزيد قال حدثنا سعيد هو ابن أبي أيوب قال حدثني جعفر بن ربيعة عن عراك

پھر جو کچھ بھی دعا کرے تو قبول کی جائے گی اور اگر وضو کرے اور نماز پڑھے تو قبول کی جائے گی۔

ہیثم بن ابو سنان سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جب کہ وہ واقعات بیان کر رہے تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کر رہے تھے اور کہا کہ تمہارے بھائی حضرت عبداللہ بن رواحہ لغو بات نہیں کہتے شعر:

ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اس کی کتاب پڑھتے ہیں جب کہ صبح صادق طلوع ہو جاتا ہے۔ انھوں نے گمراہی کے بعد ہدایت دکھائی تو ہمارے دل یقین رکھتے ہیں کہ انھوں نے جو فرمایا وہ واقع ہونے والا ہے۔ رات گزارتے ہیں تو بستر سے پہلو الگ رکھتے ہیں جب کہ مشرکوں کو بستر بوجھل کر دیتے ہیں۔ متابعت کی ہے عقیل نے، اور زبیدی کا قول ہے کہ زہری، سعید اور اعرج نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر خواب میں دیکھا گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ٹکڑا ہے۔ گویا جنت میں جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اڑا کر لے جاتا ہے اور میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے جو مجھے جہنم کی طرف لے جانے لگے۔ انھیں ایک فرشتہ ملا اور کہا، ڈرو نہیں، اسے چھوڑ دو۔ پس حضرت حفصہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرا ایک خواب بیان کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عبداللہ اچھا آدمی ہے کاش رات کو نماز پڑھا کرے۔ پس حضرت عبداللہ رات کو نماز پڑھنے لگے اور لوگ برابر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے خواب بیان کرتے کہ وہ شب قدر آخری عشرے کی ساتویں رات ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں دیکھتا ہوں کہ آخری عشرے کے متعلق تمہارے خوابوں میں مطابقت ہے۔ پس جو اسے تلاش کرنا چاہے وہ آخری عشرے میں تلاش کرے۔

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی کرنا

عبداللہ بن یزید، سعید بن ابو ایوب، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

حدثني مالك عن أبي سلمة عن عائشة رضي الله عنها قالت صلى النبي صلى الله عليه وسلم العشاء ثم صلى ثماني ركعات وركعتين جالسا وركعتين بين النداءين ولم يكن يدعهما أبدا.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھی۔ پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں بیٹھ کر اور دو رکعتیں (فجر کی) اذان و اقامت کے درمیان۔ انہیں آپ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

باب ٣٦ الضجعة على الشق الأيمن بعد ركعتي الفجر.

فجر کی دو رکعتوں کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا

١٠٨٦ - حدثنا عبد الله بن يزيد قال حدثنا سعيد بن أبي أيوب قال حدثني أبو الأسود عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا صلى ركعتي الفجر اضطجع على شقه الأيمن.

عبداللہ ابن یزید، سعید بن ابی ایوب، ابو الاسود، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔

باب ٣٧ من تحدث بعد الركعتين ولم يضطجع.

جو دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرے اور نہ لیٹے۔

١٠٨٧ - حدثنا بشر بن الحكم قال حدثنا سفيان قال حدثني سالم أبو النضر عن أبي سلمة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا صلى فإن كنت مستيقظة حدثني وإلا اضطجع حتى يؤذن بالصلوة.

بشر بن حکم، سفیان، سالم ابو النضر، ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے اور میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے یہاں تک کہ نماز کے لیے بلائے جاتے۔

باب ٣٨ ما جاء في التطوع مثنى مثنى

ويذكر ذلك عن عمار وأبي ذر وأنس وجابر بن زيد وعكرمة والزهري رضي الله عنهم وقال يحيى بن سعيد الأنصاري ما أدركت فقهاء أرضنا إلا يسلمون في كل اثنتين من النهار.

نوافل کی دو دو رکعتیں پڑھنے کا بیان۔ حضرت عمار، حضرت ابوذر، حضرت انس، جابر بن زید، عکرمہ اور زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی منقول ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے فرمایا کہ میں نے اپنی سرزمین کے فقہاء کو نہیں پایا مگر وہ دن میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے۔

١٠٨٨ - حدثنا قتيبة قال حدثنا عبد الرحمن بن أبي الموالي عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الأمور كما يعلمنا السورة من القرآن يقول إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کاموں میں استخارہ کرنا سکھایا کرتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔ فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر یوں کہے: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں، اور تیری قدرت

مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ۔

کے سبب طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو ہی چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے آخری معاملے یا انجام کار میں میرے لئے بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرما دے اور میرے لئے آسان کر دے پھر اس میں میرے لئے برکت دے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے آخری معاملے یا انجام کار میں میرے لئے برا ہے تو اسے مجھ سے دور رکھ اور مجھے اس سے دور رکھ اور میرے لئے بھلائی مقدر فرما جہاں کہیں ہو، پھر مجھے راضی کر دے۔ فرمایا اور اپنی حاجت کا نام لے۔

ف: ہر اہم کام سے پہلے استخارہ کرنا سنت ہے۔ یعنی اللہ سے مشورہ لینا ہے۔ چار رکعت نفل پڑھنے کے بعد مذکورہ دعا پڑھی جاتی ہے اور نماز استخارہ پڑھنے والا اس دعا کے بعد بارگاہ خداوندی میں اپنی حاجت عرض کرے۔ اللہ رب العزت اس کی رہنمائی فرمائے گا۔ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ۔

مکی بن ابراہیم، عبد اللہ بن سعید، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی، حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر تشریف لے گئے۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ۔

ابن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں جمعہ کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

بن دینار قال سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یخطب اذا جاء احدکم والامام یخطب او قد خرج فلیصل رکعتین۔

سے روایت ہے کہ خطبہ دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا نکل آیا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

۱۰۹۳۔ حدثنا ابو نعیم قال حدثنا سیف سمعت مجاہدا یقول اتی ابن عمر رضی اللہ عنہما فی منزلہ فقیل لہ ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد دخل الکعبۃ قال فاقبلت فاجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج واجد بلالا عند الباب قائما فقلت یا بلال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ قال نعم قلت فاین قال بین ہاتین الاسطوانتین ثم خرج فصلی رکعتین فی وجہ الکعبۃ قال ابو عبد اللہ قال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ اوصانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم برکعتی الضحی وقال عتبان غدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر رضی اللہ عنہ بعد ما امتد النہار وصففنا وراءہ فرکع رکعتین۔

مجاہد سے روایت ہے کہ کوئی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رہائش گاہ پر گیا اور انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لا چکے تھے میں نے حضرت بلال کو دروازے کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے کہا اے بلال کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ کہا ہاں۔ میں نے کہا۔ کہاں؟ کہا کہ ان دونوں ستونوں کے درمیان پھر باہر تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی ــــ امام ابو عبد اللہ (بخاری) کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نماز چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی۔ حضرت عتبان نے فرمایا۔ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر میرے پاس تشریف لائے جبکہ دن چڑھ چکا تھا۔ ہم نے ایک صف باندھی اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

باب الحدیث یعنی بعد رکعتی الفجر

فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا۔

۱۰۹۴۔ حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال ابو النضر حدثنی ابی عن ابی سلمۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین فان کنت مستیقظۃ حدثنی والا اضطجع قلت لسفیان فان بعضہم یرویہ رکعتی الفجر قال سفیان ہو ذاک۔

ابو سلمہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔ میں نے سفیان سے کہا بعض راوی انہیں فجر کی دو رکعتیں بتاتے ہیں؟ فرمایا کہ یہی بات ہے۔

باب تعاہد رکعتی الفجر ومن سماہما تطوعا

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے انہیں نفل کہا۔

۱۰۹۵۔ حدثنا بیان بن عمرو قال حدثنا یحیی بن سعید قال حدثنا ابن جریج عن عطاء عن عبید بن عمیر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شیء من النوافل اشد منہ

بیان بن عمرو، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں سے کسی اور نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں کیا کرتے تھے۔

تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ٭

بَابُ ۴۲۱ مَا يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ٭

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ٭

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهِ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ

بَابُ ۴۲۲ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ ٭

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِي بَيْتِهِ. قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ تَابَعَهُ كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا تَابَعَهُ كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ ٭

فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ پھر جب اذان سنتے تو صبح کی دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھا کرتے۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن عبد الرحمن، ان کی پھوپھی جان عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم —— احمد بن یونس، زہیر، یحیٰ بن سعید، محمد بن عبد الرحمن، عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے ان دو رکعتوں کو ہلکی پھلکی پڑھتے یہاں تک کہ میں کہتی، کیا صرف سورۂ فاتحہ کے ساتھ پڑھی ہیں!

فرض نمازوں کے بعد نوافل

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں جمعہ کے بعد اور مغرب و عشاء کی اپنے گھر میں —— ابن ابی الزناد، موسیٰ بن عقبہ، نافع نے بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ: روایت کی۔ متابعت کی اس کی کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع سے۔ انہوں نے حضرت ابن عمر سے، فرمایا کہ مجھ سے میری بہن حضرت حفصہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر طلوع ہو جانے کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پڑھا کرتے اور اس وقت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں داخل نہیں ہوا کرتا۔ اس کی متابعت کی ہے کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع سے اور ابن ابی الزناد، موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ روایت کیا ہے۔

باب من لم يتطوع بعد المكتوبة

جو فرض نمازوں کے بعد نوافل نہ پڑھے

١٠٩٩ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان عن عمرو قال سمعت أبا الشعثاء جابرا قال سمعت ابن عباس رضي الله عنهما قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانيا جميعا وسبعا جميعا قلت يا أبا الشعثاء أظنه أخر الظهر وعجل العصر وعجل العشاء وأخر المغرب قال وأنا أظنه .

ابو الشعثاء جابر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آٹھ رکعتیں اکٹھی اور سات رکعتیں اکٹھی۔ میں عرض گزار ہوا اے ابو الشعثاء! میرے خیال میں ظہر کے اندر تاخیر اور عصر میں جلدی کی ہوگی نیز عشاء میں جلدی کی اور مغرب میں تاخیر کی ہوگی؟ فرمایا کہ میرا بھی یہی گمان ہے۔

باب صلاة الضحى في السفر .

سفر میں نماز چاشت پڑھنا

١١٠٠ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن شعبة عن توبة عن مورق قال قلت لابن عمر رضي الله عنهما أتصلي الضحى قال لا قلت فعمر قال لا قلت فأبو بكر قال لا قلت فالنبي صلى الله عليه وسلم قال لا إخاله .

مورق سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ نماز چاشت پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا حضرت عمر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ حضرت ابوبکر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ فرمایا کہ میرے خیال میں وہ بھی نہیں۔

١١٠١ - حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عمرو بن مرة قال سمعت عبد الرحمن بن أبي ليلى يقول ما حدثنا أحد أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى غير أم هانئ فإنها قالت إن النبي صلى الله عليه وسلم دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل وصلى ثماني ركعات فلم أر صلاة قط أخف منها غير أنه يتم الركوع والسجود .

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ہم سے کسی نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ انھوں نے فرمایا کہ فتح مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئے، آپ نے غسل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو اس سے ہلکی نماز پڑھتے ہرگز نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ آپ نے رکوع اور سجدے پورے کیے تھے۔

باب من لم يصل الضحى ورآه واسعا .

جو نماز چاشت نہ پڑھے اور اس میں وسعت جانے۔

١١٠٢ - حدثنا آدم قال حدثنا ابن أبي ذئب عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم سبح سبحة الضحى وإني لأسبحها .

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں پڑھتی ہوں۔

باب صلاة الضحى في الحضر

قاله عتبان بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم .

حالت حضر میں نماز چاشت پڑھنا۔

اسے عتبان بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۱۰۳ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ هُوَ ابْنُ فَرُّوْخَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى اَمُوْتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّصَلٰوةِ الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ ۔

ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے میرے خلیل اور حبیب دو عالم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے کہ مرتے دم تک انہیں نہ چھوڑوں۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، نماز چاشت پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔

۱۱۰۴ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ ضَخْمًا لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ اِلٰى بَيْتِهٖ وَنَضَحَ لَهٗ طَرَفَ حَصِيْرٍ بِمَاءٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ جَارُوْدٍ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى فَقَالَ مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰى غَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ۔

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا کہ انصار میں ایک بھاری جسم کا آدمی تھا وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میں آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ پس اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر بلایا اور آپ کے لیے چٹائی کے ایک سرے پر پانی چھڑکا، تو آپ نے اس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ فلاں بن فلاں بن جارود نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز چاشت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اس روز کے علاوہ میں نے کبھی آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

نماز ظہر سے پہلے دو رکعتیں

۱۱۰۵ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ كَانَتْ سَاعَةً لَّا يُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد کر رکھی ہیں یعنی دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور اس وقت کوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں داخل نہیں ہوا کرتا تھا لیکن مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ جب فجر طلوع ہوتی اور مؤذن اذان کہتا تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۰۶ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ تَابَعَهُ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَّعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ ۔

محمد بن منتشر کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے ـــــ متابعت کی اس کی ابن ابو عدی اور عمرو نے شعبہ سے

بَابُ ۳۸ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

ابو معمر، عبدالوارث، حسین، ابن بریدہ، حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھا کرو۔ تیسری دفعہ فرمایا کہ جو چاہے۔ یہ ناپسند فرماتے ہوئے کہ کہیں لوگ اسے سنت قرار دے لیں۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ أَلَا أُعْجِبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ۔

مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے کہ میں حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ کیا آپ کو ابو تمیم کی بات حیران نہیں کرتی کہ وہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔ حضرت عقبہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اب آپ کو کیا چیز روکتی ہے؟ فرمایا کہ مشغولیت (روکتی ہے)۔

بَابُ صَلٰوةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً ذَكَرَهُ أَنَسٌ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نوافل باجماعت پڑھنا۔ اسے حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ فَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بِبَنِي سَالِمٍ وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي مِنْ بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ فَغَدَا عَلَيَّ

حضرت محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ میرے اور ان کے درمیان ایک نالہ حائل تھا اور جب بارشیں ہو جاتیں تو میرے لیے مسجد تک جانا دشوار ہو جاتا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری نظر کمزور ہے اور وہ نالہ جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے جب بارشیں آتی ہیں تو بہنے لگتا ہے اور میرے لیے اس کو عبور کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ اس جگہ کو میں نماز کی جگہ بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا کروں گا۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن چڑھے تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مانگی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ پس میں نے ایک جگہ کی

رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر رضي الله عنه
حين ما اشتد النهار فاستأذن رسول الله صلى الله
عليه وسلم فأذنت له فلم يجلس حتى قال أين تحب
أن أصلي من بيتك فأشرت له إلى المكان الذي
أحب أن أصلي فيه فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم
فكبر وصففنا وراءه فصلى ركعتين ثم سلم وسلمنا
حين سلم فحبسته على خزيرة يصنع له فسمع أهل
الدار رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي فثاب
رجال منهم حتى كثر الرجال في البيت فقال رجل
ما فعل مالك لا أراه فقال رجل منهم ذاك
منافق لا يحب الله ورسوله فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تقل ذاك ألا تراه قال لا إله إلا
الله يبتغي بذلك وجه الله فقال الله ورسوله أعلم
أما نحن فوالله لا نرى وده ولا حديثه إلا إلى
المنافقين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن
الله قد حرم على النار من قال لا إله إلا الله يبتغي
بذلك وجه الله قال محمود فحدثتها قوما فيهم أبو
أيوب صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم في
غزوته التي توفي فيها ويزيد بن معاوية عليهم بأرض
الروم فأنكرها علي أبو أيوب قال والله ما أظن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال ما قلت قط فكبر ذلك
علي فجعلت لله علي إن سلمني حتى أقفل من غزوتي
أن أسأل عنها عتبان بن مالك رضي الله عنه إن
وجدته حيا في مسجد قومه فقفلت فأهللت
بحجة أو بعمرة ثم سرت حتى قدمت المدينة فأتيت
بني سالم فإذا عتبان شيخ أعمى يصلي لقومه فلما
سلم من الصلاة سلمت عليه وأخبرته من أنا ثم
سألته عن ذلك الحديث فحدثنيه كما حدثنيه
أول مرة

طرف اشارہ کر دیا جو مجھے پسند تھی کہ آپ اس جگہ نماز پڑھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی تو آپ
نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر دیا۔ آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔
آپ کو خزیرہ کھلانے کے لیے روک لیا گیا جو آپ کے لیے تیار کیا جا رہا تھا
جب محلہ والوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے غریب خانے
میں ہیں تو لوگ دوڑ کر میرے یہاں اکٹھے ہو گئے۔ یہاں تک کہ گھر میں بھیڑ لگ گئی۔ ان میں سے ایک
آدمی نے کہا مالک کو کیا ہوا کہ وہ نظر نہیں آتا۔ ان میں سے دوسرے آدمی
نے کہا: وہ تو منافق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کہو کیا دیکھتے نہیں ہو کہ اس نے رضائے الٰہی
کے لیے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ
اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پر خدا کی قسم ہم نے تو اس کا رجحان اور
اس کی گفتگو منافقوں کے ساتھ ہی دیکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جہنم پر اس شخص کو حرام کر دیا ہے جس نے رضائے الٰہی
کے لیے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا۔ حضرت محمود کہتے ہیں: جب میں نے
کچھ حضرات سے یہ حدیث بیان کی جن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے میزبان حضرت ابو ایوب بھی تھے۔ اس غزوہ کے دوران جس میں انہوں
نے وفات پائی۔ مسلمان روم میں تھے اور یزید بن معاویہ ان پر حاکم تھا حضرت
ابو ایوب نے مجھ پر اعتراض کیا اور کہا۔ خدا کی قسم میں گمان نہیں کرتا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہو۔ یہ بات مجھ پر گراں گزری اور میں نے
منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے سلامت رکھے اس غزوہ سے لوٹا تو حضرت عتبان
بن مالک سے پوچھوں گا اگر انہیں ان کی قوم کی مسجد میں زندہ پایا۔ پس میں واپس
لوٹا تو میں نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا پھر چل دیا یہاں تک کہ مدینہ منورہ
پہنچا اور بنی سالم میں گیا۔ حضرت عتبان بہت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے
اور اپنی قوم کی نماز پڑھاتے تھے۔ جب انہوں نے نماز سے سلام پھیرا
تو میں نے انہیں سلام کیا اور بتایا کہ میں کون ہوں۔ پھر میں نے اس حدیث
کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسی طرح بیان کی جیسے پہلی مرتبہ
بیان کی تھی۔

بَابُ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا. تَابَعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ.

بَابُ ۵۱ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَعًا قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً ح حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى.

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

بَابُ ۵۲ مَسْجِدِ قُبَاءٍ

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحَى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ

گھروں میں نوافل پڑھنا

عبدالاعلیٰ بن حماد، وُہیب، ایوب اور عبید اللہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انھیں قبریں نہ بناؤ ـــ متابعت کی اس عبدالوہاب نے ایوب سے۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔

حفص بن عمر، شعبہ، عبدالملک، قزعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار حدیثیں سنا فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا ـــ علی، سفیان، زہری، سعید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف۔ (۱) مسجد حرام (خانہ کعبہ) (۲) رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد اور (۳) مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)

عبداللہ بن یوسف، مالک، زید بن رباح اور عبید اللہ بن ابو عبداللہ الاغر، ابو عبداللہ الاغر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری مسجد کی نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کی نماز کے۔

مسجد قباء کا بیان

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز چاشت نہیں پڑھتے تھے مگر دو دن۔ ایک جس روز مکہ مکرمہ پہنچتے کیونکہ وہ انہیں چاشت کے وقت پہنچتے پس بیت اللہ کا طواف کرتے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے اور دوسرے جس روز مسجد قباء میں جاتے اور وہ ہر ہفتہ کو جاتے اور جب مسجد میں داخل ہو جاتے تو یہ ناپسند کرتے کہ نماز پڑھے بغیر اس میں سے نکل آتے۔ وہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ

أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيْهِ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُهُ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِيْ يَصْنَعُوْنَ وَلَا أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَّيْلٍ أَوْ نَهَارٍ غَيْرَ أَنْ لَّا تَتَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لایا کرتے تھے۔ وہ فرمایا کرتے کہ میں ویسا ہی کرتا ہوں جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے ہوئے دیکھا اور میں کسی کو منع نہیں کرتا خواہ وہ رات اور دن کی جس ساعت میں چاہے نماز پڑھے سوائے اس کے کہ سورج طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے کے وقت قصد کرے۔

بَابٌ ۵۳ مَنْ أَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ ۔

جو ہر ہفتے کو مسجد قباء میں آئے

١١١٤ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا ۔ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْعَلُهُ ۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قباء میں ہر ہفتے کو پیدل اور سوار ہو کر تشریف لایا کرتے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

بَابٌ ۵۴ إِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا ۔

مسجد قباء میں پیدل اور سوار ہو کر آنا

١١١٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ قُبَاءً رَاكِبًا وَّمَاشِيًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ۔

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قباء میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لایا کرتے ——— ابن نمیر، عبیداللہ، نافع سے بھی مروی ہے کہ اس میں دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

بَابٌ ۵۵ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

قبرِ انور اور منبر شریف کے درمیانی حصے کی فضیلت

١١١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کاشانۂ اقدس اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

١١١٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کاشانۂ اقدس اور میرے منبر کا

وسلم قال ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة ومنبري على حوضي.

درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس اور آپ کے منبر شریف کے درمیان والی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منبر آپ کے حوض پر ہوگا۔ لفظ حوضی سے معلوم ہو رہا ہے کہ خدائے ذوالمنن نے حوض کوثر آپ کو دنیا ہی میں عطا فرما دیا تھا جیسا کہ سورۂ الکوثر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ یعنی بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا فرمایا۔ کوثر کی اگرچہ بہت سی تفسیریں ہیں جن میں سے ایک تفسیر حوض کوثر بھی ہے یعنی اس آیت میں پروردگار عالم نے فرمایا ہے کہ اے محبوب! ہم نے تمہیں حوض کوثر عطا فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

باب مسجد بيت المقدس.

بیت المقدس کی مسجد

١١١٨ - حدثنا أبو الوليد قال حدثنا شعبة عن عبد الملك سمعت قزعة مولى زياد قال سمعت أبا سعيد الخدري رضي الله عنه يحدث بأربع عن النبي صلى الله عليه وسلم فأعجبنني وآنقنني قال لا تسافر المرأة يومين إلا معها زوجها أو ذو محرم ولا صوم في يومين الفطر والأضحى ولا صلاة بعد صلاتين بعد الصبح حتى تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب ولا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد مسجد الحرام ومسجد الأقصى ومسجدي.

قزعہ مولیٰ زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چار مرتبہ بیان فرماتے ہوئے سنا جو مجھے بہت پیارا اور دلکش محسوس ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا محرم کے ساتھ اور دو دنوں میں روزہ نہ رکھا جائے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو اور دو نمازوں کے بعد نماز نہ پڑھے یعنی صبح کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کی طرف۔

باب استعانة اليد في الصلاة

إذا كان من أمر الصلاة. وقال ابن عباس رضي الله عنهما يستعين الرجل في صلاته من جسده بما شاء ووضع أبو إسحاق قلنسوته في الصلاة ورفعها ووضع علي رضي الله عنه كفه على رصغه الأيسر إلا أن يحك جلدا أو يصلح ثوبا.

نماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر ہاتھ سے مدد لینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نمازی جسم سے جو چاہے مدد لے۔ ابو اسحاق نے نماز میں اپنی ٹوپی رکھی اور اسے اٹھایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ہتھیلی کو اپنے بائیں پہنچے پر رکھا مگر یہ کہ کھجا لیتے اور کپڑے کو درست کر لیتے۔

١١١٩ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن مخرمة بن سليمان عن كريب مولى ابن عباس أنه أخبره عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما أنه بات عند ميمونة أم المؤمنين رضي الله عنها وهي خالته قال فاضطجعت على عرض الوسادة

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رات گزاری جو ان کی خالہ تھیں۔ فرمایا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طول میں لیٹے اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں

اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأهله في طولها فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتصف الليل أو قبله بقليل أو بعده بقليل ثم استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس فمسح النوم عن وجهه بيده ثم قرأ العشر الآيات خواتيم سورة آل عمران ثم قام إلى شن معلقة فتوضأ منها فأحسن وضوءه ثم قام يصلي قال عبد الله بن عباس رضي الله عنهما فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذهبت فقمت إلى جنبه فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى على رأسي وأخذ بأذني اليمنى يفتلها بيده فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح۔

تک کہ نصف رات گزر گئی یا کم و بیش۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہو کر اٹھ بیٹھے اور چہرے کو ہاتھ سے مل کر نیند کے اثرات مٹائے پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف اٹھے اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں کھڑا ہوا اور میں نے بھی ویسا ہی کیا پھر آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست راست میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اسے اپنے ہاتھ سے ملا۔ پس دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں اور پھر وتر۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہو گیا۔ آپ کھڑے ہو گئے اور دو ہلکی رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

باب ما ينهى من الكلام في الصلاة

نماز میں جو کلام کرنا منع ہے۔

۱۱۲۰۔ حدثنا ابن نمير قال حدثنا ابن فضيل قال حدثنا الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله رضي الله عنه قال كنا نسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وهو في الصلاة فيرد علينا فلما رجعنا من عند النجاشي سلمنا عليه فلم يرد علينا وقال إن في الصلاة شغلا۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے اور آپ ہمیں جواب مرحمت فرماتے، جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو ہمیں جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت (خدا کی طرف) ہے۔

۱۱۲۱۔ حدثنا ابن نمير قال حدثنا إسحاق بن منصور السلولي قال حدثنا هريم بن سفيان عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

ابن نمیر، اسحاق بن منصور سلولی، ہریم بن سفیان، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۲۲۔ حدثنا إبراهيم بن موسى قال أخبرنا عيسى عن إسماعيل عن الحارث بن شبيل عن أبي عمرو الشيباني قال قال لي زيد بن أرقم إن كنا لنتكلم في الصلاة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم يكلم

ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، اسماعیل، حارث بن شبیل، ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر ہم نماز میں کلام کر لیا کرتے اور ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی سے حاجت بیان

أحدنا صاحبه بحاجته حتى نزلت حافظوا على الصلوات الآية فأمرنا بالسكوت۔

باب ما يجوز من التسبيح والحمد في الصلاة للرجال۔

۱۱۲۳۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة قال حدثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه عن سهل رضي الله عنه قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم يصلح بين بني عمرو بن عوف وحانت الصلاة فجاء بلال أبا بكر رضي الله عنهما فقال حبس النبي صلى الله عليه وسلم فتؤم الناس قال نعم إن شئتم فأقام بلال الصلاة فتقدم أبو بكر رضي الله عنه فصلى فجاء النبي صلى الله عليه وسلم يمشي في الصفوف يشقها شقا حتى قام في الصف الأول فأخذ الناس بالتصفيح قال سهل هل تدرون ما التصفيح هو التصفيق وكان أبو بكر رضي الله عنه لا يلتفت في صلاته فلما أكثروا التفت فإذا النبي صلى الله عليه وسلم في الصف فأشار إليه مكانك فرفع أبو بكر يديه فحمد الله ثم رجع القهقرى وراءه وتقدم النبي صلى الله عليه وسلم فصلى۔

باب من سمى قوما أو سلم في الصلاة على غيره مواجهة وهو لا يعلم

۱۱۲۴۔ حدثنا عمرو بن عيسى قال حدثنا أبو عبد الصمد عبد العزيز بن عبد الصمد حدثنا حصين بن عبد الرحمن عن أبي وائل عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال كنا نقول التحية في الصلاة ونسمي ويسلم بعضنا على بعض فسمعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال قولوا التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله فإنكم إذا

کر دیا یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی، نمازوں کی حفاظت کرو (۲: ۲۳۸) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرما دیا گیا۔

نماز میں مردوں کے لیے سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے کا جواز۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکنا پڑ گیا لہٰذا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں۔ فرمایا، اچھا اگر آپ حضرات چاہتے ہیں۔ پس حضرت بلال نے نماز کی اقامت کہی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے التصفیح شروع کر دی۔ حضرت سہل نے فرمایا، معلوم ہے التصفیح کیا ہے؟ یہ دستک دینا ہے۔ اور حضرت ابو بکر نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے۔ جب زیادہ بجائی تو متوجہ ہوئے اور دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صف میں ہیں۔ آپ نے انہیں اپنی جگہ رہنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت ابو بکر نے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر الحمد للہ کہا اور پھر پیچھے کو الٹے پاؤں لوٹ آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔

جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو مخاطب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو۔

عمرو بن عیسیٰ، ابو عبد الصمد عبد العزیز بن عبد الصمد، حصین بن عبد الرحمن، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نماز میں تحیت کہتے، نام لیتے اور ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا کہا کریں، سب تعظیمیں زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی اور مالی بھی۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ جب تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام کر لیا۔ خواہ

فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔

بَابُ التَّصْفِيْقِ لِلنِّسَاءِ

۱۱۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ۔

تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

۱۱۲۶ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى أَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ۔

یحییٰ، وکیع، سفیان، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

بَابُ مَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فِيْ صَلَاتِهٖ أَوْ تَقَدَّمَ بِأَمْرٍ يَّنْزِلُ بِهٖ، رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو نماز میں پیچھے کو ہٹے یا کسی کام کے لیے آگے بڑھے۔ اسے حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۱۲۷ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ يُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَا هُمْ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَفَجِئَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَظَنَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ أَنْ يَّخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ أَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِيْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَأَوْهُ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ أَنْ أَتِمُّوْا ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیر کے روز جب مسلمان نماز فجر میں تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے سامنے ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹا دیا۔ آپ نے انہیں صف بستہ دیکھ کر تبسم ریز خوشی فرمائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا، یہ سمجھتے ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نماز توڑنے کا ارادہ کیا خوش ہو کر جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ پوری کرو۔ پھر حجرے میں داخل ہو گئے، پردہ گرا دیا اور اسی روز وفات پائی۔

ف: اس حدیث میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزِ وصال کا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ نے پیر کے روز دن کے وقت وصال فرمایا تھا۔ اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے کا بڑا واضح اشارہ موجود ہے۔ حضرات خلفائے راشدین میں بالاتفاق سب سے پہلا نمبر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی امامت کے لیے نامزد فرمایا تھا۔ اسی لیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو بیماری میں امام بنا دیا تھا اور آپ نے ...

بَابٌ إِذَا دَعَتِ الْأُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلٰوةِ ۔

جب نماز میں ماں اپنے بیٹے کو بلائے

۱۱۲۷ ـ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَتِ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا يَمُوتُ جُرَيْجٌ حَتّٰى يَنْظُرَ فِي وَجْهِ الْمَيَامِيسِ وَكَانَتْ تَأْوِي إِلٰى صَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِيلَ لَهَا مِمَّنْ هٰذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ قَالَ جُرَيْجٌ أَيْنَ هٰذِهِ الَّتِي تَزْعُمُ أَنَّ وَلَدَهَا لِي قَالَ يَا بَابُوسُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ رَاعِي الْغَنَمِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت نے اپنے بیٹے کو آواز دی اور وہ اپنے عبادت خانے میں تھا۔ اس نے کہا اے جریج! اس نے کہا اے اللہ میری ماں اور میری نماز۔ اس نے پھر کہا اے جریج! اس نے کہا اے اللہ میری ماں اور میری نماز۔ اس نے پھر کہا اے جریج! اس نے کہا اے اللہ میری ماں اور میری نماز۔ اس نے کہا اے اللہ جریج کو موت نہ آئے جب تک کہ وہ زانیہ عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے۔ عبادت خانے کے قریب ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی، اس کے لڑکا پیدا ہوا۔ اس سے کہا گیا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ اس نے کہا جریج کا ہے۔ وہ اپنے عبادت خانے سے اتر آئے تھے۔ جریج نے کہا وہ عورت کہاں ہے جو کہتی ہے کہ اس کا لڑکا میرا بیٹا ہے۔ کہا اے بابوس تمہارا باپ کون ہے؟ لڑکے نے کہا کہ ایک چرواہا ہے۔

بَابُ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کنکریاں ہٹانا

۱۱۲۸ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً ۔

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کرے۔ فرمایا کہ اگر کرتا ہے تو ایک دفعہ کرے۔

بَابُ بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلٰوةِ لِلسُّجُودِ ۔

نماز میں سجدے کے لیے کپڑا بچھانا

۱۱۲۹ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ ۔

بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے اور ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی زمین پر نہ ٹھہرا سکتا تو وہ کپڑا بچھا لیتا اور اس پر سجدہ کرتا۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ ۔

نماز میں کتنا عمل جائز ہے

۱۱۳۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابو النضر، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ

عن أبي النضر عن أبي سلمة عن عائشة رضي الله عنها قالت كنت أمد رجلي في قبلة النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فإذا سجد غمزني فرفعتها فإذا قام مددتها۔

١١٣١ - حدثنا محمود حدثنا شبابة حدثنا شعبة عن محمد بن زياد عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه صلى صلاة قال إن الشيطان عرض لي فشد علي ليقطع الصلاة علي فأمكنني الله منه فذعته ولقد هممت أن أوثقه إلى سارية حتى تصبحوا فتنظروا إليه فذكرت قول سليمان عليه السلام رب هب لي ملكا لا ينبغي لأحد من بعدي فرده الله خاسئا ثم قال النضر بن شميل فذعته بالذال أي خنقته وفدعته من قول الله يوم يدعون أي يدفعون والصواب فدعته إلا أنه كذا قال بتشديد العين والتاء۔

باب إذا انفلتت الدابة في الصلوة وقال قتادة إن أخذ ثوبه يتبع السارق ويدع الصلوة۔

١١٣٢ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا الأزرق بن قيس قال كنا بالأهواز نقاتل الحرورية فبينا أنا على جرف نهر إذا رجل يصلي وإذا لجام دابته بيده فجعلت الدابة تنازعه وجعل يتبعها قال شعبة هو أبو برزة الأسلمي فجعل رجل من الخوارج يقول اللهم افعل بهذا الشيخ فلما انصرف الشيخ قال إني سمعت قولكم وإني غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ست غزوات أو سبع غزوات وثماني وشهدت تيسيره وإني إن كنت أن أراجع مع دابتي أحب إلي من أن أدعها ترجع إلى مألفها فيشق علي۔

١١٣٣ - حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اپنے دونوں پیر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قبلہ کی جانب پھیلا کے رکھتی اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے۔ جب سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے تو میں انہیں سمیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو پھیلا لیتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک نماز پڑھ چکے تو فرمایا: شیطان میرے سامنے آیا اور میری نماز توڑ دینے پر بڑا زور لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر تسلط دیا تو میں نے اسے پچھاڑ دیا اور ارادہ کیا کہ اسے ایک ستون سے باندھ دیا جائے یہاں تک کہ صبح ہو اور لوگ اسے دیکھیں تو مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ کہنا یاد آگیا۔ اے رب! مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے (۳۸: ۳۵) پس اللہ تعالیٰ نے اسے ذلیل کر کے لوٹا دیا۔ نضر بن شمیل نے فذعتہ کہا ہے ذال کے ساتھ یعنی میں نے اس کا گلا گھونٹا اور فدعتہ ارشاد ربانی یوم یدعون سے ماخوذ ہے یعنی دھکیلے جائیں گے، ٹھیک یہ ہے جب کہ صحیح فدعتہ ہے مگر عین اور تاء کی تشدید کے ساتھ ہی کہا گیا ہے۔

جب نماز کے دوران کسی کا جانور بھاگ جائے۔

قتادہ نے فرمایا کہ اگر چور کسی کا کپڑا لے جائے تو چور کا پیچھا کرے اور نماز چھوڑ دے۔

ازرق بن قیس سے روایت ہے کہ ہم اہواز میں حروریہ خارجیوں کے ساتھ جنگ کر رہے تھے۔ جب میں ایک نہر کے کنارے پر تھا تو ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور اس کے گھوڑے کی لگام اس کے ہاتھ میں تھی۔ سواری پیچھے ہٹ رہی تھی اور وہ اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ شعبہ نے کہا کہ وہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ خارجیوں میں سے ایک آدمی کہہ رہا تھا۔ خدایا اس بڈھے کی گت تو دیکھ۔ جب وہ جنگ سے فارغ ہوئے تو فرمایا میں نے تمہاری بات سنی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چھ سات یا آٹھ غزوات میں شرکت کی سعادت پائی اور میں اگر اپنی سواری کے ساتھ لوٹ آؤں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ اسے چھوڑ دوں اور وہ اپنے ٹھکانے پر چلی جائے اور میں پیدل پریشان ہوتا پھروں۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُورَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُورَةٍ أُخْرَى ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ ۔

سورج گرہن ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور ایک لمبی سورت پڑھی۔ پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور دوسری سورت شروع کر دی۔ پھر رکوع کیا اور پورا کیا اور سجدہ کیا۔ پھر اسی طرح دوسری رکعت میں کیا۔ پھر فرمایا کہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ ہٹ جائے۔ میں نے اس جگہ ہر چیز دیکھی جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ میں نے ارادہ کیا کہ ایک خوشہ انگور لوں جب کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھاتا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے دیکھا اور میں نے اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا جس نے سائبہ کی رسم نکالی تھی۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو نَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُودِهِ فِي كُسُوفٍ ۔

نماز میں تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے منقول ہے کہ نماز کسوف میں سجدے کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھونک ماری تھی۔

۱۱۳۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ إِنَّ اللهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ فَإِذَا كَانَ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَوْ قَالَ لَا يَتَنَخَّمَنَّ ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلَى يَسَارِهِ ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ والی دیوار میں بلغم دیکھا تو مسجد والوں پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا نہ تھوکے یا بلغم نہ پھینکے۔ پھر اترے اور ہاتھ سے اسے کھرچ دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تھوکے تو چاہیے کہ اپنے بائیں جانب تھوکے۔

۱۱۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى ۔

محمد، غندر، شعبہ، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز میں ہو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، پس وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنی دائیں جانب بلکہ اپنی بائیں جانب، بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔

بَابُ مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِنَ الرِّجَالِ فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ فِيهِ

جس نے بے خبری سے نماز میں تالی بجائی تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اس کے متعلق حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ‎•

بَابُ إِذَا قِيْلَ لِلْمُصَلِّي تَقَدَّمْ أَوِ انْتَظِرْ بِكَذَا بَأْسٌ ‎•

۱۱۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوْا أُزُرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ فَقِيْلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا ‎•

بَابُ لَا يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلٰوةِ ‎•

۱۱۳۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا ‎•

۱۱۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ شِنْظِيْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللّٰهُ أَعْلَمُ بِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُوْلَى ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ ‎•

بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الصَّلٰوةِ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ ‎•

۱۱۳۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِي

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر اور اس نے انتظار کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور وہ چھوٹا ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں سے باندھ لیا کرتے۔ پس عورتوں سے کہا گیا کہ اپنے سروں کو نہ اٹھایا کریں یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

نماز میں سلام کا جواب نہ دے

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتا جبکہ آپ نماز میں ہوتے اور مجھے جواب مرحمت فرماتے۔ جب ہم واپس آئے تو میں نے سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ایک کام کے لیے بھیجا۔ میں گیا اور اسے کر کے واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا۔ پس میرے دل میں جو خیال آیا اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو گئے کہ میں نے دیر کر دی۔ میں نے پھر سلام عرض کیا۔ آپ نے پھر جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں پہلے سے زیادہ خدشہ پیدا ہوا۔ پھر سلام کیا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے اسی بات نے روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اپنی سواری پر اور بغیر قبلہ رخ کے تھے۔

نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھانا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

حدثنا قتيبة عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم أن بني عمرو بن عوف بقباء كان بينهم شيء فخرج يصلح بينهم في أناس من أصحابه فحبس رسول الله صلى الله عليه وسلم وحانت الصلاة فجاء بلال إلى أبي بكر رضي الله عنهما فقال يا أبا بكر إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حبس وقد حانت الصلاة فهل لك أن تؤم الناس قال نعم إن شئت فأقام بلال الصلاة وتقدم أبو بكر رضي الله عنه فكبر للناس وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي في الصفوف يشقها شقا حتى قام في الصف فأخذ الناس في التصفيح قال سهل التصفيح هو التصفيق قال وكان أبو بكر رضي الله عنه لا يلتفت في صلاته فلما أكثر الناس التفت فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشار إليه يأمره أن يصلي فرفع أبو بكر رضي الله عنه يده فحمد الله ثم رجع القهقرى وراءه حتى قام في الصف وتقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى للناس فلما فرغ أقبل على الناس فقال يا أيها الناس ما لكم حين نابكم شيء في الصلاة أخذتم بالتصفيح إنما التصفيح للنساء من نابه شيء في صلاته فليقل سبحان الله ثم التفت إلى أبي بكر رضي الله عنه فقال يا أبا بكر ما منعك أن تصلي للناس حين أشرت إليك قال أبو بكر ما كان ينبغي لابن أبي قحافة أن يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ قبا والے بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ تکرار ہو گئی ہے۔ آپ اپنے ان اصحاب میں صلح کرانے تشریف لے گئے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رُک گئے۔ سبب کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے ابوبکر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو رکنا پڑ گیا اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ پس حضرت بلال نے نماز کی اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ گئے اور تکبیر کہی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور چلتے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ لوگ تالی بجانے لگے۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ التصفیح وہی تالی بجانا ہے اور حضرت ابوبکر نماز میں ادھر ادھر توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب زیادہ تالیاں بجائی گئیں تو متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے انہیں اشارے سے حکم فرمایا کہ نماز پڑھاتے رہو۔ حضرت ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور الٹے پیروں پیچھے ہٹ گئے یہاں تک کہ صف میں کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے تو لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی بات پیش آ جائے تو تالیاں بجانے لگتے ہو، تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے اور جس کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو اُسے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا چاہیے پھر حضرت ابوبکر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے ابوبکر! جب میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا تو تمہیں کس چیز نے روکا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہتے؟ حضرت ابوبکر صدیق گویا ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کے لیے مناسب نہیں تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

ف: اس حدیث سے ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ نماز کا وقت ہو جانے پر اگر امام موجود نہ ہو تو کسی دوسرے آدمی کو لوگ اپنے کہنے پر امامت کرا سکتے ہیں۔ دوسری یہ بات معلوم ہوئی کہ دورانِ نماز اگر امام کو کسی ضروری بات کی جانب متوجہ کرنا پڑ جائے تو مرد سُبْحَانَ اللّٰہِ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔ یہ حکم تھا لیکن عورتوں کا مردوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا قرونِ اولیٰ ہی میں بند کر دیا گیا تھا۔ تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ نماز میں قیام کے وقت اگرچہ سجدے کی جگہ پر نظر رکھنا سنت ہے لیکن اس وقت تمام صحابہ کرام سجدے کی جگہ سے نگاہیں ہٹا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ رہے تھے اور انہوں نے تالیاں بجا کر حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ نماز پوری ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم دورانِ نماز میری طرف کیوں متوجہ ہوئے اور کیوں مجھے دیکھنے لگے تھے؟ آپ ایسا کیوں فرماتے جبکہ محبوب پروردگار کی جانب متوجہ ہونا ہی تو عبادتوں کی جان اور دراصل ایمان ہے جو نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال کو گدھے بیل کے خیال سے بدتر اور شرک بتاتے ہیں حقیقت میں وہ ایمان کی چاشنی ہی سے ناآشنا ہیں۔ ان سے صرف یوں کہا جا سکتا ہے۔

لطف مے تجھ سے کیا کہوں زاہد
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

بَابُ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا

١١٢٠ ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ هِشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوالنعمان، حماد، ایوب، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ ہشام اور ابو ہلال، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

١١٢١ ـ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا۔

عمرو بن علی، یحییٰ، ہشام، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، منع کیا گیا ہے کہ آدمی کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔

بَابُ يُفَكِّرُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّي لَأُجَهِّزُ جَيْشِي وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں آدمی کا کسی چیز کو سوچنا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں لشکر کا بندوبست کرتا رہتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں۔

١١٢٢ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا دَخَلَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ وَرَأٰى مَا فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ فَقَالَ ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يُمْسِيَ أَوْ يَبِيتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ۔

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عصر پڑھی۔ جب سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہو گئے اور اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے پھر تشریف لائے اور لوگوں کے چہروں پر جلدی کے باعث حیرانگی کے اثرات دیکھ کر فرمایا۔ مجھے نماز میں سونے کا ایک ٹکڑا یاد آگیا جو ہمارے پاس تھا ہم نے ناپسند کیا کہ وہ ہمارے پاس شام کرے یا رات گزارے لہٰذا میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔

١١٢٣ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز نہ سنائی

أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُولُ لَهُ اذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِذَا فَعَلَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَسَمِعَهُ أَبُو سَلَمَةَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

نہیں دیتی جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے تو آ جاتا ہے۔ جب اقامت کہی جاتی ہے تو بھاگتا ہے جب وہ خاموش ہو جاتا ہے آ جاتا ہے اور برابر آدمی سے یہی کہتا رہتا ہے کہ یہ بات یاد کر جو اُسے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ اُسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسا کرے تو بیٹھا ہوا دو سجدے کر لے اور یہ سنا ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ النَّاسُ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ فَقَالَ لَا أَدْرِي فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلَى قُلْتُ لٰكِنْ أَنَا أَدْرِي قَرَأَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا۔

محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، ابن ابی ذئب، سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے۔ میں ایک آدمی سے ملا اور اُس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گزشتہ رات نمازِ عشاء میں کونسی سورت پڑھی تھی؟ اُس نے کہا، مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کہا، کیا آپ موجود نہیں تھے؟ کہا، کیوں نہیں۔ میں نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ حضور نے فلاں فلاں سورتیں پڑھی تھیں۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ إِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيِ الْفَرِيضَةِ

جب فرض کی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سجدۂ سہو کس طرح کرے؟

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، عبدالرحمن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کسی نماز کی دو رکعتیں پڑھائیں اور قعدہ میں بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے، لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز پوری کر لی اور ہم آپ کے سلام پھیرنے کو دیکھنے لگے تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اور بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور ان کے درمیان میں نہ بیٹھے۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی تو دو سجدے کیے، پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

بَابٌ إِذَا صَلَّى خَمْسًا

١١٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں

ابوالولید، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز بڑھ گئی ہے؟ فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ پس آپ نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

بَابٌ إِذَا سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ فِي ثَلَاثٍ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِثْلَ سُجُودِ الصَّلَاةِ أَوْ أَطْوَلَ

١١٢٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَقَصَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَحَقٌّ مَا يَقُولُ قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ سَعْدٌ وَرَأَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فَسَلَّمَ وَتَكَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں جیسے کرے یا ان سے لمبے!

آدم، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین آپ سے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا یہ سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ پس آپ نے آخری دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دو سجدے کیے۔ سعد کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ مغرب کی نماز میں دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور کلام کیا پھر باقی نماز پڑھ کر دو سجدے کیے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

بَابٌ مَنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ أَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَلَمْ يَتَشَهَّدَا وَقَالَ قَتَادَةُ لَا يَتَشَهَّدُ

١١٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ

جو سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے

حضرت انس اور حسن تشہد نہیں پڑھتے تھے۔ قتادہ نے کہا کہ تشہد نہ پڑھے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھ کر نماز سے فارغ ہو گئے۔ ذوالیدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا، تکبیر کہی اور اپنے سجدوں جیسا یا اس سے لمبا سجدہ کیا۔ پھر سر مبارک اٹھایا۔

كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ.

١١٥٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ قَالَ لَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

بَابُ مَنْ يُكَبِّرُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

١١٥١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَكْثَرُ ظَنِّي الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يَدْعُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ قَالَ بَلَى قَدْ نَسِيتَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ.

١١٥٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسْدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَكَبَّرَ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيرِ.

بَابُ إِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

١١٥٣ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

سلیمان بن حرب، حماد، سلمہ بن علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے کہا اور کیا سہو کے سجدوں کے بعد تشہد ہے؟ فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں تو ہے نہیں۔

جو سہو کے سجدوں کے لیے تکبیر کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھلے پہر کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرا زیادہ تر یہی گمان ہے کہ عصر کی دو رکعتیں پھر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے جو مسجد کے سامنے تھی اور اس پر ہاتھ رکھ لیا۔ لوگوں میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بھی تھے لیکن بات کرتے ہوئے ڈرے۔ جلدی والے چلے گئے اور کہا کہ نماز کم ہو گئی۔ ایک شخص جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذوالیدین کے لقب سے پکارا کرتے، وہ عرض گزار ہوئے۔ کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا نہ کم ہوئی۔ عرض کی بلکہ آپ بھول گئے ہیں۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی پھر سر رکھا اور تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے لمبا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو بنی عبدالمطلب کے حلیف تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر میں کھڑے ہو گئے جبکہ بیٹھنا چاہیے تھا۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی تو سہو کے دو سجدے کیے اور ہر سجدے کے لیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی، اس سے پہلے کہ آپ سلام پھیرتے۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدے کیے، یہ ان کے بدلے میں تھا جو آپ قعدہ کرنا بھول گئے تھے۔ تکبیر کے بارے میں ابن جریج نے ابن شہاب سے متابعت کی ہے۔

جسے یاد نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کی ہوا نکلتی جاتی ہے یہاں

صلى الله عليه وسلم إذا نودي بالصلاة أدبر الشيطان وله ضراط حتى لا يسمع الأذان فإذا قضي الأذان أقبل فإذا ثوب بها أدبر فإذا قضي التثويب أقبل حتى يخطر بين المرء ونفسه يقول اذكر كذا وكذا ما لم يكن يذكر حتى يظل الرجل إن يدري كم صلى فإذا لم يدر أحدكم كم صلى ثلاثا أو أربعا فليسجد سجدتين وهو جالس۔

تک کہ اذان سنائی نہیں دیتی جب اذان ختم ہو چکی ہے تو آ جاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو لوٹ جاتا ہے اور اقامت ختم ہو جائے تو آ جاتا ہے یہاں تک کہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہوا کہتا ہے کہ فلاں فلاں بات یاد کر جو اسے یاد نہیں ہوتیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی بھول جائے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی تین رکعتیں یا چار تو بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کرے۔

باب ۷۸۱ السهو في الفرض والتطوع

وسجد ابن عباس رضي الله عنهما سجدتين بعد وتره۔

فرائض و نوافل میں سجدۂ سہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وتر کے بعد دو سجدے کیے۔

۱۱۵۴ — حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن أحدكم إذا قام يصلي جاء الشيطان فلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فإذا وجد ذلك أحدكم فليسجد سجدتين وهو جالس۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آ جاتا ہے اور اسے بھلاتا ہے یہاں تک کہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایسی صورت حال سے دوچار ہو تو بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کر لے۔

باب ۷۸۲ إذا كلم وهو يصلي فأشار بيده واستمع۔

جب نماز کے دوران کلام کرے اور ہاتھ سے اشارہ کرے اور سنے۔

۱۱۵۵ — حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال أخبرني عمرو عن بكير عن كريب أن ابن عباس والمسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن أزهر رضي الله عنهم أرسلوه إلى عائشة رضي الله عنها فقالوا اقرأ عليها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين بعد صلاة العصر وقل لها إنا أخبرنا أنك تصلينهما وقد بلغنا أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عنها وقال ابن عباس وكنت أضرب الناس مع عمر بن الخطاب عنها فقال كريب فدخلت على عائشة رضي الله عنها فبلغتها ما أرسلوني فقالت سل أم سلمة فخرجت إليهم فأخبرتهم بقولها فردوني إلى

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر نے انہیں حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیجا اور فرمایا: ہم سب کا سلام عرض کرنا اور ان سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھنا اور عرض کرنا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ انہیں پڑھتی ہیں جبکہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں ان پر حضرت عمر کے ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ کریب کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ پیغام پہنچایا جس کے لیے مجھے بھیجا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ام سلمہ سے پوچھو۔ پس میں ان حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کا ارشاد عرض کر دیا۔ انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کے پاس وہی پیغام دے

أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ قُولِي لَهُ تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ ۔

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ قَالَهُ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١١٥٦ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

لکھیجا جو حضرت عائشہ کے لیے دیا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پھر میں نے نماز عصر پڑھنے کے بعد آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ آپ تشریف لائے تو میرے پاس انصار کے بنی حرام قبیلے کی عورتیں بیٹھی تھیں۔ میں نے آپ کی طرف ایک لونڈی کو بھیجا اور کہہ دیا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو کر عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان سے منع فرماتے ہوئے سنا اور آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔ لونڈی نے یہ کیا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا اے بنت ابو امیہ! تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھا ہے تو میرے پاس عبد القیس کے لوگ آئے تھے جن کے باعث میں ظہر کے بعد والی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔ یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔

نماز میں اشارہ کرنا۔ کریب نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پتہ لگا کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ شکر رنجی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ لوگ اپنے ساتھ لے کر ان میں صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکنا پڑا اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال نے آکر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ اے ابوبکر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رک گئے ہوئے ہیں اور نماز کا وقت ہو گیا۔ کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا۔ ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ حضرت بلال نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر تکبیر تحریمہ کہی۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں میں سے چلتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالی بجائی لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں ادھر ادھر توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکم دیتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہیں۔ حضرت ابوبکر نے ہاتھ اٹھا کر الحمد للہ کہا اور الٹے پاؤں پیچھے آگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهُ حَتّٰى
قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَلَّى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَآ أَيُّهَا
النَّاسُ مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ أَخَذْتُمْ
فِي التَّصْفِيْحِ إِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِيْ
صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِيْنَ
يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللهِ إِلَّا الْتَفَتَ يَآ أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ
تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دیں کہ نماز پڑھائیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا
اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی چیز دیکھتے ہو تو تالیاں
بجانے لگتے ہو۔ تالی تو عورتوں کے لیے ہے۔ اگر نماز میں کوئی چیز
دیکھو تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہو۔ کیونکہ جو بھی سُبْحَانَ اللّٰہِ سنے گا وہ
ضرور متوجہ ہو گا۔ اے ابوبکر! تمہیں کس چیز نے روکا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے
جبکہ میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کے لیے یہ مناسب نہیں تھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

۱۱۵۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
وَهْبٍ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَآءَ
قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّيْ
قَآئِمَةً وَّالنَّاسُ قِيَامٌ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ
بِرَأْسِهَآ إِلَى السَّمَآءِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَآ أَيْ نَعَمْ

فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی تو وہ کھڑی ہو
کر نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی کھڑے تھے۔ میں نے کہا کہ لوگوں
کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ
کیا۔ میں نے کہا، کوئی نشانی؟ تو انہوں نے اپنے سر کے ساتھ ہاں کیا۔

۱۱۵۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَّصَلّٰى وَرَآءَهُ
قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ
الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے
کاشانۂ اقدس میں نماز پڑھی اور شکایت کے باعث بیٹھ کر۔ اور لوگوں
نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر۔ آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔
جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی
کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازوں کا بیان

بَابُ فِي الْجَنَائِزِ

جنازوں کے بارے میں

وَمَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ
قِيْلَ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَلَيْسَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو۔ وہب بن منبہ سے کہا
گیا کہ کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جنت کی کنجی نہیں ہے؟ فرمایا کیوں نہیں

مفتاح الجنة قال بلى ولكن ليس مفتاح إلا له أسنان فإن جئت بمفتاح له أسنان فتح لك وإلا لم يفتح لك.

١١٥٩ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا مهدي بن ميمون حدثنا واصل الأحدب عن المعرور بن سويد عن أبي ذر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاني آت من ربي فأخبرني أو قال بشرني أنه من مات من أمتي لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت وإن زنى وإن سرق قال وإن زنى وإن سرق.

١١٦٠ - حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا شقيق عن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات يشرك بالله شيئا دخل النار وقلت أنا من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة.

باب الأمر باتباع الجنائز

١١٦١ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن الأشعث قال سمعت معاوية بن سويد بن مقرن عن البراء رضي الله عنه قال أمرنا النبي صلى الله عليه وسلم بسبع ونهانا عن سبع أمرنا باتباع الجنائز وعيادة المريض وإجابة الداعي ونصر المظلوم وإبرار القسم ورد السلام وتشميت العاطس ونهانا عن آنية الفضة وخاتم الذهب والحرير والديباج والقسي والإستبرق.

١١٦٢ - حدثنا محمد حدثنا عمرو بن أبي سلمة عن الأوزاعي قال أخبرني ابن شهاب قال أخبرني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حق المسلم على المسلم خمس رد السلام وعيادة المريض واتباع الجنائز وإجابة الدعوة وتشميت العاطس تابعه عبد الرزاق قال أخبرنا معمر ورواه سلامة عن عقيل.

لیکن کوئی ایسی کنجی نہیں جس کے دندانے نہ ہوں۔ اگر تم دانتوں والی کنجی سے کرو گے تو کھل جائے گا ورنہ تمہارے لیے نہیں کھلے گا۔

معرور بن سوید سے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھے بتایا یا فرمایا کہ مجھے بشارت دی کہ میری امت سے جو مرے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا، اگرچہ زنا اور چوری کرے؟ کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کہ جو مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

جنازوں کے پیچھے جانے کا حکم

معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے یعنی جنازے کے پیچھے جانے، بیمار کی عیادت کرنے، دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم پوری کرنے، سلام اور چھینک کا جواب دینے کا حکم فرمایا اور چاندی کے برتن، سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیباج، قسی اور استبرق کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

اوزاعی، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں کے پیچھے جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ متابعت کی اس کی عبدالرزاق نے اور کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی اور روایت کیا اسے سلامہ نے عقیل سے۔

بَابُ ٨٦ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِيْ كَفَنِهٖ

١١٦٣ ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى فَرَسِهٖ مِنْ مَسْكَنِهٖ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ بِأَبِيْ أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَأَبٰى فَتَشَهَّدَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوْا عُمَرَ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ إِلَى الشَّاكِرِيْنَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ حَتّٰى تَلَاهَا أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ إِلَّا يَتْلُوْهَا۔

١١٦٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِيْ أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِيْ أَثْوَابِهٖ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

میت کے پاس جانا جب کہ مرنے کے بعد اسے کفن میں لپیٹ دیا گیا ہو

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سُنح والے گھر سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور اتر کر مسجد میں داخل ہوئے، لوگوں سے بات نہ کی یہاں تک کہ حضرت عائشہ کے پاس پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارادہ کرتے ہوئے جا رہے تھے جنہیں یمنی چادر اوڑھائی ہوئی تھی۔ چہرۂ مبارک کھولا، پھر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا پھر رو پڑے اور کہا یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ جو موت آپ کے لیے لکھی گئی تھی وہ وارد ہو چکی۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت ابو بکر نکلے اور حضرت عمر لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بیٹھ جاؤ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پس حضرت ابو بکر نے تشہد پڑھا تو لوگ ان کے پاس آ گئے اور حضرت عمر کو چھوڑ دیا۔ فرمایا: اما بعد، جو تم میں سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پا گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، وہ نہیں مرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور نہیں ہیں محمد مگر ایک رسول ... شاکرین تک (۳: ۱۴۴) خدا کی قسم گویا لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابو بکر نے اس کی تلاوت کی تو جس شخص نے بھی سنی وہ اسے پڑھنے لگا۔

حضرت ام العلاء انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ جب مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کیا گیا تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ ہم انہیں اپنے گھروں میں لے گئے لیکن انہیں ایک جان لیوا بیماری لاحق ہوئی۔ جب انہوں نے وفات پائی اور غسل دے کر ان کے کپڑوں میں کفنا دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کہا: اے ابو السائب! تم پر خدا کی رحمت ہے۔ میرا آپ کے متعلق گواہ ہوں کہ

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت دی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان پھر اللہ کس کو عزت دے گا؟ آپ نے فرمایا ان پر موت آ گئی اور میں بھی اللہ کی قسم ان کے لیے بھلائی کا امیدوار ہوں لیکن خدا کی قسم میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم اس کے بعد کبھی کسی کی پاکیزگی کا دعویٰ نہیں کروں گی۔

ف: اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ اس ارشاد گرامی میں درایت کی نفی کی گئی ہے یعنی خدا کے بغیر بتائے اپنے آپ نہیں جانتا۔ یہ بات لفظ ما ادری سے صاف معلوم ہو رہی ہے۔ علاوہ بریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس انصاری عورت سے جو فرمایا کہ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهُ۔ یہ بھی اسی مفہوم پر دال ہے کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟ نیز اگلی حدیث میں تو ما یفعل بی کی جگہ مَا يُفْعَلُ بِهِ ہے۔

۱۱۶۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلٍ مَا يُفْعَلُ بِهِ وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَعْمَرٌ۔

سعید بن عفیر، لیث سے اسی طرح روایت کی اور نافع بن یزید نے عقیل سے مَا يُفْعَلُ بِهِ روایت کیا ہے اور متابعت کی اس کی شعیب اور عمرو بن دینار اور معمر نے۔

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي وَيَنْهَوْنِي عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي فَجَعَلَتْ عَمَّتِي فَاطِمَةُ تَبْكِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب میرے والد ماجد شہید کر دیئے گئے تو میں ان کے چہرے سے کپڑا اٹھا کر رونے لگا۔ مجھے منع کیا گیا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے منع نہیں فرمایا۔ میری پھوپھی جان حضرت فاطمہ بھی رونے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم روؤ یا نہ روؤ لیکن فرشتے اپنے پروں سے برابر ان پر سایہ کئے رہے یہاں تک کہ تم نے انہیں اٹھا لیا۔ متابعت کی اس کی ابن جریج نے کہ مجھے ابن المنکدر نے بتایا اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ

کسی کے مرنے کی اس کے وارثوں کی طرف سے خبر دینا۔

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ

اسماعیل، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی اسی روز خبر دی جس روز کہ انہوں نے وفات پائی۔ آپ جنازہ گاہ کی طرف نکلے، لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے

[illegible]

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَإِنَّ عَيْنَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ ۔

[illegible]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جھنڈا زید نے لے لیا۔ وہ شہید ہو گئے پھر جعفر نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیے گئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ پھر بغیر امیر بنائے اُسے خالد بن ولید نے لے لیا اور اُن کے ہاتھ پر فتح رحمت فرما دی گئی۔

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں بیٹھ کر جنگ موتہ کے علمبرداروں کی خبر دیتے رہے کہ اب جھنڈا فلاں نے سنبھال لیا ہے۔ اب وہ شہید ہو گئے یہاں تک کہ آخر تک وہیں سے بتا دیا کہ اب سیف اللہ حضرت خالد بن ولید نے جھنڈا اٹھا لیا ہے۔ حالانکہ انہیں سپہ سالار بنایا نہیں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں فتح دے دی ہے۔ یہ نگاہِ مصطفیٰ کی معجز نمائی ہے کہ آپ کی نگاہوں میں دور و نزدیک کا معاملہ قدرت نے یکساں کر دیا تھا۔ جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے اسی طرح دور کی چیزیں بھی آپ کو نظر آتی تھیں۔ یہاں تک کہ زمین پر بیٹھ کر آپ جنت و دوزخ کا بھی مشاہدہ فرمایا کرتے تھے جیسا کہ بعض احادیث مطہرہ میں ایسے مشاہدوں کا ذکر آیا ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابُ ۷۸۸ الْإِذْنِ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا آذَنْتُمُونِي ۔

۱۱۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ إِنْسَانٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَمَاتَ بِاللَّيْلِ فَدَفَنُوهُ لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُعْلِمُونِي قَالُوا كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ أَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ۔

جنازے کی اطلاع دینا۔ ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک آدمی فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کیا کرتے تھے۔ وہ رات کو فوت ہوا تو لوگوں نے اُسے رات ہی میں دفن کر دیا۔ جب صبح کے وقت آپ کو بتایا تو فرمایا۔ تمہیں کس نے منع کیا کہ مجھے بتا دیتے۔ عرض گزار ہوئے کہ رات کے باعث ہم نے ناپسند کیا کہ آپ کو تکلیف دیں کیونکہ رات اندھیری تھی۔ آپ اُس کی قبر پر گئے اور نماز پڑھی۔

بَابُ ۷۸۹ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ

اس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے صبر کرنے والوں کو بشارت دو۔

ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں میں سے کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو حد بلوغ کو نہ پہنچے ہوں مگر

ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ.

اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، بچوں پر فضل و رحمت کے باعث۔

١١٧١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ وَقَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ قَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ. وَقَالَ شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ.

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عورتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں، ہمارے لیے ایک دن مقرر کر کے نصیحت فرمایا کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی اور دو؟ فرمایا کہ دو بھی ——— شریک ابن اصبہانی ابو صالح، حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ جو ابھی بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

١١٧٢ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا.

علی، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں فوت ہوتے کسی مسلمان کے تین بچے مگر وہ قسم پوری کرنے کو جہنم کے اوپر سے گزرے گا۔ امام ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ کہا: اور تم میں سے ہر کوئی اس کے اوپر سے گزرے گا۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ اصْبِرِي.

قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا کہ صبر کرو۔

١١٧٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوئِهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا وَقَالَ سَعْدٌ لَوْ كَانَ نَجِسًا مَا مَسِسْتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ.

میت کو بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دینا اور وضو کرانا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سعید بن زید کے صاحبزادے کو خوشبو لگائی، اسے اٹھایا، نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا خواہ زندہ ہو یا مردہ۔ سعد نے فرمایا کہ اگر ناپاک ہوتا تو میں اسے ہاتھ نہ لگاتا، اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

١١٧٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ

مالك عن أيوب السختياني عن محمد بن سيرين عن أم عطية الأنصارية رضي الله عنها قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حين توفيت ابنته فقال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا أو شيئا من كافور فإذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فأعطانا حقوه فقال أشعرنها إياه تعني إزاره

باب ٩٢ ما يستحب أن يغسل وترا

١١٧٥ - حدثنا محمد حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب عن محمد عن أم عطية رضي الله عنها قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا فإذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فألقى إلينا حقوه فقال أشعرنها إياه فقال أيوب وحدثتني حفصة بمثل حديث محمد وكان في حديث حفصة اغسلنها وترا وكان فيه ثلاثا أو خمسا أو سبعا وكان فيه أنه قال ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها وكان فيه أن أم عطية قالت ومشطناها ثلاثة قرون

باب ٩٣ يبدأ بميامن الميت

١١٧٦ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا إسماعيل بن إبراهيم حدثنا خالد عن حفصة بنت سيرين عن أم عطية رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في غسل ابنته ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها

باب ٩٤ مواضع الوضوء من الميت

١١٧٧ - حدثنا يحيى بن موسى حدثنا وكيع عن سفيان عن خالد الحذاء عن حفصة بنت سيرين

عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب آپ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو فرمایا کہ اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ اور مناسب نظر آئے تو بیری کے پتوں والا پانی استعمال کرنا اور آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز لگا دینا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع دی گئی۔ آپ نے ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ انہیں اسے لپیٹ دو۔

مستحب ہے کہ طاق مرتبہ غسل دیا جائے۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا یا اس سے بھی زیادہ پانی اور بیری کے پتوں سے اور کافور آخر میں رکھنا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی گئی۔ آپ نے اپنا ازار دیا اور فرمایا کہ اسے اس میں لپیٹ دو۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھ سے حفصہ نے حدیث محمد کی طرح اور حدیث حفصہ میں ہے طاق دفعہ غسل دینا یعنی تین، پانچ یا سات مرتبہ اور اس میں یہ بھی فرمایا۔ دائیں جانب اور اعضائے وضو سے شروع کرنا اور حضرت ام عطیہ نے فرمایا۔ ہم نے کنگھی سے سر کے بالوں کی تین چوٹیاں کر دیے۔

میت کی دائیں جانب سے شروع کرنا

علی بن عبداللہ، اسماعیل بن ابراہیم، خالد، حفصہ بنت سیرین سے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے وقت فرمایا دائیں جانب سے ابتدا کرنا اور اعضائے وضو سے۔

میت کے اعضائے وضو سے شروع کرنا

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، سفیان، خالد الحذاء، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب ہم

عن أم عطية رضي الله عنها قالت لما غسلنا بنت النبي صلى الله عليه وسلم قال لنا ونحن نغسلها ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء.

باب ٩٥ هل تكفن المرأة في إزار الرجل.

١١٧٨ حدثنا عبد الرحمن بن حماد أخبرنا ابن عون عن محمد عن أم عطية قالت توفيت بنت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لنا اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن فإذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فنزع من حقوه إزاره وقال أشعرنها إياه.

باب ٩٦ يجعل الكافور في آخره.

١١٧٩ حدثنا حامد بن عمر حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن محمد عن أم عطية قالت توفيت إحدى بنات النبي صلى الله عليه وسلم فخرج فقال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا أو شيئا من كافور فإذا فرغتن فآذنني قالت فلما فرغنا آذناه فألقى إلينا حقوه فقال أشعرنها إياه. وعن أيوب عن حفصة عن أم عطية رضي الله عنها بنحوه وقالت إنه قال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو سبعا أو أكثر من ذلك إن رأيتن قالت حفصة قالت أم عطية رضي الله عنها وجعلنا رأسها ثلاثة قرون.

باب ٩٧ نقض شعر المرأة وقال ابن سيرين لا بأس أن ينقض شعر الميت

١١٨٠ حدثنا أحمد حدثنا عبد الله بن وهب أخبرنا ابن جريج قال أيوب وسمعت حفصة بنت سيرين قالت حدثتنا أم عطية رضي الله عنها أنهن جعلن رأس بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة قرون

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دینے لگیں تو آپ نے ہم سے فرمایا اور ہم غسل دے رہی تھیں کہ داہنی جانب اور اعضائے وضو سے ابتدا کرنا۔

کیا عورت کو مرد کی ازار کا کفن دیا جاسکتا ہے؟

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئی تو آپ نے ہم سے فرمایا اسے تین یا پانچ دفعہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو اس سے بھی زیادہ۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے کمر سے ازار کھول کر فرمایا کہ اسے یہی لپیٹ دو۔

آخر میں کافور ملانا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی وفات پا گئیں تو آپ تشریف لائے اور فرمایا اسے تین یا پانچ دفعہ غسل دینا یا مناسب نظر آئے تو اس سے بھی زیادہ اگر ہو سکے تو پانی اور بیری کے پتے سے اور آخر میں کافور ملا دینا یا تھوڑا سا کافور۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ تو آپ نے ہمیں اپنی ازار دی اور فرمایا کہ اسے یہی لپیٹ دو ——— ایوب، حفصہ نے حضرت ام عطیہ سے اسی طرح روایت کی ہے اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تین یا پانچ یا سات دفعہ یا تمہاری رائے ہو تو اس سے بھی زیادہ۔ حفصہ نے حضرت ام عطیہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے ان کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے۔

عورت کے سر کے بال کھولنا۔ ابن سیرین نے کہا کہ میت کے بال کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

احمد، عبد اللہ بن وہب، ابن جریج، ایوب، حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے سر کے بال کھول کر تین حصوں میں تقسیم کیے۔ پہلے غسل دیا اور پھر انہیں تین حصوں میں تقسیم

نقضنه ثم غسلنه ثم جعلنه ثلاثة قرون ۔

باب ۷۹۸ كيف الاشعار للميت وقال الحسن الخرقة الخامسة تشد بها الفخذين والوركين تحت الدرع ۔

۱۱۸۱ ۔ حدثنا احمد حدثنا عبد الله بن وهب اخبرنا ابن جريج ان ايوب اخبره قال سمعت ابن سيرين يقول جاءت ام عطية رضي الله عنها امرأة من الانصار من اللاتي بايعن قدمت البصرة تبادر ابنا لها فلم تدركه فحدثتنا قالت دخل علينا النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا فاذا فرغتن فآذنني قالت فلما فرغنا القى الينا حقوه فقال اشعرنها اياه ولم يزد على ذلك ولا ادري اي بناته وزعم ان الاشعار الففنها فيه وكذلك كان ابن سيرين يأمر بالمرأة ان تشعر ولا تؤزر ۔

باب ۷۹۹ هل يجعل شعر المرأة ثلاثة قرون ۔

۱۱۸۲ ۔ حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن هشام عن ام الهذيل عن ام عطية رضي الله عنها قالت ضفرنا شعر بنت النبي صلى الله عليه وسلم تعني ثلاثة قرون وقال وكيع قال سفيان ناصيتها وقرنيها ۔

باب ۸۰۰ يلقى شعر المرأة خلفها ۔

۱۱۸۳ ۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن هشام بن حسان قال حدثتنا حفصة عن ام عطية رضي الله عنها قالت توفيت احدى بنات النبي صلى الله عليه وسلم فاتانا النبي صلى الله عليه وسلم فقال اغسلنها بالسدر وترا ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك واجعلن

کیا۔

میت کو کس طرح لپیٹا جائے۔ حسن کا قول ہے کہ پانچویں کپڑے سے دونوں رانیں اور سرین زرہ کے نیچے والا حصہ باندھا جائے۔

ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو انصار کی ایک عورت تھیں بصرہ تشریف لا کر داخل ہوئیں اپنے بیٹے سے ملنے کے لیے جو تشریف لائیں لیکن وہ نہ ملا تو ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اسے تین یا پانچ بار یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو پانی اور بیری کے پتوں سے اور آخر میں کافور ملانا جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا۔ جب ہم فارغ ہو گئیں تو آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی اور فرمایا کہ اس میں لپیٹ دینا اور اس سے زائد کچھ نہ کہا۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کی کون سی صاحبزادی تھی۔ راوی کا گمان ہے کہ اشعار سے مراد لپیٹنا ہے ابن سیرین بھی عورت کے لیے اسی طرح حکم دیا کرتے کہ لپیٹا جائے اور ازار نہ باندھا جائے۔

کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیں بنا دی جائیں؟

ام ہذیل سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بالوں کو سر کے تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا ——— وکیع سے روایت ہے کہ سفیان نے فرمایا۔ ایک پیشانی کے بالوں کی اور دو دونوں جانب کی طرف کی۔

عورت کے بال اس کے پیچھے کی طرف ڈال دیے جائیں

حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔ اسے بیری کے پتوں کے ساتھ طاق مرتبہ غسل دینا یعنی تین یا پانچ بار یا اس سے زیادہ دفعہ اگر مناسب سمجھو اور آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز ملا لینا اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا جب

فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا۔

بَابُ ۸۰۱ الثِّيَابِ الْبِيضِ لِلْكَفَنِ۔

۱۱۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ۔

بَابُ ۸۰۲ الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ۔

۱۱۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

بَابُ ۸۰۳ الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ۔

۱۱۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْصَعَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

بَابُ ۸۰۴ كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ۔

۱۱۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ

ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی تب آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی۔ ہم نے اس کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے اور انہیں پیچھے کی جانب ڈال دیا۔

کفن کے لیے سفید کپڑا

محمد بن مقاتل، عبد اللہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین یمنی سفید کپڑوں کا کفن دیا گیا جو سوت کے بنے ہوئے تھے اور ان میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

دو کپڑوں کا کفن

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک آدمی عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اسے کچل دیا یا کچلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ نہ اسے خوشبو لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا کہ قیامت کے روز یہ تلبیہ کہتا ہوا اٹھے۔

میت کو خوشبو لگانا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اسے کچل ڈالا یا فرمایا کہ وہ کچلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

احرام والے کو کس طرح کفنایا جائے؟

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو اونٹ نے کچل دیا اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وہ احرام باندھے ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو

بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا
تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ٭

اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے نہ خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔

١١٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَوَقَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَأَقْصَعَتْهُ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَيُّوبُ يُلَبِّي وَقَالَ عَمْرٌو مُلَبِّيًا ٭

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا۔ ایوب نے کہا کہ سواری نے اسے کچل دیا، عمرو نے کہا کہ اسے کچلا گیا اور فوت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ، نہ اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اٹھائے گا۔ ایوب نے کہا کہ تلبیہ کہتے اور عمرو نے کہا تلبیہ کہتا ہوا۔

بَابٌ ٨٠٥ - الْكَفَنِ فِي الْقَمِيصِ الَّذِي يُكَفُّ أَوْ لَا يُكَفُّ وَمَنْ كُفِّنَ بِغَيْرِ قَمِيصٍ ٭

قمیص کا کفن دینا خواہ سلی ہو یا نہ سلی ہو اور بغیر قمیص کے کفن دینا۔

١١٨٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ فَقَالَ آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا ٭

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اپنی قمیص عطا فرمائیے کہ اس میں اسے کفن دوں اور اس پر نماز پڑھیے اور دعائے مغفرت فرمائیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنی قمیص عطا فرما دی اور فرمایا کہ مجھے اطلاع کر دینا تاکہ اس پر نماز پڑھوں۔ انہوں نے اطلاع دی۔ جب آپ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے آپ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ ارشاد ہوا کہ مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے فرمایا ہے: ان کے لیے دعائے مغفرت کیا کرو یا نہ کرو، اگر ان کے لیے ستر مرتبہ دعائے مغفرت کرو گے تب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا (توبہ ٨٤)

١١٩٠ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَأَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ ٭

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے گئے جبکہ اسے دفن کیا جا چکا تھا۔ اسے نکالا گیا، آپ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔

بَابٌ ٨٠٦ - الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيصٍ ٭

قمیص کے بغیر کفن دینا

١١٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى

ابو نعیم، سفیان، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین

الله عليه وسلم كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

١١٩٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

بَابُ ٨٠٧ الْكَفَنِ وَلَا عِمَامَةَ

١١٩٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

بَابُ ٨٠٨ الْكَفَنِ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ وَالزُّهْرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَقَتَادَةُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْحَنُوطُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ ثُمَّ بِالدَّيْنِ ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ وَقَالَ سُفْيَانُ أَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغَسْلِ هُوَ مِنَ الْكَفَنِ

١١٩٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُتِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمًا بِطَعَامِهِ فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَكَانَ خَيْرًا مِنِّي فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ وَقُتِلَ حَمْزَةُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ خَيْرٌ مِنِّي فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِي حَيَاتِنَا الدُّنْيَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي

بَابُ ٨٠٩ إِذَا لَمْ يُوجَدْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ

١١٩٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ

سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

مسدد، یحییٰ، ہشام، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

عمامہ کے بغیر کفن دینا

اسماعیل، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین سفید سحولی کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

میت کے مال سے کفن دینا

عطاء، زہری، عمرو بن دینار اور قتادہ نے یہی کہا ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ خوشبو میت کے مال سے ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ پہلے کفن دے، پھر قرض، پھر وصیت۔ سفیان نے کہا کہ قبر اور غسل کی مزدوری کفن کا حصہ ہے۔

سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک روز کھانا رکھا گیا تو فرمایا حضرت مصعب بن عمیر شہید کر دیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے، لیکن انہیں کفن دینے کے لیے ایک چادر کے سوا کچھ نہ ملا، حضرت حمزہ یا دوسرا آدمی جو مجھ سے بہتر تھا لیکن انہیں کفن دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہوا سوائے ایک چادر کے۔ میں ڈرتا ہوں کہ جلدی ہی ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں دنیا کی زندگی میں نہ دیا جا رہا ہو، پھر رونے لگے۔

جب ایک کپڑے کے سوا کچھ میسر نہ ہو

ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کھانا لایا گیا اور وہ روزے سے تھے، فرمایا کہ حضرت مصعب بن عمیر شہید کیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انہیں ایک چادر کا کفن دیا گیا کہ اگر سر کو چھپایا جاتا تو پیر کھل جاتے اور پیروں کو چھپایا جاتا تو سر کھل جاتا۔ اور میرا خیال ہے کہ فرمایا، حضرت حمزہ شہید کیے گئے

وَأُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ۔

اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لیے دنیا خوب کشادہ کر دی گئی یا فرمایا کہ ہمیں دنیا کا مال عطا فرمایا گیا، ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں یہ ہماری نیکیوں کا بدلہ جلدی دیا جا رہا ہو۔ پھر رونے لگے اور کھانا چھوڑ دیا۔

بَابُ ٨١٠ إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلَّا مَا يُوَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ غَطَّى رَأْسَهُ۔

جب کفن نہ ملے مگر جو سر کو چھپالے یا قدموں کو، تو سر کو چھپایا جائے۔

١١٩٦۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ۔

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رضائے الٰہی کے لیے ہجرت کی اور ہمارا اجر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے لیا۔ ہم میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا۔ ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر ہیں اور ہم میں سے وہ ہے جس کے پھل پک گئے اور وہ کھا رہا ہے۔ وہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تو ہمیں ان کے کفن کے لیے کچھ نہ ملا مگر ایک چادر۔ جب اس سے ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے سر کو چھپا دیا جائے اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دی جائے۔

ف: اس حدیث اور گزشتہ حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کی زندگیاں محض رضائے الٰہی کے لیے وقف ہو کر رہ گئی تھیں۔ وہ حضرات ہمیشہ فکر آخرت میں مستغرق رہتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہر کام صرف رضائے الٰہی کے لیے کریں کیونکہ اجر انہیں کاموں پر مرتب ہوگا جو صرف رضائے الٰہی کے لیے کیے گئے ہوں گے اور ہمیں آخرت کی ابدی زندگی کو سنوارنے میں ہمہ وقت کوشاں رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین۔

بَابُ ٨١١ مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اس پر اعتراض نہ کیا۔

١١٩٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِيَدِي فَجِئْتُ لِأَكْسُوَكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا قَالَ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بنی ہوئی حاشیے والی چادر لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ تم جانتے ہو کہ بردہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ چادر۔ فرمایا: ہاں۔ عورت عرض گزار ہوئی کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ لے لی اور آپ کو ضرورت بھی تھی۔ آپ اسے ازار بنا کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ فلاں نے اس کی تعریف کی اور کہا کتنی اچھی ہے، یہ مجھے پہنا دیجیے۔ لوگوں نے کہا تم نے اچھا نہیں کیا

لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهُ إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ ۔

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی اور پھر تم یہ جانتے ہوئے سوال کر دیا کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ کہا کہ خدا کی قسم میں نے پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ اس لیے مانگی ہے کہ اسے اپنا کفن بناؤں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ وہی ان کا کفن ہوئی۔

بَابُ ٨١٢ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ ۔

١١٩٨ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا ۔

عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانا

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، خالد، ام ہذیل سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے مگر اسے ہمارے لیے ضروری نہیں ٹھہرایا۔

بَابُ ٨١٣ حَدِّ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

١١٩٩ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنٌ لِأُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَقَالَتْ نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ ۔

عورت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے کا سوگ

مسدد، بشر بن مفضل، سلمہ بن علقمہ، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا فوت ہو گیا۔ جب تیسرا دن ہوا تو انہوں نے زرد خوشبو منگا کر لگا لی اور فرمایا: ہمیں خاوند کے علاوہ دوسرے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

١٢٠٠ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۔

حمیدی، سفیان، ایوب بن موسیٰ، حمید بن نافع، زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ جب شام سے حضرت ابو سفیان کے فوت ہونے کی خبر آئی تو تیسرے روز حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زرد خوشبو منگائی اور اسے اپنے رخساروں اور کلائیوں پر مل کر فرمایا مجھے بھی اس سے بے نیاز ہونا چاہیے تھا اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

١٢٠١ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ

حمید بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔ پھر میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جبکہ ان کا بھائی فوت ہوا تو انہوں نے خوشبو منگا کر لگائی اور فرمایا کہ مجھے خوشبو

بنت جحش حين توفي أخوها فدعت بطيب فمست ثم قالت ما لي بالطيب من حاجة غير أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر يقول لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تحد على ميت فوق ثلاث إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا.

باب ۸۱۴ زيارة القبور.

۱۲۰۲ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا ثابت عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بامرأة تبكي عند قبر فقال اتقي الله واصبري قالت إليك عني فإنك لم تصب بمصيبتي ولم تعرفه فقيل لها إنه النبي صلى الله عليه وسلم فأتت باب النبي صلى الله عليه وسلم فلم تجد عنده بوابين فقالت لم أعرفك فقال إنما الصبر عند الصدمة الأولى.

باب ۸۱۵ قول النبي صلى الله عليه وسلم

يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه إذا كان النوح من سنته لقول الله تعالى قوا أنفسكم وأهليكم نارا وقال النبي صلى الله عليه وسلم كلكم راع ومسؤول عن رعيته فإذا لم يكن من سنته فهو كما قالت عائشة رضي الله عنها لا تزر وازرة وزر أخرى وهو كقوله وإن تدع مثقلة ذنوبا إلى حملها لا يحمل منه شيء وما يرخص من البكاء في غير نوح وقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقتل نفس ظلما إلا كان على ابن آدم الأول كفل من دمها وذلك لأنه أول من سن القتل.

۱۲۰۳ - حدثنا عبدان ومحمد قالا أخبرنا عبد الله أخبرنا عاصم بن سليمان عن أبي عثمان قال حدثني أسامة بن زيد رضي الله عنهما قال أرسلت ابنة النبي صلى الله

کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

قبروں کی زیارت کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اُس نے کہا دور ہو جائیے آپ کو کیا معلوم کہ مجھے کیا مصیبت پہنچی ہے۔ اُس سے کہا گیا کہ وہ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے در اقدس پر آئی اور اس پر کوئی دربان نہ پایا۔ عرض گزار ہوئی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ فرمایا کہ صبر صدمہ کی ابتداء میں ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے باعث عذاب دیا جاتا ہے جب

کہ اُن میں نوحہ خوانی کا رواج ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اگر ان کا رواج نہ ہو تو ایسا ہے جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور وہ اِس ارشاد ربانی کی طرح ہے: اگر کوئی بوجھ والا اٹھانے کے لیے دوسرے کو بلائے تو ان میں سے کوئی نہیں اٹھایا جائے گا اور بغیر نوحہ کے رونے کی اجازت ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو ظلم سے قتل کیا جائے تو اُس کے خون کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے بیٹے پر ہوگا جس نے قتل کی رسم جاری کی۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کے لیے پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا قریب المرگ ہے لہٰذا تشریف لے آئیے۔ آپ نے جواب بھیجا کہ

عليه وسلم إليه إن ابنا لي قبض فأتنا فأرسل يقرئ
السلام ويقول إن لله ما أخذ وله ما أعطى وكل عنده
بأجل مسمى فلتصبر ولتحتسب فأرسلت إليه تقسم
عليه ليأتينها فقام ومعه سعد بن عبادة ومعاذ بن
جبل وأبي بن كعب وزيد بن ثابت ورجال فرفع إلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبي ونفسه تتقعقع
قال حسبته أنه قال كأنها شن ففاضت عيناه فقال سعد
يا رسول الله ما هذا فقال هذه رحمة جعلها الله في
قلوب عباده وإنما يرحم الله من عباده الرحماء ۔

۱۲۰۴۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا أبو عامر
حدثنا فليح بن سليمان عن هلال بن علي عن
مالك بن أنس رضي الله عنه قال شهدنا بنتا لرسول الله صلى
الله عليه وسلم قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم
جالس على القبر قال فرأيت عينيه تدمعان قال فقال
هل منكم رجل لم يقارف الليلة فقال أبو طلحة أنا
قال فانزل قال فنزل في قبرها ۔

۱۲۰۵۔ حدثنا عبدان حدثنا عبد الله أخبرنا ابن
جريج قال أخبرني عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة
قال توفيت ابنة لعثمان رضي الله عنه بمكة وجئنا
لنشهدها وحضرها ابن عمر وابن عباس رضي الله عنهم
وإني لجالس بينهما أو قال جلست إلى أحدهما ثم جاء
الآخر فجلس إلى جنبي فقال عبد الله بن عمر رضي الله
عنهما لعمرو بن عثمان ألا تنهى عن البكاء فإن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال إن الميت ليعذب ببكاء
أهله عليه فقال ابن عباس رضي الله عنهما قد كان عمر
رضي الله عنه يقول بعض ذلك ثم حدث قال صدرت
مع عمر رضي الله عنه من مكة حتى إذا كنا بالبيداء
إذا هو بركب تحت ظل سمرة فقال اذهب فانظر من
هؤلاء الركب قال فنظرت فإذا هو صهيب فأخبرته

سلام کہا اور کہا کہ اللہ کا ہے جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر ایک کا اس
کے پاس وقت مقرر ہے، لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔ اس نے پھر
پیغام بھیجا اور قسم دی کہ ضرور تشریف لائیے۔ آپ کھڑے ہو گئے
اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت
اور کئی آدمی تھے۔ بچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا گیا اور وہ
سینے سے لگایا، اس کا سانس اکھڑ رہا تھا گویا مشک ہے، آنکھیں بہنے
لگیں تو حضرت سعد نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو
اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ
اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

ہلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں
شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے
تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی چشمان مبارک سے آنسو رواں تھے۔ آپ نے
فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا
ہو؟ حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے کہ میں ہوں۔ فرمایا تو اترو۔ چنانچہ
انہوں نے انہیں قبر میں اتارا۔

عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ میں حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیٹی فوت ہو گئی، ہم جنازے میں شامل ہوئے
اور حضرت ابن عمر و حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی۔ میں ان دونوں
کے درمیان بیٹھا ہوا تھا یا کہا کہ دونوں میں سے ایک کے پاس بیٹھا اور پھر
دوسرے صاحب تشریف لائے اور میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت عبد اللہ
بن عمر نے حضرت عمرو بن عثمان سے کہا کہ آپ رونے سے کیوں نہیں روکتے
حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو گھر والوں کے رونے
کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کچھ یہ فرمایا کرتے تھے۔ پھر حدیث بیان کی کہ میں حضرت عمر کے
ساتھ مکہ مکرمہ سے واپس آ رہا تھا جب ہم بیداء کے مقام پر پہنچے تو ایک ببول
درخت کے سائے میں ایک قافلہ تھا۔ فرمایا، جا کر دیکھو کہ یہ سوار کون ہیں۔
میں نے دیکھا تو وہ حضرت صہیب تھے۔ جب میں نے آپ کو بتایا تو فرمایا: انہیں
میرے پاس بلا لاؤ۔ میں حضرت صہیب کی طرف لوٹا اور کہا چلنے کے لیے

فقال ادعه لي فرجعت الى صهيب فقلت ارتحل فالحق امير المؤمنين فلما اصيب عمر دخل صهيب يبكي يقول وا اخاه وا صاحباه فقال عمر رضي الله عنه يا صهيب اتبكي علي وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الميت يعذب ببعض بكاء اهله عليه قال ابن عباس رضي الله عنهما فلما مات عمر ذكرت ذلك لعائشة رضي الله عنها فقالت رحم الله عمر والله ما حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ليعذب المؤمن ببكاء اهله عليه ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله ليزيد الكافر عذابا ببكاء اهله عليه وقالت حسبكم القرآن ولا تزر وازرة وزر اخرى قال ابن عباس رضي الله عنهما عند ذلك والله هو اضحك وابكى قال ابن ابي مليكة والله ما قال ابن عمر رضي الله عنهما شيئا۔

کہا۔ وہ امیر المومنین سے ملے۔ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب آئے روتے اور کہتے۔ ہائے بھائی! ہائے ساتھی۔ حضرت عمر نے کہا اے صہیب! کیا مجھ پر روتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب حضرت عمر فوت ہو گئے تو یہ بات میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ذکر کی۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے بڑھا دیتا ہے اور فرمایا کہ تمہارے لئے قرآن کافی ہے کہ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (فاطر ۱۸) اس وقت حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم حضرت ابن عمر نے کچھ بھی نہیں کہا۔

۱۲۰۶۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن عبد الله بن ابي بكر عن ابيه عن عمرة بنت عبد الرحمن انها اخبرته انها سمعت عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت انما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على يهودية يبكي عليها اهلها فقال انهم ليبكون عليها وانها لتعذب في قبرها۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابی بکر، ان کے والد ماجد، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے۔ فرمایا کہ یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

۱۲۰۷۔ حدثنا اسمعيل بن خليل حدثنا علي بن مسهر حدثنا ابو اسحاق وهو الشيباني عن ابي بردة عن ابيه قال لما اصيب عمر رضي الله عنه جعل صهيب يقول وا اخاه فقال عمر اما علمت ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الميت ليعذب ببكاء الحي۔

اسماعیل بن خلیل، علی بن مسہر، ابو اسحاق شیبانی، ابو بردہ سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب کہنے لگے۔ ہائے بھائی! حضرت عمر نے فرمایا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زندوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

باب ۸۱۲ ما يكره من النياحة على الميت وقال عمر رضي الله عنه دعهن يبكين على ابي سليمان ما لم يكن نقع او لقلقة والنقع

میت پر نوحہ کرنے کی کراہت۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑو ابو سلیمان پر روتی رہیں جب تک سر پر مٹی نہ ڈالیں اور نہ چلائیں اور نقع سر پر مٹی۔ لقلقہ سے آواز

التراب على الرأس واللقلقة الصوت ◆

١٢٠٨ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سعيد بن عبيد عن علي بن ربيعة عن المغيرة رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول إن كذبا علي ليس ككذب على أحد من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من نيح عليه يعذب بما نيح عليه ◆

١٢٠٩ - حدثنا عبدان قال أخبرني أبي عن شعبة عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن ابن عمر عن أبيه رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الميت يعذب في قبره بما نيح عليه تابعه عبد الأعلى حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد حدثنا قتادة وقال آدم عن شعبة الميت يعذب ببكاء الحي عليه ◆

باب ۸۱۷

١٢١٠ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا ابن المنكدر قال سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال جيء بأبي يوم أحد قد مثل به حتى وضع بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سجي ثوبا فذهبت أريد أن أكشف عنه فنهاني قومي ثم ذهبت أكشف عنه فنهاني قومي فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فرفع فسمع صوت صائحة فقال من هذه فقالوا ابنة عمرو أو أخت عمرو قال فلم تبكي أو لا تبكي فما زالت الملائكة تظله بأجنحتها حتى رفع ◆

باب ۸۱۸ ليس منا من شق الجيوب

١٢١١ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان حدثنا زبيد اليامي عن إبراهيم عن مسروق عن عبد الله رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ليس منا من لطم الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية

مراد ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ مجھ پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا کسی اور پر جھوٹ باندھنا جو میرے متعلق جان بوجھ کر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا۔ جس کی پر نوحہ کیا جائے تو اس کو عذاب دیا جاتا ہے جس بات پر نوحہ کیا گیا۔

عبدان، عبداللہ کے والد ماجد، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو اس کی قبر میں نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے جو اس پر کیا گیا ——— متابعت کی اس کی عبدالاعلیٰ، یزید بن زریع، سعید نے قتادہ سے اور آدم نے شعبہ سے روایت کی میت کو زندہ کی چیخ پکار کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔

میت پر فرشتوں کا سایہ فگن ہونا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ احد کے روز میرے والد محترم کی نعش لائی گئی تو ان کا مثلہ کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا گیا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ میں کھول کر دیکھنے لگا تو میری قوم نے مجھے روکا۔ دوبارہ کھول کر دیکھنے لگا تب بھی میری قوم نے مجھے منع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا تو انہیں اٹھا لیا گیا۔ آپ نے چیخنے والی کی آواز سنی تو فرمایا یہ کون ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے۔ فرمایا کس لیے روتی ہے یا فرمایا کہ مت روؤ کیونکہ اٹھائے جانے تک فرشتے برابر اپنے پروں سے ان پر سایہ فگن رہیں گے۔

وہ ہم میں سے نہیں جس نے گریبان پھاڑا

ابو نعیم، سفیان، زبید الیامی، ابراہیم، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو منہ پیٹے، گریبان پھاڑے اور دور جاہلیت جیسی چیخ پکار مچائے وہ ہم میں سے نہیں۔

باب ۸۱ رثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد ابن خولۃ

۱۲۱۴ حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی عام حجۃ الوداع من وجع اشتد بی فقلت انی قد بلغ بی من الوجع وانا ذو مال ولا یرثنی الا ابنۃ افاتصدق بثلثی مالی قال لا فقلت بالشطر فقال لا ثم قال الثلث والثلث کبیر او کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس وانک لن تنفق نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا حتی ما تجعل فی فی امراتک فقلت یا رسول اللہ اخلف بعد اصحابی قال انک لن تخلف فتعمل عملا صالحا الا ازددت بہ درجۃ ورفعۃ ثم لعلک ان تخلف حتی ینتفع بک اقوام ویضر بک آخرون اللہم امض لاصحابی ہجرتہم ولا تردہم علی اعقابہم لکن البائس سعد ابن خولۃ یرثی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مات بمکۃ۔

باب ۸۲ ما ینہی من الحلق عند المصیبۃ

وقال الحکم بن موسی حدثنا یحیی بن حمزۃ عن عبد الرحمن بن جابر ان القاسم بن مخیمرۃ حدثہ قال حدثنی ابو بردۃ بن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال وجع ابو موسی وجعا فغشی علیہ وراسہ فی حجر امراۃ من اہلہ فلم یستطع ان یرد علیہا شیئا فلما افاق قال انا بریء ممن بریء منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بریء من الصالقۃ والحالقۃ والشاقۃ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن خولہ کا افسوس کیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جب کہ میری بیماری نے شدت اختیار کر لی تھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں سخت بیمار ہوں، میرے پاس کافی مال ہے اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں، کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا، نہیں۔ میں عرض گزار ہوا، نصف؟ فرمایا کہ نہیں۔ عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی کافی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ محتاج رہیں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم رضائے الٰہی کے لیے جو خرچ کرو گے اس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم پیچھے چھوڑے جاؤ گے لیکن جو نیک کام کرو گے اس سے درجہ اور مقام زیادہ ہوگا۔ اور شاید تمہیں پیچھے چھوڑ دیا جائے تاکہ کچھ لوگ تم سے فائدہ حاصل کریں اور کچھ لوگوں کو نقصان پہنچے۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں واپس نہ لوٹا، لیکن سعد بن خولہ کا افسوس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا افسوس کیا کیونکہ وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے تھے۔

مصیبت کے وقت بال نوچنے سے منع فرمایا گیا ہے

حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن جابر، قاسم بن مخیمرہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ کی بیماری کی شدت سے ان پر غشی طاری ہو گئی اور ان کا سر گھر کی کسی عورت کی گود میں تھا، یہ اسے روک نہیں سکتے تھے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ اس کام سے میں بھی لاتعلق ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتعلق تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چیخنے والی، بال نوچنے والی اور سر پیٹنے والی سے لاتعلق تھے۔

باب ۸۲۱ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ

۱۲۱۳ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

باب ۸۲۲ مَا يُنْهٰى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ۔

۱۲۱۴ — حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

باب ۸۲۳ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ۔

۱۲۱۵ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

۱۲۱۶ — حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِينَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ

جو رخساروں کو پیٹے وہ ہم میں سے نہیں

محمد بن بشار، عبد الرحمٰن، سفیان، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور دور جاہلیت کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مصیبت کے وقت واویلا کرنے اور دور جاہلیت کی طرح چیخنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

مسروق نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور دور جاہلیت کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

جو مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھے کہ اظہار غم ہو

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک ابن حارثہ، جعفر اور ابن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو آپ غمزدہ ہو کر بیٹھ گئے اور میں دروازے کی درز سے دیکھ رہی تھی، ایک آدمی آ کر عرض گزار ہوا کہ حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ انہیں منع کر دو۔ وہ جا کر پھر لوٹا اور عرض کی کہ نہیں مانتیں۔ فرمایا: انہیں منع کرو۔ تیسری بار حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم وہ ہم پر غالب آ گئیں۔ فرمایا کہ ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے تو نے وہ کام کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور نہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج پہنچانا نہ چھوڑا۔

عمرو بن علی، محمد بن فضیل، عاصم الاحول سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب قاریوں کو شہید کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی۔ میں نے رسول اللہ

فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس موقع سے زیادہ غمگین کبھی نہیں دیکھا۔

بَابُ ۸۲۳ مَنْ لَّمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ الْجَزَعُ الْقَوْلُ السَّيِّئُ وَالظَّنُّ السَّيِّئُ وَقَالَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّٰهِ ۔

جو مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ کرے

محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ جزع و فزع سے مراد بُرے الفاظ کہنا اور بُرا گمان رکھنا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں (۱۲ : ۸۶)

۱۲۱۷ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو طلحہ کا لڑکا بیمار تھا تو فوت ہو گیا اور حضرت ابو طلحہ گئے ہوئے تھے۔ جب ان کی بیوی نے دیکھا کہ وہ فوت ہو گیا تو کھانا وغیرہ تیار کر کے ایک گوشے میں رکھ دیا۔ جب حضرت ابو طلحہ آئے تو کہا۔ لڑکا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اس کی جان کو آرام ہے اور مجھے امید ہے کہ راحت پا گیا ہے۔ حضرت ابو طلحہ نے سمجھا کہ بیوی سچی ہے۔ رات گزاری اور صبح کو غسل کر کے باہر جانے کا ارادہ کیا تو بتا دیا گیا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا جو دونوں کے درمیان ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کی رات کو مبارک کرے۔ انصار کے ایک آدمی نے کہا۔ میں نے دیکھا کہ دونوں کے گھر نو لڑکے ہوئے اور سارے ہی قرآن مجید کے قاری تھے۔

ف : حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر سے واپس آنے والے تھے۔ اسی دوران ان کا لخت جگر صاحبزادہ فوت ہو گیا۔ ان کی اہلیہ محترمہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیٹے کو غسل و کفن دے کر گھر کے ایک کونے میں لٹا دیا اور اپنے خاوند کے لیے کھانے پینے کا سامان بھی تیار کر دیا۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ وہ سفر سے ہارے تھکے آئیں گے اور بچے کے فوت ہونے کی خبر سن کر کچھ بھی نہیں کھائیں گے بلکہ مزید پریشان، بچے کے فوت ہونے کا افسوس بھی ہو گا۔ انہوں نے اپنے خاوند کو راحت پہنچانے کے لیے یہ سارا اہتمام کیا اور اپنے خاوند کا اس درجہ احترام کرنے کے باعث پروردگارِ عالم نے ان حضرات کی اس رات میں برکت دی۔ اس برکت کا اعلان اپنے حبیب و بالخصوص محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کروایا اور انہیں نو لڑکے عطا فرمائے جو سب کے سب قاری ہوئے۔ معلوم ہوا کہ جو عورت سچی مدد گار خاوند کی تابعدار اور خیر خواہ ہو گی، اولاد بھی نیک ہو گی اور اولاد میں برکت ہو گی۔ ہر عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کی تابعدار اور خیر خواہ رہے کیونکہ۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ۞

باب ۸۲۵ الصبر عند الصدمة الاولى

وقال عمر رضي الله عنه نعم العدلان ونعم العلاوة الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون اولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون وقوله تعالى واستعينوا بالصبر والصلوة وانها لكبيرة الا على الخاشعين ۔

۱۲۱۸ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن ثابت قال سمعت انسا رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصبر عند الصدمة الاولى ۔

صبر وہ ہے جو صدمہ پیش آتے وقت ہو

حضرت عمر نے فرمایا کہ دو اچھے انصاف کرنے والے اور اچھے لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں مصیبت پہنچے تو کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت ہے اور یہی راہ پانے والے ہیں (۲: ۱۵۶، ۱۵۷) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے، صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور بے شک نماز بھاری ہے مگر ڈرنے والوں پر نہیں (۲: ۴۵)

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبر صدمے کی ابتداء میں ہوتا ہے۔

باب ۸۲۶ قول النبي صلى الله عليه وسلم انا بك لمحزونون

وقال ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم تدمع العين ويحزن القلب ۔

۱۲۱۹ - حدثنا الحسن بن عبد العزيز حدثنا يحيى بن حسان حدثنا قريش هو ابن حيان عن ثابت عن انس بن مالك رضي الله عنه قال دخلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي سيف القين وكان ظئرا لابراهيم عليه السلام فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ابراهيم فقبله وشمه ثم دخلنا عليه بعد ذلك وابراهيم يجود بنفسه فجعلت عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم تذرفان فقال له عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه وانت يا رسول الله فقال يا ابن عوف انها رحمة ثم اتبعها باخرى فقال صلى الله عليه وسلم ان العين تدمع والقلب يحزن ولا نقول الا ما يرضى ربنا وانا بفراقك يا ابراهيم لمحزونون رواه موسى عن سليمان بن المغيرة عن ثابت عن انس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ بے شک ہم تیرے غم میں مبتلا ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آنکھ اشک آلود ہے اور دل مغموم ہے۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو سیف لوہار کے پاس تشریف لے گئے جو حضرت ابراہیم کی دایہ کا شوہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو لے کر بوسہ دیا اور سونگھا۔ اس کے بعد آپ دوبارہ تشریف لے گئے اور حضرت ابراہیم دم توڑ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشمان مبارک بہنے لگیں تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے آپ سے کہا، یا رسول اللہ! آپ۔ فرمایا کہ اے ابن عوف! یہ رحمت ہے۔ پھر دوسری دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک آنکھ بہتی ہے اور دل مغموم ہے اور ہم نہیں کہتے مگر جو ہمارے رب کو راضی کرے اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی میں غمگین ہیں۔ روایت کیا اسے موسیٰ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

بَابُ ۸۲۳ الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيضِ ۔

۱۲۲۰ — حَدَّثَنَا أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ قَدْ قَضَى قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَضْرِبُ فِيهِ بِالْعَصَا وَيَرْمِي بِالْحِجَارَةِ وَيَحْثِي بِالتُّرَابِ ۔

مریض کے پاس رونا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ بیمار ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ جب اندر داخل ہوئے تو انہیں گھر والوں کے جھرمٹ میں پایا۔ فرمایا، کیا فوت ہو گئے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونے لگے۔ جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ فرمایا، سنتے ہو، بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے بہنے اور دل کے مغموم ہونے پر عذاب نہیں دیتا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے، اور زبان کی طرف اشارہ کیا، یا رحم فرماتا ہے اور بے شک میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاٹھی سے پیٹتے، پتھر مارتے اور منہ میں مٹی ڈال دیتے۔

بَابُ ۸۲۴ مَا يُنْهَى عَنِ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ ۔

۱۲۲۱ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ بِأَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَنِي أَوْ غَلَبْنَنَا الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَوْشَبٍ فَزَعَمَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

گریہ وزاری کی ممانعت اور اس پر زجر و توبیخ کرنا

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب زید بن حارثہ، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غم زدہ ہو کر بیٹھ گئے اور میں دروازے کی دراڑ سے دیکھ رہی تھی۔ ایک آدمی آ کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے انہیں منع کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ گیا اور پھر حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ انہیں روکا لیکن وہ کہا نہیں مانتیں۔ آپ نے دوبارہ حکم دیا کہ انہیں منع کرو۔ وہ گیا اور پھر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، خدا کی قسم وہ مجھ پر یا ہم پر غالب آگئیں۔ بے شک محمد بن حوشب کو شبہ ہے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ان کے منہ میں مٹی بھر دو۔ میں نے کہا، اللہ تیری ناک خاک آلود کرے، خدا کی قسم تو یہ کام کرنے والا نہیں لیکن تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج پہنچانا ترک نہ کیا۔

وسلم من العناء۔

۱۲۲۲ ـ حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا حماد بن زيد حدثنا أيوب عن محمد عن أم عطية رضي الله عنها قالت أخذ علينا النبي صلى الله عليه وسلم عند البيعة أن لا ننوح فما وفت منا امرأة غير خمس نسوة أم سليم وأم العلاء وابنة أبي سبرة امرأة معاذ وامرأتين أو ابنة أبي سبرة وامرأة معاذ وامرأة أخرى۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں، پھر ہم میں سے کسی نے یہ بات پوری نہ کی سوائے پانچ عورتوں کے یعنی ام سلیم، ام العلاء اور ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی اور دو عورتیں یا ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی اور ایک دوسری عورت۔

باب ٨٢٩ القيام للجنازة۔

۱۲۲۳ ـ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا الزهري عن سالم عن أبيه عن عامر بن ربيعة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا رأيتم الجنازة فقوموا حتى تخلفكم قال سفيان قال الزهري أخبرني سالم عن أبيه قال أخبرنا عامر بن ربيعة عن النبي صلى الله عليه وسلم زاد الحميدي حتى تخلفكم أو توضع۔

جنازے کے لیے کھڑا ہونا

علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، سالم اپنے والد ماجد حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے آگے ہو جائے ——— سفیان، زہری، سالم اپنے والد ماجد حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بقول حمیدی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں تک کہ تمہیں چھوڑ جائے یا رکھ دیا جائے۔

باب ٨٣٠ متى يقعد إذا قام للجنازة

۱۲۲۴ ـ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن عامر بن ربيعة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا رأى أحدكم جنازة فإن لم يكن ماشيا معها فليقم حتى يخلفها أو تخلفه أو توضع من قبل أن تخلفه۔

جب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے!

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے اگر اس کے ساتھ نہ جاتا ہو تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے ہو جائے یا پیچھے چلا جائے یا آگے جانے سے پہلے رکھ دیا جائے۔

۱۲۲۵ ـ حدثنا أحمد بن يونس حدثنا ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبيه قال كنا في جنازة فأخذ أبو هريرة رضي الله عنه بيد مروان فجلسا قبل أن توضع فجاء أبو سعيد رضي الله عنه فأخذ بيد مروان فقال قم فوالله لقد علم هذا أن النبي صلى الله عليه وسلم نهانا عن ذلك فقال أبو هريرة صدق۔

سعید مقبری اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں گئے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور مروان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: خدا کی قسم تم جانتے ہو کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پس حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ فرمایا ہے۔

باب ۸۳۱ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تُوضَعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ فَإِنْ قَعَدَ أُمِرَ بِالْقِيَامِ ۔

۱۲۲۶ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ ۔

باب ۸۳۲ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ ۔

۱۲۲۷ ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ، مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا بِهِ ، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا ۔

۱۲۲۸ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ ، كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا وَقَالَ أَبُو حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ مَعَ قَيْسٍ وَسَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ وَقَيْسٌ يَقُومَانِ لِلْجَنَازَةِ ۔

باب ۸۳۳ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُونَ النِّسَاءِ ۔

۱۲۲۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اسے لوگوں کے کندھوں سے اتار کر رکھ دیا جائے۔ اگر بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے کو کہا جائے۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ جو ساتھ جائے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھ دیا جائے۔

جو یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو

عبید اللہ بن مقسم سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ دونوں کھڑے ہو گئے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ تو یہاں کے کافر ذمی کا ہے۔ دونوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ عرض کی گئی کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ فرمایا کہ کیا وہ انسان نہیں ہے۔ ابوحمزہ، اعمش، عمرو، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت قیس اور حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ زکریا، شعبی، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابومسعود اور حضرت قیس جنازے کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

عورتوں کے علاوہ جنازہ مرد اٹھائیں

عبد العزیز بن عبد اللہ، لیث، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ

إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ.

اُٹھا کر گردنوں پر اٹھائیں، اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے مجھے جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے: ہائے افسوس! مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے، اگر انسان سن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔

بَابُ ۸۳۴ السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ

وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْتُمْ مُشَيِّعُونَ فَامْشُوا بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا وَقَالَ غَيْرُهُ قَرِيبًا مِنْهَا.

جنازہ جلدی سے جانا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کے ساتھ چلنے والے ہو، اس کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں چلو۔ دوسروں نے بھی قریب ہی فرمایا ہے۔

۱۲۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا وَإِنْ يَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے کو جلدی لے چلو، اگر نیک ہے تو بھلائی کی طرف آگے بھیج رہے ہو اور اگر کچھ اور ہے تو برائی کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔

بَابُ ۸۳۵ قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجَنَازَةِ قَدِّمُونِي.

چارپائی پر میت کا کہنا کہ مجھے جلدی لے چلو

۱۲۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ.

سعید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے: جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھائیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے کہ جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو اپنے گھر والوں سے کہتا ہے: ہائے افسوس! کہاں لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے، اگر انسان سنے تو بے ہوش ہو جائے۔

ف: اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ ہر مردہ میت کی آواز سنتا ہے خواہ مرنے والا نیک ہو یا بد۔ بعض لوگ اس بات کا خواہ مخواہ انکار کرتے اور لاتعلق دلائل کا استدلال کر کے سماعِ موتیٰ کا انکار کرتے ہیں۔ مردہ تو بولتا بھی ہے اور زندہ لوگوں سے گفتگو بھی کرتا ہے لیکن وہ اس کی آواز کو سن نہیں پاتے، جیسا کہ اس حدیث میں واضح طور پر مذکور ہے۔ اپنے زمانے کو چاہیے کہ حقائق کو تسلیم کر لیا کریں۔ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ امام اہلسنت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات الموات میں سماعِ موتیٰ کا ثبوت پیش کرتے ہوئے چار سو پچاس دلائل تمام کیے ہیں۔ الحمد للہ! ایک صدی گزرنے پر بھی سماعِ موتیٰ کا کوئی منکر ان میں سے کسی ایک دلیل کو توڑ نہیں سکا۔ حق و صداقت کی نشانی یہی ہوتی ہے کیونکہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ۔

بَابُ ۸۳۶ مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً

جس نے امام کے پیچھے جنازے پر دو یا تین صفیں

عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ •

۱۲۳۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ •

بَابٌ ۸۲۷ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ •

۱۲۳۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا •

۱۲۳۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا، قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا •

۱۲۳۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ صُفُوفٌ، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي •

بَابٌ ۸۲۸ صُفُوفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ عَلَى الْجَنَائِزِ •

۱۲۳۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ هَذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي قَالُوا دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَا فِيهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ •

بنائیں۔

مسدد، ابو عوانہ، قتادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

نماز جنازہ کے لیے صفیں بنانا

سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کے فوت ہونے کی خبر سنائی پھر آگے بڑھے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اس نے بتایا جو موجود تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک الگ تھلگ قبر پر تشریف لے گئے تو لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج کی عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آج حبشہ کا ایک نیک آدمی وفات پا گیا ہے آؤ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ ہم نے صفیں بنالیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور ہم صف بستہ تھے — ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں دوسری صف میں تھا۔

جنازے پر مردوں کے ساتھ لڑکوں کی صفیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس کو اسی رات دفن کیا گیا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کب دفن کیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ گزشتہ رات۔ فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اندھیری رات میں دفن کیا اور ناپسند کیا کہ آپ کو جگائیں۔ آپ کھڑے ہوگئے تو ہم نے پیچھے صفیں بنالیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں انہیں میں تھا اور آپ نے نماز پڑھی۔

باب ٨٣٩ سنة الصلوة على الجنائز

وقال النبي صلى الله عليه وسلم من صلى على الجنازة وقال صلوا على صاحبكم وقال صلوا على النجاشي سماها صلوة ليس فيها ركوع ولا سجود ولا يتكلم فيها وفيها تكبير وتسليم وكان ابن عمر لا يصلي الا طاهرا ولا يصلي عند طلوع الشمس ولا غروبها ويرفع يديه وقال الحسن ادركت الناس واحقهم على جنائزهم من رضوهم لفرائضهم واذا احدث يوم العيد او عند الجنازة يطلب الماء ولا يتيمم واذا انتهى الى الجنازة وهم يصلون يدخل معهم بتكبيرة وقال ابن المسيب يكبر بالليل والنهار والسفر والحضر اربعا وقال انس رضي الله عنه التكبيرة الواحدة استفتاح الصلوة وقال ولا تصل على احد منهم مات ابدا وفيه صفوف وامام.

١٢٣٧ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن الشيباني عن الشعبي قال اخبرني من مر مع نبيكم صلى الله عليه وسلم على قبر منبوذ فامنا فصففنا خلفه فقلنا يا ابا عمرو من حدثك قال ابن عباس رضي الله عنهما.

باب ٨٤٠ فضل اتباع الجنائز

وقال زيد بن ثابت رضي الله عنه اذا صليت فقد قضيت الذي عليك وقال حميد بن هلال ما علمنا على الجنازة اذنا ولكن من صلى ثم رجع فله قيراط.

١٢٣٨ - حدثنا ابو النعمان حدثنا جرير بن حازم قال سمعت نافعا يقول حدث ابن عمر ان ابا هريرة رضي الله عنه يقول من تبع جنازة فله قيراط فقال

نماز جنازہ کا طریقہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز جنازہ پڑھے اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو اور فرمایا کہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھو آپ نے اس کا نام نماز قرار دیا حالانکہ اس میں رکوع اور سجدہ نہیں ہے اور نہ اس میں کلام کیا جاتا ہے بلکہ صرف تکبیر اور سلام پھیرنا ہے حضرت ابن عمر نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے مگر باوضو ہو کر اور سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نہیں پڑھتے تھے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے حسن بصری نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو اسی پر پایا کہ جنازہ کا زیادہ مستحق وہی ہے جس کو لوگ فرض نمازوں میں پسند کرتے ہیں اور جب عید کے روز یا جنازے کے وقت وضو ٹوٹ جائے تو پانی طلب کرے اور تیمم نہ کرے اور جب ایسے وقت جنازے میں شامل ہو کہ لوگ نماز جنازہ پڑھ رہے ہوں تو تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ شامل ہو جائے ابن مسیب نے فرمایا کہ رات ہو یا دن اور سفر ہو یا حضر چار تکبیریں ہی کہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پہلی تکبیر نماز شروع کرنے کی تکبیر ہے ارشاد خداوندی ہے۔ ان میں سے جو مر جائے اس کی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھو۔ اس میں صفیں ہوتی ہیں اور امام۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اس نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا تھا۔ پس آپ نے امامت فرمائی اور ہم سب نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم نے اس پر نماز پڑھ لی تو اس کا حق ادا کر دیا جو تم پر تھا۔ حمید بن ہلال نے فرمایا کہ ہمیں تو یہ نہیں معلوم کہ نماز جنازہ پڑھنے کے بعد اجازت لینے کی ضرورت ہے لیکن جو نماز پڑھ کر لوٹ گیا اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے جو جنازے کے ساتھ گیا اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ

أكثر أبو هريرة علينا فصدقت يعني عائشة أبا هريرة وقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوله فقال ابن عمر رضي الله عنهما لقد فرطنا في قراريط كثيرة فرطت ضيعت من أمر الله.

زیادہ روایتیں کرتے ہیں۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوہریرہ کی تصدیق کا اقرار فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان اٹھایا۔ فرطت یعنی میں نے اللہ کے حکم کو ضائع کیا۔

باب ۸۴۱ من انتظر حتى تدفن.

۱۲۳۹ حدثنا عبد الله بن مسلمة قال قرأت على ابن أبي ذئب عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبيه أنه سأل أبا هريرة رضي الله عنه فقال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا أحمد بن شبيب بن سعيد قال حدثني أبي حدثنا يونس قال ابن شهاب وحدثني عبد الرحمن الأعرج أن أبا هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد الجنازة حتى يصلي فله قيراط ومن شهد حتى تدفن كان له قيراطان قيل وما القيراطان قال مثل الجبلين العظيمين.

جو دفن ہونے تک ٹھہرا رہے

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابی ذئب، سعید بن ابی سعید مقبری، ان کے والد ماجد سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ۔۔۔ احمد بن شبیب بن سعید، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمٰن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جنازے میں شامل ہو یہاں تک کہ نماز پڑھی جائے اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور جو دفن ہونے تک شامل رہا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ کہا گیا کہ قیراط کیا ہیں؟ فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں جیسے ہیں۔

باب ۸۴۲ صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز.

۱۲۴۰ حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا يحيى بن أبي بكير حدثنا زائدة حدثنا أبو إسحاق الشيباني عن عامر عن ابن عباس رضي الله عنهما قال أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم قبرا فقالوا هذا دفن أو دفنت البارحة قال ابن عباس رضي الله عنهما فصفنا خلفه ثم صلى عليها.

لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا نماز جنازہ پڑھنا۔

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن ابی بکیر، زائدہ، ابو اسحاق شیبانی، عامر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس تشریف لے گئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ گزشتہ رات دفن کیا یا دفن کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

باب ۸۴۳ الصلاة على الجنائز بالمصلى والمسجد.

۱۲۴۱ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة أنهما حدثاه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال نعى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم النجاشي صاحب الحبشة يوم الذي مات فيه فقال استغفروا لأخيكم وعن ابن

نماز جنازہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھنا

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ دونوں سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نجاشی شاہ حبشہ کے فوت ہونے کی خبر اسی روز دی جس روز کہ وہ فوت ہوئے۔ فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔ ابن شہاب سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ

شهاب قال حدثني سعيد بن المسيب ان ابا هريرة رضي الله عنه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم صف بهم بالمصلى فكبر عليه اربعا۔

عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی عیدگاہ میں صفیں بنوائیں اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

١٢٤٢- حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا ابو ضمرة حدثنا موسى بن عقبة عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ان اليهود جاءوا الى النبي صلى الله عليه وسلم برجل منهم وامراة زنيا فامر بهما فرجما قريبا من موضع الجنائز عند المسجد۔

ابراہیم بن المنذر، ابو ضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر حاضر ہوئے جنھوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو مسجد کے پاس جنازہ گاہ کے قریب سنگسار کر دیا گیا۔

باب ٨٢٤ ما يكره من اتخاذ المساجد على القبور ولما مات الحسن بن الحسن بن علي رضي الله عنهم ضربت امراته القبة على قبره سنة ثم رفعت فسمعوا صائحا يقول الا هل وجدوا ما فقدوا فاجابه الاخر بل يئسوا فانقلبوا۔

قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہت

جب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت ہوئے تو ان کی اہلیہ محترمہ نے ان کی قبر پر ایک سال تک خیمہ لگائے رکھا۔ جب انھیں اٹھا لیا تو ایک کہنے والے کو کہتے سنا۔ کیا جو چیز گم ہو گئی تھی وہ انہیں مل گئی؟ یا دوسرے نے جواب دیا، بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

١٢٤٣- حدثنا عبيد الله بن موسى عن شيبان عن هلال هو الوزان عن عروة عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في مرضه الذي مات فيه لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مسجدا قالت ولولا ذلك لابرزوا قبره غير اني اخشى ان يتخذ مسجدا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا جس کے اندر وفات پائی تھی کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جنھوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر کھلی رہتی لیکن خدشہ یہی تھا کہ کہیں اُسے مسجد نہ بنا لیا جائے۔

باب ٨٢٥ الصلاة على النفساء اذا ماتت في نفاسها۔

نفاس والی کی نمازِ جنازہ جبکہ وہ حالتِ نفاس میں مرے۔

١٢٤٤- حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا حسين حدثنا عبد الله بن بريدة عن سمرة رضي الله عنه قال صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم على امراة ماتت في نفاسها فقام عليها وسطها۔

عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نفاس والی عورت پر نماز پڑھی جو فوت ہو گئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

باب ٨٢٦ اين يقوم من المراة والرجل

عورت اور مرد کے لیے کہاں کھڑا ہو؟

١٢٤٥- حدثنا عمران بن ميسرة حدثنا عبد الوارث حدثنا حسين عن ابن بريدة حدثنا سمرة بن جندب

ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے ایک

رضی اللہ عنہ قال، صلیت وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ ماتت فی نفاسہا فقام علیہا وسطہا۔

عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو نفاس میں فوت ہوئی تھی تو آپ اس کے درمیان کھڑے ہوئے۔

باب التکبیر علی الجنازۃ اربعًا

وقال حمید صلی بنا انس رضی اللہ عنہ فکبر ثلاثًا ثم سلم فقیل لہ فاستقبل القبلۃ ثم کبر الرابعۃ ثم سلم۔

نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔ حمید سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی تو تین تکبیروں پر سلام پھیر دیا، ان سے کہا گیا تو قبلہ رو ہو کر چوتھی تکبیر کہی اور پھر سلام پھیرا۔

۱۲۲۶ - حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی فی الیوم الذی مات فیہ وخرج بہم الی المصلی فصف بہم وکبر علیہ اربع تکبیرات۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی اسی روز خبر دی جس روز کہ وہ فوت ہوئے اور لوگوں کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے تو لوگ صف بستہ ہو گئے اور آپ نے ان پر چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۲۷ - حدثنا محمد بن سنان حدثنا سلیم بن حیان حدثنا سعید بن میناء عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی اصحمۃ النجاشی فکبر اربعًا وقال یزید بن ہارون وعبد الصمد عن سلیم اصحمۃ وتابعہ عبد الصمد۔

محمد بن سنان، سلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی اصحمہ کی نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون اور عبدالصمد نے سلیم سے اصحمہ ہی روایت کیا ہے اور اس کی عبدالصمد نے متابعت کی ہے۔

ف: اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہو رہی ہیں کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ملک دارالکفر میں وفات پائی تو وہاں ان کی نماز جنازہ پڑھی نہیں گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کے ساتھ ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی اور یہ حضور کی خصوصیات سے ہے کیونکہ نجاشی کا جنازہ حضور سے غائب نہیں تھا۔ دوسرے لوگوں کے لیے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ نماز جنازہ میں صرف چار تکبیریں ہیں۔

چودھویں صدی کے مجدد برحق اعلم علمائے اسلام کے مایۂ ناز فقیہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ الباری نے الہادی الحاجب کے تاریخی نام سے ایک نہایت محققانہ رسالہ خاص اسی مسئلے میں تصنیف فرمایا جس کی چند عبارتیں پیش کی جاتی ہیں۔

• یہ بیاسی کتب متون و شروح و فتاویٰ کی مؤثر نصوص عبارات ہیں جن میں بجز صورت مذکورہ استثناء کے سوا نماز جنازہ کی تکرار ناجائز و گناہ ہونے پر مذہب حنفی کا اجماع قطعی ہے اور اس کا مخالف مخالفِ مذہب حنفی ہے ——— مذہب مہذب حنفی میں جنازہ غائب پر بھی مطلق ناجائز ہے۔ ائمہ حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر بھی اجماع ہے۔

حضور پُر نور سید یوم النشور بالمومنین رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو نماز جنازۂ مسلمین کا کمال اہتمام تھا۔ اگر کسی وقت رات کی اندھیری یا دوپہر کی گرمی یا حضور کے آرام فرمانے کے سبب صحابہ نے حضور کو اطلاع نہ دی اور دفن کر دیا تو ارشاد فرماتے ایسا نہ کرو، مجھے اپنے جنازوں کے لیے بلا لیا کرو ——— بایں ہمہ حالانکہ زمانۂ اقدس میں صدہا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دور دور مواضع میں وفات پائی کبھی کسی حدیث صحیح صریح سے ثابت نہیں کہ حضور نے غائبانہ ان کے

جنازہ کی نماز پڑھی گیا وہ محتاج رحمت ہوا تھے، معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عام طور پر ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا ہی دلیل روشن و واضح ہے کہ جنازہ غائب پر نماز ناممکن بھی ورنہ ضرور پڑھتے کہ مقتضی بکمال وفور موجود اور مانع مفقود تو ضرور پڑھنا قصداً ناروا تھا اور جس امر سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے مانع بالقصد احتراز فرمائیں ہرگز خیر و مشروع نہیں ہو سکتا۔ واقعہ بئر معونہ ہی دیکھیے۔ مدینہ طیبہ کے ستر جگر پارے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص پیارے اجلۂ علمائے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کفار نے دغا سے شہید کر دیا۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا سخت و شدید غم ہوا۔ ایک مہینہ کامل خاص نماز کے اندر کفار نابکار پر لعنت فرماتے رہے مگر ہرگز منقول نہیں کہ ان پیارے محبوبوں پر نماز پڑھی ہو۔ اہل انصاف کے نزدیک کلام قرآنی قدر سے تمام ہوا۔

آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ نماز غائب و تکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں ہے تو امام کا شافعی المذہب ہونا اس ناجائز کو ہمارے لیے کیونکر جائز کر سکتا ہے! ـــــ غرض مذہب مہذب حنفی کا تو یہ حکم ہے، باقی جو کوئی غیر مقلد بنا چاہے تو آجکل آزادی دینے لگا ہی کی ہوا چل رہی ہے۔ ہر شخص کو بے مہار ہونے کا اختیار ہے اور اس کے رد میں بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے رسائل النہی الاکید وغیرہ کافی۔ واللہ المستعان علی اهل الطغیان

باب ۸۲۸ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَسَلَفًا وَأَجْرًا ۔

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ حسن بصری نے فرمایا کہ بچہ پر سورۂ فاتحہ پڑھے اور یہ کہے: اے اللہ! اسے ہمارے لیے آگے جانے والا، پیچھے کام آنے والا اور باعث اجر بنا۔

۱۲۴۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ح حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ ۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد، طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی ـــ محمد بن کثیر، سفیان، سعد بن ابراہیم، طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے ایک جنازے پر نماز پڑھی، انھوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور فرمایا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔

باب ۸۲۹ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ ۔

دفن کرنے کے بعد قبر پر نماز پڑھنا

۱۲۴۹ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا خَلْفَهُ فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا يَا أَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا کہ آپ نے امامت کی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

۱۲۵۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زيد عن ثابت عن أبي رافع عن أبي هريرة رضي الله عنه
أن أسود رجلا أو امرأة كان يكون في المسجد يقم المسجد فمات ولم
يعلم النبي صلى الله عليه وسلم بموته فذكره ذات
يوم فقال ما فعل ذلك الإنسان قالوا مات يا رسول الله
قال أفلا آذنتموني فقالوا إنه كان كذا وكذا قصته قال
فحقروا شأنه قال فدلوني على قبره فأتى قبره فصلى
عليه.

فرمایا ایک سیاہ فام آدمی یا عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا، وہ
فوت ہوگیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی وفات کے متعلق
نہ بتایا گیا۔ ایک روز اس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا، وہ آدمی
کیا ہوا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ تو فوت ہوگیا۔
فرمایا کہ مجھے کیوں نہ بتایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس کا واقعہ یوں ہے
اور اس کا حال بیان کیا۔ فرمایا کہ مجھے اس کی قبر بتاؤ۔ پس اس کی قبر
پر تشریف لے گئے اور اس پر نماز پڑھی۔

باب ٨٥٠ الميت يسمع خفق النعال

مُردہ جوتوں کی آہٹ سنتا ہے

١٢٥١ — حدثنا عياش حدثنا عبد الأعلى حدثنا سعيد
قال وقال لي خليفة حدثنا ابن زريع حدثنا سعيد عن
قتادة عن أنس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال العبد إذا وضع في قبره وتولي وذهب
أصحابه حتى إنه ليسمع قرع نعالهم أتاه ملكان
فأقعداه فيقولان له ما كنت تقول في هذا الرجل
محمد صلى الله عليه وسلم فيقول أشهد أنه عبد الله
ورسوله فيقال انظر إلى مقعدك من النار أبدلك الله
به مقعدا من الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم
فيراهما جميعا وأما الكافر أو المنافق فيقول لا أدري
كنت أقول ما يقول الناس فيقال لا دريت ولا تليت
ثم يضرب بمطرقة من حديد ضربة بين أذنيه فيصيح
صيحة يسمعها من يليه إلا الثقلين.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور
اس کے ساتھی واپس چل دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ ان کے جوتوں کی آہٹ
سن رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آکر اسے بٹھا دیتے ہیں اور
کہتے ہیں۔ تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے، وہ کہتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور
اس کے رسول ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ کر
اس کے بدلے تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں دکھائے جاتے ہیں اور اگر وہ کافر یا منافق
ہے تو کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔
اس سے کہا جائے گا کہ نہ تو نے جانا اور نہ سمجھا۔ پھر اُسے لوہے کے
ہتھوڑے سے مارا جاتا ہے کانوں کے درمیان تو چیختا چلاتا ہے
جس کو نزدیک والے سب سنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

ف: اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ تمام مُردے سنتے ہیں لہٰذا سماعِ موتیٰ کا انکار کرنا دین سے بے خبر
ہونے کی دلیل ہے یا اہلِ حق کی مخالفت میں اس کا انکار کیا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ عذابِ قبر برحق ہے۔ تیسری
بات یہ کہ قبر میں دو فرشتے ہر مرنے والے سے سوال کرتے ہیں۔ چوتھی بات یہ کہ ہر قبر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ
گری ہوتی ہے۔ پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ ہر ایک کی نجات رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچاننے پر موقوف ہے اور قبر
میں صرف ایمان کی آنکھوں سے ہی اُس جانِ ایمان کو پہچانا جا سکے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٨٥١ من أحب الدفن في الأرض المقدسة أو نحوها.

جو کسی مقدس جگہ یا اس کے قریب دفن ہونا پسند کرے۔

١٢٥٢ — حدثنا محمود حدثنا عبد الرزاق أخبرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت

مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ ۔

بَابُ ۸۵۲ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَدُفِنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلًا ۔

۱۲۵۳ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ قَامَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَكَانَ سَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّوْا عَلَيْهِ ۔

بَابُ ۸۵۳ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ ۔

۱۲۵۴ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ۔

بَابُ ۸۵۴ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْأَةِ ۔

۱۲۵۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ

کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا گیا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو انہوں نے آنکھ پھوڑ دی۔ وہ اپنے رب کی بارگاہ میں لوٹے اور عرض گزار ہوئے کہ تُو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا، اُن سے کہو کہ ایک بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھیے۔ ہاتھ سے جتنے بال ڈھانپے جائیں گے ہر بال کے بدلے ایک سال۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ پھر موت۔ عرض کی کہ اب ہی سہی تو اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے ارضِ مقدس سے قریب کر دے پتھر کی مار کے برابر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں اُن کی قبر دکھاتا جو راستے سے ایک طرف سرخ ٹیلے پر ہے۔

رات کے وقت دفن کرنا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی پر نماز پڑھی جس کو رات کے وقت دفن کیا گیا تھا۔ آپ نے اُس کے متعلق پوچھتے ہوئے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فلاں ہے جو گزشتہ رات دفن کیا گیا تھا پس اُس پر نماز پڑھی۔

قبر پر مسجد تعمیر کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو بعض ازواجِ مطہرات نے ذکر کیا کہ انہوں نے سرزمینِ حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس کو ماریہ کہا جاتا ہے اور ملکِ حبشہ سے حضرت اُمّ سلمہ اور حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئی تھیں۔ انہوں نے اُس کی خوبصورتی کا ذکر کیا اور اُن تصویروں کا جو اُس میں تھیں۔ چنانچہ آپ نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا۔ اُن میں جب کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا لیتے پھر اُس کی تصویر بنا کر اس میں رکھ دیتے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

عورت کی قبر میں کون داخل ہو؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ

سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا فَقَبَرَهَا قَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ قَالَ فُلَيْحٌ أُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِيَقْتَرِفُوا أَيْ لِيَكْتَسِبُوا ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جو آج رات بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ اس کی قبر میں اترو۔ پس وہ قبر میں اترے اور انہیں قبر میں رکھا۔ ابن مبارک نے فلیح سے الذنب روایت کیا امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ لِيَقْتَرِفُوا سے مراد لِيَكْتَسِبُوا ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ ۔

شہید کی نمازِ جنازہ

١٢٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ ۔

عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو حضرات کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے تھے پھر فرماتے کہ ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ آتا ہے۔ جب دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں پہلے اُسے رکھا جاتا اور فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان لوگوں کا گواہ ہوں گا اور انہیں خون آلودہ ہی غسل کے بغیر دفن کیا گیا اور ان پر نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی۔

١٢٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز شہدائے اُحد پر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا۔ میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بے شک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق ڈر نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں نہ پھنس جاؤ۔

ف: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے حوضِ کوثر کو دیکھ رہا کرتے تھے جن کا خیال یہ ہے کہ حضور دیوار کے پیچھے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے وہ مقامِ مصطفیٰ سے بے خبر ہیں۔ ثانیاً اس حدیث میں حضور نے حوضِ کوثر کو اپنا حوض فرمایا ہے کیونکہ یہ حوض ربّ العالمین نے آپ کو عطا فرما دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ خدا کی خدائی میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بادشاہی حق اور مسلّم ہے۔ ثالثاً اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ حضور کو اپنی امت کے شرک میں مبتلا

جیسے کا کوئی اندیشہ نہیں تھا کیونکہ آپ نے شرک کی جڑیں کاٹ دی تھیں، اس کے باوجود جن کو اُمتِ محمدیہ کا سواد اعظم قبر پرستی میں مبتلا ہوا نظر آرہا ہے وہ توحید ہی دیکھنے والی نگاہ ہی سے محروم ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ ٨٥٦ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِي قَبْرٍ

دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا

١٢٥٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ۔

عبدالرحمٰن بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد میں سے دو دو کو جمع فرما دیا تھا۔

بَابُ ٨٥٧ مَنْ لَّمْ يَرَ غَسْلَ الشُّهَدَاءِ

جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا

١٢٥٩ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفِنُوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ اُحُدٍ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ۔

ابوالولید، لیث، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن کعب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے روز فرمایا۔ انہیں خون سمیت دفن کر دو اور غسل نہ دو۔

بَابُ ٨٥٨ مَنْ يُّقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ وَسُمِّيَ اللَّحْدُ لِاَنَّهُ فِي نَاحِيَةٍ وَكُلُّ جَائِرٍ مُلْحِدٌ مُلْتَحَدًا مَعْدِلًا وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرِيحًا۔

لحد میں کون پہلے رکھا جائے اور لحد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایک جانب ہوتی ہے۔ ہر ظالم ملحد ہے اور ملتحدًا کا مطلب ہے جھکنے کی جگہ اگر سیدھی ہوتی تو اسے ضریح کہتے ہیں

١٢٦٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ وَاَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِقَتْلٰى اُحُدٍ اَيُّ هٰؤُلَاءِ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيرَ لَهُ اِلٰى رَجُلٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهِ وَقَالَ جَابِرٌ فَكُفِّنَ اَبِي وَعَمِّي فِي نَمِرَةٍ وَّاحِدَةٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے تھے پھر فرماتے کہ قرآن مجید کس کو زیادہ آتا تھا؟ جب دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اسے لحد میں پہلے رکھواتے اور فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں اور خون سمیت انہیں دفن کرنے کا حکم فرمایا اور ان پر نماز نہیں پڑھی اور نہ انہیں غسل دیا ــــــ اوزاعی، زہری کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد کے متعلق فرماتے۔ ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ یاد تھا؟ جب ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اسے اُس کے ساتھی سے پہلے لحد میں رکھوایا۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میرے والد ماجد اور چچا جان کو ایک چادر میں کفنایا گیا۔ سلیمان بن کثیر، زہری نے کہا کہ مجھ سے حدیث اُس نے بیان کی جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی۔

جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

بَابُ ۸۵ الْإِذْخِرِ وَالْحَشِيْشِ فِي الْقَبْرِ

قبر میں اذخر اور گھاس استعمال کرنا

۱۲۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللّٰهُ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا وَقَالَ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوْتِهِمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام فرمایا ہے پس یہ حلال نہیں ہوا مجھ سے پہلے کسی کے لیے اور نہ کسی کے لیے میرے بعد ہو سکے گا میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا نہ اس کی گھاس اکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ اذخر کے سوا کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے ہے۔ فرمایا۔ بجز اذخر کے سوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ہماری قبروں اور ہمارے گھروں کے لیے ـــــ حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ـــــ طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ لوہاروں اور گھروں کے لیے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کی گھاس کاٹنے کو ناجائز قرار دیا لیکن حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر اذخر کا استثناء فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو تشریعی احکام کا اختیار بھی عطا فرما دیا تھا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ ۸۶ هَلْ يُخْرَجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ

کیا کسی وجہ سے میت قبر یا لحد سے نکالی جائے!

۱۲۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ فَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيْصًا قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَكَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلْبِسْ أَبِي قَمِيْصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ قَالَ سُفْيَانُ فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبَسَ عَبْدَ اللّٰهِ قَمِيْصَهُ مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لے گئے اس کے بعد کہ اسے گڑھے میں داخل کر دیا تھا تو آپ نے حکم فرمایا تو اسے نکالا گیا۔ پس اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا، اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ سفیان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر دو قمیصیں تھیں۔ عبداللہ کا بیٹا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنائیے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ سفیان نے فرمایا، لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس لیے عبداللہ کو قمیص پہنائی کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو جائے۔

۱۲۶۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الْآخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ ۔

۱۲۶۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ ۔

بَابُ ۸۶۱ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ ۔

۱۲۶۵ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ ۔

بَابُ ۸۶۲ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا فَالْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعَ أُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيهِ عَلَى دِينِ قَوْمِهِ وَقَالَ الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلٰى ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ احد کا وقت آگیا تو رات کے وقت میرے والد ماجد نے مجھے بلایا اور فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سب سے پہلے شہید کیا جاؤں گا اور میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑ رہا جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ تجھ سے زیادہ عزیز ہو میرے اوپر قرض ہے اسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید کیے گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ قبر میں دفن کیے گئے پھر میرا دل اس پر خوش نہ ہوا کہ دوسرے کے ساتھ چھوڑے رکھوں لہٰذا چھ ماہ کے بعد میں نے انہیں نکالا تو وہ اسی طرح تھے جیسے دفن کرنے کے روز تھے صرف ایک کان متاثر ہوا تھا۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے والد ماجد کو ایک شخص کے ساتھ دفن کیا گیا تھا میرا دل خوش نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے انہیں نکالا اور دوسری قبر میں منتقل کر دیا۔

قبر میں لحد اور شق بنانا

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو کو اکٹھا کرتے۔ پھر فرماتے ان میں قرآن مجید کس کو زیادہ جانتا تھا جب دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اسے لحد میں پہلے اتارتے۔ فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان پر گواہ ہوں۔ آپ نے انہیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں غسل نہیں دیا گیا۔

جب بچہ اسلام قبول کرے اور فوت ہو جائے تو کیا اس پر نماز پڑھی جائے گی اور بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟

حسن بصری، قاضی شریح، ابراہیم اور قتادہ نے فرمایا کہ جب والدین میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو لڑکا مسلمان کے ساتھ ہوگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ کمزور مسلمانوں میں تھے اور اپنے والد کے ساتھ اپنی قوم کے دین پر نہیں تھے اور فرمایا کہ اسلام سر بلند رہتا ہے اور سرنگوں نہیں ہوتا۔

۱۲۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَرَفَضَهُ وَقَالَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ فَقَالَ لَهُ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ. وَقَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ يَعْنِي فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ أَوْ زَمْرَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ. وَقَالَ شُعَيْبٌ فِي حَدِيثِهِ فَرَفَصَهُ رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ وَقَالَ عُقَيْلٌ رَمْرَمَةٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ رَمْزَةٌ.

۱۲۴۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے حضرات کی معیت میں ابن صیاد کی طرف گئے یہاں تک کہ اسے بنی مغالہ کے ٹیلوں میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اور ابن صیاد اس وقت بلوغ کے قریب تھا۔ اُسے پتہ نہ چلا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کمر پر ہاتھ مارا۔ پھر ابن صیاد سے فرمایا۔ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اَن پڑھوں کے رسول ہیں۔ ابن صیاد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے اُسے چھوڑ دیا اور فرمایا۔ میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں اور اس سے فرمایا۔ تُو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس جھوٹا اور سچا آتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا کام خلط ملط ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا۔ میں نے تیرے لیے دل میں ایک بات چھپائی ہے۔ ابن صیاد نے کہا کہ وہ الدُّخ ہے۔ فرمایا۔ دور ہو جا۔ تُو اپنی بساط سے بڑھ نہیں سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کو قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں۔ —— سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابی بن کعب اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد رہتا تھا۔ آپ کا ارادہ یہ تھا کہ ابن صیاد کی کوئی بات سُنیں اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا گنگنا رہا ہے۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھجور کے تنوں میں چھپتے ہوئے دیکھ لیا اور ابن صیاد سے کہا۔ اے صاف! یہ ابن صیاد کا نام ہے۔ یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اسے رہنے دیتی تو کچھ ظاہر کرتا۔

شعیب نے اپنی حدیث میں فرفصہ رَمرَمۃ او زَمزَمۃ کہا ہے کہ عقیل نے رَمرَمۃ اور معمر نے رَمزَۃ کہا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی

هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ۔

والا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اُس کے سر کے پاس بیٹھ کر اُس سے فرمایا: اسلام قبول کر لے۔ اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس تھا تو اُس نے کہا: ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات مان لو۔ وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچا لیا۔

١٢٦٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ أَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَأُمِّي مِنَ النِّسَاءِ۔

عبیداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: میں اور میری والدہ ماجدہ کمزور مسلمانوں میں شمار تھے۔ میں لڑکوں میں سے اور والدہ محترمہ عورتوں میں سے۔

١٢٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ يُصَلَّى عَلَى كُلِّ مَوْلُودٍ مُتَوَفًّى وَإِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ يَدَّعِي أَبَوَاهُ الْإِسْلَامَ أَوْ أَبُوهُ خَاصَّةً وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ إِذَا اسْتَهَلَّ صَارِخًا صُلِّيَ عَلَيْهِ وَلَا يُصَلَّى عَلَى مَنْ لَا يَسْتَهِلُّ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ سِقْطٌ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا الْآيَةَ۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ وہ ہر فوت ہونے والے بچے پر نماز پڑھتے خواہ وہ زنا ہی کا ہوتا کیونکہ ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اگر اُس کے والدین یا صرف والد اسلام کا مدعی ہو اگرچہ اُس کی ماں اسلام کے علاوہ کسی دین پر ہو تو جو پیدا ہو کر چلایا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور جو چلایا نہیں اُس پر نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ وہ ساقط ہوا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کیا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسے ہر مویشی صحیح سالم پیدا ہوتا ہے، کیا تم اُن میں سے کسی کو کان کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابوہریرہ فرماتے: یہ اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا (۳۰، ۳۰)

١٢٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، اس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں، جیسے کوئی مویشی بچہ جنتا ہے تو کیا تم کسی کو کان کٹا دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: یہ اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کے پیدا کرنے میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ یہ مضبوط اصول ہے (۳۰، ۳۰)

الٰی قولہ النعیم ؕ

باب ٨٦٣ إذا قال المشرك عند الموت لا إله إلا الله ؕ

١٢٧٠ ـ حدثنا إسحاق أخبرنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثني أبي عن صالح عن ابن شهاب قال أخبرني سعيد بن المسيب عن أبيه أنه أخبره أنه لما حضرت أبا طالب الوفاة جاءه رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد عنده أبا جهل بن هشام وعبد الله بن أبي أمية بن المغيرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي طالب يا عم قل لا إله إلا الله كلمة أشهد لك بها عند الله فقال أبو جهل وعبد الله بن أبي أمية يا أبا طالب أترغب عن ملة عبد المطلب فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرضها عليه ويعودان بتلك المقالة حتى قال أبو طالب آخر ما كلمهم هو على ملة عبد المطلب وأبى أن يقول لا إله إلا الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما والله لأستغفرن لك ما لم أنه عنك فأنزل الله تعالى فيه ما كان للنبي الآية ؕ

جب مشرک نے مرتے وقت کہا۔

سعید بن مسیب کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ جب ابوطالب کی وفات قریب آئی تو ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ ان کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ کو پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب سے فرمایا اے چچا لا الٰہ الا اللہ کہیے میں اللہ کے ہاں آپ کی گواہی دوں گا! ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا آپ عبدالمطلب کی ملت سے پھر جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر اسے ان پر پیش کرتے رہے اور وہ یہی بات دہراتے رہے یہاں تک کہ ابوطالب نے آخری کلام یہی کیا کہ وہ عبدالمطلب کی ملت پر ہیں اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن خدا کی قسم میں برابر آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے روک نہ دیا گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ما کان للنبی والی آیت نازل فرمائی۔

باب ٨٦٤ الجريد على القبر وأوصى بريدة الأسلمي أن يجعل في قبره جريدان

ورأى ابن عمر رضي الله عنهما فسطاطا على قبر عبد الرحمن فقال انزعه يا غلام فإنما يظله عمله وقال خارجة بن زيد رأيتني ونحن شبان في زمن عثمان رضي الله عنه وإن أشدنا وثبة الذي يثب قبر عثمان بن مظعون حتى يجاوزه وقال عثمان بن حكيم أخذ بيدي خارجة فأجلسني على قبر وأخبرني عن عمه يزيد بن ثابت قال إنما كره ذلك لمن أحدث عليه وقال نافع كان ابن عمر رضي الله عنهما يجلس على القبور ؕ

قبر پر ٹہنی گاڑنا

حضرت بریدہ اسلمی نے وصیت کی کہ ان کی قبر پر دو ٹہنیاں نصب کی جائیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبدالرحمٰن کی قبر پر خیمہ دیکھ کر فرمایا۔ بیٹے! اسے اکھاڑ لو۔ ان پر ان کا عمل سایہ کریگا۔ حضرت خارجہ بن زید نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں دیکھا جب کہ ہم نوجوان تھے کہ ہم میں سب سے زیادہ چھلانگ لگانے والا اس کو سمجھا جاتا جو حضرت عثمان بن مظعون کی قبر کو پھلانگ جاتا۔ عثمان بن حکیم نے کہا کہ حضرت خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک قبر پر بٹھا دیا اور مجھے اپنے چچا یزید بن ثابت کے حوالے سے بتایا کہ اس پر پیشاب کرنا مکروہ کہا گیا ہے اور نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قبروں پر بیٹھا کرتے تھے۔

۱۲۷۱ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے جنکو عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا کہ ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیوں کیا؟ فرمایا کہ شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

ف: نگاہِ مصطفیٰ کا یہ عالم ہے کہ ان دونوں شخصوں کو جو قبر میں عذاب ہو رہا تھا لیکن آپ نے اس کا مشاہدہ فرما لیا حالانکہ یہ بات دوسرے انسانوں کو معلوم نہیں ہو سکتی۔ دوسری حالت حضور کے دیکھنے کو دوسرے انسانوں کی طرح ماننا مقامِ مصطفیٰ سے بے خبری اور عظمتِ مصطفیٰ کے انکار پر مبنی ہوگی۔ آپ کے علم و مشاہدے کا تو یہ حال ہے کہ آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ان دونوں کو کن باتوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ قبروں پر تر چیز ڈالی جائے تو وہ تسبیح بیان کرے گی اور مردے کے عذاب میں تسبیح کی برکت سے تخفیف کی امید ہے۔ اسی لیے مسلمان قبروں پر پھول ڈالے جاتے ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ۔

بَابُ ۸۶۵ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ

وَقُعُوْدِ اَصْحَابِهٖ حَوْلَهٗ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ الْاَجْدَاثُ الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ اُثِيْرَتْ بَعْثَرْتُ حَوْضِيْ اَيْ جَعَلْتُ اَسْفَلَهٗ اَعْلَاهُ الْاِيْفَاضُ الْاِسْرَاعُ وَقَرَاَ الْاَعْمَشُ اِلٰى نَصْبٍ اِلٰى شَيْءٍ مَّنْصُوْبٍ يَسْتَبِقُوْنَ اِلَيْهِ وَالنُّصُبُ وَاحِدٌ وَالنَّصْبُ مَصْدَرٌ يَوْمَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْقُبُوْرِ يَنْسِلُوْنَ يَخْرُجُوْنَ ۔

عالم کا قبر کے پاس نصیحت کرنا اور اس کے ساتھیوں کا اس کے ارد گرد بیٹھ جانا۔ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سے مراد قبروں سے نکل کر آنا ہے۔ بُعْثِرَتْ اُبھارا جائے گا۔ بَعْثَرْتُ حَوْضِيْ یعنی میں نے اس کے نچلے حصہ کو اوپر کر دیا۔ اَلْاِيْفَاضُ تیز چلنا۔ اعمش نے اِلٰى نُصُبٍ سے مراد اِلٰى شَيْءٍ مَّنْصُوْبٍ پڑھا یعنی بلندی کی طرف جلدی کریں گے۔ النُّشُبُ سے واحد اور النَّصْبُ مصدر ہے۔ قبروں سے نکلنے کا دن۔ يَنْسِلُوْنَ نکلیں گے۔

۱۲۷۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ اِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ

ابو عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم بقیع غرقد میں ایک جنازے کے ساتھ تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ آپ نے سر جھکایا اور چھڑی کو زمین پر مارنے لگے۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی نفس ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں لکھ نہ دیا گیا ہو اور یہ بھی لکھا گیا ہے کہ وہ شقی ہے یا سعید۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ کر لیں اور عمل چھوڑ دیں؟ کیونکہ ہم میں سے جو سعادت مندوں میں سے ہے وہ سعادت مندوں جیسے کام کرے گا اور ہم میں سے جو بدبخت ہوگا وہ بدبختوں جیسے کام کرے گا۔ فرمایا کہ سعادت مندوں کے لیے سعادت

وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ ۔

کے کام آسان کر دیے جاتے ہیں اور بدبختوں کے لیے بدبختی والے کام آسان کر دیے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ جس نے دیا اور ڈرا (۹۲،۵)۔

بَابُ ٨٦٦ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ ۔

خودکشی کرنے والے کا حکم

١٢٧٣ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِينَا وَمَا نَخَافُ أَنْ يَكْذِبَ جُنْدَبٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللَّهُ بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۔

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی وہ ویسا ہی ہے جو اس نے کہا اور جس نے خود کو کسی ہتھیار سے قتل کیا وہ جہنم میں اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا ۔۔۔ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسجد میں ہم سے حدیث بیان کی جسے ہم نہیں بھولے اور نہ ہمیں یہ ڈر ہے کہ حضرت جندب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منسوب کر کے جھوٹ بولیں گے فرمایا کہ ایک شخص کو زخم تھا اس نے خود کو قتل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود اپنی جان دینے میں جلدی کی میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

١٢٧٤ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ ۔

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنا گلا گھونٹا وہ جہنم میں گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنم میں نیزہ مارتا رہے گا۔

بَابُ ٨٦٧ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَالِاسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

منافقوں پر نماز پڑھنے اور مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی کراہت

اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١٢٧٥ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي عَلَى

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب عبداللہ بن ابی بن سلول فوت ہوا تو اس کی نماز پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں جلدی سے بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ کیا آپ ابن ابی پر نماز پڑھیں گے حالانکہ اس نے فلاں فلاں روز یہ بات کہی تھی، جنہیں میں گنتا رہا۔ رسول اللہ

ابن أبي وقد قال يوم كذا كذا وكذا وكذا أعدد عليه قوله فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال أخر عني يا عمر فلما أكثرت عليه قال إني خيرت فاخترت لو أعلم أني إن زدت على السبعين يغفر له لزدت عليها قال فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم انصرف فلم يمكث إلا يسيرا حتى نزلت الآيتان من براءة ولا تصل على أحد منهم مات أبدا إلى وهم فاسقون قال فعجبت بعد من جرأتي على رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ والله ورسوله أعلم.

باب ٨٦٨ ثناء الناس على الميت

١٢٧٦ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عبد العزيز بن صهيب قال سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه يقول مروا بجنازة فأثنوا عليها خيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم وجبت ثم مروا بأخرى فأثنوا عليها شرا فقال وجبت فقال عمر بن الخطاب رضي الله عنه ما وجبت قال هذا أثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة وهذا أثنيتم عليه شرا فوجبت له النار أنتم شهداء الله في الأرض.

١٢٧٧ - حدثنا عفان بن مسلم حدثنا داود بن أبي الفرات عن عبد الله بن بريدة عن أبي الأسود قال قدمت المدينة وقد وقع بها مرض فجلست إلى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فمرت بهم جنازة فأثني على صاحبها خيرا فقال عمر رضي الله عنه وجبت ثم مر بأخرى فأثني على صاحبها خيرا فقال عمر رضي الله عنه وجبت ثم مر بالثالثة فأثني على صاحبها شرا فقال وجبت فقال أبو الأسود فقلت وما وجبت يا أمير المؤمنين قال قلت كما قال النبي صلى الله عليه وسلم أيما مسلم شهد له أربعة بخير أدخله الله الجنة فقلنا وثلاثة

تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ مجھ سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ جب میں نے اصرار کیا تو فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے اور میں نے (نماز پڑھنا) اختیار کیا۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ ستر بار سے زیادہ دعا کرنے سے وہ بخشا جائے گا تو میں زیادہ دعا کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی، پھر واپس ہوئے تو تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ سورۂ براءت کی دو آیتیں نازل ہوئیں کہ ان میں سے کوئی مر جائے تو اس پر نماز نہ پڑھنا تا فاسقون تک۔ اس روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جو جرأت کی بعد میں مجھے اس پر تعجب ہوا۔ اور اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی اچھی تعریف کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا برائی کے ساتھ ذکر کیا۔ فرمایا: واجب ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا: تم نے اس کا بھلائی کے ساتھ ذکر کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور اس کا برائی کے ساتھ ذکر کیا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی۔ تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ ابو الاسود نے فرمایا: میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں ایک بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھ گیا۔ ادھر سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا بھلائی کے ساتھ ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا گزرا تو اس کا بھی بھلائی کے ساتھ ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو اس کا برائی کے ساتھ ذکر کیا۔ فرمایا: واجب ہو گئی۔ ابو الاسود کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا: میں نے وہی کہا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کے لیے چار آدمی بھلائی کی گواہی دیں تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل

قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ ◦

بَابٌ ٨٦٩ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ الْهُونُ هُوَ الْهَوَانُ وَالْهَوْنُ الرِّفْقُ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ◦

١٢٧٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ◦

١٢٧٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْقَلِيبِ فَقَالَ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيلَ لَهُ تَدْعُو أَمْوَاتًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ ◦

١٢٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا وَزَادَ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ ◦

١٢٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے، اور تین؟ فرمایا اگرچہ تین۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اور دو؟ فرمایا اگرچہ دو ہوں۔ پھر ہم نے ایک کے متعلق نہیں پوچھا۔

عذابِ قبر کے متعلق روایتیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ جب ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں گے کہ اپنی جانوں کو نکالو، آج تمہیں ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔ اَلْہُوْنُ وہ اَلْہَوَانُ ہے اور اَلْہَوْنُ یعنی نرمی۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے، ہم انہیں دو دفعہ عذاب دیں گے پھر بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ نیز ارشاد ربانی ہے۔ اور فرعون کے ساتھیوں کو برا عذاب ملے گا۔ صبح و شام آگ پر جس پر پیش کیے جاتے ہیں اور جس روز قیامت قائم ہوگی تو فرعون کے ساتھیوں کو سخت عذاب میں داخل کرو۔

حفص بن عمر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مومن کو اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے پھر گواہی دیتا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں، یہ اسی کے متعلق ارشاد ربانی ہے: اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط بات پر قائم رکھتا ہے (۱۴ : ۲۷)

علی بن عبداللہ، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنوئیں والے کفار کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا، جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے اسے سچا پایا؟ عرض کی گئی کہ آپ مُردوں کو پکارتے ہیں؟ فرمایا کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ سے روایت ہے کہ شعبہ نے ہم سے یہی حدیث بیان کی اور یہ مزید فرمایا کہ آیت یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ عذابِ قبر کے بارے میں نازل فرمائی گئی تھی۔

عبداللہ بن محمد، سفیان، ہشام بن عروہ ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک وہ (کفار) اب جانتے ہیں کہ میں جو

ليعلمون الآن أن ما كنت أقول حق وقد قال الله تعالى إنك لا تسمع الموتى.

۱۲۸۲ - حدثنا عبدان أخبرني أبي عن شعبة سمعت الأشعث عن أبيه عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها أن يهودية دخلت عليها فذكرت عذاب القبر فقالت لها أعاذك الله من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشة رضي الله عنها فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد صلى صلاة إلا تعوذ من عذاب القبر.

۱۲۸۳ - حدثنا يحيى بن سليمان حدثنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب أخبرني عروة بن الزبير أنه سمع أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما تقول قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا فذكر فتنة القبر التي يفتتن فيها المرء فلما ذكر ذلك ضج المسلمون ضجة زاد غندر عذاب القبر.

۱۲۸۴ - حدثنا عياش بن الوليد حدثنا عبد الأعلى حدثنا سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه أنه حدثهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن العبد إذا وضع في قبره وتولى عنه أصحابه وإنه ليسمع قرع نعالهم أتاه ملكان فيقعدانه فيقولان ما كنت تقول في هذا الرجل لمحمد صلى الله عليه وسلم فأما المؤمن فيقول أشهد أنه عبد الله ورسوله فيقال له انظر إلى مقعدك من النار قد أبدلك الله به مقعدا من الجنة فيراهما جميعا قال قتادة وذكر لنا أنه يفسح له في قبره ثم رجع إلى حديث أنس قال وأما المنافق والكافر فيقال له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول لا أدري كنت أقول ما يقول الناس فيقال لا دريت ولا تليت ويضرب بمطارق من حديد ضربة

کہتا تھا وہ سچ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ تم مردہ دلوں کو نہیں سنا سکتے (۲۷: ۸۰)۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور عذاب قبر کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عذاب قبر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ ہاں قبر کا عذاب ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس کے بعد سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر عذاب قبر سے پناہ مانگتے۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ فرماتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو قبر کی اس آزمائش کا ذکر کیا کہ اس میں آدمی کو آزمایا جائے گا۔ جب آپ نے اس کا ذکر فرمایا تو مسلمان چیخنے لگے۔ غندر سے کہا کہ عذاب قبر کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس چلے جاتے ہیں اور وہ ان کی جوتیوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں، تم اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتے تھے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق؟ مگر مومن تو جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس سے کہا جائے گا کہ جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دے دیا ہے۔ پس وہ دونوں کو دیکھتا ہے۔ قتادہ نے ہم سے ذکر کیا کہ اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے۔ پھر حدیث انس کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا، اگر منافق یا کافر ہو تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں، میں وہی کہتا جو لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جاتا ہے، تو نے نہ جانا اور نہ پڑھا۔ لوہے کے گرز سے مارا جاتا ہے تو وہ

فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ ۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۲۸۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا ۔ وَقَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۲۸۶ ۔ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

۱۲۸۷ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ۔

بَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ ۔

۱۲۸۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۔

چیختا چلاتا ہے جس کو سب قریب والے سنتے ہیں سوائے جن اور انسان کے۔

عذابِ قبر سے پناہ مانگنا

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، شعبہ، عون بن ابو جحیفہ ان کے والد ماجد حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا: یہودی کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے ۔۔۔ نضر، شعبہ، عون ان کے والد ماجد حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

معلیٰ، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، حضرت بنتِ خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ عذابِ قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے: اے اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی و موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

غیبت اور پیشاب کے باعث عذابِ قبر ہونا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا ہے۔ پھر فرمایا: بلکہ ان میں سے ایک چغلی کھایا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی توڑی اور اس کے دو حصے کیے، پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے۔

باب ۲۸۷ الميت يعرض عليه مقعده بالغداة والعشي

۱۲۸۹ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن أحدكم إذا مات عرض عليه مقعده بالغداة والعشي إن كان من أهل الجنة فمن أهل الجنة وإن كان من أهل النار فمن أهل النار فيقال هذا مقعدك حتى يبعثك الله يوم القيامة.

باب ۲۸۸ كلام الميت على الجنازة

۱۲۹۰ - حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن سعيد بن أبي سعيد عن أبيه أنه سمع أبا سعيد الخدري رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وضعت الجنازة فاحتملها الرجال على أعناقهم فإن كانت صالحة قالت قدموني وإن كانت غير صالحة قالت يا ويلها أين يذهبون بها يسمع صوتها كل شيء إلا الإنسان ولو سمعها الإنسان لصعق.

باب ۲۸۹ ما قيل في أولاد المسلمين

قال أبو هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم من مات له ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث كان له

۱۲۹۱ - حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا ابن علية حدثنا عبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من الناس مسلم يموت له ثلاثة لم يبلغوا الحنث إلا أدخله الله الجنة بفضل رحمته إياهم.

۱۲۹۲ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت أنه سمع البراء رضي الله عنه قال لما توفي إبراهيم عليه السلام قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن له مرضعا في الجنة.

میت کو صبح و شام اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کو اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، اگر وہ اہل جنت سے ہے یا اہل جہنم سے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تجھے اٹھائے گا۔

میت کا چار پائی پر کلام کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو اور اگر نیک نہیں تو کہتا ہے ہائے افسوس! اسے کہاں لے جا رہے ہو؟ اس کی آواز انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے، اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

مسلمانوں کی اولاد کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو حد بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے یا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں جو حد بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو ان کے باعث اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جب حضرت ابراہیم (حضور کے صاحبزادے) فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ان کی ایک دودھ پلانے والی ہے۔

پارہ — ٦

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

۱۲۹۳ — حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

۱۲۹۴ — حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

۱۲۹۵ — حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَثَلِ الْبَهِيمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَرَى فِيهَا جَدْعَاءَ۔

بَابٌ

۱۲۹٦ — حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا

مشرکوں کی اولاد کا حکم

حبان بن موسیٰ، عبد اللہ، شعبہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکوں کی اولاد کے متعلق فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا اور وہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکوں کے بچوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ جو وہ کرنے والے تھے اسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پس اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے جانور کہ جب وہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تم کسی کے کان کٹے دیکھتے ہو؟

بعض گناہوں کی سزا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے تو چہرہ انور ہماری طرف کر کے فرماتے۔ تم میں سے آج رات کس نے خواب دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہوتا تو بیان کر دیتے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ کہہ دیتے۔ ایک روز آپ نے ہم سے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا تو آج رات میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا اور ایک کھڑا تھا [illegible] بعض ساتھیوں نے موسیٰ سے روایت کی [illegible]

قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسَى إِنَّهُ يُدْخِلُ ذَلِكَ الْكَلُّوبَ فِي شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هَذَا فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ قُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسَطِ النَّهَرِ قَالَ يَزِيدُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَعَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ وَأَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ

لوہے کا ایک آنکڑا ہے جسے وہ اس کے جبڑے میں ڈال کر اس کی گدی تک پہنچا دیتا ہے۔ پھر دوسری طرف کرتا ہے اور پہلا جڑ جاتا ہے پھر دوبارہ ایسا ہی کرتا ہے میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہا آگے چلیے۔ ہم آگے گئے تو ایک شخص کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی اس کے سر پر پتھر لیے کھڑا تھا جس سے اس کا سر پھوڑتا تھا جب وہ مارتا تو پتھر لڑھک جاتا وہ اسے لینے جاتا تو واپس آنے سے پہلے اس کا سر درست ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا پھر وہ اس کو مارتا۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ کہا آگے چلیے تو ایک تنور جیسے گڑھے کے پاس پہنچے جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے وسیع تھا اس کے نیچے آگ جل رہی تھی جب آگ اوپر ہوتی تو اس میں موجود لوگ نکلنے کے قریب ہو جاتے اور جب نرم پڑتی تو نیچے چلے جاتے۔ اس میں مرد عورت سب ننگے تھے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہا آگے چلیے۔ ہم آگے گئے یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے جس کے درمیان ایک آدمی کھڑا تھا یزید اور وہب بن جریر نے جریر بن حازم سے کہا اور نہر کے کنارے پر ایک آدمی تھا جس کے سامنے پتھر تھے نہر والا آدمی جب نکلنا چاہتا تو کنارے والا اس کے منہ پر پتھر مار کر اسے پہلی جگہ پر لوٹا دیتا جب بھی وہ نکلنے کا ارادہ کرتا تو کنارے والا اس کے منہ پر پتھر مار کر اسی جگہ لوٹا دیتا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ دونوں نے کہا آگے چلیے ہم آگے چلے تو ایک سرسبز باغ میں پہنچے۔ اس میں ایک بہت بڑا درخت تھا جس کی جڑ میں ایک بوڑھا اور بچے تھے جب کہ ایک آدمی درخت کے قریب اپنے سامنے آگ جلا رہا تھا۔ دونوں مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے اور مجھے ایک گھر میں لے گئے جو بڑا خوبصورت اور عمدہ تھا جس میں بوڑھے اور جوان بھی تھے۔ میں نے کہا تم نے مجھے ساری رات پھرایا ہے لہذا مجھے بتاؤ جو میں نے دیکھا ہے دونوں نے کہا اچھا جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے تھے وہ بہت جھوٹا ہے جھوٹی باتیں کرتا تھا یہاں تک کہ وہ ساری دنیا میں پھیل جاتی تھیں قیامت تک اس سے یہی سلوک ہوتا رہے گا اور جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر پھوڑا جا رہا ہے وہ آدمی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سکھایا تو رات کے وقت اس کو چھوڑ کر سو گیا اور دن میں اس پر عمل نہ کیا تو اس کے ساتھ قیامت تک یہی ہوتا رہے گا اور جس کو آپ نے گڑھے میں دیکھا وہ زناکار تھے اور جس کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور تھا اور جس بوڑھے

الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُوا الرِّبَا وَالشَّيْخُ الَّذِي فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهَذَا مِيكَائِيلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ۔

کہ آپ اس وقت کو جس میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور بچے ان کے گرد لوگوں کی اولادیں اور جو آگ جلا رہا تھا وہ داروغۂ جہنم تھا اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا گھر تھا اور یہ دوسرا شہیدوں کا گھر ہے میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ اپنا سر اٹھایئے میں نے سر اٹھایا تو میرے اوپر بادل جیسی چیز تھی۔ دونوں نے کہا یہ آپ کی قیام گاہ ہے میں نے کہا مجھے چھوڑو کہ اپنے گھر میں جاؤں۔ دونوں نے کہا ابھی آپ کی عمر باقی ہے جو پوری نہیں ہوئی۔ اگر پوری ہو جاتی تو اپنی قیام گاہ میں تشریف لے آتے۔

بَابُ مَوْتِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ

١٢٩٧ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ فِي كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ وَقَالَ لَهَا فِي أَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالَتْ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ قَالَ أَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ إِلَى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيهِ بِهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوا ثَوْبِي هَذَا وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُونِي فِيهَا قُلْتُ إِنَّ هَذَا خَلَقٌ قَالَ إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتَّى أَمْسَى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلَاثَاءِ وَدُفِنَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ

پیر کے روز کی موت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئی تو فرمایا تم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں کا کفن دیا، عرض گزار ہوئی کہ تین سوتی سفید کپڑوں کا جن میں قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس روز وفات پائی۔ انہوں نے کہا پیر کو۔ فرمایا کہ آج کیا روز ہے انہوں نے کہا پیر۔ فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آج رات سے پہلے پہلے۔ پھر اس کپڑے کو دیکھا جس میں بیمار ہوئے تھے اس پر زعفران کا نشان تھا۔ فرمایا کہ میرے اس کپڑے کو دھو لو اور اس پر دو کپڑوں کا اضافہ کر کے مجھے ان میں کفن دینا۔ میں نے کہا کہ یہ تو پرانا ہے۔ فرمایا کہ مردوں کی نسبت زندہ نئے کپڑے کے زیادہ حقدار ہیں۔ یہ تو کچ لہو کے لیے ہے۔ پھر وفات نہ پائی یہاں تک کہ منگل کی رات کو شام ہو گئی اور صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔

بَابُ مَوْتِ الْفَجْأَةِ بَغْتَةً

١٢٨٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

ناگہانی موت کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ گفتگو کرتیں تو صدقہ کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ فرمایا۔ ہاں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَقْبَرَهُ أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ أُقْبِرُهُ إِذَا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی۔ فاقبرہ سے مراد ہے کہ میں نے اس آدمی کے لیے قبر بنائی

جعلت له قبرا وقبرته دفنته كفاتا يكونون فيها أحياء
ويدفنون فيها أمواتا.

۱۲۹۹۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني سليمان عن هشام ح وحدثني محمد بن حرب قال حدثنا أبو مروان يحيى بن أبي زكريا عن هشام عن عروة عن عائشة قالت إن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليتعذر في مرضه أين أنا اليوم أين أنا غدا استبطاء ليوم عائشة فلما كان يومي قبضه الله بين سحري ونحري ودفن في بيتي.

۱۳۰۰۔ حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا أبو عوانة عن هلال عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي لم يقم منه لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد لولا ذلك أبرز قبره غير أنه خشي أو خُشي أن يتخذ مسجدا وعن هلال قال كناني عروة بن الزبير ولم يولد لي.

۱۳۰۱۔ حدثنا محمد قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا أبو بكر بن عياش عن سفيان التمار أنه حدثه أنه رأى قبر النبي صلى الله عليه وسلم مسنما.

۱۳۰۲۔ حدثنا فروة قال حدثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة عن أبيه لما سقط عليهم الحائط في زمان الوليد بن عبد الملك أخذوا في بنائه فبدت لهم قدم ففزعوا وظنوا أنها قدم النبي صلى الله عليه وسلم فما وجدوا أحدا يعلم ذلك حتى قال لهم عروة لا والله ما هي قدم النبي صلى الله عليه وسلم ما هي إلا قدم عمر وعن هشام عن أبيه عن عائشة أنها أوصت عبد الله بن الزبير لا تدفني معهم وادفني مع صواحبي بالبقيع لا أزكى به أبدا.

۱۳۰۳۔ حدثنا قتيبة قال حدثنا جرير بن عبد الحميد قال حدثنا حصين بن عبد الرحمن عن عمرو بن ميمون الأودي قال رأيت عمر بن الخطاب قال يا عبد الله بن عمر

جب زمین میں کسی کو قبر بنا کر دفن کر دیا، کفاتا یعنی زندہ ہیں تو اسی پر رہیں گے اور مرنے پر اسی میں دفن ہوں گے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مرض میں معذرت کے طور پر فرمایا کرتے آج میں کہاں ہوں، کل کہاں ہوں گا، حضرت عائشہ کی باری کے انتظار میں، جب میری باری کا دن آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اٹھا لیا اس حال میں کہ آپ میرے سینے اور میرے حلق کے درمیان تھے اور میرے گھر ہی میں دفن کیے گئے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں جس سے تندرست ہو کر کھڑے نہ ہو سکے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر مبارک کھلی رکھی جاتی مگر یہ ڈر تھا کہ وہ سجدہ گاہ بنائی جائے۔ ہلال سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر نے میری کنیت رکھ دی حالانکہ میری اولاد نہیں تھی۔

محمد، عبد اللہ، ابو بکر بن عیاش، سفیان التمار سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو کوہان نما دیکھا۔

ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ولید بن عبد الملک کے زمانے میں ان پر دیوار گر گئی تو ایک پیر ظاہر ہوا، لوگ ڈر گئے اور سمجھے کہ شاید یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیر مبارک ہے، کسی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکا، یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا، خدا کی قسم یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیر نہیں بلکہ حضرت عمر کا پیر ہے۔ حضرت عائشہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو وصیت کی کہ مجھے ان کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ میری سوکنوں کے ساتھ دفن کرنا، میں کبھی پاکیزگی نہیں جتاؤں گی۔

عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے فرمایا، اے عبد اللہ بن عمر! ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس جاؤ اور کہنا کہ عمر بن خطاب آپ کو

اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْ يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ مَا لَدَيْكَ قَالَ أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجَعِ فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا فَسَمَّى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هَذَا كُلِّهِ فَقَالَ لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَخِي وَذَلِكَ كَفَافًا لَا عَلَيَّ وَلَا لِي أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ خَيْرًا أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ۔

سلام کہتے ہیں پھر پوچھنا کہ مجھے میرے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کیا جائے؟ حضرت صدیقہ نے فرمایا، اس جگہ کو میں اپنے لیے چاہتی تھی لیکن آج میں انہیں اپنے اوپر ترجیح دوں گی۔ جب واپس آئے تو فرمایا کیا خبر لائے؟ عرض گزار ہوئے کہ اے امیر المؤمنین! آپ کے لیے اجازت مل گئی۔ فرمایا کہ اس آرام گاہ سے کوئی چیز میرے نزدیک زیادہ اہمیت والی نہیں تھی۔ جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اٹھا کر لے جانا اور سلام عرض کرنا پھر کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں۔ اگر مجھے اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ میں خلافت کے لیے کسی کو ان لوگوں سے زیادہ حقدار نہیں پاتا جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال تک راضی رہے۔ پھر میرے بعد جس کو لوگ خلیفہ بنا لیں وہی خلیفہ ہے لہٰذا اس کی بات سننا اور ماننا۔ پس ان کے نام لیے کہ عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبد الرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص۔ اتنے میں ایک انصاری نوجوان حاضر بارگاہ ہوا اور عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین! آپ کو بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت کہ اسلام میں آپ کا جو مقام ہے وہ آپ جانتے ہیں۔ پھر خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے عدل و انصاف کیا اور اس سب کے بعد شہادت پائی۔ فرمایا کہ بھتیجے! کاش مجھے برابری پر چھوڑ دیا جائے کہ نہ عذاب ہو نہ ثواب۔ میں اپنے بعد خلیفہ بننے والے کو اولین مہاجرین کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ ان کے حق کو پہچانے اور ان کی عزت کی حفاظت کرے اور انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے نیکوکار کی قدر کی جائے اور ان کے خطاکار سے درگزر کیا جائے اور اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ان کا عہد پورا کیا جائے، ان کی حمایت میں لڑا جائے اور ان پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ رکھا جائے۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ صاحب خانہ تھیں لہٰذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان سے روضۂ رسول میں دفن ہونے کی اجازت حاصل کرنا ضروری تھا۔ آپ نے اپنے جانشین کے بارے میں جو نادر طریقہ تجویز فرمایا اس کا بہتر اور کوئی الیکشن نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے جانشین مقرر ہونے والے کے لیے جو وصیت فرمائی وہ اسلامی ملک کے سربراہ کے لیے ہمیشہ دستور العمل کا کام دے سکتی ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ۔

مُردوں کو سب و شتم کرنے کی ممانعت

۱۳۰۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا تَابَعَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مُردوں کو سب و شتم نہ کرو کیونکہ جو عمل انہوں نے آگے بھیجا تھا اس تک پہنچ گئے ہیں ۔۔۔ متابعت کی اس کی

تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ۔

بَابٌ ٥٥ ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتٰى

١٣٠٥۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

بَابُ وُجُوبِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ۔

١٣٠٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ۔

١٣٠٧۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَا لَهُ مَا لَهُ وَقَالَ

علی بن الجعد اور محمد بن عرعرہ اور ابن ابی عدی نے شعبہ سے اس کی روایت کیا ہے عبداللہ بن عبدالقدوس، اعمش اور محمد بن انس نے اعمش سے۔

شریر مُردوں کا ذکر

عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، عمرو بن مرہ، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ابولہب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا، تو ہمیشہ برباد ہے، تو یہ سورۃ تبت نازل ہوئی۔

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ کا وجوب۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ”نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو“ (بقرہ ۴۳) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت ابوسفیان نے مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

ابو عاصم ضحاک بن مخلد، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابو معبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا انہیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے امیروں سے لی جائے گی اور ان کے غریبوں میں لوٹائی جائے گی۔

حفص بن عمر، شعبہ، محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ مجھے ایسا عمل بتائیے جو جنت میں داخل کر دے۔ فرمایا۔ اسے کیا ہو گیا۔ اور

النبي صلى الله عليه وسلم أرب ما له تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصل الرحم. وقال بهز حدثنا شعبة قال حدثنا محمد بن عثمان وأبوه عثمان بن عبد الله أنهما سمعا موسى بن طلحة عن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا. قال أبو عبد الله أخشى أن يكون محمد غير محفوظ إنما هو عمرو۔

۱۳۰۸۔ حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال حدثنا عفان بن مسلم قال حدثنا وهيب عن يحيى بن سعيد بن حيان عن أبي زرعة عن أبي هريرة أن أعرابيا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال دلني على عمل إذا عملته دخلت الجنة قال تعبد الله لا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة المكتوبة وتؤدي الزكوة المفروضة وتصوم رمضان قال والذي نفسي بيده لا أزيد على هذا فلما ولى قال النبي صلى الله عليه وسلم من سره أن ينظر إلى رجل من أهل الجنة فلينظر إلى هذا۔

۱۳۰۹۔ حدثنا مسدد عن يحيى عن أبي حيان قال أخبرني أبو زرعة عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا۔

۱۳۱۰۔ حدثنا حجاج بن منهال قال حدثنا حماد بن زيد قال حدثنا أبو جمرة قال سمعت ابن عباس يقول قدم وفد عبد القيس على النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله إن هذا الحي من ربيعة قد حالت بيننا وبينك كفار مضر ولسنا نخلص إليك إلا في الشهر الحرام فمرنا بشيء نأخذه عنك وندعو إليه من وراءنا قال آمركم بأربع وأنهاكم عن أربع الإيمان بالله وشهادة أن لا إله إلا الله وعقد بيده هكذا وإقام الصلوة وإيتاء الزكوة وأن تؤدوا خمس ما غنمتم وأنهاكم عن الدباء والحنتم والنقير والمزفت. وقال سليمان وأبو النعمان عن حماد الإيمان بالله شهادة أن

کیا ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھلا اسے کیا ہو گیا تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو ——— بہز، شعبہ، محمد بن عثمان اور آپ کے والد ماجد عثمان بن عبداللہ، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ایوب سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ محمد غیر محفوظ ہو اور وہ عمرو ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جنت میں لے جائے۔ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض گزار ہوا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ جب وہ واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

مسدد، یحییٰ، ابو حیان، ابو زرعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں جبکہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں لہٰذا ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ ہمیں ایسی چیزوں کا حکم دیجئے جن پر خود عمل کریں اور ان حضرات کو دعوت دیں جنہیں پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا اور گواہی دینا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور دست اقدس سے اشارہ کیا کہ اس طرح اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مال غنیمت سے خمس ادا کرنا اور تمہیں منع کرتا ہوں کدو کے تونبے، سبز رنگ کے برتن، لکڑی کے برتن اور روغنی برتن سے۔ سلیمان اور ابو النعمان نے حماد سے روایت کی کہ اللہ پر ایمان رکھنا اور

إلا الله.

١٣١١ - حدثنا أبو اليمان الحكم بن نافع قال أخبرنا شعيب عن أبي حمزة عن الزهري قال حدثنا عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود أن أبا هريرة قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان أبو بكر وكفر من كفر من العرب فقال عمر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فمن قالها فقد عصم مني ماله ونفسه إلا بحقه وحسابه على الله فقال والله لأقاتلن من فرق بين الصلاة والزكاة فإن الزكاة حق المال والله لو منعوني عناقا كانوا يؤدونها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعها قال عمر فوالله ما هو إلا أن قد شرح الله صدر أبي بكر فعرفت أنه الحق.

باب البيعة على إيتاء الزكاة فإن تابوا وأقاموا الصلاة وآتوا الزكاة فإخوانكم في الدين.

١٣١٢ - حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال حدثنا أبي قال حدثنا إسماعيل عن قيس قال قال جرير بن عبد الله بايعت النبي صلى الله عليه وسلم على إقام الصلاة وإيتاء الزكاة والنصح لكل مسلم.

باب إثم مانع الزكاة وقول الله تعالى والذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله إلى قوله تعالى هذا ما كنزتم لأنفسكم فذوقوا ما كنتم تكنزون.

١٣١٣ - حدثنا الحكم بن نافع قال أخبرنا شعيب قال حدثنا أبو الزناد أن عبد الرحمن بن هرمز الأعرج حدثه أنه سمع أبا هريرة يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم تأتي الإبل على صاحبها على خير ما كانت إذا هو لم يعط فيها حقها تطؤه بأخفافها وتأتي الغنم على صاحبها على خير ما كانت إذا لم يعط فيها حقها تطؤه بأظلافها وتنطحه بقرونها قال ومن حقها أن تحلب

گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر خلیفہ بنائے گئے اور عرب میں بعض قبائل مرتد ہو گئے۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ لوگوں سے کیسے لڑیں گے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ کہیں نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ جس نے کہہ دیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم میں اس سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ بکری کا ایک بچہ بھی روکیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کے روکنے پر ان سے جہاد کروں گا۔ حضرت عمر نے کہا خدا کی قسم بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا اور میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔

زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا۔ اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں۔

محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ان کے والد، اسماعیل، قیس، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر۔

زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وہ جو کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ..... پس جمع کرنے کا مزہ چکھو (۹، ۳۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ اپنے مالک کے پاس اچھی حالت سے موٹے تازے ہو کر آئیں گے جب کہ اس نے ان کا حق ادا نہیں کیا تھا اور اسے پیروں سے روندیں گے۔ بکریاں اپنے مالک کے پاس اچھی حالت سے آئیں گی جب کہ اس نے ان کا حق ادا نہیں کیا تھا، اسے کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔ اور ان کا حق یہ بھی ہے کہ اُسے پانی پر دوہا جائے۔ تم میں سے کوئی قیامت کے روز آئے کہ بکری

عَلَى الْمَاءِ قَالَ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ وَلَا يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ۔

اس نے اپنی گردن پر اٹھائی ہوگی جو ممیا رہی ہوگی۔ کہے گا اے محمد! میں کہوں گا کہ تیرے لیے کوئی امان نہیں میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔ کوئی اونٹ کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا جو بلبلا رہا ہوگا۔ کہے گا اے محمد! میں کہوں گا کہ آہ مجھے تیرا اختیار نہیں کیونکہ میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہ دی ہو تو قیامت کے روز اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی جس کے سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے۔ قیامت کے روز اسے اس کا طوق پہنا دیا جائے گا پھر وہ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑے گا پھر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اور وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس مال میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے، ایسا ہرگز نہ سمجھیں کہ وہ ان کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے۔ جس کے ساتھ بخل کرتے تھے قیامت کے روز اس کا طوق پہنائے جائیں گے۔

باب ۸۸۴ مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ إِنَّمَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ۔

خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک اعرابی نے کہا کہ مجھے اس ارشاد باری: والذین یکنزون الذھب والفضۃ کے متعلق بتائیے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ جس نے مال جمع کیا اور اس کی زکوٰۃ نہ دی تو اس کے لیے خرابی ہے۔ یہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ جب یہ حکم نازل ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مالوں کو پاک کرنے کا سبب بنا دیا۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ

اسحاق بن یزید، شعیب بن اسحاق، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، ان کے والد یحییٰ بن عمارہ بن ابی الحسن، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق (غلہ) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

صَدَقَةٌ وَّلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا
دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ

۱۳۱۷ - حَدَّثَنَا عَلِیٌّ سَمِعَ هُشَیْمًا قَالَ
اَخْبَرَنَا حُصَیْنٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ
فَاِذَا اَنَا بِاَبِیْ ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهٗ مَا اَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هٰذَا قَالَ كُنْتُ
بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ اَنَا وَمُعَاوِیَةُ فِی الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ مُعَاوِیَةُ
نَزَلَتْ فِیْ اَهْلِ الْكِتٰبِ فَقُلْتُ نَزَلَتْ فِیْنَا وَفِیْهِمْ فَكَانَ بَیْنِیْ
وَبَیْنَهٗ فِیْ ذٰلِكَ وَكَتَبَ اِلٰی عُثْمَانَ یَشْكُوْنِیْ فَكَتَبَ اِلَیَّ
عُثْمَانُ اَنْ اَقْدِمِ الْمَدِیْنَةَ فَقَدِمْتُهَا فَكَثُرَ عَلَیَّ النَّاسُ
حَتّٰی كَاَنَّهُمْ لَمْ یَرَوْنِیْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُثْمَانَ
فَقَالَ لِیْ اِنْ شِئْتَ تَنَحَّیْتَ فَكُنْتَ قَرِیْبًا فَذَاكَ الَّذِیْ اَنْزَلَنِیْ
هٰذَا الْمَنْزِلَ وَلَوْ اَمَّرُوْا عَلَیَّ حَبَشِیًّا لَسَمِعْتُ وَاَطَعْتُ

۱۳۱۸ - حَدَّثَنَا عَیَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ
حَدَّثَنَا الْجُرَیْرِیُّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ
جَلَسْتُ ح وَحَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَیْرِیُّ
قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّیْرِ اَنَّ الْاَحْنَفَ بْنَ قَیْسٍ
حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰی مَلَاٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ
خَشِنُ الشَّعْرِ وَالثِّیَابِ وَالْهَیْئَةِ حَتّٰی قَامَ عَلَیْهِمْ فَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِیْنَ بِرَضْفٍ یُّحْمٰی عَلَیْهِ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ
یُوْضَعُ عَلٰی حَلَمَةِ ثَدْیِ اَحَدِهِمْ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ نُّغْضِ
كَتِفِهٖ وَیُوْضَعُ عَلٰی نُغْضِ كَتِفِهٖ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ
ثَدْیِهٖ یَتَزَلْزَلُ ثُمَّ وَلّٰی فَجَلَسَ اِلٰی سَارِیَةٍ وَّتَبِعْتُهٗ وَجَلَسْتُ
اِلَیْهِ وَاَنَا لَا اَدْرِیْ مَنْ هُوَ فَقُلْتُ لَهٗ لَا اُرَی الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ
كَرِهُوا الَّذِیْ قُلْتَ قَالَ اِنَّهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا قَالَ لِیْ خَلِیْلِیْ
قَالَ قُلْتُ مَنْ خَلِیْلُكَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَا اَبَا ذَرٍّ اَتُبْصِرُ اُحُدًا قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَی الشَّمْسِ مَا بَقِیَ
مِنَ النَّهَارِ وَاَنَا اُرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۱۷ - زید بن وہب سے روایت ہے کہ میں ربذہ سے گزرا تو حضرت
ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میں نے عرض کیا کہ آپ یہاں کیوں مقیم ہیں؟
فرمایا میں شام میں تھا تو میرا اور حضرت معاویہ کا آیت والذین یکنزون
الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل الله. میں اختلاف ہو گیا۔ انہوں نے کہا
کہ اہل کتاب کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ میں نے کہا ان کے اور ہمارے متعلق نازل ہوئی
ہے۔ اس بارے میں ہمارا اختلاف ہوا تو انہوں نے حضرت عثمان کو میری شکایت لکھ بھیجی۔
حضرت عثمان نے مجھے مدینہ منورہ آنے کے لیے لکھا۔ میں چلا آیا تو لوگ مجھ پر
گر پڑے گویا پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں تھا۔ میں نے حضرت عثمان
سے اس بات کا ذکر کیا تو مجھ سے فرمایا اگر آپ چاہیں تو قریب ہی ایک طرف مقیم
ہو جائیں۔ اسی بات نے مجھے یہاں آباد کیا ہے۔ اگر مجھ پر حبشی کو بھی
حاکم بنا دیا جائے تو میں اس کی اطاعت کروں گا۔

۱۳۱۸ - احنف بن قیس سے روایت ہے کہ میں قریش کی ایک مجلس میں بیٹھا
تھا کہ ایک آدمی آیا جس کے بال، کپڑے اور شکل بہت موٹی تھی۔ وہ ان کے پاس
کھڑا ہو کر سلام کرکے کہنے لگا کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو بشارت دو جہنم کی آگ کے
گرم پتھروں کی جو ان کے پستانوں کی نوک پر رکھے جائیں گے حتیٰ کہ کندھوں کی طرف سے نکل جائیں گے
اور کندھوں کی ہڈی پر رکھے جائیں گے تو پستانوں کی طرف سے نکل جائیں گے اور وہ
ڈھلکتے اور حرکت کرتے رہیں گے۔ پھر وہ جا کر ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے۔ میں
پیچھے گیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ میں نے
کہا کہ آپ نے جو فرمایا ہے لوگوں نے اسے پسند نہیں کیا۔ فرمایا کہ انہیں عقل نہیں
ہے۔ مجھ سے میرے خلیل نے فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی کہ آپ کے خلیل کون ہیں؟
فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! احد کو دیکھتے ہو؟
میں نے سورج کی طرف دیکھا کہ دن باقی ہے۔ میرا گمان یہ تھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کسی کام کے لیے بھیجیں گے۔ عرض گزار ہوا
ہاں۔ فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر
سونا ہو اور اسے ماسوا تین دیناروں کے سب خرچ نہ کر دوں۔ یہ لوگ
جمع کرتے ہیں، عقل نہیں رکھتے اور دنیا جمع کرتے رہتے ہیں۔
خدا کی قسم! میں ان سے دنیا کا سوال نہیں کروں گا اور نہ دین کا مسئلہ

يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ وَإِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا لَا وَاللّٰهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتّٰى أَلْقَى اللّٰهَ

بَابُ إِنْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ۔

۱۳۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔

بَابُ الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيدٌ وَالطَّلُّ النَّدٰى۔

بَابُ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ۔

بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

۱۳۲۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ

بلکہ میں تو یہاں تک کہ خدا سے جا ملوں

مال کو راہِ حق میں خرچ کرنا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں۔ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اُسے راہِ حق میں خرچ کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی ہو اُس کے مطابق فیصلے کرے اور اُس کی تعلیم دے۔

خیرات میں دکھاوا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اے ایمان والو اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور تکلیف دے کر ضائع نہ کرو اُس کی طرح جو لوگوں کو دکھانے کے لیے مال خرچ کرتا ہے جب کہ خدا اور آخری دن پر ایمان نہیں رکھتا۔ ۲۶۴

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ صلدا وہ ہے جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ عکرمہ نے کہا کہ وابل سے مراد سخت بارش ہے اور طل سے مراد شبنم۔

چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا اور نہیں قبول کیا جاتا مگر حلال کمائی سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا اُس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد تکلیف دی جائے اور اللہ بے پروا حلم والا ہے۔ (۲/۲۶۳)

حلال کمائی سے خیرات کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ پسند نہیں کرتا کسی ناشکرے گناہگار کو۔ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی اُن کے لیے اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور نہ اُن کو کچھ خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے (۲/۲۷۶، ۲۷۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے خیرات کی اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر حلال کمائی سے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے داہنے دستِ قدرت میں لیتا ہے۔ پھر خیرات کرنے والے کے لیے اُس کی

اِلَّا الطَّيِّبَ وَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ وَقَالَ وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ کھجور پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے ــــ متابعت کی اس کی سلیمان نے ابن دینار سے اور روایت کیا ہے ورقاء نے ابن دینار سے، سعید بن یسار سے، حضرت ابوہریرہ سے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کیا اسے مسلم بن ابومریم، زید بن اسلم اور سہیل نے ابوصالح سے، حضرت ابوہریرہ سے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

بَاب ۸۵۹ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

رد ہونے سے پہلے صدقہ دینا

۱۳۲۱ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خیرات کیا کرو کیونکہ تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لیے پھرے گا اور لینے والا نہیں ملے گا۔ آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں لے لیتا، جب کہ آج مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی ہے۔

۱۳۲۲ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلَ الَّذِيْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِيْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی اور وہ بہتا پھرے گا، یہاں تک کہ مال والا اس کی فکر کرے گا کہ کون اس کا صدقہ قبول کرے، یہاں تک کہ جب وہ دے گا تو جس کو دینا چاہے گا وہ کہے گا کہ مجھے تو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

۱۳۲۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُوْلُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهٗ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْاٰخَرُ يَشْكُوْ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا قَطْعُ السَّبِيْلِ فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكَ اِلَّا قَلِيْلٌ حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيْرُ اِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيْرٍ وَاَمَّا الْعَيْلَةُ فَاِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى يَطُوْفَ اَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهٖ ثُمَّ لَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا

محل بن خلیفہ طائی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا تو دو آدمی آئے، ان میں سے ایک نے محتاجی کی اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رہزنی کی بات تو یہ ہے کہ تھوڑے دنوں بعد تم پر وہ وقت آئے گا کہ قافلہ مکہ کی طرف بغیر نگہبان کے روانہ ہوا کرے گا۔ اور رہی محتاجی کی بات تو قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں سے ایک صدقہ لیے پھرے گا اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ پھر تم میں سے ہر ایک اللہ کی بارگاہ میں اس طرح کھڑا ہوگا کہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوگا اور نہ کوئی ترجمان جو اس کی ترجمانی کرے، پھر اس

بينه ثم ليقفن أحدكم بين يدي الله ليس بينه وبينه حجاب ولا ترجمان يترجم له ثم ليقولن له ألم أوتك مالا فيقولن بلى ثم ليقولن ألم أرسل إليك رسولا فيقولن بلى فينظر عن يمينه فلا يرى إلا النار ثم ينظر عن شماله فلا يرى إلا النار فليتقين أحدكم النار ولو بشق تمرة فإن لم يجد فبكلمة طيبة۔

١٣٢٤۔ حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا أبو أسامة عن بريد عن أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليأتين على الناس زمان يطوف الرجل فيه بالصدقة من الذهب ثم لا يجد أحدا يأخذها منه ويرى الرجل الواحد يتبعه أربعون امرأة يلذن به من قلة الرجال وكثرة النساء۔

باب ٥٨ اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من الصدقة ومثل الذين ينفقون أموالهم ابتغاء مرضات الله وتثبيتا من أنفسهم كمثل جنة بربوة إلى قوله من كل الثمرات۔

١٣٢٥۔ حدثنا أبو قدامة عبيد الله بن سعيد قال حدثنا أبو النعمان هو الحكم بن عبد الله البصري قال حدثنا شعبة عن سليمان عن أبي وائل عن أبي مسعود قال لما نزلت آية الصدقة كنا نحامل فجاء رجل فتصدق بشيء كثير فقالوا مرائي وجاء رجل فتصدق بصاع فقالوا إن الله لغني عن صاع هذا فنزلت الذين يلمزون المطوعين من المؤمنين في الصدقات والذين لا يجدون إلا جهدهم الآية۔

١٣٢٦۔ حدثنا سعيد بن يحيى قال حدثنا أبي قال حدثنا الأعمش عن شقيق عن أبي مسعود الأنصاري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أمرنا بالصدقة انطلق أحدنا إلى السوق فيحامل فيصيب المد وإن

سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا تھا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں۔ پھر کہا جائے گا کیا تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا؟ کہے گا کیوں نہیں۔ پس اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پس تم میں سے ہر ایک کو جہنم سے بچنا چاہیے خواہ ایک کھجور ہی کے ذریعے اور اگر میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعہ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی صدقہ دینے کے لیے سونا لیے پھرے گا لیکن اسے لینے والا نہیں ملے گا اور ایک آدمی ایسا بھی نظر آئے گا کہ اس کی تحویل میں چالیس عورتیں ہوں گی تو ایسا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کے باعث ہوگا۔

آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر یعنی تھوڑا سا صدقہ اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی رضا تلاش کرتے ہوئے خرچ کرتے ہیں ایک باغ جیسی ہے جو ٹیلے پر ہو۔ ۔ ۔ من کل الثمرات۔ (۲: ۲۶۵، ۲۶۶)

ابو قدامہ عبید اللہ بن سعید، ابو النعمان حکم بن عبد اللہ بصری، شعبہ، سلیمان، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب صدقہ کے متعلق آیت نازل ہوئی تو ہم مزدوری کیا کرتے تھے۔ ایک آدمی آیا اور بہت سا مال خیرات کیا۔ لوگوں نے کہا کہ دکھاوا ہے۔ دوسرا آدمی آیا اور ایک صاع خیرات کیا۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو صاع کی کیا پرواہ ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: وہ جو لوگ خوشی سے دینے والے مسلمانوں کو صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے (۹: ۷۹)۔

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی مزدوری کرنے بازار کی طرف چلا جاتا اور ایک مد حاصل کرتا جب کہ آج ہم میں سے بعض کے پاس ایک لاکھ درہم ہو گیا۔

لبعضهم اليوم لمائة ألف.

١٣٢٧ - حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت عبد الله بن معقل قال سمعت عدي بن حاتم قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اتقوا النار ولو بشق تمرة.

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابو اسحاق، عبداللہ بن معقل، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر۔

١٣٢٨ - حدثنا بشر بن محمد قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا معمر عن الزهري قال حدثني عبد الله بن أبي بكر بن حزم عن عروة عن عائشة قالت دخلت امرأة معها ابنتان لها تسأل فلم تجد عندي شيئا غير تمرة فأعطيتها إياها فقسمتها بين ابنتيها ولم تأكل منها ثم قامت فخرجت فدخل النبي صلى الله عليه وسلم علينا فأخبرته فقال النبي صلى الله عليه وسلم من ابتلي من هذه البنات بشيء كن له سترا من النار.

بشر بن محمد، عبداللہ، معمر، زہری، عبداللہ بن ابی بکر بن حزم، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میرے پاس ایک عورت آئی جس کی دو بیٹیاں تھیں، کھانا مانگ رہی تھیں، میرے پاس اس وقت ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا، میں نے وہی اسے دے دی۔ اس نے وہ دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی اور خود نہ کھائی۔ پھر کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو بتایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ان بیٹیوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔

باب فضل صدقة الشحيح الصحيح

لقوله تعالى وأنفقوا مما رزقناكم من قبل أن يأتي أحدكم الموت إلى آخرها وقوله تعالى يا أيها الذين آمنوا أنفقوا مما رزقناكم من قبل أن يأتي يوم لا بيع فيه ولا خلة ولا شفاعة الآية.

تندرستی اور صحت میں صدقہ دینے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے۔ اے ایمان والو! ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ تجارت ہے اور نہ دوستی اور نہ سفارش (۲: ۲۵۴)۔

١٣٢٩ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا عمارة بن القعقاع قال حدثنا أبو زرعة قال حدثنا أبو هريرة قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أي الصدقة أعظم أجرا قال أن تصدق وأنت صحيح شحيح تخشى الفقر وتأمل الغنى ولا تمهل حتى إذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان.

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کون سا صدقہ ثواب کے لحاظ سے بڑا ہے؟ فرمایا جب کہ تم صدقہ دو اور تم تندرست ہو، مال کی محبت ہو اور تنگ دستی سے خائف ہو اور مالداری کا اشتیاق ہو اور اس پر دیر نہ کرو کہ جان گلے میں آ پھنسے اور کہے کہ اتنا فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے حالانکہ اب تو وہ فلاں کا ہو چکا۔

باب

سخاوت کا بیان

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ۔

باب ۸۹۵ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَقَوْلِهِ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

باب ۸۹۶ صَدَقَةِ السِّرِّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَقَوْلِهِ إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ۔

باب ۸۹۷ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی؟ فرمایا جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ انہوں نے چھڑی لے کر انہیں ناپنا شروع کیا تو حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھ سے زیادہ صدقہ دینا مراد تھا اور ہم میں سب سے پہلے وہی (حضرت زینب بنت جحش) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملیں کیونکہ انہیں خیرات کرنا بہت محبوب تھا۔

علانیہ صدقہ دینا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: جو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں رات میں اور دن میں بے چھپا کر اور علانیہ۔ اُن کے لیے اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور نہ اُن پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے (۲، ۲۷۴)

چھپا کر صدقہ دینا۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی اس طرح چھپا کر خیرات کرتا ہے کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو کیا ہی اچھا ہے اور اگر انہیں چھپا کر فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور تم سے تمہاری کچھ برائیاں دور کرے گا اور اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے (۲، ۲۷۱)

جب بے خبری میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی صدقہ کرنے کی غرض سے مال لے کر نکلا تو اُسے ایک چور کو دے دیا۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا کہ اس نے چور کو صدقہ دیا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، میں پھر صدقہ دوں گا۔ وہ مال لے کر نکلا اور اُسے ایک زانیہ کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے چرچا کیا کہ رات اُس نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے۔ کہا: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، میں پھر صدقہ دوں گا۔ وہ مال لے کر نکلا تو ایک مالدار کو دے دیا۔ صبح کو لوگوں نے چرچا کیا کہ آج رات مالدار کو صدقہ دے دیا۔ کہا: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے

بِيَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

پھر خواب میں بتایا گیا کہ غنی کو دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تم نے چور کو جو صدقہ دیا تو شاید وہ چوری سے رک جائے اور زانیہ، شاید وہ زنا سے باز آ جائے اور مالدار شاید عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ نے اُسے جو مال دیا ہے اُس میں سے خرچ کرنے لگے۔

بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ۔

جب بیٹے کو صدقہ دے دیا اور اُسے معلوم نہ تھا

حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی اور میرے والد اور میرے دادا نے بھی، آپ نے میرا نکاح کر دیا، میں نے جھگڑا آپ کے حضور پیش کیا اور حضرت یزید نے صدقہ دینے کے لیے کچھ دینار نکالے تھے جو مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ چھوڑے۔ میں گیا اور اُس سے انہیں لے آیا۔ فرمایا کہ خدا کی قسم میرا تمہیں دینے کا ارادہ نہیں تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقدمہ پیش کر دیا۔ آپ نے اُن سے فرمایا: اے یزید! تمہیں تمہاری نیت کا اجر مل گیا اور اے معن! تم نے جو لیا وہ تمہارا ہے۔

بَابُ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

دائیں ہاتھ سے خیرات کرنا

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سائے میں رکھے گا جس روز کہ اُس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عادل حکمران، اور جوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، اُسی کے لیے اکٹھے ہوتے اور اُسی کے لیے بچھڑتے ہیں، وہ آدمی جس کو مالدار اور خوبصورت عورت بلائے تو کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں اشک بار ہو جائیں۔

ف: قیامت کے روز تمام انسان میدانِ حشر میں جمع کیے جائیں گے۔ سورج سوا نیزے پر ہوگا جس سے زمین تپ کر تانبے

کی طرح ہو جائیگی۔ ایسے دن میں عرش الٰہی کے سایہ کے علاوہ اور کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ سب لوگ دھوپ میں تڑپتے رہے ہونگے سوائے مقربین بارگاہ الٰہیہ کے وہ عرش الٰہی کے سائے میں ہونگے اور ان کے علاوہ سات قسم کے وہ مسلمان بھی عرش الٰہی کے سائے میں ہونگے جن کو اس حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ مذکورہ ساتوں عمل اعلیٰ درجے کی نیکیاں ہیں

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا۔

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خیرات کرو کیونکہ عنقریب تم پر وہ زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنے صدقے کے مال کو لے کر پھرے گا تو دوسرا آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں قبول کر لیتا لیکن آج مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابٌ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

جو غلام کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود اپنے ہاتھ سے نہ دے۔ حضرت ابو موسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے خیرات کرے لیکن باعث فساد نہ ہو تو اس کو خرچ کرنے کا ثواب ہوگا جب کہ اس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کے لیے بھی اتنا ہی ثواب ہے۔ ان لوگوں میں سے ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

بَابٌ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَالدَّيْنُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُتْلِفَ أَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا بِالصَّبْرِ فَيُؤْثِرَ عَلَى نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ وَكَذَلِكَ آثَرَ الْأَنْصَارُ الْمُهَاجِرِينَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ كَعْبٌ

صدقہ وہی ہے کہ مالداری قائم رہے۔ جو صدقہ کرے اور خود محتاج ہو یا اس کے گھر والے محتاج ہوں یا اس پر قرض ہو تو قرض ادا کرنا بہ نسبت صدقہ کے زیادہ حق ہے۔ اس سے قرض ادا کیا جائے یا غلام آزاد کیا یا ہبہ کیا تو اسے لوٹا دیا جائے گا۔ اسے حق نہیں کہ دوسروں کا مال تلف کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تلف کرنے کے لیے لوگوں کا مال لے اللہ تعالیٰ اسے تلف کر دے گا مگر جب کہ صبر اور تنگی پر ایثار کرنے میں مشہور ہو خواہ وہ تنگی میں ہو جیسے حضرت ابوبکر جب کہ انہوں نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا اور اسی طرح انصار کا مہاجرین پر ایثار کرنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے یہ حق نہیں کہ صدقہ کے بہانے لوگوں کا مال ضائع کرے۔ حضرت کعب بن مالک نے عرض کی جو یہ ہے: یا رسول اللہ میری توبہ میں یہ ہے کہ اپنا سارا مال اللہ اور اس کے

بن مالك قلت يا رسول الله إن من توبتي أن أنخلع من مالي صدقة إلى الله وإلى رسوله قال أمسك عليك بعض مالك فهو خير لك قلت فإني أمسك سهمي الذي بخيبر.

١٣٣٦ - حدثنا عبدان قال أخبرنا عبد الله عن يونس عن الزهري قال أخبرني سعيد بن المسيب أنه سمع أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى وابدأ بمن تعول.

١٣٣٧ - حدثنا موسى بن إسمعيل قال حدثنا وهيب قال حدثنا هشام عن أبيه عن حكيم بن حزام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اليد العليا خير من اليد السفلى وابدأ بمن تعول وخير الصدقة ما كان عن ظهر غنى ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن يغنه الله وعن وهيب قال حدثنا هشام عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا.

١٣٣٨ - حدثنا أبو النعمان قال حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو على المنبر وذكر الصدقة والتعفف والمسألة اليد العليا خير من اليد السفلى فاليد العليا هي المنفقة والسفلى هي السائلة.

باب المنان بما أعطى لقوله عز وجل الذين ينفقون أموالهم في سبيل الله ثم لا يتبعون ما أنفقوا منا ولا أذى الآية.

باب من أحب تعجيل الصدقة من يومها.

١٣٣٩ - حدثنا أبو عاصم عن عمر بن سعيد عن ابن أبي مليكة أن عقبة بن الحارث حدثه قال صلى

دے ڈالوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنا کچھ مال رکھ لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں اپنا خیبر والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے اور اپنے زیر کفالت لوگوں سے ابتدا کیجئے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور ابتدا اپنے زیر کفالت افراد سے کرے اور بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے۔ جو سوال کرنے سے بچے اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو مستغنی ہے اللہ تعالیٰ اسے مستغنی کر دے گا۔ وہیب، ہشام ان کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب کہ آپ منبر پر تھے تو صدقہ، سوال سے بچنے اور سوال کرنے کے متعلق فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا سوال کرنے والا ہے۔

دے کر احسان جتانا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: جو اپنے مال خرچ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں پھر خرچ کرنے کے بعد احسان نہیں جتاتے اور تکلیف نہیں دیتے (۲: ۲۶۲)

جو صدقہ دینے میں جلدی کرنا پسند کرے

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی اور پھر جلدی سے کاشانۂ اقدس

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ فَقَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ۔

بَابُ ۸۰۸ التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا۔

۱۳۴۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ۔

۱۳۴۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔

۱۳۴۲ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ۔

۱۳۴۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَقَالَ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ۔

بَابُ ۸۰۹ الصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ۔

۱۳۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ۔

میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا پوچھا گیا تو فرمایا میں گھر میں صدقہ کا سونا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے ناپسند ہوا کہ اس کے ساتھ رات گزاروں تو آتے ہی تقسیم کر دیا۔

صدقہ کی ترغیب دینا اور اس کی سفارش کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز تشریف لائے تو دو رکعتیں پڑھیں۔ ان سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھی پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے تو انہیں نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا پس عورتیں بالیاں اور کنگن پھینکنے لگیں۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبد الواحد، ابو بردہ بن عبد اللہ بن ابی بردہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب کوئی سائل آتا یا آپ کے حضور کوئی حاجت پیش کی جاتی تو فرماتے: سفارش کرو تاکہ تمہیں ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے فیصلہ کرا دیتا ہے جو وہ چاہے۔

صدقہ بن فضل، عبدہ، ہشام، فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاتھ نہ روکو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

عثمان بن ابی شیبہ نے عبدہ سے روایت کی کہ فرمایا۔ گن گن کر نہ دو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی گن کر دے گا۔

استطاعت کے اندر صدقہ دینا

ابو عاصم، ابن جریج ح ــــ محمد بن عبد الرحیم، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عباد بن عبد اللہ بن زبیر، حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو فرمایا: بند نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بند کر دے گا اور استطاعت کے مطابق خیرات کرتی رہا کرو۔

باب الصدقة تكفر الخطيئة۔

١٤٣٥ - حدثنا قتيبة قال حدثنا جرير عن الأعمش عن أبي وائل عن حذيفة قال قال عمر بن الخطاب أيكم يحفظ حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الفتنة قال قلت أنا أحفظه كما قال قال إنك عليه لجريء فكيف قال قلت فتنة الرجل في أهله وولده وجاره تكفرها الصلاة والصدقة والمعروف قال سليمان قد كان يقول الصلاة والصدقة والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر قال ليس هذه أريد ولكني أريد التي تموج كموج البحر قال قلت ليس عليك بها يا أمير المؤمنين بأس بينك وبينها باب مغلق قال فيكسر الباب أو يفتح قال قلت لا بل يكسر قال فإنه إذا كسر لم يغلق أبدا قال قلت أجل فهبنا أن نسأله من الباب فقلنا لمسروق سله قال فسأله فقال عمر قال قلنا فعلم عمر من تعني قال نعم كما أن دون غد ليلة وذلك أني حدثته حديثا ليس بالأغاليط۔

صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم میں سے فتنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے جیسا آپ نے فرمایا تھا۔ فرمایا کہ آپ اس کے بیان پر جری ہو۔ میں نے کہا کہ جو فتنہ آدمی کے گھر والوں، اولاد اور ہمسایوں میں ہے اس کو نماز، صدقہ اور نیکیاں ختم کر دیتی ہیں۔ سلیمان نے کہا کہ وہ فرمایا کرتے تھے نماز، صدقہ اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔ فرمایا کہ میں یہ نہیں پوچھتا بلکہ اس کے متعلق پوچھتا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ کہا کہ اے امیر المومنین! آپ کو اس کا کیا خطرہ جبکہ اس کے اور آپ کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا کہ جب وہ توڑ دیا تو پھر کبھی بند نہیں ہو سکے گا۔ میں نے کہا، جی ہاں۔ ہم ان سے دروازے کے متعلق سوال کرتے ہوئے ڈرے۔ پس ہم نے مسروق سے پوچھنے کے لیے کہا۔ انھوں نے پوچھا تو فرمایا وہ خود حضرت عمر تھے۔ ہم نے کہا، حضرت عمر اس بات کو جانتے تھے؟ فرمایا ہاں جیسے کل سے پہلے رات کو جانتے ہیں۔ اس لیے میں نے ان سے جو حدیث بیان کی وہ غلطیاں نہیں ہیں۔

ف: معلوم ہوا کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود امت محمدیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک بہت بڑی رحمت اور سیدِ دو عالم کے انعامات میں سے بہت بڑا انعام تھا۔ آپ کے باعث اسلام کو بڑی تقویت پہنچی۔ کفر کی بڑی بڑی طاقتیں سرنگوں ہو گئیں اور آپ کے باعث مسلمانوں میں فتنے سر اٹھانے میں کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ آپ کا وجود امت محمدیہ اور فتنوں کے درمیان پہاڑ کی طرح حائل تھا۔ امت محمدیہ آپ کے وجود پر ہمیشہ ناز کرتی رہے گی اور دشمنانِ اسلام کے دلوں میں آپ ہمیشہ کانٹے کی طرح کھٹکتے رہیں گے۔ خدائے ذوالمنن ہمارا ان کے اور تمام صحابہ کرام کے غلاموں اور چاہنے والوں میں حشر فرمائے۔ آمین۔

باب من تصدق في الشرك ثم أسلم۔

١٤٣٦ - حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا هشام قال أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن حكيم بن حزام قال قلت يا رسول الله أرأيت أشياء كنت أتحنث بها في الجاهلية من صدقة أو عتاقة وصلة رحم فهل فيها من أجر فقال النبي صلى

جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہوا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ان چیزوں کے متعلق کیا ارشاد ہے جو میں نے دورِ جاہلیت میں نیکیاں کی تھیں یعنی صدقہ دیا، غلام آزاد کیے اور صلہ رحمی کی، تو کیا مجھے ان کا ثواب ملے گا؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پچھلی نیکیوں کی وجہ سے ہی تو تمہیں دولتِ اسلام ملی ہے۔

الله عليه وسلم أسلمت على ما سلف من خير.

باب أجر الخادم إذا تصدق بأمر صاحبه غير مفسد.

١٣٤٧ - حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا جرير عن الأعمش عن أبي وائل عن مسروق عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا تصدقت المرأة من طعام زوجها غير مفسدة كان لها أجرها ولزوجها بما كسب وللخازن مثل ذلك.

١٣٤٨ - حدثني محمد بن العلاء قال حدثنا أبو أسامة عن بريد بن عبد الله عن أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخازن المسلم الأمين الذي ينفذ وربما قال يعطي ما أمر به كاملا موفرا طيب به نفسه فيدفعه إلى الذي أمر له به أحد المتصدقين.

باب أجر المرأة إذا تصدقت أو أطعمت من بيت زوجها غير مفسدة.

١٣٤٩ - حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا منصور والأعمش عن أبي وائل عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا تصدقت المرأة من بيت زوجها ح وحدثنا عمر بن حفص قال حدثنا أبي قال حدثنا الأعمش عن شقيق عن مسروق عن عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا أطعمت المرأة من بيت زوجها غير مفسدة لها أجرها وله مثله وللخازن مثل ذلك له بما اكتسب ولها بما أنفقت.

١٣٥٠ - حدثنا يحيى بن يحيى قال حدثنا جرير عن منصور عن شقيق عن مسروق عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أنفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة فلها أجرها وللزوج بما

خادم کا بغیر فساد کے اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت اپنے خاوند کے کھانے سے بغیر فساد کے صدقہ کرے تو اُسے ثواب ملے گا اور اس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اسی کی طرح۔

محمد بن العلاء، ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان خازن جو امانت کے ساتھ مالک کے حکم کی تعمیل کرے اور کبھی فرمایا جو اُسے حکم دیا جاتا ہے اس کے مطابق دل کی رضامندی سے دے اور جس کے لیے حکم دیا گیا ہے اس کے سپرد کر دے تو وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

عورت کا ثواب جب کہ وہ فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے یا کھانا کھلائے۔

آدم، شعبہ، منصور، اعمش، ابو وائل، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرے ——— عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، شقیق، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت بگاڑ کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے کھانا کھلائے تو اُسے ثواب ملے گا اور اتنا ہی خاوند کو اور اُسی کے برابر خزانچی کو۔ خاوند کو اس لیے کہ اس نے کمایا اور عورت کو اس لیے کہ اس نے خرچ کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت بگاڑ کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے تو اُسے ثواب ملے گا اور خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور خزانچی کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔

الكسب [illegible] مثل ذلك.

باب ۹۰۵ قول الله عز وجل فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى وأما من بخل واستغنى الآية اللهم أعط منفق مال خلفا.

۱۳۵۱ حدثنا إسماعيل قال حدثني أخي عن سليمان عن معاوية بن أبي مزرد عن أبي الحباب عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من يوم يصبح العباد فيه إلا ملكان ينزلان فيقول أحدهما اللهم أعط منفقا خلفا ويقول الآخر اللهم أعط ممسكا تلفا.

باب ۹۰۶ مثل المتصدق والبخيل.

۱۳۵۲ حدثنا موسى قال حدثنا وهيب قال حدثنا ابن طاوس عن أبيه عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم مثل البخيل والمتصدق كمثل رجلين عليهما جبتان من حديد ح وحدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب قال حدثنا أبو الزناد أن عبد الرحمن حدثه أنه سمع أبا هريرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثل البخيل والمنفق كمثل رجلين عليهما جبتان من حديد من ثديهما إلى تراقيهما فأما المنفق فلا ينفق إلا سبغت أو وفرت على جلده حتى تخفي بنانه وتعفو أثره وأما البخيل فلا يريد أن ينفق شيئا إلا لزقت كل حلقة مكانها فهو يوسعها ولا تتسع تابعه الحسن بن مسلم عن طاوس في الجبتين وقال حنظلة عن طاوس جنتان وقال الليث حدثني جعفر عن ابن هرمز قال سمعت أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم جنتان.

باب ۹۰۷ صدقة الكسب والتجارة لقوله تعالى يا أيها الذين آمنوا أنفقوا من طيبت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس نے دیا اور خدا سے ڈرا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو عنقریب ہم اسے آسانی تک پہنچا دیں گے اور جس نے بخل کیا اور مستغنی بنا (۹۲: ۵ تا ۸) اے اللہ مال خرچ کرنے والے کو ثواب عطا فرما۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں کہ بندے صبح کرتے مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ مال خرچ کرنے والے کو بدلہ دے۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کو بربادی دے۔

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن کے اوپر لوہے کے جبے ہوں ــــ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بخیل اور مال خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن کے اوپر لوہے کے جبے ہوں، چھاتی سے حلق تک۔ خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو وہ زرہ کشادہ ہو کر اس کے جسم پر پھیل جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی انگلیوں اور نشانوں کو بھی چھپا لیتا ہے اور بخیل جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ سے چمٹ جاتا ہے وہ اسے کھولنا چاہتا ہے لیکن کھلا نہیں سکتا۔ متابعت کی حسن بن مسلم نے طاؤس سے جبتین کے متعلق اور حنظلہ نے طاؤس سے جنتان روایت کیا۔ لیث، جعفر، ابن ہرمز، حضرت ابوہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنتان کا لفظ روایت کیا۔

کمائی اور تجارت سے صدقہ دینا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو! خرچ کیا کرو پاک چیزوں سے جو تم نے کمائی اور جو ہم

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَنِيٌّ حَمِيدٌ.

بَابٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ.

۱۳۵۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ.

بَابٌ قَدْرُ كَمْ يُعْطِي مِنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ أَعْطَى شَاةً.

۱۳۵۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بُعِثَ إِلَى نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا.

بَابُ زَكَاةِ الْوَرِقِ.

۱۳۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

۱۳۵۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو سَمِعَ أَبَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

نے زمین سے تمہارے لیے نکالا ... غنی حمید تک۔ (۲: ۲۶۷)

صدقہ ہر مسلمان پر ہے، جو نہ کر سکے تو نیکی کے کام کرے۔

سعید بن ابو بردہ، ان کے والد ابو بردہ ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ جس میں طاقت نہ ہو؟ فرمایا تو ہاتھ سے کام کرے خود نفع حاصل کرے اور صدقہ دے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ نہ کر سکے؟ فرمایا تو مظلوم حاجت مند کی مدد کرے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا تو نیکی کے کام کرے اور برے کاموں سے رکے تو اس کے لیے یہی صدقہ ہے۔

زکوٰۃ اور صدقے سے کتنا دیا جائے اور جس نے ایک بکری دی۔

حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نسیبہ انصاریہ کے پاس ایک بکری بھیجی گئی اس نے کچھ گوشت اس میں سے حضرت عائشہ کے پاس بھیج دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کھانے کو کوئی چیز ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں مگر اس بکری کا گوشت جو نسیبہ نے بھیجا ہے۔ فرمایا۔ لاؤ کیونکہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گئی۔

چاندی کی زکوٰۃ

عبداللہ بن یوسف، مالک، عمرو بن یحییٰ مازنی، ان کے والد ماجد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرو بن ان کے والد ماجد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

بَابُ الْعَرْضِ فِي الزَّكٰوةِ وَقَالَ طَاؤُسٌ قَالَ مُعَاذٌ لِأَهْلِ الْيَمَنِ ائْتُونِي بِعَرْضٍ ثِيَابٍ خَمِيصٍ أَوْ لَبِيسٍ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَلَمْ يَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْعَرْضِ مِنْ غَيْرِهَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوضِ۔

زکوٰۃ میں سامان لینا: حضرت معاذ بن جبل نے اہلِ یمن سے فرمایا کہ میرے پاس زکوٰۃ میں جَو اور مکئی کی جگہ خمیص یا لبیس اور دوسرے کپڑے لاؤ، یہ تمہارے لیے آسانی اور مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے بہتر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے اپنی زرہیں اور ہتھیار راہِ خدا میں وقف کر رکھے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ دو خواہ اپنے زیورات سے۔ آپ نے زکوٰۃ سے سامان وغیرہ کا استثناء نہیں فرمایا۔ اور عورتیں اپنی بالیاں اور ہار ڈالنے لگیں اور سامانوں میں سے آپ نے سونے اور چاندی کی تخصیص نہیں فرمائی۔

١٣٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ۔

محمد بن عبد اللہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے انہیں لکھا جو اللہ اور اس کے رسول نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی ایک سالہ اونٹنی واجب آتی ہو اور وہ اُس کے پاس نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے گی اور زکوٰۃ لینے والا اُسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے۔ اگر اُس کے پاس ایک سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹ ہو تو وہ قبول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

١٣٥٨ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ نَاشِرٌ ثَوْبَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي وَأَشَارَ أَيُّوبُ إِلَى أُذُنِهِ وَإِلَى حَلْقِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، آپ نے خیال فرمایا کہ عورتوں تک آپ کی آواز سنائی نہیں دی تو آپ اُن کے پاس تشریف لے گئے۔ انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا تو عورتیں زیور ڈالنے لگیں۔ ایوب راوی نے اپنے کان اور حلق کی طرف اشارہ کیا۔

بَابٌ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَيُذْكَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

متفرق مال جمع نہ کیے جائیں اور اکٹھے مال متفرق نہ کیے جائیں: منقول ہے کہ سالم حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

١٣٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت ابوبکر نے وہ چیزیں انہیں لکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أن أبا بكر كتب له التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة.

باب ما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية وقال طاؤس وعطاء إذا علم الخليطان أموالهما فلا يجمع مالهما وقال سفيان لا يجب حتى يتم لهذا أربعون شاة ولهذا أربعون شاة.

۱۳۶۰ - حدثنا محمد بن عبد الله قال حدثني أبي قال حدثني ثمامة أن أنسا حدثه أن أبا بكر كتب له التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم وما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية.

باب زكاة الإبل ذكره أبو بكر وأبو ذر وأبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

۱۳۶۱ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثنا الأوزاعي قال حدثني ابن شهاب عن عطاء بن يزيد عن أبي سعيد الخدري أن أعرابيا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الهجرة فقال ويحك إن شأنها شديد فهل لك من إبل تؤدي صدقتها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فإن الله لن يترك من عملك شيئا.

باب من بلغت عنده صدقة بنت مخاض وليست عنده

۱۳۶۲ - حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري قال حدثني أبي قال حدثني ثمامة أن أنسا حدثه أن أبا بكر كتب له فريضة الصدقة التي أمر الله رسوله صلى الله عليه وسلم من بلغت عنده من الإبل صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فإنها تقبل منه الحقة ويجعل معها شاتين

زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق چیزوں کو جمع نہ کیا جائے اور جو چیزیں اکٹھی ہوں انہیں متفرق نہ کیا جائے۔

جب مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے گی۔ طاؤس اور عطاء نے فرمایا کہ جب دونوں اپنے اپنے مال کو جانتے ہوں تو ان کے مال کو جمع نہیں کیا جائے گا۔ سفیان نے فرمایا کہ زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک ایک کے پاس چالیس بکریاں اور دوسرے کے پاس چالیس بکریاں نہ ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے انہیں یہ لکھ دیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرض کیا تھا کہ جو مال دو حصے داروں کا ہو تو ادائیگی کے بعد اپنا حصہ برابر برابر سمجھا جائے۔

اونٹ کی زکوٰۃ: اسے حضرت ابوبکر، حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابن شہاب، عطاء بن یزید

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا تم پر افسوس! ہجرت تمہارے لیے مشکل ہے۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں جن کی تم زکوٰۃ دیتے ہو؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ فرمایا تو سمندر کے اس پار عمل کرتے رہو، اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے ذرا بھی کم نہیں ہونے دے گا۔

جس پر ایک سالہ اونٹنی لازم آتی ہو لیکن اس کے پاس نہ ہو۔

محمد بن عبداللہ انصاری، ان کے والد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے انہیں لکھا: فرض زکوٰۃ کا حکم جس کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی چار سالہ اونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس نہ ہو بلکہ تین سالہ ہو تو تین سالہ ہی قبول کر لی جائے گی نیز ساتھ ہی دو بکریاں دی جائیں گی جب کہ موجود ہوں ورنہ بیس درہم۔ اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اونٹنی

إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلاَّ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ۔

لازم آئے اور اس کے پاس بنت مخاض نہ ہو بلکہ چار سالہ ہو تو چار سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور مصدق اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس دو سالہ ہو تو اس سے دو سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور اس سے بیس درہم یا دو بکریاں لی جائیں گی اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس تین سالہ ہو تو اس سے تین سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور زکوٰۃ لینے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اونٹنی لازم آئے لیکن اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس ایک سالہ ہو تو اس سے ایک سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں دے گا۔

بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ۔

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى الأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلاَ يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ إِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلاَثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلاَثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ

بکریوں کی زکوٰۃ

محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ انصاری، ان کے والد ابو عبداللہ، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے ان کے لیے یہ تحریر لکھی جب کہ انہیں بحرین کی طرف بھیجا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

یہ وہ فرض زکوٰۃ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کی اور جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا۔ مسلمانوں میں سے جس سے اس کے مطابق مانگا جائے وہ دے اور جس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس یا اس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ پر ایک بکری ہے۔ جب پچیس ہو جائیں تو پینتیس تک ان میں ایک ایک سالہ اونٹنی ہے۔ جب چھتیس ہو جائیں تو ان میں پینتالیس تک دو سالہ اونٹنی ہے۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو ساٹھ تک ان میں تین سالہ اونٹنی ہے جو قابل جفتی ہو۔ جب اکسٹھ ہو جائیں تو پچھتر تک ان میں ایک چار سالہ اونٹنی ہے۔ جب چھہتر ہو جائیں تو نوے تک ان میں دو دو سالہ اونٹنیاں ہیں۔ جب اکیانوے ہو جائیں تو ایک سو بیس تک ان میں دو تین سالہ اونٹنیاں ہیں جو قابل جفتی ہوں۔ جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں ایک دو سالہ اور ہر پچاس میں ایک تین

فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا.

سالانہ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ ان کا مالک چاہے اور جب پانچ ہو جائیں تو ان پر ایک بکری ہے اور چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ جب چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں تو ان پر ایک بکری اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک دو بکریاں اور جب دو سو سے تین سو تک ہوں تو تین بکریاں جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو میں ایک بکری جب کسی کے پاس چالیس سے ایک بھی کم بکریاں ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ ان کا مالک چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ ہے۔ اگر کسی کے پاس ایک سو نوّے درہم ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ ان کا مالک چاہے۔

بَابُ ٩٢٤ لَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ.

زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب دار بکری نہیں لی جائے گی اور نہ بکرا مگر جب کہ مصدق چاہے۔

١٣٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ ﷺ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے لیے لکھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب دار بکری نہ نکالی جائے اور نہ بکرا مگر جس کو زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے۔

بَابُ ٩٢٥ أَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ.

زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا

١٣٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

ابوالیمان، شعیب، زہری ——— لیث، عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم اگر وہ بکری کا بچہ بھی روکیں گے جس کو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو روکنے کی وجہ سے میں ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ بات یہی تھی جو میں نے دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لیے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا اور میں نے جان لیا کہ حق یہی ہے۔

بَابُ ٩٢٦ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ

زکوٰۃ میں لوگوں کے مال سے عمدہ مال نہ لیا

فِي الصَّدَقَةِ .

١٣٦٦ - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ فَإِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ .

بَابٌ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ .

١٣٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ .

بَابُ زَكٰوةِ الْبَقَرِ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ وَيُقَالُ جُؤَارٌ تَجْأَرُونَ تَرْفَعُونَ أَصْوَاتَكُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ .

١٣٦٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ أَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ

جائے۔

امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم، اسماعیل بن امیہ، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابو معبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا، تم ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہلِ کتاب ہیں، پس سب سے پہلے انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دینا جب انہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت ہو جائے تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ رات دن میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ ایسا کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے مالوں سے لیا جائے گا اور ان کے غریبوں کو دیا جائے گا، جب وہ اسے مان لیں تو ان سے لینا اور لوگوں کے عمدہ مال چھانٹ لینے سے بچنا۔

پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ مازنی، ان کے والد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

گائے کی زکوٰۃ۔ ابو حمید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ضرور اسے پہچان لوں گا جو خدا کی بارگاہ میں گائے لے کر پیش ہوگا جو ڈکراتی ہوگی۔ جُؤار سے مراد ہے آواز بلند کرنا جیسے گائے ڈکراتی ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا، یہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا جس طرح بھی قسم کھائی، کوئی آدمی نہیں جس کے پاس اونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز وہ جانور اس طرح لائے جائیں گے کہ پہلے سے بڑے اور موٹے ہوں گے، وہ انہیں

تطؤه بأخفافها وتنطحه بقرونها كلما جازت عليه أخراها ردت عليه أولاها حتى يقضى بين الناس. رواه بكير عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ۱۲۲ الزكاة على الأقارب وقال النبي صلى الله عليه وسلم له أجران أجر القرابة والصدقة

۱۳۶۹ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة أنه سمع أنس بن مالك يقول كان أبو طلحة أكثر الأنصار بالمدينة مالا من نخل وكان أحب أمواله إليه بيرحاء وكانت مستقبلة المسجد وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخلها ويشرب من ماء فيها طيب قال أنس فلما أنزلت هذه الآية لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون قام أبو طلحة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إن الله تبارك وتعالى يقول لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون وإن أحب أموالي إلي بيرحاء وإنها صدقة لله أرجو برها وذخرها عند الله فضعها يا رسول الله حيث أراك الله قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بخ ذلك مال رابح ذلك مال رابح وقد سمعت ما قلت وإني أرى أن تجعلها في الأقربين فقال أبو طلحة أفعل يا رسول الله فقسمها أبو طلحة في أقاربه وبني عمه تابعه روح وقال يحيى بن يحيى وإسماعيل عن مالك رايح بالياء.

۱۳۷۰ - حدثنا ابن أبي مريم قال أخبرنا محمد بن جعفر قال أخبرني زيد عن عياض بن عبد الله عن أبي سعيد الخدري قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في أضحى أو فطر إلى المصلى ثم انصرف فوعظ الناس وأمرهم بالصدقة فقال أيها الناس تصدقوا فمر على النساء فقال يا معشر النساء تصدقن

اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے جب آخری جانور گزر جائے گا تو پہلا پھر لوٹایا جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو ــــ روایت کیا ہے بکیر نے ابوصالح سے حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

رشتے داروں کو زکوٰۃ دینا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے دو ثواب ہے قرابت کا اور زکوٰۃ کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں کھجوروں کے باغات کے لحاظ سے حضرت ابوطلحہ انصار میں سب سے مالدار تھے اور انہیں اپنے سارے باغات میں بیرحاء سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا صاف پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ جب آیت "تم بھلائی کو نہیں پا سکتے یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں اپنی پیاری چیز سے خرچ کرو جو تمہیں محبوب ہے" (۳ع۹۲) نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک اپنی پیاری چیزوں سے خرچ نہیں کرو گے اور مجھے اپنے تمام مال میں بیرحاء باغ سب سے پیارا ہے۔ لہٰذا وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے جس کے ثواب اور ذخیرہ کی اللہ کے پاس امید رکھتا ہوں۔ یا رسول اللہ! جیسے اللہ تعالیٰ آپ کو بتائے ویسے اسے خرچ کیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شاباش! یہ مال تو نفع والا ہے، یہ مال تو نفع والا ہے۔ تم نے جو کہا وہ میں نے سن لیا اور میرا خیال ہے کہ اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ حضرت ابوطلحہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا۔ پس حضرت ابوطلحہ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا ــــ متابعت کی اس کی روح نے اور یحییٰ بن یحییٰ اور اسماعیل نے امام مالک سے رابح کی بجائے رایح یا کے ساتھ روایت کی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدالاضحی یا عیدالفطر کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کو نصیحت کی اور انہیں صدقہ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ لوگو! صدقہ دو۔ پھر عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ اے عورتو! صدقہ دو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہیں زیادہ دیکھا ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ایسا کس لیے؟ فرمایا کہ تم لعن طعن زیادہ کرتی اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے عقل اور دین میں ناقص ہوتے

فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ فَقِيلَ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوا لَهَا فَأُذِنَ لَهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ لِي حُلِيٌّ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ

ناقص نہیں دیکھا تم ایک عقلمند آدمی کی مت بھی مدہوش کر دیتی ہو۔ جب فارغ ہوئے آپ کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹے تو حضرت ابن مسعود کی اہلیہ حضرت زینب حاضر ہوئی اجازت مانگی، عرض کی گئی یا رسول اللہ زینب آنا چاہتی ہیں فرمایا کون سی زینب؟ عرض کی گئی کہ ابن مسعود کی بیوی۔ فرمایا اچھا انہیں اجازت دے دو۔ انہیں اجازت ملی تو عرض گزار ہوئیں۔ یا نبی اللہ آقا آپ نے صدقہ کا حکم فرمایا ہے میرے پاس ایک زیور ہے جس کی خیرات کرنا چاہتی ہوں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جنہیں تم صدقہ دو گی ان سے وہ اور ان کا بیٹا زیادہ حق رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابن مسعود نے سچ کہا وہ تمہارا خاوند اور تمہارا بیٹا اوروں سے زیادہ حق رکھتے ہیں جنہیں تم صدقہ دو۔

بَابٌ ۸۲۷ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

۱۳۷۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ

مسلمان پر اس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

آدم، شعبہ، عبد اللہ بن دینار، سلیمان بن یسار، عراک بن مالک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

بَابٌ ۸۲۸ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ

۱۳۷۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ

مسلمان پر اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے

مسدد، یحییٰ بن سعید، خثیم بن عراک بن مالک اپنے والد ماجد سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔ سلیمان بن حرب، وہیب بن خالد، خثیم بن عراک بن مالک کے والد ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے یعنی فرض نہیں ہے۔

بَابٌ ۸۲۹ الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتَامَى

۱۳۷۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ

یتیموں کو زکوٰۃ دینا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ

بن يسار انه سمع ابا سعيد الخدري يحدث ان النبي صلى الله عليه وسلم جلس ذات يوم على المنبر وجلسنا حوله فقال اني مما اخاف عليكم من بعدي ما يفتح عليكم من زهرة الدنيا وزينتها فقال رجل يا رسول الله او ياتي الخير بالشر فسكت النبي صلى الله عليه وسلم فقيل له ما شانك تكلم النبي صلى الله عليه وسلم ولا يكلمك فراينا انه ينزل عليه قال فمسح عنه الرحضاء فقال اين السائل وكانه حمده فقال انه لا ياتي الخير بالشر وان مما ينبت الربيع يقتل او يلم الا اكلة الخضر اكلت حتى اذا امتدت خاصرتاها استقبلت عين الشمس فثلطت وبالت ورتعت وان هذا المال خضرة حلوة فنعم صاحب المسلم ما اعطى منه المسكين واليتيم وابن السبيل او كما قال النبي صلى الله عليه وسلم وانه من ياخذه بغير حقه كالذي ياكل ولا يشبع ويكون شهيدا عليه يوم القيمة۔

باب الزكوة على الزوج والايتام في الحجر قاله ابو سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم

۱۳۴۷ حدثنا عمر بن حفص بن غياث قال حدثنا ابي قال حدثنا الاعمش عن شقيق عن عمرو بن الحارث عن زينب امراة عبد الله قال فذكرته لابراهيم فحدثني ابراهيم عن ابي عبيدة عن عمرو بن الحارث عن زينب امراة عبد الله بمثله سواء قالت كنت في المسجد فرايت النبي صلى الله عليه وسلم فقال تصدقن ولو من حليكن وكانت زينب تنفق على عبد الله وايتام في حجرها فقالت لعبد الله سل رسول الله صلى الله عليه وسلم ايجزي عني ان انفق عليك وعلى ايتامي في حجري من الصدقة فقال سلي انت رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقت الى النبي

کے ارد گرد بیٹھ گئے تو فرمایا۔ اپنے بعد میں تمہارے متعلق اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی زیب و زینت کھول دی جائے گی۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا بھلائی کے بعد برائی آئے گی؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اس سے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہوا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کرتے ہیں جب کہ وہ آپ سے نہیں کرتے ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ پھر آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا۔ سائل کہاں ہے گویا آپ کو اچھا لگا۔ فرمایا کہ بھلائی کبھی برائی نہیں لاتی۔ مگر فصل ربیع ایسا سبزہ اگاتی ہے جو جانور کو مار دیتی یا بیمار کر دیتی ہے یہاں تک کہ جب وہ کوکھیں بھر جائیں تو وہ سورج کی طرف منہ کر کے گوبر اور پیشاب کرے اور چرے یہ مال سرسبز اور شیریں ہے۔ وہ مسلمان مالک اچھا ہے کہ جو اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیتا ہے جو یا جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور جو بغیر حق کے اسے لیتا ہے وہ ایسا ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور قیامت کے روز وہ اس پر گواہ ہوگا۔

شوہر اور زیر کفالت بچوں کو زکوٰۃ دینا۔ اسے حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد، اعمش، شقیق، عمرو بن حارث، حضرت زینب زوجہ عبد اللہ ——— ابراہیم، ابو عبیدہ، عمرو بن حارث

حضرت زینب زوجہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ صدقہ کرو خواہ اپنے زیور ہی سے اور حضرت زینب اپنے خاوند حضرت عبد اللہ بن مسعود پر خرچ کیا کرتی تھیں اور اپنے زیر کفالت یتیم بچوں پر۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھو کیا میرے لیے جائز ہے کہ آپ پر اور اپنے زیر کفالت بچوں پر خرچ کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تم خود ہی پوچھو۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف چلی گئی تو انصار کی ایک عورت کو دروازے پر پایا، ان کی حاجت بھی میرے جیسی تھی۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِّي فِي حَجْرِي وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

چنانچہ حضرت بلال آپ کے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیے کہ کیا ہمیں اپنے خاوندوں اور اپنے زیر کفالت یتیم بچوں پر خرچ کرنا کافی ہوگا یا نہیں؟ اور ہمارے متعلق نہ بتانا کہ وہ ہم ہیں۔ وہ اندر گئے اور آپ سے پوچھا تو فرمایا وہ کون ہیں؟ عرض کی زینب۔ فرمایا کون سی زینب؟ عرض گزار ہوئے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی بیوی۔ فرمایا ہاں، ان کے لیے دوہرا اجر ہے۔ ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا مجھے ثواب ملے گا اگر میں حضرت ابو سلمہ کی اولاد پر خرچ کروں جبکہ وہ میری بھی اولاد ہے۔ فرمایا کہ ان پر خرچ کرو کیونکہ ان پر خرچ کرنے کا تمہیں ثواب ملے گا۔

بَابُ ۱۰۳۱ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُعْتِقُ مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ وَيُعْطِي فِي الْحَجِّ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنِ اشْتَرَى أَبَاهُ مِنَ الزَّكَاةِ جَازَ وَيُعْطِي فِي الْمُجَاهِدِينَ وَالَّذِي لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ تَلَا إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ الْآيَةَ فِي أَيِّهَا أَعْطَيْتَ أَجْزَأَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدًا احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي لَاسٍ حَمَلَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ۔

ارشاد خداوندی ہے: اور گردن چھڑانے والوں اور قرضداروں پر اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ انہوں نے زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کیے اور حج کے لیے دیا۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اگر زکوٰۃ کے مال سے اپنے باپ کو خرید کر آزاد کر دیا تو جائز ہے اور مجاہدین کو دے اور جو حج نہ کر سکا ہو اسے دے پھر یہ آیت تلاوت کی: صدقات فقراء کے لیے ہیں۔ ان میں سے جس کو دے جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں بھی خدا کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں۔ ابولاس سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں زکوٰۃ کے اونٹ پر سوار کر کے حج کے لیے بھیجا۔

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُولِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا تو بتایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے نہیں دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیل کو تو یہی برا لگا کہ وہ تنگ دست تھا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اسے غنی کر دیا۔ رہی خالد کی بات تو تم خالد پر ظلم کرتے ہو جبکہ انہوں نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار بھی اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں۔ رہی عباس بن عبدالمطلب کی بات تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں، ان کی زکوٰۃ ہے اور اتنا ہی مال اور۔ متابعت کی اس کی ابو الزناد

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھی علیہ صدقۃ ومثلھا معھا تابعہ ابن ابی الزناد عن ابیہ وقال ابن اسحٰق عن ابی الزناد ھی علیہ ومثلھا معھا وقال ابن جریج حُدِّثتُ عن الاعرج مثلہ۔

خالد ولید سے اور ابو اسحٰق نے ابو الزناد سے روایت کی ھی علیہ ومثلھا معھا۔ ابن جریج نے کہا اعرج کے لیے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۳۲۵ الاستعفاف عن المسألۃ۔

سوال کرنے سے بچنا

۱۳۷۷۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی سعید الخدری ان ناسا من الانصار سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاھم ثم سألوہ فاعطاھم حتی نفد ما عندہ فقال ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء خیرا واوسع من الصبر۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مال عطا فرمایا پھر سوال کیا تو آپ نے پھر عطا فرما دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس مال ختم ہو گیا آپ نے فرمایا اگر میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے بچا کر جمع نہیں کرتا اور جو سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا اور جو مستغنی ہے اللہ تعالیٰ اس کو مستغنی کر دے گا جو صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اُسے صبر کی توفیق دے گا اور تم میں سے جس کو مال دیا جاتا ہے وہ صبر سے بہتر اور وسعت والا نہیں ہے۔

۱۳۷۸۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لان یاخذ احدکم حبلہ فیحتطب علی ظھرہ خیر لہ من ان یاتی رجلا فیسألہ اعطاہ او منعہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ کسی سوالی کا سوال کرے پھر وہ کوئی اُسے دے یا منع کر دے۔

۱۳۷۹۔ حدثنا موسٰی قال حدثنا وھیب قال حدثنا ھشام عن ابیہ عن الزبیر بن العوام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یاخذ احدکم حبلہ فیاتی بحزمۃ الحطب علی ظھرہ فیبیعھا فیکف اللہ بھا وجھہ خیر لہ من ان یسأل الناس اعطوہ او منعوہ۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی رسی لے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھا کر لائے اور اُسے فروخت کرے جس کے باعث اللہ تعالیٰ اس کی آبرو کو محفوظ رکھے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے تو کوئی اُسے دے اور کوئی نہ دے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باعزت طریقے پر محنت مزدوری کر کے روزی کمانا گزر اوقات کرنا بھیک مانگنے سے بہتر ہے کیونکہ کما کر کھانے میں عزت ہے اور بھیک مانگنا سراسر ذلت ہے۔ ہر اسلامی ملک کے سربراہ کا یہ فرض ہے کہ مسلمانوں کو اس ذلیل عادت سے نجات دلائیں۔ مجبور لوگوں کی کفالت کریں اور مجبوری کے بغیر بھیک مانگنے والوں کو کما کر کھانے پر مجبور کیا جائے۔ اسی میں مسلمانوں کی عزت ہے اور ملی غیرت کا تقاضا اور ملک کا سر اونچا رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

۱۳۸۰۔ حدثنا عبدان قال اخبرنا عبد اللہ قال

عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت حکیم

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ
فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا
الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ
بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ
لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ الْيَدُ
الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا
بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو
حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّ
عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ
عُمَرُ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ
أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ
يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ ﷺ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ۔

**بَاب ٣٢٥ مَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ
مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ وَفِي أَمْوَالِهِمْ
حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ۔**

١٣٨١۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ
يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ
خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ
مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

بَاب ٣٢٦ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا۔

١٣٨٢۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ

حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو پھر
عطا فرمایا۔ پھر فرمایا۔ اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیریں ہے جو اسے
نفس کی بے تعلقی سے لیتا ہے تو اس میں اسے برکت دی جاتی ہے اور
جو اسے دلی لالچ سے لیتا ہے تو اس میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس
شخص کی طرح ہے جو کھائے اور سیر نہ ہو، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ
سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ!
قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں آپ
کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا کو چھوڑ دوں۔ پس
جب حضرت ابوبکر نے حضرت حکیم کو مال دینے کے لیے بلایا تو انہوں
نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ اے گروہ مسلمین!
میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس مال فئی سے حضرت حکیم کو ان کا
حق دیا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت حکیم نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی سے بھی مال لینا قبول نہیں کیا یہاں
تک کہ وفات پا گئے۔

**جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور لالچ کے بغیر دلا دے۔ اور ان
کے مالوں میں سائل اور مال سے محروم لوگوں کا حق ہے۔**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا میں عرض گزار ہوا کہ جو مجھ سے زیادہ تنگ دست
ہو اسے عطا فرما دیجیے۔ فرمایا کہ یہ مال لے لو یا کرو جو تمہیں اس طرح
سوال کے بغیر ملے اور لالچ کی وجہ سے نہ لیا کرو۔

جو مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی برابر لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے
یہاں تک کہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یزال الرجل یسأل الناس حتی یأتی یوم القیامۃ لیس فی وجہہ مزعۃ لحم وقال ان الشمس تدنو یوم القیامۃ حتی یبلغ العرق نصف الاذن فبینا ہم کذلک استغاثوا بآدم ثم بموسی ثم بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وزاد عبد اللہ قال حدثنی اللیث قال حدثنی ابن ابی جعفر فیشفع لیقضی بین الخلق فیمشی حتی یأخذ بحلقۃ الباب فیومئذ یبعثہ اللہ مقاما محمودا یحمدہ اہل الجمع کلہم وقال معلی حدثنا وہیب عن النعمان بن راشد عن عبد اللہ بن مسلم اخی الزہری عن حمزۃ بن عبد اللہ انہ سمع ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسألۃ۔

کہ ایک بوٹی بھی نہیں ہوگی۔ فرمایا کہ قیامت کے روز سورج لوگوں کے قریب آجائے گا یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ وہ اسی حالت میں حضرت آدم سے مدد چاہیں گے، پھر حضرت موسیٰ سے، پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے — عبداللہ، لیث، ابن ابو جعفر سے روایت ہے کہ آپ شفاعت کریں گے کہ مخلوق کے درمیان فیصلہ ہو، یہاں تک کہ آپ شفاعت کا حلقہ تھام لیں گے۔ پس اس روز اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا کہ تمام اہل موقف آپ کی تعریف کریں گے۔ معلی، وہیب، نعمان بن راشد، زہری کے بھائی عبداللہ بن مسلم، حمزہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کے متعلق روایت کی۔

باب ۸۳۵ قول اللہ تعالی لا یسألون الناس الحافا وکم الغنی وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یجد غنی یغنیہ لقول اللہ تعالی للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف الی قولہ فان اللہ بہ علیم۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے اور غنی کتنا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اتنا مال نہ ملے جو مستغنی کر دے۔ ان فقراء کے لیے جو اللہ کی راہ میں روک دیے گئے ہیں سوال سے بچنے کے باعث بے خبر انہیں مالدار سمجھتا ہے ۔۔۔ تا علیم (۲:۲۷۳)۔

۱۳۸۳ حدثنا حجاج بن منہال حدثنا شعبۃ قال اخبرنی محمد بن زیاد قال سمعت ابا ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین الذی تردہ الاکلۃ والاکلتان ولکن المسکین الذی لیس لہ غنی ویستحیی ولا یسأل الناس الحافا۔

حجاج بن منہال، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقموں کے لیے پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو مال دار نہیں لیکن شرماتا ہے اور لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتا۔

۱۳۸۴ حدثنا یعقوب بن ابراہیم قال حدثنا اسمعیل بن علیۃ قال حدثنا خالد الحذاء عن ابن اشوع عن الشعبی قال حدثنی کاتب المغیرۃ بن شعبۃ قال کتب معاویۃ الی المغیرۃ بن شعبۃ ان اکتب الی بشیء سمعتہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکتب الیہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ کرہ لکم ثلاثا قیل وقال واضاعۃ المال وکثرۃ السؤال

یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل بن علیہ، خالد الحذاء، ابن اشوع، شعبی، کاتب مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لکھا کہ میرے لیے ایسی چیز لکھیے جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انہوں نے ان کے پاس لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتوں کو ناپسند فرماتا ہے، بیکار گفتگو، مال ضائع کرنا اور ضرورت کے بغیر سوال کرنا۔

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ بِهَذَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقْبِلْ أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَكُبْكِبُوا قُلِبُوا مُكِبًّا أَكَبَّ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِعْلُهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَى أَحَدٍ فَإِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتَ كَبَّهُ اللَّهُ لِوَجْهِهِ وَكَبَبْتُهُ أَنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ هُوَ أَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ قَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ۔

عامر بن سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور میں بھی ان کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا۔ اسے مال نہ دیا جب کہ وہ ان سب میں سے اچھا تھا۔ میں اٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آہستہ سے عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم میں تو اسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ میں تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر میری معلومات مجھ پر غالب آ گئیں اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم میں تو اسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ میں تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر میری معلومات مجھ پر غالب آ گئیں تو میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم میں تو اسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں تین مرتبہ۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک شخص کو مال دیتا ہوں جب کہ دوسرا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے اس خوف سے کہ کہیں وہ اوندھے منہ جہنم میں نہ گر جائے — اور ان کے والد ماجد صالح، اسماعیل بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کو یہی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا اور انہوں نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مارا اور میری گردن اور کندھے کے درمیان جمع کر کے فرمایا سعد! آگے آؤ۔ میں ایک آدمی کو مال دیتا ہوں۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا فَكُبْكِبُوا الٹ دیے گئے، مُكِبًّا أَكَبَّ الرَّجُلُ سے ہے جب کہ اس کا فعل کسی پر واقع نہ ہو اور جب اس کا فعل کسی پر واقع ہو تو کہا جاتا ہے كَبَّهُ اللَّهُ لِوَجْهِهِ وَكَبَبْتُهُ أَنَا — امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ صالح بن کیسان زہری سے بڑے تھے اور انہوں نے حضرت ابن عمر کو پایا تھا۔

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسکین وہ نہیں ہے کہ ایک دو لقمے اور ایک دو کھجوریں لینے کو لوگوں کے پاس پھیرے لگاتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہیں کہ اسے بے نیاز کر دے اور نہ کسی کو اس کا علم ہو کہ اسے خیرات دے اور نہ وہ کھڑا ہوتا ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی رسی لے کر

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ
أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَغْدُوَ أَحْسِبُهُ قَالَ إِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبَ
فَيَبِيعَ فَيَأْكُلَ وَيَتَصَدَّقَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ.

بَابُ خَرْصِ التَّمْرِ

۱۳۸۸ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ
عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ
السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ
تَبُوكَ فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا
وَخَرَصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ
لَهَا أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ أَمَا
إِنَّهَا سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ
وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا وَهَبَّتْ رِيحٌ
شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّءٍ وَأَهْدَى مَلِكُ
أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَ
كَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرَى
قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ جَاءَتْ حَدِيقَتُكِ قَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ
خَرْصَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ
يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهَا
أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هَذِهِ طَابَةُ فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا قَالَ
هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ
قَالُوا بَلَى قَالَ دُورُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ
ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ
وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ كُلُّ
بُسْتَانٍ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَهُوَ حَدِيقَةٌ وَمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ
حَائِطٌ لَا يُقَالُ حَدِيقَةٌ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي
عَمْرٌو ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ
وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ

کسی کے وقت میرے خیال میں فرمایا پہاڑ کی طرف جا کر لکڑیاں اکٹھی
کرے پھر انہیں بیچ کر کھائے اور صدقہ دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے
سوال کرے۔

کھجوروں کا اندازہ کرنا

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ تبوک کیا جب وادی القری
میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں تھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اپنے اصحاب سے کہا کہ اندازہ کرو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے دس وسق کا اندازہ کیا۔ اس عورت سے فرمایا کہ جتنی کھجوریں برآمد ہوں ان کا حساب رکھنا
جب ہم تبوک پہنچے تو فرمایا آج رات سخت آندھی آئے گی لہٰذا کوئی کھڑا نہ ہو اور
جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کا گھٹنا باندھ دے۔ ہم نے وہ باندھ دئے اور
سخت آندھی آئی ایک آدمی کھڑا ہوا تو اسے پہاڑ کے دامن میں پھینک دیا۔ ایلہ
کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سفید خچر اور چادر
بطور تحفہ بھیجی آپ نے ان کا ملک انہی کے لئے لکھ دیا جب وادی القری
میں آئے تو اس عورت سے کہا تمہارا باغ کتنا پھل لایا، عورت نے
کہا دس وسق کھجوریں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندازہ کیا تھا
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلد مدینہ منورہ پہنچنا چاہتا ہوں،
جو تم میں سے جلد پہنچنا چاہے تو میرے ساتھ چلے، ابن بکار نے ایک لفظ کہا
جس کا مطلب ہے کہ مدینہ نظر آیا فرمایا کہ یہ طیبہ ہے۔ جب احد نظر آیا تو فرمایا
یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، کیا میں تمہیں
بتا دوں کہ انصار کے گھرانوں میں کونسا بہتر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے،
کیوں نہیں، فرمایا بنی نجار کا گھرانا، پھر بنی عبد الاشہل کا گھرانا، پھر بنی ساعدہ کا
گھرانا یا بنی حارث بن الخزرج کا گھرانا اور انصار کا ہر گھرانا بہتر ہے۔
امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ ہر وہ باغ جس کے گرد دیوار ہو وہ حدیقہ کہلاتا
ہے اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اسے حدیقہ نہیں کہا جاتا ___ سلیمان بن بلال
نے عمرو سے روایت کی۔ پھر بنی حارث بن خزرج کا گھرانا پھر بنی ساعدہ
___ سلیمان، سعد بن سعید، عمارہ بن غزیہ، عباس نے اپنے والد
ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے

عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ.

بَابُ ۹۳۴ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِي وَلَمْ يَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْعَسَلِ شَيْئًا

۱۳۸۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا تَفْسِيرُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْأَوَّلِ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ وَفِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَبَيَّنَ فِي هَذَا وَوَقَّتَ وَالزِّيَادَةُ مَقْبُولَةٌ وَالْمُفَسَّرُ يَقْضِي عَلَى الْمُبْهَمِ إِذَا رَوَاهُ أَهْلُ الثَّبَتِ كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ قَدْ صَلَّى فَأُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ.

بَابُ ۹۳۵ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

۱۳۹۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْإِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ.

بَابُ ۹۳۶ أَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ.

۱۳۹۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيءُ هَذَا بِتَمْرِهِ وَهَذَا مِنْ تَمْرِهِ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ

رکھتے ہیں۔

بارانی اور نہری فصل میں عشر ہے۔ عمر بن عبد العزیز کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس فصل کو آسمان یا چشمے سیراب کریں یا خود بخود سیراب ہو اس میں عشر ہے اور جس کو کنوئیں سے پانی دیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ پہلی حدیث کی تفسیر ہے کیونکہ پہلی حدیث میں نہیں ہے کہ جس کو آسمان سیراب کرے تو دسواں حصہ ہے اس میں تفصیل و وضاحت کی گئی ہے اور اس میں زیادتی مقبول ہے اور حدیث مفسر حدیث مبہم کا فیصلہ کرتی ہے جب کہ اسے ثقات روایت کریں جیسے حضرت فضل بن عباس نے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی اور حضرت بلال نے فرمایا کہ پڑھی تو حضرت بلال کے قول کو لے لیا اور حضرت فضل کا قول چھوڑ دیا گیا۔

پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں

مسدد، یحییٰ، امام مالک، محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ، ان کے والد ماجد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ وسق سے کم جو آدمی پیدا کرے اس میں زکوٰۃ نہیں اور اونٹ پانچ سے کم ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں اور چاندی پانچ اوقیہ سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

کھجوروں کے توڑتے وقت ان کی زکوٰۃ لینا اور کیا زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے بچہ لے سکتا ہے؟

محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کھجوریں اتارنے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی جاتیں۔ کوئی اپنی کھجوریں لاتا کوئی اپنی، یہاں تک کہ آپ کے پاس ڈھیر لگ جاتا۔ حضرت حسن اور حضرت حسین ان کھجوروں سے کھیلا کرتے۔ ان میں سے ایک نے کھجور اٹھا کر

وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهُ فِي فِيهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ۔

منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھ لیا اور اُن کے منہ سے نکلوا دی اور فرمایا، کیا تم جانتے نہیں ہو کہ آلِ محمد زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتے۔

بَابُ مَنْ بَاعَ ثِمَارَهُ أَوْ نَخْلَهُ أَوْ أَرْضَهُ أَوْ زَرْعَهُ وَقَدْ وَجَبَ فِيهِ الْعُشْرُ أَوِ الصَّدَقَةُ فَأَدَّى الزَّكٰوةَ مِنْ غَيْرِهِ أَوْ بَاعَ ثِمَارَهُ وَلَمْ تَجِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلٰى أَحَدٍ وَلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ مِمَّنْ لَمْ تَجِبْ۔

جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا فصل بیچی اور اُس پر عشر یا زکوٰۃ واجب تھی تو کیا دوسرے مال سے زکوٰۃ ادا کرے یا اُس نے پھل بیچے اور اُن پر زکوٰۃ نہیں تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ پھل نہ بیچو جب تک اُن کا کارآمد ہونا ظاہر نہ ہو جائے جب کارآمد ہونا ظاہر ہو جائے، جب کارآمدی ظاہر ہو جائے تو فروخت کرنے پر کسی کو منع نہیں فرمایا اور یہ تخصیص نہیں ہے کہ اُس پر زکوٰۃ واجب ہو یا واجب نہ ہو۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب اُن سے نفع بخش ہونے کے متعلق پوچھا جاتا تو فرماتے کہ جب خطرہ ٹل جائے۔

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا۔

عبد اللہ بن یوسف، لیث، خالد بن یزید، عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر ہو جائے۔

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَارَّ۔

قتیبہ، امام مالک، حُمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ پکنے کا رنگ ظاہر نہ ہو جائے۔

بَابٌ هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَةَ غَيْرِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرَاءِ وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ۔

کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے؟ دوسرے کا صدقہ خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے والے کو اُس کے خریدنے سے منع کیا اور دوسروں سے منع نہیں فرمایا۔

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں خیرات کیا، پھر اُسے بکتا ہوا پایا تو اُسے خریدنے کا ارادہ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَبِذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَتْرُكُ أَنْ يَبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔

باب مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

باب الصَّدَقَةِ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيِّتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ

کیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ۔ اسی لیے حضرت ابن عمر جب کوئی صدقہ کی ہوئی چیز خرید بیٹھتے تو اُسے بطور صدقہ دے دیتے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا میں نے ایک شخص کو جہاد کے لیے گھوڑا دیا تھا جس نے اُسے ناکارہ کر دیا میں نے اُسے خریدنے کا ارادہ کیا اور میرا خیال تھا کہ اُسے سستے داموں بیچ دے گا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے نہ خریدو اور اپنا صدقہ واپس نہ لو خواہ وہ تمہیں ایک درہم میں دے کیونکہ اپنے صدقہ کو لوٹانے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو چاٹنے والا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے صدقہ کا حکم

محمد بن زیاد نے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حسن بن علی نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں رکھ لی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چھی چھی تاکہ اُسے نکال دیں پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

ازواجِ مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں کو صدقہ دینا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی جو حضرت میمونہ کی آزاد کردہ لونڈی کو زکوٰۃ میں دی گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کی کھال سے نفع کیوں نہ اٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مردار ہے۔ فرمایا کہ اس کو کھانا ہی حرام کیا گیا ہے۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور اُن کے مالکوں نے شرط رکھی

أَنْ يَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ، وَأَرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا، فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. قَالَتْ: وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَقُلْتُ: هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَىٰ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

کیونکہ ولاء اُسی کے لیے ہوگی جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور گوشت پیش کیا گیا تو میں عرض گزار ہوئی: یہ بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

بَابٌ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ۔

جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے۔

١٤٠٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ عَائِشَةَ فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: لَا، إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ لَهَا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

علی بن عبد اللہ، یزید بن زریع، خالد، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں مگر وہی گوشت جو نسیبہ نے ہمارے لیے بھیجا، اُس بکری سے جو آپ نے بطور صدقہ دی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گئی ہے۔

١٤٠١۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَىٰ بَرِيرَةَ فَقَالَ: هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ. وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا جو بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ وہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے ——— ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

بَابٌ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا۔

امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں بھی ہوں۔

١٤٠٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ الْكِتَابِ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَىٰ أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا جب کہ انہیں یمن کی طرف بھیجا: عنقریب تمہارے سامنے اہلِ کتاب کی قوم آئے گی۔ جب تم اُن کے پاس پہنچو تو انہیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد (مصطفیٰ) اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے اُن پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو اُن کے امیروں سے لے کر اُن کے غریبوں

فَأَخْبِرْهُمْ ... فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ۔

کر لیا جائے گا مگر اس بات کا خیال رہے کہ لوگوں کے اموال میں سے عمدہ مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں ہوتا۔

ف: کسی کمزور پر ظلم کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر مسلط کرنے کا مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات سے بہت ناراض ہوتا ہے کہ اس کے غریب، کمزور اور بے سہارا بندوں کو تنگ کیا جائے اور اس شخص سے بہت خوش ہوتا ہے جو غریبوں، کمزوروں اور بے سہارا بندوں کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کمزور اور مظلوم بندوں کی پکار کو بہت جلد سنتا ہے اور ان نیک دل لوگوں کا مددگار بن جاتا ہے جو اس کے غریب اور نادار بندوں کی مدد کرنا اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ

بَابُ ۹۹۰ صَلاَةِ الإِمَامِ وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الآيَةَ۔

امام کا صدقہ دینے والوں کو دعا دینا اور ارشادِ خداوندی ہے کہ ان کے مالوں سے صدقے لو، انہیں پاک صاف بناؤ اور ان کے لیے دعا کرو ...... (۹ : ۱۰۳)

۱۴۰۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلاَنٍ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی قوم زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے: اے اللہ! آلِ فلاں پر رحم فرما۔ میرے والد ماجد بھی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو کہا: اے اللہ! آلِ ابی اوفیٰ پر رحم فرما۔

بَابُ ۹۹۱ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ فَإِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِي يُصَابُ فِي الْمَاءِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

جو مال سمندر سے نکالا جائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ عنبر رکاز نہیں بلکہ اسے سمندر پھینکتا ہے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ عنبر اور موتیوں میں خمس ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکاز میں خمس مقرر فرمایا ہے اور یہ چیزیں پانی میں پائی جاتی ہیں۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے کسی فرد نے بنی اسرائیل کے دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار قرض لیے۔ وہ سمندر کی طرف گیا لیکن کشتی نہ ملی۔ اس نے ایک لکڑی لی، اس میں جگہ بنائی اور ہزار دینار اس میں داخل کر کے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی۔ پس وہ شخص باہر نکلا جس نے قرض دیا تھا اور اس لکڑی کو ایندھن کے لیے گھر والوں کے پاس لے گیا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اسے چیرا تو مال مل گیا۔

فَلَمَّا نَشَرْنَاهَا وَجَدْنَا الْمَالَ۔

باب فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَقَالَ مَالِكٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ الرِّكَازُ دِفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ الْخُمُسُ وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِرِكَازٍ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً وَقَالَ الْحَسَنُ مَا كَانَ مِنْ رِكَازٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمُسُ وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضِ السِّلْمِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ وَإِنْ وَجَدْتَ اللُّقَطَةَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا وَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْمَعْدِنُ رِكَازٌ مِثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا أُخْرِجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ فَقَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُهِبَ لَهُ الشَّيْءُ أَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ ثَمَرُهُ أَرْكَزْتَ ثُمَّ نَاقَضَ وَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتُمَهُ وَلَا يُؤَدِّيَ الْخُمُسَ۔

١٤٠٤ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ۔

١٤٠٥ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ۔

باب اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَأَلْبَانِهَا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ۔

١٤٠٦ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

رکاز میں سے خمس دینا۔ امام مالک اور ابن ادریس نے فرمایا کہ رکاز جاہلیت کا خزانہ تھا قلیل ہو یا کثیر اس میں خمس ہے۔ معدنیات رکاز نہیں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان میں دب کر مر جانے والے کا تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے۔ اور عمر بن عبد العزیز نے معدنیات سے ہر دو سو پر پانچ لیے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ جو رکاز دار الحرب میں ہو اس میں خمس ہے اور جو دار الاسلام میں ہو اس پر زکوٰۃ ہے۔ اگر دشمن کے علاقے میں کوئی گری پڑی چیز ملے تو اسے پہچانا جائے۔ اگر دشمن کی ہے تو اس میں خمس ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ معدنیات رکاز ہیں جاہلیت کے دفینے کی طرح کیونکہ أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ تب کہا جاتا ہے جب اس سے کوئی چیز نکالی جائے۔ جس سے کہ کوئی چیز ہبہ کی جائے یا نفع زیادہ ہو یا پھل زیادہ ہو جائے تو أَرْكَزْتَ کہتے ہیں۔ پھر خود اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے چھپانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور خمس نہ دے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جانور کے مارنے سے مر جائے، کنویں میں گر کر مر جائے اور کان میں دب کر مر جائے کا کوئی تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے۔

ارشاد خداوندی ہے: اور ان پر کام کرنے والے۔ اور صدقوں کا امام کے ساتھ حساب لینا۔

یوسف بن موسیٰ، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ اسد کے ایک آدمی کو بنی سلیم کے صدقات پر عامل بنایا جس کو ابن لتبیہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا۔

زکوٰۃ کے اونٹوں اور ان کے دودھ کو مسافروں کے استعمال میں لانا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرینہ کے لوگوں کو

قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعَضُّونَ الْحِجَارَةَ تَابَعَهُ أَبُو قِلَابَةَ وَحُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ۔

مدینہ منورہ کی آب و ہوا راس نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اجازت دی کہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں چلے جائیں اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ انھوں نے اچھا ہونے کے بعد چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے جو انھیں پکڑ کر لائے، پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور انھیں پتھریلی زمین میں ڈال دیا جہاں وہ پتھر چباتے تھے۔ متابعت کی اس کی ابو قلابہ اور حمید نے حضرت انس سے۔

بَابُ ٩٥١ وَسْمِ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ۔

حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغنا۔

۱۴۰۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ۔

ابراہیم بن منذر، ولید، ابوعمرو اوزاعی، اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں صبح کے وقت عبداللہ بن ابوطلحہ کو تحنیک کروانے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں داغنے کا آلہ تھا جس سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ٩٥٢ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَرَأَى أَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيرِينَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيضَةً۔

صدقۂ فطر کا فرض ہونا۔ ابو العالیہ، عطاء اور ابن سیرین نے صدقۂ فطر کو فرض شمار کیا ہے۔

۱۴۰۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ۔

یحییٰ بن محمد بن سکن، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمر بن نافع اپنے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ فرض فرمائی ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو ہر غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان کی طرف سے اور حکم فرمایا کہ لوگوں کے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے ہی ادا کر دیا جائے۔

بَابُ ٩٥٣ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

صدقۂ فطر غلام وغیرہ ہر مسلمان پر ہے۔

۱۴۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

مالك عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض صدقة الفطر صاعا من تمر أو صاعا من شعير على كل حر أو عبد ذكر أو أنثى من المسلمين.

باب ۹۵۴ صدقة الفطر صاع من شعير

۱۴۱۰- حدثنا قبيصة بن عقبة قال حدثنا سفيان عن زيد بن أسلم عن عياض بن عبد الله عن أبي سعيد الخدري قال كنا نطعم الصدقة صاعا من شعير.

باب ۹۵۵ صدقة الفطر صاع من طعام

۱۴۱۱- حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن زيد بن أسلم عن عياض بن عبد الله بن سعد بن أبي سرح العامري أنه سمع أبا سعيد الخدري يقول كنا نخرج زكاة الفطر صاعا من طعام أو صاعا من شعير أو صاعا من تمر أو صاعا من أقط أو صاعا من زبيب.

باب ۹۵۶ صدقة الفطر صاعا من تمر

۱۴۱۲- حدثنا أحمد بن يونس قال حدثنا الليث عن نافع أن عبد الله بن عمر قال أمر النبي صلى الله عليه وسلم بزكاة الفطر صاعا من تمر أو صاعا من شعير قال عبد الله فجعل الناس عدله مدين من حنطة.

باب ۹۵۷ صاع من زبيب

۱۴۱۳- حدثنا عبد الله بن منير سمع يزيد بن أبي حكيم العدني قال حدثنا سفيان عن زيد بن أسلم قال حدثني عياض بن عبد الله بن سعد بن أبي سرح عن أبي سعيد الخدري قال كنا نعطيها في زمان النبي صلى الله عليه وسلم صاعا من طعام أو صاعا من تمر أو صاعا من شعير أو صاعا من زبيب فلما جاء معاوية وجاءت

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر آزاد اور غلام مرد اور عورت مسلمان پر فرض فرمائی ہے۔

صدقۂ فطر ایک صاع جو ہیں

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم صدقۂ فطر میں ایک صاع جو کا دیا کرتے تھے۔

صدقۂ فطر میں ایک صاع کھانا ہے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم زکوٰۃ فطر کا ایک صاع کھانا نکالا کرتے یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش میں سے۔

صدقۂ فطر کی ایک صاع کھجوریں ہیں۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کے لیے حکم دیا کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو دیے جائیں۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کی جگہ دو مد گندم تجویز کر لیا۔

ایک صاع کشمش

عبداللہ بن منیر، یزید بن ابی حکیم، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع کھانا یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کشمش دیا کرتے تھے۔ جب حضرت معاویہ کا دور آیا اور گندم کی درآمد شروع ہوئی تو انھوں نے فرمایا، میرے خیال میں اس کا ایک مد دوسری اجناس کے دو مد

السَّمْرَاءِ قَالَ أُرَى مُدًّا مِنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ۔

مُدّوں کے برابر ہے۔

بَابُ [illegible] الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيْدِ۔

صدقہ فطر نمازِ عید سے پہلے دینا

١٤١٤ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

آدم، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کو لوگوں کے نمازِ عید کے لیے نکلنے سے پہلے دینے کا حکم فرمایا۔

١٤١٥ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَكَانَ طَعَامُنَا الشَّعِيْرَ وَالزَّبِيْبَ وَالْأَقِطَ وَالتَّمْرَ۔

معاذ بن فضالہ، ابو عمر، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں عید الفطر کے روز ایک صاع کھانا نکالا کرتے تھے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ ہمارا کھانا جو، کشمش، پنیر اور کھجوریں ہوا کرتی تھیں۔

بَابُ [illegible] صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْمَمْلُوْكِيْنَ لِلتِّجَارَةِ يُزَكّٰى فِي التِّجَارَةِ وَيُزَكّٰى فِي الْفِطْرِ۔

صدقہ فطر آزاد اور غلام سب پر ہے۔ زہری کا قول ہے جو غلام تجارت کے لیے ہوں اُن کی زکوٰۃ دی جائے اور اُن کی طرف سے صدقہ فطر دیا جائے۔

١٤١٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ أَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطٰى شَعِيْرًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيْ عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ حَتّٰى إِنْ كَانَ يُعْطِيْ عَنْ بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيْهَا الَّذِيْنَ يَقْبَلُوْنَهَا وَكَانُوْا يُعْطُوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بَنِيَّ يَعْنِيْ بَنِيْ نَافِعٍ قَالَ كَانُوْا يُعْطُوْنَ لِيُجْمَعَ لَا لِلْفُقَرَاءِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر یا کہ رمضان فرض کیا۔ مرد و عورت، آزاد و غلام پر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو۔ لوگوں نے گیہوں کے نصف صاع کو اس کے برابر قرار دیا۔ حضرت ابن عمر کھجوریں دیا کرتے۔ ایک دفعہ اہلِ مدینہ کھجوروں کی تنگی میں مبتلا ہو گئے تو جو دیے اور حضرت ابن عمر ہر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے دیا کرتے یہاں تک کہ میرے (نافع کے) بیٹے کی طرف سے بھی۔ اور حضرت ابن عمر اُن لوگوں کو دیتے جو قبول کر لیا کرتے اور عید الفطر سے ایک دو دن پہلے دے دیا کرتے تھے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ بنی سے مراد نافع کا بیٹا ہے۔ فرمایا کہ لوگ جمع کرنے کے لیے دیتے نہ کہ فقراء کو۔

بَابُ [illegible] صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ قَالَ أَبُوْ عَمْرٍو وَرَأٰى عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَعَائِشَةُ وَطَاؤُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيْرِيْنَ أَنْ يُزَكّٰى مَالُ الْيَتِيْمِ

صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے پر ہے۔ ابو عمرو نے فرمایا کہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت جابر، حضرت عائشہ، طاؤس، عطاء اور ابن سیرین کے نزدیک یتیم کے مال سے زکوٰۃ ادا کی جائے۔ زہری کا قول ہے

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ يُزَكَّى مَالُ الْمَجْنُونِ۔

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

بَابُ وُجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ۔

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ فِجَاجًا الطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ۔

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حَتَّى تَسْتَوِيَ بِهِ قَائِمَةً۔

زہری کا قول ہے کہ دیوانے کے مال سے زکوٰۃ دی جائے۔

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر فرض فرمایا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجوریں ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

حج کا بیان

حج کا وجوب اور اس کی فضیلت۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اللہ کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو راستے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو ناشکری کرے تو اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے (۳، ۹۶)

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے فضل بیٹھے ہوئے تھے تو قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی۔ فضل اسے دیکھنے لگے اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے میرے والد محترم بہت بوڑھے ہو گئے اور سواری پر بیٹھ نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں۔ اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: تمہارے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں تاکہ اپنے فائدے کے لیے حاضر ہوں (۲۲، ۲۷) فجاجاً کشادہ راستے۔

احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوئے اور آپ احرام اس وقت باندھتے جب وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی۔

۱۴۲۰ حدثنا إبراهيم بن موسى قال أخبرنا الوليد قال حدثنا الأوزاعي سمع عطاء يحدث عن جابر بن عبد الله الأنصاري أن إهلال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذي الحليفة حين استوت به راحلته رواه أنس وابن عباس يعني حديث إبراهيم بن موسى.

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، اوزاعی، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ذی الحلیفہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احرام باندھنا اس وقت ہوتا جب آپ کی سواری سیدھی ہو جاتی ——— روایت کیا اس کو حضرت انس اور حضرت ابن عباس نے یعنی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو۔

باب الحج على الرحل وقال أبان حدثنا مالك بن دينار عن القاسم بن محمد عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم بعث معها أخاها عبد الرحمن فأعمرها من التنعيم وحملها على قتب وقال عمر شدوا الرحال في الحج فإنه أحد الجهادين وقال محمد بن أبي بكر حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا عزرة بن ثابت عن ثمامة بن عبد الله بن أنس قال حج أنس على رحل ولم يكن شحيحا وحدث أن النبي صلى الله عليه وسلم حج على رحل وكانت زاملته.

کجاوے میں بیٹھ کر حج کرنا۔ ابان، مالک بن دینار، قاسم بن محمد حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ان کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن کو بھیجا اور انہوں نے انہیں کجاوے میں بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروایا اور حضرت عمر نے فرمایا کہ حج کے لیے کجاوے تیار رکھو کیونکہ یہ ایک جہاد ہے ——— محمد بن ابی بکر، یزید بن زریع، عزرہ بن ثابت، ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے فرمایا کہ حضرت انس نے کجاوے میں بیٹھ کر حج کیا حالانکہ وہ بخیل نہیں تھے اور بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کجاوے پر حج کیا اور اسی میں سامان بھی تھا۔

۱۴۲۱ حدثنا عمرو بن علي قال حدثنا أبو عاصم قال حدثنا أيمن بن نابل قال حدثنا القاسم بن محمد عن عائشة أنها قالت يا رسول الله اعتمرتم ولم أعتمر قال يا عبد الرحمن اذهب بأختك فأعمرها من التنعيم فأحقبها على ناقة فاعتمرت.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! آپ حضرات نے عمرہ کر لیا لیکن میں نے عمرہ نہیں کیا۔ فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کروا لاؤ۔ انہوں نے اونٹنی پر انہیں پیچھے بٹھا کر عمرہ کروایا۔

باب فضل الحج المبرور

۱۴۲۲ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثنا إبراهيم بن سعد عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم أي الأعمال أفضل قال إيمان بالله ورسوله قيل ثم ماذا قال جهاد في سبيل الله قيل ثم ماذا قال حج مبرور.

حج مبرور کی فضیلت

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، زہری، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ عرض کی گئی، پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ حج مبرور یعنی گناہوں سے پاک حج۔

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

عبد الرحمٰن بن مبارک، خالد، حبیب بن ابی عمرہ، عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتے ہیں، تو کیا ہم بھی جہاد نہ کیا کریں؟ فرمایا کہ افضل جہاد برائیوں سے پاک حج ہے۔

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

آدم، شعبہ، سیار ابو الحکم، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ کے لیے حج کرے، پس اس میں نہ کوئی بے ہودہ بات ہو اور نہ کسی گناہ کا ارتکاب، وہ ایسے لوٹتا ہے گویا کہ ماں کے شکم سے ابھی پیدا ہوا ہو۔

باب فَرْضِ مَوَاقِيْتِ الْحَجِّ۔

فرض حج اور عمرہ کے اوقات

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فِيْ مَنْزِلِهِ وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ فَسَأَلْتُهُ مِنْ أَيْنَ يَجُوْزُ أَنْ أَعْتَمِرَ قَالَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ۔

مالک بن اسماعیل، زہیر، زید بن جبیر سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے جہاں خیمہ اور قناتیں تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ عمرہ کا احرام کہاں سے باندھنا جائز ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل نجد کے لیے قرن سے، اہل مدینہ کے لیے ذو الحلیفہ سے اور اہل شام کے لیے جحفہ سے مقرر فرمایا ہے۔

باب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔

ارشاد خداوندی ہے کہ زاد راہ لے لو اور بہترین زاد راہ تقویٰ ہے۔

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَإِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اہل یمن حج کرتے تو زاد راہ ساتھ نہیں لیا کرتے تھے اور کہتے کہ ہم توکل کرنے والے ہیں۔ جب مکہ مکرمہ آتے تو لوگوں سے مانگا کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ زاد راہ لیا کرو اور بہترین زاد راہ تقویٰ ہے۔ اس حدیث کو روایت کیا ہے ابن عیینہ، عمرو نے عکرمہ سے مرسلاً۔

باب مُهَلِّ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

اہل مکہ کے لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کی جگہ۔

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ

ابن طاؤس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذو الحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم مقرر فرمایا کہ یہ ان کے میقات ہیں اور ان کے بھی جو دوسرے

وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ.

جگہ سے حج اور عمرہ کا ارادہ رکھنے والے آئیں یا احرام باندھیں اور جو ان کے اندر رہنے والا ہے گرد و جوار سے چلا ہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والا مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھے۔

بَاب ٩٦٦ مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا يُهِلُّوا قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

اہل مدینہ کا میقات اور وہ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں۔

١٤٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّأْمِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اہل شام جحفہ سے، اہل نجد قرن سے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

بَاب ٩٦٧ مُهَلِّ أَهْلِ الشَّأْمِ.

اہل شام کے احرام باندھنے کی جگہ

١٤٢٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا.

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر فرمایا۔ یہ ان کے لیے ہیں اور ان کے لیے بھی جو دوسری جگہوں سے حج اور عمرہ کے ارادے سے آئے اور جو ان کے اندر رہنے والے ہیں اگر وہ یہیں اندر سے حج و عمرہ کا ارادہ کریں تو اپنے گھر سے احرام باندھیں اور اسی طرح اہل مکہ، مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔

بَاب ٩٦٨ مُهَلِّ أَهْلِ نَجْدٍ.

اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ

١٤٣٠ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّأْمِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

علی، سفیان، زہری، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمائے — احمد، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کا میقات مہیعہ یعنی جحفہ ہے اور اہل نجد کا قرن۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا، لوگوں کا گمان ہے جب کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اہل یمن کا میقات یلملم ہے۔

وَيَلَمْلَمُ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ۔

باب مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُونَ الْمَوَاقِيتِ۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ حَتَّى أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا۔

باب مُهَلِّ أَهْلِ الْيَمَنِ۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔

باب ذَاتُ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ۔

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هَذَانِ الْمِصْرَانِ أَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيقِنَا وَإِنَّا إِنْ أَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا قَالَ فَانْظُرُوا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيقِكُمْ فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ۔

باب الصَّلَاةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ۔

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

مواقیت کے علاوہ دیگر ممالک کے لوگ کہاں سے احرام باندھیں

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل نجد کے لیے قرن۔ یہ مقامات ان کے لیے بھی ہیں اور ان کے لیے بھی جو حج اور عمرہ کے ارادے سے یہاں سے گزریں اور جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والے ہیں وہ اپنے گھر سے یہاں تک کہ اہل مکہ اپنے گھر مکہ سے ہی احرام باندھیں

اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ

عبداللہ بن طاؤس کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہاں کے لیے ہیں اور ان دوسرے مقامات کے رہنے والوں کے لیے جو حج اور عمرہ کے ارادے سے یہاں سے گزریں گے اور جو ان کے اندر رہنے والے ہیں وہ اپنے گھروں سے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ مکرمہ سے۔

اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ دونوں شہر فتح ہو گئے تو لوگ حضرت عمر کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: اے امیر المؤمنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل نجد کے لیے قرن کو میقات مقرر فرمایا اور وہ ہمارے راستے سے بہت ہٹ کر ہے، اگر ہم قرن جانے کا ارادہ کریں تو ہمارے لیے دشوار ہے۔ فرمایا کہ اپنے راستے کی جگہ دیکھو۔ پس ذات عرق ان کا میقات مقرر ہوا۔

ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے مقام پر پتھریلی زمین میں اپنی اونٹنی بٹھائی اور نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

باب خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ۔

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شجرہ کے راستے سے گزرنا۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے نکلتے اور معرس کے راستے سے داخل ہوا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ شریف لے جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس لوٹتے تو ذوالحلیفہ میں وادی کے درمیان اور صبح تک وہیں رات گزارتے۔

باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے۔

حمیدی، ولید اور بشر بن بکر تنیسی، اوزاعی، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے وادی عقیق کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرمائیے کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رُئِيَ وَهُوَ مُعَرِّسٌ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي قِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخَّى بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيخُ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذَلِكَ۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معرس ذوالحلیفہ یعنی وادی کے درمیان تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں اور سالم نے ہمارے ساتھ تلاش کر کے اونٹ بٹھایا جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اونٹ بٹھایا کرتے یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اترنے کی جگہ اور یہ اس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے درمیان میں ہے، ان کے اور راستے کے درمیان ہے۔

باب غَسْلِ الْخَلُوقِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ مِنَ الثِّيَابِ۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ أَرِنِي النَّبِيَّ

کپڑے میں خوشبو لگی ہو تو تین مرتبہ دھونا

صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جبکہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو دکھانا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم حین یوحی الیه، قال: فبینما النبی صلی الله علیه وسلم بالجعرانة ومعه نفر من اصحابه جاءه رجل فقال: یا رسول الله کیف تری فی رجل احرم بعمرة وهو متضمخ بطیب، فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعة فجاءه الوحی فاشار عمر الی یعلی فجاء یعلی وعلی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ثوب قد اظل به فادخل راسه فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم محمر الوجه وهو یغط ثم سری عنه فقال: این الذی سال عن العمرة؟ فاتی برجل فقال: اغسل الطیب الذی بک ثلاث مرات وانزع عنک الجبة واصنع فی عمرتک کما تصنع فی حجتک. قلت لعطاء: اراد الانقاء حین امره ان یغسل ثلاث مرات؟ فقال: نعم.

باب الطیب عند الاحرام وما یلبس اذا اراد ان یحرم ویترجل ویدهن. وقال ابن عباس: یشم المحرم الریحان وینظر فی المراٰة ویتداوی بما یاکل الزیت والسمن. وقال عطاء: یتختم ویلبس الهمیان. وطاف ابن عمر وهو محرم وقد حزم علی بطنه بثوب. ولم تر عائشة بالتبان باسا للذین یرحلون هودجها.

۱۴۳۹ حدثنا محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن منصور عن سعید بن جبیر قال کان ابن عمر یدهن بالزیت فذکرته لابراهیم فقال ما تصنع بقوله حدثنی الاسود عن عائشة قالت کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو محرم.

۱۴۴۰ حدثنا عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالک عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت کنت اطیب رسول الله صلی الله علیه وسلم لاحرامه حین یحرم ولحله قبل ان یطوف بالبیت.

کے مقام پر تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ کی ایک جماعت تھی تو ایک آدمی حاضر ہوا، یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور وہ خوشبو میں بسا ہوا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے پھر وحی آ گئی۔ حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو اشارہ کیا۔ حضرت یعلیٰ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک سرخ تھا اور خراٹے لے رہے تھے۔ پھر یہ حالت جاتی رہی تو فرمایا: عمرے کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ ایک شخص کو لایا گیا تو فرمایا: خوشبو کو تین دفعہ دھو ڈالو اور جبہ اپنے جسم سے اتار دو اور عمرہ میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔ میں نے عطا سے کہا: کیا آپ کا مقصد صفائی ہو گا کہ تین مرتبہ دھونے کے لیے فرمایا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

احرام کے وقت خوشبو لگانا اور احرام باندھتے وقت کیسے کپڑے پہنے، نیز کنگھی کرنا اور تیل لگانا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ احرام والا خوشبودار پھول سونگھ سکتا ہے، آئینہ دیکھ سکتا ہے، روغن زیتون اور گھی وغیرہ کھانے والی چیزوں کو دوا کے طور پر استعمال کر سکتا ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ انگوٹھی پہنے اور ہمیانی باندھے۔ حضرت ابن عمر نے حالت احرام میں طواف کیا اور پیٹ پر کپڑا باندھا ہوا تھا۔ حضرت عائشہ نے جانگیہ کو کوئی حرج نہیں سمجھا ان لوگوں کے لیے جو ان کا ہودج کسا کرتے تھے۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر روغن زیتون لگایا کرتے تھے۔ میں نے ابراہیم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ ان کے قول کا کیا بنا جب کہ اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: گویا میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالت احرام میں تھے۔

عبد الرحمٰن بن قاسم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے لیے میں خوشبو لگایا کرتی تھی جب کہ آپ احرام باندھتے تھے اور کھولتے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے۔

باب مَنْ أَهَلَّ مُلَبِّدًا۔

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا۔

جو بالوں کو جما کر احرام باندھے

اصبغ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلبیہ کہتے، بالوں کو جما کر، تلبیہ کہہ رہے تھے۔

باب الْإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

مسجد ذوالحلیفہ کے نزدیک تلبیہ کہنا

علی بن عبداللہ، سفیان، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے ـــــ عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلبیہ کہنا مگر مسجد کے پاس سے یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے۔

باب مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ۔

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَلَا يَتَرَجَّلُ وَلَا يَحُكُّ جَسَدَهُ وَيُلْقِي الْقَمْلَ مِنْ رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ فِي الْأَرْضِ۔

احرام والا کیسے کپڑے پہنے؟

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ احرام والا کیسے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قمیص، عمامے، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنے۔ ہاں اگر کسی کو جوتے میسر نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے اور وہ کپڑے نہ پہنو جن پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو ـــــ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ احرام والا اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن کنگھی نہ کرے، اپنا جسم کھجا سکتا ہے اور جوئیں اپنے سر اور جسم سے نکال کر زمین پر ڈال دے۔

باب الرُّكُوبِ وَالْإِرْتِدَافِ فِي الْحَجِّ۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُسَامَةَ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا

عبداللہ بن محمد، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یونس ایلی، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے عرفات سے مزدلفہ تک حضرت اسامہ بیٹھے۔ پھر مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بیٹھے۔ دونوں حضرات نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَتَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَقَالَ جَابِرٌ لَا أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ وَالثَّوْبِ الْأَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبْدِلَ ثِيَابَهُ.

١٤٣٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ تُلْبَسُ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ وَذَلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُءُوسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوا وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ.

بَابُ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٤٣٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

احرام والا چادر، تہبند اور ازار وغیرہ کیا کپڑے پہن سکتا ہے؟
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے احرام کی حالت میں کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنا اور فرمایا کہ عورتیں نقاب نہ ڈالیں اور نہ برقعہ پہنیں، نہ ورس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہنیں۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کو خوشبو نہیں سمجھتا۔ حضرت عائشہ نے زیور، سیاہ یا گلابی کپڑے اور موزے پہننے میں عورت کے لیے مضائقہ نہیں سمجھا۔ ابراہیم نے فرمایا کپڑے تبدیل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

کریب سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ سے کنگھی کرنے، تیل لگانے اور تہبند اور چادر پہن کر روانہ ہوئے۔ آپ نے چادر اور تہبند پہننے سے منع نہیں فرمایا مگر ایسا کپڑا جو اس طرح زعفران سے رنگا ہوا ہو کہ زعفران جسم پر لگ جائے۔ صبح کے وقت ذوالحلیفہ میں جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور بیداء کی طرف روانہ ہوئے تو آپ نے اور آپ کے اصحاب نے تلبیہ کہا اور اپنے جانوروں کے گلے میں قلادہ ڈالا۔ اس وقت ذی القعدہ کے پانچ دن باقی تھے۔ ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ مکرمہ میں پہنچے، بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا تھا اس لیے احرام نہیں کھولا۔ پھر مکہ مکرمہ میں حجون کے پاس اترے اور آپ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور طواف کے بعد آپ کعبہ کے نزدیک نہیں گئے یہاں تک کہ عرفات سے لوٹے اور اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کریں، پھر اپنے سر کے بال کتروائیں اور احرام کھول دیں۔ یہ اس کے لیے تھا جس نے قربانی کے جانور کو قلادہ نہیں پہنایا تھا۔ لہٰذا جس کے ساتھ اس کی بیوی ہو تو وہ اس کے لیے حلال ہے، نیز خوشبو اور کپڑے بھی۔

جو صبح تک ذوالحلیفہ میں رات گزارے۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبد اللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابن المنکدر سے روایت

هشام بن يوسف قال أخبرنا ابن جريج قال حدثني ابن المنكدر عن أنس بن مالك قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة أربعا وبذي الحليفة ركعتين ثم بات حتى أصبح بذي الحليفة فلما ركب راحلته واستوت به أهل۔

ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں چار اور ذو الحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ نے ذو الحلیفہ میں رات گزاری اور صبح کے وقت جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ سیدھی ہو گئی تو تلبیہ کہا۔

۱۴۲۷۔ حدثنا قتيبة قال حدثنا عبد الوهاب قال حدثنا أيوب عن أبي قلابة عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر بالمدينة أربعا وصلى العصر بذي الحليفة ركعتين قال وأحسبه بات بها حتى أصبح۔

ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذو الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ فرمایا کہ آپ نے میرے خیال میں صبح تک وہیں رات گزاری۔

باب رفع الصوت بالإهلال۔

لبیک کہتے وقت آواز اونچی کرنا

۱۴۲۸۔ حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس بن مالك قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة الظهر أربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين وسمعتهم يصرخون بهما جميعا۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار اور ذو الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے دونوں میں لوگوں کو خوب بلند آواز سے لبیک کہتے ہوئے سنا۔

باب التلبية۔

لبیک کہنا

۱۴۲۹۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا: میں تیرے پاس حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے پاس حاضر ہوں، میں تیرے پاس حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے پاس حاضر ہوں۔ بے شک تعریف، نعمت اور بادشاہی تیرے لیے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

۱۴۳۰۔ حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا سفيان عن الأعمش عن عمارة عن أبي عطية عن عائشة قالت إني لأعلم كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يلبي لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك تابعه أبو معاوية عن الأعمش وقال شعبة أخبرنا سليمان قال سمعت خيثمة عن أبي عطية قال سمعت عائشة۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے خوب معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلبیہ کس طرح کہتے تھے۔ میں تیرے پاس حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے پاس حاضر ہوں، میں تیرے پاس حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے پاس حاضر ہوں۔ بے شک تعریف اور نعمت تیرے لیے ہے۔ متابعت کی اس کی ابو معاویہ نے اعمش سے اور شعبہ نے سلیمان، خیثمہ، ابو عطیہ کے واسطے سے حضرت عائشہ سے سنا۔

باب التحميد والتسبيح والتكبير قبل الإهلال

احرام باندھنے اور سوار ہونے سے پہلے تحمید، تسبیح

عند الرکوب علی الدابۃ۔

۱۵۵۱۔ حدثنا موسی بن اسمٰعیل قال حدثنا وھیب قال حدثنا ایوب عن ابی قلابۃ عن انس قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن معہ بالمدینۃ الظھر اربعا والعصر بذی الحلیفۃ رکعتین ثم بات بھا حتی اصبح ثم رکب حتی استوت بہ علی البیداء حمد اللہ وسبح وکبر ثم اھل بحج وعمرۃ واھل الناس بھما فلما قدمنا امر الناس فحلوا حتی کان یوم الترویۃ اھلوا بالحج قال ونحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدنات بیدہ قیاما وذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ کبشین املحین قال ابو عبد اللہ قال بعضھم ھذا عن ایوب عن رجل عن انس۔

اور تکبیر کہنا۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ہم آپ کے ساتھ تھے اور عصر کی ذو الحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صبح تک وہاں رات گزاری۔ جب سوار ہو گئے اور وہ بیداء پر سیدھی ہو گئی تو الحمد للہ، سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا۔ پھر حج اور عمرہ کا تلبیہ کہا اور لوگوں نے بھی۔ جب پہنچ گئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے آٹھویں ذو الحجہ کو احرام باندھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں دو چتکبرے مینڈھے ذبح فرمائے۔ امام بخاری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بعض نے اسے ایوب سے ایک آدمی کے ذریعے حضرت انس سے روایت کیا ہے۔

باب من اھل حین استوت بہ راحلتہ۔

جو اس وقت تلبیہ کہے جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے۔

۱۵۵۲۔ حدثنا ابو عاصم قال اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی صالح بن کیسان عن نافع عن ابن عمر قال اھل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین استوت بہ راحلتہ قائمۃ۔

ابو عاصم، ابن جریج، صالح بن کیسان، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت تلبیہ کہا جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہو گئی۔

باب الاھلال مستقبل القبلۃ۔

وقال ابو معمر حدثنا عبد الوارث قال حدثنا ایوب عن نافع قال کان ابن عمر اذا صلی بالغداۃ بذی الحلیفۃ امر براحلتہ فرحلت ثم رکب فاذا استوت بہ استقبل القبلۃ قائما ثم یلبی حتی یبلغ الحرم ثم یمسک حتی اذا جاء ذا طوی بات بہ حتی یصبح فاذا صلی الغداۃ اغتسل وزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ذلک تابعہ اسمٰعیل عن ایوب فی الغسل۔

قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا۔ ابو معمر، عبد الوارث، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب صبح کی نماز ذو الحلیفہ میں پڑھ لیتے تو سواری کا حکم فرماتے۔ سواری تیار کر دی جاتی تو آپ سوار ہو جاتے۔ جب سیدھی ہو جاتی تو قبلہ کی طرف منہ کر کے تلبیہ کہتے یہاں تک کہ حرم میں پہنچ جاتے، پھر رک جاتے حتیٰ کہ جب ذی طویٰ میں پہنچ جاتے تو وہیں رات گزارتے اور صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔ متابعت کی اس کی اسماعیل نے ایوب سے غسل کے بارے میں۔

۱۵۵۳۔ حدثنا سلیمن بن داود ابو الربیع قال

سلیمان بن داؤد ابو الربیع، فلیح، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر

حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكَبُ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

نافع نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ مکرمہ کی طرف نکلنے کا ارادہ کرتے تو تیل لگاتے جس میں کوئی خوشبو نہ ہوتی، پھر مسجد ذو الحلیفہ میں آتے تو نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے، جب اونٹنی سیدھی ہو جاتی تو کھڑے ہو کر احرام باندھتے، پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي۔

وادی میں اترتے وقت تلبیہ کہنا۔

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ أَمَّا مُوسٰى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي۔

مجاہد سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا کہ انہوں نے فرمایا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے یہ تو نہیں سنا لیکن آپ نے فرمایا ہے کہ حضرت موسیٰ کو جب وادی میں اترتے ہیں گویا میں انہیں تلبیہ کہتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

بَابُ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ أَهَلَّ تَكَلَّمَ بِهِ وَاسْتَهْلَلْنَا وَأَهْلَلْنَا الْهِلَالَ كُلُّهُ مِنَ الظُّهُورِ وَاسْتَهَلَّ الْمَطَرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ وَهُوَ مِنِ اسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ۔

حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں۔

اَهَلَّ تکلم کرنا۔ اِسْتَهْلَلْنَا، اَهْلَلْنَا اور اَلْهِلَال سب سے مراد ظہور ہوتا ہے۔ اِسْتَهَلَّ الْمَطَرُ سے مراد ہے بادل سے نکلا۔ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ، اِسْتِهْلَالُ الصَّبِيّ سے ماخوذ ہے۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھے، پھر احرام نہ کھولے مگر جب دونوں سے فارغ ہو جائے۔ جب میں مکہ مکرمہ پہنچی تو حیض سے تھی، چنانچہ میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی تو فرمایا: اپنا سر کھول دو اور کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کو چھوڑ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبد الرحمٰن بن ابوبکر کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کا مقام ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، پھر احرام کھول دیا۔ پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد دوسرا طواف کیا اور جنہوں نے حج و عمرہ دونوں کو

وَحَلَّ وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

باب ٩٩٢ مَنْ أَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٤٥٦ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ۔

١٤٥٧ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ۔

١٤٥٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمٍ بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَأَمَرَنِي فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَحْلَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ۔

جمع کیا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم رہیں اور سراقہ کے قول کا ذکر کیا — محمد بن بکر نے ابن جریج سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ فرمایا کہ تم قربانی دو اور اسی طرح احرام میں رہو جیسے اب ہو۔

حسن بن علی الخلال الہذلی، عبد الصمد، سلیم بن حیان، مروان الاصفر سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت علی یمن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض گزار ہوئے کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا: اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنی قوم کے پاس یمن میں بھیجا۔ میں حاضر بارگاہ ہوا تو آپ بطحاء میں تھے۔ فرمایا: کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ جس چیز کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس قربانی ہے؟ عرض گزار ہوا: نہیں۔ آپ نے مجھے بیت اللہ کے طواف کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے احرام کھول دیا۔ میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس گیا تو اس نے کنگھی کی یا میرا سر دھویا۔ جب حضرت عمر آئے تو فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے۔ ارشاد ہوا: اللہ کے لئے حج اور عمرہ پورا کرو، اور اگر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو جب تک قربانی نہ کر لی آپ نے احرام نہیں کھولا۔

بَابُ ٩٩٥ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ
فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ
فِي الْحَجِّ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ
وَالْحَجِّ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ
وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ
السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَكَرِهَ
عُثْمَانُ اَنْ يُّحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ اَوْ كَرْمَانَ۔

١٤٥٩ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ
الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ
بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ وَحُرُمِ
الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالَ
مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ مَعَهُ هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً
فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا قَالَتْ فَالْاٰخِذُ بِهَا وَ
التَّارِكُ لَهَا مِنْ اَصْحَابِهِ قَالَتْ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ فَكَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ وَّكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ
فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْعُمْرَةِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ يَا هَنْتَاهُ
قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ
قَالَ وَمَا شَاْنُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضِيْرُكِ اِنَّمَا اَنْتِ
امْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِيْ
فِيْ حَجَّتِكِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا
فِيْ حَجَّتِهِ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنًى فَطَهَرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِّنًى
فَاَفَضْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ مَعَهُ فِي النَّفْرِ الْاٰخِرِ
حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهُ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ
اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ
افْرُغَا ثُمَّ ائْتِيَا هٰهُنَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُكُمَا حَتّٰى تَاْتِيَانِيْ قَالَتْ
فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغْتُ وَفَرَغْتُ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهُ
بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتُمْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَاٰذَنَ بِالرَّحِيْلِ فِيْ

ارشادِ خداوندی ہے کہ حج کے معروف مہینے ہیں جو
شخص ان میں حج کرے تو حج میں بے حیائی، نافرمانی اور جھگڑا نہ کرے۔ تم سے چاند
کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ یہ لوگوں کے وقت معلوم کرنے اور حج
کے لیے ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ
اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا سنت یہ ہے کہ حج
کا احرام حج کے مہینوں میں ہو اور حضرت عثمان نے ناپسند فرمایا کہ کوئی
خراسان یا کرمان سے احرام باندھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں اور حج کی راتوں میں نکلے
ہم مقامِ سرف پر اترے تو آپ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے
اور فرمایا تم میں سے جس کے پاس ہدی نہیں ہے اور وہ اسے عمرہ بنانا چاہے
تو بنا لے اور جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ ایسا نہ کرے۔ آپ کے
اصحاب میں سے بعض نے کیا اور بعض نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اور آپ کے اصحاب میں سے بعض لوگ طاقت والے تھے اور ان کے پاس
قربانی کے جانور تھے لہٰذا وہ عمرہ نہیں کر سکے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا اے سادہ دل! کیوں رو رہی
ہو؟ عرض گزار ہوئی کہ آپ نے اپنے اصحاب سے جو فرمایا وہ میں نے سنا لیکن
میرا عمرہ نہیں ہو سکتا۔ فرمایا کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ میں نماز نہیں پڑھتی۔
فرمایا کچھ ہرج نہیں، تم بھی حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہو۔
تمہارے لیے بھی اللہ نے وہی لکھا ہے جو ان کے لیے لکھا، لہٰذا تم حج کرو
ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دونوں چیزیں نصیب کر دے۔ ہم اپنے حج کے
سلسلے میں نکلے یہاں تک کہ منیٰ پہنچے تو میں پاک ہو گئی۔ پھر منیٰ سے نکل کر میں نے بیت اللہ
کا طواف کیا۔ پھر آپ کے ساتھ آخری کوچ میں نکلی اور آپ محصب میں
ٹھہرے اور ہم آپ کے ساتھ ٹھہرے ہوئے تھے۔ تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن
ابی بکر کو بلا کر فرمایا اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھے
پھر فارغ ہو کر دونوں یہیں آ جانا، میں تمہارے آنے کا انتظار کروں گا۔
پس ہم نکلے حتیٰ کہ میں اور وہ طواف سے فارغ ہوئے تو میں صبح
کے وقت حاضرِ بارگاہ ہوئی۔ فرمایا کیا تم فارغ ہو گئے؟ عرض گزار ہوئی
کہ ہاں۔ آپ نے اپنے اصحاب کو کوچ کا حکم فرمایا، پس لوگ مدینہ منورہ کی طرف

أَصْحَابِهِ فَأَحَلَّ النَّاسُ ثُمَّ حَجُّوا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ يَعْنِيهِ مِنْ شَاءَ يَعْنِي صَارَ أَوْ يُقَالُ صَارَ يَعْفُو عَفْوًا يَعْفُو عُفُوًّا۔

ترجمہ ہو چکا ہے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا يَعْفُو يَعْفُو ضَارٌ يَعْفُو ضَبِيرًا ہے، یوں کہا جاتا ہے کہ فَصَارَ يَعْفُو عَفْوًا۔ اور عَفَا يَعْفُو عَفْوًا ہے۔

بَابُ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَالْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ۔

حج میں تمتع، قِران اور افراد اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اس کا حج فسخ کرنا۔

۱۴۶۰ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا وَقَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَهُمْ قَالَ عَقْرَى حَلْقَى أَوَ مَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور حج ہی سمجھتے تھے، لہٰذا جب ہم پہنچے تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا، جن کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے۔ لہٰذا جو قربانی کا جانور نہیں لایا تھا اس نے احرام کھول دیا اور ازواج مطہرات بھی نہیں لائی تھیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا اور میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ جب حصبہ کی رات آئی تو میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے۔ فرمایا کہ جن راتوں میں ہم مکے آئے تم نے طواف کیا؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور عمرے کا احرام باندھ لو، پھر فلاں فلاں جگہ۔ حضرت صفیہ نے کہا میرا یہی خیال ہے کہ میں آپ کو روک لوں گی۔ فرمایا: کیا تم نے دسویں کو طواف نہیں کیا؟ عرض گزار ہوئی: کیوں نہیں۔ فرمایا: کوئی حرج نہیں، چلو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے جب کہ آپ مکہ مکرمہ کی چڑھائی پر چڑھ رہے تھے اور میں اس پر چڑھنے والی تھی یا میں چڑھ رہی تھی اور آپ اتر رہے تھے۔

۱۴۶۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن بن نوفل، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرے کا، بعض نے حج و عمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ پس جن لوگوں نے حج کا احرام باندھا یا حج و عمرہ دونوں کو جمع کیا تو انہوں نے قربانی کے دن تک احرام نہیں کھولا۔

۱۴۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، علی بن حسین، مروان بن حکم سے روایت

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ۔

ہے کہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی کے مقدمہ میں موجود تھا حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے تھے اور دونوں کو جمع کیا جائے جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو دونوں کا احرام باندھا یعنی عمرہ و حج دونوں کا لبیک کہا اور فرمایا میں کسی ایک کے کہنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔

۱۴۶۳ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ كُلُّهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر ہونے والے بدترین کاموں میں شمار کیا کرتے تھے اور محرم کو صفر بنا لیتے اور کہتے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم بھر جائے اور نشان مٹ جائے اور صفر گزر جائے تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ حلال ہو سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حج کا احرام باندھ کر چار ذوالحجہ کی صبح کو پہنچے۔ آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنا لیں۔ یہ لوگوں کو بہت بڑی بات لگی اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیسے حلال؟ فرمایا کہ پورے طور پر حلال۔

۱۴۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِالْحِلِّ۔

محمد بن مثنیٰ، غندر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں احرام کھول دینے کا حکم دیا۔

۱۴۶۵ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ عمرہ کا احرام کھول دیا ہے لیکن آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جما لیے ہیں اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا میں احرام نہیں کھول سکتا جب تک کہ قربانی کر لوں۔

۱۴۶۶ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَمَرَنِي فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَقِمْ عِنْدِي فَأَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ لِي

ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی سے روایت ہے کہ میں نے تمتع کا ارادہ کیا تو لوگوں نے مجھے منع کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے مجھے حکم دیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی مجھ سے کہہ رہا ہے: حج مبرور اور عمرہ مقبول ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس کو بتایا تو فرمایا یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ مجھ سے فرمایا میرے پاس ٹھہرو میں اپنے مال سے تمہارا حصہ مقرر کروں گا۔ شعبہ نے مجھ سے کہا تو میں نے کہا

شعبة فقلت لم فقال للرؤيا التي رأيت.

١٤٦٧ـ حدثنا أبو نعيم حدثنا أبو شهاب قال قدمت متمتعا مكة بعمرة فدخلنا قبل التروية بثلاثة أيام فقال لي أناس من أهل مكة تصير الآن حجتك مكية فدخلت على عطاء أستفتيه فقال حدثني جابر بن عبد الله أنه حج مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم ساق البدن معه وقد أهلوا بالحج مفردا فقال لهم أحلوا من إحرامكم بطواف البيت وبين الصفا والمروة وقصروا ثم أقيموا حلالا حتى إذا كان يوم التروية فأهلوا بالحج واجعلوا التي قدمتم بها متعة فقالوا كيف نجعلها متعة وقد سمينا الحج فقال افعلوا ما أمرتكم فلولا أني سقت الهدي لفعلت مثل الذي أمرتكم ولكن لا يحل مني حرام حتى يبلغ الهدي محله ففعلوا. قال أبو عبد الله أبو شهاب ليس له مسند إلا هذا.

١٤٦٨ـ حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا حجاج بن محمد الأعور عن شعبة عن عمرو بن مرة عن سعيد بن المسيب قال اختلف علي وعثمان وهما بعسفان في المتعة فقال علي ما تريد إلى أن تنهى عن أمر فعله رسول الله ﷺ فقال عثمان دعني عنك قال فلما رأى ذلك علي أهل بهما جميعا.

باب ٩٩٩ من لبى بالحج وسماه.

١٤٦٩ـ حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زيد عن أيوب قال سمعت مجاهدا يقول حدثنا جابر بن عبد الله قال قدمنا مع رسول الله ﷺ ونحن نقول لبيك بالحج فأمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلناها عمرة.

باب ١٠٠٠ التمتع على عهد النبي ﷺ.

١٤٧٠ـ حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا همام

کس لیے؟ فرمایا وہی خواب جو تم نے دیکھا۔

ابوشہاب سے روایت ہے کہ میں تمتع کے لیے عمرہ کے ساتھ آٹھویں تاریخ سے تین روز پہلے مکہ مکرمہ پہنچ گیا۔ اہل مکہ میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اب تمہارا حج مکی ہو جائے گا۔ میں اس کا حکم دریافت کرنے کے لیے حضرت عطاء کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کہ مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا جب کہ آپ کے ساتھ قربانی کے جانور ہانک کر لے گئے تھے اور حج مفرد کا احرام باندھا تھا۔ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دینا، بال کتروا لینا اور حلال ہو جانا۔ یہاں تک کہ جب ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ ہو تو حج کا احرام باندھ لینا اور جو پہلے کیا اس کو تمتع کر دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم تمتع کیسے کریں جب کہ ہم نے حج کا نام لیا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو ایسا ہی کرتا جیسا تمہیں حکم دیا ہے لیکن میرے لیے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی جب تک میں قربانی نہ دے لوں۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ابوشہاب کی اس کے سوا کوئی مسند نہیں ہے۔

قتیبہ بن سعید، حجاج بن محمد الاعور، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت علی اور حضرت عثمان کا عسفان کے مقام پر تمتع کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ چنانچہ حضرت علی نے کہا کہ آپ ایسے فعل سے روکتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ حضرت عثمان نے کہا کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجئے۔ جب حضرت علی نے یہ بات دیکھی تو دونوں کا اکٹھا احرام باندھ لیا۔

جو حج کا نام لے کر تلبیہ کہے

مسدد، حماد بن زید، ایوب، مجاہد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پہنچے اور ہم حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو ہم نے اسے عمرہ بنا لیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمتع کرنا۔

مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن قتادة قال حدثني مطرف عن عمران بن حصين قال تمتعنا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ونزل القرآن قال رجل برأيه ما شاء۔

باب ۹۹۴ قول الله عزوجل ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام وقال أبو كامل فضيل بن حسين البصري۔

۱۴۷۱ اسحق ثنا أبو معشر البراء قال حدثنا عثمان بن غياث عن عكرمة عن ابن عباس أنه سئل عن متعة الحج فقال أهل المهاجرون والأنصار وأزواج النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع وأهللنا فلما قدمنا مكة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا إهلالكم بالحج عمرة إلا من قلد الهدي طفنا بالبيت وبالصفا والمروة وأتينا النساء ولبسنا الثياب وقال من قلد الهدي فإنه لا يحل له حتى يبلغ الهدي محله ثم أمرنا عشية التروية أن نهل بالحج فإذا فرغنا من المناسك جئنا فطفنا بالبيت وبالصفا والمروة فقد تم حجنا وعلينا الهدي كما قال الله عزوجل فما استيسر من الهدي فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيام في الحج وسبعة إذا رجعتم إلى أمصاركم الشاة تجزي فجمعوا نسكين في عام بين الحج والعمرة فإن الله أنزله في كتابه وسنه نبيه صلى الله عليه وسلم وأباحه للناس غير أهل مكة قال الله تعالى ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام وأشهر الحج التي ذكر الله تعالى في كتابه شوال وذو القعدة وذو الحجة فمن تمتع في هذه الأشهر فعليه دم أو صوم والرفث الجماع والفسوق المعاصي والجدال المراء۔

باب ۹۹۵ الاغتسال عند دخول مكة۔

۱۴۷۲ اسحق ثنا يعقوب بن إبراهيم ثنا ابن علية

نے فرمایا۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمتع کیا اور قرآن نازل ہوا۔ پھر ایک آدمی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا تھا۔

ارشاد خداوندی ہے۔ یہ اس کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے قریب نہ رہتے ہوں۔ اور کہا ابو کامل فضیل بن حسین بصری نے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج تمتع کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ مہاجرین و انصار اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے حجۃ الوداع کے موقع پر احرام باندھا اور ہم نے بھی۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے احرام کو عمرہ کا بنا لو مگر جس نے ہدی کو قلادہ پہنایا ہے۔ ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا ہم بیویوں کے پاس آئے اور کپڑے پہنے۔ فرمایا کہ جس نے ہدی کو قلادہ پہنایا ہے وہ اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک قربانی اپنے مقام پہ پہنچ جائے۔ پھر آٹھ ذوالحجہ کی شام کو فرمایا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں۔ جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوئے تو ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ حج کامل ہو گیا اور ہم پر قربانی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جو قربانی میسر ہو۔ جسے میسر نہ ہو تو تین روزے دوران حج اور سات روزے جب اپنے شہروں کو لوٹ جاؤ۔ یہ بکری کفایت کر جاتی ہے۔ لوگوں نے ایک سال میں حج و عمرہ کی دو عبادتیں اکٹھی کیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے اور لوگوں کے لیے مباح کیا جو مکہ میں نہ رہتے ہوں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یہ اس کے لیے ہے جو مسجد حرام کے نزدیک نہ رہتا ہو اور حج کے مہینے جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ جن مہینوں میں تمتع کرے تو اس پر قربانی یا روزے ہیں۔ رفث، جماع۔ فسوق، گناہ۔ جدال، جھگڑا۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حرم

أخبرنا أيوب عن نافع قال كان ابن عمر إذا دخل أدنى الحرم أمسك عن التلبية ثم يبيت بذي طوى ثم يصلي به الصبح ويغتسل ويحدث أن نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك.

کے نزدیک پہنچتے تو تلبیہ کہنا موقوف کر دیتے۔ پھر ذی طویٰ میں رات گزارتے اور وہاں صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے اور بیان فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

باب ٩٩٩ دخول مكة نهارا أو ليلا.

مکہ مکرمہ کے اندر دن اور رات میں داخل ہونا

١٤٧٣ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله حدثني نافع عن ابن عمر قال بات النبي صلى الله عليه وسلم بذي طوى حتى أصبح ثم دخل مكة وكان ابن عمر يفعله.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی طویٰ میں رات گزاری یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

باب ١٠٠٠ من أين يدخل مكة.

مکہ مکرمہ میں کس طرف سے داخل ہو

١٤٧٤ - حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثني معن قال حدثني مالك عن نافع عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل مكة من الثنية العليا ويخرج من الثنية السفلى.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ثنیہ علیا (اونچی گھاٹی) کی طرف سے داخل ہوتے اور ثنیہ سفلیٰ کی جانب سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

باب ١٠٠١ من أين يخرج من مكة.

مکہ مکرمہ کی کس طرف سے نکلے

١٤٧٥ - حدثنا مسدد بن مسرهد البصري حدثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل مكة من كداء من الثنية العليا التي بالبطحاء وخرج من الثنية السفلى.

مسدد بن مسرہد بصری، یحییٰ، عبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کداء کے مقام پر ثنیہ علیا سے داخل ہوتے جو بطحاء میں ہے اور ثنیہ سفلیٰ سے باہر تشریف لے جاتے تھے۔

١٤٧٦ - حدثنا الحميدي ومحمد بن المثنى قالا حدثنا سفيان بن عيينة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم لما جاء إلى مكة دخل من أعلاها وخرج من أسفلها.

حمیدی و محمد بن مثنیٰ، سفیان بن عیینہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بلند حصے کی طرف سے اس میں داخل ہوئے اور نچلے حصے کی جانب سے باہر تشریف لائے۔

١٤٧٧ - حدثنا محمود حدثنا أبو أسامة قال حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عام الفتح من كداء وخرج من كدى من أعلى مكة.

محمود، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور کدیٰ سے جو مکہ مکرمہ کے اوپر والا جانب ہے باہر تشریف لائے۔

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلَى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَكُدًى وَأَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَتْ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی طرف یعنی مکہ مکرمہ کی بالائی طرف سے داخل ہوئے۔ ہشام کا بیان ہے کہ حضرت عروہ دونوں جانب یعنی کداء اور کدیٰ سے داخل ہوتے بلکہ زیادہ تر کدیٰ سے داخل ہوتے کیونکہ دونوں میں سے یہ راستہ ان کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب تھا۔

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، حاتم، ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء سے یعنی مکہ مکرمہ کے بالائی حصے سے داخل ہوئے اور حضرت عروہ اکثر کدیٰ کی جانب سے داخل ہوتے اور دونوں میں سے یہ راستہ ان کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب ہوتا۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى أَقْرَبِهِمَا إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ كَدَاءٌ وَكُدًى مَوْضِعَانِ۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور حضرت عروہ ان دونوں جانب سے داخل ہوا کرتے لیکن اکثر کدیٰ کی جانب سے کیونکہ دونوں جانبوں میں سے یہ ان کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب تھا۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ کداء اور کدیٰ دو بستیاں ہیں۔

بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ

مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اس کی تعمیر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے مرجع اور جائے امن بنایا اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف، اعتکاف اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا۔ اور جب ابراہیم نے عرض کیا: اے رب! اس شہر کو امن والا بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھیں۔ فرمایا اور جو کافر ہوگا اسے بھی تھوڑا برتنے دوں گا، پھر اسے عذاب جہنم کی طرف مجبور کر دوں گا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ اور جب ابراہیم و اسماعیل بیت اللہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے، اے رب! اسے ہم سے قبول کر، بے شک تو ہی سننے اور جاننے والا ہے۔ اے رب ہمارے! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار رکھنا اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ کو اپنا مطیع رکھنا، ہمیں عبادت کرنے کے طریقے دکھا اور ہماری طرف رجوع فرما۔ بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے

١٤٨١ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَرِنِي إِزَارِي فَشَدَّهُ عَلَيْهِ.

عبد اللہ بن محمد، ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عباس پتھر ڈھونے لگے۔ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنی ازار گردن پر رکھ لو۔ آپ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان سے لگ گئیں۔ فرمایا کہ میری ازار دو۔ چنانچہ وہ آپ کے جسم سے باندھ دی گئی۔

١٤٨٢ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب کعبہ کی تعمیر کی تو حضرت ابراہیم والی بنیادوں سے کم کر دیا۔ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! کیا آپ اسے حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر نہیں بنا لیتے؟ فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کو کفر سے نکلے ہوئے تھوڑا وقت نہ گزرا ہوتا تو میں ایسا کر دیتا۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا، جب حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے تو میرے خیال میں یہی سبب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں رکنوں کو بوسہ دینا چھوڑ دیا تھا جو حجر اسود کے نزدیک ہیں، کیونکہ بیت اللہ کو حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر نہیں اٹھایا گیا تھا۔

١٤٨٣ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیت اللہ کی دیوار کے متعلق پوچھا کہ وہ اس میں شامل ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ پھر اسے بیت اللہ میں کیوں شامل نہیں کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس روپے کی کمی تھی۔ میں نے عرض کی کہ دروازہ کیوں اونچا کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم نے ایسا اس لئے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اور اگر تمہاری قوم کو جاہلیت سے نکلے ہوئے تھوڑا وقت نہ گزرا ہوتا جس کا مجھے خوف ہے کہ ان کے دل انکار کریں گے تو اس دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر دیا جاتا اور دروازے کو زمین سے ملا دیا جاتا۔

١٤٨٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلَتْ لَهُ خَلْفًا وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَعْنِي بَابًا.

١٤٨٥ - حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ فَذٰلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيدُ وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ قَالَ جَرِيرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ أُرِيكَهُ الْآنَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ فَقَالَ هٰهُنَا قَالَ جَرِيرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا.

بَابُ فَضْلِ الْحَرَمِ وَقَوْلِهِ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَوْلِهِ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبٰى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

١٤٨٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کے کفر کو تھوڑا ہی عرصہ نہ گزرا ہوتا تو میں بیت اللہ کو گرا کر حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر تعمیر کرتا کیونکہ قریش نے اس کی بنیادوں کو کم کر دیا ہے اور میں اس کے لیے خلف بناتا۔ ابو معاویہ نے ہشام سے روایت کی کہ خلفاً سے مراد دروازہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کو جاہلیت کے زمانے کو تھوڑا عرصہ نہ ہوا ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیت اللہ کو گرا کر اس میں وہ حصہ شامل کیا جائے جو اس سے نکال دیا تھا اور اس کو زمین کے برابر رکھتا اور اس کے دو دروازے رکھتا، ایک مشرقی اور دوسرا مغربی اور حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ یہی چیز تھی جس نے حضرت ابن زبیر کو اسے گرانے پر مجبور کیا۔ یزید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن زبیر کی خدمت میں حاضر تھا جب کہ وہ گرا کر بنا رہے تھے اور حطیم کا کچھ حصہ شامل کیا تو میں نے حضرت ابراہیم کی بنیادوں کے پتھر دیکھے جو اونٹ کے کوہان کی طرح تھے۔ جریر کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا۔ اس کی جگہ کہاں ہے؟ فرمایا کہ ابھی دکھاتا ہوں۔ پس میں ان کے ساتھ حطیم میں داخل ہوا تو آپ نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں۔ میں نے حجر سے چھ ہاتھ کی زمین یا اس کے قریب تھی۔

حرم کی فضیلت۔ کلام الٰہی ہے: مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو جس نے اسے حرم بنایا اور ہر چیز اسی کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کی اطاعت کرنے والوں میں رہوں۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے، کیا ہم نے انہیں امن والے حرم میں آباد نہیں کیا جس کی طرف کھانے کے لیے ہر قسم کے پھل کھنچے آتے ہیں، ہمارے پاس سے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۲۸، ۵۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا۔ اس شہر کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ اس کا کانٹا نہ توڑا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور اس کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔

حتى تموت ولا يلتقط لقطتها إلا من عرفها.

باب توريث دور مكة وبيعها وشرائها وأن الناس في المسجد الحرام سواء خاصة لقوله تعالى إن الذين كفروا ويصدون عن سبيل الله والمسجد الحرام الذي جعلناه للناس سواء العاكف فيه والباد ومن يرد فيه بإلحاد بظلم نذقه من عذاب أليم قال أبو عبد الله البادي الطاري معكوفا محبوسا.

۱۴۸۷ - حدثنا أصبغ قال أخبرني ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن علي بن حسين عن عمرو بن عثمان عن أسامة بن زيد أنه قال يا رسول الله أين تنزل في دارك بمكة فقال وهل ترك عقيل من رباع أو دور وكان عقيل ورث أبا طالب هو وطالب ولم يرثه جعفر ولا علي شيئا لأنهما كانا مسلمين وكان عقيل وطالب كافرين فكان عمر بن الخطاب يقول لا يرث المؤمن الكافر قال ابن شهاب وكانوا يتأولون قول الله تعالى إن الذين آمنوا وهاجروا وجاهدوا بأموالهم وأنفسهم في سبيل الله والذين آووا ونصروا أولئك بعضهم أولياء بعض الآية.

باب نزول النبي صلى الله عليه وسلم مكة.

۱۴۸۸ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني أبو سلمة أن أبا هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين أراد قدوم مكة منزلنا غدا إن شاء الله تعالى بخيف بني كنانة حيث تقاسموا على الكفر.

۱۴۸۹ - حدثنا الحميدي قال حدثنا الوليد قال حدثنا الأوزاعي قال حدثني الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من الغد يوم

مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور خرید و فروخت جائز ہونا۔ اور مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام سے جس کو ہم نے لوگوں کے لیے یکساں کیا ہے کہ وہاں مقیم اور مسافر برابر اور جو شرارت کے ساتھ ظلم کا ارادہ کرے اسے ہم دردناک عذاب چکھائیں گے۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ الباد سے مراد ہے باہر سے آنے والا معکوفاً یعنی محبوس رکا ہوا۔

عمرو بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ مکہ مکرمہ کے اندر اپنے کاشانۂ اقدس میں کہاں اتریں گے؟ فرمایا کیا عقیل نے کوئی جائداد یا گھر چھوڑا ہے! ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے جب کہ حضرت جعفر اور حضرت علی کو کچھ نہیں دیا تھا کیونکہ دونوں مسلمان تھے جب کہ عقیل اور طالب کافر تھے۔ حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے کہ مومن کافر کی میراث نہیں پاتا۔ ابن شہاب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تاویل کرتے ہیں بے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی ان میں سے بعض بعض کے وارث ہیں (۸ : ۷۲)۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں اترنے والی جگہ۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ مکہ مکرمہ میں پہنچنے والے تھے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ ہم منیٰ سے لوٹنے لگے دوسرے دن کہ آپ منیٰ میں تھے کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں ٹھہریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی

النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ وَيَحْيَى بْنُ الضَّحَّاكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَا بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَشْبَهُ۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

۱۴۹۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

۱۴۹۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللّٰهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ۔

۱۴۹۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ

تھیں کہ انہوں نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں یعنی محصب میں، یعنی یہ کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب یا بنی مطلب کے خلاف حلف اٹھایا تھا کہ نہ ان سے شادی بیاہ کریں گے اور نہ خرید و فروخت۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے سپرد کر دیں۔ ——— سلامہ نے عقیل اور یحییٰ بن ضحاک اوزاعی ابن شہاب سے روایت ہے کہ بنی ہاشم اور بنی المطلب۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ بنی المطلب زیادہ مناسب ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جب ابراہیم نے عرض کی کہ اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت کرنے سے بچا۔ اے میرے رب! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا... لعلھم یشکرون تک (ابراہیم ۳۵)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ نے کعبہ کو حرمت والا گھر اور لوگوں کے گزارے کا ذریعہ بنایا ہے اور حرمت والا مہینہ... شیء علیم تک (المائدہ ۹۶)

علی بن عبد اللہ، سفیان، زیاد بن سعد، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کعبہ کو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ——— محمد بن مقاتل، عبد اللہ، محمد بن ابو حفصہ، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے اور اس روز کعبہ کو غلاف پہنایا جاتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ ترک کرے۔

احمد بن حفص، ان کے والد ماجد، ابراہیم، حجاج، قتادہ، عبد اللہ بن ابو عتبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تَابَعَهُ أَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ وَالْأَوَّلُ أَكْثَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَ اللّٰهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ أَبَا سَعِيدٍ۔

باب كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ۔

۱۴۹۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ إِلَى شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَقَدْ جَلَسَ هٰذَا الْمَجْلِسَ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهُ قُلْتُ إِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمَرْءَانِ أَقْتَدِي بِهِمَا۔

باب هَدْمِ الْكَعْبَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ۔

۱۴۹۴ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا۔

۱۴۹۵ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

باب مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ۔

۱۴۹۶ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ کا حج اور عمرہ یاجوج و ماجوج کے بعد بھی ہوتا رہے گا ۔۔۔ متابعت کی ہے ان کی ابان اور عمران نے قتادہ سے ۔۔۔ عبدالرحمٰن نے شعبہ سے روایت کی کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بیت اللہ کا حج موقوف ہو جائے۔ لیکن پہلا اکثر نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ قتادہ نے عبداللہ سے سنا اور عبداللہ نے ابو سعید سے سنا ہے۔

کعبہ پر غلاف چڑھانا

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، سفیان، واصل احدب، ابو وائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کی طرف آیا ۔۔۔ قبیصہ، سفیان، واصل، ابو وائل سے روایت ہے کہ میں کعبہ میں شیبہ کے ساتھ کرسی پر بیٹھا تو انہوں نے فرمایا اس جگہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے تو انہوں نے فرمایا میں کوئی نہ پیلا (سونا) اور سفید (چاندی) نہیں چھوڑوں گا مگر اسے بانٹ دوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے دونوں پیشروؤں نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ فرمایا کہ میں انہی دونوں کی پیروی کرتا ہوں۔

کعبہ کو گرانا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا تو وہ زمین میں دھنسا دئے جائیں گے۔

عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ بن اخنس، ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، گویا میں ٹیڑھی ٹانگوں والے کالے آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

حجر اسود کے بارے میں

عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر کہا، میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے

أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

اور نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع۔ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

بَابُ إِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ۔

خانہ کعبہ کو بند کرکے بیت اللہ کی جس طرف چاہے منہ کرکے نماز پڑھے۔

۱۴۹۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ انہوں نے دروازہ بند کر لیا اور جب کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا۔ میں حضرت بلال سے ملا تو میں نے ان سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی؟ کہا۔ ہاں دونوں یمنی ستونوں کے درمیان پڑھی۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ۔

کعبہ میں نماز پڑھنا

۱۴۹۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ الْوَجْهِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظَّهْرِ يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِ أَذْرُعٍ فَيُصَلِّي يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ میں داخل ہوتے تو سامنے کی طرف چلتے چلے جاتے جبکہ داخل ہوتے اور دروازے کی طرف پیٹھ کرکے چلتے رہتے یہاں تک کہ ان کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان قریباً تین گز کا فاصلہ رہ جاتا کیونکہ اس جگہ نماز پڑھنے کا قصد کرتے جو انہیں حضرت بلال نے بتائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی تھی اور اس میں کسی کے لیے مضائقہ نہیں ہے کہ بیت اللہ میں جس طرف چاہے منہ کرکے نماز پڑھے۔

ف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اس جگہ پر خاص طور پر نماز پڑھنا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ صحابہ کرام کی نظر میں زمین کا وہ حصہ متبرک سمجھا جاتا تھا جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اطہر مس ہوا تھا۔ اسی لیے دولت عثمانیہ کے راسخ العقیدہ مسلمانوں نے ایسی تمام جگہوں پر یادگاریں تعمیر کر دی تھیں لیکن جب دشمنانِ رسول کا حجاز مقدس پر تسلط ہوا تو انہوں نے محبت و عقیدت کی ان تمام نشانیوں کو مسمار کرکے اپنے دل کی آگ بجھائی اور سچے مسلمانوں کے قلب و جگر کو چھلنی کرکے رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ سارے ہی مسلمان کہلانے والوں کو محبت نبی کی دولت عطا فرمائے، آمین۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ وَكَانَ

جو کعبہ میں داخل نہ ہو، حضرت ابن عمر اکثر حج کرتے اور داخل نہ

ابن عمر یحج کثیرا ولا یدخل۔

۱۵۹۹۔ حدثنا مسدد قال حدثنا خالد بن عبد اللہ حدثنا اسمعیل بن ابی خالد عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت وصلی خلف المقام رکعتین ومعہ من یسترہ من الناس فقال لہ رجل ادخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ قال لا۔

باب من کبر فی نواحی الکعبۃ

۱۶۰۰۔ حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا ایوب قال حدثنا عکرمۃ عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم ابی ان یدخل البیت وفیہ الالھۃ فامر بھا فاخرجت فاخرجوا صورۃ ابراھیم واسمعیل علیھما السلام فی ایدیھما الازلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتلھم اللہ اما واللہ قد علموا انھما لم یستقسما بھا قط فدخل البیت فکبر فی نواحیہ ولم یصل فیہ۔

باب کیف کان بدء الرمل

۱۶۰۱۔ حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد ھو ابن زید عن ایوب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فقال المشرکون انہ یقدم علیکم وفد وھنھم حمی یثرب فامرھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرملوا الاشواط الثلثۃ وان یمشوا ما بین الرکنین ولم یمنعہ ان یامرھم ان یرملوا الاشواط کلھا الا الابقاء علیھم۔

باب استلام الحجر الاسود حین یقدم مکۃ اول ما یطوف ویرمل ثلثا

۱۶۰۲۔ حدثنا اصبغ قال اخبرنی ابن وھب عن یونس عن الزھری عن سالم عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین یقدم مکۃ اذا استلم

رکھتے۔

اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور ایک آپ کے ساتھ تھا جو آپ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا۔ کسی سے ایک شخص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے؟ کہا نہیں۔

جو اطراف کعبہ میں تکبیر کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کے اندر داخل ہونے سے انکار فرمایا کیونکہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کے بت بھی نکالے گئے جن کے ہاتھوں میں پانسے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ انہیں ہلاک کرے، خدا کی قسم یہ جانتے ہیں کہ ان دونوں نے کبھی انہیں نہیں پھینکا۔ آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تکبیر کہی اور اندر نماز نہیں پڑھی۔

رمل کی ابتدا کیسے ہوئی تھی؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے اصحاب بھی تو مشرکوں نے کہا کہ تمہارے پاس وہ لوگ آ رہے ہیں جنہیں یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ تین پھیروں میں دوڑ کر چلیں اور دونوں رکنوں کے درمیان حسب معمول چلیں اور آپ کو یہ حکم دینے سے کسی چیز نے نہیں روکا کہ تمام پھیروں میں دوڑ کر چلیں مگر ان کی سہولت کے خیال نے۔

جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجر اسود کو بوسہ دے اور تین دفعہ رمل کرے۔

سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب مکہ مکرمہ میں تشریف لاتے تو پہلا طواف کرتے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیا اور سات میں سے پہلا تین

الركن الأسود أول ما يطوف يخب ثلاثة أطواف من السبع۔

باب ۱۰۱۶ الرمل في الحج والعمرة۔

۱۵۰۳ - حدثنا محمد قال حدثنا سريج بن النعمان قال حدثنا فليح عن نافع عن ابن عمر قال سعى النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثة أشواط ومشى أربعة في الحج والعمرة تابعه الليث قال حدثني كثير بن فرقد عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

۱۵۰۴ - حدثنا سعيد بن أبي مريم قال أخبرنا محمد بن جعفر قال أخبرني زيد بن أسلم عن أبيه أن عمر بن الخطاب قال للركن أما والله إني لأعلم أنك حجر لا تضر ولا تنفع ولولا أني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم استلمك ما استلمتك فاستلمه ثم قال فما لنا وللرمل إنما كنا راءينا به المشركين وقد أهلكهم الله ثم قال شيء صنعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا نحب أن نتركه۔

۱۵۰۵ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال ما تركت استلام هذين الركنين في شدة ولا رخاء منذ رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلمهما قلت لنافع أكان ابن عمر يمشي بين الركنين قال إنما كان يمشي ليكون أيسر لاستلامه۔

باب ۱۰۱۷ استلام الركن بالمحجن۔

۱۵۰۶ - حدثنا أحمد بن صالح ويحيى بن سليمان قالا حدثنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال طاف النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع على بعير يستلم الركن بمحجن تابعه الدراوردي عن ابن أخي الزهري عن عمه۔

باب ۱۰۱۸ من لم يستلم إلا الركنين اليمانيين

کے اطراف دوڑے۔

حج اور عمرہ میں رمل کرنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین پھیروں میں رمل کیا اور چار میں حسب معمول چلے حج اور عمرہ میں — متابعت کی اس کی لیث نے اور کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے کثیر بن فرقد نے حضرت ابن عمر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اسود سے کہا، خدا کی قسم میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔ پھر فرمایا، ہمارا رمل سے کیا واسطہ ہم نے تو مشرکوں کو دکھانے کے لیے کیا تھا جن کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا۔ پھر فرمایا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا لہٰذا ہم اسے چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے تنگی اور آسانی میں ان دونوں رکنوں کو بوسہ دینا ترک نہیں کیا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے نافع سے کہا، کیا حضرت ابن عمر دونوں رکنوں کے درمیان حسب معمول چلتے؟ فرمایا کہ حسب معمول چلتے تاکہ آسانی سے بوسہ دے سکیں۔

لکڑی کے ذریعے حجر اسود کو بوسہ دینا

احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کو لکڑی کے ساتھ بوسہ دیا — متابعت کی اس کی دراوردی نے زہری کے بھائی سے اور انہوں نے اپنے چچا سے۔

جو بوسہ نہ دے مگر صرف دونوں یمانی رکنوں کو بوسہ دے

الْيَمَانِيَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ لَا يُسْتَلَمُ هَذَانِ الرُّكْنَانِ فَقَالَ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُورًا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

بَابُ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرَبْرِيُّ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ كُوفِيٌّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ بَصْرِيٌّ۔

بَابُ مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ۔

بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكْنِ۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

ابو شعثاء سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا اور کون ہے جو بیت اللہ کی چیز سے پرہیز کرے جب کہ حضرت معاویہ تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابن عباس نے ان سے کہا، ہم تو بوسہ نہیں دیتے مگر ان دونوں رکنوں کو۔ انہوں نے کہا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز چھوڑنے والی نہیں ہے اور حضرت ابن زبیر تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے کسی رکن کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا مگر دونوں یمانی رکنوں کو۔

حجر اسود کو بوسہ دینا

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور کہا، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

زبیر بن عربی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا تو فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے اور چھوتے ہوئے دیکھا۔ اس نے کہا اگر میں بھیڑ میں پھنس جاؤں، اگر میں مغلوب ہو جاؤں؟ فرمایا کہ یہ اگر مگر یمن ہی میں رہنے دو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے اور چھوتے ہوئے دیکھا — محمد بن یوسف فربری نے ابو جعفر کی کتاب میں پایا کہ امام ابو عبداللہ نے فرمایا۔ زبیر بن عدی کوفی اور زبیر بن عربی بصری ہے۔

جو حجر اسود کی طرف اشارہ کرے جب کہ اس کے پاس آئے

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، خالد، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ پر بیت اللہ کا طواف کیا اور جب حجر اسود کے پاس آتے تو ایک چیز کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کرتے۔

حجر اسود کے پاس تکبیر کہنا

مسدد، خالد بن عبداللہ، خالد الحذاء، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت

قال حدثنا خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس قال طاف النبي صلى الله عليه وسلم بالبيت على بعير كلما أتى الركن أشار إليه بشيء عنده وكبر تابعه إبراهيم بن طهمان عن خالد الحذاء.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر کیا۔ جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کر دیتے جو پاس ہوتی اور تکبیر کہتے۔ متابعت کی اس کی ابراہیم بن طہمان نے خالد الحذاء سے۔

باب ٤٣٢ من طاف بالبيت إذا قدم مكة قبل أن يرجع إلى بيته ثم صلى ركعتين ثم خرج إلى الصفا.

جو مکہ کو آئے تو اپنے گھر جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے پھر دو رکعتیں پڑھے اور پھر صفا کی طرف نکلے۔

١٥١٢ - حدثنا أصبغ عن ابن وهب قال أخبرني عمرو عن محمد بن عبد الرحمن قال ذكرت لعروة قال فأخبرتني عائشة أن أول شيء بدأ به حين قدم النبي صلى الله عليه وسلم أنه توضأ ثم طاف ثم لم تكن عمرة ثم حج أبو بكر وعمر مثله ثم حججت مع أبي الزبير فأول شيء بدأ به الطواف ثم رأيت المهاجرين والأنصار يفعلونه وقد أخبرتني أمي أنها أهلت هي وأختها والزبير وفلان وفلان بعمرة فلما مسحوا الركن حلوا.

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو پہلے وضو سے ابتداء کی، پھر طواف کیا پھر عمرہ نہیں کیا۔ پھر حضرت ابو بکر و حضرت عمر نے اسی طرح حج کیا۔ پھر میں نے اپنے والد حضرت زبیر کے ساتھ حج کیا تو طواف سے ابتداء کی۔ پھر میں نے مہاجرین و انصار کو دیکھا کہ ایسا ہی کرتے تھے۔ اور مجھے میری والدہ ماجدہ نے بتایا کہ انہوں نے اور ان کی بہن اور حضرت زبیر اور فلاں فلاں نے عمرہ کا احرام باندھا اور جب حجر اسود کو بوسہ دے لیا تو احرام کھول دیے۔

١٥١٣ - حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثنا أبو ضمرة أنس بن عياض قال موسى بن عقبة عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا طاف في الحج والعمرة أول ما يقدم سعى ثلاثة أطواف ومشى أربعة ثم سجد سجدتين ثم يطوف بين الصفا والمروة.

ابراہیم بن منذر، ابو ضمرہ انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حج اور عمرہ میں طواف کیا کرتے تو پہلے تین طوافوں میں دوڑتے اور چار میں چلتے پھر دو رکعتیں پڑھتے پھر صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان پھیرے لگا کر طواف کرتے۔

١٥١٤ - حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثنا أنس بن عياض عن عبيد الله عن نافع عن عبد الله بن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا طاف بالبيت الطواف الأول يخب ثلاثة أطواف ويمشي أربعة وأنه كان يسعى بطن المسيل إذا طاف بين الصفا والمروة.

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلا طواف کرتے تو پہلے تین طوافوں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور آپ نالے کے درمیان کی جگہ میں دوڑتے جب کہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

باب ٤٣٣ طواف النساء مع الرجال وقال

عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا

لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ يَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَتْ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ قَالَ إِي لَعَمْرِي لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطْنَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَطُوفُ حَجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتِ انْطَلِقِي عَنْكِ وَأَبَتْ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلَكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حَتَّى يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ لَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذَلِكَ وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا۔

ابن جریج کا عطاء سے روایت ہے کہ جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تو کہا: آپ انہیں کیسے منع کرتے ہیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے مردوں کے ساتھ طواف کیا ہے۔ میں نے کہا کہ پردے کے حکم کے بعد یا پہلے؟ کہا کہ میری عمر کی قسم میں نے پردے کے حکم کے بعد دیکھا ہے۔ میں نے کہا کہ مرد و عورتیں کس طرح مخلوط ہو جاتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ وہ ملی ہوئی نہیں ہوتی تھیں۔ حضرت عائشہ مردوں سے ایک طرف ہو کر طواف کرتیں اور ان میں مخلوط نہ ہوتیں۔ ایک عورت نے کہا کہ اے ام المومنین! چلئے کہ حجر اسود کو بوسہ دیں تو فرمایا کہ تم چلی جاؤ اور خود جانے سے انکار کر دیا۔ وہ رات کو کپڑا اوڑھ کر مردوں کے ساتھ طواف کرتیں کہ پہچانی نہ جائیں لیکن خانۂ کعبہ میں داخل ہونا چاہتیں تو مردوں کے نکلنے کا انتظار کرتیں۔ میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوتے جب کہ وہ جوف ثبیر میں مقیم تھیں۔ عرض گزار ہوا کہ ان کا پردہ کیا تھا؟ فرمایا کہ وہ ترکی خیمے میں تھیں جس پر پردہ تنا ہوا تھا جب کہ ان کے اور ہمارے درمیان حجاب وہی تھا اور میں نے گلابی کرتا دیکھا۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

اسماعیل، مالک، محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کا شکوہ کیا۔ فرمایا کہ تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لینا۔ چنانچہ میں نے لوگوں کے پیچھے طواف کیا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

بَابُ ۱۰۲۲ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ۔

طواف کے دوران کلام کرنا

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے آدمی کے ساتھ تسمہ یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِهِ۔

باب إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يُكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ۔

١٥١٧ – حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ۔

باب لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ۔

١٥١٨ – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

باب إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلَاةُ أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَبْنِي وَيُذْكَرُ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ۔

باب صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُبُوعِهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ إِنَّ عَطَاءً يَقُولُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَقَالَ السُّنَّةُ أَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوعًا قَطُّ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

١٥١٩ – حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو

نے اس کو اپنے دستِ مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑ لو۔

جب دورانِ طواف کوئی تسمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے کاٹ دے۔

ابو عاصم، ابن جریج، سلیمان احول، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک مرد کو نکیل وغیرہ سے بندھا ہوا دیکھا تو آپ نے وہ کاٹ دی۔

ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حجۃ الوداع سے پہلے والے حج کا امیر بنا کر بھیجا تو یوم النحر کو ایک جماعت کے ساتھ بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

طواف میں توقف کرنا۔ عطاء نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو طواف کر رہا ہو تو نماز کی اقامت ہو جائے یا اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیرنے پر اسی جگہ سے طواف شروع کر دے جہاں سے منقطع ہوا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اسماعیل بن امیہ کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے کہا کہ عطاء فرماتے ہیں فرض نماز طواف کی دو رکعتوں کی طرف سے کفایت کر جاتی ہے۔ فرمایا کہ سنت ہی افضل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات طواف نہیں کیے مگر دو رکعتیں پڑھیں۔

عمرو سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال

قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

کیا کوئی آدمی عمرہ میں صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات طواف کیے، پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ کا طریقہ تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کر لے۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ۔

جو کعبہ کے قریب نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طواف اوّل کے بعد واپس لوٹے۔

۱۵۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ۔

محمد بن ابوبکر، فضیل، موسیٰ بن عقبہ، کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف فرما ہوئے تو سات طواف کیے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور اس طواف کے بعد کعبہ کے نزدیک نہ گئے یہاں تک کہ عرفات سے واپس لوٹے۔

بَابُ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَصَلَّى عُمَرُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ۔

جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں۔ اور حضرت عمر نے حرم سے باہر پڑھیں۔

۱۵۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَأَرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَأَرَادَتِ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ فَلَمْ تُصَلِّ حَتَّى خَرَجَتْ۔

عروہ نے زینب سے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی — عروہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے اور روانگی کا ارادہ تھا اور حضرت ام سلمہ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا مگر روانہ ہونا چاہتی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جب نماز فجر کی اقامت کہی جائے تو تم اپنے اونٹ پر طواف کر لینا اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں گے۔ انہوں نے یونہی کیا اور نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ چلی گئیں۔

بَابُ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ۔

جو طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے۔

۱۵۲۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں، پھر صفا مروہ کی طرف تشریف لے گئے۔ ارشاد باری ہے: تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں اچھا نمونہ ہے۔

بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتّٰى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِيْ طُوًى۔

فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما طواف کی دو رکعتیں سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھتے اور حضرت عمر نماز فجر کے بعد طواف کر کے سوار ہوئے اور دو رکعتیں ذی طویٰ میں پڑھیں۔

۱۵۲۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا طَافُوْا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوْا إِلَى الْمُذَكِّرِ حَتّٰى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوْا حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِيْ تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلَاةُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بعض لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور پھر ایک واعظ کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ بیٹھے رہے اور جب وہ ساعت آ گئی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھنے لگے۔

۱۵۲۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

ابراہیم بن منذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔

۱۵۲۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوْفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخْبِرُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا صَلَّاهُمَا۔

عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ نماز فجر کے بعد طواف کرتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔ عبد العزیز سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ بتاتے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی ان کے گھر میں داخل ہوتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

بَابُ الْمَرِيْضِ يَطُوْفُ رَاكِبًا

مریض سوار ہو کر طواف کرے

۱۵۲۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر

رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف بالبيت وهو على بعير كلما أتى على الركن أشار إليه بشيء في يده وكبر.

۱۵۲۷ـ حدثنا عبد الله بن مسلمة قال حدثنا مالك عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة عن زينب بنت أم سلمة عن أم سلمة قالت شكوت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم أني أشتكي فقال طوفي من وراء الناس وأنت راكبة فطفت ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي إلى جنب البيت وهو يقرأ بالطور وكتاب مسطور.

باب سقاية الحاج.

۱۵۲۸ـ حدثنا عبد الله بن محمد بن أبي الأسود قال حدثنا أبو ضمرة قال حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال استأذن العباس بن عبد المطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبيت بمكة ليالي منى من أجل سقايته فأذن له.

۱۵۲۹ـ حدثنا إسحاق بن شاهين قال حدثنا خالد عن خالد عن عكرمة عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء إلى السقاية فاستسقى فقال العباس يا فضل اذهب إلى أمك فأت رسول الله صلى الله عليه وسلم بشراب من عندها فقال اسقني قال يا رسول الله إنهم يجعلون أيديهم فيه قال اسقني فشرب منه ثم أتى زمزم وهم يسقون ويعملون فيها فقال اعملوا فإنكم على عمل صالح ثم قال لولا أن تغلبوا لنزلت حتى أضع الحبل على هذه يعني عاتقه وأشار إلى عاتقه.

باب ما جاء في زمزم وقال عبدان أخبرنا عبد الله قال أخبرنا يونس عن الزهري قال أنس بن مالك كان أبو ذر يحدث أن رسول

کیا جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کر دیتے جو دست اقدس میں ہوتی اور تکبیر کہتے۔

زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی بیماری کی شکایت کی تو فرمایا سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کے ایک گوشے میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی قرأت فرما رہے تھے (نماز فجر پڑھا رہے ہوں گے۔)

حاجیوں کو پانی پلانا

عبد اللہ بن محمد بن ابو الاسود، ابو ضمرہ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حضرت عباس بن عبد المطلب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ کے اندر رہ کر حاجیوں کو پانی پلانے کی اجازت مانگی تو انہیں اجازت دے دی گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبیل کے پاس تشریف لے گئے اور پانی مانگا۔ حضرت عباس نے فرمایا: اے فضل! اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ان کے پاس سے پانی لاؤ۔ فرمایا کہ مجھے پلاؤ۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! لوگ اس میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ فرمایا: مجھے پلاؤ۔ پس اس میں سے پیا۔ پھر زمزم کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں لوگ پانی پلا رہے تھے۔ فرمایا کام کرتے رہو کیونکہ تم نیک کام کر رہے ہو۔ اگر تمہارے مغلوب آنے کا خیال نہ ہوتا تو میں بھی اترتا اور رسی اس پر رکھ لیتا۔ اور اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔

زمزم کا بیان۔ عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری، حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میری چھت کھولی گئی

النبي صلى الله عليه وسلم قال فرج سقفي وأنا بمكة فنزل جبريل ففرج صدري ثم غسله بماء زمزم ثم جاء بطست من ذهب ممتلئ حكمة وإيمانا فأفرغها في صدري ثم أطبقه ثم أخذ بيدي فعرج بي إلى السماء الدنيا فقال جبريل لخازن السماء الدنيا افتح قال من هذا قال جبريل.

١٥٣٠ - حدثني محمد بن سلام قال أخبرنا الفزاري عن الشعبي أن ابن عباس حدثه قال سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم من زمزم فشرب وهو قائم قال عاصم فحلف عكرمة ما كان يومئذ إلا على بعير.

باب ١٠٣ طواف القارن.

١٥٣١ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فأهللنا بعمرة ثم قال من كان معه هدي فليهل بالحج والعمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما فقدمت مكة وأنا حائض فلما قضينا حجنا أرسلني مع عبد الرحمن إلى التنعيم فاعتمرت فقال هذه مكان عمرتك فطاف الذين أهلوا بالعمرة ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد أن رجعوا من منى وأما الذين جمعوا بين الحج والعمرة فإنما طافوا طوافا واحدا.

١٥٣٢ - حدثني يعقوب بن إبراهيم قال حدثنا ابن علية عن أيوب عن نافع أن ابن عمر دخل ابنه عبد الله بن عبد الله وظهره في الدار فقال إني لا آمن أن يكون العام بين الناس قتال فيصدوك عن البيت فلو أقمت فقال قد خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فحال كفار قريش بينه وبين البيت

پھر جبرئیل نازل ہوئے اور میرا سینہ کھولا پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اور اسے میرے سینے میں انڈیل دیا گیا پھر اسے بند کر دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان دنیا کی طرف لے گئے۔ پس جبرئیل نے آسمان دنیا کے خازن سے کہا: کھولیے۔ کہا: کون ہے؟ کہا: جبرئیل۔

محمد بن سلام، فزاری، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آب زمزم پلایا اور آپ کھڑے تھے۔ عاصم کا بیان ہے کہ عکرمہ نے قسم کھا کر کہا کہ اس دن نہیں تھے آپ مگر اونٹ پر۔

قران کرنے والے کا طواف

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھے پھر احرام نہ کھولے مگر دونوں کا۔ پس مکہ پہنچی تو مجھے حیض آ گیا۔ جب ہم اپنے حج سے فارغ ہوئے تو مجھے حضرت عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔ پس جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے طواف کیا پھر احرام کھول دیا اور منیٰ سے لوٹنے پر دوسری دفعہ طواف کیا اور جنہوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا انہوں نے صرف ایک مرتبہ طواف کیا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحبزادے عبداللہ ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کی سواری گھر میں تھی۔ کہا کہ مجھے اس سال لوگوں میں لڑائی ہونے کا اندیشہ ہے کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روک دیں گے لہٰذا آپ ٹھہر جاتے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلے تو کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے اگر وہ میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوں گے تو میں وہی کروں گا

اِنْ يُحَلْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ قَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا۔

جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا کیونکہ آپ سے بہتر رسول اللہ کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج کو واجب کر لیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ مکہ مکرمہ پہنچے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

١٥٣٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا جس سال کہ حضرت ابن زبیر کے خلاف حجاج آیا ہوا تھا۔ آپ سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہٰذا ہمیں ڈر ہے کہ آپ کو روک دیا جائے گا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے سو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ واجب کر لیا ہے۔ پھر جب نکلے اور بیداء کے نزدیک پہنچے تو فرمایا۔ کہ حج اور عمرہ کی ایک ہی بات ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ اور قدید سے قربانی کا جانور خرید لیا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کیا۔ نہ قربانی کی، نہ کسی چیز سے حلال ہوئے جو احرام میں حرام ہوتی ہے، نہ سر منڈایا، نہ بال کٹوائے یہاں تک کہ یوم النحر آ گیا تو قربانی کی اور سر منڈایا اور دیکھا کہ حج اور عمرہ کے لیے پہلا طواف ہی کافی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

بَابُ ١٠٤٨ الطَّوَافِ عَلَى وُضُوءٍ۔

باوضو طواف کرنا

١٥٣٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ

محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل القرشی نے عروہ بن زبیر سے پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کیا تو مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ پہلی چیز جس سے آپ نے ابتدا فرمائی یہ ہے کہ وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر عمرہ نہ تھا۔ پھر حضرت ابوبکر نے حج کیا تو پہلی چیز جس سے ابتدا کی وہ طواف بیت اللہ تھا پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت عمر نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عثمان نے حج کیا تو میں نے دیکھا کہ پہلی چیز جس سے انہوں نے شروع کیا وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن عمر پھر میں نے اپنے والد ماجد حضرت زبیر بن العوام

ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضٰى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَضَعُوا أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا۔

کے ساتھ حج کیا آپ نے بھی جس چیز سے شروع کیا وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ کیا۔ پھر معاویہ نے اور عبداللہ بن عمر نے بھی یہی کیا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر آخر میں جن کو میں نے دیکھا حضرت ابن عمر ہیں جنہوں نے اسے توڑ کر عمرہ نہیں بنایا۔ یہ حضرت ابن عمر یہاں ہیں ان سے بھی نہیں پوچھتے اللہ کو پچھلے بزرگ کو دیکھتے ہیں کہ وہ کس چیز سے ابتدا کرتے تھے یعنی طواف بیت اللہ کے پہلے ہی قدم بڑھاتے تھے پھر احرام نہ کھولتے تھے میں نے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکھا کہ وہ طواف بیت اللہ کے سوا اور کسی چیز سے ابتدا نہ کرتی تھیں پھر بھی احرام نہ کھولتی تھیں۔ مجھے میری والدہ محترمہ نے بتایا کہ انہوں نے اور ان کی بہن نے اور حضرت زبیر نے اور فلاں فلاں نے اسی وقت احرام کھولا جب حجر اسود کو بوسہ دے لیا۔

بَابُ وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔

صفا و مروہ کی سعی کا وجوب اور یہ شعائر اللہ ہیں۔

١٥٣٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هٰذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ بے شک صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے (۲-۱۵۸) تو خدا کی قسم کسی پر گناہ نہیں کہ وہ صفا و مروہ کا طواف نہ کرے۔ فرمایا کہ اے بھانجے تو نے غلط بات کہی ہے اگر یہی بات ہوتی جو تم نے تاویل کی ہے تو یہ حکم ہوتا کہ اس پر کوئی گناہ نہیں جو ان دونوں کا طواف نہ کرے لیکن یہ حکم انصار کے بارے میں نازل ہوا جو اسلام لانے سے پہلے منات طاغوت کے پاس احرام باندھتے تھے جس کی وہ پوجا کیا کرتے تھے جو مشلل کے پاس تھا۔ جو احرام باندھتا وہ صفا و مروہ کا طواف برا سمجھتا جب وہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ ہم صفا و مروہ کا طواف کرنے کو برا سمجھتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ بے شک صفا و مروہ

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْآيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَدْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ أَنَّ النَّاسَ إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ بِمَنَاةَ كَانُوا يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَسْمَعُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ ثُمَّ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللّٰهَ أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ۔

اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں"۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان طواف کو سنت قرار دیا ہے۔ پس کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ دونوں کے درمیان طواف کرنا ترک کرے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن کو بتایا تو انہوں نے فرمایا۔ یہ علمی بات ہے جو میں نے نہیں سنی تھی۔ میں نے متعدد اہل علم حضرات سے سنا کہ وہ حضرت عائشہ کے برعکس بیان کرتے کہ جو منات کے پاس احرام باندھتے وہ سارے صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا و مروہ کا نہ کیا تو لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ہم صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم نازل فرمایا اور صفا کا ذکر نہیں کیا تو کیا صفا و مروہ کا طواف کرنے میں ہم پر کوئی گناہ ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا: بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ ابوبکر نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آیت ان دونوں جماعتوں کے متعلق نازل ہوئی یعنی ایک وہ جو دور جاہلیت میں صفا و مروہ کے طواف کو برا سمجھتے۔ پھر دوسرے وہ جو اسلام میں ان کے طواف کو اس لیے برا سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم فرمایا ہے اور صفا کا ذکر نہیں کیا یہاں تک کہ طواف بیت اللہ کے بعد اس کا ذکر بھی کر دیا گیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِي عَبَّادٍ إِلٰى زُقَاقِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ۔

صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ سعی کی حد بنو عباد کے گھر سے بنی ابی حسین کے کوچے تک ہے۔

۱۵۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ

محمد بن عبید، عیسیٰ بن یونس، عبید اللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پہلا طواف کرتے تو تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے تو سیل کے درمیان والے حصے میں دوڑتے۔ میں نے نافع سے کہا کہ کیا حضرت عبد اللہ جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے تو چلتے تھے؟ فرمایا۔ نہیں مگر جب رکن یمانی کے پاس بھیڑ کی وجہ سے کشمکش ہو جاتی تو اسے نہ چھوڑتے جب تک بوسہ نہ دے

كان لا يدعه حتى يستلمه.

١٥٣٧ حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار قال سألنا ابن عمر عن رجل طاف بالبيت في عمرة ولم يطف بين الصفا والمروة أيأتي امرأته فقال قدم النبي صلى الله عليه وسلم فطاف بالبيت سبعا وصلى خلف المقام ركعتين وطاف بين الصفا والمروة سبعا وقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة. وسألنا جابر بن عبد الله فقال لا يقربنها حتى يطوف بين الصفا والمروة.

١٥٣٨ حدثنا المكي بن إبراهيم عن ابن جريج قال أخبرني عمرو بن دينار قال سمعت ابن عمر قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة فطاف بالبيت ثم صلى ركعتين ثم سعى بين الصفا والمروة ثم تلا لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة.

١٥٣٩ حدثنا أحمد بن محمد قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا عاصم قال قلت لأنس بن مالك أكنتم تكرهون السعي بين الصفا والمروة فقال نعم لأنها كانت من شعائر الجاهلية حتى أنزل الله إن الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطوف بهما.

١٥٤٠ حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس قال إنما سعى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبيت وبين الصفا والمروة ليري المشركين قوته. زاد الحميدي قال حدثنا سفيان قال حدثنا عمرو قال سمعت عطاء عن ابن عباس مثله.

ہے۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کرے لیکن صفا و مروہ کے درمیان نہ کرے کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات طواف کیے اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو فرمایا اس کے نزدیک نہ جائے یہاں تک کہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طرز عمل میں بہترین نمونۂ زندگی ہے۔

عاصم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی۔ کیا آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی کو ناپسند کرتے تھے؟ فرمایا ہاں کیونکہ یہ بات جاہلیت کے شعائر میں سے تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے ہوئے اس لیے دوڑے کہ مشرکوں کو اپنی قوت دکھائیں۔ حمیدی نے اضافہ کیا ہے کہ سفیان، عمرو و عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ غیر مسلموں کو اپنی طاقت و قوت دکھانا اسلام کے تقاضوں سے ہے۔ اس میں مسلمانوں کی عزت ہے کہ کفار پر ان کی دھاک بیٹھی رہے گی اور ایسا کرنے سے مسلمانوں کی دھاک بندھی رہتی ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

باب ١٠٢ تقضي الحائض المناسك كلها — حائضہ سارے مناسک پورے کرے سوائے طواف

إلا الطواف بالبيت وإذا سعى على غير وضوء بين الصفا والمروة.

۱۵۲۱ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة أنها قالت قدمت مكة وأنا حائض ولم أطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة قالت فشكوت ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال افعلي كما يفعل الحاج غير أن لا تطوفي بالبيت حتى تطهري.

۱۵۲۲ - حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا عبد الوهاب ح وقال لي خليفة حدثنا عبد الوهاب قال حدثنا حبيب المعلم عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال أهل النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه بالحج وليس مع أحد منهم هدي غير النبي صلى الله عليه وسلم وطلحة وقدم علي من اليمن ومعه هدي فقال أهللت بما أهل به النبي صلى الله عليه وسلم فأمر النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه أن يجعلوها عمرة ويطوفوا ثم يقصروا ويحلوا إلا من كان معه الهدي فقالوا ننطلق إلى منى وذكر أحدنا يقطر فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال لو استقبلت من أمري ما استدبرت ما أهديت ولولا أن معي الهدي لأحللت وحاضت عائشة فنسكت المناسك كلها غير أنها لم تطف بالبيت فلما طهرت طافت بالبيت قالت يا رسول الله تنطلقون بحجة وعمرة وأنطلق بحج فأمر عبد الرحمن بن أبي بكر أن يخرج معها إلى التنعيم فاعتمرت بعد الحج.

۱۵۲۳ - حدثنا مؤمل بن هشام قال حدثنا

بیت اللہ کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں مکہ مکرمہ پہنچی تو میں حائضہ تھی تو بیت اللہ کا طواف کیا نہ صفا و مروہ کے درمیان۔ اُنھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا، اسی طرح کرو جیسے دوسرے حاجی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا یہاں تک کہ تم پاک ہو جاؤ۔

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب — خلیفہ، عبدالوہاب، حبیب معلم، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ کے۔ حضرت علی یمن سے آئے اور ان کے پاس قربانی کا جانور تھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے بھی اُسی کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیں اور طواف کرکے بال کتروالیں اور احرام کھول دیں سوائے اُس کے جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ لوگ کہنے لگے کیا ہم منیٰ جائیں گے اور ہم میں سے بعض کا عضو ٹپک رہا ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو فرمایا، اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا جو اب معلوم ہوا تو قربانی ہمراہ نہ لاتا اور اگر میرے پاس ہمراہ نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض آگیا تو اُنھوں نے طواف بیت اللہ کے سوا سارے مناسک ادا کیے۔ جب پاک ہوگئیں تو بیت اللہ کا طواف کیا۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ، آپ حضرات حج اور عمرہ کرکے لوٹ رہے ہیں اور میں صرف حج کرکے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک جائیں۔ پس انھوں نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم اپنی کنواری

إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ
عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ
بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ
غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي
الْكَلْمَى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى فَسَأَلَتْ أُخْتِي رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَلْ عَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِنْ
لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا
مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا
قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْنَهَا أَوْ قَالَتْ سَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ وَ
كَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا
إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي فَقُلْتُ أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِأَبِي فَقَالَتْ
لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ أَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ
الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ
وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى فَقُلْتُ الْحَائِضُ فَقَالَتْ أَوَ
لَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا۔

باب [illegible] بَابُ الْإِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ
وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ وَلِلْحَاجِّ إِذَا خَرَجَ إِلَى مِنًى وَ
سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ يُلَبِّي بِالْحَجِّ فَقَالَ
كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُلَبِّي يَوْمَ التَّرْوِيَةِ إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ
وَاسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا
مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرٍ أَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ
لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ
إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ

دیکھ کر احرام باندھنے سے روکا کرتے۔ ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں اتریں
تو انہوں نے بتایا کہ ان کی بہن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک
کے نکاح میں تھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات
میں شریک ہوئے اور ان کے ساتھ چھ غزوات میں۔ اس نے کہا کہ ہم زخمیوں
کی مرہم پٹی کرتیں اور بیماروں کا علاج کرتی تھیں۔ میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے پوچھا کیا حرج ہے کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر
نہ ہو تو کیا وہ نہ نکلے؟ فرمایا کہ ساتھ والی اپنی
چادر کا ایک حصہ اوڑھا دے تاکہ وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل
ہو۔ جب حضرت ام عطیہ تشریف لائیں تو ان سے پوچھا یا پوچھنے کے لیے کہا
اور وہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو — میرا
باپ قربان۔ میں نے کہا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا
ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ کہا ہاں میرا باپ قربان۔ فرمایا کہ کنواریاں
اور پردے والیاں نکلیں یا پردے والیاں اور کنواریاں نکلیں اور حیض والی
بھی بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں لیکن حیض والی عورتیں عیدگاہ
سے الگ رہیں۔ میں نے کہا۔ حائضہ؟ کہا کیا وہ عرفات اور فلاں فلاں
مقامات پر حاضر نہیں ہوتیں؟

مکہ مکرمہ والے کا بطحا وغیرہ سے احرام باندھنا اور حاجی کے
منیٰ کی طرف نکلنے کا مسئلہ۔ عطاء سے پوچھا گیا کہ مجاور حج کا تلبیہ کب کہے؟
فرمایا کہ حضرت ابن عمر آٹھویں ذوالحجہ کو تلبیہ کہتے جب کہ نماز ظہر پڑھتے
اور اپنی سواری پر سوار ہوتے۔ عبدالملک نے عطاء سے، حضرت جابر سے فرمایا کہ ہم
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آئے تو ہم نے آٹھویں ذوالحجہ تک
احرام باندھے رکھا اور ہم نے مکہ مکرمہ کو اپنے پیچھے کیا تو حج کا تلبیہ کہا۔
ابو الزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی کہ ہم نے بطحا سے احرام باندھا۔
عبید بن جریج نے حضرت ابن عمر سے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ جب کہ
میں مکہ مکرمہ میں ہوتا ہوں تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں لیکن
آپ آٹھویں ذوالحجہ تک احرام نہیں باندھتے؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت تک احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک

فَقَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

آپ کی سواری پوری طرح روانہ ہو جائے۔

بَابُ أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

آٹھویں ذوالحجہ کو نماز ظہر کہاں پڑھے؟

١٥٢٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے وہ چیز بتائیے جو آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد ہو کہ آٹھویں ذوالحجہ کو ظہر و عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ منیٰ میں۔ عرض کی کہ بارھویں ذوالحجہ کو نماز عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ ابطح میں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح کرو جیسے تمہارے حاکم امیر کرتے ہیں۔

١٥٢٥ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَقِيتُ أَنَسًا ح وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيتُ أَنَسًا ذَاهِبًا عَلَى حِمَارٍ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ فَقَالَ انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي أُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ۔

علی بن ابو بکر بن عیاش، عبد العزیز سے روایت ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا۔ — اسماعیل بن ابان، ابو بکر، عبد العزیز سے روایت ہے کہ میں آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف نکلا تو مجھے گدھے پر سوار ہو کر جاتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آج کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ دیکھتے رہنا جہاں تمہارے حاکم امیر پڑھیں تم بھی وہیں پڑھنا۔

پارہ ـــــ ۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۸۴۴ الصلوٰۃ بمنیٰ۔

١٥٤٦ ـ حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين وابو بكر وعمر وعثمان صدرا من خلافته۔

١٥٤٧ ـ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن ابي اسحاق الهمداني عن حارثة بن وهب الخزاعي قال صلى بنا النبي صلى الله عليه وسلم ونحن اكثر ما كنا قط وآمنه بمنى ركعتين۔

١٥٤٨ ـ حدثنا قبيصة بن عقبة حدثنا سفيان عن الاعمش عن ابراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين ومع ابي بكر ركعتين ومع عمر ركعتين ثم تفرقت بكم الطرق فيا ليت حظي من اربع ركعتان متقبلتان۔

باب ۸۴۵ صوم يوم عرفة۔

١٥٤٩ ـ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن الزهري حدثنا سالم قال سمعت عميرا مولى ام الفضل عن ام الفضل شك الناس يوم عرفة في صوم النبي صلى الله عليه وسلم فبعثت الى النبي صلى الله عليه وسلم بشراب فشربه۔

باب ۸۴۶ التلبية والتكبير اذا غدا من منى الى عرفة۔

١٥٥٠ ـ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن محمد بن ابي بكر الثقفي انه سال انس بن مالك وهما غاديان

منیٰ میں نماز پڑھنا

ابراہیم بن منذر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عمر سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان نے اپنے عہد کی ابتداء میں۔

ابو اسحاق، حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور ہم پہلے سے تعداد میں زیادہ اور امن میں تھے۔

عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت عمر کے ساتھ دو رکعتیں پھر تمہارے راستے بکھر گئے، کاش! میرے حصے کی چار رکعتوں سے دو مقبول رکعتیں ہوتیں۔

یوم عرفہ کا روزہ

عمیر مولیٰ ام الفضل نے حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں شک کیا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مشروب بھیجا، آپ نے وہ نوش فرما لیا۔

منیٰ سے عرفات کو جاتے تو تلبیہ اور تکبیر کہنا

محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جبکہ وہ دونوں منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے

مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ۔

بَابُ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ۔

۱۵۵۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْظِرْنِي حَتّٰى أُفِيضَ عَلٰى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجَ فَنَزَلَ حَتّٰى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ۔

بَابُ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ۔

۱۵۵۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرتے کہ اس دن آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا تو کوئی انکار نہ کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو کوئی اعتراض نہ کرتا۔

عرفہ کے روز دوپہر کو روانہ ہونا

عبدالملک نے حجاج کے لیے لکھا کہ حج کے متعلق حضرت ابن عمر کی مخالفت نہ کرے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ (سالم) ان کے ساتھ تھا جب کہ سورج ڈھل گیا۔ خیمے کے پاس سے حجاج چلایا، باہر نکلا تو اس کے اوپر کسم سے رنگی ہوئی چادر تھی۔ کہا اے ابو عبدالرحمٰن! آپ کو کیا ہو گیا؟ فرمایا کہ اگر سنت پر چلنا ہے تو روانہ ہو جاؤ۔ کہا: اسی وقت؟ فرمایا۔ ہاں۔ کہا مہلت دیجئے کہ میں سر پر پانی بہا لوں، پھر چلتا ہوں۔ پس اتر آئے۔ یہاں تک کہ حجاج نکلا اور وہ میرے اور میرے والد کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ سنت پر چلنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ وہ حضرت عبداللہ کی طرف دیکھنے لگا۔ جب حضرت عبداللہ نے دیکھا تو فرمایا کہ یہ ٹھیک ہے۔

عرفات میں سواری پر وقوف کرنا۔

عمیر مولیٰ عبداللہ بن عباس نے حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس بعض لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا روزے سے نہیں ہیں۔ پس انہوں نے حضور کے لیے دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ اپنے اونٹ پر کھڑے تھے تو نوش فرمایا۔

عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنا۔ اور حضرت ابن عمر کا جب امام کے ساتھ پڑھنے سے فوت ہو جاتی تو دونوں کو جمع کر لیتے۔ لیث عقیل، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ جس سال حضرت ابن زبیر کے خلاف حجاج بن یوسف آیا ہوا تھا تو اس نے حضرت عبداللہ سے پوچھا کہ آپ عرفہ کے روز موقف میں کیا کرتے ہیں؟ سالم نے کہا کہ اگر سنت چاہتے ہو تو عرفہ کے روز دوپہر ڈھلتے ہی نماز پڑھنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا۔ سچ کہا ہے۔ بے شک وہ ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے۔ سنت ہے۔ میں نے سالم سے کہا کہ کیا ایسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا؟ سالم نے کہا: ہاں تم ان کی سنت کی پیروی کیا کرتے ہو۔

فقال سالم وهل تتبعون في ذلك إلا سنته.

باب قصر الخطبة بعرفة.

۱۵۵۱ - حدثنا عبد الله بن مسلمة قال حدثنا مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله أن عبد الملك بن مروان كتب إلى الحجاج أن يأتم بعبد الله بن عمر في الحج فلما كان يوم عرفة جاء ابن عمر وأنا معه حين زاغت الشمس أو زالت فصاح عند فسطاطه أين هذا فخرج إليه فقال ابن عمر الرواح فقال الآن قال نعم قال أنظرني أفيض علي ماء فنزل ابن عمر حتى خرج فسار بيني وبين أبي فقلت إن كنت تريد أن تصيب السنة اليوم فاقصر الخطبة وعجل الوقوف فقال ابن عمر صدق.

باب التعجيل إلى الموقف.

باب الوقوف بعرفة.

۱۵۵۲ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال حدثنا عمرو قال حدثنا محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه قال كنت أطلب بعيرا لي ح وحدثنا مسدد قال حدثنا سفيان عن عمرو سمع محمد بن جبير عن أبيه جبير بن مطعم قال أضللت بعيرا لي فذهبت أطلبه يوم عرفة فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم واقفا بعرفة فقلت هذا والله من الحمس فما شأنه ها هنا.

۱۵۵۳ - حدثنا فروة بن أبي المغراء قال حدثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة قال عروة كان الناس يطوفون في الجاهلية عراة إلا الحمس والحمس قريش وما ولدت وكانت الحمس يحتسبون على الناس يعطي الرجل الرجل الثياب يطوف فيها وتعطي المرأة المرأة الثياب تطوف فيها فمن لم يعطه الحمس طاف بالبيت عريانا وكان يفيض جماعة الناس من عرفات ويفيض الحمس من جمع قال وأخبرني أبي عن عائشة رضي الله عنها أن هذه

عرفات میں خطبہ مختصر رکھنا

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حجاج کو لکھا کہ وہ حج میں حضرت عبداللہ بن عمر کی پیروی کرے۔ جب عرفہ کا دن آیا تو حضرت ابن عمر آئے اور میں ان کے ساتھ تھا جبکہ سورج ڈھل چکا تھا یا زائل ہو چکا تھا۔ تو انہوں نے اس کے خیمے کے پاس آواز دی کہ وہ کہاں ہے؟ وہ ان کی طرف نکلا تو حضرت ابن عمر نے فرمایا: روانہ ہو جاؤ۔ کہا: ابھی سے؟ فرمایا: ہاں۔ کہا کہ مجھے مہلت دیجئے کہ اپنے اوپر پانی ڈال لوں۔ حضرت ابن عمر اترے یہاں تک کہ وہ نکلا اور میرے اور میرے والد کے درمیان چلنے لگا تو میں نے کہا کہ اگر آپ سنت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ سچ ہے۔

وقوف میں جلدی کرنا۔

عرفات میں قیام کرنا۔

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنا اونٹ تلاش کر رہا تھا ـــ مسدد، سفیان، عمرو، محمد بن جبیر سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا اونٹ گم ہو گیا تھا تو میں اسے تلاش کرنے یوم عرفہ گیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرفات میں کھڑے دیکھا۔ میں نے کہا کہ یہ تو خدا کی قسم قریش سے ہیں، ان کا یہاں کیا کام!

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عروہ نے فرمایا: لوگ دور جاہلیت میں ننگے طواف کرتے سوائے حمس کے اور حمس قریش اور ان کی اولاد ہے۔ حمس لوگوں پر احسان کرتے کہ مرد کو مرد کپڑے دیتا اور وہ انہیں پہن کر طواف کرتا اور عورت کو عورت کپڑے دیتی اور وہ انہیں پہن کر طواف کرتی اور جس کو حمس نہ دیتے وہ ننگا بیت اللہ کا طواف کرتا اور دوسرے لوگ عرفات سے واپس لوٹتے لیکن حمس مزدلفہ سے۔ میرے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حمس کے بارے میں نازل ہوئی ہے پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں۔ کہا کہ وہ مزدلفہ سے لوٹتے

الآية نزلت في الحمس ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ قال: كانوا يفيضون من جمع فدفعوا إلى عرفات.

باب السير إذا دفع من عرفة

١٥٥٤ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه أنه قال: سئل أسامة وأنا جالس كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير في حجة الوداع حين دفع؟ قال: كان يسير العنق فإذا وجد فجوة نص. قال هشام: النص فوق العنق. فجوة متسع والجمع فجوات وفجاء وكذلك ركوة وركاء.

[illegible]

باب النزول بين عرفة وجمع

١٥٥٥ - حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن موسى بن عقبة عن كريب مولى ابن عباس عن أسامة بن زيد أن النبي صلى الله عليه وسلم حيث أفاض من عرفة مال إلى الشعب فقضى حاجته فتوضأ فقلت يا رسول الله الصلاة قال الصلاة أمامك.

١٥٥٦ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا جويرية عن نافع قال كان عبد الله بن عمر يجمع بين المغرب والعشاء بجمع غير أنه يمر بالشعب الذي أخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم فيدخل فينتفض ويتوضأ ولا يصلي حتى يصلي بجمع.

١٥٥٧ - حدثنا قتيبة قال حدثنا إسماعيل بن جعفر عن محمد بن أبي حرملة عن كريب مولى ابن عباس عن أسامة بن زيد أنه قال ردفت رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفات فلما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم الشعب الأيسر الذي دون المزدلفة أناخ فبال ثم جاء فصببت عليه الوضوء فتوضأ وضوءا خفيفا ثم قلت الصلاة يا رسول الله فقال الصلاة أمامك فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أتى

تھے لہٰذا انہیں عرفات کی طرف بھیجا گیا۔

عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے!

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس طرح لوٹے تھے؟ فرمایا کہ تیز رفتار سے اور جب کھلا راستہ دیکھتے تو اور بھی تیز۔ ہشام نے کہا کہ النص، العنق سے تیز ہے۔ فجوۃ کشادہ جگہ یا کہ جمع فجوات اور فجاء ہے جیسے رکوۃ اور رکاء۔ مناص کا مطلب بیان قرار ہوتا نہیں ہے۔

عرفات اور مزدلفہ میں اترے۔

کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عرفات سے واپس ہوئے تو گھاٹی کی طرف مائل ہوئے اور قضاء حاجت کر کے وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز پڑھنی ہے؟ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کیا کرتے۔ ماسوا اس کے کہ اس گھاٹی کی طرف سے جاتے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گئے تھے، وہاں جا کر حاجت رفع کرتے اور وضو کر کے نماز مزدلفہ میں جا کر پڑھا کرتے۔

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہو کر چلا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بائیں گھاٹی کے پاس پہنچے جو مزدلفہ سے پہلے واقع ہے، آپ نے سواری بٹھا کر پیشاب کیا۔ پھر آئے تو میں نے پانی ڈالا اور آپ نے ہلکا سا وضو کیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ نماز؟ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ آئے اور نماز پڑھی۔ پھر مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے فضل بیٹھے۔ کریب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس

فَصَلَّى، ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ.

باب أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الْإِفَاضَةِ وَإِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ.

۱۵۵۸ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى وَالِبَةَ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا وَصَوْتًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ أَوْضَعُوا أَسْرَعُوا خِلَالَكُمْ مِنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا بَيْنَهُمَا.

باب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ.

۱۵۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَنَزَلَ الشِّعْبَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا.

باب مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ.

۱۵۶۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا.

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلبیہ نہیں کہا یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ پر پہنچ گئے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹتے وقت سکون کا حکم دیا اور آپ کا لوگوں کی طرف کوڑے سے اشارہ کرنا۔

سعید بن جبیر مولیٰ والبہ کوفی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے سخت شور و غل، مار اور اونٹوں کی آوازیں سنیں تو اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔ اے لوگو! تم اپنے سکون کو ضروری سمجھو کیونکہ دوڑنے میں بھلائی نہیں ہے۔ أَوْضَعُوا اسرعوا، خِلَالَكُمْ من التخلل بینکم۔ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا یعنی ہم نے ان دونوں کے درمیان جاری کیا۔

مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرنا

کریب نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے تو گھاٹی کی طرف اتر گئے، پیشاب کیا پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا۔ میں عرض گزار ہوا، نماز۔ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس مزدلفہ آئے تو اچھی طرح وضو کیا۔ پھر اقامت ہوئی اور نماز مغرب پڑھی۔ پھر ہر ایک نے اپنے اونٹ کو اپنی جگہ پر بٹھایا۔ پھر اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

جو دونوں نمازوں کو ملائے اور نوافل نہ پڑھے۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔ ان میں سے ہر ایک اقامت کے ساتھ تھی اور دونوں کے درمیان یا دونوں کے بعد اور کوئی نماز نہیں پڑھی۔

١٥٦١ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

بَابُ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

١٥٦٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ حَجَّ عَبْدُ اللهِ فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِينَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَمَرَ أُرَى رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ قَالَ عَمْرٌو لَا أَعْلَمُ الشَّكَّ إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللهِ هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرُ حِينَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

بَابُ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ

١٥٦٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُونَ اللهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید خطمی سے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔

جو ان میں سے ہر ایک کے لیے اذان و اقامت کہے۔

عمرو بن خالد، زہیر، ابو اسحاق، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا۔ ہم عشاء کی اذان یا اس کے قریب مزدلفہ پہنچے۔ انہوں نے ایک شخص کو اذان و اقامت کہنے کا حکم دیا پھر نماز مغرب پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں پھر رات کا کھانا منگا کر کھایا۔ پھر میرے خیال میں ایک شخص سے اذان و اقامت کا حکم دیا۔ عمرو نے کہا کہ میرے خیال میں یہ زہیر کا شک ہے۔ پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں۔ جب فجر طلوع ہوئی تو فرمایا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت نماز نہیں پڑھا کرتے تھے مگر اسی نماز کو اسی جگہ اسی دن۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ یہ دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں، مغرب کی نماز جب کہ لوگ مزدلفہ میں آئیں اور نماز فجر طلوع ہوتے ہی۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

جو اپنے کمزور اہل خانہ کو رات ہی میں مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے کے لیے بھیج دے کہ دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی بھیجے۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے کمزور اہل خانہ کو رات کے وقت مزدلفہ میں ہی مشعر حرام کے پاس ٹھہراتے اور جب تک چاہتے اللہ کا ذکر کرتے۔ پھر وہ لوٹ آتے اس سے پہلے کہ امام وقوف کرے اور روانہ ہو۔ ان میں سے کوئی تو نماز فجر کے لیے منیٰ جا پہنچتا اور ان میں سے بعض اس کے بعد پہنچتے۔ جب وہ پہنچتے تو جمرہ پر کنکریاں مارتے اور حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان کی

ابن عمر يقول أرخص في أولئك رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۵۶۴ - حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن عكرمة عن ابن عباس قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۱۵۶۵ - حدثنا علي قال حدثنا سفيان قال أخبرني عبيد الله بن أبي يزيد سمع ابن عباس يقول أنا ممن قدم النبي صلى الله عليه وسلم ليلة المزدلفة في ضعفة أهله.

۱۵۶۶ - حدثنا مسدد عن يحيى عن ابن جريج قال حدثني عبد الله مولى أسماء عن أسماء أنها نزلت ليلة جمع عند المزدلفة فقامت تصلي فصلت ساعة ثم قالت يا بني هل غاب القمر قلت لا فصلت ساعة ثم قالت هل غاب القمر قلت نعم قالت فارتحلوا فارتحلنا ومضينا حتى رمت الجمرة ثم رجعت فصلت الصبح في منزلها فقلت لها يا هنتاه ما أرانا إلا قد غلسنا قالت يا بني إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أذن للظعن.

۱۵۶۷ - حدثنا محمد بن كثير قال أخبرنا سفيان قال حدثنا عبد الرحمن هو ابن القاسم عن القاسم عن عائشة قالت استأذنت سودة النبي صلى الله عليه وسلم ليلة جمع وكانت ثقيلة ثبطة فأذن لها.

۱۵۶۸ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا أفلح بن حميد عن القاسم بن محمد عن عائشة أنها قالت نزلنا المزدلفة فاستأذنت النبي صلى الله عليه وسلم سودة أن تدفع قبل حطمة الناس وكانت امرأة بطيئة فأذن لها فدفعت قبل حطمة الناس وأقمنا حتى أصبحنا نحن ثم دفعنا بدفعه فلأن أكون استأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما استأذنت سودة أحب إلي من مفروح به.

اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے روانہ کیا۔

علی، سفیان، عبید اللہ بن ابی یزید سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان لوگوں میں تھا جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں میں سے کمزوروں کے ساتھ مزدلفہ کی رات روانہ کیا تھا۔

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، عبد اللہ مولیٰ اسماء، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مزدلفہ کی رات مزدلفہ میں اتریں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں، ایک ساعت تک نماز پڑھتی رہیں، پھر پوچھا اے بیٹے کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا نہیں، پھر ایک ساعت نماز پڑھی، پھر فرمایا کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا ہاں، فرمایا کہ چلو، ہم چل پڑے یہاں تک کہ انہوں نے جمرہ کو کنکریاں ماریں، پھر واپس آئیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ میں پڑھی، میں نے ان سے کہا اے بی بی! ہمارا خیال ہے کہ ہم نے اندھیرے میں ہی پڑھ لی، فرمایا اے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

محمد بن کثیر، سفیان، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، حضرت سودہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور وہ بھاری بھرکم تھیں تو انہیں اجازت مرحمت فرما دی گئی۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہم مزدلفہ میں اترے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت سودہ نے لوگوں کی روانگی سے پہلے جانے کی اجازت مانگی کیونکہ وہ سست رفتار تھیں تو انہیں اجازت مل گئی، وہ لوگوں کی روانگی سے پہلے چلی گئیں اور ہم صبح تک ٹھہرے رہے اور صبح ہوئی تو ہم بھی چل دیے۔ اگر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت سودہ کی طرح اجازت مانگ لیتی تو خوشی کی نسبت مجھے یہ زیادہ پسند ہوتا۔

بَابُ مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ

۱۵۶۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا۔

۱۵۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ صَلَاةٍ وَحْدَهَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوا وَصَلَاةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ الْآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا أَدْرِي أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ۔

جو نماز فجر مزدلفہ میں پڑھے

عمر بن حفص بن غیاث اپنے والد سے وہ اعمش، عمارہ، عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی نماز اس کے وقت کے بغیر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا اور فجر کو اس کے وقت سے پہلے پڑھا۔

عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، ابو اسحاق، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے پھر ہم مزدلفہ پہنچے تو دو نمازیں پڑھیں ہر ایک کے لیے اذان و اقامت کہی اور دونوں کے درمیان رات کا کھانا کھایا پھر طلوع فجر ہوتے ہی نماز فجر پڑھی پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں نمازیں یعنی مغرب اور عشاء کی نمازیں اس جگہ اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں لہٰذا لوگ مزدلفہ میں نہ آئیں جب تک اندھیرا نہ ہو جائے اور نماز فجر اسی وقت ہے پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ اجالا ہو گیا پھر فرمایا اگر امیر المومنین اس وقت چل دیں تو سنت کو پا لیں گے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ ان کا فرمانا پہلے تھا یا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روانہ ہونا۔ وہ برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ یوم النحر جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

بَابُ مَتٰى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

۱۵۷۱ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ شَهِدْتُ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

مزدلفہ سے کب واپس لوٹے۔

حجاج بن منہال، شعبہ، ابو اسحاق، عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں موجود تھا جبکہ حضرت عمر نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی پھر ٹھہرے رہے اور فرمایا مشرکین اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک سورج نہ نکل آتا اور کہتے اے ثبیر! چمک۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی اور آپ سورج نکلنے سے پہلے لوٹ آئے۔

بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حِينَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَالْإِرْتِدَافِ فِي السَّيْرِ

یوم النحر کی صبح کو جمرہ پر کنکریاں مارتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا اور راستے میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔

١٥٤٢ ـ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ فَأَخْبَرَ الْفَضْلُ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ.

خلاصہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ آپ برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ پر کنکریاں ماریں۔

١٥٤٣ ـ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

زہیر بن حرب، وہب بن جریر، ان کے والد، یونس ایلی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید بیٹھے اور مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل۔ دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

بَابٌ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے تو اس پر قربانی ہے جو میسر آئے، پس جو نہ پائے تو تین روزے حج کے دنوں میں اور سات جب لوٹ کر جاؤ، یہ پورے دس ہوئے۔ یہ اس کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے قریب نہ رہتا ہو۔

١٥٤٤ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمُتْعَةِ فَأَمَرَنِي بِهَا وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ فِيهَا جَزُورٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ شِرْكٌ فِي دَمٍ قَالَ وَكَأَنَّ نَاسًا كَرِهُوهَا فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ إِنْسَانًا يُنَادِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَمُتْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ آدَمُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ.

اسحاق بن منصور، نضر، شعبہ، ابو جمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تمتع کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے اس کا حکم دیا۔ میں نے قربانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اس میں اونٹ، گائے، بکری یا قربانی میں شرکت ہے۔ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ اسے ناپسند کرتے تھے۔ میں سو گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی پکار رہا ہے: حج مبرور ہے اور تمتع مقبول ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا تو کہا: اللہ اکبر، حضرت ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آدم، وہب بن جریر اور غندر نے شعبہ سے روایت کی کہ عمرہ مقبول اور حج مبرور ہے۔

بَابُ رُكُوبِ الْبُدْنِ لِقَوْلِهِ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا

قربانی کے جانور پر سوار ہونا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور قربانی کے بڑے جانور ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے، تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے، پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان میں سے

مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۔ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبُدْنَ لِبُدْنِهَا وَالْقَانِعُ السَّائِلُ وَالْمُعْتَرُّ الَّذِيْ يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيْرٍ وَشَعَائِرُ اللّٰهِ اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا وَالْعَتِيْقُ عِتْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَيُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ۔

کھاؤ نیز سائلوں اور مسکینوں کو کھلاؤ اسی طرح ہم نے انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ اللہ تک ان کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ اس تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے اسی طرح انہیں تمہارے تابع کیا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ تمہیں ہدایت دی اور نیکی کرنے والوں کو بشارت ہے۔ مجاہد نے کہا کہ بُدن کا نام موٹاپے اور جسامت کی وجہ سے ہے۔ اَلْقَانِعُ سائل اَلْمُعْتَرُّ وہ ہے جو غنی یا فقیر قربانی کے گرد پھرے۔ شَعَائِرُ اللّٰہِ انہیں بڑا سمجھنا اور اچھی طرح تعظیم کرنا۔ اَلْعَتِیْقُ جابروں سے آزاد ہونے کے باعث۔ وَجَبَتْ سے مراد ہے زمین کی طرف گر گیا اور وَجَبَتِ الشَّمْسُ اسی سے ہے۔

۱۵۷۵ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الثَّانِيَةِ ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ قربانی کا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا، تمہاری خرابی ہو اس پر سوار ہو جاؤ۔

۱۵۷۶ – حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا ثَلَاثًا ۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ قربانی کا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ قربانی کا ہے۔ تیسری مرتبہ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔

بَابُ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ

جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے گیا

۱۵۷۷ – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور ساتھ لے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا تو لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا۔ لوگوں میں سے بعض وہ تھے جو قربانی کا جانور ساتھ لے گئے تھے اور بعض ایسے تھے جو نہیں لے گئے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے

إلى الحج، فكان من الناس من أهدى فساق الهدي، ومنهم من لم يهد، فلما قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة قال للناس: من كان منكم أهدى فإنه لا يحل لشيء حرم منه حتى يقضي حجه، ومن لم يكن منكم أهدى فليطف بالبيت وبالصفا والمروة وليقصر وليحلل، ثم ليهل بالحج، فمن لم يجد هديا فليصم ثلاثة أيام في الحج وسبعة إذا رجع إلى أهله. فطاف حين قدم مكة، واستلم الركن أول شيء، ثم خب ثلاثة أطواف ومشى أربعا، فركع حين قضى طوافه بالبيت عند المقام ركعتين، ثم سلم فانصرف، فأتى الصفا فطاف بالصفا والمروة سبعة أطواف، ثم لم يحلل من شيء حرم منه حتى قضى حجه، ونحر هديه يوم النحر، وأفاض فطاف بالبيت، ثم حل من كل شيء حرم منه، وفعل مثل ما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم من أهدى وساق الهدي من الناس. وعن عروة أن عائشة رضي الله عنها أخبرته عن النبي صلى الله عليه وسلم في تمتعه بالعمرة إلى الحج، فتمتع الناس معه بمثل الذي أخبرني سالم عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

کہ لوگوں سے فرمایا جو تم میں سے قربانی کا جانور لایا ہے اس کے لیے کوئی چیز حلال نہیں ہوگی جو اس پر حرام ہوئی ہے یہاں تک کہ وہ اپنا حج پورا کر لے اور جو تم میں سے قربانی کا جانور نہیں لایا وہ بیت اللہ شریف اور صفا و مروہ کا طواف کر کے بال کتروائے اور احرام کھول دے۔ پھر حج کا احرام باندھے اور جو قربانی نہ پائے تو تین روزے حج کے ایام میں رکھے اور سات روزے جب اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے۔ پس جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے تو طواف کیا اور حجر اسود کو سب سے پہلے بوسہ دیا پھر تین چکروں میں رمل کیا اور چار میں معمولی چال سے چلے پھر طواف ختم کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا اور باہر نکلے اور صفا کی طرف آئے اور صفا و مروہ کے سات طواف کیے پھر کسی چیز کو حلال نہ جانا جو آپ پر حرام ہوئی تھی یہاں تک کہ اپنا حج پورا کیا اور یوم النحر کو قربانی ذبح کی اور واپس ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا پھر ہر چیز حلال ہو گئی جو آپ پر حرام ہوئی تھی اور لوگوں میں سے جو قربانی لایا تھا اس نے بھی ایسا ہی کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔ اور عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ عمرہ کو ملا لیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرح تمتع کیا جیسے مجھے سالم نے حضرت ابن عمر کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے خبر دی۔

باب من اشترى الهدي من الطريق

١٥٧٨ - حدثنا أبو النعمان قال حدثنا حماد عن أيوب عن نافع قال قال عبد الله بن عبد الله بن عمر لأبيه: أقم فإني لا آمنها أن ستصد عن البيت، قال: إذا أفعل كما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقد قال الله: لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة، فأنا أشهدكم أني قد أوجبت على نفسي العمرة، فأهل بالعمرة، قال: ثم خرج حتى إذا كان بالبيداء أهل بالحج والعمرة، وقال: ما شأن الحج والعمرة إلا واحد، ثم اشترى

جو راستے میں قربانی کا جانور خریدے

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ ٹھہر جائیں کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ آپ کو بیت اللہ شریف سے روک دیا جائے۔ فرمایا کہ اگر ایسا ہوا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بے شک رسول اللہ کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ لہٰذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا۔ عمرہ کا احرام باندھا پھر نکلے یہاں تک کہ جب بیداء پہنچے تو حج اور عمرہ کا احرام باندھ لیا اور فرمایا کہ حج اور عمرہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ پھر قدید سے قربانی کا جانور خریدا جب پہنچے گئے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور حلال

... وطاف لهما طوافا واحدا فلم يحل حتى حل منهما جميعا.

باب من أشعر وقلد بذي الحليفة ثم أحرم وقال نافع كان ابن عمر رضي الله عنهما إذا أهدى من المدينة قلده وأشعره بذي الحليفة يطعن في شق سنامه الأيمن بالشفرة ووجهها قبل القبلة باركة.

١٥٧٩ - حدثنا أحمد بن محمد قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة بن الزبير عن المسور بن مخرمة ومروان قالا خرج النبي صلى الله عليه وسلم من المدينة في بضع عشرة مائة من أصحابه حتى إذا كانوا بذي الحليفة قلد النبي صلى الله عليه وسلم الهدي وأشعر وأحرم بالعمرة.

١٥٨٠ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا أفلح عن القاسم عن عائشة قالت فتلت قلائد بدن النبي صلى الله عليه وسلم بيدي ثم قلدها وأشعرها وأهداها فما حرم عليه شيء كان أحل له.

باب فتل القلائد للبدن والبقر.

١٥٨١ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر عن حفصة قالت قلت يا رسول الله ما شأن الناس حلوا ولم تحلل أنت قال إني لبدت رأسي وقلدت هديي فلا أحل حتى أحل من الحج.

١٥٨٢ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال حدثنا الليث قال حدثنا ابن شهاب عن عروة وعن عمرة بنت عبد الرحمن أن عائشة قالت إن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليهدي من المدينة فأفتل قلائد هديه ثم لا يجتنب شيئا مما يجتنبه المحرم.

... جب تک کہ وہ دونوں سے حلال نہیں ہو گئے۔

جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلادہ ڈالا پھر احرام باندھا۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور لے جاتے تو ذوالحلیفہ میں تقلید و اشعار کرتے۔ یعنی اونٹ کے کوہان کی دائیں جانب چھری چبھا دیتے۔

احمد بن محمد، عبداللہ، معمر، زہری، عروہ بن زبیر، مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے کہ حضرت مسور اور مروان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک ہزار سے زیادہ اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے پھر آپ نے ان کو پہنایا، اشعار کیا اور انہیں روانہ کر دیا۔ آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو حلال تھی۔

اونٹ اور گائے کے لیے قلادہ بٹنا

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہوا کہ احرام کھول دیا اور آپ نے نہیں کھولا؟ فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بال جما لیے ہیں اور قربانی کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا حلال نہیں ہوں گا جب تک حج سے حلال نہ ہو جاؤں۔

عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، عروہ و عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھیجتے تو میں آپ کی قربانی کے لیے قلادے بٹتی، پھر آپ ان چیزوں سے پرہیز نہ فرماتے جن سے ایک احرام والا پرہیز کیا کرتا ہے۔

بَابُ إِشْعَارِ الْبُدْنِ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا أَوْ قَلَّدْتُهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا۔

بَابُ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ۔

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ۔

بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً غَنَمًا۔

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ الْغَنَمَ وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ حَلَالًا۔

قربانی کے جانور کا اشعار کرنا۔ عروہ نے حضرت مسور سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا۔

عبداللہ بن مسلمہ، افلح بن حمید، قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدنہ کے لیے قلادے میں نے بٹے۔ پھر آپ نے اشعار کیا اور قلادہ پہنایا یا میں نے ان کو قلادہ پہنایا۔ پھر حضور نے خانۂ کعبہ کی جانب روانہ کیا اور آپ مدینہ منورہ میں ٹھہرے رہے۔ آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو آپ کے لیے حلال تھی۔

قلادوں کا اپنے ہاتھ سے بٹنا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم، عمرہ بنت عبدالرحمن نے خبر دی کہ زیاد بن ابی سفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے جو قربانی بھیجے تو اس پر وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہوتی ہیں یہاں تک کہ قربانی ذبح ہو جائے۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا بات ایسی نہیں جیسے حضرت ابن عباس نے کہی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے قلادہ پہنایا۔ پھر میرے والد ماجد کے ساتھ بھیجا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے حلال کی تھی یہاں تک کہ قربانی کا جانور ذبح کیا گیا۔

بکریوں کو قلادہ پہنانا

ابونعیم، اعمش، ابراہیم، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت سی بکریاں بھیجیں۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے لیے قلادے بٹا کرتی۔ پس بکریوں کو قلادے پہناتے اور آپ اپنے اہل خانہ میں احرام باندھے بغیر رہتے۔

١٥٨٧ - حدثنا أبو النعمان قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا الأعمش قال حدثنا إبراهيم و حدثنا محمد بن كثير قال أخبرنا سفيان عن منصور عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت كنت أفتل قلائد الغنم للنبي صلى الله عليه وسلم فيبعث بها ثم يمكث حلالا.

١٥٨٨ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا زكريا عن عامر عن مسروق عن عائشة قالت فتلت لهدي النبي صلى الله عليه وسلم تعني القلائد قبل أن يحرم.

باب القلائد من العهن.

١٥٨٩ - حدثنا عمرو بن علي قال حدثنا معاذ بن معاذ قال حدثنا ابن عون عن القاسم عن أم المؤمنين قالت فتلت قلائدها من عهن كان عندي.

باب تقليد النعل.

١٥٩٠ - حدثنا محمد قال أخبرنا عبد الأعلى بن عبد الأعلى عن معمر عن يحيى بن أبي كثير عن عكرمة عن أبي هريرة أن نبي الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة قال اركبها قال إنها بدنة قال اركبها قال فلقد رأيته راكبها يساير النبي صلى الله عليه وسلم والنعل في عنقها. تابعه محمد بن بشار.

١٥٩١ - حدثنا عثمان بن عمر أخبرنا علي بن المبارك عن يحيى عن عكرمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب الجلال للبدن وكان ابن عمر لا يشق من الجلال إلا موضع السنام وإذا نحرها نزع جلالها مخافة أن يفسدها الدم ثم يتصدق بها.

ابو النعمان، عبد الواحد، اعمش، ابراہیم، محمد بن کثیر، سفیان، منصور، ابراہیم، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بکریوں کے پٹے قلادے بنایا کرتی۔ آپ انہیں بھیجتے اور حلال ہونے کی حالت میں گھر رہتے۔

ابو نعیم، زکریا، عامر، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے پٹے قلادے بٹے آپ کے احرام باندھنے سے پہلے۔

روئی کے قلادے بٹنا

عمرو بن علی، معاذ بن معاذ، ابن عون، قاسم سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے ان کے قلادے رنگی ہوئی روئی سے بٹے جو میرے پاس تھی۔

جوتے کا ہار پہنانا

محمد، عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ، معمر، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو ہانکے لئے جا رہا تھا۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ یہ قربانی کا ہے۔ فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اسے سوار ہوئے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور جوتا اس اونٹ کے گلے میں پڑا ہوا تھا۔ محمد بن بشار نے اس کی متابعت کی ہے۔

عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا۔ حضرت ابن عمر جھول کو نہ پھاڑتے مگر کوہان کی جگہ سے اور جب اسے ذبح کرتے تو جھول کو اتار لیتے اس ڈر سے کہ خون سے خراب ہو جائے گی اور پھر اسے خیرات کر دیتے۔

٣٠٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نُحِرَتْ وَبِجُلُودِهَا.

ترجمہ: سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے جن جانوروں کو نحر کیا تھا ان کی جھولیں اور کھالیں بھی خیرات کر دوں۔

بَابُ مَنِ اشْتَرَى هَدْيَهُ مِنَ الطَّرِيقِ

باب: جس نے قربانی کا جانور راستے میں خریدا اور اسے ساتھ لے گیا۔

٣١٠٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَقَالَ كَذَلِكَ فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا جس سال حجاج نے حضرت ابن زبیر پر چڑھائی کی تھی تو لوگوں نے کہا کہ لوگوں میں لڑائی ہونے والی ہے اور ہمیں خطرہ ہے کہ آپ کو روک دیا جائے گا۔ فرمایا: تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں بہترین نمونہ ہے، میں بھی ویسا ہی کروں گا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ واجب کر لیا۔ پھر چلے یہاں تک کہ جب بیداء کے میدان میں پہنچے تو فرمایا کہ حج اور عمرہ کا معاملہ ایک ہی ہے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا اور قدید سے قربانی کا جانور خریدا، پھر دونوں سے ایک ساتھ احرام کھولا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا۔

بَابُ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ

باب: آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا۔

٣١٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقِيلَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ

ترجمہ: عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب ذوالقعدہ کی پانچ راتیں باقی تھیں، ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا۔ جب ہم مکہ کے نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ جب بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر چکے تو احرام کھول دے۔ پھر قربانی کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی کی ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث قاسم سے بیان کی تو

صلی اللہ علیہ وسلم عن أزواجه بالبقر. قال يحيى فذكرته للقاسم فقال أتتك بالحديث على وجهه.

باب النحر في منحر النبي صلى الله عليه وسلم بمنى.

١٥٩٥ حدثنا إسحاق بن إبراهيم سمع خالد بن الحارث حدثنا عبيد الله بن عمر عن نافع أن عبد الله رضي الله عنه كان ينحر في المنحر قال عبيد الله منحر رسول الله صلى الله عليه وسلم.

١٥٩٦ حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثنا أنس بن عياض قال حدثنا موسى بن عقبة عن نافع أن ابن عمر رضي الله عنهما كان يبعث بهديه من جمع من آخر الليل حتى يدخل به منحر النبي صلى الله عليه وسلم مع حجاج فيهم الحر والمملوك.

باب من نحر بيده.

١٥٩٧ حدثنا سهل بن بكار قال حدثنا وهيب عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس وذكر الحديث قال ونحر النبي صلى الله عليه وسلم بيده سبع بدن قياما وضحى بالمدينة كبشين أملحين أقرنين.

باب نحر الإبل مقيدة.

١٥٩٨ حدثنا عبد الله بن مسلمة قال حدثنا يزيد بن زريع عن يونس عن زياد بن جبير قال رأيت ابن عمر رضي الله عنهما أتى على رجل قد أناخ بدنته ينحرها قال ابعثها قياما مقيدة سنة محمد صلى الله عليه وسلم. وقال شعبة عن يونس أخبرني زياد.

باب نحر البدن قائمة وقال ابن عمر سنة محمد صلى الله عليه وسلم وقال ابن عباس صواف قياما.

١٥٩٩ حدثنا سهل بن بكار قال حدثنا وهيب عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر بالمدينة أربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين فبات بها

فرمایا، انہوں نے حدیث ٹھیک ٹھیک بیان کی ہے۔

منیٰ میں جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نحر فرمایا وہاں قربانی کرنا۔

اسحاق بن ابراہیم، خالد بن حارث، عبیداللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربان گاہ میں نحر کیا کرتے۔ عبیداللہ نے فرمایا یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربان گاہ میں نحر کیا کرتے تھے۔

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی قربانی کو مزدلفہ سے رات کے آخری حصے میں بھیج دیتے یہاں تک کہ اسے آزاد اور غلام حاجیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نحر کی جگہ پہنچا دیا جاتا۔

جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات اونٹ کھڑے ہوئے اپنے ہاتھ سے نحر کیے اور مدینہ منورہ میں دو سینگوں والے چتکبرے مینڈھوں کی قربانی دی ہے۔

اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا۔

زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ایک آدمی کے پاس گئے جو اپنا اونٹ بٹھا کر نحر کر رہا تھا۔ فرمایا اسے کھڑا کرو اور پاؤں باندھو (یہ) محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ شعبہ، یونس نے بھی زیاد سے روایت کیا ہے۔

اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ صواف کے معنی کھڑا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں [illegible] رات بسر فرمائی۔ جب صبح ہوئی تو اپنی سواری پر سوار ہوئے [illegible] جب بیداء کی بلندی پر پہنچے تو دونوں کا اکٹھا کیا

ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ.

جب مکہ تشریف لائے تو لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے سات اونٹ کھڑے کر کے قربان کئے اور مدینہ منورہ میں دو چتکبرے سینگوں والے ذبح کیے۔

١٩٠٠ - حَدَّثَنَا ... قَالَ حَدَّثَنَا ... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ... ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ ... ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ أَهَلَّ ...

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ وہیب کہتے ہیں کہ ... حضرت انس سے روایت کی ... صبح تک رات گزاری ... پھر سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب بیداء کے مقام پر پہنچ گئے تو ... حج کا احرام باندھا۔

بَابُ لَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنَ الْبُدْنِ شَيْئًا

قصاب کو قربانی کے گوشت سے کچھ نہ دیا جائے۔

١٩٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ فَأَمَرَنِي فَقَسَمْتُ لُحُومَهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُودَهَا. قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى الْبُدْنِ وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا.

محمد بن منصور، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑا ہونے کے لیے بھیجا، پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے ان کا گوشت تقسیم کیا، پھر حکم فرمایا تو میں نے ان کی جھولیں اور کھالیں تقسیم کیں۔ سفیان، عبد الکریم، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑا رہوں اور قصاب کو ان کی مزدوری میں سے کچھ نہ دوں۔

ف: قربانی کے جانور کا گوشت، کھال یا جھول وغیرہ کوئی بھی چیز قصاب کو اس کی اجرت میں دینا جائز نہیں ہے۔ اسے مزدوری علیحدہ دی جائے۔ گوشت جو غریبوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے اگر قصاب اس زمرے میں آئے تو قربانی کے گوشت میں سے اسے بھی دیا جا سکتا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابُ يُتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ

قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں

١٩٠٢ - حَدَّثَنَا ... قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَ

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، حسن بن مسلم، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے رہیں اور ان کا سارا گوشت تقسیم کر دیں بلکہ ان کی کھالیں اور جھولیں بھی اور انہی سے مزدوری کچھ نہ دی جائے۔

وجلودها وجلالها ولا يعطي في جزارتها شيئا.

باب يتصدق بجلال البدن

١٦٠٣ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سيف بن أبي سليمان قال سمعت مجاهدا يقول حدثني ابن أبي ليلى أن عليا رضي الله عنه حدثه قال أهدى النبي صلى الله عليه وسلم مائة بدنة فأمرني بلحومها فقسمتها ثم أمرني بجلالها فقسمتها ثم بجلودها فقسمتها.

باب وإذ بوأنا لإبراهيم مكان البيت أن لا تشرك بي شيئا وطهر بيتي للطائفين والقائمين والركع السجود وأذن في الناس بالحج يأتوك رجالا وعلى كل ضامر يأتين من كل فج عميق ليشهدوا منافع لهم ويذكروا اسم الله في أيام معلومات على ما رزقهم من بهيمة الأنعام فكلوا منها وأطعموا البائس الفقير ثم ليقضوا تفثهم وليوفوا نذورهم وليطوفوا بالبيت العتيق ذلك ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه.

باب ما يأكل من البدن وما يتصدق. وقال عبيد الله أخبرني نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما لا يؤكل من جزاء الصيد والنذر ويؤكل مما سوى ذلك. وقال عطاء يأكل ويطعم من المتعة.

١٦٠٤ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ابن جريج حدثنا عطاء سمع جابر بن عبد الله رضي الله عنهما يقول كنا لا نأكل من لحوم بدننا فوق ثلاث منى فرخص لنا النبي صلى الله عليه وسلم فقال كلوا وتزودوا فأكلنا وتزودنا قلت لعطاء أقال حتى جئنا المدينة قال لا.

١٦٠٥ - حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان

قربانی کے جانوروں کی جھولیں صدقہ کی جائیں۔

ترجمہ حدیث ۱۶۰۳ — ابو نعیم ... سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹوں کی قربانی دی ... مجھے حکم فرمایا تو میں نے ان کا گوشت تقسیم کر دیا۔ پھر حکم فرمایا تو ان کی جھولیں تقسیم کر دیں، پھر حکم فرمایا اور ان کی کھالیں تقسیم کر دیں۔

ارشاد باری تعالیٰ اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا ... [illegible] ... اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے اور لوگوں میں حج کا عام اعلان کر دے ... [illegible] ... (۲۲ : ۲۶ تا ۳۰)

قربانی کے جانوروں سے کیا کھایا جائے اور کیا صدقہ دیا جائے ... عبید اللہ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ شکار کے بدلے اور نذر کے جانور سے نہ کھایا جائے ... اور عطاء نے فرمایا کہ تمتع کی قربانی سے کھائے اور دوسروں کو کھلائے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم اپنی قربانی کے اونٹوں کا گوشت منیٰ کے تین دن سے زیادہ نہیں کھایا کرتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دے دی ... فرمایا کھاؤ اور زاد راہ بناؤ ... [illegible] ... کیا یہ فرمایا تھا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ پہنچے؟ فرمایا نہیں۔

ترجمہ ... روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَحِلُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ أَتَتْكَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ.

گزر گئے تھے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی نیت سے نکلے، جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قربانی کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے کہا یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی کی ہے۔ یحییٰ نے یہ حدیث حضرت قاسم سے بیان کی تو فرمایا انہوں نے حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

بَابُ الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ

سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا

۱۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَنَحْوِهِ فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ.

محمد بن عبداللہ بن حوشب، ہشیم، منصور، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۶۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ عَفَّانُ أُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

احمد بن یونس، ابوبکر، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی کہ میں نے رمی سے پہلے زیارت کر لی، فرمایا کوئی حرج نہیں۔ عرض کی کہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا، فرمایا کوئی حرج نہیں۔ عرض کی کہ میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی، فرمایا کوئی حرج نہیں ــــ عبدالرحیم رازی، ابن خثیم، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ــــ قاسم بن یحییٰ، ابن خثیم، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ــــ عفان، وہیب، ابن خثیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ــــ حماد، قیس بن سعد و عباد بن منصور، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى

محمد، [illegible] سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَمَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ لَا حَرَجَ۔

١٩٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ انْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى خِلَافَةِ عُمَرَ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَحَلَقَ۔

١٩١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ۔

١٩١١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ حَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ۔

١٩١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، عرض کی کہ شام ہونے کے بعد کنکریاں ماریں؟ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، فرمایا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ بطحاء میں تھے۔ فرمایا، کیا تم نے حج کا ارادہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوا ہاں۔ فرمایا تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ عرض کی کہ میں نے اس چیز کا احرام باندھا جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا تم نے اچھا کیا۔ جاؤ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو۔ پھر میں قبیلۂ قیس کی ایک عورت کے پاس گیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھا اور میں یہی فتویٰ دیتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت عمر کے دورِ خلافت تک یہی فتویٰ دیتا رہا۔ جب حضرت عمر سے کہا تو فرمایا۔ اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو آپ احرام نہ کھولتے جب تک کہ قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جاتی۔

جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جما لے اور سر منڈائے۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! لوگوں کا کیا حال ہے کہ انہوں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا ہے۔ فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بال جما لیے ہیں اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا قربانی کرنے تک احرام نہیں کھول سکتا۔

احرام کھولتے وقت سر منڈانا اور بال ترشوانا۔

ابو حمزہ شعیب سے بواسطۂ نافع روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سر مبارک کے بال اتروائے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم ارحم المحلقين قالوا والمقصرين يا رسول الله قال اللهم ارحم المحلقين قالوا والمقصرين يا رسول الله قال والمقصرين وقال الليث حدثني نافع رحم الله المحلقين مرة أو مرتين قال وقال عبيد الله حدثني نافع وقال في الرابعة والمقصرين۔

۱۲۱۳۔ حدثنا عياش بن الوليد حدثنا محمد بن فضيل حدثنا عمارة بن القعقاع عن أبي زرعة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اغفر للمحلقين قالوا وللمقصرين قال اللهم اغفر للمحلقين قالوا وللمقصرين قالها ثلاثا قال وللمقصرين۔

۱۲۱۴۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن أسماء حدثنا جويرية بن أسماء عن نافع أن عبد الله قال حلق النبي صلى الله عليه وسلم وطائفة من أصحابه وقصر بعضهم۔

۱۲۱۵۔ حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن الحسن بن مسلم عن طاوس عن ابن عباس عن معاوية قال قصرت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمشقص۔

باب ۸۰۸ تقصير المتمتع بعد العمرة۔

۱۲۱۶۔ حدثنا محمد بن أبي بكر حدثنا فضيل بن سليمان حدثنا موسى بن عقبة أخبرني كريب عن ابن عباس قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة أمر أصحابه أن يطوفوا بالبيت وبالصفا والمروة ثم يحلوا ويحلقوا أو يقصروا۔

باب ۸۰۹ الزيارة يوم النحر وقال أبو الزبير عن عائشة وابن عباس أخر النبي

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور بال کتروانے والوں پر؟ آپ نے فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور سر کتروانے والوں پر؟ فرمایا اور کتروانے والوں پر بھی۔ لیث نے نافع سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ایک یا دو مرتبہ رحم اللہ المحلقین کہا عبید اللہ نے نافع سے روایت کیا کہ آپ نے چوتھی مرتبہ والمقصرین کہا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگوں نے عرض کیا اور بال کتروانے والوں کی۔ کہا۔ اے اللہ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگوں نے عرض کیا اور بال کتروانے والوں کی۔ تو تیسری مرتبہ کہا اور بال کتروانے والوں کی بھی۔

عبداللہ بن محمد، جویریہ بن اسماء، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر منڈایا اور آپ کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے بھی جب کہ بعض نے کتروائے۔

ابو عاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے قینچی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک کترے۔

عمرہ کا تمتع کرنے والے کا بال کتروانا۔

محمد بن ابوبکر، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ نے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ شریف اور صفا و مروہ کا طواف کرکے احرام کھول دیں پھر سر منڈائیں یا بال کتروائیں۔

قربانی کے دن زیارت کرنا۔ ابو الزبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

صلی اللہ علیہ وسلم الزیارۃ إلی اللیل وذکر عن أبی حسان عن ابن عباس أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور البیت أیام منی وقال لنا أبو نعیم حدثنا سفیان عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر أنہ طاف طوافا واحدا ثم یقیل ثم یأتی منی یعنی یوم النحر ورفعہ عبد الرزاق أخبرنا عبید اللہ.

زیارت کو رات تک مؤخر کیا۔ ابو حسان نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام منیٰ میں بیت اللہ کی زیارت کیا کرتے ۔ ابو نعیم، سفیان، عبید اللہ، نافع سے حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک ہی طواف کیا پھر قیلولہ کیا پھر منیٰ یعنی یوم النحر کو منیٰ میں آئے ۔ اسے عبد الرزاق نے عبید اللہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

١٩١٧ - حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث حدثنی ابن شہاب عن الأعرج قال حدثنی أبو سلمۃ بن عبد الرحمن أن عائشۃ قالت حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فأفضنا یوم النحر فحاضت صفیۃ فأراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہا ما یرید الرجل من أہلہ فقلت یا رسول اللہ إنہا حائض قال حابستنا ہی قالوا یا رسول اللہ أفاضت یوم النحر قال اخرجوا ویذکر عن القاسم وعروۃ والأسود عن عائشۃ أفاضت صفیۃ یوم النحر.

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو طواف زیارت یوم النحر کو کیا۔ حضرت صفیہ کو حیض آگیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے وہ ارادہ کیا جو آدمی اپنی بیوی کے متعلق کرتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! انہیں تو حیض آگیا۔ فرمایا کیا یہ ہمیں روکنے والی ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ دسویں ذی الحجہ کو طواف زیارت کر چکی ہیں۔ فرمایا تو چلو ۔ قاسم، عروہ، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ یوم النحر کو طواف زیارت کر چکی تھیں۔

باب إذا رمی بعد ما أمسی أو حلق قبل أن یذبح ناسیا أو جاہلا.

جب شام کے بعد رمی کی یا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا بھول کر یا بے خبری میں۔

١٩١٨ - حدثنا موسی بن إسماعیل حدثنا وہیب حدثنا ابن طاوس عن أبیہ عن ابن عباس أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیل لہ فی الذبح والحلق والرمی والتقدیم والتأخیر فقال لا حرج.

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ابن طاؤس، ان کے والد ماجد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا سر منڈانے اور قربانی کرنے کی تقدیم و تاخیر کے متعلق فرمایا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

١٩١٩ - حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا یزید بن زریع حدثنا خالد عن عکرمۃ عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسأل یوم النحر بمنی فیقول لا حرج فسألہ رجل فقال

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منیٰ میں دسویں ذی الحجہ کو پوچھا جاتا تو فرماتے کوئی حرج نہیں۔ ایک آدمی سوال کرتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا فرمایا قربانی کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں اور عرض

حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔

بَابُ الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ

١٦٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

١٦٢١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

١٦٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

بَابُ الْخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى۔

١٦٢٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي يَحْيَى

کہ یہ نہ شمار ہو سکے کہ پہلے کیا فرمایا مگر کوئی حرج نہیں۔

جمرے کے نزدیک سواری پر مسائل بتانا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں ٹھہرے تو لوگ آپ سے سوال کرنے لگے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ مجھے معلوم نہیں تھا، لہٰذا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا۔ فرمایا کہ قربانی کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا آدمی حاضر ہوا کہ مجھے معلوم نہیں تھا لہٰذا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی۔ فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ پس اس روز جس چیز کی بھی تقدیم و تاخیر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ موجود تھے جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم النحر کو خطبہ دے رہے تھے۔ ایک آدمی آپ کے پاس کھڑے ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے فلاں کام سے پہلے فلاں کام کر لیا ہے۔ پھر دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے فلاں کام فلاں کام سے پہلے کر لیا، قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی اور اسی طرح کے سوالات۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سب کے متعلق فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ اس روز آپ سے جس بات کے متعلق بھی پوچھا گیا تو یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد، صالح، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر کھڑے ہوئے اور پھر ساری حدیث بیان کی ——— متابعت کی اس کی معمر نے زہری سے۔

ایام منیٰ میں خطبہ دینا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یوم النحر

بن سعید حدثنا فضیل بن غزوان حدثنا عکرمۃ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس یوم النحر فقال یایھا الناس ای یوم ھذا قالوا یوم حرام قال فای بلد ھذا قالوا بلد حرام قال فای شھر ھذا قالوا شھر حرام قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا فاعادھا مرارا ثم رفع راسہ فقال اللھم ھل بلغت اللھم ھل بلغت قال ابن عباس فوالذی نفسی بیدہ انھا لوصیتہ الی امتہ فلیبلغ الشاھد الغائب لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ حرمت والا دن۔ فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ حرمت والا شہر۔ فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ حرمت والا مہینہ۔ فرمایا کہ بیشک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی، اس شہر میں، اس مہینے کی حرمت ہے۔ یہ بات بار بار دہرائی، پھر سر مبارک اٹھایا اور عرض کیا: اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، آپ نے اپنی امت کو وصیت فرمائی کہ حاضر غائب تک پہنچا دے، میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ ہو جانا۔

۱۶۲۴۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبۃ قال اخبرنی عمرو قال سمعت جابر بن زید قال سمعت ابن عباس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بعرفات تابعہ ابن عیینۃ عن عمرو۔

حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا عرفات میں — متابعت کی اس کی ابن عیینہ نے عمرو سے۔

۱۶۲۵۔ حدثنی عبد اللہ بن محمد حدثنا ابو عامر حدثنا قرۃ عن محمد بن سیرین قال اخبرنی عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابی بکرۃ ورجل افضل فی نفسی من عبد الرحمن حمید بن عبد الرحمن عن ابی بکرۃ قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر قال اتدرون ای یوم ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس یوم النحر قلنا بلی قال ای شھر ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ فقال الیس ذو الحجۃ قلنا بلی قال ای بلد ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم النحر کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول۔ آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول۔ آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ فرمایا کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ فرمایا تو تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس

أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ
وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي
شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ
أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ
الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي
كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۱۶۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِنًى أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا
قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ
أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ
قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا وَقَالَ
هِشَامُ بْنُ الْغَازِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَفَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ
الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهَذَا وَقَالَ هَذَا يَوْمُ
الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللَّهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوا هَذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ.

بَابٌ هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السِّقَايَةِ أَوْ
غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى

۱۶۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى
بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح
وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ ح
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

اس پیغام کو انہیں پہنچا دے جو موجود نہیں ہیں کیونکہ بہت سے وہ لوگ
جن تک پیغام پہنچایا جائے گا سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں گے۔
خبردار میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ ہو جانا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ لوگ عرض گزار
ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ حرمت والا دن ہے۔
کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول
بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ حرمت والا شہر ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟
لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ حرمت والا
مہینہ ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، مال اور عزتیں اسی طرح
حرام کر دی ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس
شہر کے اندر۔ — حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم قربانی کے دن جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے جس حج میں آپ نے حج کیا
اور فرمایا کہ یہ حج اکبر کا دن ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنے
لگے اے اللہ گواہ رہنا اور لوگوں کو وداع کیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ
حجۃ الوداع ہے۔

کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ
میں گزار سکتے ہیں

محمد بن عبید بن میمون، عیسیٰ بن یونس، عبید اللہ، نافع سے روایت
ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اجازت مرحمت فرمائی — یحییٰ بن موسیٰ، محمد بن بکر، ابن جریج، عبید اللہ،
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اجازت دی — محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ان کے والد ماجد،
عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی پلانے کی خاطر منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ

عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْعَبَّاسَ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو ضَمْرَةَ۔

کے شب بسر کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اجازت مرحمت فرما دی ____ اس کی ابو اسامہ، عقبہ بن خالد اور ابو ضمرہ نے متابعت کی ہے۔

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ وَقَالَ جَابِرٌ رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَرَمَى بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ۔

کنکریاں مارنا۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم النحر کو چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور اس کے بعد زوال کے بعد۔

١٦٢٨ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتٰى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمٰى إِمَامُكَ فَارْمِهِ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔

وبرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں؟ فرمایا کہ جب تمہارا امیر رمی کرے تو تم بھی مارو۔ میں نے دوبارہ سوال کیا تو فرمایا ہم انتظار کرتے اور سورج ڈھل جاتا تو رمی کرتے۔

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي۔

وادی کے نشیب سے کنکریاں مارنا۔

١٦٢٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهٰذَا۔

عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وادی کے نشیب سے رمی کی تو میں نے عرض کی: اے ابو عبدالرحمٰن! لوگ تو اوپر سے مارتے ہیں۔ فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہی مقام ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی ____ عبداللہ بن ولید، سفیان نے بھی یہ حدیث اعمش سے روایت کی ہے۔

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سات کنکریاں مارنا۔ اس کو حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١٦٣٠ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمٰى بِسَبْعٍ وَقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حفص بن عمر، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمرۂ کبریٰ تک پہنچے تو بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب رکھا اور سات کنکریاں ماریں۔ فرمایا کہ اسی طرح انہوں نے کنکریاں ماری تھیں جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

باب من رمى جمرة العقبة فجعل البيت عن يساره.

جو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارے تو بیت اللہ کو بائیں جانب رکھے۔

١٦٣١ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا الحكم عن إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد أنه حج مع ابن مسعود رضي الله عنه فرآه يرمي الجمرة الكبرى بسبع حصيات فجعل البيت عن يساره ومنى عن يمينه ثم قال هذا مقام الذي أنزلت عليه سورة البقرة.

آدم، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انہیں دیکھا کہ جمرۂ کبریٰ پر سات کنکریاں ماریں، بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب رکھا، پھر فرمایا کہ یہ ان کا مقام ہے جن پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی تھی۔

باب يكبر مع كل حصاة قاله ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم.

ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١٦٣٢ - حدثنا مسدد عن عبد الواحد حدثنا الأعمش قال سمعت الحجاج يقول على المنبر السورة التي يذكر فيها البقرة والسورة التي يذكر فيها آل عمران والسورة التي يذكر فيها النساء قال فذكرت ذلك لإبراهيم فقال حدثني عبد الرحمن بن يزيد أنه كان مع ابن مسعود رضي الله عنه حين رمى جمرة العقبة فاستبطن الوادي حتى إذا حاذى بالشجرة اعترضها فرمى بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة ثم قال من ههنا والذي لا إله غيره قام الذي أنزلت عليه سورة البقرة صلى الله عليه وسلم.

اعمش سے روایت ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سنا۔ وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر ہے، وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر ہے اور وہ سورت جس میں عورتوں کا ذکر ہے۔ میں نے ابراہیم سے ذکر کیا تو انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے جب انہوں نے جمرۂ عقبہ پر رمی کی۔ وہ وادی کے نشیب میں آئے یہاں تک کہ جب درخت کے مقابل ہوئے تو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی، پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہیں کھڑے ہوئے تھے وہ جن پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔

باب من رمى جمرة العقبة ولم يقف قاله ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم.

جو جمرۂ عقبہ پر رمی کرے اور ٹھہرے نہیں۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

باب إذا رمى الجمرتين يقوم ويسهل مستقبل القبلة.

جب دونوں جمروں پر رمی کر لے تو نرم زمین پر قبلہ رو کھڑا ہو۔

١٦٣٣ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا طلحة بن يحيى حدثنا يونس عن الزهري عن سالم عن ابن عمر أنه كان يرمي الجمرة الدنيا بسبع حصيات ثم يكبر على إثر كل حصاة ثم يتقدم فيسهل فيقوم مستقبل القبلة فيقوم طويلا ويدعو ويرفع يديه ثم يرمي الوسطى ثم يأخذ ذات الشمال

عثمان بن ابی شیبہ، طلحہ بن یحییٰ، یونس، زہری، سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پہلے جمرے پر سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کے پیچھے تکبیر کہا کرتے، پھر آگے بڑھتے یہاں تک کہ نرم جگہ میں قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور بہت دیر تک کھڑے رہتے، دعا کرتے اور ہاتھ اٹھاتے، پھر جمرۂ وسطیٰ پر رمی کرتے، پھر بائیں جانب نرم زمین پر چلے جاتے اور قبلہ رو ہو کر بہت دیر تک کھڑے رہتے، دعا کرتے

فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

اپنا ہاتھ اٹھاتے۔ پھر وادی کے نشیب سے جمرۂ ذات العقبہ پر کنکریاں مارتے اور اس کے نزدیک نہ ٹھہرتے پھر واپس آجاتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَتَيِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطٰى۔

جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کے نزدیک ہاتھوں کو اٹھانا۔

۳۰۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطٰى كَذٰلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا وَيَقُولُ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ... ابن شہاب سالم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمرۂ دنیا کو سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے پھر آگے بڑھ کر نرم زمین میں قبلہ رو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر اسی طرح کرتے پھر بائیں جانب کو نرم زمین کی طرف جاتے اور قبلہ رو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر وادی کے نشیب سے جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

بَابُ إِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي الْمَسْجِدَ رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ

جمرۂ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرنا۔ حضرت محمد بن یحییٰ، عثمان بن عمر، یونس، زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد کے نزدیک والے جمرہ کی رمی کرتے تو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر آگے بڑھ جاتے اور قبلہ رو ہو کر ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے کھڑے ہو کر دعا کرتے۔ یہاں کافی دیر ٹھہرتے۔ پھر دوسرے جمرہ پر آتے اور سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر وادی کے نزدیک بائیں جانب جاتے اور قبلہ رو ہو کر ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے دعا کرتے۔ پھر اس جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے نزدیک ہے۔ اس پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر لوٹ آتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔ زہری فرماتے ہیں کہ میں نے سالم سے سنا وہ اسی طرح حدیث بیان کرتے تھے اپنے والد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے۔ ابن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔

صلى الله عليه وسلم كان ابن عمر يفعله۔

باب الطيب بعد رمي الجمار والحلق قبل الإفاضة۔

١٦٣٥۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه وكان أفضل أهل زمانه أنه سمع عائشة رضي الله تعالى عنها تقول طيبت النبي صلى الله عليه وسلم بيدي هاتين حين أحرم ولحله حين أحل قبل أن يطوف وبسطت يديها۔

باب طواف الوداع

١٦٣٦۔ حدثنا مسدد حدثنا سفيان عن ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس قال أمر الناس أن يكون آخر عهدهم بالبيت إلا أنه خفف عن الحائض۔

١٦٣٧۔ حدثنا أصبغ بن الفرج أخبرنا ابن وهب عن عمرو بن الحارث عن قتادة أن أنس بن مالك حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر والعصر والمغرب والعشاء ثم رقد رقدة بالمحصب ثم ركب إلى البيت فطاف به۔ تابعه الليث حدثني خالد عن سعيد عن قتادة أن أنس بن مالك حدثه عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب إذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت۔

١٦٣٨۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة أن صفية بنت حيي زوج النبي صلى الله عليه وسلم حاضت فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أحابستنا هي قالوا إنها قد أفاضت قال فلا إذا۔

١٦٣٩۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد عن

رمی جمار کے بعد خوشبو لگانا اور طواف زیارت سے پہلے سر منڈانا۔

عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے افضل زمانہ والد ماجد سے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی جب احرام باندھا اور جب طواف زیارت سے پہلے احرام کھولا اور اپنے ہاتھ پھیلا دیے۔

طواف وداع

مسدد، سفیان، ابن طاؤس، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کے ساتھ ہو مگر حائضہ کے لیے تخفیف ہے۔

اصبغ بن فرج، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھ کر محصب میں تھوڑی دیر سو گئے پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہو کر گئے اور طواف کیا۔ متابعت کی ہے لیث نے، خالد، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جب طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آ جائے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، عبدالرحمن بن قاسم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آ گیا تو اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا۔ فرمایا کیا وہ ہمیں روک لے گی؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہیں۔ فرمایا کہ پھر تو کوئی بات نہیں۔

ابو نعمان، حماد، ایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ نے حضرت ابن عباس سے اس

أيوب عن عكرمة أن أهل المدينة سألوا ابن عباس عن امرأة طافت ثم حاضت قال لهم تنفر قالوا لا نأخذ بقولك وندع قول زيد قال إذا قدمتم المدينة فسلوا فقدموا المدينة فسألوا فكان فيمن سألوا أم سليم فذكرت حديث صفية رواه خالد وقتادة عن عكرمة.

عورت کے متعلق پوچھا جس نے طواف زیارت کر لیا تھا اور پھر اسے حیض آ گیا۔ آپ نے فتویٰ دیا کہ وہ جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم آپ کا قول لیں اور حضرت زید بن ثابت کا قول چھوڑ دیں۔ فرمایا کہ جب مدینہ منورہ جاؤ تو پوچھ لینا۔ پس وہ مدینہ منورہ گئے اور پوچھا۔ جن سے پوچھا ان میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ انہوں نے حدیث صفیہ بیان کی۔ روایت کیا اسے خالد اور قتادہ نے عکرمہ سے۔

١٦٣٠ - حدثنا مسلم حدثنا وهيب حدثنا ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس قال رخص للحائض أن تنفر إذا أفاضت قال وسمعت ابن عمر يقول إنها لا تنفر ثم سمعته يقول بعد إن النبي صلى الله عليه وسلم رخص لهن.

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حائضہ کو چلے جانے کی اجازت ہے جب کہ طواف زیارت کر چکی ہو۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہ جائے۔ پھر ان کو فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

١٦٣١ - حدثنا أبو النعمان حدثنا أبو عوانة عن منصور عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ولا نرى إلا الحج فقدم النبي صلى الله عليه وسلم فطاف بالبيت وبين الصفا والمروة ولم يحل وكان معه الهدي فطاف من كان معه من نسائه وأصحابه وحل منهم من لم يكن معه الهدي فحاضت هي فنسكنا مناسكنا من حجنا فلما كان ليلة الحصبة ليلة النفر قالت يا رسول الله كل أصحابك يرجع بحج وعمرة غيري قال ما كنت تطوفين بالبيت ليالي قدمنا قلت لا قال فاخرجي مع أخيك إلى التنعيم فأهلي بعمرة وموعدك مكان كذا وكذا فخرجت مع عبد الرحمن إلى التنعيم فأهللت بعمرة وحاضت صفية بنت حيي فقال النبي صلى الله عليه وسلم عقرى حلقى إنك لحابستنا أما كنت طفت يوم النحر قالت بلى قال فلا بأس انفري فلقيته مصعدا على أهل مكة وأنا منهبطة أو أنا مصعدة وهو منهبط وقال مسدد قلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ارادے سے نکلے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مکہ) پہنچے تو آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کی اور آپ نے احرام نہیں کھولا کیونکہ آپ کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ جو آپ کے ساتھ ازواج مطہرات اور اصحاب تھے سب نے طواف کیا اور جن کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا ان سب نے احرام کھول دیا۔ پس انہیں حیض آ گیا۔ ہم نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا کیے۔ جب محصب والی رات آئی یعنی کوچ کی رات تو عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! آپ کے سب ساتھی حج اور عمرہ کر کے لوٹ رہے ہیں۔ فرمایا کہ جس رات ہم آئے تھے تم نے بیت اللہ کا طواف کیا تھا؟ میں عرض گزار ہوئی کہ نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کی طرف جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا۔ ہم سے فلاں جگہ ملنا ہے۔ پس میں حضرت عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم گئی اور عمرہ کا احرام باندھا۔ حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آ گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سر منڈی، تم تو ہمیں روک لو گی۔ کیا تم نے یوم النحر کو طواف نہیں کیا تھا؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ ہاں۔ فرمایا تو کوئی حرج نہیں، چلو۔ میں آپ سے ملی اس وقت جب آپ مکہ والوں کی طرف چڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی اور آپ اتر رہے تھے۔ مسدد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے لفظ لا کا اثبات نہیں کیا۔

تابعه جرير عن منصور في قوله لا.

باب من صلى العصر يوم النفر بالأبطح

١٦٤٢ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا إسحاق بن يوسف حدثنا سفيان الثوري عن عبد العزيز بن رفيع قال سألت أنس بن مالك أخبرني بشيء عقلته عن النبي صلى الله عليه وسلم أين صلى الظهر يوم التروية قال بمنى قلت فأين صلى العصر يوم النفر قال بالأبطح افعل كما يفعل أمراؤك.

١٦٤٣ - حدثنا عبد المتعال بن طالب حدثنا ابن وهب قال أخبرني عمرو بن الحارث أن قتادة حدثه عن أنس بن مالك حدثه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه صلى الظهر والعصر والمغرب والعشاء ورقد رقدة بالمحصب ثم ركب إلى البيت فطاف به.

باب المحصب

١٦٤٤ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت إنما كان منزل ينزله النبي صلى الله عليه وسلم ليكون أسمح لخروجه يعني بالأبطح.

١٦٤٥ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال عمرو عن عطاء عن ابن عباس قال ليس التحصيب بشيء إنما هو منزل نزله رسول الله صلى الله عليه وسلم.

باب النزول بذي طوى قبل أن يدخل مكة والنزول بالبطحاء التي بذي الحليفة إذا رجع من مكة

١٦٤٦ - حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا أبو ضمرة حدثنا موسى بن عقبة عن نافع أن

جو روانگی کے روز نماز عصر ابطح میں پڑھے۔

عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق جو سمجھا ہو تو بتایئے کہ آٹھویں ذوالحجہ کو حضور نے نماز ظہر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ منیٰ میں۔ میں نے عرض کی کہ روانگی کے روز نماز عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ ابطح میں۔ تم اسی طرح کرو جیسے تمہارا امیر کرے۔

عبدالمتعال بن طالب، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اور تھوڑی دیر محصب میں سوئے پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہوئے اور اس کا طواف کیا [illegible]۔

محصب

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا وہ مقام جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرے تاکہ آسانی سے وہاں سے چل سکیں وہ مقام ابطح ہے۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تحصیب کوئی چیز نہیں بلکہ وہ منزل صرف ایک ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزول اجلال فرمایا کرتے تھے۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں اترنا اور مکہ معظمہ سے لوٹتے وقت بطحا میں اترنا جو ذوالحلیفہ میں ہے

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں پہاڑوں کے درمیان ذی طویٰ میں رات گزارتے۔ پھر جب کہ مکہ مکرمہ

ابن عمر كان يبيت بذي طوى بين الثنيتين ثم يدخل من الثنية التي بأعلى مكة وكان إذا قدم مكة حاجا أو معتمرا لم ينخ ناقته إلا عند باب المسجد ثم يدخل فيأتي الركن الأسود فيبدأ به ثم يطوف سبعا ثلاثا سعيا وأربعا مشيا ثم ينصرف فيصلي سجدتين ثم ينطلق قبل أن يرجع إلى منزله فيطوف بين الصفا والمروة وكان إذا صدر عن الحج أو العمرة أناخ بالبطحاء التي بذي الحليفة التي كان النبي صلى الله عليه وسلم ينيخ بها.

١٦٢٧ - حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا خالد بن الحارث قال سئل عبيد الله عن المحصب فحدثنا عبيد الله عن نافع قال نزل بها رسول الله صلى الله عليه وسلم وعمر وابن عمر وعن نافع أن ابن عمر كان يصلي بها يعني المحصب الظهر والعصر أحسبه قال والمغرب قال خالد لا أشك في العشاء ويهجع هجعة ويذكر ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب من نزل بذي طوى إذا رجع من مكة وقال محمد بن عيسى حدثنا حماد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر أنه كان إذا أقبل بات بذي طوى حتى إذا أصبح دخل وإذا نفر مر بذي طوى وبات بها حتى يصبح وكان يذكر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك.

باب التجارة أيام الموسم والبيع في أسواق الجاهلية.

١٦٢٨ - حدثنا عثمان بن الهيثم أخبرنا ابن جريج قال عمرو بن دينار قال ابن عباس كان ذو المجاز وعكاظ متجر الناس في الجاهلية فلما جاء الإسلام

جاتے اور ثنیہ کی طرف سے جو مکہ کی بلندی پر ہے داخل ہوتے اور اپنی اونٹنی کو نہ بٹھاتے مگر مسجد کے دروازے کے پاس، پھر داخل ہوتے تو حجر اسود سے ابتدا کرتے، پھر سات طواف کرتے، تین میں دوڑ کر اور چار میں پیدل چل کر، پھر دو رکعتیں پڑھتے، پھر اپنی قیام گاہ پر جانے سے پہلے صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے اور جب اپنے حج یا عمرہ سے لوٹتے تو اپنی اونٹنی کو بطحا میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے، جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹنی کو بٹھایا کرتے تھے۔

عبد اللہ بن عبد الوہاب، خالد بن حارث سے روایت ہے کہ عبید اللہ سے محصب کے متعلق پوچھا گیا، انہوں نے نافع کے واسطے سے فرمایا کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نزول اجلال فرمایا اور حضرت عمر اور حضرت ابن عمر نے۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر یہاں یعنی محصب میں ظہر و عصر کی نماز پڑھتے، میرے خیال میں مغرب کے متعلق بھی فرمایا۔ خالد نے کہا کہ عشاء کے بارے میں مجھے کوئی شک نہیں ہے اور ایک نیند لیتے اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے۔

مکہ مکرمہ سے لوٹتے ہوئے ذی طوی میں اترے۔

محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب پہنچ جاتے تو ذی طوی میں رات گزارتے اور جب صبح ہو جاتی تو داخل ہوتے، اور لوٹتے ہوئے بھی جب ذی طوی سے گزرتے تو رات گزارتے اور صبح تک ٹھہرتے اور وہ بیان کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

حج کے دنوں میں تجارت اور جاہلیت کے بازار میں خرید و فروخت کرنا۔

عثمان بن ہیثم، ابن جریج، عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ذوالمجاز اور عکاظ جاہلیت میں لوگوں کے تجارتی بازار تھے، جب اسلام آیا تو لوگوں نے ان میں جانا پاپ تصور کیا یہاں تک

فكأنهم تأثموا من ذلك حتى نزلت ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلا من ربكم في مواسم الحج.

باب ١٢٥٩ الإدلاج من المحصب

١٦٤٩ - حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثني إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت حاضت صفية ليلة النفر فقالت ما أراني إلا حابستكم قال النبي صلى الله عليه وسلم عقرى حلقى أطافت يوم النحر قيل نعم قال فانفري قال أبو عبد الله وزادني محمد حدثنا محاضر حدثنا الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذكر إلا الحج فلما قدمنا أمرنا أن نحل فلما كانت ليلة النفر حاضت صفية بنت حيي فقال النبي صلى الله عليه وسلم حلقى عقرى ما أراها إلا حابستكم ثم قال كنت طفت يوم النحر قالت نعم قال فانفري قلت يا رسول الله إني لم أكن حللت قال فاعتمري من التنعيم فخرج معها أخوها فلقيناه مدلجا فقال موعدك مكان كذا وكذا.

کہ تم نفل پڑھو گے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ حج کے دنوں میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

محصب سے آخری حصہ میں کوچ کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ روانگی کی رات میں حضرت صفیہ کو حیض آگیا۔ عرض گزار ہوئیں کہ میرے خیال میں آپ حضرات کو میں روک لوں گی۔ فرمایا: بانجھ سر منڈی! کیا انہوں نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض گزار ہوئیں کہ ہاں۔ فرمایا تو چلو۔ — امام ابو عبداللہ بخاری نے دوسری اسناد کے ساتھ یہ حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور حج ہی کی بات کرتے تھے۔ جب ہم پہنچ گئے تو آپ نے ہمیں احرام کھول دینے کا حکم فرمایا۔ جب روانگی کی رات آئی تو حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سر منڈی بانجھ! میرے خیال میں تم ہمیں روک لو گی۔ کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا: تو چلو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ میں نے تو احرام نہیں کھولا۔ فرمایا: تنعیم سے عمرہ کر لو۔ پس ان کے ساتھ ان کے بھائی چلے گئے۔ ہم آپ کو رات کے آخری حصہ میں ملے تو آپ نے فرمایا تمہارے ملنے کی فلاں جگہ ہے۔

أبواب العمرة

عمرہ کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب العمرة، وجوب العمرة وفضلها وقال ابن عمر ليس أحد إلا وعليه حجة وعمرة وقال ابن عباس إنها لقرينتها في كتاب الله وأتموا الحج والعمرة لله.

١٦٥٠ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا

عمرہ کا واجب ہونا اور فضیلت۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: کوئی ایسا نہیں جس پر حج اور عمرہ نہ ہو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ وہ اللہ کی کتاب میں اس کا ساتھی ہے کہ حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، سمی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمن، ابو صالح

مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

مالک، سمی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ، بیچ کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے یعنی جنت میں جائے گا۔

فائدہ: حج مبرور وہ ہوتا ہے جس کے ادا کرنے تک کوئی ریا شامل نہ ہو یعنی حلال کمائی سے حج کیا، کسی پر ظلم نہ کیا، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کیا ہو، حج کے تمام مناسک کو سنت کے مطابق ادا کیا ہو اور سب کچھ محض اللہ کے لئے کیا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اس لئے حج کا بدلہ بہشت مقرر ہوا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابُ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا۔

١٦٥١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوْقًا... أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

ابن جریج کہتے ہیں کہ عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج سے پہلے عمرہ کیا۔ ابراہیم بن سعد، ابن اسحاق، عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح پوچھا۔

١٦٥٢- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

عمرو بن علی، ابو عاصم، ابن جریج، عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح پوچھا۔

بَابٌ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے!

١٦٥٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الضُّحٰى قَالَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ ثُمَّ قَالَ لَهُ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّاهُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ مَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

مجاہد سے روایت ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبد اللہ بن عمر حضرت عائشہ کے حجرہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ان کی نماز کے متعلق پوچھا تو کہا یہ بدعت ہے پھر عروہ نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا چار، ان میں سے ایک رجب میں۔ ہم نے ان کی بات کی تردید کرنا پسند نہ کیا۔ ہم نے حجرے میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو عروہ نے عرض کیا اے ام المومنین! کیا آپ سن رہی ہیں جو حضرت ابو عبد الرحمن کہہ رہے ہیں؟ فرمایا کیا کہہ رہے ہیں؟ عرض کیا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے جن میں سے ایک رجب میں کیا، فرمایا اللہ تعالیٰ

اعتمر اربع عمرات احداهن في رجب قالت يرحم الله ابا عبد الرحمن ما اعتمر عمرة الا وهو شاهده وما اعتمر في رجب قط۔

۱۶۵۴۔ حدثنا ابو عاصم اخبرنا ابن جريج قال اخبرني عطاء عن عروة ابن الزبير قال سالت عائشة قالت ما اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في رجب۔

۱۶۵۵۔ حدثنا حسان بن حسان حدثنا همام عن قتادة سالت انسا كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم قال اربع عمرة الحديبية في ذي القعدة حيث صده المشركون وعمرة من العام المقبل في ذي القعدة حيث صالحهم وعمرة الجعرانة اذ قسم غنيمة اراه حنين قلت كم حج قال واحدة۔

۱۶۵۶۔ حدثنا ابو الوليد هشام بن عبد الملك حدثنا همام عن قتادة قال سالت انسا فقال اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم حيث ردوه ومن القابل عمرة الحديبية وعمرة في ذي القعدة وعمرة مع حجته۔

۱۶۵۷۔ حدثنا هدبة حدثنا همام وقال اعتمر اربع عمر في ذي القعدة الا التي اعتمر مع حجته عمرته من الحديبية ومن العام المقبل ومن الجعرانة حيث قسم غنائم حنين وعمرة مع حجته۔

۱۶۵۸۔ حدثنا احمد بن عثمان حدثنا شريح بن مسلمة حدثنا ابراهيم بن يوسف عن ابيه عن ابي اسحق قال سالت مسروقا وعطاء ومجاهدا فقالوا اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة قبل ان يحج وقال سمعت البراء بن عازب يقول اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة قبل ان يحج مرتين۔

باب عمرة في رمضان۔

۱۶۵۹۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ابن جريج

ابو عبد الرحمن پر رحم فرمائے آپ نے کوئی عمرہ نہیں کیا جس میں یہ موجود نہ ہوں اور آپ نے رجب میں ہرگز کوئی عمرہ نہیں کیا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ رجب میں نہیں کیا۔

قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار۔ ایک عمرہ حدیبیہ والا ذی قعدہ میں جبکہ مشرکین نے آپ کو روکا۔ دوسرا عمرہ اگلے سال ذی قعدہ میں جبکہ ان سے صلح ہو گئی۔ تیسرا عمرہ جعرانہ جس میں مال غنیمت تقسیم کیا میرے خیال میں حنین کا۔ میں نے کہا کہ حج کتنے کیے؟ فرمایا کہ ایک۔

قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا جبکہ آپ کو واپس لوٹا دیا گیا اور اگلے سال صلح حدیبیہ کا عمرہ، ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

ہمام سے روایت ہے کہ آپ نے چار عمرے کیے۔ سارے ذی قعدہ میں سوائے اس ایک کے جو اپنے حج کے ساتھ کیا۔ ایک عمرہ حدیبیہ والا، ایک اگلے سال، تیسرا جعرانہ سے جبکہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، ان کے والد ماجد ابو اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مسروق، عطاء اور مجاہد سے پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے ذی قعدہ میں عمرہ کیا۔ اور فرمایا کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے ذی قعدہ میں دو عمرے کیے۔

رمضان میں عمرہ کرنا

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

عن عطاء قال سمعت ابن عباس يخبرنا يقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لامرأة من
الأنصار سماها ابن عباس فنسيت اسمها
ما منعك أن تحجين معنا قالت كان لنا ناضح فركبه
أبو فلان وابنه لزوجها وابنها وترك ناضحا ننضح
عليه قال فإذا كان رمضان اعتمري فيه فإن عمرة
في رمضان حجة أو نحوا مما قال.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے فرمایا جس کا حضرت ابن عباس نے نام بتایا تھا لیکن میں اس کا نام بھول گیا کہ تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ عرض گزار ہوئی کہ ہمارے پاس ایک ہی اونٹ تھا جس پر فلاں کا باپ سوار ہو گیا تھا یعنی اس کا خاوند اور بیٹا، اور ہمارے پاس ایک ہی اونٹ چھوڑا تھا۔ فرمایا کہ جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ اس میں عمرہ کرنا حج کی طرح ہے۔

باب العمرة ليلة الحصبة وغيرها

محصب کی رات وغیرہ میں عمرہ کرنا۔

١٦٦٠ - حدثنا محمد بن سلام أخبرنا أبو معاوية حدثنا
هشام عن أبيه عن عائشة قالت خرجنا مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم موافين لهلال
ذي الحجة فقال لنا من أحب منكم أن يهل بالحج
فليهل ومن أحب أن يهل بعمرة فليهل بعمرة فلولا
أني أهديت لأهللت بعمرة قالت فمنا من أهل بعمرة
ومنا من أهل بحج وكنت ممن أهل بعمرة فأظلني
يوم عرفة وأنا حائض فشكوت إلى النبي صلى الله
عليه وسلم فقال ارفضي عمرتك وانقضي رأسك
وامتشطي وأهلي بالحج فلما كان ليلة الحصبة
أرسل معي عبد الرحمن إلى التنعيم فأهللت بعمرة مكان عمرتي.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا تو آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم میں سے جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ لے اور اگر میں قربانی ساتھ نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے بعض نے حج کا احرام باندھا اور بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ جب عرفہ کا دن آیا تو میں حیض سے تھی، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو فرمایا کہ اپنا عمرہ چھوڑ دو اور سر کے بال کھول کر کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو۔ جب محصب والی رات ہوئی تو حضرت عبدالرحمٰن کو میرے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے اپنے عمرے کی جگہ عمرے کا احرام باندھا۔

باب عمرة التنعيم

تنعیم سے عمرہ کرنا

١٦٦١ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن
عمرو سمع عمرو بن أوس أن عبد الرحمن ابن
أبي بكر أخبره أن النبي صلى الله عليه وسلم أمره
أن يردف عائشة ويعمرها من التنعيم قال سفيان
مرة سمعت عمرا كم سمعته من عمرو.

عمرو بن اوس نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ حضرت عائشہ کو پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروا لاؤ۔ سفیان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے عمرو سے کئی دفعہ سنا تھا۔

١٦٦٢ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب
بن عبد المجيد عن حبيب المعلم عن عطاء حدثني
جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم
أهل وأصحابه بالحج وليس مع أحد منهم هدي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ کے، اور حضرت علی یمن سے آئے تو ان کے پاس قربانی

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٍّ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ وَأَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنْطَلِقُونَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيهَا فَقَالَ أَلَكُمْ هٰذِهِ خَاصَّةً يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ۔

بَابُ الْاِعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ۔

١٦٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ وَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَرْدَفَهَا فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا

کے ساتھ لبیک کہا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو اجازت دی کہ اس کو عمرہ بنا لیں، طواف کر کے بال کتروا کر احرام کھول دیں سوائے ان کے جن کے پاس قربانی کا جانور ہے۔ لوگوں نے کہا کیا ہم منیٰ کو اس حال میں جائیں ... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو فرمایا اگر مجھے پہلے یہ بات معلوم ہوتی جو اب معلوم ہوئی تو قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض آ گیا تو انہوں نے تمام مناسک ادا کیے سوائے طواف بیت اللہ کے۔ جب پاک ہو کر طواف کر لیا تو عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! آپ حضرات تو عمرہ اور حج کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے، پس آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک جائیں تو انہوں نے حج کے بعد ذو الحجہ میں عمرہ کیا۔ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جمرہ عقبہ پر ملاقات ہوئی جب کہ آپ رمی کر رہے تھے، عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا یہ آپ کے لیے خاص ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب کہ ذو الحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے۔ اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا اور بعض نے حج کا احرام باندھا اور میں عمرہ کا احرام باندھنے والوں میں سے تھی۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی مجھے حیض آ گیا اور عرفہ کے روز بھی میں حائضہ تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو فرمایا: اپنا عمرہ چھوڑ دو، سر کے بال کھول کر کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب محصب کی رات آئی تو آپ نے حضرت عبدالرحمن کو میرے ساتھ تنعیم بھیجا، انہوں نے مجھے پیچھے بٹھا لیا اور میں نے اپنے عمرہ کی جگہ عمرہ کا احرام باندھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا حج اور عمرہ پورا کروا دیا اور اس میں نہ قربانی کا جانور، نہ صدقہ اور نہ روزہ لازم آیا۔

تَقْضِيْ [illegible] حَجَّةً [illegible] مَعِيْ
[illegible]

باب أَجْرُ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ.

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَا قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ فَقِيْلَ لَهَا انْتَظِرِيْ فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِيْ إِلَى التَّنْعِيْمِ فَأَهِلِّيْ ثُمَّ ائْتِيْنَا بِمَكَانِ كَذَا وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ أَوْ نَصَبِكِ.

باب الْمُعْتَمِرُ إِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ.

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا سَرِفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ ذَوِيْ قُوَّةٍ الْهَدْيُ فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَأْنُكِ قُلْتُ لَا أُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجَّتِكِ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا قَالَتْ فَكُنْتُ حَتّٰى نَفَرْنَا مِنْ مِّنًى فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اخْرُجْ بِأُخْتِكَ الْحَرَمَ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا أَنْتَظِرُكُمَا هٰهُنَا فَأَتَيْنَا فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ فَرَغْتُمَا قُلْتُ نَعَمْ فَنَادٰى بِالرَّحِيْلِ فِيْ أَصْحَابِهِ فَارْتَحَلَ

عمرہ کا ثواب محنت کے مطابق ہے

مسدد، یزید بن زریع، ابن عون، قاسم بن محمد ــــ ابن عون، ابراہیم اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! لوگ دو عبادتیں کر کے لوٹ رہے ہیں اور میں ایک عبادت کر کے لوٹ رہی ہوں۔ ان سے فرمایا گیا کہ انتظار کرو۔ جب تم پاک ہو جاؤ تو تنعیم کی طرف نکلو اور احرام باندھ لینا۔ پھر فلاں جگہ آ جانا لیکن تمہیں تمہارے خرچ اور محنت کے مطابق ثواب ملے گا۔

معتمر جب عمرہ کا طواف کر کے نکل جائے تو کیا وہ طواف وداع کی طرف سے کافی ہے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج کے مہینوں میں حج کا احرام باندھ کر نکلے ہم سرف کے مقام پر اترے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا جن کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ چاہے کہ اسے عمرہ بنا لے تو عمرہ بنا لے اور جن کے پاس ہدی ہو وہ نہ کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صاحب استطاعت اصحاب کے پاس قربانی کے جانور تھے۔ لہٰذا انہوں نے عمرہ نہ بنایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کی میں نے سنا ہے کہ آپ نے اپنے اصحاب سے کچھ فرمایا ہے کہ بات پس عمرہ کرنے سے رک گئی ہوں۔ فرمایا، کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ میں نماز نہیں پڑھتی۔ فرمایا کہ تمہارا اس میں کوئی نقصان نہیں کیونکہ تم حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ہو جو ان کے لیے لکھا گیا وہی تمہارے لیے ہے۔ تم حج میں رہو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نصیب کرے۔ میں اسی طرح رہی یہاں تک کہ جب ہم منیٰ سے محصب میں اترے تو حضرت عبدالرحمٰن کو بلا کر فرمایا اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لے۔ جب دونوں اپنے طواف سے فارغ ہو جاؤ تو میں فلاں فلاں جگہ تمہارا انتظار کروں گا۔ ہم آدھی رات کے وقت آئے۔ فرمایا تم فارغ ہو گئے؟ عرض کی ہاں۔ آپ نے اپنے اصحاب میں کوچ کی منادی کروا دی تو لوگ چل پڑے اور وہ بھی

ناس ومن طاف بالبيت قبل صلاة الصبح ثم خرج موجها إلى المدينة.

باب ١١٢٢ يفعل في العمرة ما يفعل في الحج.

١٦٦٦ – حدثنا أبو نعيم حدثنا همام حدثنا عطاء قال حدثني صفوان بن يعلى بن أمية يعني عن أبيه أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالجعرانة وعليه جبة وعليه أثر الخلوق أو قال صفرة فقال كيف تأمرني أن أصنع في عمرتي فأنزل الله على النبي صلى الله عليه وسلم فستر بثوب ووددت أني قد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وقد أنزل عليه الوحي فقال عمر تعال أيسرك أن تنظر إلى النبي صلى الله عليه وسلم وقد أنزل الله عليه الوحي قلت نعم فرفع طرف الثوب فنظرت إليه له غطيط وأحسبه قال كغطيط البكر فلما سري عنه قال أين السائل عن العمرة اخلع عنك الجبة واغسل أثر الخلوق عنك وأنق الصفرة واصنع في عمرتك كما تصنع في حجك.

١٦٦٧ – حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه أنه قال قلت لعائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وأنا يومئذ حديث السن أرأيت قول الله تبارك وتعالى إن الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطوف بهما فلا أرى على أحد شيئا أن لا يطوف بهما فقالت عائشة كلا لو كانت كما تقول كانت فلا جناح عليه أن لا يطوف بهما إنما أنزلت هذه الآية في الأنصار كانوا يهلون لمناة وكانت مناة حذو قديد وكانوا يتحرجون أن يطوفوا بين الصفا والمروة فلما جاء الإسلام سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فأنزل الله

جنھوں نے صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا پھر مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو گئے۔

عمرہ میں وہی کام کرے جو حج میں کرتے ہیں

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ جعرانہ کے مقام پر تھے۔ اس نے جبہ پہن رکھا تھا جس پر خوشبو یا زعفران کا نشان تھا۔ عرض گزار ہوا کہ آپ مجھے کیا کرنے کا حکم فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی تو آپ پر کپڑا ڈال دیا گیا۔ میں چاہتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھوں جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھو جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے کپڑے کا ایک حصہ اٹھا دیا میں نے دیکھا کہ آپ بڑے زور سے سانس لے رہے تھے یا فرمایا کہ جیسے اونٹ خراٹے لیتا ہے۔ جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا عمرہ کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ جبہ اتار دو اور جسم سے خوشبو یا زعفران کا نشان دھو ڈالو اور اپنے عمرہ میں وہی کرو جو اپنے حج میں کرتے ہو۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا اور میں ان دنوں کم عمر تھا کہ ارشاد باری ہے بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا طواف نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں اگر بات ویسی ہوتی جیسے تم کہہ رہے ہو تو آیت یوں ہوتی فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا۔ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی جو منات کے لیے احرام باندھا کرتے اور منات قدید کے سامنے تھا اور وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنا برا سمجھتے تھے۔ جب دور اسلام آیا تو لوگوں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو

تعالیٰ إن الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطوف بهما قال سفيان وأبو معاوية عن هشام ما أتم الله حج امرئ ولا عمرته لم يطف بين الصفا والمروة.

اگر ان کا طواف نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ سفیان اور ابو معاویہ نے ہشام سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے حج اور عمرہ کو پورا نہیں کیا جس نے صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کیا۔

باب ١١٢٢ متى يحل المعتمر وقال عطاء عن جابر أمر النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه أن يجعلوها عمرة ويطوفوا ثم يقصروا ويحلوا

عمرہ کرنے والا کب احرام کھولے — عطاء نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنا لیں، پھر طواف کریں، پھر بال چھوٹے کروائیں اور احرام کھول دیں۔

١٦٦٨۔ حدثنا إسحاق بن إبراهيم عن جرير عن إسماعيل عن عبد الله بن أبي أوفى قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم واعتمرنا معه فلما دخل مكة طاف وطفنا معه وأتى الصفا والمروة وأتيناها معه وكنا نستره من أهل مكة أن يرميه أحد فقال له صاحب لي أكان دخل الكعبة قال لا قال فحدثنا ما قال لخديجة قال بشروا خديجة ببيت من الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب.

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا۔ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے طواف کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ ہم اہل مکہ سے آپ کو چھپائے ہوئے تھے کہ کوئی آپ کو تیر نہ مار دے۔ پس میرے ایک دوست نے ان سے پوچھا کہ حضور کعبہ میں داخل ہوئے تھے؟ فرمایا کہ نہیں۔ پھر آپ نے ہم سے وہ بات بیان کی جو حضرت خدیجہ کے بارے میں فرمایا۔ خدیجہ کو جنت میں موتی کے گھر کی بشارت ہو جس میں نہ شور و غل ہے اور نہ تکلیف۔

١٦٦٩۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار قال سألنا ابن عمر عن رجل طاف بالبيت في عمرة ولم يطف بين الصفا والمروة أيأتي امرأته فقال قدم النبي صلى الله عليه وسلم فطاف بالبيت سبعا وصلى خلف المقام ركعتين وطاف بين الصفا والمروة سبعا وقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة قال وسألنا جابر بن عبد الله فقال لا يقربنها حتى يطوف بين الصفا والمروة.

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کیا لیکن صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کیا، کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات طواف کیے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے لگائے۔ اور تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ اس کے نزدیک نہ جائے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

١٦٧٠۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن أبي موسى الأشعري قال

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بطحاء کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ نزول فرما تھے۔ فرمایا کیا تم حج کرو گے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کس چیز

قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ مُنِيخٌ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ إِنْ أَخَذْنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ أَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

١٦٦١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَاهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ۔

بَابُ ١١٢٤ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ۔

١٦٦٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

بَابُ ١١٢٥ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ۔

کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے تو یہ کہا ہے کہ میں نے اسی کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دو۔ پس میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا، پھر قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر میں کنگھی کی، پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ میں اسی کے مطابق فتویٰ دیتا رہا یہاں تک کہ جب حضرت عمر کا دورِ خلافت آیا تو انہوں نے فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد لیں تو آخری وقت تک احرام نہ کھولا جائے جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے۔

عبداللہ مولیٰ اسماء سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کرتے جب کہ وہ حجون پہاڑ کے پاس سے گزرتیں: اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ پر درود نازل فرمائے، ہم اُن کے ساتھ یہاں اترے اور اُن دنوں ہم ہلکے پھلکے تھے، ہماری سواریاں کم اور زادِ راہ کم تھا۔ میں اور میری بہن حضرت عائشہ اور زبیر اور فلاں فلاں نے عمرہ کیا۔ جب بیت اللہ کا طواف کر لیا تو ہم نے احرام کھول دیا، پھر شام کے وقت ہم نے حج کا احرام باندھ لیا۔

جب حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اونچی جگہ پر تین دفعہ تکبیر کہتے، پھر یوں کہا کرتے: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور لشکروں کو اکیلے نے شکست دی۔

آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونا۔

١٦٧٣- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو بنو عبدالمطلب کے بچے بچیوں نے آپ کا استقبال کیا تو آپ نے ان میں سے ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

بَابُ ١١٢٣ الْقُدُومِ بِالْغَدَاةِ.

صبح کے وقت گھر آنا۔

١٦٧٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ کی طرف نکلتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس لوٹتے تو ذوالحلیفہ کی وادی کے نشیب میں نماز پڑھتے اور صبح تک وہیں رات گزارتے۔

بَابُ ١١٢٤ الدُّخُولِ بِالْعَشِيِّ.

شام کے وقت گھر آنا۔

١٦٧٥- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً.

اسحاق بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ آتے بلکہ آپ کا تشریف لانا صبح کے وقت ہوتا یا شام کے وقت۔

بَابُ ١١٢٥ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ.

مدینہ منورہ پہنچ کر رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ جائے

١٦٧٦- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا.

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محارب سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کے وقت گھر والوں کے پاس پہنچنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ١١٢٦ مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ.

جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر اپنی اونٹنی کو تیز کرے

١٦٧٧- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ زَادَ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا.

سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، حمید سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرا جانور ہوتا تو اسے ایڑ لگاتے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ حارث بن عمیر نے حمید سے روایت کی کہ آپ مدینہ منورہ کی محبت میں ایڑ لگاتے۔

١٦٧٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جُدُرَاتٍ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ.

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دیواریں۔ متابعت کی اس کی حارث بن عمیر نے۔

باب ۱۱۳۳ قول الله تعالى وأتوا البيوت من أبوابها

۱۶۷۹- حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت البراء يقول نزلت هذه الآية فينا كانت الأنصار إذا حجوا فجاءوا لم يدخلوا من قبل أبواب بيوتهم ولكن من ظهورها فجاء رجل من الأنصار فدخل من قبل بابه فكأنه عير بذلك فنزلت وليس البر بأن تأتوا البيوت من ظهورها ولكن البر من اتقى وأتوا البيوت من أبوابها

ارشاد باری ہے کہ اپنے گھروں میں دروازوں سے آیا کرو۔

۱۶۷۹ - حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر فرماتے ہوئے کہ یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی ہے کیونکہ انصار جب حج کر کے آتے تو اپنے گھروں میں دروازوں سے داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ پچھلی طرف سے۔ انصار میں سے ایک شخص آیا اور وہ دروازے سے داخل ہو گیا تو اس پر ملامت کی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ نیکی نہیں کہ تم گھروں میں پچھلی طرف سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے جس نے تقویٰ اختیار کیا اور گھروں میں دروازوں سے آیا کرو۔

باب ۱۱۳۴ السفر قطعة من العذاب.

۱۶۸۰- حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا مالك عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم طعامه وشرابه ونومه فإذا قضى نهمته فليعجل إلى أهله.

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

۱۶۸۰ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں کھانے پینے اور سونے سے روک دیتا ہے جب کام ہو جائے تو اپنے گھر والوں میں پہنچنے کی جلدی کرنی چاہیئے۔

باب ۱۱۳۵ المسافر إذا جد به السير وتعجل إلى أهله.

۱۶۸۱- حدثنا سعيد بن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر قال أخبرني زيد بن أسلم عن أبيه قال كنت مع عبد الله بن عمر بطريق مكة فبلغه عن صفية بنت أبي عبيد شدة وجع فأسرع السير حتى كان بعد غروب الشفق نزل فصلى المغرب والعتمة جمع بينهما ثم قال إني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم إذا جد به السير أخر المغرب وجمع بينهما

مسافر کو جب سفر میں جلدی ہو اور جلد گھر پہنچنا چاہے۔

۱۶۸۱ - حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ مکہ کے راستے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا آپ کو صفیہ بنت ابی عبید کے سخت بیمار ہونے کی خبر پہنچی تو بہت تیز چلے یہاں تک کہ شفق غائب ہونے کے بعد اترے تو مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی پھر فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کو مؤخر کر کے دونوں کو جمع فرمایا کرتے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ۱۱۳۶ المحصر وجزاء الصيد وقوله تعالى فإن أحصرتم فما استيسر من الهدي ولا تحلقوا رؤوسكم حتى يبلغ الهدي محله وقال عطاء الإحصار من كل شيء يحبسه.

روکا جانا اور شکار کا بدلہ۔ ارشاد ربانی ہے کہ اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیج دو اور سر نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنے مقام پر پہنچ جائے۔ عطاء نے فرمایا کہ الاحصار ہر وہ چیز ہے جو روک دے۔

باب ۱۱۳۳ إذا أحصر المعتمر

١٦٨٢ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع أن عبد الله بن عمر حين خرج إلى مكة معتمرا في الفتنة قال إن صددت عن البيت صنعت كما صنعنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأهل بعمرة من أجل أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان أهل بعمرة عام الحديبية.

جب عمرہ کرنے والا روک دیا جائے

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب زمانۂ فتنہ میں عمرہ کے ارادے سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روک دیا گیا تو وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں کیا تھا۔ پس عمرہ کا احرام باندھ لیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

١٦٨٣ - حدثنا عبد الله بن محمد بن أسماء حدثنا جويرية عن نافع أن عبيد الله بن عبد الله وسالم بن عبد الله أخبراه أنهما كلما عبد الله بن عمر ليالي نزل الجيش بابن الزبير فقالا لا يضرك أن لا تحج العام وإنا نخاف أن يحال بينك وبين البيت فقال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فحال كفار قريش دون البيت فنحر النبي صلى الله عليه وسلم هديه وحلق رأسه وأشهدكم أني قد أوجبت العمرة إن شاء الله أنطلق فإن خلي بيني وبين البيت طفت وإن حيل بيني وبينه فعلت كما فعل النبي صلى الله عليه وسلم وأنا معه فأهل بالعمرة من ذي الحليفة ثم سار ساعة ثم قال إنما شأنهما واحد أشهدكم أني قد أوجبت حجة مع عمرتي فلم يحل منهما حتى حل يوم النحر وأهدى وكان يقول لا يحل حتى يطوف طوافا واحدا يوم يدخل مكة.

عبیداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابن زبیر کے خلاف فوجیں اتری ہوئی تھیں تو ان دونوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے التماس کی کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ وہ آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو جائیں گے۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ہدی کو قربان کیا اور سر مبارک کے بال اتروائے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا اور ان شاء اللہ جاؤں گا۔ اگر مجھے بیت اللہ تک جانے دیا تو طواف کروں گا اور اگر میرے اور اس کے درمیان حائل ہوئے تو وہی کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور میں ان کے ساتھ تھا۔ پس ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ ایک ساعت چلنے کے بعد فرمایا کہ دونوں کا معاملہ ایک ہی ہے، تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا۔ پس احرام نہ کھولا یہاں تک کہ یوم النحر کو قربانی کر لی اور فرمایا کرتے کہ احرام نہ کھولے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے روز ایک طواف نہ کر لے۔

١٦٨٤ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا جويرية عن نافع أن بعض بني عبد الله قال له لو أقمت بهذا.

موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعض صاحبزادے عرض گزار ہوئے کہ کاش آپ اس سال یہیں رہیں۔

١٦٨٥ - حدثنا محمد قال حدثنا يحيى بن صالح حدثنا معاوية بن سلام حدثنا يحيى بن أبي كثير عن عكرمة قال قال ابن عباس قد أحصر رسول الله صلى الله عليه وسلم فحلق رأسه وجامع

محمد، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روکا گیا تو آپ نے سر مبارک کے بال اتروائے، اپنی ازواج مطہرات سے جماع کیا اور قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور اگلے

نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔

بَابُ الْإِحْصَارِ فِي الْحَجِّ

١٦٨٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِي أَوْ يَصُومُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

سال عمرہ کیا۔

حج سے روکا جانا

سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کیا تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں ہے کہ اگر تم میں سے کوئی حج سے روکا جائے تو بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کی سعی کرے پھر ہر چیز کو حلال کر لے یہاں تک کہ اگلے سال حج کرے اور قربانی دے یا روزے رکھے جبکہ قربانی کا جانور میسر نہ آئے۔ عبداللہ، معمر، زہری، سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ

١٦٨٧ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ۔

روکے جانے کی صورت میں سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا۔

محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر کے بال اتروانے سے پہلے قربانی کی اور اپنے اصحاب کو بھی اس کا حکم دیا۔

١٦٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيِّ قَالَ وَحَدَّثَ نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ وَسَالِمًا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِينَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ۔

محمد بن عبدالرحیم، ابو بدر شجاع بن ولید، عمر بن محمد عمری، نافع، عبداللہ و سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہم عمرہ کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روک دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور ذبح کیے اور سر مبارک کے بال اتروا دیے۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُحْصَرِ بَدَلٌ

وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّمَا الْبَدَلُ عَلَى مَنْ نَقَضَ حَجَّهُ بِالتَّلَذُّذِ فَأَمَّا مَنْ حَبَسَهُ عُذْرٌ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَإِنَّهُ يَحِلُّ وَلَا يَرْجِعُ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ وَهُوَ مُحْصَرٌ نَحَرَهُ إِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَبْعَثَ بِهِ وَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَبْعَثَ بِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ وَقَالَ مَالِكٌ

جس نے کہا کہ روک دیئے جانے والے پر کوئی بدل نہیں۔

روح، شبل، ابن ابی نجیح، مجاہد، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ بدل اس پر ہے جس نے لذت اٹھانے کی خاطر حج کو توڑا اور جس کو کوئی عذر وغیرہ روک دے تو وہ احرام کھول دے اور لوٹ جائے اور اگر اس کے پاس قربانی کا جانور ہو اور اسے حرم نہ بھیج سکتا ہو تو وہیں ذبح کر دے اور اگر بھیج سکتا ہو تو احرام نہ کھولے جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے۔ امام مالک وغیرہ نے کہا کہ قربانی کا جانور ذبح کرے اور سر منڈائے جہاں بھی ہو اس پر قضا نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے قربانی کی اور سر منڈائے اور

وَغَيْرُهُ يَنْحَرُ هَدْيَهُ وَيَحْلِقُ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَلاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ نَحَرُوا وَحَلَقُوا وَحَلُّوا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ أَنْ يَصِلَ الْهَدْيُ إِلَى الْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَحَدًا أَنْ يَقْضُوا شَيْئًا وَلاَ يَعُودُوا لَهُ وَالْحُدَيْبِيَةُ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ۔

ہو جائیں حلال ہو گئے طواف کرنے اور قربانی کے اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے۔ پھر روایات کا ذکر نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قضا کا کسی کو حکم دیا ہو اور نہ اس کے بعد لوٹے اور حدیبیہ حرم سے خارج ہے۔

١٦٨٨۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلاَّ وَاحِدٌ فَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلاَّ وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَأَهْدَى۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب کہ وہ فتنے کے دوران مکہ مکرمہ عمرہ کرنے نکلے کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں کیا۔ حضور نے حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے سوچا کہ یہ دونوں تو ایک ہی ہیں تو اپنے اصحاب کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب دونوں کا حکم ایک ہے تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج کو بھی واجب کر لیا۔ پھر دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور اسے کافی خیال کیا اور قربانی کا جانور لے گئے۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ وَهُوَ مُخَيَّرٌ فَأَمَّا الصَّوْمُ فَثَلاَثَةُ أَيَّامٍ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو فدیہ ہے روزے یا صدقہ یا قربانی جب کہ وہ استطاعت رکھے اور روزے تین دن کے ہیں۔

١٦٨٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَعَلَّكَ آذَاكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تمہیں تمہاری جوئیں اذیت پہنچا رہی ہیں؟ عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ! پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر منڈا دو اور تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا ایک بکری کی قربانی کرو۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى أَوْ صَدَقَةٍ وَهِيَ

ارشاد باری تعالیٰ: او صدقۃ سے مراد چھ مسکینوں کو کھانا

إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ

١٦٩١ – حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ أَوْ قَالَ احْلِقْ قَالَ فِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ أَوِ انْسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ۔

بَابٌ الْإِطْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ

١٦٩٢ – حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً حُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى أَوْ مَا كُنْتُ أُرَى الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى تَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا فَقَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ۔

بَابٌ النُّسُكُ شَاةٌ۔

١٦٩٣ – حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَأَنَّهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ

کھلانا ہے۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیبیہ میں میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں۔ فرمایا کہ جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا کہ اپنا سر منڈوا لو یا فرمایا کہ سر منڈا لو۔ ان کا بیان ہے کہ میرے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ”پھر تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو“ (۲: ۱۹۶) الآیہ۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دن کے روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں میں ایک فرق کھانا صدقہ کر دینا یا قربانی کرنا جو میسر آئے۔

فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا۔

عبداللہ بن معقل سے روایت ہے کہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تو ان سے فدیہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ یہ آیت خاص میرے حق میں نازل ہوئی اور تمہارے لئے عام ہے۔ مجھے اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جایا گیا اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ فرمایا: مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تمہاری تکلیف یہاں تک پہنچ جائے گی یا مجھے خیال نہیں تھا کہ تمہیں اتنی تکلیف ہو جائے گی۔ کیا تمہارے پاس ایک بکری ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا: تو تین دن کے روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یعنی ہر مسکین کو نصف صاع۔

بکری کی قربانی

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا کہ ان کے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں۔ فرمایا: کیا جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ عرض کی: ہاں۔ پس انہیں حکم دیا کہ سر منڈا لیں اور آپ حدیبیہ میں تھے اور انہیں یہ واضح نہیں کیا تھا کہ اس سے وہ احرام سے باہر ہو جائیں گے بلکہ وہ پر امید تھے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ایک فرق کھانا چھ مسکینوں

مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُوْمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهِ مِثْلَهُ۔

کہ کھانا دیں یا بکری کی قربانی کریں یا تین روزے رکھیں۔ محمد بن یوسف، ورقاء، ابن ابی نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر جوئیں گرتی دیکھیں آگے اسی طرح۔

بَاب ۱۱۲۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا رَفَثَ۔

ارشاد باری کہ رفث نہ ہو۔

۱۶۹۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

سلیمان بن حرب، شعبہ، منصور، ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ عورت سے رغبت کی باتیں اور نہ گناہ کا کام تو ایسا لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا ہو۔

بَاب ۱۱۲۳ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ۔

ارشاد باری کہ حج میں گناہ کا کام اور جھگڑا نہ ہو۔

۱۶۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

محمد بن یوسف، سفیان، منصور، ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ رفث ہو اور نہ گناہ کا کام تو ایسا لوٹے گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو۔

ف: حدیث ۱۶۵۰ میں وارد ہوا ہے کہ حج مبرور کا بدلہ جنت ہے۔ حدیث ۱۶۹۴ اور اس حدیث میں بتایا ہے کہ جس نے صحیح طریقے سے حج کیا اور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا تو اس کے تمام گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں اور وہ اس طرح ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے آج ہی جنا ہو۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَاب ۱۱۲۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ

وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ أَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِيَذُوْقَ وَبَالَ أَمْرِهٖ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ شکار کو نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے، تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں، یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے، اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا، اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔ حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو، اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو، اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے (۵: ۹۵، ۹۶)۔

باب [illegible] إِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَأَهْدَى لِلْمُحْرِمِ الصَّيْدَ أَكَلَهُ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ بِالذَّبْحِ بَأْسًا وَهُوَ غَيْرُ الصَّيْدِ نَحْوُ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ يُقَالُ عَدْلُ ذٰلِكَ مِثْلُ فَإِذَا كُسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذٰلِكَ قِيَامًا قِوَامًا يَعْدِلُونَ يَجْعَلُونَ عَدْلًا۔

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

باب [illegible] إِذَا رَأَى الْمُحْرِمُونَ صَيْدًا فَضَحِكُوا فَفَطِنَ الْحَلَالُ۔

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ فَأُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ فَبَصُرَ أَصْحَابِي بِحِمَارِ

جب بغیر احرام والا شکار کرکے احرام والے کو ہدیہ دے تو وہ اسے کھا سکتا ہے۔ حضرت ابن عباس اور حضرت انس نے شکار کے علاوہ دوسرے جانوروں کے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا جیسے اونٹ، بکری، گائے، مرغی اور گھوڑا۔ عدل ذلک کا معنی مثل ہے، جب عین پر زیر پڑھا جائے تو عدل کے معنی ہم وزن ہیں۔ قیاما کے معنی قواما ہیں۔ یعدلون کے معنی ہمسر بنا لیتے ہیں۔

عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے کہ میرے والد صلح حدیبیہ کے سال گئے تو ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور انہوں نے نہیں باندھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ کوئی دشمن آپ پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے۔ میں آپ کے اصحاب کے ساتھ تھا کہ وہ ایک دوسرے سے ہنسنے لگے۔ میں نے نظر اٹھائی تو ایک گورخر دکھائی دیا۔ میں نے اس پر حملہ کرکے اسے زخمی کر دیا اور ان سے مدد چاہی تو انہوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ ہم نے اس کا گوشت کھایا اور ڈرے کہ کہیں پیچھے نہ رہ جائیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں کبھی گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا۔ آدھی رات کے وقت مجھے بنی غفار کا ایک آدمی ملا۔ میں نے کہا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا؟ اس نے کہا کہ میں نے تعہن میں چھوڑا ہے اور آپ کا ارادہ سقیا میں قیلولہ کرنے کا ہے۔ میں نے عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرتے ہیں اور انہیں ڈر ہے کہ کہیں آپ سے پیچھے نہ رہ جائیں لہٰذا ان کا انتظار کیجئے۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں نے ایک گورخر شکار کیا اور میرے پاس اس کا بچا ہوا گوشت ہے۔ فرمایا کہ لوگوں سے کہو کہ کھا لیں حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

جب احرام والے شکار کو دیکھ کر ہنسیں اور بغیر احرام والا سمجھ جائے۔

عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ ہم صلح حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے۔ آپ کے اصحاب احرام والے تھے اور میں نے احرام نہ باندھا۔ ہمیں بتایا گیا کہ غیقہ میں دشمن ہے تو ہم بھی ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ میرے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا تو ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے۔ میں نے نظر اٹھائی تو دیکھ لیا۔ گھوڑا لے کر اس پر حملہ آور ہوا اور نیزہ مارکر اسے

وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهٗ فَاَثْبَتُّهٗ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّعِيْنُوْنِيْ فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَخَشِيْنَا اَنْ نُّقْتَطَعَ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَفِّعُ فَرَسِيْ شَاْوًا وَّاَسِيْرُ شَاْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ اَيْنَ لَقِيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهٗ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَلَحِقْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَصْحَابَكَ اَرْسَلُوْا يَقْرَءُوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَاِنَّهُمْ قَدْ خَشُوْا اَنْ يَّقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُوْنَكَ فَانْظُرْهُمْ فَفَعَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اصَّدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَّاِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ۔

ٹھہرا لیا۔ پھر میں نے ساتھیوں سے مدد چاہی تو انہوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا پھر ہم ڈرے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے پیچھے نہ رہ جائیں۔ میں آپ کی تلاش میں نکلا، اپنا گھوڑا کبھی تیز چلاتا اور کبھی آہستہ۔ آدھی رات کو بنی غفار کا ایک آدمی ملا میں نے اس سے پوچھا آپ کہاں ہیں؟ اس نے کہا میں تعہن میں آپ کو چھوڑ کر آیا ہوں اور سقیا میں قیلولہ کریں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جا پہنچا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے صحابہ آپ پر سلام اور رحمت بھیجتے ہیں اور انہیں ڈر ہے کہ آپ سے دور ہو کر دشمن ان کو نہ گھیر لیں لہٰذا ان کا انتظار فرمائیے۔ پھر آپ نے انتظار فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے گورخر کا شکار کیا اور اس کا کچھ بچا ہوا گوشت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھیوں کو کھلاؤ اور وہ حالت احرام میں تھے۔

بَابٌ لَا يُعِيْنُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِيْ قَتْلِ الصَّيْدِ

احرام والا شکار کرنے میں غیر احرام والے کی مدد نہ کرے

١٢٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَمِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى ثَلَاثٍ ح وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ اِذْ بَصُرْتُ بِاَصْحَابِيْ يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَوَقَعَ سَوْطُهٗ فَقَالُوْا لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ اِنَّا مُحْرِمُوْنَ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاَخَذْتُهٗ ثُمَّ اَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَّرَاءِ اَكَمَةٍ فَعَقَرْتُهٗ فَاَتَيْتُ بِهٖ اَصْحَابِيْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوْا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَاْكُلُوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَمَامَنَا فَسَاَلْتُهٗ

ابو محمد مولیٰ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے تین منزل کے فاصلہ پر قاحہ میں تھے۔ ابو محمد سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قاحہ مقام پر تھے اور ہم میں سے بعض احرام والے اور بعض بغیر احرام تھے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں۔ میں نے دیکھا تو وہ گورخر تھا اور ان کا کوڑا گر گیا تو انہوں نے کہا ہم تیری کچھ مدد نہیں کریں گے کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔ میں نے اسے اٹھا لیا پھر ایک ٹیلے کے پیچھے سے گورخر کے پاس آیا اور اسے ذبح کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔ بعض نے کہا کھا لو اور بعض نے کہا نہ کھاؤ۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ ہم سے آگے نکل گئے تھے میں نے آپ سے پوچھا تو فرمایا کھاؤ کیونکہ حلال ہے۔ سفیان نے ہم سے فرمایا کہ عمرو کے پاس جاؤ اور ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھو اور وہ یہاں آئے

فَقَالَ كُلُوهُ حَلَالٌ. قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا عَمْرٌو اذْهَبُوا إِلَى صَالِحٍ فَسَلُوهُ عَنْ هَذَا أَوْ غَيْرِهِ وَقَدِمَ عَلَيْنَا هَهُنَا.

پاس تشریف لائے ہوئے تھے۔

بَابُ لَا يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَصْطَادَهُ الْحَلَالُ.

احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے کہ غیر احرام والا اسے شکار کر لے۔

١٦٩٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوا مَعَهُ فَصَرَفَ طَائِفَةً مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى نَلْتَقِيَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا وَقَالُوا أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا قَالَ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا.

عبداللہ بن ابو قتادہ کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کے لئے نکلے اور لوگ آپ کے ساتھ نکلے۔ ایک جماعت جس میں حضرت ابو قتادہ بھی تھے لوٹ گئے، فرمایا کہ دریا کے کنارے سے جاؤ اور ہم سے آ ملو۔ انہوں نے دریا کے کنارے کو اختیار کیا۔ جب وہ لوٹے تو سب نے احرام باندھ لیا تھا مگر حضرت ابو قتادہ نے نہیں باندھا تھا۔ جب وہ چل رہے تھے تو انہوں نے گورخر دیکھے۔ حضرت ابو قتادہ نے ایک گورخر پر حملہ کر کے اسے ذبح کر دیا اور ہمارے پاس لائے۔ لوگ اتر پڑے اور اس کا گوشت کھایا اور کہا کہ ہم حالت احرام میں شکار کا گوشت کھاتے ہیں۔ پھر ہم نے اس کا گوشت اٹھا لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے تو عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہم حالت احرام میں تھے اور حضرت ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ ہم نے کئی گورخر دیکھے تو حضرت ابو قتادہ نے ان پر حملہ کر کے ان میں سے ایک مادہ کو شکار کر لیا۔ ہم اتر پڑے اور اس کا گوشت کھایا، پھر ہم نے کہا کیا ہم شکار کا گوشت کھائیں حالانکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔ جس سے اس کا باقی گوشت اٹھا لیا۔ فرمایا کیا تم میں سے کسی نے ان پر حملہ کرنے کا حکم دیا یا اس کی طرف اشارہ کیا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو اس کا باقی گوشت بھی کھا لو۔

ف: اس حدیث اور اسی مضمون کی گزشتہ احادیث سے معلوم ہوا ہے کہ جس نے احرام باندھا ہوا ہو وہ شکار نہیں کر سکتا اور نہ کسی کو شکار کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ اگر غیر محرم نے شکار کیا ہو تو محرم اس جانور کے گوشت میں سے کھا سکتا ہے جیسا کہ اس حدیث اور اس سے ملتی گزشتہ احادیث میں واضح طور پر وارد ہوا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ إِذَا أَهْدَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَحْشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ.

اگر احرام والے کے لئے زندہ گورخر بھیجا جائے تو نہ لے۔

١٧٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک گورخر بطور ہدیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جب کہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے۔ آپ نے وہ واپس کر دیا۔ جب ان کے چہرے پر اداسی

وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ.

بَاب مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ.

١٧٠١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ ح وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ.

١٧٠٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ.

١٧٠٣- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

١٧٠٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

١٧٠٥- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِنًى إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

دیکھ کر فرمایا: میں اسے ہرگز واپس نہ کرتا مگر میں حالتِ احرام میں ہوں۔

احرام والا کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو مار دینے میں احرام والے پر کوئی گناہ نہیں ——— عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا۔

زید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: احرام والا مار دے۔

اصبغ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانوروں کو مار دینے والے کو کوئی گناہ نہیں۔ کوا، چیل، چوہا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب جانوروں میں سے پانچ ایسے ہیں جو سارے کے سارے موذی ہیں جو حرم میں بھی مار دیے جائیں: کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ کے ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ والمرسلات نازل ہوئی۔ آپ اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور میں آپ کی زبان مبارک سے سن کر اسے یاد کر رہا تھا اور آپ ابھی اسے پڑھ ہی رہے تھے کہ ایک سانپ ہماری جانب بھاگا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مار دو۔ ہم اس پر لپکے تو وہ بھاگ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جیسے تم اس کے شر سے بچ گئے ——— الخ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ إِنَّمَا أَرَدْنَا بِهٰذَا أَنَّ مِنًى مِنَ الْحَرَمِ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا بِقَتْلِ الْحَيَّةِ بَأْسًا۔

١٨٠٦ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ فُوَيْسِقٌ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ۔

بَابٌ لَا يُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ۔

١٨٠٧ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ أَنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ خَرْبَةٌ بَلِيَّةٌ۔

بَابٌ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُ الْحَرَمِ

١٨٠٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ منیٰ حرم میں ہے اور انھوں نے سانپ کو مارنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

گرگٹ موذی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، چھپکلی موذی جانور ہے۔ میں نے نہیں سنا کہ آپ نے اسکو مارنے کا حکم دیا ہو۔

حرم کا درخت نہ کاٹا جائے۔ حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اس کا کانٹا بھی نہ کاٹا جائے۔

حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن سعید سے فرمایا اے امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ آپ کو وہ بات سناؤں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ سے اگلے روز ارشاد فرمائی، اسے میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا اور جب ارشاد فرما رہے تھے تو میری آنکھیں دیکھ رہی تھیں۔ حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرمت والا بنایا ہے کسی انسان نے نہیں بنایا، لہٰذا کسی کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور نہ وہاں کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قتال کی وجہ سے رخصت کا مدعی بنے تو کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی آپ کو نہیں دی۔ مجھے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے اجازت دی گئی اور آج اس کی حرمت ویسی ہی لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ جو موجود ہے وہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابو شریح سے کہا گیا کہ عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا؟ فرمایا اس نے کہا اے ابو شریح! میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی نافرمان کو اور قتل کر کے بھاگنے والے اور فساد کر کے بھاگ جانے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ خربہ سے مراد فساد ہے۔

حرم کا شکار نہ بھڑکایا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ تَنْزِلُ مَكَانَهُ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم بنایا ہے پس وہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوئی نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے نہ یہاں کے درخت کاٹے جائیں نہ یہاں کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا ہاں اذخر کے سوا۔ خالد سے روایت ہے کہ عکرمہ نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ لا ینفر صیدھا کیا ہے؟ سائے سے اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھ جانا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ کے حرم میں گھاس اکھاڑنے، درخت کاٹنے، شکار بھگانے اور گری پڑی چیز اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر آپ نے اذخر گھاس کا استثناء فرما دیا کہ اذخر کو اکھاڑ کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو اتنا اختیار دیا تھا کہ تشریعی احکام میں بھی آپ کو کسی قدر اختیار دے دیا تھا۔ سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد اختیارات کو امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الامن والعلیٰ کے اندر قرآن و حدیث کی روشنی میں بہت خوب بیان فرمایا ہے۔ ایمان کی حفاظت کے لیے اس رسالے کا مطالعہ بہت سود مند ثابت ہو سکتا ہے۔ وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ

بَابُ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ وَقَالَ أَبُو شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا۔

مکہ مکرمہ میں جنگ کرنا حلال نہیں۔ حضرت ابو شریح نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اس میں خون نہ بہایا جائے۔

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا۔ اب ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت ہے۔ جب تمہیں نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل آیا کرو کیونکہ یہ شہر اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا جس روز کہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اللہ کی حرمت کے باعث تا قیامت حرام ہے اور اس میں جنگ کرنا کسی کے لیے نہ مجھ سے پہلے حلال ہوا اور نہ میرے لیے حلال ہوا مگر دن کی ایک ساعت کے لیے۔ پس وہ اللہ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک حرام ہے۔ نہ یہاں کا کانٹا توڑا جائے اور نہ یہاں کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کے لیے ہے۔ فرمایا:

لقينهم ولبيوتهم قال قال إلا الإذخر۔

باب الحجامة للمحرم وكوى ابن عمر ابنه وهو محرم ويتداوى ما لم يكن فيه طيب۔

۱۷۱۰۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال قال عمرو أول شيء سمعت عطاء يقول سمعت ابن عباس يقول احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم ثم سمعته يقول حدثني طاوس عن ابن عباس فقلت لعله سمعه منهما۔

۱۷۱۱۔ حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان بن بلال عن علقمة بن أبي علقمة عن عبد الرحمن الأعرج عن ابن بحينة قال احتجم النبي صلى الله عليه وسلم وهو محرم بلحي جمل في وسط رأسه۔

باب تزويج المحرم

۱۷۱۲۔ حدثنا أبو المغيرة عبد القدوس بن الحجاج حدثنا الأوزاعي حدثني عطاء بن أبي رباح عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم۔

باب ما ينهى من الطيب للمحرم والمحرمة وقالت عائشة لا تلبس المحرمة ثوبا بورس أو زعفران۔

۱۷۱۳۔ حدثنا عبد الله بن يزيد حدثنا الليث حدثنا نافع عن عبد الله بن عمر قال قام رجل فقال يا رسول الله ماذا تأمرنا أن نلبس من الثياب في الإحرام فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا القميص ولا السراويلات ولا العمائم ولا البرانس إلا أن يكون أحد ليست له نعلان فليلبس الخفين وليقطع أسفل من الكعبين ولا تلبسوا شيئا مسه زعفران ولا الورس ولا تنتقب المرأة المحرمة ولا تلبس القفازين تابعه موسى بن عقبة وإسماعيل

اچھا اذخر کے سوا۔

احرام والے کو پچھنے لگوانا حضرت ابن عمر نے اپنے صاحبزادے کو بحالت احرام میں داغ لگوایا اور وہ دوا استعمال کر سکتا ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

عطاء سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔ پھر فرماتے ہوئے سنا کہ حدیث بیان کی مجھ سے طاؤس نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے۔ میں نے کہا شاید انہوں نے دونوں سے سنی ہو۔

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، علقمہ بن ابو علقمہ، عبد الرحمن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لحی جمل کے مقام پر بحالت احرام سر کے درمیان پچھنے لگوائے۔

احرام والے کا نکاح کرنا۔

ابو المغیرہ عبد القدوس بن حجاج، اوزاعی، عطاء بن ابو رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا۔

احرام والے مرد و عورت کے لیے جو خوشبو منع ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ احرام والی ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں حالت احرام میں کن کپڑوں کے پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قمیص، شلوار، عمامے اور ٹوپی نہ پہنے۔ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے لیکن ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے اور وہ چیز نہ پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگی ہوئی ہو اور محرم والی عورت نقاب نہ کرے اور دستانے نہ پہنے ——— متابعت کی اس کی موسیٰ بن عقبہ اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ اور جویریہ اور ابن اسحاق نے نقاب اور دستانوں کے بارے میں۔ عبید اللہ نے فرمایا کہ ورس سے رنگا ہوا نہ ہو اور وہ کہا کرتے کہ احرام

تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَجُوَيْرِيَةُ وَابْنُ إِسْحَاقَ فِي النِّقَابِ وَالْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَلاَ وَرْسٌ وَكَانَ يَقُولُ لاَ تَتَنَقَّبُ الْمُحْرِمَةُ وَلاَ تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لاَ تَتَنَقَّبُ الْمُحْرِمَةُ وَتَابَعَهُ لَيْثُ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ.

والا نقاب اوڑھ کر ہے لیکن درست نہ رہتے ہیں۔ امام مالک نافع حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ احرام والی نقاب نہ ڈالے اور متابعت کی اس کی لیث بن ابی سلیم نے۔

١٧١٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلاَ تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلاَ تُقَرِّبُوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ.

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک احرام والے آدمی کا واقعہ بیان کیا جس کو اس کی اونٹنی نے گرا کر مار دیا تھا۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اسے غسل دو اور کفن پہناؤ اور اس کا سر نہ چھپانا اور نہ خوشبو لگانا کیونکہ یہ لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔

بَابُ الاِغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ بِالْحَكِّ بَأْسًا.

احرام والے کا غسل کرنا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ احرام والا حمام میں جا سکتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کے نزدیک کھجانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

١٧١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لاَ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

حضرت عبد اللہ ابن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ کا ابواء کے مقام پر احرام والے کے سر دھونے کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس نے کہا کہ احرام والا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور نے کہا کہ احرام والا سر نہیں دھو سکتا۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا تو میں نے انہیں دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا اور ایک کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو فرمایا۔ کون ہے؟ میں نے کہا کہ عبد اللہ بن حنین ہوں۔ مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس نے آپ سے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں اپنے سر کو کس طرح دھویا کرتے تھے۔ پس حضرت ابو ایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اسے نیچا کر دیا یہاں تک کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا پھر ایک آدمی سے جو ان پر پانی ڈال رہا تھا کہا کہ ڈالو۔ اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا پھر ہاتھوں سے سر کو حرکت دی اور انہیں آگے پیچھے لائے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

بَابُ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ

جوتے نہ ہونے کی صورت میں احرام والے کا موزے پہننا

النعلين

١٧١٦ - حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة قال اخبرني عمرو بن دينار سمعت جابر بن زيد سمعت ابن عباس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب بعرفات من لم يجد النعلين فليلبس الخفين ومن لم يجد ازارا فليلبس سراويل للمحرم.

ابو الولید، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس ازار (تہبند) نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے یعنی جو شخص حالت احرام میں ہو۔

١٧١٧ - حدثنا احمد بن يونس حدثنا ابراهيم بن سعد حدثنا ابن شهاب عن سالم عن عبد الله رضي الله عنه سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يلبس المحرم من الثياب فقال لا يلبس القميص ولا العمائم ولا السراويلات ولا البرنس ولا ثوبا مسه زعفران ولا ورس وان لم يجد النعلين فليلبس الخفين وليقطعهما حتى يكونا اسفل من الكعبين.

احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ احرام والا کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور وہ کپڑا نہ پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو، اگر کسی کو جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ لے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

باب اذا لم يجد الازار فليلبس السراويل

اگر ازار (تہبند) نہ ہو تو پاجامہ پہن لے۔

١٧١٨ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم بعرفات فقال من لم يجد الازار فليلبس السراويل ومن لم يجد النعلين فليلبس الخفين.

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں عرفات میں خطبہ دیا اور فرمایا جس کے پاس ازار (تہبند) نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

باب لبس السلاح للمحرم وقال عكرمة اذا خشي العدو لبس السلاح وافتدى ولم يتابع عليه في الفدية.

احرام والے کا ہتھیار بند ہونا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ اگر دشمن کا خوف ہو تو ہتھیار پہنے اور فدیہ دے۔ فدیہ کے بارے میں کسی نے ان کی متابعت نہیں کی۔

١٧١٩ - حدثنا عبيد الله عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن البراء اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة فابى اهل مكة ان يدعوه يدخل مكة حتى قاضاهم لا يدخل مكة

عبید اللہ، اسرائیل، ابو اسحاق سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا تو اہل مکہ نے آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہونے دیا یہاں تک کہ ان سے یہ فیصلہ کیا کہ مکہ میں داخل نہ ہوں گے مگر تلواریں نیام میں رکھ کے۔

ولا كفارة في ثيابه۔

باب دخول الحرم ومكة بغير إحرام ودخل ابن عمر حلالا وإنما أمر النبي صلى الله عليه وسلم بالإهلال لمن أراد الحج والعمرة ولم يذكر للحطابين وغيرهم۔

۱۷۲۰ - حدثنا مسلم حدثنا وهيب حدثنا ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم وقت لأهل المدينة ذا الحليفة ولأهل نجد قرن المنازل ولأهل اليمن يلملم هن لهن ولكل آت أتى عليهن من غيرهم ممن أراد الحج والعمرة فمن كان دون ذلك فمن حيث أنشأ حتى أهل مكة من مكة۔

۱۷۲۱ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عام الفتح وعلى رأسه المغفر فلما نزعه جاء رجل فقال إن ابن خطل متعلق بأستار الكعبة فقال اقتلوه۔

باب إذا أحرم جاهلا وعليه قميص وقال عطاء إذا تطيب أو لبس جاهلا أو ناسيا فلا كفارة عليه۔

۱۷۲۲ - حدثنا أبو الوليد حدثنا همام حدثنا عطاء قال حدثني صفوان بن يعلى عن أبيه قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتاه رجل عليه جبة فيه أثر صفرة أو نحوه كان عمر يقول لي تحب إذا نزل عليه الوحي أن تراه فنزل عليه ثم سري عنه فقال اصنع في عمرتك ما تصنع في حجك وعض رجل يد رجل يعني فانتزع ثنيته فأبطله النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب المحرم يموت بعرفة ولم يأمر

حرم اور مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا حضرت ابن عمر احرام باندھے بغیر داخل ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس کا ارادہ حج یا عمرہ کرنے کا ہے وہ احرام باندھے اور لکڑہاروں وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہ ان کے لیے ہیں اور ہر اس شخص کے لیے جو دوسرے مقامات سے آئیں اور یہاں سے گزریں اور ان کے علاوہ دوسرے تو کوئی جہاں کا رہنے والا ہے وہیں سے احرام باندھے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والے مکہ مکرمہ سے احرام باندھیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔ جب آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ فرمایا کہ اسے قتل کر دو۔

جب بے خبر احرام باندھے اور اس نے قمیض پہن رکھی ہو عطاء کا قول ہے کہ جب خوشبو لگائے یا بے خبری میں یا بھول کر کپڑے پہن لے تو اس پر کفارہ نہیں۔

صفوان بن یعلیٰ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو ایک آدمی آیا جس نے جبہ پہن رکھا تھا اور اس پر زعفران یا اسی کسی چیز کا نشان تھا۔ حضرت عمر مجھ سے کہا کرتے تھے کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ جب حضور پر وحی نازل ہو تو انہیں دیکھیں۔ آپ پر وحی نازل ہوئی اور جب وہ کیفیت جاتی رہی تو فرمایا: اپنے عمرہ میں وہی کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کا ہاتھ چبایا تو دوسرے نے اس کا اگلا دانت نکال دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے باطل قرار دیا۔

احرام والا عرفات میں فوت ہو جائے تو نبی کریم صلی اللہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدِّيَ عَنْهُ بَقِيَّةَ الْحَجِّ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے حج کے باقی ارکان ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ أَوْ قَالَ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّي۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک آدمی عرفات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا کہ سواری سے گر پڑا جس نے اس کی گردن کچل دی یا فرمایا کہ پچھاڑ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اٹھائے گا کہ لبیک کہہ رہا ہوگا۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا جس نے اس کی گردن توڑ دی یا وہ پچھاڑ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگانا، اس کا سر نہ چھپانا اور نہ اسے حنوط ملنا کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

ف: اگر کوئی شخص حالتِ احرام میں وفات پا جائے تو اس کا احرام باقی رہتا ہے یا نہیں اور اس کی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح کی جائے گی یا دوسری طرح نیز یہ حکم خاص اسی شخص کے متعلق تھا یا فوت ہونے والے ہر محرم سے تعلق رکھتا ہے؟ ان تینوں باتوں کے اندر ائمہ مجتہدین کا اختلاف ہے۔ اس حدیث کی بنا پر امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کا موقف یہ ہے کہ وفات پانے پر بھی محرم کا احرام باقی رہتا ہے اور اس کی تجہیز و تکفین دوسرے فوت ہونے والوں کی طرح نہیں کی جا سکتی۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک وفات پانے کے بعد محرم کا احرام باقی نہیں رہتا لہٰذا اس کی تجہیز و تکفین دیگر عام اموات کی طرح ہوگی کیونکہ ان بزرگوں کے نزدیک احرام بھی دوسری عبادتوں کی طرح ہے۔ اگر دوسری کسی بھی عبادت کے دوران اس کا کرنے والا فوت ہو جاتا ہے تو وہ عبادت اس کی موت پر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی کا ثواب آگے بھی جاری رکھے یا اس کو وہی عبادت کرتا ہوا اٹھائے تاکہ وہ عبادت اس کے بندۂ کامل ہونے کی شہادت بن جائے لیکن حقیقت میں وہ عمل موت پر ختم ہو جاتا ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے موقف کی بنیاد اس حدیث پر ہے جبکہ امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام اوزاعی کے موقف کی بنیاد بعض دوسری حدیثوں اور بعض صحابۂ کرام کے عمل اور نظریات پر ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

باب ۱۲۵۰ سُنَّةِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ۔

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

احرام والا مرجائے تو اس کے متعلق سنت

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا کہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ احرام باندھے ہوئے تھا اور وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالٰی اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

باب ۱۲۵۱ الْحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔

میت کی طرف سے حج اور منت پوری کرنا اور مرد کا عورت کی طرف سے حج کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ جہینہ کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میری والدہ ماجدہ نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر سکیں یہاں تک کہ فوت ہو گئیں۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ فرمایا ہاں، تم ان کی طرف سے حج کرو۔ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟ اللہ تعالٰی زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔

باب ۱۲۵۲ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ الثُّبُوتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

اس کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر ٹک نہ سکے۔

ابو عاصم، ابن جریج، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، حضرت ابن عباس نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت ——— موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن ابو سلمہ، ابن شہاب، سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا۔ حجۃ الوداع کے سال قبیلہ خثعم کی ایک عورت حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے میرے والد ماجد بہت بوڑھے ہو گئے ہیں، سواری پر ٹک کر نہیں بیٹھ سکتے۔ اگر میں حج کروں تو کیا ان کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ فرمایا، ہاں۔

باب ۱۲۵۳ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ۔

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

عن ابن شهاب عن سليمان بن يسار عن عبد الله بن عباس قال كان الفضل رديف النبي صلى الله عليه وسلم فجاءته امرأة من خثعم فجعل الفضل ينظر إليها وتنظر إليه فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يصرف وجه الفضل إلى الشق الآخر فقالت إن فريضة الله أدركت أبي شيخا كبيرا لا يستطيع أن يركب أفأحج عنه قال نعم وذلك في حجة الوداع.

کی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت فضل بیٹھے ہوئے تھے کہ خثعم کی ایک عورت ملنے آگئی تو حضرت فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ ان کی طرف۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا۔ وہ عورت بولی کہ میرے والد پر حج فرض ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں۔ اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

باب في حج الصبيان

۱۷۲۹ - حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن عبيد الله بن أبي يزيد قال سمعت ابن عباس يقول أنا ممن قدم النبي صلى الله عليه وسلم في ضعفة أهله.

بچوں کا حج کرنا

ابو النعمان، حماد بن زید، عبید اللہ بن ابی یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے پہلے رات کو سامان کے ساتھ پہلے ہی بھیج دیا تھا۔

۱۷۳۰ - حدثنا [illegible] يعقوب بن إبراهيم حدثنا ابن أخي ابن شهاب عن عمه أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود أن عبد الله بن عباس قال أقبلت وقد ناهزت الحلم أسير على أتان لي ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يصلي بمنى حتى سرت بين يدي بعض الصف الأول ثم نزلت عنها فرتعت فصففت مع الناس وراء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أبو محمد أن ابن عباس يقول في حجة الوداع.

یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں قریب البلوغ تھا اور ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر منیٰ میں نماز پڑھ رہے تھے اور میں پہلی صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا پھر اس سے اترا اور وہ چرنے لگی اور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا۔ ابو محمد نے کہا کہ حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ حجۃ الوداع کے موقع پر تھا۔

۱۷۳۱ - حدثنا [illegible] حدثنا حاتم بن إسماعيل عن محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد قال حج بي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا ابن سبع سنين.

محمد بن یوسف، حاتم بن اسماعیل، محمد بن یوسف سے روایت ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کروایا گیا اور میری عمر سات سال تھی۔

۱۷۳۲ - حدثنا [illegible] حدثنا عبد الحكيم بن منصور عن الجعيد بن عبد الرحمن قال سمعت عمر بن عبد العزيز يقول للسائب بن يزيد وكان قد حج به في ثقل النبي صلى الله عليه وسلم.

[illegible]، عبد الحکیم بن منصور، جعید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامان کے ساتھ حج کروایا گیا تھا۔

باب في حج النساء

قال [illegible] حدثنا إبراهيم عن أبيه عن جده

عورتوں کا حج کرنا

احمد بن [illegible]، ابراہیم، اپنے والد اور دادا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]

أَذِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ۔

کا آخری حج کیا تھا اجازت دی اور اُن کے ساتھ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو بھیجا۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَغْزُو وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ فَقَالَ لَكُنَّ أَحْسَنُ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ الْحَجُّ حَجٌّ مَبْرُورٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا أَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کی معیت میں غزوات و جہاد میں شامل نہ ہوا کریں؟ فرمایا تمہارے لیے سب سے اچھا اور عمدہ جہاد حج ہے، گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سن لینے کے بعد میں کبھی حج کو نہیں چھوڑتی ہوں۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي تُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ اخْرُجْ مَعَهَا

ابو معبد مولیٰ ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سفر نہ کرے مگر جبکہ کسی محرم کے ساتھ ہو اور اس کے پاس کوئی مرد داخل نہ ہو مگر اس کے محرم کے ساتھ۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں فلاں لشکر کے ساتھ جانے کا ارادہ رکھتا ہوں اور میری بیوی حج کے لیے جانا چاہتی ہے۔ فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ۔

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حج کر کے واپس لوٹے تو حضرت ام سنان انصاریہ سے فرمایا کہ تم نے حج کیوں نہیں کیا؟ عرض گزار ہوئیں کہ ابو فلاں یعنی ان کے خاوند کے پاس پانی ڈھونے والے دو اونٹ تھے۔ ایک پر وہ حج کرنے گئے اور دوسرا ہماری زمین کو سینچ رہا ہے۔ فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے —— روایت کیا اسے ابن جریج نے عطاء، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے —— عبیداللہ، عبدالکریم، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ

قزعہ مولیٰ زیاد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا

سمعت منه اربعا فاعجبنني وآنقنني قال اربع سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم او قال يحدثهن عن النبي صلى الله عليه وسلم فاعجبنني وآنقنني ان لا تسافر امرأة مسيرة يومين ليس معها زوجها او ذو محرم ولا صوم يومين الفطر والاضحى ولا صلاة بعد صلاتين بعد العصر حتى تغرب الشمس وبعد الصبح حتى تطلع الشمس ولا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد مسجد الحرام ومسجدي ومسجد الاقصى۔

باب من نذر المشي الى الكعبة

١٧٣٧ـ حدثنا ابن سلام اخبرنا الفزاري عن حميد الطويل قال حدثني ثابت عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى شيخا يهادى بين ابنيه قال ما بال هذا قالوا نذر ان يمشي قال ان الله عن تعذيب هذا نفسه لغني وامره ان يركب۔

١٧٣٨ـ حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام بن يوسف ان ابن جريج اخبرهم قال اخبرني سعيد بن ابي ايوب ان يزيد بن ابي حبيب اخبره ان ابا الخير حدثه عن عقبة بن عامر قال نذرت اختي ان تمشي الى بيت الله وامرتني ان استفتي لها النبي صلى الله عليه وسلم فاستفتيته فقال عليه السلام لتمش ولتركب قال وكان ابو الخير لا يفارق عقبة۔

١٧٣٩ـ حدثنا ابو عاصم عن ابن جريج عن يحيى بن ايوب عن يزيد عن ابي الخير عن عقبة فذكر الحديث۔

باب حرم المدينة

١٧٤٠ـ حدثنا ابو النعمان حدثنا ثابت بن يزيد حدثنا عاصم ابو عبد الرحمن الاحول عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المدينة حرم من

تھا فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چار باتیں ایسی سنی ہیں یا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہیں جو مجھے بہت پسند آئیں یہ کہ کوئی عورت دو روز کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا محرم کے ساتھ۔ دو دنوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے نہ رکھے۔ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھے یعنی عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہو جائے اور فجر کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصیٰ کی طرف۔

جس نے پیدل کعبہ جانے کی نذر مانی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کا سہارا لے کر چل رہا تھا فرمایا اسے کیا ہو گیا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ پیدل چلنے کی منت مانی ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ایسی تکلیف دینے سے بے نیاز ہے اور اسے حکم دیا کہ سوار ہو جائے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، سعید بن ابو ایوب، یزید بن ابو حبیب، ابو الخیر سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری بہن نے منت مانی کہ بیت اللہ تک پیدل چل کر جائے گی اور مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کرنے کے لیے کہا۔ میں نے حکم دریافت کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو جایا کرے۔ اور ابو الخیر کبھی حضرت عقبہ سے جدا نہیں ہوتے تھے۔

ابو عاصم، ابن جریج، یحییٰ بن ایوب، یزید، ابو الخیر نے حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

مدینہ منورہ کا حرم ہونا

ابو النعمان، ثابت بن یزید، عاصم ابو عبد الرحمٰن احول نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے۔ نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی گناہ کی بات

كذا، لا يقطع شجرها ولا يحدث فيها حدث، من أحدث حدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين.

۱۷۲۱ - حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث عن أبي التياح عن أنس قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وأمر ببناء المسجد فقال يا بني النجار ثامنوني فقالوا لا نطلب ثمنه إلا إلى الله، فأمر بقبور المشركين فنبشت ثم بالخرب فسويت وبالنخل فقطع فصفوا النخل قبلة المسجد.

۱۷۲۲ - حدثنا إسماعيل بن عبد الله قال حدثني أخي عن سليمان عن عبيد الله عن سعيد المقبري عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال حرم ما بين لابتي المدينة على لساني. قال وأتى النبي صلى الله عليه وسلم بني حارثة فقال أراكم يا بني حارثة قد خرجتم من الحرم ثم التفت فقال بل أنتم فيه.

۱۷۲۳ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان عن الأعمش عن إبراهيم التيمي عن أبيه عن علي قال ما عندنا شيء إلا كتاب الله وهذه الصحيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم المدينة حرم ما بين عائر إلى كذا، من أحدث فيها حدثا أو آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل، وقال ذمة المسلمين واحدة فمن أخفر مسلما فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل، ومن تولى قوما بغير إذن مواليه فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل.

پیدا کیا جائے جو اس طرح کی بات نکالے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسجد بنانے کا حکم دیا اور فرمایا: اے بنی نجار! مجھ سے قیمت لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ اس کی قیمت ہم اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ آپ نے حکم فرمایا تو مشرکوں کی قبریں کھود دی گئیں، پھر حکم فرمایا تو کھنڈروں کو برابر کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے اور مسجد کی قبلہ والی جانب انہیں صف کی طرح کھڑا کر دیا گیا۔

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ کی دونوں سنگلاخ زمینوں کا درمیانی حصہ میری زبان پر حرام کیا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنو حارثہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے بنو حارثہ! میرے خیال میں تم حرم سے باہر ہو گئے ہو، پھر ادھر ادھر دیکھ کر فرمایا، نہیں تم حرم کے اندر ہو۔

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمارے پاس کوئی اور چیز نہیں سوائے اللہ کی کتاب اور اس صحیفے کے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ حرم ہے عائر سے فلاں جگہ تک۔ جو اس میں کوئی بدعت نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ نفل۔ اور فرمایا کہ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے۔ جو کسی مسلمان کا عہد توڑے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت، نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ نفل۔ جو کسی قوم سے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر موالات کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ نفل۔

باب فضل المدينة وانها تنفي الناس۔

١٧٤٤ - حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن يحيى بن سعيد قال سمعت ابا الحباب سعيد بن يسار يقول سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت بقرية تأكل القرى يقولون يثرب وهي المدينة تنفي الناس كما ينفي الكير خبث الحديد۔

باب المدينة طابة۔

١٧٤٥ - حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان قال حدثني عمرو بن يحيى عن عباس بن سهل بن سعد عن ابي حميد قال اقبلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم من تبوك حتى اشرفنا على المدينة فقال هذه طابة۔

باب لابتي المدينة۔

١٧٤٦ - حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة انه كان يقول لو رأيت الظباء بالمدينة ترتع ما ذعرتها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين لابتيها حرام۔

باب من رغب عن المدينة۔

١٧٤٧ - حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني سعيد بن المسيب ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يتركون المدينة على خير ما كانت لا يغشاها الا العواف يريد عوافي السباع والطير وآخر من يحشر راعيان من مزينة يريدان المدينة ينعقان بغنمهما فيجدانها وحشا حتى اذا بلغا ثنية الوداع خرا على وجوههما۔

١٧٤٨ - حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك

مدینہ منورہ کی فضیلت اور یہ لوگوں کو چھانٹتا ہے

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، ابوالحباب سعید بن یسار
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے ایک بستی کا حکم دیا گیا ہے جو دوسری بستیوں کو نگل جاتی ہے۔ لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے جو برے لوگوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔

مدینہ منورہ طابہ ہے

خالد بن مخلد، سلیمان، عمرو بن یحییٰ، عباس بن سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک سے واپس آ رہے تھے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے نزدیک آ گئے تو فرمایا۔ یہ طابہ ہے۔

مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے۔ اگر میں مدینہ منورہ میں ہرن چرتا ہوا دیکھوں تو اسے نہیں ڈراؤں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کی دونوں سنگلاخوں کی درمیانی جگہ حرم ہے۔

جو مدینہ منورہ سے نفرت کرے

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم مدینہ منورہ کو اچھی حالت میں چھوڑ جاؤ گے تو پھر وہاں درندے اور پرندے ہی چھا جائیں گے اور آخر میں ان کے اندر مزینہ کے دو چرواہے آئیں گے جو اپنی بکریاں لے کر مدینہ منورہ آنا چاہیں گے تو دیکھیں گے کہ وہاں تو صرف وحشی جانور ہی رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو منہ کے بل گر جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت سفیان بن ابی زہیر

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔

بَابُ الْإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

۱۷۴۹ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا۔

بَابُ إِثْمِ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ۔

۱۷۵۰ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ۔

بَابُ آطَامِ الْمَدِينَةِ۔

۱۷۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ سَمِعْتُ أُسَامَةَ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

بَابُ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یمن فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریاں ہانکتے آئے گی تو اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ شام فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریاں ہانکتے آئے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ عراق فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریاں ہانکتے آئے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔

ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، خبیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

اہل مدینہ کو فریب دینے کا گناہ

حسین بن حریث، فضل، جعید، عائشہ، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: نہیں دھوکا دے گا کوئی اہل مدینہ کو مگر اس طرح گھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کے مکانات

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے مکانات میں سے ایک اونچے مکان پر چڑھے تو فرمایا: کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ بے شک میں تمہارے گھروں پر فتنوں کے گرنے کی جگہیں دیکھ رہا ہوں۔ جیسے بارش کے قطرات گرنے کے مقامات۔ متابعت کی اس کی معمر اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے۔

دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا

۱۷۵۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ.

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، ان کے والد، ان کے دادا، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کا رعب مدینہ منورہ کے اندر داخل نہیں ہوگا اس کے ان دنوں سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

۱۷۵۳ ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ.

اسمٰعیل، مالک، نعیم بن عبداللہ مجمر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے ہیں لہٰذا طاعون اور دجال اس میں داخل نہیں ہوں گے۔

۱۷۵۴ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال برباد نہیں کر دے گا سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ ان کے راستوں میں سے کوئی راستہ ایسا نہیں ہوگا جس پر صف بستہ فرشتے حفاظت نہ کر رہے ہوں گے پھر مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو تین جھٹکے لگیں گے جن کے باعث اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو وہاں سے نکال دے گا۔

ف: مدینہ منورہ دنیا کا وہ خوش نصیب شہر ہے جس میں پروردگار عالم کے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرما ہیں۔ آپ خالق اور مخلوق سب کے محبوب ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اہل محبت کو وہ جگہ سب سے پیاری معلوم ہوتی ہے جہاں ان کا محبوب جلوہ افروز ہوتا ہے۔ عارف روم مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گفت معشوقے بہ عاشق اے فتیٰ　　تو بہ غربت دیدۂ بس شہرہا
پس کدامی شہر زانہا خوشتر است　　گفت آں شہرے کہ در وے دلبر است

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس ساری بحث کو سمیٹتے ہوئے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کون سا شہر افضل ہے عارف رومی والے مذکورہ قطعے کو یک ایمان افروز شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

طیبہ نہ سہی افضل، مکہ ہی بڑا زاہد!
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مدینہ طیبہ کے احادیث مطہرہ میں بے شمار فضائل آئے ہیں۔ کتب احادیث کے علاوہ سیر و تاریخ کی کتابیں بھی ایسے بیانات سے بھری پڑی ہیں۔ کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دنیا کے وہ ایمان افروز اور روح پرور شہر ہیں جو بالاتفاق دنیا کے تمام شہروں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ مکہ مکرمہ کو پروردگار عالم نے اپنے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زبان مبارک سے اعلان کروا کے حرم

جاتا اور مدینہ طیبہ کو یہ شرف ملا کہ محبوب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نورانی حرم بنا۔ دونوں مقامات پر دنیا کے ہر مقام سے زیادہ شعائر اللہ ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ ہے جس کے شرف و عظمت کا یہ عالم ہے کہ فریضہ حج وہیں ادا کیا جاتا ہے اور ہر مسلمان کو اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہے جبکہ مدینہ منورہ وہ جگہ ہے کہ جہاں فرشتوں کا ہجوم بستا ہے۔ احادیث کی صراحت یہ بتاتی ہے کہ ہر وقت ستر ہزار فرشتے روضۂ رسول پر صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ ستر ہزار صبح کو آتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار شام کو۔ یہ سلسلہ باری باری چلتا رہتا ہے اور جو فرشتہ ایک دفعہ اس بارگاہ بیکس پناہ کی اس حاضری سے مشرف ہو جاتا ہے دوبارہ قیامت تک اس کی باری پھر نہیں آسکے گی۔ روضۂ پاک پر قدسیوں کی اس حاضری کی ترجمانی امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے
چھائے ملائکہ ہیں، لگاتار ہے درود
بدلے ہیں پہرے، بدلی میں بارش دُرر کی ہے
سعدین کا قران ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمٹ کیے ہیں تارے، تجلی قمر کی ہے
ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں بس ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

۱۷۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بہت لمبی روایت دجال کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ دجال آئے گا اور اس پر مدینہ منورہ میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے۔ پس مدینہ منورہ کی شور زمین میں اترے گا۔ چنانچہ اس روز اس کی طرف ایک آدمی نکلے گا اور وہ بہتر انسان ہوگا یا بہتر انسانوں میں سے ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَقْتُلُهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔

نے بھی بتایا تھا۔ دجال کہے گا کہ اگر میں اسے قتل کر کے زندہ کر دوں تو پھر بھی میرے متعلق تمہیں کوئی شک ہوگا؟ لوگ کہیں گے نہیں۔ پس وہ اسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا تو وہ شخص دوبارہ زندہ ہونے کے بعد کہے گا کہ خدا کی قسم آج مجھے جیسی بصیرت پہلے کبھی حاصل نہیں تھی۔ دجال کہے گا کہ اسے قتل کر دو لیکن اس پر قابو نہیں پا سکے گا۔

بَابٌ الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ

١٧٥٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي فَأَبَى ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا۔

مدینہ ناپاک کو دور کر دیتا ہے۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اسلام پر بیعت کی۔ اگلے روز آیا تو اسے بخار چڑھا ہوا تھا، کہا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آپ نے تین مرتبہ انکار کیا اور فرمایا۔ مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل کو دور کر دیتی اور خالص چیز کو نکھار دیتی ہے۔

١٧٥٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احد کی طرف نکلے۔ آپ کے ساتھیوں میں سے لوگوں کا ایک گروہ واپس لوٹ آیا۔ ایک جماعت صحابہ کرام نے کہا کہ ہم ان سے لڑیں گے۔ دوسری جماعت (کہ وہ منافقین ہیں) نے کہا کہ ہم ان سے نہیں لڑیں گے۔ پس یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ تمہیں کیا ہو گیا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے۔ ۔ ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگوں کو ایسے نکال دیتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔

بَابٌ

١٧٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ۔

حضور کا مدینہ منورہ کے لیے دعا کرنا۔

جریر بن حازم، وہب بن جریر، ان کے والد، یونس، ابن شہاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! مدینہ منورہ میں مکہ سے دگنی برکت عطا فرما جتنی تو نے مکہ کو دی ہے ـــــ متابعت کی اس کی عثمان بن عمر نے یونس سے۔

١٧٥٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی سواری کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو اس کی

وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا.

بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ.

١٧٦٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ وَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ فَأَقَامُوا.

محبت میں اسے ایڑ لگاتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ کے چھوڑنے کو ناپسند فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو خالی کرنا ناپسند کیا اور فرمایا، اے بنو سلمہ! کیا تمہیں اپنے قدموں کے ثواب کی ضرورت نہیں! پس وہ وہیں بیٹھ گئے۔

بَابٌ

١٧٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي.

مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ

سند: یحییٰ، عبید اللہ بن عمر، خبیب بن عبد الرحمٰن، حفص بن عاصم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

١٧٦٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ
كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ
أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ
قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوَبَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللَّهِ قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلًا تَعْنِي مَاءً آجِنًا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال بیمار پڑ گئے۔ حضرت ابوبکر کو جب بخار چڑھتا تو کہتے، ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے جبکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی نزدیک ہے۔ اور حضرت بلال کا جب اترتا تو بلند آواز سے کہتے، دیکھئے ایک رات بھی کسی وادی میں گزار سکوں گا کہ میرے ارد گرد اذخر اور جلیل گھاس ہو، کیا ایسا دن بھی آئے گا کہ میں مجنہ کا پانی پیوں گا اور کیا مجھے شامہ اور طفیل پہاڑ نظر آئیں گے۔ پھر دعا کرتے، اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر لعنت کر جیسے انہوں نے ہمیں ہمارے ملک سے وبائی زمین کی طرف نکالا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا، اے اللہ! ہمیں بھی مدینہ کی محبت ولیسی ہی دے جیسی مکہ کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مد میں اور اس کی آب و ہوا کو درست کر دے۔ اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر دے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ آئے تو وہ اللہ کی زمین میں سب سے زیادہ وبائی جگہ تھی۔ فرمایا کہ بطحان نالہ میں پانی متغیر بہا کرتا تھا۔

۱۷۶۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، زید بن اسلم اپنے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول کے شہر میں مجھے موت سے ہم کنار کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ابن زریع، روح بن قاسم، زید بن اسلم، ان کی والدہ ماجدہ، حضرت حفصہ بنت عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر سے اسی طرح سنا۔ ہشام، زید اپنے والد ماجد، حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر سے سنا۔

كِتَابُ الصَّوْمِ

روزے کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔

رمضان کے روزوں کا ضروری ہونا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

۱۷۶۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَقَالَ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی جس کے سر کے بال اُلجھے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ فرمایا کہ پانچ نمازیں، سوائے اس کے کہ تم اپنی مرضی سے پڑھو۔ عرض کی کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ فرمایا کہ ماہ رمضان کے، سوائے اس کے کہ تم اپنی مرضی سے رکھو۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اسلام کے فرائض بتا دیے، تو عرض گزار ہوا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو معزز فرمایا، جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے اس میں نہ کمی کروں گا اور نہ اپنی مرضی سے کچھ زیادہ کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نجات پا گیا اگر اس نے سچ کہا ہے یا جنت میں داخل ہو گا اگر اس نے سچ کہا ہے۔

۱۷۶۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ وَكَانَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا یا اس کے روزے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو ترک کر دیا۔ حضرت

عبد الله لا يصومه إلا أن يوافق صومه.

۱۷۶۶- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب أن عراك بن مالك حدثه أن عروة أخبره عن عائشة قالت إن قريشا كانت تصوم يوم عاشوراء في الجاهلية ثم أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بصيامه حتى فرض رمضان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاء فليصمه ومن شاء أفطر.

باب فضل الصوم.

۱۷۶۷- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصيام جنة فلا يرفث ولا يجهل وإن امرؤ قاتله أو شاتمه فليقل إني صائم مرتين والذي نفسي بيده لخلوف فم الصائم أطيب عند الله تعالى من ريح المسك يترك طعامه وشرابه وشهوته من أجلي الصيام لي وأنا أجزي به والحسنة بعشر أمثالها.

باب الصوم كفارة.

۱۷۶۸- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا جامع عن أبي وائل عن حذيفة قال قال عمر من يحفظ حديثا عن النبي صلى الله عليه وسلم في الفتنة قال حذيفة أنا سمعته يقول فتنة الرجل في أهله وماله وجاره تكفرها الصلاة والصيام والصدقة قال ليس أسأل عن ذه إنما أسأل عن التي تموج كما يموج البحر قال وإن دون ذلك بابا مغلقا قال فيفتح أو يكسر قال يكسر قال ذاك أجدر أن لا يغلق إلى يوم القيامة فقلنا لمسروق سله أكان عمر يعلم من الباب فسأله فقال نعم كما يعلم أن دون غد الليلة.

عبد اللہ اس دن کا روزہ نہ رکھتے مگر جب کہ ان کے معمول میں آ جاتا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش دور جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اس کے روزے کا حکم دیا یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے یوم عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے وہ نہ رکھے۔

روزے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ ڈھال ہے۔ پس نہ فحش کلامی کرے اور نہ جہالت کی باتیں کرے اور اگر کوئی اس سے لڑے یا گالی دے تو دو دفعہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے کیونکہ وہ اپنے کھانے، اپنے پینے اور اپنی خواہش کو میرے روزے کی خاطر چھوڑتا ہے لہٰذا اس کا بدلہ میں خود دوں گا اور ہر نیکی کا بدلہ اس سے دس گنا ہے۔

روزہ کفارہ ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا فتنے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کس کو یاد ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کا فتنہ جو اس کے گھر والوں، مال اور ہمسایوں میں ہوتا ہے اس کے لیے نماز، روزہ اور صدقہ کفارہ ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا بلکہ میں اس کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی لہروں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ کہا کہ اس کے سامنے تو ایک بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ اس دروازے کو توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا۔ کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر تا قیامت بند نہیں ہوگا۔ ہم نے مسروق سے کہا کہ ان سے پوچھیے کیا حضرت عمر اس دروازے کو جانتے تھے؟ انہوں نے پوچھا تو فرمایا ہاں جیسے کوئی دن کے بعد رات آنے کو جانتا ہے۔

ف: حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے۔ آپ کا وجود امت محمدیہ کے لیے خداوند عالم کا بہت بڑا انعام تھا۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عدیم المثال آنکھوں نے اس جوہر کامل کو جانچ لیا تھا اسی لیے انہیں اپنے پروردگار سے مانگ کر لیا تھا۔ ان کے دور خلافت میں مسلمانوں کو ایسا اقتدار حاصل ہوا کہ اس وقت کی کفر کی عظیم سلطنتیں بھی لرزہ براندام تھیں۔ قیصر و کسریٰ ان کے نام سے کانپنے لگے تھے اور اس وقت کی دونوں سپر پاورز یعنی ایران اور روم کی حکومتوں کو تہہ و بالا کر کے انہوں نے قیصر و کسریٰ کے تاج اپنے پیروں سے کچل ڈالے تھے۔ ان کی طاقتوں کے جنازے نکال دیئے تھے۔ ان کی عظمتوں کو خاک میں ملا دیا تھا۔ کلمۂ حق کی سربلندی کا فرض ادا کیا جس پر غلامان مصطفیٰ کو رہتی دنیا تک ناز رہے گا۔ ان کے اس بے مثال کارنامے کا اعتراف کیے بغیر دشمن بھی نہ رہ سکے۔ حضرت فاروق اعظم کا وجود جہاں اسلام دشمن طاقتوں کے لیے موت کا پیغام تھا اور وہ دشمنان اسلام کی آنکھوں میں ہمیشہ کھٹکتے رہیں گے وہاں وہ امت محمدیہ کے لیے محکم قلعہ، مضبوط پناہ گاہ اور زبردست ڈھال کا حکم رکھتے تھے جب تک آپ اس دنیا میں جلوہ افروز رہے اس وقت تک کوئی فتنہ مسلمانوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکا۔ آپ فتنوں اور امت محمدیہ کے درمیان سد سکندری تھے۔ جب انہوں نے دنیا کو خیرباد کہا۔ تو امت محمدیہ کے مضبوط قلعے کے دروازے کھل گئے اور ایسی ایک بھی ہستی سامنے نہ آ سکی جو ملت اسلامیہ کو فتنوں سے بچا سکتی۔ اگرچہ دوسرے کئی ہی حضرات نے اس میدان میں عظیم الشان کارنامے انجام دیئے اور ملت اسلامیہ کی حفاظت کا فریضہ قابل تعریف انداز میں ادا کیا لیکن اس سلسلے میں حضرت فاروق اعظم کے کام کی ہمہ گیری اپنی مثال آپ ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں ان کی، تمام صحابہ کرام کی اور جملہ اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سچی محبت اور پیروی نصیب فرمائے آمین

بَابُ الرَّيَّانِ لِلصَّائِمِينَ۔

۷۴۹ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ۔

روزہ داروں کے لیے باب ریان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے روز اس سے روزہ دار داخل ہوں گے اور ان کے سوا کسی کو داخل نہیں کیا جائے گا۔ کہا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں؟ کہیں گے کہ پس وہ کھڑے ہو جائیں گے کہ ان کے سوا کوئی داخل نہ ہو۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی دوسرا اس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔

۷۵۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی۔ اے اللہ کے بندے یہ بہتر ہے۔ نمازیوں کو باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے اور جہاد کرنے والوں کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا اور روزہ داروں کو باب الریان سے بلایا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو باب الصدقہ

أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکر صدیق عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، جو ان دروازوں سے بلایا گیا یہ تو خاص بات نہ ہوئی، کیا ایسا کوئی ہے جس کو سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟ فرمایا۔ ہاں، اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان میں سے ہو۔

ف: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی شان کے مالک ہیں۔ آپ انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد بالاتفاق تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ آپ کی خوبیوں سے احادیث اور سیرت و تاریخ کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ خود پروردگارِ عالم نے قرآنِ کریم میں آپ کی تعریفیں کی ہیں۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جتنے آپ محبوب تھے اتنا امتِ محمدیہ میں سے کوئی دوسرا فرد نہیں تھا۔ محبوبِ پروردگار پر جس قدر بے شمار احسانات اور ان کے ثبوت میں جس طرح جانی اور مالی قربانیاں انہوں نے پیش کیں ان کی کوئی دوسری مثال پیش نہیں کر سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن لفظوں میں ان کی قربانیوں کا اعتراف اور اعلان فرمایا وہ کسی دوسرے کو نصیب نہ ہو سکا۔ پوری امتِ محمدیہ میں سے یہ شرف بھی صرف انہیں حاصل ہوا کہ ان کی چار پشتوں کو شرفِ صحابیت نصیب ہوا یعنی (۱) والدین۔ (۲) خود۔ (۳) اولاد۔ (۴) اولادِ اولاد۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت کا جو حق ادا کیا وہ ظاہر ہے کہ آغوشِ لحد تک اور اس وقت سے اب تک جو حق ادا کیا وہ بھی کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوا۔ اکثر اہم مواقع پر محبوبِ پروردگار کے ساتھ صدیقِ اکبر ہی نظر آئے۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا لیکن اگر حضرت ابو بکر صدیق کو آپ کا سایہ مان لیا جائے تو شاید بے جا نہ ہو۔ آپ پوری امتِ محمدیہ کے علی الاطلاق امام ہیں بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے امام ہیں۔ ان کو اپنا امام ماننے سے جو شخص انکار کرے گا وہ درحقیقت اسلام سے اپنا رشتہ توڑ چکا ہوگا۔ خدائے ذوالمنن ہمیں ان کی، تمام صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اطہار کی سچی محبت نصیب کرے اور ان سب بزرگوں کے غلاموں میں ہمارا حشر و نشر فرمائے۔ آمین۔

بَابٌ هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ وَاسِعًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالَ لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ۔

رمضان کہا جائے یا ماہِ رمضان؟ جن کے نزدیک دونوں طرح درست ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزے نہ رکھو۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ۔

قتیبہ، اسماعیل بن جعفر، ابو سہیل، ان کے والد ماجد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن ابو انس مولیٰ تیمیین، ان

عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔

۱۷۷۳ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَيُونُسُ لِهِلَالِ رَمَضَانَ۔

بَابُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَنِيَّةً وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ۔

۱۷۷۴ — حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

بَابٌ أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ۔

۱۷۷۵ — حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ

کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزے رکھنا چھوڑ دو۔ اگر تم پر بادل چھا جائیں تو اس کا حساب کر لو۔ دوسروں نے لیث کے واسطے سے عقیل اور یونس سے روایت کی کہ رمضان کے چاند کو۔

جو ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے نیک نیتی کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ لوگ اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔

یحییٰ نے ابوسلمہ سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے شب قدر میں حالت ایمان کے اندر ثواب کی غرض سے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھلائی کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت اس وقت انتہا کو پہنچ جاتی جب حضرت جبرئیل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے اور حضرت جبرئیل رمضان کی ہر رات میں حاضر ہوتے یہاں تک کہ وہ گزر جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں قرآن مجید سناتے اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ بھلائی کرنے میں تیز آندھی سے بھی زیادہ

السلام كان أجود بالخير من الريح المرسلة.

باب ٨ من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم.

١٧٧٦ - حدثنا آدم بن أبي إياس حدثنا ابن أبي ذئب حدثنا سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في أن يدع طعامه وشرابه.

باب ٩ هل يقول إني صائم إذا شتم.

١٧٧٧ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام بن يوسف عن ابن جريج قال أخبرني عطاء عن أبي صالح الزيات أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله كل عمل ابن آدم له إلا الصيام فإنه لي وأنا أجزي به والصيام جنة فإذا كان يوم صوم أحدكم فلا يرفث ولا يصخب فإن سابه أحد أو قاتله فليقل إني امرؤ صائم والذي نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك للصائم فرحتان يفرحهما إذا أفطر فرح وإذا لقي ربه فرح بصومه.

باب ١٠ الصوم لمن خاف على نفسه العزوبة.

١٧٧٨ - حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة قال بينا أنا أمشي مع عبد الله فقال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فقال من استطاع الباءة فليتزوج فإنه أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له وجاء.

باب ١١ قول النبي صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا

سخی ہو جاتے تھے۔

جو روزے میں جھوٹی بات اور اس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے۔

سعید مقبری کے والد ماجد سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جھوٹی بات اور اس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے اور پینے کی چیزیں چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے کا ہر عمل اُسی کے لیے ہے سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے۔ اور جس روز تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو فحش باتیں کرے اور نہ جھگڑے۔ اگر اُسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ روزے سے ہوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں جن سے اُسے فرحت ہوتی ہے۔ افطار کے وقت خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو روزے کے باعث خوش ہوگا۔

جنسی خواہش بڑھے تو روزہ رکھنا

عبدان، ابو حمزہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا۔ جو صحبت کا خرچ ادا کر سکتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا ہے اور شرمگاہ کے لیے اچھا ہے اور جو ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ شہوت کو گھٹاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب اسے دیکھو تو چھوڑ دو۔ حضرت صلہ سے

وَقَالَ صِلَةُ عَنْ عَمَّارٍ مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کیا کہ جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور روزہ نہ چھوڑو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کر لو۔

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے لہٰذا روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَخَنَسَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ۔

ابو الولید، شعبہ، جبلہ بن سحیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنا اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے اور انگوٹھے کو تیسری دفعہ دبا لیا۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ۔

محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور اسے دیکھ کر روزہ چھوڑا کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کی گنتی پوری کیا کرو۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلٰى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا۔

عکرمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ کا ایلا کیا یعنی نہ جانے کی قسم کھائی، جب انتیس دن گزر گئے تو صبح یا شام کو آپ تشریف لے آئے۔ عرض کی گئی کہ آپ نے تو ایک ماہ تک ان کے پاس نہ آنے کی قسم کھائی تھی؟ فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلٰى

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ کا ایلا کیا

رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسائه شهرا وكانت انفكت رجله فأقام في مشربة تسعا وعشرين ليلة ثم نزل فقالوا يا رسول الله آليت شهرا فقال إن الشهر يكون تسعا وعشرين.

باب شهرا عيد لا ينقصان

قال أبو عبد الله قال إسحاق وإن كان ناقصا فهو تمام وقال محمد لا يجتمعان كلاهما ناقص.

١٧٨٥ - حدثنا مسدد حدثنا معتمر قال سمعت إسحاق عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وحدثني مسدد حدثنا معتمر عن خالد الحذاء قال أخبرني عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال شهران لا ينقصان شهرا عيد رمضان وذو الحجة.

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لا نكتب ولا نحسب.

١٧٨٦ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا الأسود بن قيس حدثنا سعيد بن عمرو أنه سمع ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إنا أمة أمية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا يعني مرة تسعة وعشرين ومرة ثلاثين.

باب لا يتقدمن رمضان بصوم يوم ولا يومين.

١٧٨٧ - حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام حدثنا يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يتقدمن أحدكم رمضان بصوم يوم أو يومين إلا أن يكون رجل كان يصوم صومه فليصم ذلك اليوم.

تھا آپ کے پیر میں موچ آ گئی۔ آپ انتیس روز اپنے بالاخانے پر رہے پھر اتر آئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی۔ فرمایا کہ مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ اسحاق کا قول ہے کہ اگر ایک ناقص ہوگا تو دوسرا پورا ہوگا۔ محمد بن سیرین نے فرمایا۔ اکٹھے دونوں ناقص نہیں ہوتے۔

مسدد، معتمر، اسحاق، حضرت عبد الرحمن بن ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا — مسدد، معتمر، خالد الحذاء، حضرت عبد الرحمن بن ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں مہینے اکٹھے ناقص نہیں ہوتے، رمضان کا مہینہ اور ذو الحجہ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہم حساب کتاب نہیں کرتے۔

آدم، شعبہ، اسود بن قیس، سعید بن عمرو نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہماری جماعت اُمّی ہے نہ ہم لکھتے ہیں نہ حساب کتاب کرتے ہیں۔ مہینہ اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے یعنی کبھی انتیس دنوں کا اور کبھی تیس دنوں کا۔

رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے رکھنے شروع نہ کیے جائیں۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی رمضان شروع ہونے سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھے سوائے اس کے جو عادتاً روزے رکھ رہا ہو تو اس دن کا روزہ رکھ لے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ۔

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ لَهَا أَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَنَزَلَتْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے، حلال کیا گیا ہے تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو، اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں سے خیانت کرتے ہو، پس تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف کیا، اب تم ان سے ملو اور تلاش کرو جو اللہ نے تمہارے لیے لکھا ہے (۲: ۱۸۷)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے جب کوئی روزہ دار افطار کے سامنے سو جاتا اور افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو وہ رات اور اگلے روز شام تک نہ کھاتا۔ چنانچہ حضرت قیس بن صرمہ انصاری روزہ دار تھے، جب افطار کا وقت ہوا تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا: کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ عرض کی نہیں لیکن میں جاتی ہوں اور آپ کے لیے ڈھونڈتی ہوں، اور وہ دن بھر کام کرتے تھے تو نیند غالب آگئی، بیوی آئی اور دیکھا تو کہا ہائے افسوس، جب نصف دن ہوا تو ان پر غشی طاری ہو گئی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی: حلال کیا گیا تمہارے لیے روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا، تو اس سے لوگ بہت خوش ہوئے، اور نازل ہوا: اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے (۲: ۱۸۷)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ فِيهِ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے، اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے، پھر روزے کو رات تک پورا کرو۔ اس میں حضرت براء نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ عَمَدْتُ إِلٰى عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلٰى عِقَالٍ أَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِينُ لِي فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی کہ یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے، تو میں نے ایک سیاہ دھاگا اور ایک سفید دھاگا لے کر انہیں اپنے تکیے کے نیچے رکھا اور رات کو دیکھتا رہا لیکن مجھ پر کچھ ظاہر نہ ہوا۔ صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

۱۷۹۰- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

بَابُ ۱۲۰۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ۔

۱۷۹۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَالَ الْقَاسِمُ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَذَانِهِمَا إِلَّا أَنْ يَرْقَى ذَا وَيَنْزِلَ ذَا۔

بَابُ ۱۲۰۱ تَأْخِيرِ السَّحُورِ

۱۷۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَتِي أَنْ أُدْرِكَ السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۱۲۰۲ قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ

۱۷۹۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً۔

بَابُ ۱۲۰۳ بَرَكَةِ السَّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ وَاصَلُوا

سیدہ دھاگہ اور کالا دھاگہ۔ ابو حازم سے ان کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے ـــــ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، محمد بن مطرف، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت نازل ہوئی۔ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے سفید دھاگا تمہارے لیے سیاہ دھاگے سے اور من الفجر کا لفظ نازل نہیں ہوا تھا تو بعض آدمی جب روزے کا ارادہ کرتے تو اپنے پیروں میں سفید اور سیاہ دھاگا باندھ لیتے اور جب تک یہ دونوں نظر نہ آتے کھاتے رہتے۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے من الفجر کا لفظ نازل فرمایا تو لوگوں نے جانا کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت بلال رات میں اذان کہا کرتے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں کیونکہ وہ طلوع فجر سے پہلے اذان نہیں کہتے ہیں ـــ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ ان دونوں کی اذانوں میں اتنا فرق ہوا کرتا تھا کہ یہ چڑھتے اور وہ اترتے تھے۔

سحری میں تاخیر کرنا

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اپنے گھر والوں میں سحری کھایا کرتا تھا۔ پھر میں جلدی کرنے لگتا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ (با جماعت) نماز پڑھ سکوں۔

سحری اور نماز فجر میں کتنا وقفہ ہو

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں نے پوچھا کہ اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ کہا کہ پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر۔

واجب ہوئے بغیر سحری کی برکت، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے وصال کے روزے رکھے اور وہاں

وَلَمْ يُذْكَرِ السُّحُوْرُ.

۱۷۹۴ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ قَالُوْا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّيْ أَظَلُّ أُطْعَمُ وَأُسْقٰى.

۱۷۹۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً.

بَابٌ إِذَا نَوٰى بِالنَّهَارِ صَوْمًا وَقَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَإِنْ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّيْ صَائِمٌ يَوْمِيْ هٰذَا وَفَعَلَهُ أَبُوْ طَلْحَةَ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةُ.

۱۷۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ.

بَابٌ الصَّائِمُ يُصْبِحُ جُنُبًا.

۱۷۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِيْ حِيْنَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَ مَرْوَانَ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ

سحری کا ذکر نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزے رکھے تو لوگوں نے بھی رکھے انہیں تکلیف ہوئی تو آپ نے انہیں منع فرمایا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو رکھتے ہیں۔ فرمایا میں تمہارے جیسی ہیئت پر نہیں ہوں، بلکہ مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

جب دن میں روزے کی نیت کی۔ حضرت ام درداء سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء کہتے: کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اگر ہم جواب دیتے کہ نہیں ہے تو فرماتے۔ آج کا روزہ ہے۔ یہ بھی حضرت ابوطلحہ، حضرت ابوہریرہ، ابن عباس اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم نے کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لوگوں میں منادی کرنے کے لیے عاشورہ کے روز بھیجا کہ جس نے کھا لیا وہ روزہ پورا کرے یا رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ نہ کھائے۔

روزہ دار کا صبح کو حالت جنابت میں اٹھنا

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد ماجد اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے ـــــ مروان سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی اور آپ اپنی کسی زوجہ مطہرہ سے ملنے کے باعث حالت جنابت میں ہوتے۔ پھر غسل کر کے روزہ رکھ لیتے۔ مروان نے عبدالرحمٰن بن حارث سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ حضرت ابوہریرہ کو یہ حدیث ضرور سنا دینا۔ مروان اس وقت مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن نے اسے ناپسند

وَيَصُومُ وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا أَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا وَلَوْلَا مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُنَّ أَعْلَمُ وَقَالَ هَمَّامٌ وَابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْفِطْرِ وَالْأَوَّلُ أَسْنَدُ۔

بَابُ ۱۲۰ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا۔

١٧٩٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَآرِبُ حَاجَةٌ قَالَ طَاوُسٌ أُولِي الْإِرْبَةِ الْأَحْمَقُ لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ۔

بَابُ ۱۲۱ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ إِنْ نَظَرَ فَأَمْنَى يُتِمُّ صَوْمَهُ۔

١٧٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ضَحِكَتْ۔

١٨٠٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا

کیا، پھر ہم اتفاق سے ذوالحلیفہ میں اکٹھے ہو گئے اور حضرت ابو ہریرہ کی وہاں زمین تھی، پھر حضرت عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات کا ذکر کرنے لگا ہوں، اور اگر مروان نے مجھے اس پر قسم نہ دی ہوتی تو میں آپ سے نہ کہتا، پھر حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ کا قول بیان کیا، انہوں نے کہا کہ اسی طرح حدیث بیان کی مجھ سے حضرت فضل بن عباس نے اور وہ بہت علم والے تھے۔ اور ہمام اور حضرت ابن عبداللہ بن عمر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ چھوڑنے کا حکم فرماتے، اور پہلی حدیث زیادہ قابل اعتماد ہے۔

روزہ دار کا مباشرت کرنا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اس پر عورت کی شرمگاہ حرام ہے۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ دیتے اور مباشرت بھی کر لیا کرتے تھے اور آپ تمہاری نسبت اپنی خواہش پر بہت زیادہ قابو رکھتے تھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مآرب سے حاجت مراد ہے۔ طاؤس کا قول ہے کہ اُولِي الْإِرْبَةِ سے وہ احمق مراد ہے جس کو عورتوں کی حاجت نہ ہو۔

روزہ دار کا بوسہ دینا۔ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ عورت کو دیکھا اور انزال ہو گیا تو اپنا روزہ پورا کرے۔

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ہشام، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی بعض ازواج مطہرات کو بوسہ دے لیا کرتے۔ پھر ہنس پڑیں۔

زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے فرمایا، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں تھی کہ مجھے حیض آگیا، میں چپکے سے نکلی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لئے۔ فرمایا، تمہیں

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخميلة إذ حضت فانسللت فأخذت ثياب حيضتي فقال ما لك أنفست قلت نعم فدخلت معه في الخميلة وكانت هي ورسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسلان من إناء واحد وكان يقبلها وهو صائم۔

کیا تجھ کو حیض آ گیا؟ عرض کی، ہاں! اور آپ کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئی۔ یہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں پانی لے کر غسل کیا کرتے اور آپ انہیں روزے کی حالت میں بوسہ دے دیا کرتے۔

باب اغتسال الصائم وبل ابن عمر ثوبا فألقاه عليه وهو صائم ودخل الشعبي الحمام وهو صائم وقال ابن عباس لا بأس أن يتطعم القدر أو الشيء وقال الحسن لا بأس بالمضمضة والتبرد للصائم وقال ابن مسعود إذا كان صوم أحدكم فليصبح دهينا مترجلا وقال أنس إن لي أبزن أتقحم فيه وأنا صائم ويذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه استاك وهو صائم وقال ابن عمر يستاك أول النهار وآخره ولا يبلع ريقه وقال عطاء إن ازدرد ريقه لا أقول يفطر وقال ابن سيرين لا بأس بالسواك الرطب قيل له طعم قال والماء له طعم وأنت تمضمض به ولم ير أنس والحسن وإبراهيم بالكحل للصائم بأسا۔

روزہ دار کا غسل کرنا۔ حضرت ابن عمر نے روزے کی حالت میں ایک کپڑا بھگو کر بدن پر ڈالا اور شعبی روزے کی حالت میں حمام کے اندر داخل ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہانڈی یا کسی اور چیز کا ذائقہ چکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حسن بصری نے فرمایا کہ روزہ دار کے کلی کرنے اور جسم کو ٹھنڈا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو صبح تیل لگا کر کنگھی کیے ہوئے کرے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میرا ایک حوض ہے جس کے اندر میں روزے کی حالت میں جایا کرتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق منقول ہے کہ آپ روزے کی حالت میں مسواک کر لیا کرتے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ دن کے شروع میں یا آخر میں مسواک کر سکتا ہے لیکن تھوک نہ نگلے۔ عطا کا قول ہے کہ اگر تھوک نگل گیا تو میں نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ تر مسواک کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کہا گیا کہ اس کا ذائقہ ہوتا ہے۔ فرمایا کہ پانی کا بھی ذائقہ ہوتا ہے حالانکہ اس سے کلی کرتے ہو۔ حضرت انس، حسن اور ابراہیم نخعی نے روزہ دار کے سرمہ لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھا۔

١٨٠١ - حدثنا أحمد بن صالح قال حدثنا ابن وهب قال حدثنا يونس عن ابن شهاب عن عروة وأبي بكر قالت عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم يدركه الفجر في رمضان من غير حلم فيغتسل ويصوم۔

عروہ اور ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فجر ہو جاتی احتلام سے نہیں بلکہ جماع سے جنابت کی حالت میں، تو غسل کرتے اور روزہ رکھ لیا کرتے۔

١٨٠٢ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن سمي مولى أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام بن المغيرة أنه سمع أبا بكر بن عبد الرحمن كنت أنا وأبي فذهبت معه حتى دخلنا على عائشة قالت أشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم إن كان ليصبح جنبا من جماع غير احتلام ثم يصومه ثم دخلنا

ابوبکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ گیا، یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احتلام سے نہیں بلکہ جماع سے جنابت کی حالت میں صبح ہو جاتی تو روزہ رکھ لیا کرتے۔ پھر ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

عن أم سلمة فقالت مثل ذلك.

باب ٢٦ الصائم إذا أكل أو شرب ناسيا

وقال عطاء إن استنثر فدخل الماء في حلقه لا بأس إن لم يملك. وقال الحسن إن دخل حلقه الذباب فلا شيء عليه. وقال الحسن ومجاهد إن جامع ناسيا فلا شيء عليه.

۸۰۳ ـ حدثنا عبدان أخبرنا يزيد بن زريع حدثنا هشام حدثنا ابن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا نسي فأكل وشرب فليتم صومه فإنما أطعمه الله وسقاه.

باب ٢٧ سواك الرطب واليابس للصائم

ويذكر عن عامر بن ربيعة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يستاك وهو صائم ما لا أحصي أو أعد. وقال أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل وضوء. ويروى نحوه عن جابر وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يخص الصائم من غيره. وقالت عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم السواك مطهرة للفم مرضاة للرب. وقال عطاء وقتادة يبتلع ريقه.

۸۰۴ ـ حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر قال حدثني الزهري عن عطاء بن يزيد عن حمران رأيت عثمان توضأ فأفرغ على يديه ثلاثا ثم تمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يده اليمنى إلى المرفق ثلاثا ثم غسل يده اليسرى إلى المرفق ثلاثا ثم مسح برأسه ثم غسل رجله اليمنى ثلاثا ثم اليسرى ثلاثا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ نحو وضوئي هذا ثم قال من توضأ وضوئي هذا ثم يصلي ركعتين لا يحدث نفسه فيهما بشيء إلا

روزہ دار جب بھول کر کھا پی لے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر ناک میں پانی چڑھایا اور حلق میں پانی چلا گیا تو کوئی حرج نہیں جب کہ اس پر اختیار نہ ہو۔ حسن بصری کا قول ہے کہ اگر روزہ دار کے حلق میں مکھی چلی گئی تو اس پر کچھ بھی نہیں۔ حسن اور مجاہد کا قول ہے کہ اگر بھول کر ہم بستری کر بیٹھا تو اس پر کچھ بھی نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

روزہ دار کا تر اور خشک مسواک کرنا۔ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں اتنی دفعہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا جس کو شمار نہیں کر سکتا۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کی دشواری کا احساس نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ اور اسی طرح حضرت جابر اور حضرت زید بن خالد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اس میں روزہ دار کی دوسروں سے تخصیص نہیں کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ منہ کو صاف کرنے والا اور رب تعالیٰ کو راضی کرنے والا ہے۔ عطاء اور قتادہ کا قول ہے کہ وہ اپنے تھوک کو نگل سکتا ہے۔

حمران سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ اپنے ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین دفعہ دھویا، پھر دایاں ہاتھ کہنی تک دھویا پھر بایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر داہنے پیر کو تین دفعہ دھویا پھر بائیں پیر کو تین دفعہ، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے فرمایا کہ جو میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے جن کے دوران دل میں کوئی خیال پیدا نہ آئے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

إذ جاءه رجل فقال يا رسول الله هلكت قال ما لك قال وقعت على امرأتي وأنا صائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تجد رقبة تعتقها قال لا قال فهل تستطيع أن تصوم شهرين متتابعين قال لا فقال فهل تجد إطعام ستين مسكينا قال لا قال فمكث النبي صلى الله عليه وسلم فبينا نحن على ذلك أتي النبي صلى الله عليه وسلم بعرق فيها تمر والعرق المكتل قال أين السائل فقال أنا قال خذها فتصدق به فقال الرجل أعلى أفقر مني يا رسول الله فوالله ما بين لابتيها يريد الحرتين أهل بيت أفقر من أهل بيتي فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت أنيابه ثم قال أطعمه أهلك.

کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں آزاد کرنے کے لیے ایک گردن میسر ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا تم لگاتار دو مہینوں کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا نہیں۔ فرمایا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے۔ ہم اسی حال میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں اور عرق ایک پیمانہ ہے۔ فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ انہیں لے کر خیرات کر دو۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ خدا کی قسم ان دونوں سنگستانوں کے درمیان کوئی گھرانے ایسے نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ غریب ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ پچھلے دانت نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شرعی احکام کے متعلق بہت اختیار دیا ہوا تھا۔ اگر کوئی مسلمان جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑتا ہے یعنی کھاتے پیتے یا جماع کرے تو اس پر کفارہ بھی لازم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزہ توڑنے والے صحابی کو کفارہ ادا کرنے کی بجائے کھجوریں کھلا دیں۔ اسی لیے خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) جیسے جلیل القدر محدث اور نویں صدی کے مجدد نے اپنی مایہ ناز اور بے حد ایمان افروز تصنیف خصائص کبریٰ میں ایک باب ان لفظوں میں باندھا ہے ——— "باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بانہ یخص من شاء بما شاء من الاحکام"
امام خطیب احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۲۳ھ) نے خصائص مصطفیٰ ثابت کرنے والی ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرمایا ہے۔ اذ ذلک لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یخص من شاء بما شاء۔ اور یہی بات سیرت کی مایہ ناز اور ایمان افروز خاصیت والی تصنیف مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں: ومن خصائصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یخص من شاء بما شاء من الاحکام۔ امام قسطلانی نے حدیثوں کی روشنی میں ایسے پانچ واقعے بیان کیے ہیں۔ امام سیوطی نے انہیں پانچ کا عدد بڑھا کر گنتی دس تک پہنچا دی۔ مکتب اسلامیہ کے مایہ ناز فقیہ و محدث امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ) نے اپنی ایمان افروز تصنیف الامن والعلی کے اندر یہ گنتی ستائیس تک پہنچائی اور سب کو صحیح احادیث سے بیان فرمایا ہے۔

بخاری شریف کی اس زیر بحث حدیث کے واقعے پر بحث کرتے ہوئے سرمایۂ ملت کے اس نگہبان نے اپنے قلم حق رقم کو میدانِ تحقیق میں یوں رواں فرمایا ہے ——— صحاح ستہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: کیا ہوا ہے؟ عرض کی: میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی ہے۔ فرمایا: غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کی: نہ۔ فرمایا: لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی: نہ

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

بَابُ ۱۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَاءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَيَكْتَحِلُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيرُهُ إِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ وَمَاذَا بَقِيَ فِي فِيهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ الْعِلْكِ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلَكِنْ يُنْهَى عَنْهُ فَإِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ لَا بَأْسَ لِأَنَّهُ لَمْ يَمْلِكْ۔

بَابُ ۱۲۲ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ۔

۸۰۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ قَالَ مَا لَكَ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ قَالَ أَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا۔

بَابُ ۱۲۳ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ۔

۸۰۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب وضو کرو تو ناک کے نتھنوں میں پانی ڈالو اور آپ نے اس میں روزہ دار اور دوسرے کا فرق نہیں کیا۔ حضرت حسن کا قول ہے کہ ناک میں دوا ڈالنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ حلق تک نہ پہنچے اور سرمہ لگا سکتا ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر کلی کرے اور جتنا پانی منہ میں ہے اُسے نکال دے تو کوئی مضائقہ نہیں جب کہ اپنا تھوک نہ نگلے اور جو منہ میں باقی رہ گیا ہے اور مصطگی نہ چبائے اور اگر مصطگی کا تھوک نگل گیا تو میں نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا لیکن اس سے روکا جائے۔ اگر ناک میں پانی لیا اور وہ حلق میں داخل ہو گیا تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اس پر اختیار نہیں ہے۔

جب رمضان میں جماع کر بیٹھے۔ حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس نے رمضان کا روزہ بغیر کسی عذر اور مرض کے چھوڑا تو زمانے بھر کے روزے بھی اس کا بدلہ نہیں ہو سکتے خواہ وہ ہمیشہ روزے رکھے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ سعید بن مسیب، شعبی، ابن جبیر، ابراہیم، قتادہ اور حماد کا قول ہے کہ اس کی جگہ ایک روزہ رکھے۔

۸۰۵۔ عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ وہ جل گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ عرض کی کہ میں رمضان میں روزہ کے وقت اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کی ایک زنبیل پیش کی گئی جس کو عرق کہا جاتا ہے۔ فرمایا کہ جل جانے والا کہاں ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں۔ فرمایا کہ اسے خیرات کر دو۔

جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو پس اسے صدقہ دیا گیا تو کفارہ ادا ہو گیا۔

۸۰۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ عرض

فرمایا۔ سارے مدینہ کے دونوں سنگستانوں کے درمیان کوئی گھر ہم سے زیادہ محتاج نہیں۔ حضور نے فرمایا۔ انہیں خیرات کردے۔ عرض کی۔ کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا۔ جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

مسلمانو! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے کبھی نہ سنا ہوگا۔ سائل حاضر ہوتے ہیں کہ آپ کا ارتکاب ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے۔ ان کی بارگاہ بےکس پناہ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۔ کی علامت کبریٰ ہے۔ ان کی ایک نگاہ کرم برائیوں کو نیکیاں کر دیتی ہے جب تو وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ (الآية)۔ گنہگار حاضر ہوکر معافی چاہیں اور تم شفاعت فرماؤ تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ یہ مضمون حدیث مسلم میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور مسند بزار و معجم اوسط طبرانی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ حدیث مذکور میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے یہ مضمون فرمایا۔

كُلْهُ أَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْكَ۔

تو اور تیرے اہل و عیال یہ خرمے کھالیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرما دیا۔

دارقطنی سے فرمایا۔

كُلْ أَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْكَ وَلَا تُجْزِئُ أَحَدًا بَعْدَكَ۔

تو اور تیرے بال بچے کھالیں۔ تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابی داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔

إِنَّمَا كَانَ هٰذِهِ رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيْرِ۔

یہ خاص اسی شخص کے لیے رخصت (اجازت) تھی۔ اور اگر آج کوئی شخص ایسا کرے تو اسے کفارے سے چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے یہی اسے خصائص میں ذکر کیا۔ وَفِي الْحَدِيْثِ وُجُوْهٌ أُخَرُ۔ (الامن والعلی مطبوعہ راجپوت پرنٹنگ پریس لاہور ص ۱۴۳، ۱۹۵۰ء)

بَابُ كَفَّارَةِ الصَّائِمِ فِي رَمَضَانَ هَلْ يُكَفِّرُهَا مِنَ الْكَفَّارَةِ إِذَا كَانَ مُسْتَطِيْعًا

رمضان میں جماع کرنے والا کیا کفارے میں سے اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے جبکہ وہ محتاج ہو۔

۱۸۰۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا کہ ماہ رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کیا

فقال إن الآخر وقع على امرأته في رمضان فقال أتجد ما تحرر رقبة قال لا قال فتستطيع أن تصوم شهرين متتابعين قال لا قال أفتجد ما تطعم به ستين مسكينا قال لا قال فأتي النبي صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر وهو الزبيل قال أطعم هذا عنك قال على أحوج منا ما بين لابتيها أهل بيت أحوج منا قال فأطعمه أهلك.

آزاد کرنے کے لیے تمہیں ایک گردن میسر ہے؟ عرض گزار ہوا: نہیں۔ فرمایا کیا تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا: نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ فرمایا کہ انہیں اپنی طرف سے کھلا دو۔ عرض کی کہ اپنے سے زیادہ ضرورت مند کو؟ ان دونوں سنگستانی زمینوں کے درمیان کوئی گھر والے ہم سے زیادہ ضرورت مند نہیں۔ فرمایا تو اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔

باب ۱۲۲ الحجامة والقيء للصائم

وقال لي يحيى بن صالح حدثنا معاوية بن سلام حدثنا يحيى عن عمر بن الحكم بن ثوبان سمع أبا هريرة إذا قاء فلا يفطر إنما يخرج ولا يولج ويذكر عن أبي هريرة أنه يفطر والأول أصح وقال ابن عباس وعكرمة الصوم مما دخل وليس مما خرج وكان ابن عمر يحتجم وهو صائم ثم تركه فكان يحتجم بالليل واحتجم أبو موسى ليلا ويذكر عن سعد وزيد بن أرقم وأم سلمة احتجموا صياما وقال بكير عن أم علقمة كنا نحتجم عند عائشة فلا تنهى ويروى عن الحسن عن غير واحد مرفوعا فقال أفطر الحاجم والمحجوم وقال لي عياش حدثنا عبد الأعلى حدثنا يونس عن الحسن مثله قيل له عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نعم ثم قال الله أعلم.

روزے دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنا۔ یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام، یحییٰ، عمر بن حکم بن ثوبان نے حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ جب قے آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ چیز نکلتی ہے داخل نہیں ہوتی اور حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس اور عکرمہ کا قول ہے کہ روزہ کسی چیز کے اندر جانے سے فاسد ہوتا ہے نکلنے سے نہیں۔ حضرت ابن عمر روزے کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے۔ پھر انہوں نے یہ چھوڑ دیا اور رات کو پچھنے لگوانے لگے۔ حضرت ابو موسیٰ نے رات کو پچھنے لگوائے۔ منقول ہے کہ حضرت سعد، حضرت زید بن ارقم اور حضرت ام سلمہ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ بکیر نے ام علقمہ سے روایت کی کہ ہم حضرت عائشہ کے پاس پچھنے لگوا لیتیں تو آپ انہیں منع نہ فرماتیں۔ حسن نے متعدد طرق سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ عیاش، عبدالاعلیٰ، یونس نے حسن سے اسی طرح روایت کی۔ ان سے کہا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے؟ کہا ہاں۔ پھر کہا کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۸۰۸ - حدثنا معلى بن أسد حدثنا وهيب عن أيوب عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم واحتجم وهو صائم.

معلی بن اسد، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے اور آپ نے روزے میں پچھنے لگوائے۔

۱۸۰۹ - حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس قال احتجم النبي صلى الله عليه وسلم وهو صائم.

ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

٨١٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ يَسْأَلُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ وَزَادَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ

٨١١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هَا هُنَا ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

٨١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ

بَابُ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

٨١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ روزہ دار کے پچھنے لگوانے کو ناپسند فرماتے تھے؟ فرمایا نہیں مگر کمزوری کی وجہ سے۔ شبابہ نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں۔

سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا

ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہے کہ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا۔ اتر کر میرے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! سورج۔ فرمایا اتر کر میرے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! سورج۔ فرمایا کہ اترو اور میرے لیے ستو گھولو۔ وہ اترا اور اس نے آپ کے لیے ستو گھولے۔ آپ نے نوش فرمائے پھر دست مبارک سے ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ جب دیکھو کہ رات ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔ متابعت کی اس کی جریر اور ابو بکر بن عیاش نے شیبانی سے حضرت ابن ابی اوفی نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں لگاتار روزے رکھتا ہوں ——

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عروہ کے والد ماجد، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی کہ کیا میں سفر میں روزے رکھتا رہوں، وہ روزے بہت رکھتے تھے۔ فرمایا اگر چاہو رکھو اور چاہو نہ رکھو۔

جب رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد سفر کرے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کی طرف نکلے اور روزہ رکھا جب کدید کے مقام پر پہنچے تو روزہ افطار

إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالْكَدِيدُ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ۔

کر لیا تو لوگوں نے بھی افطار کر لیا۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ کدید ایک چشمہ ہے عسفان اور قدید کے درمیان میں۔

۱۸۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ۔

عبداللہ بن یوسف، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، اسماعیل بن عبیداللہ، حضرت ام درداء سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم گرمی کے دنوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے، یہاں تک کہ گرمی کی شدت کے باعث آدمی اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا تھا اور ہم میں سے کوئی روزہ دار نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابن رواحہ کے۔

بَابُ ۱۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔

جس پر گرمی کی شدت کے باعث سایہ کیا گیا تھا اس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے میں بھلائی نہیں۔

۱۸۱۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔

آدم، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن انصاری، محمد بن عمرو بن حسن بن علی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو دیکھا کہ ایک ہجوم ہے اور ایک آدمی پر سایہ کیا گیا تھا۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ روزہ دار ہے۔ فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

بَابُ ۱۲۲ لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور روزہ نہ رکھنے پر ملامت نہیں کرتے تھے۔

۱۸۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

حمید طویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تو روزہ رکھنے والا نہ رکھنے والے کو اور نہ رکھنے والا رکھنے والے کو ملامت نہیں کرتا تھا۔

بَابُ ۱۲۳ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ۔

جو لوگوں کو دکھانے کے لیے سفر میں روزہ نہ رکھے۔

۱۸۱۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

[illegible]

۸۱۸ - حدثنا [illegible]

[illegible]

رَمَضَانُ آخَرُ يَصُومُهُمَا وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ يُطْعِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهُ الْإِطْعَامَ إِنَّمَا قَالَ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔

اور ان پر فدیہ ضروری نہیں سمجھا۔ حضرت ابوہریرہ سے مرسلاً اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ کھانا کھلائے جب کہ اللہ نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ فرمایا۔ پس گنتی پوری کرو دوسرے دنوں میں۔

١٨١٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے ذمہ رمضان کے کچھ روزے ہوتے تھے پس میں وہ روزے نہ رکھ سکتی مگر شعبان میں۔ یحییٰ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہنے کے باعث یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستگی کے سبب۔

بَابُ ١٢٢٢ الْحَائِضُ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلَاةَ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ إِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوهَ الْحَقِّ لَتَأْتِي كَثِيرًا عَلَى خِلَافِ الرَّأْيِ فَمَا يَجِدُ الْمُسْلِمُونَ بُدًّا مِنِ اتِّبَاعِهَا مِنْ ذَلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ۔

حائضہ روزے اور نماز کو چھوڑ دے۔ ابو الزناد نے فرمایا کہ سنتیں اور حق کے طریقے ایسے بہت ہیں جو عقل کے خلاف ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے چارہ نہیں مگر یہ کہ اسی طرح ان کی پیروی کریں۔ جیسے حائضہ روزے کی قضا رکھے اور نماز کی قضا نہ پڑھے۔

١٨٢٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذَلِكَ نُقْصَانُ دِينِهَا۔

ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید، عیاض، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا یہ بات نہیں کہ جب اسے حیض آتا ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزے رکھتی ہے۔ پس یہ اس کے دین کا نقصان ہے۔

بَابُ ١٢٢٣ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا جَازَ۔

جو فوت ہو جائے اور اس کے اوپر روزے ہوں۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اگر اس کی طرف سے تیس آدمی ایک ہی دن کا روزہ رکھ لیں تو جائز ہے۔

١٨٢١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ۔

محمد بن خالد، محمد بن موسیٰ بن اعین، ان کے والد ماجد، عمرو بن حارث، عبید اللہ بن ابی جعفر، محمد بن جعفر، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو فوت ہو جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔ متابعت کی اس کی ابن وہب نے عمرو سے اور روایت کیا اسے یحییٰ بن ایوب نے ابن ابی جعفر سے۔

۲۶۹۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ جَمِيعًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ بِهَذَا الْحَدِيثِ. حَدَّثَنَا ... عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ ... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میری والدہ فوت ہو گئی ہیں اور ان کے ذمہ ایک مہینے کے روزے ہیں تو کیا میں ان کی طرف سے قضا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اللہ کا قرض زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کو ادا کیا جائے — سلیمان کہتے ہیں کہ حکم اور سلمہ نے بیان کیا کہ ہم نے مجاہد سے سنا، وہ حضرت ابن عباس سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری بہن فوت ہو گئی ہے — باقی حدیث اسی طرح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں اور ان کے ذمہ ایک مہینے کے روزے ہیں — باقی حدیث اسی طرح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں اور ان کے ذمہ پندرہ دن کے روزے ہیں۔

ف: متقین حضرات اور ائمہ مجتہدین کا اس حدیث اور مضمون کی دوسری احادیث پر عمل نہیں ہے کیونکہ ان کے خلاف بعض دیگر صحیح احادیث موجود ہیں جن میں یہ حکم وارد ہوا ہے کہ میت پر جو نماز یا روزہ قضا ہو اس کو کوئی ادا کرنے کا پابند نہیں ہے البتہ فدیہ دے سکتا ہے۔ بعض کے نزدیک فدیہ بھی اس وقت ادا کیا جائے گا جبکہ اس نے وصیت کی ہو اور اس کے تہائی مال سے ادا کیا جائے گا اور بعض کے نزدیک وصیت کی شرط ضروری نہیں۔ اس حدیث پر خود صحابہ کرام کی اکثریت کا بھی عمل نہیں تھا۔

باب فضل الصيام في سبيل الله لمن يطيقه بلا ضرر ولا تفويت حق

جو ایک دن اللہ کی راہ میں روزہ رکھے تو اللہ اس کا منہ دوزخ سے ستر برس کی راہ دور کر دے گا۔

۱۸۲۳ - حدثنا مسدد حدثنا عبد الله بن داود حدثنا هشام بن عروة قال سمعت أبي يقول سمعت عاصم بن عمر بن الخطاب عن أبيه قال قال رسول الله ﷺ إذا أقبل الليل من هاهنا وأدبر النهار من هاهنا وغربت الشمس فقد أفطر الصائم۔

مسدد، عبداللہ بن داؤد، ہشام بن عروہ، ان کے والد، عاصم بن عمر بن خطاب ان کے والد محترم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات اس طرف سے آ رہی ہو اور دن اس طرف سے جا رہا ہو اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔

۱۸۲۴ - حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا سفيان عن الشيباني عن عبد الله بن أبي أوفى قال كنا مع رسول الله ﷺ في سفر وهو صائم فلما غربت الشمس قال لبعض القوم يا فلان قم فاجدح لنا فقال يا رسول الله لو أمسيت قال انزل فاجدح لنا قال يا رسول الله فلو أمسيت قال انزل فاجدح لنا قال إن عليك نهارا قال انزل فاجدح لنا فنزل فجدح فشرب النبي ﷺ ثم قال إذا رأيتم الليل قد أقبل من هاهنا فقد أفطر الصائم۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا۔ اے فلاں! اٹھو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! شام تو ہو جائے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا کہ ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ پس وہ اترا اور ان کے لیے ستو بنائے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوش فرمائے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار افطار کرے۔

باب ۲۲۲ يفطر بما تيسر عليه بالماء وغيره۔

پانی وغیرہ جو میسر آئے اسی سے افطار کر لے۔

۱۸۲۵ - حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد حدثنا الشيباني قال سمعت عبد الله بن أبي أوفى قال سرنا مع رسول الله ﷺ وهو صائم فلما غربت الشمس قال انزل فاجدح لنا قال يا رسول الله لو أمسيت قال انزل فاجدح لنا قال يا رسول الله إن عليك نهارا قال انزل فاجدح لنا فنزل فجدح ثم قال إذا رأيتم الليل قد أقبل من هاهنا فقد أفطر الصائم وأشار بإصبعه قبل المشرق۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے اور آپ روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہوا تو فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ پس وہ اترا اور ستو گھولے۔ پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے اور اپنی انگشت مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

پارہ ــــــ ۸

باب ۱۲۲۳ تعجیل الافطار۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَصَامَ حَتّٰى اَمْسٰى قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ قَالَ لَوِ انْتَظَرْتَ حَتّٰى تُمْسِيَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ اِذَا رَاَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

باب ۱۲۲۴ اِذَا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ اَفْطَرْنَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيْلَ لِهِشَامٍ فَاُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ قَالَ بُدٌّ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ سَمِعْتُ هِشَامًا لَا اَدْرِيْ اَقَضَوْا اَمْ لَا۔

باب ۱۲۲۵ صَوْمِ الصِّبْيَانِ وَقَالَ عُمَرُ لِنَشْوَانٍ فِيْ رَمَضَانَ وَيْلَكَ وَصِبْيَانُنَا

افطار میں جلدی کرنا

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر و خوبی سے رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

احمد بن یونس، ابو بکر، سلیمان سے روایت ہے۔ حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، شام ہونے کو آئی تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اتر کر میرے لیے ستو گھول دو۔ عرض گزار ہوا: کاش آپ شام ہو جانے کا انتظار کرتے۔ فرمایا: اتر کر میرے لیے ستو گھول دو، جب دیکھو کہ رات ادھر سے آ گئی تو روزہ دار افطار کرے۔

جب کوئی روزہ افطار کرے اور اس کے بعد سورج نظر آ جائے۔

عبد اللہ بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام، فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم نے ایک ابر آلود دن کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں روزہ افطار کر لیا، اس کے بعد سورج نکل آیا۔ ہشام سے کہا گیا: کیا انہیں قضا کا حکم دیا گیا تھا؟ فرمایا: قضا کے سوا چارہ ہی کیا ہے۔ معمر کا بیان ہے کہ میں نے ہشام سے سنا: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے قضا روزہ رکھا یا نہیں۔

بچوں کا روزہ رکھنا۔ حضرت عمر نے ایک نشے والے سے رمضان میں فرمایا: تجھ پر افسوس ہے ہمارے بچے تو روزے سے ہیں

صِيَامٌ فَضَرَبَهُ۔

١٨٢١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ۔

بَابُ الْوِصَالِ وَمَنْ قَالَ لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ

وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِمْ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ۔

١٨٢٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى أَوْ إِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

١٨٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

١٨٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِ۔

١٨٢٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ

روزہ رکھتے ہیں۔ پس آپ نے اسے پیٹا۔

مسدد، بشر بن مفضل، خالد بن ذکوان سے روایت ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ والی صبح کو انصار کے گاؤں میں پیغام بھیجا کہ جس نے روزہ نہیں رکھا وہ باقی دن اسی طرح پورا کرے اور جس نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ روزہ سے رہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم روزہ رکھتیں اور اپنے بچوں کو بھی رکھواتے۔ ہم ان کے لیے روئی کی ایک گڑیا بنا دیتی تھیں جب ان میں سے کوئی کھانے کے لیے روتا تو ہم اسے وہی دے دیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

وصال کے روزے۔ اور جس نے کہا کہ رات میں روزہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پھر رات تک روزہ پورا کرو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر شفقت فرماتے ہوئے اس سے منع فرمایا تاکہ ان کی طاقت باقی رہے اور اس کا بیان کہ سختی میں جو کراہت ہے۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے یا فرمایا کہ میں رات گزارتا ہوں تو مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو ایسے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ جو کوئی وصال کرنا چاہے تو سحری تک کرے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہاری ہیئت پر نہیں ہوں۔ میں تو رات گزارتا ہوں تو کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور پلانے والا مجھے پلاتا ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے لوگوں پر شفقت کے باعث۔ لوگ عرض گزار ہوئے

[illegible]

باب التنكيل لمن أكثر الوصال

[illegible]

باب الوصال إلى السحر

[illegible]

باب من أقسم على أخيه ليفطر في التطوع

[illegible]

عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ۔

بَابُ ۲۳۲ صَوْمِ شَعْبَانَ۔

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ۔

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا۔

بَابُ ۲۳۳ مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِفْطَارِهِ۔

نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ حضرت سلمان جب حضرت ابو درداء سے ملنے گئے تو حضرت ام درداء کو معمولی کپڑوں میں دیکھا، فرمایا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ کہا کہ آپ کا بھائی ابو درداء دنیا سے لاتعلق ہو گیا ہے۔ پس حضرت ابو درداء آئے اور کھانا تیار کروایا گیا اور کہا کہ آپ کھائیں کیونکہ میں روزے سے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے کھایا۔ جب رات ہوئی تو ابو درداء قیام کرنے لگے، انہوں نے کہا سو جائیے۔ وہ سو گئے پھر قیام کرنے لگے تو کہا سو جائیے۔ جب رات کا پچھلا حصہ آیا تو حضرت سلمان نے کہا اب کھڑے ہو جائیے اور دونوں نے نماز پڑھی۔ حضرت سلمان نے ان سے کہا کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے، آپ کی جان کا آپ پر حق ہے، آپ کے گھر والوں کا آپ پر حق ہے۔ پس ہر حق دار کا حق ادا کیجئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہی بات آپ سے عرض کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا ہے۔

شعبان کے روزے

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھتے تو ہم کہتے کہ اب کبھی نہیں چھوڑیں گے اور چھوڑتے تو ہم کہتے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے رمضان کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے۔ آپ پورے شعبان کے روزے رکھتے اور فرمایا کرتے: اتنا عمل کرو جس کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اکتاتا نہیں جب تک تم نہ اکتا جاؤ۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ نماز زیادہ پسند تھی جس پر ہمیشگی کی جائے خواہ وہ تھوڑی ہو اور آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی کرتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے رکھنے اور افطار کرنے کا بیان۔

[illegible]

أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عبد اللہ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم دن کو روزے رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہو۔ میں نے عرض کی: ہاں یا رسول اللہ! ایسا ہی ہے۔ فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو، قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے۔ تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ چونکہ ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی طرح ہو جائے گا۔ میں نے سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اپنے میں زیادہ طاقت پاتا ہوں۔ فرمایا تو اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام والے روزے رکھو اور ان سے زیادہ نہ رکھنا۔ میں نے عرض کی کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ فرمایا کہ ایک دن رکھنا اور ایک دن چھوڑ دینا۔ بڑھاپے کے دنوں میں حضرت عبد اللہ فرمایا کرتے کاش میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت دینے کو قبول کر لیتا۔

باب ۱۲۳۸ صَوْمِ الدَّهْرِ

ہمیشہ روزے رکھنا

۱۸۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللّٰهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی کہ میں کہتا ہوں کہ خدا کی قسم جب تک زندگی ہے دن کو روزے رکھوں گا اور رات کو قیام کیا کروں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! واقعی میں نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا کہ تم ایسا نہیں کر سکو گے۔ لہٰذا روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو، قیام کرو اور سویا بھی کرو اور مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو تو ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزوں کی طرح ہو جائے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دیا کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ طاقت محسوس کرتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دیا کرو یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب سے افضل روزے ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے زیادہ کی فضیلت نہیں ہے۔

باب ۱۲۳۹ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ رَوَاهُ

روزے سے متعلق بیوی کا حق۔ اس سلسلے میں حضرت ابو جحیفہ نے

[illegible] عن النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

۱۸۲۵ - حدثنا [illegible]

[illegible]

باب [illegible]

۱۸۲۶ - حدثنا [illegible]

[illegible] النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

باب [illegible]

۱۸۲۷ - حدثنا آدم [illegible]

[illegible]

[illegible]

ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى۔

طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا داؤد علیہ السلام والے روزے رکھا کرو وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہیں دکھاتے تھے۔

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرَ الدَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی نے میرے روزوں کا ذکر کیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے چمڑے کا تکیہ پیش کیا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان ہو گیا۔ فرمایا: کیا تمہارے لیے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کافی نہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا پانچ۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا سات۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا نو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا گیارہ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزوں سے بڑھ کر روزے نہیں ہیں یعنی آدھے زمانے کے روزے کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔

بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

ایامِ بیض کے روزے یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ۔

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، چاشت کی دو رکعتیں اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔

بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ۔

جو کسی کے پاس جائے اور نفل روزہ نہ توڑے

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ قَالَ أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي خُوَيْصَّةً قَالَ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ أَنَسٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام سلیم کے پاس تشریف لے گئے تو وہ کھجوریں اور گھی لے کر حاضر ہوئیں۔ فرمایا کہ گھی کو اس کے مشکیزے میں اور کھجوروں کو ان کے برتن میں ڈال دو کیونکہ میں روزہ دار ہوں۔ پھر آپ گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہو گئے اور نفل نماز پڑھی نیز حضرت ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا کی۔ حضرت ام سلیم عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ایک خاص میرے لیے ہے۔ فرمایا وہ کون؟ عرض کی کہ آپ کا خادم انس۔ تو آپ نے دنیا اور آخرت

[illegible] ... ما رأيت ... [illegible] ... يصلي ... [illegible] ...

١٨٥١- حدثنا ... [illegible] ...

باب ما جاء في صيام آخر الشهر

١٨٥٢- حدثنا العباس بن ... [illegible] ... عن النبي صلى الله عليه وسلم ... [illegible] ... قال ... [illegible] ... رسول الله صلى الله عليه وسلم ... [illegible] ... عن النبي صلى الله عليه وسلم ... [illegible] ...

باب ما جاء في صيام يوم الجمعة

١٨٥٣- حدثنا ... [illegible] ... قال نعم ... [illegible] ...

١٨٥٤- حدثنا ... [illegible] ... الأعمش ... [illegible] ... قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ... [illegible] ... قبله أو بعده.

١٨٥٥- حدثنا ... [illegible] ... شعبة ... [illegible] ...

[illegible] ... روزہ ... [illegible] ...

مہینے کے آخری دنوں میں روزہ رکھنا

[illegible] ... حضرت ... [illegible] ... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... [illegible] ...

جمعہ کے دن روزہ رکھنا جب کہ ... [illegible] ...

[illegible] ... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ... [illegible] ...

[illegible] ... حضرت ... [illegible] ... رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

عن أبي أيوب عن جويرية بنت الحارث أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها يوم الجمعة وهي صائمة فقال أصمت أمس قالت لا قال تريدين أن تصومي غدا قالت لا قال فأفطري وقال حماد بن الجعد سمع قتادة حدثني أبو أيوب أن جويرية حدثته فأمرها فأفطرت۔

باب ۱۲۳۶ هل يخص شيئا من الأيام۔

۱۸۵۶۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن سفيان عن منصور عن إبراهيم عن علقمة قلت لعائشة هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يختص من الأيام شيئا قالت لا كان عمله ديمة وأيكم يطيق ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيق۔

باب ۱۲۳۷ صوم يوم عرفة۔

۱۸۵۷۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن مالك قال حدثني سالم قال حدثني عمير مولى أم الفضل أن أم الفضل حدثته ح وحدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن أبي النضر مولى عمر بن عبيد الله عن عمير مولى عبد الله بن العباس عن أم الفضل بنت الحارث أن ناسا تماروا عندها يوم عرفة في صوم النبي صلى الله عليه وسلم فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فأرسلت إليه بقدح لبن وهو واقف على بعيره فشربه۔

۱۸۵۸۔ حدثنا يحيى بن سليمان حدثنا ابن وهب أو قرئ عليه قال أخبرني عمرو عن بكير عن كريب عن ميمونة أن الناس شكوا في صيام النبي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة فأرسلت إليه بحلاب وهو واقف في الموقف فشرب منه والناس ينظرون۔

باب ۱۲۳۸ صوم يوم الفطر۔

۱۸۵۹۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز اُن کے پاس تشریف لائے اور وہ روزے سے تھیں۔ فرمایا کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا کل روزہ رکھو گی؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں۔ فرمایا تو روزہ افطار کر لو ــــــ حماد بن الجعد، قتادہ، ابو ایوب حضرت جویریہ سے روایت ہے کہ آپ کے حکم سے انہوں نے روزہ افطار کر دیا۔

کیا روزے کے لیے دن مقرر ہیں؟

علقمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزے کے لیے دن مقرر کر رکھے تھے؟ فرمایا: نہیں بلکہ آپ کے عمل میں ہمیشگی ہوتی تھی۔ تم میں سے وہ طاقت کون رکھتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکھتے تھے۔

عرفہ کے روزے کا بیان

مسدد، یحییٰ، امام مالک، سالم، عمیر مولیٰ ام فضل، حضرت ام الفضل، عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو النضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ، عمیر مولیٰ عبداللہ بن عباس، حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بعض لوگوں کو ان کے پاس عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شک ہوا تو بعض نے کہا کہ آپ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا کہ روزے سے نہیں ہیں تو میں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا جبکہ آپ اونٹ پر کھڑے تھے۔ پس آپ نے نوش فرمایا۔

کریب نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں شک کیا تو انہوں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپ عرفات میں کھڑے تھے۔ آپ نے اسی میں سے نوش فرمایا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

عید الفطر کے دن کا بیان

ابو عبید مولیٰ ابن ازہر سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ

مالك عن ابن شهاب عن ابي عبيد مولى ابن ازهر قال شهدت العيد مع عمر بن الخطاب فقال هذان يومان نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيامهما يوم فطركم من صيامكم واليوم الآخر تأكلون فيه من نسككم.

کے ساتھ عید کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ایک عید الفطر کے روزہ سے اور دوسرے جس دن تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

۱۸۶۰ - حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا وهيب حدثنا عمرو بن يحيى عن ابيه عن ابي سعيد الخدري قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن صوم يوم الفطر والنحر وعن الصماء وان يحتبي الرجل في ثوب واحد وعن صلوة بعد الصبح والعصر.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید قربان کے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے نیز گوٹ مارنے سے اور کسی ایک ہی کپڑے میں لپٹا رہنے سے نیز نماز فجر اور نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے سے۔

باب الصوم يوم النحر

عید اضحیٰ کے دن کا روزہ

۱۸۶۱ - حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام عن ابن جريج قال اخبرني عمرو بن دينار عن عطاء بن ميناء قال سمعته يحدث عن ابي هريرة قال ينهى عن صيامين وبيعتين الفطر والنحر والملامسة والمنابذة.

عطاء بن میناء سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دو قسم کے روزوں اور دو قسم کی تجارتوں سے منع فرمایا گیا ہے یعنی عید الفطر اور عید قربان کے روزوں سے نیز ملامسہ اور منابذہ تجارت سے۔

۱۸۶۲ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا معاذ اخبرنا ابن عون عن زياد بن جبير قال جاء رجل الى ابن عمر فقال رجل نذر ان يصوم يوما قال اظنه قال الاثنين فوافق يوم عيد فقال ابن عمر امر الله بوفاء النذر ونهى النبي صلى الله عليه وسلم عن صوم هذا اليوم.

زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ کسی نے ایک دن روزہ رکھنے کی منت مانی ہے میرا خیال ہے پیر کے روزہ کا ہی کہا لیکن وہ عید کا دن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر کو پورا کرنے کا حکم فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۸۶۳ - حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة حدثنا عبد الملك بن عمير قال سمعت قزعة قال سمعت ابا سعيد الخدري وكان غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثنتي عشرة غزوة قال سمعت اربعا من النبي صلى الله عليه وسلم فاعجبنني قال لا تسافر المرأة مسيرة يومين الا ومعها زوجها او ذو محرم ولا صوم في يومين الفطر والاضحى ولا صلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس ولا بعد العصر حتى تغرب ولا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد مسجد

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جنہوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا تھا کہ میں نے چار باتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہیں جو مجھے اچھی لگیں کوئی عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا محرم کے ساتھ اور دو دنوں کا روزہ نہیں ہے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا اور نماز نہیں ہے صبح کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور عصر کے بعد نماز نہیں ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری اس مسجد کی طرف۔

الحرام ومسجد الاقصیٰ ومسجدی هذا۔

ف: اس حدیث کے آخری جملے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ۔ بارے حکم میں بعض لوگوں نے بڑی دھاندلی کی اور بعد بیا دلیری دکھائی ہے کہ روضہ رسول کی طرف سفر کرنے کو بھی ناجائز قرار دے رکھا ہے۔ حالانکہ بات صرف یہ ہے کہ زیادہ ثواب ملنے کا عقیدہ رکھ کر ان تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کے لیے دور سے سفر نہ کیا جائے اگر ان لوگوں کے سمجھنے کے مطابق ان تین مساجد کے سوا اور کسی بھی چیز کی طرف دور سے سفر کرنا ناجائز ہے تو وہ حضرات خود بھی تو ان تینوں مساجد کے سوا فکر و دانش کے تبلیغی و تجارتی اور کاروباری سفر کرتے ہیں بلکہ غیر ممالک کے دورے کرتے ہیں وہ بھی ناجائز قرار پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانان اسلام کو حق ہدایت نصیب فرمائے اور سب کو رسول دشمنی کی بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

باب ۱۲۵ صِیَامِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ

وَقَالَ لِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ کَانَتْ عَائِشَةُ تَصُوْمُ اَیَّامَ مِنًی وَکَانَ اَبُوْهُ یَصُوْمُهَا۔

ایام تشریق کے روزے۔ کہا مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے، یحییٰ نے ہشام سے کہ ان کے والد نے بتایا کہ حضرت عائشہ ایام منیٰ میں روزے رکھتی تھیں اور ان کے والد محترم بھی ان کے روزے رکھتے تھے۔

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِیْسٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا لَمْ یُرَخَّصْ فِیْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ اَنْ یُّصَمْنَ اِلَّا لِمَنْ لَّمْ یَجِدِ الْهَدْیَ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایام تشریق کے روزوں کی اسے اجازت دی گئی ہے جس کو قربانی کا جانور میسر نہ ہو۔

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصِّیَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ اِلٰی یَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ هَدْیًا وَّلَمْ یَصُمْ صَامَ اَیَّامَ مِنًی وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ تَابَعَهٗ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

سالم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عرفہ کے روز کا روزہ اس کے لیے ہے جو عمرہ کے ساتھ حج کا تمتع کرے اور اسے قربانی کا جانور میسر نہ آئے تو ایام منیٰ میں روزے رکھے ـــــ ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور متابعت کی ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے۔

باب ۱۲۶ صِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

یوم عاشورہ کا روزہ

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اِنْ شَاءَ صَامَ۔

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی چاہے تو یوم عاشورہ کا روزہ رکھے۔

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ کَانَ مَنْ شَاءَ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم عاشورہ کے روزے کا حکم فرمایا تھا لیکن جب رمضان کے روزے فرض کر دیے گئے تو جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

١٨٦٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تب بھی یہ روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم فرمایا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو عاشورے کا روزہ ترک کر دیا گیا۔ جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

١٨٦٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ۔

حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عاشورے کے روز منبر پر فرماتے ہوئے سنا: اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ عاشورے کا دن ہے اور تم پر اس کا روزہ فرض نہیں کیا گیا جبکہ میں روزے سے ہوں لہٰذا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

١٨٧٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسٰى قَالَ فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تو آپ نے یہود کو دیکھا کہ عاشورے کا روزہ رکھتے ہیں۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ یہ اچھا دن ہے۔ اسی روز اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ نے اس کا روزہ رکھا۔ فرمایا کہ تمہاری نسبت موسیٰ سے میرا تعلق زیادہ ہے۔ پس آپ نے اس کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔

١٨٧١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُودُ عِيدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُومُوهُ أَنْتُمْ۔

طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عاشورے کو یہودی عید کا دن شمار کیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا۔ تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

١٨٧٢۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ

عبید اللہ بن ابو یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی دن کو دوسرے پر فضیلت دے کر روزہ رکھتے

يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَ هَذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ۔

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَنْ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ۔

بَابٌ ۲۵ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ۔

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ۔

بجز اس روزہ یعنی روزہ عاشورہ کے اور اس مہینہ یعنی ماہ رمضان کے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جس نے جو کچھ کھا لیا ہے تو وہ باقی دن کا روزہ رکھے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھے کیونکہ آج عاشورہ کا دن ہے۔

رمضان میں قیام کرنے کی فضیلت

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے رمضان میں ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی غرض سے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اور یہ بات اسی طرح رہی پھر حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں بھی یہ بات اسی طرح رہی اور حضرت عمر کے نصف دور خلافت تک ——— ابن شہاب عروہ بن زبیر عبدالرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر کے ساتھ رمضان کی ایک رات میں مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے ایک آدمی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی گروہ کے ساتھ۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے خیال میں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا جائے تو اچھا ہو پس حضرت ابی بن کعب کے پیچھے سب کو جمع کر دیا گیا۔ پھر میں ایک دوسری رات کو ان کے ساتھ نکلا اور لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ اچھی بدعت ہے کیونکہ رات کا وہ حصہ جس میں وہ سو جاتے ہیں اس سے بہتر ہے جس میں یہ وہ قیام کرتے ہیں مراد رات کا آخری حصہ تھا جب کہ لوگ پہلے حصے میں قیام کرتے تھے۔

٧٥ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى وذلك في رمضان ح حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب أخبرني عروة أن عائشة رضي الله عنها أخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ليلة من جوف الليل فصلى في المسجد وصلى رجال بصلاته فأصبح الناس فتحدثوا فاجتمع أكثر منهم فصلوا معه فأصبح الناس فتحدثوا فكثر أهل المسجد من الليلة الثالثة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فصلوا بصلاته فلما كانت الليلة الرابعة عجز المسجد عن أهله حتى خرج لصلاة الصبح فلما قضى الفجر أقبل على الناس فتشهد ثم قال أما بعد فإنه لم يخف علي مكانكم ولكني خشيت أن تفترض عليكم فتعجزوا عنها فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم والأمر على ذلك۔

اسماعیل، امام مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، ام المومنین حضرت عائشہ زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان میں نماز پڑھی ـــ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے تو کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا چرچا کیا تو دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ صبح کو لوگوں نے چرچا کیا تیسری رات میں حاضرین کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات آئی تو مسجد میں نمازیوں کی جگہ نہ تھی یہاں تک کہ آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے۔ جب نماز فجر پڑھ چکے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ خطبہ پڑھا پھر فرمایا کہ بعد حمد و صلوٰۃ کے تمہاری موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہیں تھی لیکن مجھے خوف ہوا کہ تم پر فرض ہو جائے اور پھر تم اس کے ادا کرنے سے عاجز آ جاؤ گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال تک معاملہ اسی طرح رہا۔

ف: رمضان شریف میں بعض صحابۂ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جو یہ تین راتوں تک نماز پڑھی یہ نماز تہجد تھی۔ نماز تراویح کا اس وقت کوئی وجود نہیں تھا۔ اس کے بعد آپ کے ظاہری حیات میں یہ نماز باجماعت نہیں پڑھی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پورے دورِ خلافت میں نماز تراویح ایک دن بھی نہیں پڑھی گئی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نصف دورِ خلافت گزر گیا تو آپ نے صحابۂ کرام کے مشورے سے نماز شروع کرائی۔ اس نماز کا نام نماز تراویح رکھا۔ اسے مسجد میں پڑھا۔ خاص باجماعت ہو کر اس کی بیس رکعتیں پڑھا۔ یہ تمام باتیں صحابۂ کرام کے اجماع سے قرار پائی تھیں۔ اب ان میں سے کسی بات کو ترک کرنا اور آٹھ رکعت تراویح کے ثبوت پر زور لگا کر اجماع صحابۂ کرام کا انکار اور اہلسنت میں تفرقہ پیدا کرنا ہے اور ایسا کرنا کسی بھی غیر مقلد کو زیب نہیں دیتا۔

٧٧ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن سعيد المقبري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أنه سأل عائشة رضي الله عنها كيف كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فقالت ما كان يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة يصلي أربعا

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کس طرح ہوتی تھی؟ فرمایا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کی خوبی اور درازی کے متعلق نہ پوچھ، پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی

فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھ۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

باب ۱۲۵۳ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ مَا أَدْرَاكَ فَقَدْ أَعْلَمَهُ وَمَا قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ فَإِنَّهُ لَمْ يُعْلِمْهُ۔

شب قدر کی فضیلت: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بے شک ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اترتے ہیں اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر کام کی طرف سے۔ سلامتی ہے یہ رات طلوع فجر تک۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ قرآن مجید میں جن کے متعلق ما ادراک ہے تو وہ چیز آپ کو بتا دی گئی اور جس کے متعلق وما یدریک فرمایا ہے تو اس کو آپ جانتے نہ تھے۔

۱۸۷۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ وَإِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں اور جو شب قدر میں ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے قیام کرے تو اس کے بھی سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر نے ابن شہاب زہری سے۔

باب ۱۲۵۴ اِلْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنا۔

۱۸۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کو شب قدر خواب میں آخری سات راتوں کے اندر دکھائی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہو گئے ہیں لہٰذا تم میں سے جسے تلاش کرنا ہو تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

۱۸۸۰ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ بیسویں تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی دی گئی پھر مجھ سے بھلا دی گئی۔

صبيحة عشرين فقال إني أريت ليلة القدر ثم أنسيتها أو نسيتها فالتمسوها في العشر الأواخر في الوتر وإني رأيت أني أسجد في ماء وطين فمن كان اعتكف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فليرجع فرجعنا وما نرى في السماء قزعة فجاءت سحابة فمطرت حتى سال سقف المسجد وكان من جريد النخل وأقيمت الصلاة فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد في الماء والطين حتى رأيت أثر الطين في جبهته۔

یاد سے بھلا دی گئی۔ پس اسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ واپس آجائے۔ ہم لوٹ گئے اور ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہ آتا تھا کہ ایک بادل آیا اور ایسا برسا کہ مسجد کی چھت بہنے لگی جو کھجور کی شاخوں کی تھی۔ نماز کھڑی ہوئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے دیکھا یہاں تک کہ میں نے مٹی کا نشان آپ کی مبارک پیشانی میں دیکھا۔

باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر فيه عبادة۔

شب قدر کا آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا

حضرت عبادہ نے اس کی روایت کی ہے۔

۱۸۸۱ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا إسماعيل بن جعفر حدثنا أبو سهيل عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تحروا ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر من رمضان۔

محمد بن ... سے روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

۱۸۸۲ - حدثنا إبراهيم بن حمزة قال حدثني ابن أبي حازم والدراوردي عن يزيد عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبي سعيد الخدري كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاور في رمضان العشر التي في وسط الشهر فإذا كان حين يمسي من عشرين ليلة تمضي ويستقبل إحدى وعشرين رجع إلى مسكنه ورجع من كان يجاور معه وأنه أقام في شهر جاور فيه الليلة التي كان يرجع فيها فخطب الناس فأمرهم ما شاء الله ثم قال كنت أجاور هذه العشر ثم قد بدا لي أن أجاور هذه العشر الأواخر فمن كان اعتكف معي فليثبت في معتكفه وقد أريت هذه الليلة ثم أنسيتها فابتغوها في العشر الأواخر وابتغوها في كل وتر وقد رأيتني أسجد في ماء وطين فاستهلت السماء في تلك الليلة فأمطرت فوكف المسجد في مصلى النبي صلى الله عليه وسلم ليلة إحدى وعشرين

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں کی آمد ہوتی تو اپنے کاشانۂ اقدس کو لوٹ جاتے اور جو آپ کے ساتھ اعتکاف کرنے والے ہوتے وہ بھی۔ ایک سال رمضان میں آپ اس رات جس میں آپ لوٹ جاتے تھے ٹھہرے رہے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور جو اللہ نے چاہا حکم دیا۔ پھر فرمایا میں اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا لیکن اب مجھ پر ظاہر ہوا ہے کہ آخری عشرے میں اعتکاف کروں۔ پس جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہے۔ مجھے یہ رات دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی۔ پس اسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اس رات آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ مسجد ٹپکنے لگی۔ یہ اکیسویں رات تھی۔ میری آنکھوں نے دیکھا کہ آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کا چہرۂ اقدس کیچڑ اور پانی سے بھرا ہوا تھا۔

فصرمت علی فنظرت الیہ انصرف من الصبح ووجھہ ممتلئ طینا وماء۔

۱۸۸۳- حدثنا محمد بن المثنی حدثنا یحیی عن ہشام قال اخبرنی ابی عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوا۔

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تلاش کرو۔

۱۸۸۴- حدثنی محمد اخبرنا عبدۃ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی العشر الاواخر من رمضان ویقول تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔

۱۸۸۵- حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا وہیب حدثنا ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوھا فی العشر الاواخر من رمضان لیلۃ القدر فی تاسعۃ تبقی فی سابعۃ تبقی فی خامسۃ تبقی۔

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ شب قدر نو راتیں باقی رہنے پر یا سات باقی رہنے پر یا پانچ باقی رہنے پر۔

۱۸۸۶- حدثنا عبد اللہ بن ابی الاسود حدثنا عبد الواحد حدثنا عاصم عن ابی مجلز وعکرمۃ قال ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی فی العشر ہی فی تسع یمضین او فی سبع یبقین یعنی لیلۃ القدر قال عبد الوہاب عن ایوب وعن خالد عن عکرمۃ عن ابن عباس التمسوا فی اربع وعشرین۔

عبداللہ بن ابی الاسود، عبدالواحد، عاصم، ابومجلز اور عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آخری عشرے میں ہے، نو راتیں گزرنے پر یا سات باقی رہنے پر یعنی شب قدر — عبدالوہاب، ایوب، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ چوبیسویں رات میں تلاش کرو۔

۱۸۸۷- حدثنا محمد بن المثنی حدثنا خالد بن الحارث حدثنا حمید حدثنا انس عن عبادۃ بن الصامت قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیخبرنا بلیلۃ القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال خرجت لاخبرکم بلیلۃ القدر فتلاحی فلان وفلان فرفعت وعسی ان یکون خیرا لکم فالتمسوھا فی التاسعۃ والسابعۃ والخامسۃ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لیے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں میں سے دو شخص جھگڑ رہے تھے۔ فرمایا کہ میں شب قدر بتانے کے لیے نکلا تھا لیکن فلاں اور فلاں جھگڑ رہے تھے تو وہ اٹھا لی گئی اور ممکن ہے کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہو لہٰذا اسے نویں، ساتویں اور پانچویں میں تلاش کرو۔

باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان۔

رمضان کے آخری عشرے میں عمل کرنا

۱۸۸۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب عشرہ (آخری) شروع ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کمر کس لیتے، رات کو بیدار رہتے اور گھر والوں کو جگایا کرتے۔

كِتَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْاِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ۔

آخری عشرے کا اعتکاف کرنا اور اعتکاف تمام مساجد میں ہو سکتا ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے قریب نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیز گاری ملے (۲: ۱۸۷)

۱۸۸۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ۔

اسماعیل بن عبد اللہ، ابن وہب، یونس، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔

۱۸۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ وصال ہو گیا اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کیا کرتیں۔

۱۸۹۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ وَقَدْ أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال جب آپ نے اعتکاف کیا اور اکیسویں رات آئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر تشریف لایا کرتے تھے فرمایا۔ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے چاہیے کہ آخری عشرے کا اعتکاف بھی کرے میں نے اس شب قدر کو دیکھا اور پھر بھلا دی گئی۔ لہٰذا اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ اس کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس اس رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی وہ ٹپکنے لگی۔ میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی پر اکیسویں کی صبح کو کیچڑ کا نشان دیکھا۔

فَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صُبْحِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ۔

باب ۱۲۵۸ الْحَائِضُ تُرَجِّلُ الْمُعْتَكِفَ۔

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

حائضہ کا معتکف کے سر میں کنگھی کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کیے ہوتے تو میں کنگھی کر دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

باب ۱۲۵۹ الْمُعْتَكِفُ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ۔

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا۔

معتکف گھر میں داخل نہ ہو مگر ضرورت سے۔

عروہ و عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں ہی رہتے ہوئے سر مبارک میری طرف کر دیتے تو میں بالوں میں کنگھی کر دیتی اور آپ بغیر ضرورت کے گھر میں تشریف نہ لاتے جبکہ اعتکاف میں ہوتے۔

باب ۱۲۶۰ غُسْلِ الْمُعْتَكِفِ۔

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

معتکف کا سر دھونا

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے مباشرت فرماتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور آپ اعتکاف میں سر مبارک مسجد سے نکال دیتے تو میں اسے دھو دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

باب ۱۲۶۱ الْاِعْتِكَافِ لَيْلًا۔

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

ایک رات کا اعتکاف

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض گزار ہوئے کہ میں نے زمانہ جاہلیت کے اندر منت مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات معتکف رہوں گا۔ فرمایا کہ اپنی منت پوری کرو۔

باب ١٢٦٢ اعتكاف النساء۔

١٨٩٦ - حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد بن زيد حدثنا يحيى عن عمرة عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يعتكف في العشر الأواخر من رمضان فكنت أضرب له خباء فيصلي الصبح ثم يدخله فاستأذنت حفصة عائشة أن تضرب خباء فأذنت لها فضربت خباء فلما رأته زينب ابنة جحش ضربت خباء آخر فلما أصبح النبي صلى الله عليه وسلم رأى الأخبية فقال ما هذا فأخبر فقال النبي صلى الله عليه وسلم آلبر ترون بهن فترك الاعتكاف ذلك الشهر ثم اعتكف عشرا من شوال۔

عورتوں کا اعتکاف کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ میں آپ کے لیے خیمہ نصب کر دیتی تو آپ نماز فجر کے بعد اس میں داخل ہو جاتے۔ پس حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے خیمہ نصب کرنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دے دی اور انہوں نے خیمہ نصب کر لیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی خیمہ نصب کر لیا۔ صبح کے وقت نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا تو خیمے دیکھ کر فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ پس آپ کو بتایا گیا تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا نیکی کے ساتھ تمہارا گمان ہے۔ چنانچہ آپ نے اس مہینے کا اعتکاف ترک کر دیا اور شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف کیا۔

باب ١٢٦٣ الأخبية في المسجد۔

١٨٩٧ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم أراد أن يعتكف فلما انصرف إلى المكان الذي أراد أن يعتكف إذا أخبية خباء عائشة وخباء حفصة وخباء زينب فقال آلبر تقولون بهن ثم انصرف فلم يعتكف حتى اعتكف عشرا من شوال۔

مسجد میں خیمے نصب کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ کیا۔ جب اس مکان کے پاس پہنچے جہاں اعتکاف کرنے کا ارادہ تھا تو وہاں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے تھے۔ فرمایا کہ کیا ان کے ساتھ نیکی ہے۔ چنانچہ آپ لوٹ گئے اور اعتکاف نہ کیا یہاں تک کہ شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف کیا۔

باب ١٢٦٤ هل يخرج المعتكف لحوائجه إلى باب المسجد۔

١٨٩٨ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني علي بن الحسين رضي الله عنهما أن صفية زوج النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته أنها جاءت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوره في اعتكافه في المسجد في العشر الأواخر من رمضان فتحدثت عنده ساعة ثم قامت تنقلب فقام النبي صلى الله عليه وسلم معها يقلبها حتى إذا بلغت باب المسجد عند باب أم سلمة

کیا معتکف اپنی ضروریات کے تحت مسجد کے دروازے سے نکل سکتا ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان کے آخری عشرے کے اندر اعتکاف میں تھے۔ انہوں نے تھوڑی دیر آپ کے پاس گفتگو کی پھر واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر ان کے ساتھ چلے یہاں تک کہ جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچیں جو دروازہ ام سلمہ کے پاس ہے تو انصار کے

مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا۔

بَابُ الْاِعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ۔

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ هَارُونَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَسَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّينِ وَالْمَاءِ حَتَّى رَأَيْتُ الطِّينَ فِي أَرْنَبَتِهِ وَجَبْهَتِهِ۔

بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ۔

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ

تو دو شخص گزرے۔ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ٹھہرو، یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! سبحان اللہ اور انہیں اس پر تعجب ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے لہذا میں ڈرا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ ڈال دے۔

اعتکاف اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیسویں کی صبح کو نکلنا۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب قدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ فرمایا ہاں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ ہم بیسویں کی صبح کو باہر نکلنے لگے تو اس صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی لیکن مجھے بھلا دی گئی ہے۔ پس تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے چاہیے کہ لوٹ آئے۔ پس لوگ مسجد کی طرف لوٹ آئے اور ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک بادل کا ٹکڑا اٹھا اور بارش ہونے لگی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مٹی اور پانی میں سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کی ناک اور پیشانی پر مٹی دیکھی۔

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا جو مستحاضہ تھیں۔ وہ سرخی اور زردی

مُسْتَحَاضَةً فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي۔

دیکھتیں اور بعض اوقات ان کے نیچے طشت رکھ دیا کرتیں اور وہ نماز پڑھا کرتی تھیں۔

بَابُ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ۔

بیوی کا اپنے معتکف شوہر کی زیارت کرنا

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْجَلِي حَتَّى أَنْصَرِفَ مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَازَا وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا۔

سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب، علی بن حسین کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ نے بتایا ــــ عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور آپ کی ازواج مطہرات آپ کے پاس تھیں۔ وہ جانے لگیں تو آپ نے حضرت صفیہ سے فرمایا: ٹھہرو تاکہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں اور ان کا حجرہ حضرت اسامہ کے مکان میں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ساتھ نکلے تو آپ کو انصار کے دو شخص ملے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور آگے نکل گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: ادھر آؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہے۔ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! سبحان اللہ۔ فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے اور مجھے ڈر تھا کہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ ڈال دے۔

بَابُ هَلْ يَدْرَأُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ۔

کیا معتکف اپنے متعلق غلط فہمی دور کر سکتا ہے؟

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ ح حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشَى مَعَهَا فَأَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ تَعَالَ هِيَ صَفِيَّةُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذِهِ صَفِيَّةُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَتَتْهُ لَيْلًا قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا لَيْلٌ۔

اسماعیل بن عبداللہ، ان کے بھائی، سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب، علی بن حسین کہ حضرت صفیہ نے بتایا ــــ علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ اعتکاف میں تھے۔ جب وہ واپس ہوئیں تو آپ ان کے ساتھ چلے۔ انصار کے ایک شخص نے آپ کو دیکھ لیا۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو بلا کر فرمایا: ادھر آؤ، یہ صفیہ ہے۔ بیشک شیطان آدمی کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے۔ میں نے سفیان سے کہا: وہ رات کے وقت آئی تھیں؟ فرمایا کہ وہ رات ہی تھی۔

باب ۱۲۶۹ مَنْ خَرَجَ مِنِ اعْتِكَافِهٖ عِنْدَ الصُّبْحِ۔

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ خَالِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ وَاَظُنُّ اَنَّ ابْنَ اَبِیْ لَبِيْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ فَاِنِّیْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَاَيْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ فَمُطِرْنَا فَوَالَّذِیْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ لَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا فَلَقَدْ رَاَيْتُ عَلٰى اَنْفِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ۔

باب ۱۲۷۰ الْاِعْتِكَافِ فِیْ شَوَّالٍ۔

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِیْ رَمَضَانَ وَاِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِیْ اعْتَكَفَ فِيْهِ قَالَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَائِشَةُ اَنْ تَعْتَكِفَ فَاَذِنَ لَهَا فَضَرَبَتْ فِيْهِ قُبَّةً فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَضَرَبَتْ قُبَّةً وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ اَبْصَرَ اَرْبَعَ قِبَابٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَاُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ فَقَالَ مَا حَمَلَهُنَّ عَلٰى هٰذَا آلْبِرُّ انْزِعُوْهَا فَلَا اَرَاهَا فَنُزِعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِیْ رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِیْ اٰخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ۔

صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلنا۔

ابو سلمہ سے ابن ابی لبید نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے درمیانی عشرے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا۔ جب بیسویں کی صبح ہوئی تو ہم اپنا سامان منتقل کرنے لگے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جس نے اعتکاف کیا تھا وہ اپنے اعتکاف کی طرف واپس چلا جائے کیونکہ میں نے اس رات (شب قدر) کو دیکھا ہے اور دیکھا ہے کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ جب آپ اعتکاف کی جگہ پہ لوٹے تو آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ دن کے آخری حصے میں آسمان پر ابر آیا اور مسجد کی چھت کھجور کی تھی۔ جب ہم نے دیکھا تو آپ کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ کے نشانات نظر آئے۔

شوال میں اعتکاف کرنا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور جب صبح کی نماز پڑھ لیتے اور اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے تھے۔ حضرت عائشہ نے آپ سے اعتکاف بیٹھنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔ انہوں نے وہاں خیمہ لگا لیا۔ جب حضرت حفصہ نے سنا تو انہوں نے بھی خیمہ لگا لیا اور حضرت زینب نے سنا تو انہوں نے دوسرا خیمہ لگا لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے لوٹے اور چار خیمے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ ماجرا عرض کیا گیا۔ فرمایا کہ انہیں کس نیکی کی امید ہے؟ یہ مجھے نظر نہ آئیں، انہیں ہٹا دو۔ پس وہ ہٹا دیے گئے اور آپ نے رمضان میں اعتکاف نہ کیا بلکہ شوال کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ صَوْمًا إِذَا اعْتَكَفَ

١٩٠٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ نَذْرَكَ فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً.

جس کے نزدیک معتکف پر روزہ نہیں ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ پس انہوں نے ایک رات کا اعتکاف کیا۔

بَابُ إِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ

١٩٠٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أُرَاهُ قَالَ لَيْلَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ.

جس نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی اور پھر مسلمان ہو گیا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں حضرت عمر نے نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف کریں گے۔ میرے خیال میں انہوں نے ایک رات کہا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

بَابُ الِاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ

١٩٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا.

رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس روز اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب وہ سال آیا جس میں آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے بیس روز کا اعتکاف کیا۔

بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَخْرُجَ

١٩٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ

جو اعتکاف کا ارادہ کرے اور پھر باہر نکل آئے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھیں گے۔ چنانچہ حضرت عائشہ نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ انہیں بھی اجازت لے دو تو انہوں نے لے دی۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو

تستأذن لها ففعلت فلما رأت ذلك زينب ابنة جحش أمرت ببناء فبني لها قالت وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى انصرف إلى بنائه فبصر بالأبنية فقال ما هذا قالوا بناء عائشة وحفصة وزينب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آلبر أردن بهذا ما أنا بمعتكف فرجع فلما أفطر اعتكف عشرا من شوال۔

باب المعتكف يدخل رأسه البيت للغسل۔

١٩٠٩۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أنها كانت ترجل النبي صلى الله عليه وسلم وهي حائض وهو معتكف في المسجد وهي في حجرتها يناولها رأسه۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب البيوع

وقول الله عز وجل وأحل الله البيع وحرم الربا وقوله إلا أن تكون تجارة حاضرة تديرونها بينكم۔

باب ما جاء في قول الله تعالى فإذا قضيت الصلوة فانتشروا في الأرض وابتغوا من فضل الله واذكروا الله كثيرا لعلكم تفلحون۔ وإذا رأوا تجارة أو لهوا انفضوا إليها وتركوك قائما قل ما عند الله خير من اللهو ومن التجارة والله خير الرازقين۔ وقوله لا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل إلا أن تكون تجارة عن تراض منكم۔

١٩١٠۔ حدثنا أبو اليمان حدثنا شعيب عن الزهري

انھوں نے بھی خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا۔ ان کے لیے خیمہ نصب کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو کر اپنے خیمے کی طرف مڑے تو کئی خیمے دیکھے۔ فرمایا کیا ہے؟ عرض کی گئی کہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ بھلائی چاہتی ہیں؟ میں بھی اعتکاف نہیں کرتا۔ آپ لوٹ گئے اور رمضان کے بعد شوال میں دس روز کا اعتکاف کیا۔

معتکف کا دھلوانے کے لیے گھر میں سر داخل کر دینا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حائضہ ہونے کے باوجود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتیں جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کرتے ہوئے اندر ہوتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتیں تو آپ اپنا سر مبارک ان کے نزدیک کر دیتے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا

تجارت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال فرمایا اور سود کو حرام کیا (۲: ۲۷۵) نیز فرمایا: مگر جب نقد تجارت ہو جو تم آپس میں کرتے ہو۔ (۲: ۲۸۲)

ارشاد ربانی ہے کہ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ اور جب انھوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا تو اس کی طرف چل دیے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا۔ تم فرماؤ کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا ہے (۶۲: ۱۰، ۱۱) اور ارشاد ربانی ہے: اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔ (۴: ۲۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ آپ لوگ کہتے

[illegible]

فقال لنا النبي صلى الله عليه وسلم أولم ولو بشاة۔

۱۹۱۲۔ حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا حميد عن أنس قال قدم عبد الرحمن بن عوف المدينة فآخى النبي صلى الله عليه وسلم بينه وبين سعد بن الربيع الأنصاري وكان سعد ذا غنى فقال لعبد الرحمن أقاسمك مالي نصفين وأزوجك قال بارك الله لك في أهلك ومالك دلوني على السوق فما رجع حتى استفضل أقطا وسمنا فأتى به أهل منزله فمكثنا يسيرا أو ما شاء الله فجاء وعليه وضر من صفرة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم مهيم قال يا رسول الله تزوجت امرأة من الأنصار قال ما سقت إليها قال نواة من ذهب أو وزن نواة من ذهب قال أولم ولو بشاة۔

۱۹۱۳۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن عمرو عن ابن عباس قال كانت عكاظ ومجنة وذو المجاز أسواقا في الجاهلية فلما كان الإسلام فكأنهم تأثموا فيه فنزلت ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلا من ربكم في مواسم الحج قرأها ابن عباس۔

باب الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات۔

۱۹۱۴۔ حدثني محمد بن المثنى حدثنا ابن أبي عدي عن ابن عون عن الشعبي سمعت النعمان بن بشير سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وحدثنا علي بن عبد الله حدثنا ابن عيينة عن أبي فروة عن الشعبي قال سمعت النعمان عن النبي صلى الله عليه وسلم وحدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابن عيينة عن أبي فروة سمعت الشعبي سمعت النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم وحدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن أبي فروة عن الشعبي عن النعمان بن بشير

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کا ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ منورہ میں آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخات فرمائی۔ حضرت سعد مالدار تھے۔ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا کہ میں اپنا آدھا مال آپ کو بانٹ دیتا ہوں اور آپ کا نکاح کر دیتا ہوں۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اہل و عیال اور مال میں برکت دے۔ مجھے تو بازار بتا دو۔ پھر کچھ گھی اور پنیر بچا کر لائے اور اسے اپنے گھر والوں کے پاس لے آئے۔ تھوڑے دن بعد وہ حاضر بارگاہ ہوئے تو ان پر زردی کا نشان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ فرمایا کہ اسے کتنا مہر دیا ہے؟ عرض کی کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کے ساتھ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دور جاہلیت میں عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز نامی بازار ہوتے تھے جب اسلام آیا تو مسلمان ان بازاروں میں تجارت کرنے کو گناہ سمجھنے لگے تب یہ آیت نازل ہوئی: تم پر گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ حضرت ابن عباس کی قرأت میں فی مواسم الحج بھی ہے۔

حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں۔

محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ___ علی بن عبداللہ، ابن عیینہ، ابو فروہ، شعبی، حضرت نعمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ___ عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، ابو فروہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ___ محمد بن کثیر، سفیان، ابو فروہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں، جو مشتبہ [illegible] گناہ سے بچا اور جو مشتبہ کے کرنے کی جرأت کرے گا تو [illegible]

قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحلال بین والحرام بین وبینھما امور مشتبھة فمن ترک ما شبه علیه من الاثم کان لما استبان اترک ومن اجترأ علی ما یشک فیه من الاثم اوشک ان یواقع ما استبان والمعاصی حمی اللہ من یرتع حول الحمی یوشک ان یواقعه۔

بھی طرف جرأت کر رہے گا۔ گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں، جو چراگاہ کے گرد چرائے گا تو اس میں داخل ہو جانے کا خطرہ ہے۔

باب ۱۲۴۸ تفسیر المشبھات وقال حسان ابن ابی سنان ما رأیت شیئا اھون من الورع دع ما یریبک الی ما لا یریبک۔

مشتبہات کی تفسیر۔ حسان بن ابی سنان کا قول ہے کہ ورع میں اس سے آسان کوئی چیز نہیں کہ مشکوک کام کو چھوڑ دو اور انہیں کرو جو مشکوک نہیں ہیں۔

۱۹۱۵۔ حدثنا محمد بن کثیر اخبرنا سفیان اخبرنا عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین حدثنا عبد اللہ بن ابی ملیکة عن عقبة بن الحارث ان امرأة سوداء جاءت فزعمت انھا ارضعتھما فذکر للنبی صلی اللہ علیه وسلم فاعرض عنه وتبسم النبی صلی اللہ علیه وسلم قال کیف وقد قیل وقد کانت تحته ابنة ابی اھاب التمیمی۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کالی عورت آئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے آپ دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا اور تبسم کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ کہہ رہی ہے اور ان کے نکاح میں ابو اہاب تمیمی کی بیٹی تھی۔

۱۹۱۶۔ حدثنا یحیی بن قزعة حدثنا مالک عن ابن شھاب عن عروة بن الزبیر عن عائشة قالت کان عتبة بن ابی وقاص عھد الی اخیه سعد بن ابی وقاص ان ابن ولیدة زمعة منی فاقبضه قالت فلما کان عام الفتح اخذہ سعد بن ابی وقاص وقال ابن اخی قد عھد الی فیه فقام عبد بن زمعة فقال اخی وابن ولیدة ابی ولد علی فراشه فتساوقا الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال سعد یا رسول اللہ ابن اخی کان قد عھد الی فیه فقال عبد بن زمعة اخی وابن ولیدة ابی ولد علی فراشه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ھو لک یا عبد بن زمعة ثم قال النبی صلی اللہ علیه وسلم الولد للفراش وللعاھر الحجر ثم قال لسودة بنت زمعة زوج النبی صلی اللہ علیه وسلم احتجبی منه لما رأی من شبھه بعتبة فما رآھا حتی لقی اللہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے لہٰذا اس پر قبضہ کر لینا۔ فتح مکہ کے سال سعد بن ابی وقاص نے اسے پکڑ لیا اور کہا میرا بھتیجا ہے اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا بھتیجا ہے اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر۔ پھر زوجہ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس سے پردہ کرنا کیونکہ اس کی عتبہ سے مشابہت ہے۔ پس اس لڑکے نے اللہ کی بارگاہ میں جانے تک انہیں نہیں دیکھا۔

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي فَأَجِدُ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ أُسَمِّ عَلَيْهِ وَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ۔

بَابُ مَا يُتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ مَسْقُوطَةٍ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجِدُ تَمْرَةً سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الْمُشْتَبِهَاتِ۔

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا أَيَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَا وُضُوءَ إِلَّا فِيمَا وَجَدْتَ الرِّيحَ أَوْ سَمِعْتَ الصَّوْتَ۔

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اگر نوک کی جانب سے لگے تو کھاؤ اور اگر چوڑائی میں لگے تو نہ کھاؤ کیونکہ یہ موقوذہ ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں کتا چھوڑتا ہوں اور اس پر بسم اللہ پڑھتا ہوں۔ پس اس کے ساتھ شکار پر دوسرا کتا پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور مجھے نہیں معلوم کہ دونوں میں سے کس نے پکڑا۔ فرمایا کہ نہ کھاؤ اس لیے کہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی اور دوسرے پر تسمیہ نہیں پڑھی۔

شبہ والی چیز سے بچنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا، اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو کھا لیتا۔ ہمام نے حضرت ابوہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا۔ میں کھجور اپنے بستر پر گری ہوئی پاتا ہوں۔

بعض وسوسوں اور شبہ والی چیزوں کا پرہیز نہ کرنا

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی کہ ایک آدمی کو نماز میں کچھ محسوس ہوتا ہے کیا اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ فرمایا نہیں ٹوٹتی جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ پائے۔ ابن ابی حفصہ نے زہری سے روایت کی ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا مگر جبکہ بدبو محسوس کرے یا آواز سنے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو۔

ارشادِ ربانی کہ جب تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی

۱۹۲۱ ـ حدثنا طلق بن غنام حدثنا زائدة عن حصين عن سالم بن ابي الجعد قال حدثني جابر رضي الله عنه قال بينما نحن نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم اذ اقبلت من الشام عير تحمل طعاما فالتفتوا اليها حتى ما بقي مع النبي صلى الله عليه وسلم الا اثنا عشر رجلا فنزلت واذا رأوا تجارة او لهوا انفضوا اليها۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے ایک قافلہ آیا جو غلہ لایا تھا۔ لوگ اس کی طرف چلے گئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے تو یہ نازل ہوئی۔ جب تجارت یا کھیل دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑتے ہیں۔

باب من لم يبال من حيث كسب المال۔

جو پرواہ نہ کرے کہ مال کہاں سے کمایا ہے؟

۱۹۲۲ ـ حدثنا آدم حدثنا ابن ابي ذئب حدثنا سعيد المقبري عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يأتي على الناس زمان لا يبالي المرء ما اخذ منه امن الحلال ام من الحرام۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو مال اس نے حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

باب التجارة في البر وقوله رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله وقال قتادة كان القوم يتبايعون ويتجرون ولكنهم اذا نابهم حق من حقوق الله لم تلههم تجارة ولا بيع عن ذكر الله حتى يؤدوه الى الله۔

خشکی میں تجارت کرنا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہ مرد جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ خرید و فروخت اور تجارت کیا کرتے تھے لیکن جب انہیں اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق پیش آتا تو انہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرتی یہاں تک کہ اللہ کا حق ادا کرتے۔

۱۹۲۳ ـ حدثنا ابو عاصم عن ابن جريج قال اخبرني عمرو بن دينار عن ابي المنهال قال كنت اتجر في الصرف فسألت زيد بن ارقم رضي الله عنه فقال قال النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثني الفضل بن يعقوب حدثنا الحجاج بن محمد قال ابن جريج اخبرني عمرو بن دينار وعامر بن مصعب انهما سمعا ابا المنهال يقول سألت البراء بن عازب وزيد بن ارقم عن الصرف فقالا كنا تاجرين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألنا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصرف فقال ان كان يدا بيد فلا بأس وان كان نساء فلا يصلح۔

ابو المنہال سے روایت ہے کہ میں بیع صرف کیا کرتا تھا تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ــــ فضل بن یعقوب، حجاج بن محمد، ابن جریج، عمرو بن دینار اور عامر بن مصعب ابو المنہال سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیع صرف کے متعلق پوچھا تو دونوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تجارت کیا کرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیع صرف کے متعلق پوچھا، فرمایا کہ اگر دست بدست ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار ہو تو درست نہیں ہے۔

باب الخروج في التجارة وقول الله تعالى فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله۔

تجارت کے لیے گھر سے نکلنا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

١٩٢٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ قِيلَ قَدْ رَجَعَ فَدَعَاهُ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِذَلِكَ فَقَالَ تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ عُمَرُ أَخَفِيَ عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى تِجَارَةٍ۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت مانگی تو انھیں اجازت نہ ملی کیونکہ وہ مشغول تھے۔ پس حضرت ابوموسیٰ لوٹ گئے۔ جب حضرت عمر فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی؟ انھیں اجازت دے دیجئے۔ عرض کیا گیا کہ وہ لوٹ گئے۔ پس انھیں بلایا گیا تو کہا کہ ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ اس بات کے گواہ لائیے۔ پس انصار کی مجلس کی طرف گئے اور پوچھا تو انھوں نے کہا: اس بات کی گواہی تو ہمارا سب سے چھوٹا ابوسعید خدری ہی دے سکتا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے گئے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھ پر بازار کی مشغولیت یعنی تجارت کے لیے نکلنے کے باعث مخفی رہا۔

باب التِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ وَقَالَ مَطَرٌ لَا بَأْسَ بِهِ وَمَا ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا بِحَقٍّ ثُمَّ تَلَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَالْفُلْكُ السُّفُنُ الْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ سَوَاءٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمْخَرُ السُّفُنُ الرِّيحَ وَلَا تَمْخَرُ الرِّيحَ مِنَ السُّفُنِ إِلَّا الْفُلْكُ الْعِظَامُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

تجارت کے لیے بحری سفر کرنا۔ مطر فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو بھی فرمایا وہ حق ہے پھر یہ آیت تلاوت کی: اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ پانی کو چیرتی ہیں تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ الفلک کشتی کو کہتے ہیں اس کا واحد اور جمع ایک جیسا ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ کشتیاں ہوا کو چیرتی ہیں اور ہوا کشتیوں کو نہیں چیرتی مگر بڑی کشتیوں کو۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا کہ وہ دریائی سفر پر نکلا اور اپنی حاجت پوری کی۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

باب وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَّجِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللَّهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللَّهِ۔

جب تجارت یا کوئی کھیل دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وہ مرد جنھیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے فرمایا کہ ایک جماعت تھی جو تجارت کرتے تھے لیکن جب وہ اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق پاتے تو انھیں تجارت یا خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرتی اور وہ اللہ کے حق کو ادا کر دیتے۔

۱۹۲۵ـ حدثني محمد قال حدثني محمد بن فضيل عن حصين عن سالم بن أبي الجعد عن جابر قال أقبلت عير يوم الجمعة ونحن مع النبي صلى الله عليه وسلم فانفض الناس إلا اثني عشر رجلا فنزلت هذه الآية وإذا رأوا تجارة أو لهوا انفضوا إليها وتركوك قائما.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قافلہ آیا اس حال میں کہ ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ بارہ آدمیوں کے علاوہ سب چلے گئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ جب دیکھا تجارت یا کھیل تماشہ کو تو اس کی طرف دوڑ پڑے اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے۔ ([illegible])۔

باب قول الله تعالى أنفقوا من طيبات ما كسبتم.

ارشاد خداوندی ہے کہ اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرو

۱۹۲۶ـ حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل عن مسروق عن عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا أنفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة كان لها أجرها بما أنفقت ولزوجها بما كسب وللخازن مثل ذلك لا ينقص بعضهم أجر بعض شيئا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے بغیر فساد کے خرچ کرتی ہے تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی۔ کسی کا ثواب ان میں سے دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرتا۔

۱۹۲۷ـ حدثني يحيى بن جعفر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام قال سمعت أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أنفقت المرأة من كسب زوجها عن غير أمره فله نصف أجره.

ہمام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت اپنے خاوند کی کمائی میں سے بغیر اس کے حکم کے خرچ کرے تو اس کے لیے خاوند کی نسبت آدھا ثواب ہے۔

باب من أحب البسط في الرزق.

رزق میں وسعت چاہنا

۱۹۲۸ـ حدثنا محمد بن أبي يعقوب الكرماني حدثنا حسان حدثنا يونس حدثنا محمد عن أنس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سره أن يبسط له في رزقه أو ينسأ له في أثره فليصل رحمه.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو چاہے کہ اس کے رزق میں وسعت دی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

باب شراء النبي صلى الله عليه وسلم بالنسيئة.

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لین دین میں ادھار کرنا۔

۱۹۲۹ـ حدثنا معلى بن أسد حدثنا عبد الواحد حدثنا الأعمش قال ذكرنا عند إبراهيم الرهن في السلم فقال حدثني الأسود عن عائشة أن النبي صلى الله

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس بیع سلم میں رہن کے متعلق ذکر کیا تو فرمایا کہ مجھ سے اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ۔

علیہ وسلم نے ایک مدت تک کے لیے کسی یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

۱۹۳۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ أَبُو الْيَسَعِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ۔

مسلم، ہشام، قتادہ، حضرت انس ——— محمد بن عبد اللہ بن حوشب، اسباط ابوالیسع بصری، ہشام دستوائی، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جَو کی روٹی اور بدبودار چربی لے کر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی اور اس سے اپنے اہل خانہ کے لیے جَو لیے تھے۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شام آلِ محمد مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک صاع گندم یا کوئی اناج نہیں ہوتا حالانکہ اُس وقت آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

بَابُ ۱۲۹ كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهِ بِيَدِهِ۔

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا

۱۹۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنَّ حِرْفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُونَةِ أَهْلِي وَشُغِلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو فرمایا: میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل و عیال کی کفالت سے عاجز نہیں لیکن میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہوں گا۔ لہٰذا آلِ ابوبکر اس مال سے کھائے گی اور وہ اس میں مسلمانوں کے لیے کمائیں گے۔

۱۹۳۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَرْوَاحٌ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ۔ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب خود کام کرتے تھے اور ان سے بُو آتی تھی، ان سے کہا جاتا کہ کاش! آپ نہا لیتے۔ روایت کیا اسے ہمام، ہشام، اُن کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔

۱۹۳۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ۔

حضرت مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نے ہرگز اُس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

۱۹۳۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]

[illegible] حدثنا [illegible]
[illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] أن يسأل الناس [illegible]

باب [illegible]
[illegible]

[illegible] حدثنا [illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

باب [illegible]

[illegible] حدثنا [illegible]
[illegible] النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

[illegible] اور اس کے ساتھ اپنا حق طلب کرنا۔

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

جو مال [illegible] ملے وہ لے

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]

باب ۱۲۰ من أنظر معسرا۔

۱۹۳۸۔ حدثنا هشام بن عمار حدثنا يحيى بن حمزة حدثنا الزبيدي عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله أنه سمع أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كان تاجر يداين الناس فإذا رأى معسرا قال لفتيانه تجاوزوا عنه لعل الله أن يتجاوز عنا فتجاوز الله عنه۔

باب ۱۲۱ إذا بين البيعان ولم يكتما ونصحا ويذكر عن العداء بن خالد قال كتب لي النبي صلى الله عليه وسلم هذا ما اشترى محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم من العداء بن خالد بيع المسلم المسلم لا داء ولا خبثة ولا غائلة وقال قتادة الغائلة الزنا والسرقة والإباق وقيل لإبراهيم إن بعض النخاسين يسمي آري خراسان وسجستان فيقول جاء أمس من خراسان جاء اليوم من سجستان فكرهه كراهية شديدة وقال عقبة بن عامر لا يحل لامرئ يبيع سلعة يعلم أن بها داء إلا أخبره۔

۱۹۳۹۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن قتادة عن صالح أبي الخليل عن عبد الله بن الحارث رفعه إلى حكيم بن حزام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا أو قال حتى يتفرقا فإن صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما وإن كتما وكذبا محقت بركة بيعهما۔

باب ۱۲۲ بيع الخلط من التمر۔

۱۹۴۰۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا شيبان عن يحيى عن أبي سلمة عن أبي سعيد قال كنا نرزق تمر الجمع وهو الخلط من التمر وكنا نبيع صاعين بصاع فقال

جو تنگ دست کو مہلت دے

ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، زبیدی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب کسی کو تنگ دست دیکھتا تو اپنے نوکروں سے کہتا۔ اس سے درگذر کرو شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگذر فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے معاف کر دیا۔

جب خرید و فروخت کرنے والے واضح بات کریں

اور بات نہ چھپائیں اور خیر خواہی کریں۔ عداء بن خالد کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے لکھ کر دیا کہ یہ چیز محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عداء بن خالد سے خریدی ہے۔ یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع کے مانند ہے جس میں کوئی عیب، بدکاری یا دھوکا نہیں ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ الغائلہ سے مراد زنا، چوری اور فرار ہے۔ ابراہیم نخعی سے کہا گیا کہ بعض دلال خراسان اور سجستان کے اصطبل کا نام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ چیز کل ہی خراسان سے آئی تھی، یہ چیز آج ہی سجستان سے آئی ہے تو انہوں نے اسے بہت ناپسند کیا اور حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنا خراب مال بیچے مگر عیب کی خرابی بتا دے۔

عبد اللہ بن حارث نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے اگر دونوں نے سچ بیان کیا اور صاف گوئی سے کام لیا تو ان کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا جھوٹ بولے تو ان کی بیع سے برکت اٹھا لی جاتی ہے۔

ملی جلی کھجوریں بیچنا

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہمیں مختلف قسم کی کھجوریں دی جاتیں جو ملی جلی ہوتیں۔ ہم دو صاع کھجوریں ایک صاع کے بدلے بیچ دیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی

النبي صلى الله عليه وسلم لا صاعين بصاع ولا درهمين بدرهم.

باب ١٢٢٣ ما قيل في اللحام والجزار

١٩٤١۔ حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال حدثني شقيق عن أبي مسعود قال جاء رجل من الأنصار يكنى أبا شعيب فقال لغلام له قصاب اجعل لي طعاما يكفي خمسة فإني أريد أن أدعو النبي صلى الله عليه وسلم خامس خمسة فإني قد عرفت في وجهه الجوع فدعاهم فجاء معهم رجل فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن هذا قد تبعنا فإن شئت أن تأذن له فأذن له وإن شئت أن يرجع رجع فقال لا بل قد أذنت له.

باب ١٢٢٤ ما يمحق الكذب والكتمان في البيع

١٩٤٢۔ حدثنا بدل بن المحبر حدثنا شعبة عن قتادة قال سمعت أبا الخليل يحدث عن عبد الله بن الحارث عن حكيم بن حزام رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار ما لم يتفرقا أو قال حتى يتفرقا فإن صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما وإن كتما وكذبا محقت بركة بيعهما.

باب ١٢٢٥ قول الله تعالى يا أيها الذين آمنوا لا تأكلوا الربا أضعافا مضاعفة واتقوا الله لعلكم تفلحون.

١٩٤٣۔ حدثنا آدم حدثنا ابن أبي ذئب حدثنا سعيد المقبري عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليأتين على الناس زمان لا يبالي المرء بما أخذ المال أمن حلال أم من حرام.

باب ١٢٢٦ آكل الربا وشاهده وكاتبه وقوله تعالى الذين يأكلون الربا لا يقومون إلا

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صاع کے بدلے ایک صاع نہ دو اور دو درہموں کے بدلے ایک درہم نہ دو۔

گوشت فروش اور قصاب کے متعلق حکم

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے جس کی کنیت ابو شعیب تھی، اپنے غلام سے کہا جو قصاب تھا کہ میرے لیے کھانا تیار کرو جو پانچ آدمیوں کے لیے کافی ہو، کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ آج پانچ میں پانچواں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوت دوں، کیونکہ میں نے آپ کے چہرۂ انور پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ پس ان کو بلایا تو ایک آدمی ان کے ساتھ آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہمارے پیچھے آ گیا ہے لہٰذا اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو یہ لوٹ جائے۔ اس نے کہا میں نے اسے اجازت دے دی۔

جو جھوٹ بولنے اور بیچتے ہوئے عیب کو چھپائے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا فرمایا یہاں تک کہ دونوں جدا ہو جائیں۔ اگر وہ سچ بولیں اور صاف بیان کریں تو ان کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا اور غلط بیانی کی تو ان کی تجارت سے برکت نکال لی جاتی ہے۔

اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ
اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا جب کہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

سود خور نیز اس کا گواہ اور لکھنے والا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وہ جو سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر جیسے

كما يقوم الذي يتخبطه الشيطان من المس ذلك بأنهم قالوا إنما البيع مثل الربا وأحل الله البيع وحرم الربا فمن جاءه موعظة من ربه فانتهى فله ما سلف وأمره إلى الله ومن عاد فأولئك أصحاب النار هم فيها خالدون.

۱۹۲۴ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن منصور عن أبي الضحى عن مسروق عن عائشة قالت لما نزلت آخر البقرة قرأهن النبي صلى الله عليه وسلم عليهم في المسجد ثم حرم التجارة في الخمر.

۱۹۲۵ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا جرير بن حازم حدثنا أبو رجاء عن سمرة بن جندب قال قال النبي صلى الله عليه وسلم رأيت الليلة رجلين أتياني فأخرجاني إلى أرض مقدسة فانطلقنا حتى أتينا على نهر من دم فيه رجل قائم وعلى وسط النهر رجل بين يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا أراد الرجل أن يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا فقال الذي رأيته في النهر آكل الربا.

باب موكل الربا لقوله تعالى يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وذروا ما بقي من الربا إن كنتم مؤمنين فإن لم تفعلوا فأذنوا بحرب من الله ورسوله وإن تبتم فلكم رءوس أموالكم لا تظلمون ولا تظلمون وإن كان ذو عسرة فنظرة إلى ميسرة وأن تصدقوا خير لكم إن كنتم تعلمون واتقوا يوما ترجعون فيه إلى الله ثم توفى كل نفس ما كسبت وهم لا يظلمون قال ابن عباس هذه آخر آية نزلت على النبي صلى الله عليه وسلم.

۱۹۲۶ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن عون بن أبي جحيفة قال رأيت أبي اشترى عبدا حجاما

شخص کھڑا ہو جس کو شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا کہ تجارت بھی سود کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام فرمایا ہے۔ جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو پھر ایسا کرے تو وہی دوزخی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں اُن کی تلاوت کی اور شراب کی تجارت بھی حرام ہو گئی۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ارضِ مقدسہ کی طرف لے گئے۔ ہم چلے یہاں تک کہ خون کی ایک نہر پر پہنچے جس کے اندر ایک آدمی کھڑا تھا اور نہر کے درمیان میں ایک آدمی کھڑا تھا جس کے آگے پتھر تھے۔ یہ آدمی بڑھتا اور جب بھی نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے منہ پر پتھر مار کر اسی جگہ واپس لوٹا دیتا ہے۔ چنانچہ جب بھی وہ نکلنا چاہتا ہے تو اس کے منہ پر پتھر مار کر اسی جگہ لوٹا دیتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہا کہ جس کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے۔

سود کھانے والا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور باقی سود چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کر لو تو اصل مال تمہارا ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اور اگر وہ تنگ دست ہو تو آسانی تک کی مہلت اور اگر معاف کر دو تو تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو اور اس دن سے ڈرو جس میں اللہ کی طرف لوٹو گے۔ پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

عون بن ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا میرے والد محترم نے ایک حجام غلام خریدا۔ اس سے پوچھا تو فرمایا۔ نبی کریم نے

قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب وثمن الدم ونهى عن الواشمة والموشومة وآكل الربا وموكله ولعن المصور.

باب يمحق الله الربا ويربي الصدقات والله لا يحب كل كفار أثيم.

۱۹۲۷ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال ابن المسيب إن أبا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحلف منفقة للسلعة ممحقة للبركة.

باب ما يكره من الحلف في البيع.

۱۹۲۸ - حدثنا عمرو بن محمد حدثنا هشيم أخبرنا العوام عن إبراهيم بن عبد الرحمن عن عبد الله بن أبي أوفى أن رجلا أقام سلعة وهو في السوق فحلف بالله لقد أعطى بها ما لم يعط ليوقع فيها رجلا من المسلمين فنزلت إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا.

باب ما قيل في الصواغ وقال طاوس عن ابن عباس قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يختلى خلاها وقال العباس إلا الإذخر فإنه لقينهم وبيوتهم فقال إلا الإذخر.

۱۹۲۹ - حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن ابن شهاب قال أخبرني علي بن حسين أن حسين بن علي أخبره أن عليا قال كانت لي شارف من نصيبي من المغنم وكان النبي صلى الله عليه وسلم أعطاني شارفا من الخمس فلما أردت أن أبتني بفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم واعدت رجلا صواغا من بني قينقاع أن يرتحل معي فنأتي بإذخر أردت أن أبيعه من الصواغين وأستعين به في وليمة عرسي.

۱۹۵۰ - حدثنا إسحاق حدثنا خالد بن عبد الله

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے اور گودنے والی اور گدوانے والی اور سود کھانے والے اور کھلانے والے اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

ابن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قسم مال کو بکوا دیتی ہے لیکن برکت کو مٹا دیتی ہے۔

تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی بازار میں اپنا مال لگائے ہوئے اللہ کی قسم کھا رہا تھا کہ یہ اتنے میں بک رہا ہے حالانکہ اتنے کا نہیں بک رہا تھا بلکہ کسی مسلمان کو پھنسانے کے لیے کہا تھا۔ پس وہ آیت نازل ہوئی، بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر پونجی خریدتے ہیں۔

سناروں کے متعلق روایتیں۔ طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ حضرت عباس نے عرض کی مگر اذخر کہ یہ لوہاروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا مگر اذخر کے سوا۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے پاس ایک اونٹنی مال غنیمت کے حصے میں تھی اور ایک اونٹنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خمس سے عطا فرمائی تھی۔ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کیا تو بنی قینقاع کے ایک سنار سے وعدہ کیا کہ میرے ساتھ چلے ہم اذخر لائیں گے اسے سناروں کے ہاتھ بیچ کر اپنی شادی کے ولیمے کا بندوبست کروں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

عن خالد عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الله حرم مكة ولم تحل لأحد قبلي ولا لأحد بعدي وإنما حلت لي ساعة من نهار لا يختلى خلاها ولا يعضد شجرها ولا ينفر صيدها ولا يلتقط لقطتها إلا لمعرف وقال عباس بن عبد المطلب إلا الإذخر لصاغتنا ولسقف بيوتنا فقال إلا الإذخر فقال عكرمة هل تدري ما ينفر صيدها هو أن تنحيه من الظل وتنزل مكانه قال عبد الوهاب عن خالد لصاغتنا وقبورنا۔

باب ۳۱ ذكر القين والحداد۔

۱۹۵۱ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا ابن عدي عن شعبة عن سليمان عن أبي الضحى عن مسروق عن خباب قال كنت قينا في الجاهلية وكان لي على العاص بن وائل دين فأتيته أتقاضاه قال لا أعطيك حتى تكفر بمحمد صلى الله عليه وسلم فقلت لا أكفر حتى يميتك الله ثم تبعث قال دعني حتى أموت وأبعث فسأوتى مالا وولدا فأقضيك فنزلت أفرأيت الذي كفر بآياتنا وقال لأوتين مالا وولدا أطلع الغيب أم اتخذ عند الرحمن عهدا۔

باب ۳۲ ذكر الخياط۔

۱۹۵۲ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة أنه سمع أنس بن مالك يقول إن خياطا دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعه قال أنس بن مالك فذهبت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى ذلك الطعام فقرب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم خبزا ومرقا فيه دباء وقديد فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم يتتبع الدباء من حوالي القصعة قال فلم أزل أحب الدباء من يومئذ۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا ہے۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ کسی کے لیے میرے بعد۔ یہ میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا تھا۔ اس کی گھاس نہ اکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور وہاں کا شکار نہ بھگایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر تشہیر کے لیے۔ حضرت عباس بن عبد المطلب عرض گزار ہوئے کہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کی چھتوں کے کام آتی ہے۔ فرمایا اچھا اذخر کے سوا۔ عکرمہ نے کہا، جانتے ہو شکار کو بھگانا کیا ہے؟ یہ کہ سائے سے اٹھا کر اس کی جگہ خود بیٹھ جانا۔ اور عبد الوہاب نے خالد سے روایت کی کہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے۔

لوہار کا ذکر

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد جاہلیت میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرض تھا۔ میں اس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو کہا میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا یہاں تک کہ تم محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کرو۔ میں نے کہا کہ میں انکار نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ تجھے موت دے اور پھر دوبارہ اٹھائے۔ اس نے کہا تو مجھے چھوڑ دو یہاں تک کہ مر جاؤں اور اٹھایا جاؤں تو مال اور اولاد دیا جاؤں گا تو تیرا قرض ادا کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت اتری: کیا تم نے دیکھا جو ہماری آیتوں کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے مال اور اولاد دی جائے گی، کیا غیب پر مطلع ہے یا اس نے رحمن سے کوئی عہد لے رکھا ہے۔

درزی کا ذکر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو آپ کے لیے تیار کروایا تھا۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں بھی اس کھانے پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تو اس نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور روٹی اور کدو اور گوشت والا شوربا رکھا۔ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے کے اردگرد سے کدو کے ٹکڑے تلاش کرتے۔ اس وقت سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرنے لگا ہوں۔

باب ۱۲۹ ذکر النساج

۹۵۳ - حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن أبی حازم قال سمعت سهل بن سعد قال جاءت امرأة ببردة قال أتدرون ما البردة فقیل له نعم هی الشملة منسوج فی حاشیتها قالت یا رسول اللہ إنی نسجت هذه بیدی أکسوکها فأخذها النبی صلی اللہ علیه وسلم محتاجا إلیها فخرج إلینا وإنها إزاره فقال رجل من القوم یا رسول اللہ اکسنیها فقال نعم فجلس النبی صلی اللہ علیه وسلم فی المجلس ثم رجع فطواها ثم أرسل بها إلیه فقال له القوم ما أحسنت سألتها إیاه لقد علمت أنه لا یرد سائلا فقال الرجل واللہ ما سألته إلا لتکون کفنی یوم أموت قال سهل فکانت کفنه۔

جولاہے کا بیان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت چادر لے کر حاضر بارگاہ ہوئی کیا تم جانتے ہو کہ بردہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ ہاں وہی چادر جس کے حاشیے پر کڑھائی ہو۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کو پہنانے کے لیے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ضرورت کے باعث اسے لے لیا اور جب تشریف لائے تو اسے اپنی ازار بنایا ہوا تھا۔ لوگوں میں سے ایک عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے عنایت فرما دیجئے۔ فرمایا اچھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس سے تشریف لے گئے پھر اسے تہہ کر کے اس کے پاس بھجوا دی۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا جبکہ آپ جانتے ہیں کہ حضور سائل کو خالی نہیں لوٹاتے۔ اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے یہ اس لیے مانگی ہے کہ جس روز میں مروں تو یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ وہ اس کا کفن بنی۔

باب ۱۳۰ النجار

۹۵۴ - حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا عبد العزیز عن أبی حازم قال أتی رجال إلی سهل بن سعد یسألونه عن المنبر فقال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم إلی فلانة امرأة قد سماها سهل أن مری غلامک النجار یعمل لی أعوادا أجلس علیهن إذا کلمت الناس فأمرته یعملها من طرفاء الغابة ثم جاء بها فأرسلت إلی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بها فأمر بها فوضعت فجلس علیه۔

بڑھئی کا ذکر

ابو حازم سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منبر کے متعلق پوچھنے گئے تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں نامی عورت کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیوں کا منبر بنا دے جس پر بیٹھ کر لوگوں سے کلام کیا کروں۔ پس اس عورت نے اسے جھاؤ کی لکڑی سے منبر بنانے کا حکم دیا جب وہ اسے لے کر حاضر ہوا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھجوا دیا۔ آپ کے حکم سے رکھا گیا اور آپ اس پر بیٹھ گئے۔

۹۵۵ - حدثنا خلاد بن یحیی حدثنا عبد الواحد بن أیمن عن أبیه عن جابر بن عبد اللہ أن امرأة من الأنصار قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یا رسول اللہ ألا أجعل لک شیئا تقعد علیه فإن لی غلاما نجارا قال إن شئت قال فعملت له المنبر فلما کان یوم الجمعة قعد النبی صلی اللہ علیه وسلم علی المنبر الذی صنع فصاحت النخلة التی کان یخطب

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز نہ بنوا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا اگر تم چاہو۔ پس اس نے آپ کے لیے منبر بنوا دیا۔ جب جمعہ کا دن ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس منبر پر بیٹھے جو بنایا گیا تھا تو کھجور کا وہ تنا چیخنے لگا جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ قریب تھا کہ

حَتّٰی كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتّٰی اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰی مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ۔

پھٹ جائے۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے اترے اور اُسے لے کر سینے سے لگا لیا۔ وہ لکڑی بچے کی طرح سسکیاں لینے لگی جیسے چپ کرایا جاتا ہے یہاں تک کہ اُسے قرار آگیا۔ فرمایا: یہ لکڑی اس لیے روئی کہ ذکر سنا کرتی تھی۔

ف: جب تیار کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھا گیا اور آپ اس پر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دینے لگے تو کھجور کی لکڑی کا وہ ستون کہ جس سے آپ بوقت خطبہ ٹیک لگایا کرتے تھے اس نے زار و قطار رونا شروع کر دیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ پھٹ جائے۔ اس کے اس تعلق خاطر کو دیکھ کر صحابہ کرام بھی ششدر رہ گئے اور اس اُستن حنانہ کے بلک بلک کر رونے کو دیکھ کر صحابہ کرام پر بھی ایسی رقت طاری ہوئی کہ بے اختیار وہ سب کے سب رونے لگے۔ شمع رسالت کے ایک عدیم المثال پروانے یعنی مولانا کفایت علی کافی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعے کو اپنے مخصوص انداز میں یوں بیان فرمایا ہے:

ستون کی دیکھ کر حالت صحابہ سر بسر روئے!
تمامی حضرات مجلس خیر البشر روئے!

رُلا دے جگر چوب خشک کو حضرت کی بے چینی!
کہ پھر کیوں نہ غیرت سے نہ کیونکر ہر بشر روئے!

کسی جب اس ستون عاشق بے تاب کی زاری!
رسول اللہ کے اصحاب کیسے کس قدر روئے!

کوئی ایسا نہ تھا اس جمع میں جس پر نہ تھی رقت!
بہت روئے بہت روئے، تمامی پیشتر روئے!

پھر آجاتا ہے آنکھوں میں وہ عالم ان کے رونے کا
کہ کس کس طرح سے اصحاب با سوز جگر روئے!

اُدھر گریہ نالاں تھا وہ ستون ہجر سے قربت کے!
اُدھر یہ شدت رقت سے با صد چشم تر روئے!

ستون خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونے سے چپ تھے!
وہ آہیں مار چلایا، یہ دل کو کھول کر روئے!

ستون نے یہ کیے نالے کہ چشم حال سے اک دم!
شجر روئے، حجر روئے، سبھی دیوار و در روئے!

رسول اللہ کی اُلفت عجب ایمان ہے
فراق مصطفیٰ میں اہل ایمان عمر بھر روئے

بَابُ شِرَاءِ الْإِمَامِ الْحَوَائِجَ بِنَفْسِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِنْ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَاشْتَرَى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا۔

۱۹۵۴ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

حاکم وقت کی چیزیں خود خریدنا۔ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے اونٹ خریدا اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے روایت ہے کہ ایک مشرک بکریاں لے کر آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری لی اور حضرت جابر سے ایک اونٹ خریدا۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

۱۹۵۸

المجاز أسواقا في الجاهلية فلما كان الإسلام كأنهم تأثموا من التجارة فيها فأنزل الله ليس عليكم جناح في مواسم الحج قرأ ابن عباس كذا.

باب ۳۱۱ شراء الإبل الهيم أو الأجرب. الهائم المخالف للقصد في كل شيء.

۱۹۵۹ - حدثنا علي حدثنا سفيان قال قال عمرو كان هاهنا رجل اسمه نواس وكانت عنده إبل هيم فذهب ابن عمر فاشترى تلك الإبل من شريك له فجاء إليه شريكه فقال بعنا تلك الإبل فقال ممن بعتها قال من شيخ كذا وكذا فقال ويحك ذاك والله ابن عمر فجاءه فقال إن شريكي باعك إبلا هيما ولم يعرفك قال فاستقها قال فلما ذهب يستاقها فقال دعها رضينا بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى سمع سفيان عمرا.

باب ۳۱۲ بيع السلاح في الفتنة وغيرها وكره عمران بن حصين بيعه في الفتنة.

۱۹۶۰ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن يحيى بن سعيد عن ابن أفلح عن أبي محمد مولى أبي قتادة عن أبي قتادة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حنين فأعطاه يعني درعا فبعت الدرع فابتعت به مخرفا في بني سلمة فإنه لأول مال تأثلته في الإسلام.

باب ۳۱۳ في العطار وبيع المسك.

۱۹۶۱ - حدثني موسى بن إسماعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا أبو بردة بن عبد الله قال سمعت أبا بردة بن أبي موسى عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الجليس الصالح والجليس السوء كمثل صاحب المسك وكير الحداد لا يعدمك من صاحب المسك إما تشتريه أو تجد ريحه وكير

نے اس میں تجارت کرنا گناہ سمجھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ "تم پر کوئی گناہ نہیں ہے حج کے موقع پر"۔ یہ حضرت ابن عباس کی قراءت ہے۔

استسقاء اور خارش والے اونٹ کی خریداری۔ الہائم ہر چیز میں میانہ روی کے خلاف ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔

عمرو سے روایت ہے کہ نواس نامی شخص کے پاس استسقاء والا اونٹ تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جا کر اس کے ایک ساجھی سے وہ اونٹ خرید لیا۔ وہ اپنے دوسرے ساجھی کے پاس آیا اور کہا کہ ہم نے وہ اونٹ بیچ دیا ہے۔ کہا کس کے ہاتھ بیچا ہے۔ کہا ایسے ایک شیخ کے۔ کہا آپ پر افسوس، بخدا وہ تو حضرت ابن عمر تھے۔ پس وہ حاضر ہوا اور کہا کہ میرے ساجھی نے آپ کے ہاتھ استسقاء والا اونٹ بیچ دیا ہے اور آپ کو پہچانا نہیں۔ فرمایا تو اسے لے جاؤ۔ جب وہ لے جانے لگا تو فرمایا کہ اسے چھوڑ دو ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے پر راضی ہیں کہ چھوت کوئی چیز نہیں۔ سفیان نے عمرو سے سنا۔

فتنے کے دوران اسلحہ کی خرید و فروخت۔ حضرت عمران بن حصین نے فتنے کے دوران اس کی خرید و فروخت کو ناپسند کیا ہے۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، یحییٰ بن سعید، ابن افلح، ابو محمد مولیٰ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین کے سال نکلے تو آپ نے مجھے ایک زرہ عطا فرمائی جس کو بیچ کر میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ دور اسلام کا میرا پہلا مال ہے۔

عطار اور مشک کی تجارت کا بیان

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، ابو بردہ بن عبداللہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھے اور برے ہم نشین کی مثال مشک والے اور لوہار جیسی ہے کہ مشک والے سے کوئی فائدہ حاصل کئے بغیر واپس نہ لوٹو گے یا اسے خریدو گے ورنہ خوشبو تو پاؤ گے اور لوہار کی بھٹی تمہارے جسم یا کپڑے کو جلائے گی ورنہ اس کی بدبو تو پہنچے گی۔

[illegible]

باب ... ذکر ...

۱۴۲۲ — [illegible]

[illegible]

۱۴۲۳ — [illegible]

[illegible]

۱۴۲۴ — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]۔

بَابٌ صَاحِبُ السِّلْعَةِ أَحَقُّ بِالسَّوْمِ۔

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ وَفِيهِ خِرَبٌ وَنَخْلٌ۔

بَابٌ كَمْ يَجُوزُ الْخِيَارُ۔

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ۔

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَزَادَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ قَالَ هَمَّامٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي التَّيَّاحِ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي الْخَلِيلِ لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ هَذَا الْحَدِيثَ۔

بَابٌ إِذَا لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ۔

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ أَوْ يَكُونُ بَيْعَ خِيَارٍ۔

بَابٌ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَشُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَطَاوُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ۔

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

مال والا قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بنی نجار! مجھ سے اپنے باغ کی قیمت لو۔ اس میں کچھ کھنڈرات تھے اور کچھ حصے میں کھجور کے درخت تھے۔

اختیار کب تک ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیچنے والے اور خریدار کو اختیار ہے جب تک الگ الگ نہ ہوں یا بیع خیار ہو۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب کوئی چیز خریدتے تھے اور پسند آجاتی تو بائع سے جدا ہو جاتے تھے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں ___ احمد نے یہ زیادہ کیا: بہز، ہمام، ابو التیاح سے روایت ہے کہ میں ابو الخلیل کے ساتھ تھا جبکہ عبداللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی۔

جب اختیار کی وضاحت نہ ہو تو کیا بیع جائز ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے یا ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ تمہیں اختیار ہے اور کبھی فرمایا کہ بیع خیار ہو۔

بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے۔ حضرت ابن عمر، شریح، شعبی، طاؤس، عطاء اور ابن ابی ملیکہ کا یہی قول ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں نے سچ اور صاف گوئی سے کام

عليه وسلم قال البيعان بالخيار من بيعهما ما لم يتفرقا او يكون بيعهما عن خيار فاذا كان بيعهما عن خيار فقد وجب زاد ابن ابي عمر في روايته قال نافع فكان اذا بايع رجلا فاراد ان لا يقيله قام فمشى هنيهة ثم رجع اليه.

١٩٤٧ حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال البيعان كل واحد منهما بالخيار على صاحبه ما لم يتفرقا الا بيع الخيار.

باب ٣٧٢ اذا خير احدهما صاحبه بعد البيع فقد وجب البيع.

١٩٤٨ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اذا تبايع الرجلان فكل واحد منهما بالخيار ما لم يتفرقا وكانا جميعا او يخير احدهما الآخر فان خير احدهما الآخر فتبايعا على ذلك فقد وجب البيع وان تفرقا بعد ان تبايعا ولم يترك واحد منهما البيع فقد وجب البيع.

باب ٣٧٣ اذا كان البائع بالخيار هل يجب البيع.

١٩٤٩ حدثنا يحيى بن يحيى حدثنا اسمعيل عن عبد الله بن دينار انه سمع ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل بيعين لا بيع بينهما حتى يتفرقا الا بيع الخيار.

١٩٥٠ حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى بن سعيد ح وحدثنا عمرو بن علي حدثنا عبد الرحمن بن مهدي قالا حدثنا شعبة عن قتادة عن ابي الخليل عن عبد الله بن الحارث عن حكيم بن حزام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار ما لم يتفرقا فان صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما وان كذبا وكتما محق بركة بيعهما قال مسلم بن الحجاج ولد حكيم بن حزام في جوف الكعبة وعاش مائة وعشرين سنة.

یا ان دونوں کی بیع اختیار کے ساتھ ہوئی ہو تو بیع لازم ہو جائے گی اور اگر الفاظ سے معلوم ہو کہ بیع ہو چکی تو ان کی بیع سے پہلے اختیار والی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیع کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں مگر جب بیع خیار ہو۔

بیع کے بعد جب ایک اپنے ساتھی کو اختیار دے تو بیع واجب ہو گئی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص خرید و فروخت کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں اور ساتھ رہیں یا ایک دوسرے کو اختیار دے پھر اگر ایک نے دوسرے کو اختیار دیا اور انہوں نے بیع کی تو بیع واجب ہو گئی اور اگر بیع کے بعد جدا ہوئے اور ان میں سے کسی نے بیع کو ترک نہیں کیا تو بھی بیع واجب ہو گئی۔

جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع ہو جائے گی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دو بیع کرنے والوں کے درمیان بیع نہیں ہوتی جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں سوائے بیع خیار کے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ پھر اگر دونوں نے سچ بولا اور عیب کو بیان کر دیا تو ان کی بیع میں برکت ہوتی ہے اور اگر جھوٹ بولا اور عیب کو چھپایا تو ان کی بیع کی برکت مٹ جانے والی ہے۔ امام مسلم بن حجاج نے کہا حکیم بن حزام کعبہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت حکیم بن حزام نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

[illegible] عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب ۳۲۲ إذا اشترى شيئا فوهب من ساعته قبل أن يتفرقا ولم ينكر البائع على المشتري أو اشترى عبدا فأعتقه وقال طاوس فيمن يشتري السلعة على الرضا ثم باعها وجبت له والربح له وقال لنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا عمرو عن ابن عمر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فكنت على بكر صعب لعمر فكان يغلبني فيتقدم أمام القوم فيزجره عمر ويرده ثم يتقدم فيزجره عمر ويرده فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعمر بعنيه قال هو لك يا رسول الله قال بعنيه فباعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم هو لك يا عبد الله بن عمر تصنع به ما شئت قال أبو عبد الله وقال الليث حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر قال بعت من أمير المؤمنين عثمان مالا بالوادي بمال له بخيبر فلما تبايعنا رجعت على عقبي حتى خرجت من بيته خشية أن يرادني البيع وكانت السنة أن المتبايعين بالخيار حتى يتفرقا قال عبد الله فلما وجب بيعي وبيعه رأيت أني قد غبنته بأني سقته إلى أرض ثمود بثلاث ليال وساقني إلى المدينة بثلاث ليال۔

باب ۳۲۳ ما يكره من الخداع في البيع۔

۱۹۷۵ — حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر أن رجلا ذكر للنبي صلى الله عليه وسلم أنه يخدع في البيوع فقال إذا بايعت فقل لا خلابة۔

باب ۳۲۴ ما ذكر في الأسواق وقال

روایت کی ہے۔

جب کوئی چیز خریدے اسی وقت جدا ہونے سے پہلے اسے ہبہ کر دے اور بائع منع نہ کرے یا غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا۔ طاؤس نے کہا جس نے رضامندی سے سامان خریدا پھر بیچ دیا تو نفع اس کے لیے واجب ہو گیا۔ حمیدی، سفیان، عمرو ابن عمر سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ میں حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا جو مجھ پر غالب آجاتا تھا۔ وہ لوگوں سے آگے نکل جاتا تو حضرت عمر اسے ڈانٹتے اور پیچھے ہٹاتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا کہ میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ پس وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ بیچ دیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عبداللہ بن عمر! یہ تمہارا ہے تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو — امام ابو عبداللہ نے کہا کہ لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین حضرت عثمان کے ہاتھ وادی والی زمین ان کی خیبر والی زمین کے بدلے بیچی۔ جب ہم سودا کر چکے تو میں پچھلے پاؤں لوٹا یہاں تک کہ ان کے گھر سے نکل آیا کہیں وہ بیع واپس نہ کر دیں کیونکہ سنت یہی تھی جدا ہونے تک دونوں کو اختیار ہے۔ جب میری اور ان کی بیع واجب ہو گئی تو میں نے دیکھا کہ ان کا گھاٹا ہو گیا کیونکہ انہیں تو ثمود والی زمین کی طرف تین دن کے سفر برابر پیچھے دھکیل دیا اور مجھے مدینہ منورہ سے تین دن کے سفر برابر نزدیک کر دیا۔

بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ تجارت میں اسے دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سودا کرتے وقت کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔

بازاروں کا ذکر۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا جبکہ ہم مدینہ

[illegible]

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ أَعْنِكَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بقیع میں ایک شخص نے آواز دی، اے ابوالقاسم! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متوجہ ہوئے تو کہا۔ میں نے آپ کو نہیں بلایا۔ فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتّٰى أَتٰى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأٰى نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دن کے ایک حصے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے نہ آپ مجھ سے کوئی بات کرتے اور نہ میں آپ سے بات کرتا یہاں تک کہ آپ قینقاع کے بازار میں پہنچے اور حضرت فاطمہ کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا، کیا منا یہاں ہے؟ کیا منا یہاں ہے؟ میں سمجھا کہ وہ اُسے ہار پہنا رہی ہیں یا اسے نہلا رہی ہیں۔ وہ دوڑتا ہوا آیا تو آپ نے اسے سینے سے لگا لیا اور بوسہ دیا پھر کہا: اے اللہ! اس سے محبت کر اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ سفیان کو عبیداللہ نے بتایا کہ انہوں نے نافع بن جبیر کو ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا۔

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتّٰى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سواروں سے غلہ خرید لیا کرتے۔ آپ ان کے پاس آدمی بھیج کر فروخت کرنے سے منع فرما دیتے جب تک کہ غلہ اس جگہ سے منتقل نہ ہو جائے جہاں فروخت ہوتا ہے (منڈی میں)۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلے کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے۔

بَابُ ۱۳۲ كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ۔

باب: بازاروں میں شور کرنے کی کراہت

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰىةِ قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْاٰنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور عرض گزار ہوا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ تعریف بتائیے جو تورات میں ہے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم تورات میں بھی آپ کی بعض وہ صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن مجید میں ہیں۔ اے نبی (غیب کی خبریں بتانے والے) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور ان پڑھوں کی جائے پناہ، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام

المتوكل ليس بفظ ولا غليظ ولا سخاب في الأسواق ولا يدفع بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويغفر ولن يقبضه الله حتى يقيم به الملة العوجاء بأن يقولوا لا إله إلا الله ويفتح بها أعينا عميا وآذانا صما وقلوبا غلفا. تابعه عبد العزيز بن أبي سلمة عن هلال وقال سعيد عن هلال عن عطاء عن ابن سلام. غلف كل شيء في غلاف سيف أغلف وقوس غلفاء ورجل أغلف إذا لم يكن مختونا.

متوکل رکھا ہے کہ نہ تند خو، نہ سنگ دل اور نہ بازاروں میں شور مچانے والے ہیں اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ معاف اور درگزر کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ انہیں اپنے پاس نہیں بلائے گا یہاں تک کہ ان کے ذریعہ ٹیڑھی ملت کو سیدھی کر دے اور وہ یہ کہنے لگیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کلمہ کے ذریعہ اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غلاف والے دل کھل جائیں گے۔ متابعت کی اس کی عبد العزیز بن ابو سلمہ نے ہلال سے نیز سعید نے ہلال، عطاء، ابن سلام سے کہا کہ غلف ہر وہ چیز ہے جو غلاف میں ہو جیسے تلوار اور کمان۔ رجل اغلف جس کا ختنہ نہ ہو۔

ف: پروردگار عالم نے توریت اور دیگر کتب سابقہ میں بھی اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریفیں بیان فرمائیں۔ بکثرت انبیائے کرام سے اپنے حبیب کی تعریفوں کے خطبے پڑھوائے اور انہی اپنی امتوں کے سامنے چھپے کرائے۔ علاوہ ازیں قرآن مجید میں تو اپنے دستِ قدرت سے اس شہکار کی اس درجہ تعریف و توصیف کی ہے کہ ہر کوئی اسے کما حقہ سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔ ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق، جبکہ کما حقہ تو ان کی شان کو پروردگار عالم ہی جانتا ہے جس نے اپنے محبوب کو بہت اعلیٰ اور بلند و بالا بنایا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں اپنے محبوب کے چاہنے والوں کے مقدس ناموں کی فہرست میں شامل فرمالے تو یہ اس کا انتہائی کرم اور ہمارے جنت کی یاوری ہوگی۔

وما ذلك على الله بعزيز

باب الكيل على البائع والمعطي

لقول الله تعالى وإذا كالوهم أو وزنوهم يخسرون يعني كالوا لهم أو وزنوا لهم كقوله يسمعونكم يسمعون لكم وقال النبي صلى الله عليه وسلم اكتالوا حتى تستوفوا ويذكر عن عثمان أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا بعت فكل وإذا ابتعت فاكتل.

ماپ تول کی اجرت بائع اور دینے والے پر ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب ناپ کر یا تول کر دیں انہیں دیتے ہیں یعنی ان کے لئے ناپا تولا کرنا جیسے یسمعونکم سے مراد یسمعون لکم ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ناپ پورا کرو۔ اور حضرت عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیچو تو ناپ دو اور جب خریدو تو ناپ لیا کرو۔

١٩٨٣ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلہ خریدا تو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اس پر قبضہ نہ کرے۔

١٩٨٤ - حدثنا عبدان أخبرنا جرير عن مغيرة عن الشعبي عن جابر قال توفي عبد الله بن عمرو بن حرام وعليه دين فاستعنت النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام نے وفات پائی اور ان کے اوپر قرض تھا تو میں نے [illegible] نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد چاہی کہ

وسلم على غرمائه أن يضعوا من دينه فطلب النبي صلى الله عليه وسلم إليهم فلم يفعلوا فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم اذهب فصنف تمرك أصنافا العجوة على حدة وعذق زيد على حدة ثم أرسل إلي ففعلت ثم أرسلت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فجلس على أعلاه أو في وسطه ثم قال كل للقوم فكلتهم حتى أوفيتهم الذي لهم وبقي تمري كأنه لم ينقص منه شيء وقال فراس عن الشعبي حدثني جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم فما زال يكيل لهم حتى أداه وقال هشام عن وهب عن جابر قال النبي صلى الله عليه وسلم جذ له فأوف له.

اپنے قرض میں سے کچھ گھٹا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں کہا لیکن انہوں نے نہیں مانا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جاؤ اور ہر قسم کی کھجوریں علیحدہ رکھنا یعنی عجوہ ایک طرف اور عذق ایک طرف۔ پھر میرے لیے پیغام بھیج دینا۔ میں نے ایسا ہی کر کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیغام بھیج دیا۔ آپ ان کے اوپر یا درمیان میں بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ لوگوں کو ناپ دو۔ میں نے انہیں ناپ دیا، یہاں تک کہ سب کا قرض ادا کر دیا اور میری تمام کھجوریں بچ رہیں گویا ایک کھجور بھی نہیں گھٹی۔ فراس، شعبی، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ وہ ناپتے رہے یہاں تک کہ سب کو ادا کر دیا۔ ہشام، وہب، حضرت جابر سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان کے لیے کھجوریں کاٹ کر انہیں ادا کر دو۔

باب ۱۲۲ ما يستحب من الكيل.

تول کر لینا مستحب ہے۔

۱۹۸۵ - حدثنا إبراهيم بن موسى حدثنا الوليد عن ثور عن خالد بن معدان عن المقدام بن معديكرب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كيلوا طعامكم يبارك لكم.

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، ثور، خالد بن معدان، حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے اناج کو تول لیا کرو تمہیں برکت مل جائے گی۔

باب ۱۲۳ بركة صاع النبي صلى الله عليه وسلم ومده فيه عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاع اور مُد کی برکت۔

اس سلسلے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۹۸۶ - حدثنا موسى حدثنا وهيب حدثنا عمرو بن يحيى عن عباد بن تميم الأنصاري عن عبد الله بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم أن إبراهيم حرم مكة ودعا لها وحرمت المدينة كما حرم إبراهيم مكة ودعوت لها في مدها وصاعها مثل ما دعا إبراهيم عليه السلام لمكة.

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی ہے اس کے مُد اور صاع میں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لیے دعا کی۔

۱۹۸۷ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لهم في مكيالهم وبارك لهم في صاعهم ومدهم يعني أهل المدينة.

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ انہیں ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انہیں ان کے صاع اور مُد میں برکت دے یعنی اہل مدینہ منورہ کو

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ۔

غلے کی بیع اور ذخیرہ اندوزی کا بیان

اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری، سالم سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا جو غلہ اندازے سے خرید لیتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ان کو پیٹا جاتا تھا کہ اس کو اپنے ٹھکانوں پر لے جانے سے پہلے فروخت کریں۔

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَاكَ قَالَ ذَاكَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ۔

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ابن طاؤس، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص غلہ پورا لینے سے پہلے فروخت کرے، میں نے ابن عباس سے پوچھا یہ کیونکر؟ فرمایا کہ یہ درہم درہموں کے بدلے ہے اور غلہ بعد میں دیا جاتا ہے۔

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

ابو الولید، شعبہ، عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے تو اس کو فروخت نہ کرے جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے۔

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عِنْدَهُ صَرْفٌ فَقَالَ طَلْحَةُ أَنَا حَتَّى يَجِيءَ خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

علی، سفیان، عمرو بن دینار، زہری، مالک بن اوس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کون ہے جس کے پاس صرف (بیع) ہے؟ طلحہ نے کہا میں ہوں جب تک ہمارا خزانچی غابہ سے آجائے۔ سفیان نے کہا کہ ہم نے زہری سے اسی طرح یاد کیا ہے اس میں زیادتی نہیں ہے، پھر انہوں نے کہا کہ مجھ کو مالک بن اوس نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا سونے کے بدلے بیچنا سود ہے مگر دست بدست، اور گیہوں گیہوں کے بدلے سود ہے مگر دست بدست، اور کھجور کھجور کے بدلے سود ہے مگر دست بدست، اور جو جو کے بدلے سود ہے مگر دست بدست۔

بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

قبضہ کرنے سے پہلے غلے کی بیع اور اس چیز کا بیچنا جو اپنے پاس نہ ہو۔

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہتے ہوئے سنا

يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهٗ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ غلہ ہے جو قبضہ کرنے سے پہلے بیچا جائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میرے خیال میں ہر ایک چیز کا یہی حکم ہے۔

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ زَادَ اِسْمٰعِيْلُ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلہ خریدا تو فروخت نہ کرے جب تک قبضہ نہ کر لے۔ اسماعیل کی روایت میں حتیٰ یقبضہ ہے۔

بَابُ ۱۳۳۳ مَنْ رَّاٰى اِذَا اشْتَرٰى طَعَامًا جِزَافًا اَنْ لَّا يَبِيْعَهٗ حَتّٰى يُؤْوِيَهٗ اِلٰى رَحْلِهٖ وَالْاَدَبِ فِيْ ذٰلِكَ۔

جو دیکھے کہ اندازے سے غلہ بیچا جا رہا ہے اور اسے نہ بیچے جب تک اپنی جگہ پر نہ لے آئے اور اس کا ادب۔

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّاسَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُوْنَ جِزَافًا يَعْنِي الطَّعَامَ يُضْرَبُوْنَ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِمْ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ۔

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں غلہ بیچنے پر مار پڑتی کہ وہ اسے ٹھکانوں پر پہنچانے سے پہلے راستوں میں بیچا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۳۳۴ اِذَا اشْتَرٰى مَتَاعًا اَوْ دَابَّةً فَوَضَعَهٗ عِنْدَ الْبَائِعِ اَوْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا اَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَّجْمُوْعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ۔

جب کوئی چیز یا مویشی خریدا اور بائع کے پاس رکھا یا قبضہ کرنے سے پہلے مر گیا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ جو بیچی ہوئی چیز زندہ اور صحیح سالم پائے گا وہ بیچنے والے کی ہے۔

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَاْتِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا يَاْتِيْ فِيْهِ بَيْتَ اَبِيْ بَكْرٍ اَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ فَلَمَّا اُذِنَ لَهٗ فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَمْ يَرُعْنَا اِلَّا وَقَدْ اَتَانَا ظُهْرًا فَخُبِّرَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا لِاَمْرٍ حَدَثَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ يَعْنِيْ عَائِشَةَ وَاَسْمَاءَ قَالَ اَشَعَرْتَ اَنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ قَالَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایسا دن کم ہی آیا ہوگا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح یا شام کو حضرت ابو بکر کے گھر تشریف نہ لائے ہوں۔ جب آپ کو مدینہ منورہ کی طرف نکلنے کی اجازت دی گئی تو ہمیں خوشی ہوئی کہ آپ ظہر کے وقت تشریف لائے تھے۔ پس حضرت ابو بکر کو بتایا گیا تو انہوں نے عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت تشریف لانا کسی خاص بات کی وجہ سے ہے۔ جب آپ اندر داخل ہوئے تو حضرت ابو بکر سے فرمایا، جو لوگ آپ کے پاس سے ہیں وہ چلے جائیں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ صرف میری دو بیٹیاں عائشہ اور اسماء ہیں۔ فرمایا کیا تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ مجھے ہجرت کرنے کی

الصحبة يا رسول الله قال الصحبة قال يا رسول الله إن عندي ناقتين أعددتهما للخروج فخذ إحداهما قال قد أخذتها بالثمن۔

اجازت مل گئی ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! ہمراہی کی درخواست ہے۔ فرمایا ہمراہی منظور ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس یہ دو اونٹنیاں ہیں جو ہجرت کے لیے تیار کی ہیں ان میں سے ایک لے لیجئے۔ فرمایا کہ میں نے اسے قیمت سے لیا۔

باب لا يبيع على بيع أخيه ولا يسوم على سوم أخيه حتى يأذن له أو يترك۔

اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اپنے بھائی کے مول بھاؤ پر مول بھاؤ نہ کرے جب تک اس کی اجازت نہ دے یا چھوڑ دے۔

١٩٩٦ـ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يبيع بعضكم على بيع أخيه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

١٩٩٧ـ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبيع حاضر لباد ولا تناجشوا ولا يبيع الرجل على بيع أخيه ولا يخطب على خطبة أخيه ولا تسأل المرأة طلاق أختها لتكفأ ما في إنائها۔

حضرت سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے بیع کرے اور دھوکا دینے کی بولی لگائے اور یہ کہ آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام دے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے کہ جو اس کے برتن میں ہے اسے بھی خود انڈیل لے۔

باب بيع المزايدة وقال عطاء أدركت الناس لا يرون بأسا ببيع المغانم فيمن يزيد۔

نیلام کرنے کے لیے بیچنا۔ عطاء کا بیان ہے کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ مال غنیمت کی چیز بولی پر نیلام کرنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے۔

١٩٩٨ـ حدثنا بشر بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا الحسين المكتب عن عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله أن رجلا أعتق غلاما له عن دبر فاحتاج فأخذه النبي صلى الله عليه وسلم فقال من يشتريه مني فاشتراه نعيم بن عبد الله بكذا وكذا فدفعه إليه۔

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو آزاد کیا مدبر کرکے اور وہ محتاج ہو گیا، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پکڑ کر فرمایا اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس حضرت نعیم بن عبداللہ نے اتنے میں خرید لیا اور آپ نے وہ قیمت اسے دے دی۔

باب النجش ومن قال لا يجوز ذلك البيع وقال ابن أبي أوفى الناجش آكل ربا خائن وهو خداع باطل لا يحل قال النبي صلى الله عليه وسلم الخديعة في النار ومن عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد۔

بولی بڑھانا اور جس کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ہے۔ ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ بولی بڑھانے والا سود خور، خائن، دھوکا باز اور باطل ہے جو حلال نہیں ہوتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دھوکا جہنم میں ہے اور جو کوئی ایسا کام کرے جس کے متعلق ہمارا حکم نہ ہو وہ مردود ہے۔

١٩٩٩ـ حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا مالك

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

عن نافع عن ابن عمر قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن النجش۔

باب ۱۳۲۶ بيع الغرر وحبل الحبلة۔

۲۰۰۰۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع حبل الحبلة وكان بيعا يتبايعه اهل الجاهلية كان الرجل يبتاع الجزور الى ان تنتج الناقة ثم تنتج التي في بطنها۔

باب ۱۳۲۷ بيع الملامسة وقال انس نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم۔

۲۰۰۱۔ حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني عامر بن سعد ان ابا سعيد اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن المنابذة وهي طرح الرجل ثوبه بالبيع الى الرجل قبل ان يقلبه او ينظر اليه ونهى عن الملامسة والملامسة لمس الثوب لا ينظر اليه۔

۲۰۰۲۔ حدثنا قتيبة حدثنا عبد الوهاب حدثنا ايوب عن محمد عن ابي هريرة قال نهي عن لبستين ان يحتبي الرجل في الثوب الواحد ثم يرفعه على منكبه وعن بيعتين اللماس والنباذ۔

باب ۱۳۲۸ بيع المنابذة وقال انس نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم۔

۲۰۰۳۔ حدثنا اسماعيل قال حدثني مالك عن محمد بن يحيى بن حبان وعن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الملامسة والمنابذة۔

۲۰۰۴۔ حدثنا عياش بن الوليد حدثنا عبد الاعلى حدثنا معمر عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن ابي سعيد قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن ۔

فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بولی دینے سے منع فرمایا ہے

بیع غرر اور بیع حبل الحبلہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ بیع سے منع فرمایا ہے کہ وہ دور جاہلیت میں آدمی کرتی اونٹنی خریدتا کہ بچہ دینے پر اس کی قیمت ادا کرے گا اور پھر جو اس کے پیٹ میں ہے وہ بچہ جنے۔

بیع ملامسہ۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

عامر بن سعد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منابذہ سے منع فرمایا ہے اور وہ ایک آدمی کا دوسرے کی طرف اپنا کپڑا بغیر الٹے پلٹے اور اس کی طرف دیکھے پھینکنا ہے اور ملامسہ سے منع فرمایا ہے اور ملامسہ یہ ہے کہ بغیر اس کی طرف دیکھے کپڑے کو ہاتھ لگایا جاتا ہے۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ دو لباسوں سے منع فرمایا گیا ہے یعنی آدمی ایک کپڑے میں لپٹ رہے اور پھر اسے اپنے کندھے پر ڈال لے اور دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ و منابذہ سے۔

بیع منابذہ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اسمٰعیل، مالک، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ (دونوں قسم کی بیع) سے منع فرمایا ہے۔

عطاء بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو لباس اور دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ و منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

لبستین وعن بیعتین الملامسۃ والمنابذۃ۔

باب النهي للبائع ان لا يحفل الابل والبقر والغنم وكل محفلة والمصراة التي صري لبنها وحقن فيه وجمع فلم يحلب اياما واصل التصرية حبس الماء يقال منه صريت الماء اذا حبسته۔

۲۰۰۴۔ حدثنا ابن بكير حدثنا الليث عن جعفر بن ربيعة عن الاعرج قال ابو هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم لا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعها بعد فانه بخير النظرين بعد ان يحتلبها ان شاء امسك وان شاء ردها وصاع تمر ويذكر عن ابي صالح ومجاهد والوليد بن رباح وموسى بن يسار عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم صاع تمر وقال بعضهم عن ابن سيرين صاعا من طعام وهو بالخيار ثلاثا وقال بعضهم عن ابن سيرين صاعا من تمر ولم يذكر ثلاثا والتمر اكثر۔

۲۰۰۵۔ حدثنا مسدد حدثنا معتمر قال سمعت ابي يقول حدثنا ابو عثمان عن عبد الله بن مسعود قال من اشترى شاة محفلة فردها فليرد معها صاعا ونهى النبي صلى الله عليه وسلم ان تلقى البيوع۔

۲۰۰۶۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تلقوا الركبان ولا يبع بعضكم على بيع بعض ولا تناجشوا ولا يبع حاضر لباد ولا تصروا الغنم ومن ابتاعها فهو بخير النظرين بعد ان يحتلبها ان رضيها امسكها وان سخطها ردها وصاعا من تمر۔

باب ان شاء رد المصراة وفي حلبتها صاع من تمر

باب: بیچنے والے کو اونٹ، گائے، بکری کا دودھ روکنے سے منع کیا گیا ہے محفلہ اور مصراۃ وہ جانور ہے جس کا دودھ تھنوں میں روک لیا جائے اور کئی روز دودھ نہ دوہا جائے۔ التصریہ کی اصل ہے پانی کا روکنا جیسے صریت الماء کہا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی اور بکری کا دودھ تھنوں میں نہ روکو۔ جس نے ایسا جانور خریدا تو دودھ دوہنے کے بعد اسے ایک بات کا اختیار ہے کہ اگر وہ رکھنا چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے۔ نیز ابو صالح، مجاہد، ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ ایک صاع کھجوریں۔ جبکہ بعض نے ابن سیرین سے روایت کی کہ ایک صاع اناج اور تین دن تک اختیار ہے جبکہ بعض نے ابن سیرین سے ایک صاع کھجوریں روایت کیں اور تین دن کا ذکر نہیں بلکہ کھجوروں کا ذکر زیادہ کیا ہے۔

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور اسے واپس کرے تو اس کے ساتھ ایک صاع دودھ بھی دے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاجروں کو آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تجارتی قافلوں کو آگے جا کر نہ ملو اور ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو، دھوکے کی بولی نہ لگاؤ اور شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے اور بیچنے کے لیے بکری کا دودھ نہ روکو اور جو ایسا جانور خریدے تو اسے دونوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے، اگر پسند آئے تو رکھ لے اور ناپسند ہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

اگر خریدار چاہے تو دودھ روکے ہوئے جانور کو واپس کر دے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں بھی ادا کرے

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

بَاب بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِي وَقَالَ شُرَيْحٌ إِنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا۔

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ۔

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ۔

بَاب الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ مَعَ النِّسَاءِ۔

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

ثابت مولیٰ عبد الرحمٰن بن زید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور پھر اس کا دودھ دوھا۔ پس اگر وہ خوش ہے تو اسے رکھ لے اور اگر ناراض ہے تو دودھ کے بدلے میں ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

زانی غلام کی بیع۔ شریح کا قول ہے کہ اگر چاہے تو زنا کی وجہ سے واپس کر دے۔

سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا ظاہر ہو جائے تو اسے کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے، پھر زنا کرے تو کوڑے لگائے اور ملامت نہ کرے۔ پھر تیسری دفعہ بھی زنا کرے تو اسے فروخت کر دے خواہ بالوں کی رسی کے بدلے بیچے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جو غیر شادی شدہ ہو کر زنا کرے۔ فرمایا اگر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو اور پھر زنا کرے تو اسے فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے بدلے۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے یہ تیسری دفعہ فرمایا یا چوتھی دفعہ۔

عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے ذکر کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرید لو اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کا ہے جو آزاد کرے۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے وقت کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی شان بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں

مِائَةَ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

٢٠١٢ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ سَاوَمَتْ بَرِيرَةَ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ إِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَبِيعُوهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا فَقَالَ مَا يُدْرِينِي۔

بَابٌ هَلْ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِغَيْرِ أَجْرٍ وَهَلْ يُعِينُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ وَرَخَّصَ فِيهِ عَطَاءٌ۔

٢٠١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

٢٠١٤ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا۔

بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِأَجْرٍ

٢٠١٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى

جو ایسی شرط لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ حق اور زیادہ مضبوط ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت بریرہ کے متعلق بھاؤ تاؤ کیا آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ جب واپس تشریف لائے تو عرض گزار ہوئیں کہ وہ بیچنے سے انکار کرتے ہیں مگر ولاء کی شرط کے ساتھ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ میں (ہمام) نے نافع سے کہا کہ اس کا خاوند آزاد تھا یا غلام؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

کیا شہری دیہاتی کا مال بغیر اجرت کے بیچ سکتا ہے نیز اس کی مدد اور خیر خواہی کر سکتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو مشورہ دے۔ عطاء نے اس کی اجازت دی ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی اس بات کی گواہی دینے پر کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں نیز نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، امیر کی اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔

صلت بن محمد، عبد الواحد، معمر، عبد اللہ بن طاؤس، ان کے والد ماجد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قافلے والوں کو آگے جا کر مت ملو اور شہری دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔ میں (طاؤس) نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ اس فرمان کا کہ لا یبیع حاضر لباد کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

جس کے نزدیک مکروہ ہے کہ شہری دیہاتی کی بیع اجرت پر کرے۔

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ شہری دیہاتی کے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

بَابُ ۱۳۲ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ وَكَرِهَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ الْعَرَبَ تَقُولُ بِعْ لِي ثَوْبًا وَهِيَ تَعْنِي الشِّرَاءَ۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْتَاعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

بَابُ ۱۳۳ النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَإِنَّ بَيْعَهُ مَرْدُودٌ لِأَنَّ صَاحِبَهُ عَاصٍ آثِمٌ إِذَا كَانَ بِهِ عَالِمًا وَهُوَ خِدَاعٌ فِي الْبَيْعِ وَالْخِدَاعُ لَا يَجُوزُ۔

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مَا مَعْنَى قَوْلِهِ لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمْسَارًا۔

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنِ اشْتَرَى مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا قَالَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ۔

بیچے بیچ کرے۔ اور یہی حضرت ابن عباس کا قول ہے۔

شہری دیہاتی کا مال دلالی پر نہ بیچے۔ ابن سیرین اور ابراہیم نے بیچنے والے اور مشتری کے لیے مکروہ کہا ہے اور ابراہیم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عرب بع لی ثوبا کہے تو اس سے مراد خریدنا ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ بولی لگائے اور نہ شہری کسی دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہمیں منع فرمایا گیا ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

آگے جا کر قافلے والوں سے ملنے کی ممانعت۔ اس کی بیع مردود اور وہ گنہگار ہے۔ گنہگار ہے جبکہ اسے جانتا ہو اور یہ بیع بھی دھوکا ہے اور دھوکا جائز نہیں ہے۔

سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے جا کر ملنے اور شہری کے دیہاتی کے لیے سودا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ابن طاؤس سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لا یبیعن حاضر لباد کا مطلب پوچھا تو فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو دودھ روکی ہوئی بکری خریدے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجارت کے لیے آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور سامان کے لئے آگے جا کر نہ ملے یہاں تک کہ وہ بازار میں پہنچا دیا جائے۔

بَابُ مُنْتَهَى التَّلَقِّي۔

آگے جا کر ملنے کی انتہاء

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِي مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى يُبْلَغَ بِهِ سُوقُ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا فِي أَعْلَى السُّوقِ وَيُبَيِّنُهُ حَدِيثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہم قافلے والوں سے آگے جا کر ملتے تو ان سے غلہ خریدتے۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سودا کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ غلہ بازار میں پہنچا دیا جائے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ بازار کے بلند حصے کے لئے ہے اور حدیث عبید اللہ سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِمْ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا لوگ غلہ بازار کے بلند حصے میں خرید کر اسی جگہ فروخت کر دیتے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اس جگہ بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ منتقل نہ کر لیں۔

بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ شُرُوطًا فِي الْبَيْعِ لَا تَحِلُّ۔

بیع میں ان شرطوں کا کرنا جائز نہیں ہے

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقُلْتُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس بریرہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر مکاتبت کر لی ہے ہر سال ایک اوقیہ ادا کروں گی، لہٰذا میری مدد فرمائیے۔ میں نے کہا اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں یہ قیمت ادا کر دیتی ہوں لیکن ولاء میرے لئے ہوگی۔ بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے کہا تو انہوں نے انکار کیا۔ وہ ان کے پاس سے آئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ بات ان سے کہی تھی لیکن انہوں نے انکار کیا مگر یہ کہ ولاء ان کے لئے ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا اور حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا۔ فرمایا کہ اسے خرید لو اور ان کے لئے ولاء کی شرط کر لو کیونکہ ولاء اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ نے ایسا کیا۔

وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلٰى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

بَابٌ ۲۴ بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ۔

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

بَابٌ ۲۵ بَيْعُ الزَّبِيبِ بِالزَّبِيبِ وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ۔

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا۔

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يَبِيعَ الثَّمَرَ بِكَيْلٍ إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ قَالَ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔

بَابٌ ۲۶ بَيْعُ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں۔ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے بیشک ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے لونڈی خریدنا چاہی۔ اُن کے مالکوں نے کہا کہ ہم تمہیں اس شرط پر بیچیں گے کہ ولاء ہمارے لیے ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: اس سے تمہارا کیا بگڑتا ہے کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گندم کے بدلے گندم سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔ جَو کے بدلے جَو سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔ کھجوروں کے بدلے کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔

کشمش کے بدلے کشمش اور اناج کے بدلے اناج فروخت کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچی جائیں اور انگوروں کے ساتھ ناپ کر کشمش بیچی جائیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجوریں تول کر بیچی جائیں کہ اگر زیادہ ہوں تو میرے لیے اور اگر کم ہوں تو میرے ذمہ۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرایا میں اندازے کی اجازت دی ہے۔

جَو کے بدلے جَو کی بیع

۲۰۲۹۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن مالك بن أوس أخبره أنه التمس صرفا بمائة دينار فدعاني طلحة بن عبيد الله فتراوضنا حتى اصطرف مني فأخذ الذهب يقلبها في يده ثم قال حتى يأتي خازني من الغابة وعمر يسمع ذلك فقال والله لا تفارقه حتى تأخذ منه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذهب بالذهب ربا إلا هاء وهاء والبر بالبر ربا إلا هاء وهاء والشعير بالشعير ربا إلا هاء وهاء والتمر بالتمر ربا إلا هاء وهاء۔

باب ۱۳۲۵ بيع الذهب بالذهب۔

۲۰۳۰۔ حدثنا صدقة بن الفضل أخبرنا إسماعيل بن علية قال حدثني يحيى بن أبي إسحاق حدثنا عبد الرحمن بن أبي بكرة قال قال أبو بكرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الذهب بالذهب إلا سواء بسواء والفضة بالفضة إلا سواء بسواء وبيعوا الذهب بالفضة والفضة بالذهب كيف شئتم۔

باب ۱۳۲۶ بيع الفضة بالفضة۔

۲۰۳۱۔ حدثنا عبيد الله بن سعد حدثنا عمي حدثنا ابن أخي الزهري عن عمه قال حدثني سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر أن أبا سعيد حدثه مثل ذلك حديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فلقيه عبد الله بن عمر فقال يا أبا سعيد ما هذا الذي تحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أبو سعيد في الصرف سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الذهب بالذهب مثلا بمثل والورق بالورق مثلا بمثل۔

۲۰۳۲۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں سو دینار بیچنے کی ضرورت پڑی، پس مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے بلایا اور ہم دونوں بھاؤ طے کرنے لگے۔ یہاں تک کہ وہ مجھ سے سودا کرنے پر آمادہ ہوئے اور سونا لے کر ہاتھ میں الٹنے پلٹنے لگے۔ پھر کہا میرا خزانچی غابہ سے آ جائے۔ حضرت عمر سن رہے تھے، فرمایا: خدا کی قسم! اس سے جدا نہ ہونا جب تک سونا وصول نہ کر لو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونے کے بدلے سونا سود ہے مگر جب کہ دست بدست ہو، گندم کے بدلے گندم سود ہے مگر جب کہ دست بدست ہو، جو کے بدلے جو سود ہیں مگر جبکہ دست بدست ہوں۔ کھجوروں کے بدلے کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ دست بدست ہوں۔

سونے کے بدلے سونے کی بیع

صدقہ بن فضل، اسماعیل بن علیہ، یحییٰ بن ابو اسحاق، عبد الرحمٰن بن ابو بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، لیکن سونے کو چاندی کے بدلے یا چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہو فروخت کر لیا کرو۔

چاندی کے بدلے چاندی کی بیع

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے جیسے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ پس حضرت عبد اللہ بن عمر ان سے ملے اور کہا: اے حضرت ابو سعید! آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا روایت کرتے ہیں؟ حضرت ابو سعید نے بیع صرف کے متعلق کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سونا سونے کے بدلے برابر برابر ہے اور چاندی چاندی کے بدلے برابر برابر ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عن نافع عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبيعوا الذهب بالذهب إلا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها على بعض ولا تبيعوا الورق بالورق إلا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها على بعض ولا تبيعوا منها غائبا بناجز.

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کے بدلے سونا نہ بیچو مگر برابر اور ایک کو دوسرے سے کم و بیش نہ کرو۔ چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اور ان میں سے ایک دوسرے سے کم و بیش نہ کرو اور غائب چیز کو موجود چیز کے بدلے فروخت نہ کرو۔

باب ۱۳۵۰ بيع الدينار بالدينار نساء

دینار کے بدلے دینار کی ادھار بیع

۲۰۳۳ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا الضحاك بن مخلد حدثنا ابن جريج قال أخبرني عمرو بن دينار أن أبا صالح الزيات أخبره أنه سمع أبا سعيد الخدري يقول الدينار بالدينار والدرهم بالدرهم فقلت له فإن ابن عباس لا يقوله فقال أبو سعيد سألته فقلت سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم أو وجدته في كتاب الله قال كل ذلك لا أقول وأنتم أعلم برسول الله صلى الله عليه وسلم مني ولكن أخبرني أسامة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ربا إلا في النسيئة.

ابو صالح زیات سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم۔ میں (ابو صالح) ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایسا نہیں فرماتے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا میں نے ان سے پوچھا ہے کہ آیا آپ نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے یا اللہ کی کتاب میں پائی ہے؟ کہا کہ میں ان میں سے کوئی بات نہیں کہتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق آپ کو مجھ سے زیادہ علم ہے اور مجھے حضرت اسامہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

باب ۱۳۵۱ بيع الورق بالذهب نسيئة

چاندی کی سونے کے بدلے ادھار بیع

۲۰۳۴ - حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة قال أخبرني حبيب بن أبي ثابت قال سمعت أبا المنهال قال سألت البراء بن عازب وزيد بن أرقم عن الصرف فكل واحد منهما يقول هذا خير مني فكلاهما يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الذهب بالورق دينا.

ابو المنہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف کے متعلق پوچھا تو ان میں سے ہر ایک نے فرمایا کہ یہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور دونوں فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۱۳۵۲ بيع الذهب بالورق يدا بيد

سونے کی چاندی کے بدلے نقد بیع

۲۰۳۵ - حدثنا عمران بن ميسرة حدثنا عباد بن العوام أخبرنا يحيى بن أبي إسحاق حدثنا عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الفضة بالفضة والذهب بالذهب إلا سواء بسواء وأمرنا أن نبتاع الذهب بالفضة كيف شئنا والفضة بالذهب كيف شئنا.

یحییٰ بن ابو اسحاق نے عبد الرحمن بن ابو بکرہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ برابر برابر ہوں اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے جس طرح چاہیں خریدیں اور چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہیں فروخت کریں۔

باب ٣٢: بیع المزابنة وهی بیع الثمر بالتمر وبیع الزبیب بالکرم وبیع العرایا قال انس نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن المزابنة والمحاقلة

۲۰۳۲ - حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تبیعوا الثمر حتی یبدو صلاحه ولا تبیعوا الثمر بالتمر قال سالم واخبرنی عبد الله عن زید بن ثابت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص بعد ذلک فی بیع العریة بالرطب او بالتمر ولم یرخص فی غیره.

۲۰۳۳ - حدثنا عبد الله بن یوسف اخبرنا مالک عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المزابنة والمزابنة بیع الثمر بالتمر کیلا وبیع الزبیب بالکرم کیلا.

۲۰۳۴ - حدثنا عبد الله بن یوسف اخبرنا مالک عن داود بن الحصین عن ابی سفیان مولی ابن ابی احمد عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المزابنة والمحاقلة والمزابنة اشتراء الثمر بالتمر فی رؤوس النخل.

۲۰۳۵ - حدثنا مسدد حدثنا ابو معاویة عن الشیبانی عن عکرمة عن ابن عباس قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن المحاقلة والمزابنة.

۲۰۳۶ - حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا مالک عن نافع عن ابن عمر عن زید بن ثابت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ارخص لصاحب العریة ان یبیعها بخرصها.

باب ٣٣: بیع الثمر علی رؤوس النخل بالذهب والفضة.

بیع مزابنہ ... کھجور کے بدلے کھجور اور کشمش کے بدلے انگور ... بیچنا اور عرایا کی بیع ... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھلوں کو نہ بیچو جب تک ان کی پختگی ظاہر نہ ہو اور نہ کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچو۔ سالم نے کہا ... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے بعد عریہ کی بیع میں تر یا خشک کھجور کے بدلے اجازت دی اور کسی میں اجازت نہیں دی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے ناپ کر بیچنا اور انگوروں کو کشمش کے بدلے ناپ کر۔

عبد اللہ بن یوسف، مالک، داؤد بن حصین، ابو سفیان مولیٰ ابن ابی احمد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے خریدنا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عریہ والے کو اجازت دی ہے کہ وہ اندازہ سے فروخت کرے۔

درختوں پر لگی ہوئی کھجوریں سونے اور چاندی کے بدلے فروخت کرنا۔

۲۰۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور اُن میں سے تھوڑی سی بھی دینار و درہم کے بدلے نہ بیچی جائیں مگر عرایا کی صورت میں۔

۲۰۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسَأَلَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّبِيعِ أَحَدَّثَكَ دَاوُدُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ قَالَ نَعَمْ۔

عبد اللہ بن عبد الوہاب، عبید اللہ بن ربیع، امام مالک، داؤد، ابو سفیان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم کی اجازت مرحمت فرمائی ہے؟ فرمایا، ہاں۔

۲۰۴۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا بِخَرْصِهَا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا قَالَ هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِيَحْيَى وَأَنَا غُلَامٌ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فَقَالَ وَمَا يُدْرِي أَهْلَ مَكَّةَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَرْوُونَهُ عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قِيلَ لِسُفْيَانَ وَلَيْسَ فِيهِ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ قَالَ لَا۔

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے بدلے کھجور کی بیع سے منع فرمایا ہے اور عریہ میں اندازے سے بیچنے کی اجازت دی ہے تاکہ اس کے گھر والے تازہ کھجوریں کھائیں۔ اور دوسری دفعہ سفیان نے کہا کہ عریہ میں اس کے گھر والوں کو اندازے سے بیچنے کی اجازت دی ہے تاکہ وہ تر کھجوریں کھائیں۔ کہا کہ یہ بھی اسی طرح ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ سے کہا جبکہ میں لڑکا تھا کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں اجازت دی ہے۔ فرمایا کہ اہل مکہ کیسے جانتے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ وہ اسے حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں۔ پس وہ خاموش ہو گئے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ بتانا چاہا کہ حضرت جابر تو اہل مدینہ سے ہیں۔ سفیان سے کہا گیا کہ اس میں پکنے سے پہلے بیچنے کی ممانعت نہیں فرمائی؟ فرمایا، نہیں۔

باب [illegible] تَفْسِيرِ الْعَرَايَا وَقَالَ مَالِكٌ الْعَرِيَّةُ أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ النَّخْلَةَ ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرُخِّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ الْعَرِيَّةُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ لَا يَكُونُ بِالْجِزَافِ وَمِمَّا يُقَوِّيهِ قَوْلُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ بِالْأَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ

عرایا کی تفسیر۔ امام مالک نے فرمایا کہ عرایا یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو کھجور کا درخت دے کر اس کے بار بار آنے سے تکلیف ہوتی ہے تو اسے اجازت دی ہے کہ خشک کھجوروں کے بدلے اُسے خرید لے۔ ابن ادریس کا قول ہے کہ عریہ کھجوریں ناپ کر ہوتا ہے ہاتھوں ہاتھ، اندازے سے نہیں ہوتا۔ حضرت سہل بن ابو حثمہ کا قول ہے کہ وسقوں سے ناپ کر، اور ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں نافع کے واسطے سے حضرت ابن عمر

وقال ابن إسحاق في حديثه عن نافع عن ابن عمر كانت العرايا أن يعري الرجل في ماله النخلة والنخلتين وقال يزيد عن سفيان بن حسين العرايا نخل كانت توهب للمساكين فلا يستطيعون أن ينتظروا بها رخص لهم أن يبيعوها بما شاءوا من التمر۔

۲۰۴۴۔ حدثنا محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن زيد بن ثابت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في العرايا أن تباع بخرصها كيلا قال موسى بن عقبة والعرايا نخلات معلومات تأتيها فتشتريها۔

باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها

وقال الليث عن أبي الزناد كان عروة بن الزبير يحدث عن سهل بن أبي حثمة الأنصاري من بني حارثة أنه حدثه عن زيد بن ثابت قال كان الناس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبايعون الثمار فإذا جد الناس وحضر تقاضيهم قال المبتاع إنه أصاب الثمر الدمان أصابه مراض أصابه قشام عاهات يحتجون بها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما كثرت عنده الخصومة في ذلك فإما لا فلا تتبايعوا حتى يبدو صلاح الثمر كالمشورة يشير بها لكثرة خصومتهم وأخبرني خارجة بن زيد بن ثابت أن زيد بن ثابت لم يكن يبيع ثمار أرضه حتى تطلع الثريا فيتبين الأصفر من الأحمر قال أبو عبد الله رواه علي بن بحر حدثنا حكام حدثنا عنبسة عن زكرياء عن أبي الزناد عن عروة عن سهل عن زيد۔

۲۰۴۵۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك

سے روایت کی کہ عرایا یہ ہے کہ کوئی اپنے باغ سے کھجور کے ایک یا دو درخت کسی کو دے۔ یزید نے سفیان بن حسین سے روایت کی کہ عرایا کھجور کا درخت ہے جو مسکینوں کے لیے ہبہ کر دیا جاتا ہے اگر وہ انتظار نہ کر سکتے ہوں تو انہیں اجازت دی ہے کہ جتنی کھجور کے بدلے چاہے اسے فروخت کر دے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عرایا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپ کا اندازہ کر کے بیچنے کی اجازت دی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ عرایا کھجور کے ان مقررہ درختوں کو کہتے ہیں جن کے پاس جا کر آپ انہیں خرید لیں۔

پکنے سے پہلے پھلوں کا بیچنا

لیث، ابو الزناد، عروہ بن زبیر، سہل بن ابی حثمہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ پھلوں کو بیچ دیا کرتے جب لوگ تقاضا کرتے حاضر ہوتے تو بیچنے والا کہا کرتا ہے کہ پھلوں کی بیماری لگ گئی تھی۔ اسے مراض یا قشام کی بیماری لگ گئی تھی جب جھگڑے زیادہ آنے لگے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب انہیں فروخت نہ کیا کرو جب تک پک نہ جائیں یہ جھگڑوں کی کثرت کے باعث بطور مشورہ فرمایا۔ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زمین کے پھلوں کو نہ بیچتے جب تک ثریا نہ نکل آتا اور زرد سے سرخ کھجوریں ظاہر ہو جاتیں۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ علی بن بحر، حکام، عنبسہ، زکریا، ابو الزناد، عروہ، سہل نے اسے حضرت زید سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ۔

کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری کو پھلوں کی خرید فروخت سے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں۔

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ حَتّٰى تَحْمَرَّ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کے پھلوں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا یعنی سرخ ہونے سے پہلے۔

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى تُشَقِّحَ فَقِيْلَ مَا تُشَقِّحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا۔

سعید بن میناء سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تشقح سے پہلے کھجوروں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ کہا گیا کہ تشقح کیا ہے؟ فرمایا کہ اتنی سرخ اور زرد ہو جائیں کہ کھائی جا سکیں۔

بَابٌ [illegible] بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا۔

پکنے سے پہلے کھجوروں کا بیچنا

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَعَنِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ قِيْلَ وَمَا يَزْهُوْ قَالَ يَحْمَارُّ اَوْ يَصْفَارُّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور کھجوروں کو زرد ہونے سے پہلے۔ کہا گیا کہ زرد ہونا کیا ہے؟ فرمایا کہ ان کا سرخ اور زرد ہونا۔

بَابٌ [illegible] اِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ اَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ۔

جب پکنے سے پہلے کھجوریں بیچ دی جائیں اور کوئی آفت آ پڑے تو نقصان بائع پر پڑے گا۔

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ فَقِيْلَ لَهُ وَمَا تُزْهِيْ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ثُمَّ اَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ مَا اَصَابَهُ عَلٰى رَبِّهِ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زرد ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ ان سے کہا گیا کہ زرد کیا ہے؟ فرمایا یہاں تک کہ سرخ ہو جائیں۔ فرمایا بھلا بتاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک لے تو تم کس کی قیمت لیتے ہو۔ فرمایا اگر ایک آدمی پکنے سے پہلے پھل خریدتا ہے پھر ان پر کوئی آفت پڑ گئی ہے تو نقصان اس کے مالک پر پڑے گا۔ سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پکنے سے پہلے پھلوں کو نہ بیچو اور نہ کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچو۔

باب ۱۳۱ شراء الطعام إلى أجل

۲۰۵۰ - حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال ذكرنا عند إبراهيم الرهن في السلف فقال لا بأس به ثم حدثنا عن الأسود عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم اشترى طعاما من يهودي إلى أجل فرهنه درعه.

مدت مقررہ کے لئے غلہ خریدنا

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ پھر اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے کا سامان ایک یہودی سے ایک معین مدت کے وعدے پر قرض لیا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھ دی۔

باب ۱۳۲ إذا أراد بيع تمر بتمر خير منه

۲۰۵۱ - حدثنا قتيبة عن مالك عن عبد المجيد بن سهيل بن عبد الرحمن عن سعيد بن المسيب عن أبي سعيد الخدري وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم استعمل رجلا على خيبر فجاءه بتمر جنيب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكل تمر خيبر هكذا قال لا والله يا رسول الله إنا لنأخذ الصاع من هذا بالصاعين والصاعين بالثلاثة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيبا.

جب کوئی اچھی کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا چاہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل بنایا۔ وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم نہیں، ہم یہ ایک صاع دو صاعوں کے بدلے اور دو صاع تین صاعوں کے بدلے خریدتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ گھٹیا کھجوریں درہموں سے بیچ دیا کرو اور پھر اچھی کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو۔

باب ۱۳۳ من باع نخلا قد أبرت أو أرضا مزروعة أو بإجارة

وقال أبو عبد الله وقال لي إبراهيم أخبرنا هشام أخبرنا ابن جريج قال سمعت ابن أبي مليكة يخبر عن نافع مولى ابن عمر أن أيما نخل بيعت قد أبرت لم يذكر الثمر فالثمر للذي أبرها وكذلك العبد والحرث سمى له نافع هؤلاء الثلاث.

جس نے پیوند لگی کھجوریں یا کاشت والی زمین بیچی یا ٹھیکے پر دی

امام ابو عبد اللہ بخاری، ابراہیم، ہشام، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، نافع مولیٰ ابن عمر سے روایت ہے کہ جس نے پیوند لگے ہوئے کھجور کے درخت بیچے اور پھل کا ذکر نہیں کیا تو پھل اسی کے ہیں جس نے پیوند کاری کی اور اسی طرح غلام اور کھیتی۔ نافع نے ان تینوں ہی چیزوں کے نام لیے۔

۲۰۵۲ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من باع نخلا قد أبرت فثمرها للبائع إلا أن يشترط المبتاع.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے پیوند لگا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو اس کے پھل بیچنے والے کے ہیں مگر یہ کہ خریدار شرط کرے۔

باب ۱۳۴ بيع الزرع بالطعام كيلا

فصل کو ناپ والے غلے کے بدلے فروخت کرنا

٢٠٥٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا أَوْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ وَنَهَى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے باغ کے پھل بیچے۔ اگر وہ کھجوریں ہوں تو خشک کھجوروں کے بدلے ماپ کر، اگر انگور ہوں تو انہیں کشمش کے بدلے بیچے اور اگر کھیتی ہو تو اسے من غلے کے بدلے بیچے۔ ان سب سے منع فرمایا۔

باب ١٣٢ بَيْعِ النَّخْلِ بِأَصْلِهِ۔

درخت سمیت کھجوریں بیچنا

٢٠٥٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کھجور کے درخت کو پیوند لگایا۔ پھر درخت کو بیچ دیا تو پھل پیوند لگانے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کرے۔

باب ١٣٣ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ۔

بیع مخاضرہ

٢٠٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

اسحاق بن ابو طلحہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ (ان الفاظ کی خرید (وضاحت گزر چکی) سے منع فرمایا ہے۔

٢٠٥٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہو سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ ہم حضرت انس کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اس کا زہو کیا ہے۔ فرمایا کہ سرخ اور زرد ہو جانا۔ بتائیے اگر اللہ تعالیٰ پھل نہ لینے دے تو اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے حلال کرتے ہو۔

باب ١٣٤ بَيْعِ الْجُمَّارِ وَأَكْلِهِ۔

گابھے کی بیع اور اسے کھانا

٢٠٥٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ جُمَّارًا فَقَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ فَإِذَا أَنَا أَحْدَثُهُمْ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ گابھا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا کہ درختوں میں سے ایک مرد مومن کی طرح ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ کہوں وہ کھجور ہے مگر میں نو عمر تھا۔ خود فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

باب ١٣٥ مَنْ أَجْرَى أَمْرَ الْأَمْصَارِ عَلَى مَا

جو شہر میں تجارت کرے گے اور ناپ تول میں وہی اصطلاحا

بینهم فی البیوع والاجارة والمکیال والوزن وسننهم علی نیاتهم ومذاهبهم المشهورة وقال شریح للغزالین سنتکم بینکم ربحا وقال عبد الوهاب عن ایوب عن محمد لا بأس العشرة باحد عشر ویأخذ للنفقة ربحا وقال النبی صلی الله علیه وسلم لهند خذی ما یکفیک وولدک بالمعروف وقال تعالی ومن کان فقیرا فلیأکل بالمعروف واکتری الحسن من عبد الله ابن مرداس حمارا فقال بکم قال بدانقین فرکبه ثم جاء مرة اخری فقال الحمار الحمار فرکبه ولم یشارطه فبعث الیه بنصف درهم۔

اور عرفِ عام نافذ کرے جو اُن کے درمیان معروف ہوں۔ قاضی شریح نے سوت والوں سے فرمایا کہ تمہارے عرف ہی کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ عبدالوہاب ایوب، محمد بن سیرین سے راوی کہ دس کو گیارہ میں بیچنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور خرچ کے بدلے نفع لے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ہند سے فرمایا اتنا خرچ لے لیا کرو جو دستور کے مطابق تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے کافی رہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو فقیر ہو وہ دستور کے مطابق کھائے۔ حسن نے عبداللہ بن مرداس سے گدھا کرائے پر لیا اور کہا کتنے میں؟ انہوں نے کہا دو دانق میں۔ پس وہ سوار ہو گئے۔ پھر دوبارہ تشریف لائے اور کہا گدھے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس پر سوار ہو گئے اور کچھ طے نہ کیا۔ چنانچہ اُن کی طرف نصف درہم بھیج دیا۔

۲۰۵۸۔ حدثنا عبد الله بن یوسف اخبرنا مالک عن حمید الطویل عن انس بن مالک قال حجم رسول الله صلی الله علیه وسلم ابو طیبة فامر له رسول الله صلی الله علیه وسلم بصاع من تمر وامر اهله ان یخففوا عنه من خراجه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے سفارش کی کہ اُس کے خراج میں کمی کر دیں۔

۲۰۵۹۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیان عن هشام عن عروة عن عائشة قالت هند ام معاویة لرسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابا سفیان رجل شحیح فهل علی جناح ان آخذ من ماله سرا قال خذی انت وبنوک ما یکفیک بالمعروف۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ہند ام معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ ابو سفیان کنجوس آدمی ہیں۔ اگر میں چھپا کر اُن کے مال سے لیا کروں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ فرمایا کہ تم اتنا لے لیا کرو جو دستور کے مطابق تمہارے لیے اور تمہارے بیٹوں کے لیے کافی ہو۔

۲۰۶۰۔ حدثنی اسحاق حدثنا ابن نمیر اخبرنا هشام وحدثنی محمد قال سمعت عثمان بن فرقد قال سمعت هشام بن عروة یحدث عن ابیه انه سمع عائشة تقول ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیأکل بالمعروف انزلت فی والی الیتیم الذی یقیم علیه ویصلح فی ماله ان کان فقیرا اکل منه بالمعروف۔

اسحاق، ابن نمیر، ہشام — محمد، عثمان بن فرقد، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو تنگ دست ہو وہ دستور کے مطابق کھائے۔ یہ آیت یتیم کے والی کے متعلق نازل ہوئی جو اُس کی نگرانی کرتا اور اس کے مال کو سنبھالتا ہے کہ اگر وہ تنگ دست ہے تو اس میں سے دستور کے مطابق کھائے۔

باب بیع الشریک من شریکه۔

ایک شریک کا دوسرے شریک سے بیع کرنا

۲۰۹۱- حدثني محمود حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن جابر رضي الله عنه قال جعل النبي صلى الله عليه وسلم الشفعة في كل مال لم يقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر مال میں شفعہ کا حق مقرر فرمایا جب تک وہ تقسیم نہ ہو۔ جب حدیں قائم ہو گئیں اور راستے بدل گئے تو شفعہ نہ رہا۔

باب ۱۳۲ بيع الارض والدور والعروض مشاعا غير مقسوم۔

غیر منقسم زمین، گھر اور سامان کی بیع

۲۰۹۲- حدثنا محمد بن محبوب حدثنا عبد الواحد حدثنا معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن جابر بن عبد الله قال قضى النبي صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل مال لم يقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة۔ حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد بهذا وقال في كل ما لم يقسم تابعه هشام عن معمر قال عبد الرزاق في كل مال ورواه عبد الرحمن بن اسحاق عن الزهري۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر مال میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ جب حد قائم ہو جائیں اور راستے بدل دیے جائیں تو شفعہ نہیں۔ ابو عبد اللہ نے کہا ہم سے مسدد نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر مال میں جو تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ متابعت کی اس کی ہشام نے معمر سے، عبد الرزاق نے فرمایا کہ ہر مال میں اور روایت کیا اسے عبد الرحمٰن بن اسحاق نے زہری سے۔

باب ۱۳۳ اذا اشترى شيئا لغيره بغير اذنه فرضي۔

جب کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرید لی جائے اور پھر وہ راضی ہو جائے۔

۲۰۹۳- حدثنا يعقوب بن ابراهيم حدثنا ابو عاصم اخبرنا ابن جريج قال اخبرني موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خرج ثلاثة يمشون فاصابهم المطر فدخلوا في غار في جبل فانحطت عليهم صخرة قال فقال بعضهم لبعض ادعوا الله بافضل عمل عملتموه فقال احدهم اللهم اني كان لي ابوان شيخان كبيران فكنت اخرج فارعى ثم اجيء فاحلب فاجيء بالحلاب فآتي به ابوي فيشربان ثم اسقي الصبية واهلي وامراتي فاحتبست ليلة فجئت فاذا هما نائمان قال فكرهت ان اوقظهما والصبية يتضاغون عند رجلي فلم يزل ذلك دابي ودابهما حتى طلع الفجر اللهم ان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج عنا فرجة

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی نکل کر جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہو گئے اور ایک پتھر نے ان کا راستہ بند کر دیا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنا بہترین عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے جو آپ نے کیا ہو۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں باہر نکل کر چرایا کرتا تھا، جب میں واپس آتا تو ان کا دودھ نکالتا اور دودھ لے کر والدین کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ وہ پی لیتے تو پھر بیوی بچوں کو پلاتا۔ ایک رات مجھے دیر ہو گئی اور جب میں آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے انہیں جگانا پسند نہ کیا اور بچے میرے پیروں کے پاس رو رہے تھے۔ میری اور والدین کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ تیری رضا کے لیے کیا تو تھوڑا سا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ پس اس نے تھوڑا سا ہٹا دیا۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ!

نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ قَالَ فَفُرِجَ عَنْهُمْ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ كُنْتُ أُحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّيْ كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ فِيْهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيْرًا بِفَرَقٍ مِنْ ذُرَةٍ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبٰى ذَاكَ أَنْ يَأْخُذَ فَعَمَدْتُ إِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ حَتَّى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ انْطَلِقْ إِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَإِنَّهَا لَكَ فَقَالَ أَتَسْتَهْزِئُ بِيْ قَالَ فَقُلْتُ مَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلٰكِنَّهَا لَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ۔

بَابُ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَهْلِ الْحَرْبِ۔

۲۰۴۳ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً۔

بَابُ شِرَاءِ الْمَمْلُوْكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهِبَتِهٖ وَعِتْقِهٖ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَلْمَانَ كَاتِبْ وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوْهُ وَبَاعُوْهُ وَسُبِيَ عَمَّارٌ وَصُهَيْبٌ وَبِلَالٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَادِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ

تو ہٹا دے۔ دوسرے نے کہا اے اللہ! میں اپنے چچا کی بیٹی سے اس قدر محبت کرتا تھا جتنی کسی مرد کو عورت سے ہو سکتی ہے۔ اس نے کہا کہ آپ کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا جب تک سو دینار نہ دو۔ میں نے کوشش کر کے وہ جمع کر لیے اور جب اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا، اللہ سے ڈر اور مہر کو ناحق نہ توڑ۔ میں کھڑا ہو گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ اگر تیرے علم کے مطابق یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو ہمارے سامنے سے ہٹا دے۔ پس دو تہائی حصہ دور ہٹا دیا گیا۔ تیسرے نے کہا اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے ایک فرق جوار کے بدلے ایک آدمی کو کام پر لگایا تھا جب میں اسے دینے لگا تو اس نے لینے سے انکار کیا۔ میں نے وہ فرق بو دیا یہاں تک کہ اس سے گائیں اور چرواہا خرید لیا پھر اس شخص نے آ کر کہا کہ اے اللہ کے بندے! میرا حق مجھے دو۔ میں نے کہا کہ ان گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ وہ سب تیرے لئے ہے۔ اس نے کہا کیا تم مجھ سے مذاق کرتے ہو؟ میں نے کہا میں تم سے مذاق نہیں کرتا بلکہ وہ سب تیرے لئے ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تو ہمارے سامنے سے نکال دے۔ تو وہ پتھر ان لوگوں کے سامنے سے ہٹ گیا۔

مشرکوں اور حربیوں سے خرید و فروخت کرنا۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر ایک مشرک آدمی بکریاں ہانکتا ہوا آیا جو لمبا بکھرے بالوں والا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیچو گے یا عطیہ یا ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا: نہیں بلکہ بیچتا ہوں۔ آپ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔

کافر حربی سے غلام خریدنا اور اسے ہبہ یا آزاد کرنا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان سے فرمایا کہ مکاتبت کر لو اور وہ آزاد تھے لوگوں نے ظلم کر کے ان کو بیچ دیا اور حضرت عمار، حضرت صہیب اور حضرت بلال کو قید کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت دی تو جن لوگوں کو فضیلت دی گئی ہے وہ ...

أيمانهم فهم فيه سواء أفبنعمة الله يجحدون.
۲۰۶۵- حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا
أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه
قال قال النبي صلى الله عليه وسلم هاجر إبراهيم
عليه السلام بسارة فدخل بها قرية فيها ملك من
الملوك أو جبار من الجبابرة فقيل دخل إبراهيم بامرأة
هي من أحسن النساء فأرسل إليه أن يا إبراهيم
من هذه التي معك قال أختي ثم رجع إليها فقال
لا تكذبي حديثي فإني أخبرتهم أنك أختي والله إن على
الأرض مؤمن غيري وغيرك فأرسل بها إليه فقام إليها
فقامت توضأ وتصلي فقالت اللهم إن كنت آمنت بك
وبرسولك وأحصنت فرجي إلا على زوجي فلا تسلط علي
هذا الكافر فغط حتى ركض برجله قال الأعرج قال
أبو سلمة بن عبد الرحمن إن أبا هريرة قال قالت اللهم
إن يمت يقال هي قتلته فأرسل ثم قام إليها فقامت توضأ
تصلي وتقول اللهم إن كنت آمنت بك وبرسولك وأحصنت
فرجي إلا على زوجي فلا تسلط علي هذا الكافر فغط
حتى ركض برجله قال عبد الرحمن قال أبو سلمة قال
أبو هريرة فقالت اللهم إن يمت فيقال هي قتلته
فأرسل في الثانية أو في الثالثة فقال والله ما أرسلتم
إلي إلا شيطانا ارجعوها إلى إبراهيم وأعطوها آجر
فرجعت إلى إبراهيم عليه السلام فقالت أشعرت أن
الله كبت الكافر وأخدم وليدة.

۲۰۶۶- حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن ابن
شهاب عن عروة عن عائشة أنها قالت اختصم سعد
بن أبي وقاص وعبد بن زمعة في غلام فقال سعد
هذا يا رسول الله ابن أخي عتبة بن أبي وقاص عهد
إلي أنه ابنه انظر إلى شبهه وقال عبد بن زمعة هذا
أخي يا رسول الله ولد على فراش أبي من وليدته فنظر

اپنے غلاموں کو اپنی روزی نہیں لوٹاتے کہ وہ اس میں برابر ہو جائیں تو وہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت
کی وہ ان کے ساتھ ایک ایسی بستی میں داخل ہوئے جس کا بادشاہ جابروں میں
سے ایک جابر تھا اس سے کہا گیا کہ ابراہیم ایک ایسی عورت کے ساتھ آئے
ہیں جو بہت ہی خوبصورت ہے اس نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ اے ابراہیم
یہ تمہارے ساتھ کون ہے فرمایا کہ میری بہن ہے۔ پھر آپ ان کی طرف لوٹے
اور کہا کہ میری بات کو جھٹلا نہ دینا کیونکہ میں نے انہیں بتایا ہے کہ تم میری
بہن ہو اللہ کی قسم زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اس نے
انہیں بلا بھیجا تو انہوں نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی اور کہا اے اللہ!
اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو سوائے اپنے
خاوند کے بچائے رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دینا۔ پس وہ
خراٹے لینے لگا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ اعرج، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ انہوں نے کہا اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائے گا کہ اسی نے قتل کیا ہے۔ پس وہ چھوڑ دیا گیا
پھر وہ ان کی طرف چلا تو انہوں نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی اور کہا اے
اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو اپنے خاوند
کے سوا دوسروں سے محفوظ رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دینا۔ پس وہ
خراٹے لینے اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ عبدالرحمٰن، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ انہوں نے کہا اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائے گا کہ اسی نے قتل کیا ہے۔ وہ دوبارہ
یا سہ بارہ چھوڑ دیا گیا تو کہا کہ اللہ کی قسم تم نے میری طرف نہیں بھیجا مگر شیطان کو اسے
ابراہیم کے پاس لے جاؤ اور انہیں ہاجرہ دے دو۔ پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے پاس لوٹیں اور کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل
کیا اور خدمت کے لیے لڑکی دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد
بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ کا ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑا ہوا۔
حضرت سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرا بھتیجا ہے۔ عتبہ بن ابی وقاص نے
مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے اس کی صورت تو دیکھیے اور حضرت
عبد بن زمعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کے بستر پر
اس کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى شَبَهِهٖ فَرَأٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِصُهَيْبٍ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَدَّعِ إِلٰى غَيْرِ أَبِيكَ فَقَالَ صُهَيْبٌ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا وَأَنِّي قُلْتُ ذٰلِكَ وَلٰكِنِّي سُرِقْتُ وَأَنَا صَبِيٌّ۔

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ أَوْ أَتَحَنَّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا أَجْرٌ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ۔

بَابٌ ۷۳۱ جُلُودُ الْمَيْتَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا۔

بَابٌ ۷۳۲ قَتْلِ الْخِنْزِيرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخِنْزِيرِ

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔

کی صورت دیکھی تو عتبہ سے واضح مشابہت نظر آئی۔ فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! بچہ تمہارا ہے۔ لڑکا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر۔ اے سودہ بنت زمعہ! تم اس سے پردہ کرو۔ پس حضرت سودہ نے اُسے ہرگز نہ دیکھا۔

سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صہیب سے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہ کرو۔ حضرت صہیب نے کہا کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ ایسا کہوں لیکن بچپن ہی میں مجھے چرا لیا گیا تھا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! بھلا جاہلیت کے اندر میں نے جو صلہ رحمی کی، غلام آزاد کیے اور صدقہ دے کر نیکیاں کی تھیں کیا مجھے اُن کا اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی سابقہ نیکیوں کی وجہ سے ہی مسلمان ہوئے ہو۔

مردار جانوروں کی کھالوں کا حکم دباغت سے پہلے

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مردار ہے۔ فرمایا کہ اس کا کھانا ہی حرام ہے۔

خنزیر کو قتل کرنا۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خنزیر کی بیع کو حرام فرمایا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، قریب ہے کہ تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے جو انصاف پسند حاکم ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا۔

ف: قیامت سے پہلے اور خروج دجال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا جو اب زندہ آسمانوں پر موجود ہیں۔ آپ دجال کو قتل کریں گے اور امت محمدیہ کے ایک فرد کی طرح شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے اور امام زمانہ کے طور پر حکم شرعی کا نفاذ کریں گے۔ آپ شریعت محمدیہ پر اجتہاد کریں گے اور آپ کا اجتہاد فقہ حنفی سے بڑی حد تک مطابقت رکھے گا۔ اسی لیے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات امام ربانی میں تصریح فرمائی ہے کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فہم رسا اتنا بلند و بالا ہے کہ فہم نبوت سے قریب تر ہے جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے اجتہاد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہاد میں بڑی حد تک مطابقت ہوگی۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

باب ۱۳۸ لَا يُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَا يُبَاعُ وَدَكُهُ رَوَاهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ بیچی جائے

اسے حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا

۲۰۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ حضرت عمر کو معلوم ہوا کہ فلاں نے شراب بیچی ہے تو فرمایا، اللہ تعالیٰ فلاں کو ہلاک کرے کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اُن پر چربیاں حرام کی گئی تھیں لیکن وہ اسے پگھلا کر بیچ دیتے۔

۲۰۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اُن پر چربیاں حرام کی گئیں تو وہ اسے بیچ کر اس کی قیمت کھایا کرتے تھے۔

باب ۱۳۹ بَيْعِ التَّصَاوِيرِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رُوحٌ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ۔

غیر جان داروں کی تصویریں فروخت کرنا اور اس کا مکروہ ہونا

۲۰۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي وَإِنِّي أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا فَرَبَا

سعید بن ابو الحسن سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا جبکہ ایک آدمی نے آکر عرض کی۔ اے ابو العباس! میں ایسا آدمی ہوں جس کا ذریعہ معاش دستکاری ہے اور میں یہ تصویریں بنایا کرتا ہوں۔ پس حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تمہیں نہیں بتاؤں گا مگر وہی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو تصویر بنائے گا اُسے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونک دے اور وہ کبھی بھی اس میں جان نہیں ڈال سکے گا۔ چنانچہ اس آدمی نے سرد آہ بھری اور

الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ
إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ
لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ
أَبِي عَرُوبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ هٰذَا الْوَاحِدَ.

بَابُ ۸۸۲ تَحْرِيمِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ وَقَالَ جَابِرٌ
حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ.

۱۰۷۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا
نَزَلَتْ آيَاتُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ
فِي الْخَمْرِ.

بَابُ ۸۸۳ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا.

۱۰۷۵- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ اللّٰهُ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ
غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا
فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ.

بَابُ ۸۸۴ بَيْعِ الْعَبِيدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ
نَسِيئَةً وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ
مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ يُوفِيهَا صَاحِبَهَا بِالرَّبَذَةِ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيرَيْنِ وَاشْتَرَى
رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ فَأَعْطَاهُ أَحَدَهُمَا وَ
قَالَ آتِيكَ بِالْآخَرِ غَدًا رَهْوًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَقَالَ
ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا رِبَا فِي الْحَيَوَانِ الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ
وَالشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ إِلَى أَجَلٍ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ
لَا بَأْسَ بَعِيرٌ بِبَعِيرَيْنِ نَسِيئَةً.

۱۰۷۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ

اس کا سانس پھول گیا فرمایا تم پر افسوس ہے اگر بنانا ہی ہے تو ان
درختوں یا کسی بھی بے جان چیز کی تصویر بنا لیا کرو۔ امام ابو عبداللہ
بخاری فرماتے ہیں سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انس سے یہی ایک حدیث سنا۔

شراب کی تجارت کا حرام ہونا اور حضرت جابر سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔
مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کی ہے کہ جب سورۂ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو حضور
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور فرمایا
شراب کی تجارت حرام کر دی گئی ہے۔

آزاد آدمی کو بیچنے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
قیامت کے روز میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ آدمی
جو میرے نام پر عہد کرے اور پھر اس سے پھر جائے۔ دوسرا
وہ آدمی جو کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھا لے اور تیسرا آدمی وہ
جو کسی کو مزدوری پر لگائے اور جب وہ کام پورا کر دے تو اسے مزدوری نہ دے۔

غلام کی بیع اور جانور کے بدلے جانور کو ادھار بیچنا۔
حضرت ابن عمر نے ایک اونٹنی کے بدلے چار اونٹ خریدے جن
کی ادائیگی ان کے ذمہ تھی کہ ربذہ میں انہیں سپرد کر دیں گے۔
حضرت ابن عباس نے فرمایا ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔
حضرت رافع بن خدیج نے دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ خریدا
ایک تو اسے دے دیا اور دوسرے کے لیے کہا کہ کل ان شاء اللہ تعالیٰ
بے کھٹکے حاضر کر دوں گا۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ حیوانوں میں ایک
اونٹ کے بدلے دو اونٹ یا ایک بکری کے بدلے دو بکریاں ادھار میں سود نہیں۔
اور ابن سیرین نے فرمایا کہ دو اونٹوں کے بدلے ادھار ایک
ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
حضرت صفیہ قیدیوں میں تھیں، پس حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں آئیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ

فَسَارَتْ إِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب [illegible] بَيْعِ الرَّقِيقِ۔

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا فَنُحِبُّ الْأَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ أَوَإِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذٰلِكَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذٰلِكُمْ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ۔

باب [illegible] بَيْعِ الْمُدَبَّرِ۔

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَبَّرَ۔

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ بَاعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ۔

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ۔

باب [illegible] مَنْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ

تعالیٰ علیہ وسلم کر لیں۔

لونڈی غلام کی بیع

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم قیدی لونڈیوں سے صحبت کرتے اور ان کی قیمتیں بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا عزل کے متعلق آپ کا ارشاد کیا ہے؟ فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو اس کا کرنا یا نہ کرنا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے کیونکہ خدا نے جس جان کا پیدا ہونا لکھا ہے وہ پیدا ہو کے رہے گی۔

مدبر غلام کی بیع

عطا سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مدبر غلام کو فروخت کیا۔

عمرو نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے (مدبر غلام کو) فروخت کیا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ سے غیر شادی شدہ لونڈی کے زنا کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا اُسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا کہ پھر زنا کرے تو اُسے فروخت کر دو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اس پر حد جاری کرو اور اُسے ملامت نہ کرو۔ پھر زنا کرے تو اُس پر حد جاری کرو اور ملامت نہ کرو پھر تیسری دفعہ بھی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اُسے بیچ دو خواہ بالوں کی رسی کے بدلے بکے۔

کیا استبراء سے پہلے لونڈی کے ساتھ سفر کر سکتا ہے؟

وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُقَبِّلَهَا أَوْ يُبَاشِرَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيدَةُ الَّتِي تُوطَأُ أَوْ بِيعَتْ أَوْ عَتَقَتْ فَلْيُسْتَبْرَأْ رَحِمُهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تُسْتَبْرَأُ الْعَذْرَاءُ وَقَالَ عَطَاءٌ لَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلِ مَا دُونَ الْفَرْجِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ۔

اور حسن بصری نے کوئی ڈر نہیں سمجھا اس سے کہ اس کا بوسہ لے یا مباشرت کرے یا کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ جب وہ باندی جس سے صحبت ہو ہبہ کی جائے یا اسے فروخت یا آزاد کیا جائے تو ایک حیض تک استبراء کرے اور کنواری کا استبراء نہ کرے۔ عطا نے فرمایا کہ حاملہ لونڈی کی شرمگاہ کے سوا اور چیزوں سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مگر اپنی بیویوں اور ملکِ یمین سے۔

۲۰۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے قلعہ کو آپ کے ہاتھوں فتح کروا دیا تو آپ کے حضور صفیہ بنت حیی بن اخطب کی خوبصورتی کا ذکر کیا جن کا خاوند قتل کر دیا گیا تھا اور وہ عروس بنی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لئے چن لیا اور ان کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب سد الروحاء کے مقام پر پہنچے تو آپ حیض سے فارغ ہوئیں پس آپ نے ان سے صحبت فرمائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ارد گرد کے لوگوں کو بلاؤ۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضرت صفیہ کا ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف نکلے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہیں چادر میں پیچھے بٹھاتے تھے۔ پھر اونٹ کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا گھٹنا رکھ دیا، حضرت صفیہ اپنا پیر آپ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو گئیں۔

بَابُ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ۔

مردار اور بتوں کی بیع

۲۰۸۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام کر دیا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! مردار کی چربی کو کشتیوں پر ملتے، کھالوں پر لگاتے اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں۔ فرمایا: نہیں وہ حرام ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے جب اللہ نے ان پر چربی کو حرام کیا تو وہ اسے پگھلا کر فروخت

قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ اِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کرتے ہیں اور اس کی قیمت کھا جاتے ہیں۔ ابو عاصم، عبدالحمید، یزید، عطاء، حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بَابٌ ٣٨٤ ثَمَنِ الْكَلْبِ۔

٨٨٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

کتے کی قیمت

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابو بکر بن ابو عبدالرحمٰن نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی خرچی اور کاہن کے معاوضے سے منع فرمایا ہے۔

٨٨٥۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبِيْ اشْتَرٰى حَجَّامًا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْاَمَةِ وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَاٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

عون بن ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ انہوں نے ایک حجام خریدا۔ ان سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون اور کتے کی قیمت نیز لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا ہے اور لعنت کی ہے گودنے والی، گدوانے والی، سود کھانے والے اور اس کے موکل پر اور تصویر بنانے والے پر لعنت کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ السَّلَمِ

کتاب السلم

بَابٌ ٣٨٥ السَّلَمِ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ۔

٨٨٦۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ اَوْ قَالَ عَامَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً شَكَّ اِسْمٰعِيْلُ فَقَالَ مَنْ سَلَّفَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ۔

مقررہ ناپ تول میں سلم کرنا۔

عمرو بن زرارہ، اسمٰعیل بن علیہ، ابن ابو نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابو المنہال ابن المنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں سال دو سال کے لیے سلم کیا کرتے تھے یا دو اور تین سال فرمایا۔ اس میں اسمٰعیل کو شک ہے۔ فرمایا کہ جو کھجوروں میں سلف کرے تو مقررہ تول اور مقررہ وزن میں سلف کرے۔

٨٨٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ بِهٰذَا فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ۔

محمد، اسمٰعیل، ابن ابو نجیح سے یہ مقررہ تول اور مقررہ وزن مروی ہے۔

باب ۱۳۸۹ السلم في وزن معلوم

۲۰۸۸ - حدثنا صدقة أخبرنا ابن عيينة أخبرنا ابن أبي نجيح عن عبد الله بن كثير عن أبي المنهال عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يسلفون بالثمار السنتين والثلاث فقال من أسلف في شيء ففي كيل معلوم ووزن معلوم إلى أجل معلوم.

۲۰۸۹ - حدثنا علي حدثنا سفيان قال حدثني ابن أبي نجيح وقال فليسلف في كيل معلوم إلى أجل معلوم.

۲۰۹۰ - حدثنا قتيبة حدثنا سفيان عن ابن أبي نجيح عن عبد الله بن كثير عن أبي المنهال قال سمعت ابن عباس يقول قدم النبي صلى الله عليه وسلم وقال في كيل معلوم ووزن معلوم إلى أجل معلوم.

۲۰۹۱ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن ابن أبي المجالد وحدثنا يحيى حدثنا وكيع عن شعبة عن محمد بن أبي المجالد حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة قال أخبرني محمد أو عبد الله بن أبي المجالد قال اختلف عبد الله بن شداد بن الهاد وأبو بردة في السلف فبعثوني إلى ابن أبي أوفى رضي الله عنه فسألته فقال إنا كنا نسلف على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر في الحنطة والشعير والزبيب والتمر وسألت ابن أبزى فقال مثل ذلك.

معلوم وزن میں سلم کرنا

صدقہ، ابن عیینہ، ابن ابی نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ پھلوں میں دو اور تین سال کے لیے سلف کیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ تم میں سے جو کسی چیز میں سلف کرے تو مقررہ کیل اور مقررہ وزن میں مقررہ مدت تک کرے۔

علی، سفیان، ابن ابی نجیح نے فرمایا کہ سلف مقررہ کیل میں مقررہ مدت تک کیا جاتا ہے۔

ابوالمنہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا۔ مقررہ کیل، مقررہ وزن اور مقررہ مدت سلم میں ہونی چاہیے۔

ابوالولید، شعبہ، ابن ابی المجالد ———— یحییٰ، وکیع، شعبہ، محمد بن ابی المجالد، حفص بن عمر، شعبہ، محمد اور عبداللہ بن ابی المجالد سے روایت ہے کہ عبداللہ بن شداد بن الہاد اور ابوبردہ میں سلف کے متعلق اختلاف ہو گیا تو انہوں نے مجھے حضرت ابن ابی اوفیٰ کی طرف بھیجا تو میں نے ان سے پوچھا۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد مبارک میں سلف کیا کرتے تھے گندم، جو، کشمش اور کھجوروں میں۔ اور میں نے حضرت ابن ابزیٰ سے پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

باب ۱۳۹۰ السلم إلى من ليس عنده أصل

۲۰۹۲ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا الشيباني حدثنا محمد بن أبي المجالد قال بعثني عبد الله بن شداد وأبو بردة

اس سے سلم کرنا جس کے پاس راس المال نہ ہو

محمد بن ابی المجالد سے روایت ہے کہ مجھے عبداللہ بن شداد اور ابوبردہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نبی کریم کے

إلى عبد الله بن أبي أوفى فسألته فقال كان أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في عهد النبي صلى الله عليه وسلم يسلفون في الحنطة فقال عبد الله كنا نسلف نبيط أهل الشام في الحنطة والشعير والزبيب في كيل معلوم إلى أجل معلوم قلت إلى من كان أصل المال عنده قال ما كنا نسألهم عن ذلك ثم بعثاني إلى عبد الرحمن بن أبزى فسألته فقال كان أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يسلفون على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ولم نسألهم ألهم حرث أم لا.

٢٠٩٣ - حدثنا إسحاق حدثنا خالد بن عبد الله عن الشيباني عن محمد بن أبي مجالد بهذا وقال فنسلفهم في الحنطة والشعير وقال عبد الله بن الوليد عن سفيان حدثنا الشيباني وقال والزيت حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن الشيباني وقال في الحنطة والشعير والزبيب.

٢٠٩٤ - حدثنا آدم حدثنا شعبة أخبرنا عمرو قال سمعت أبا البختري الطائي قال سألت ابن عباس عن السلم في النخل قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع النخل حتى يؤكل منه وحتى يوزن فقال الرجل وأي شيء يوزن قال رجل إلى جانبه حتى يحرز وقال معاذ حدثنا شعبة عن عمرو قال أبو البختري سمعت ابن عباس نهى النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

باب ١٣٠٩ . السلم في النخل.

٢٠٩٥ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن عمرو عن أبي البختري قال سألت ابن عمر عن السلم في النخل فقال نهى عن بيع النخل حتى يصلح وعن بيع الورق نساء بناجز وسألت ابن

تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں گندم کے اندر سلف کیا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم شام کے کاشتکاروں سے گندم، جو اور منقہ کے اندر معین ناپ تول اور مقررہ مدت پر سلف کیا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ جن کے پاس راس المال ہوتا تھا؟ فرمایا کہ ہم ان سے اس کے متعلق نہیں پوچھا کرتے تھے۔ پھر مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ کے پاس بھیجا تو میں نے ان سے پوچھا فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سلف کیا کرتے تھے اور ہم ان سے یہ نہ پوچھتے کہ ان کے پاس کھیتی ہے یا نہیں؟

اسحاق، خالد بن عبداللہ، شیبانی، محمد بن ابی مجالد سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم گندم اور جو میں سلف کیا کرتے تھے ____ عبداللہ بن ولید، سفیان، شیبانی نے فرمایا کہ اور زیتون میں ____ قتیبہ، جریر، شیبانی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ گندم، جو اور کشمش میں سلف کیا کرتے تھے۔

ابوالبختری طائی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درخت کی سلم سے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے درختوں سے منع فرمایا ہے جب تک کھجوریں کھانے اور وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ ایک آدمی نے کہا کہ وزن کون سی چیز کا کیا جاتا ہے۔ ان کے پہلو والے ایک شخص نے کہا، جبکہ اندازہ کرنے کے قابل ہو جائیں ____ معاذ، شعبہ، عمرو، ابوالبختری، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے

کھجوروں میں سلم کرنا

ابوالبختری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درختوں کی سلم کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ کھجور کے درختوں کی بیع سے منع فرمایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ درست ہو جائیں اور نقد چاندی کو ادھار کے بدلے بیچنے سے۔ میں نے کہا

عباس عن السلم في النخل فقال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع النخل حتى يؤكل منه أو يأكل منه وحتى يوزن.

۲۰۹۶ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن عمرو عن أبي البختري سألت ابن عمر عن السلم في النخل فقال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع النخل حتى يصلح وعن بيع الورق نساء بناجز وسألت ابن عباس فقال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع النخل حتى يأكل أو يؤكل وحتى يوزن قلت وما يوزن قال رجل عنده حتى يحرز.

باب الكفيل في السلم

۲۰۹۷ - حدثنا محمد حدثنا يعلى حدثنا الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت اشترى رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما من يهودي بنسيئة ورهنه درعا له من حديد.

باب الرهن في السلم

۲۰۹۸ - حدثني محمد بن محبوب حدثنا عبد الواحد حدثنا الأعمش قال تذاكرنا عند إبراهيم الرهن في السلف فقال حدثني الأسود عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم اشترى من يهودي طعاما إلى أجل معلوم وارتهن منه درعا من حديد.

باب السلم إلى أجل معلوم وبه قال ابن عباس وأبو سعيد والأسود والحسن وقال ابن عمر لا بأس في الطعام الموصوف بسعر معلوم إلى أجل معلوم ما لم يك ذلك في زرع لم يبد صلاحه.

۲۰۹۹ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن ابن أبي

کے درخت کی بیع کے متعلق حضرت ابن عباس سے پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ کھانے یا وزن کرنے کے قابل ہو جائیں۔

ابو البختری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کی بیع کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں اور نقد کے بدلے ادھار چاندی بیچنے سے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا ہے جب تک کھانے یا وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائے۔ میں نے عرض کی کہ وزن کیسے ہوگا؟ ان کے پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے کہا کہ اندازہ لگانے سے

سلم میں ضمانت دینا

اعمش سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ خریدا ادھار پر اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

سلم میں رہن رکھنا

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس سلف میں رہن رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ مجھ سے اسود نے بواسطہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مدت کے وعدے پر کسی یہودی سے غلہ خریدا اور اس کے بدلے لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

مقررہ مدت تک سلم کرنا اور یہی کہا ہے حضرت ابن عباس، حضرت ابو سعید، اسود اور حسن بصری نے۔ حضرت ابن عمر کا قول ہے کہ بیچنے کی صورت میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اس کی جنس بتا دی جائے اور مدت مقرر کر لی جائے اور وہ چیز کھیت میں نہ ہو جس کی درستگی ظاہر نہ ہوئی ہو۔

ابو نعیم، سفیان، ابن ابی نجیح، عبد اللہ بن کثیر، ابو المنہال سے روایت

ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ أَسْلِفُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ۔

ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ پھلوں میں دو سال اور تین سال کا سلف کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ پھلوں کا تول اور مدت مقرر کر کے سلف کیا کرو۔ عبداللہ بن ولید، سفیان، ابن ابی نجیح نے فرمایا کہ تول مقرر ہو اور وزن مقرر ہو۔

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبُو بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالَا كُنَّا نُصِيبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّأْمِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ قُلْتُ أَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ زَرْعٌ قَالَا مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ۔

محمد بن ابی مجالد سے روایت ہے کہ ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابزی اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کی طرف سلف کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا تو دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیں مال غنیمت ملتا تو شام کے کاشتکار ہمارے پاس آتے تھے ہم مدت مقرر کر کے گندم، جو اور کشمش کی سلف کیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کاشتکاری کرتے تھے یا نہیں؟ فرمایا کہ اس کے متعلق ہم ان سے نہیں پوچھتے تھے۔

بَابُ السَّلَمِ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ۔

اونٹنی کے بچہ جننے تک سلم کرنا

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الْجَزُورَ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَّرَهُ نَافِعٌ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ حبل الحبلہ پر اونٹ بیچا کرتے تھے لیکن نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ نافع نے اس کی تشریح کی کہ اونٹنی بچہ جنے جو اس کے پیٹ میں ہے۔

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

کتاب الشفعہ

بَابُ الشُّفْعَةِ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ۔

غیر منقسم میں شفعہ ہے، جب حد بندی ہو گئی تو شفعہ کا حق نہ رہا۔

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے۔ جب حد بندی قائم ہو گئی اور راستے بدل گئے تو شفعہ کا حق نہ رہا۔

بَابُ عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلَى صَاحِبِهَا قَبْلَ الْبَيْعِ

وَقَالَ الْحَكَمُ إِذَا أَذِنَ لَهُ قَبْلَ الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ بِيعَتْ شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لَا يُغَيِّرُهَا فَلَا شُفْعَةَ لَهُ.

٢١٠٣ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ قَالَ وَقَفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَجَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى إِحْدَى مَنْكِبَيَّ إِذْ جَاءَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَعْدُ ابْتَعْ مِنِّي بَيْتَيَّ فِي دَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللهِ مَا أَبْتَاعُهُمَا فَقَالَ الْمِسْوَرُ وَاللهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ وَاللهِ لَا أَزِيدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلَافٍ مُنَجَّمَةً أَوْ مُقَطَّعَةً قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَهَا بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ وَأَنَا أُعْطَى بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ.

بَابُ أَيِّ الْجِوَارِ أَقْرَبُ

٢١٠٤ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا.

بیع سے پہلے شفیع پر شفعہ کو پیش کرنا۔ حکم کا قول ہے کہ بیع سے پہلے شفیع نے اجازت دے دی تو اس کا حق شفعہ نہیں رہتا۔ شعبی کا قول ہے کہ جب شفیع کے سامنے بیع ہو گئی اور اس نے کوئی عذر نہیں کیا تو اس کا حق شفعہ جاتا رہا۔

عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس کھڑا تھا کہ حضرت مسور بن مخرمہ آئے اور اپنا ہاتھ میرے ایک کندھے پر رکھ دیا۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابو رافع آئے اور کہا۔ اے سعد! اپنے محلے والے میرے دو مکان خرید لیجیے۔ حضرت سعد نے کہا خدا کی قسم میں تو نہیں خریدوں گا۔ حضرت مسور نے کہا۔ خدا کی قسم آپ کو خریدنے پڑیں گے۔ حضرت سعد نے کہا کہ خدا کی قسم میں آپ کو چار ہزار سے زیادہ نہیں دوں گا وہ بھی قسطوں میں۔ حضرت ابو رافع نے فرمایا کہ مجھے ان کے پانچ سو دینار ملتے تھے اور اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے تو آپ کو چار ہزار میں نہ دیتا جبکہ مجھے ان کے پانچ سو دینار مل رہے تھے۔ پس وہ دونوں انہیں دے دئیے۔

کون سا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے!

حجاج، شعبہ ___ علی بن عبداللہ، شبابہ، شعبہ، ابو عمران، حضرت طلحہ بن عبداللہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں تو ان میں کس کے پاس تحفہ بھیجوں؟ فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے۔

پارہ — ۹

كِتَابُ الْإِجَارَةِ

باب ۱۳۹۵ فِي الْإِجَارَةِ اسْتِئْجَارُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ وَالْخَازِنُ الْأَمِينُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَعْمِلْ مَنْ أَرَادَهُ۔

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُؤَدِّي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبَةً نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ۔

باب ۱۳۹۶ رَعْيِ الْغَنَمِ عَلَى قَرَارِيطَ۔

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ۔

باب ۱۳۹۷ اسْتِئْجَارِ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الضَّرُورَةِ أَوْ إِذَا لَمْ يُوجَدْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَعَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ خَيْبَرَ۔

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ

مزدوری کا بیان

مزدوری کا بیان نیک آدمی کو مزدوری پر لگانا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے بے شک بہتر نوکر جس کو تم کام پر لگاؤ وہ ہے جو طاقت ور اور امانت دار ہو اور امانت دار خزانچی اور جو آقا کا ارادہ نہ کرنے والے کو کام نہ دے۔

محمد بن یوسف، سفیان، ابو بردہ، ان کے دادا ابو بردہ، ان کے والد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امانت دار خزانچی وہ ہے جو مالک کے حکم کے مطابق دل کی خوشی سے رقم ادا کرے۔ وہ خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ دو اشعری تھے میں نے عرض کی کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ عامل بننا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ جو عامل بننا چاہے ہم اُسے عامل نہیں بنایا کرتے۔

چند قیراط پر بکریاں چرانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اُس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ کے اصحاب نے کہا۔ کیا آپ نے بھی؟ فرمایا ہاں میں نے بھی چند قیراط پر اہلِ مکہ کی چرائیں۔

جب کسی مشرک کو ضرورت کے وقت مزدوری پر رکھا جائے تاوقتیکہ مسلمان دستیاب نہ ہو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو کام پر رکھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا الْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ يَمِينَ حِلْفٍ فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَأَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيحَةَ لَيَالٍ ثَلَاثٍ فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ الدِّيلِيُّ فَأَخَذَ بِهِمْ أَسْفَلَ مَكَّةَ وَهُوَ طَرِيقُ السَّاحِلِ۔

بَابُ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِيَعْمَلَ لَهُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ بَعْدَ شَهْرٍ أَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَازَ وَهُمَا عَلَى شَرْطِهِمَا الَّذِي اشْتَرَطَاهُ إِذَا جَاءَ الْأَجَلُ۔

٢١٠٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ هَادِيًا خِرِّيتًا وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ۔

بَابُ الْأَجِيرِ فِي الْغَزْوِ۔

٢١١٠۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ أَوْثَقِ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا إِصْبَعَ صَاحِبِهِ فَانْتَزَعَ إِصْبَعَهُ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ أَفَيَدَعُ إِصْبَعَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ بِمِثْلِ هَذِهِ الصِّفَةِ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ

کی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے بنی دیل کے ایک آدمی کو اجرت پر رکھا جو بنی عبد بن عدی سے تھا۔ راستہ بتانے میں بڑا ماہر تھا اُس کا عاص بن وائل کے خاندان سے معاہدہ تھا اور وہ کفار قریش کے دین پر تھا۔ دونوں حضرات نے اس پر اعتماد کر کے اپنی سواریاں دے دیں اور تین راتوں کے بعد غار ثور میں ملنے کا وعدہ لیا۔ وہ تیسری رات کی صبح سواریاں لے کر آیا اور ان کے ساتھ عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا بھی چلا اور ساحل کے راستے گیا۔

جب کسی کو مزدوری پر رکھا کہ تین دن یا ایک ماہ یا ایک سال کے بعد کام کرے تو جائز ہے جب مدت آ جائے تو دونوں اپنی شرط پر قائم رہیں گے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے بنی دیل کے ایک آدمی کو راستہ بتانے کے لیے مزدوری پر رکھا جو کفار قریش کے دین پر تھا۔ دونوں نے اپنی سواریاں اسے دے دیں اور تین راتوں کے بعد غار ثور پر سواریاں لے کر پہنچ جانے کا اس سے وعدہ لیا۔

غزوہ میں مزدور رکھنا

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جیش العسرۃ (غزوہ تبوک) میں جہاد کیا اور یہ میرے نزدیک میرے سب سے اعلیٰ اعمال میں سے ہے۔ میرے ساتھ ایک مزدور تھا۔ وہ ایک آدمی سے جھگڑ پڑا تو ایک نے دوسرے کی انگلی دانتوں سے کاٹی۔ اس نے انگلی کھینچی تو اس کا سامنے کا دانت گر گیا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے دانت کا قصاص نہ دلایا اور فرمایا کیا وہ اپنی انگلی تمہارے منہ میں چھوڑ دیتا کہ تم اسے چبا ڈالتے۔ ابن جریج نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے اپنے دادا سے اسی طرح روایت کی کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا جس سے اس کا دانت گر گیا تو حضرت ابوبکر نے اس کا قصاص نہ دلایا۔

فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَأَهْدَرَهَا أَبُو بَكْرٍ۔

بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَبَيَّنَ لَهُ الْأَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الْعَمَلَ لِقَوْلِهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ يَأْجُرُ فُلَانًا يُعْطِيهِ أَجْرًا وَمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ أَجَرَكَ اللّٰهُ۔

بَابُ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا عَلَى أَنْ يُقِيمَ حَائِطًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ جَازَ۔

٢١١١۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلَى حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ سَعِيدٌ أَجْرًا نَأْكُلُهُ۔

بَابُ الْإِجَارَةِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ۔

٢١١٢۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أُجَرَاءَ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ عَلَى قِيرَاطَيْنِ فَأَنْتُمْ هُمْ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا مَا لَنَا أَكْثَرَ عَمَلًا وَأَقَلَّ عَطَاءً قَالَ هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ

جب کسی کو اُجرت پر رکھے اور اُسے مدت بتا دے لیکن کام نہ بتائے جیسا قرآن مجید میں ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی دو لڑکیوں سے ایک بیٹی کا تمہارے ساتھ نکاح کر دوں اس سے واللہ تعالیٰ ہماری بات پر گواہ ہے تک۔ یاجر فلانا کا مطلب ہے کہ مزدوری دیتا ہے اور اسی سے تعزیت کے لفظ میں آجرک اللہ کہا جاتا ہے۔

کوئی کسی مزدور کو اس پر رکھے کہ جب یہ دیوار گرنے لگے تو سیدھا کھڑا کر دے یہ جائز ہے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں چلے یہاں تک کہ ایک دیوار کو جو گرنے والی تھی، سعید نے ہاتھ کے اشارے سے کہا اس طرح سیدھا کر دیا۔ یعلی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے سعید نے کہا اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ سیدھی ہو گئی۔ کہا اگر آپ چاہتے تو اس پر مزدوری لے لیتے۔ سعید نے کہا۔ ایسی مزدوری جسے کھاتے۔ (یہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کی ملاقات کا واقعہ ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے)

دوپہر تک مزدوری پر رکھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری اور اہل کتاب کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے کام پر مزدور رکھے اور کہا، کون ہے جو صبح سے دوپہر تک میرا ایک قیراط پر کام کرے۔ یہود نے کام کیا۔ پھر کہا کون ہے جو دوپہر سے نماز عصر تک ایک قیراط پر میرا کام کرے۔ پس نصاریٰ نے کام کیا۔ کہا کون ہے جو عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے۔ یہی وہ تم ہو۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور کہا کہ ہم سے کام زیادہ لیا اور ہمیں مزدوری کم دی۔ فرمایا کیا میں نے تمہارے حق میں سے کچھ کم دیا؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے، جس کو چاہوں دوں۔

مَنْ أَشَاءُ.

بَابُ الْإِجَارَةِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ.

۲۱۱۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُودُ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ عَمِلَتِ النَّصَارَى عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمُ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا فَقَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ.

بَابُ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ أَجْرَ الْأَجِيرِ.

۲۱۱۴ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ.

بَابُ الْإِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ.

۲۱۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوا أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلًا

نمازِ عصر تک کام پر رکھنا

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے کام پر لوگوں کو لگایا اور کہا کون ہے جو نصف النہار تک ایک ایک قیراط پر میرا کام کرے۔ پس ایک ایک قیراط پر یہود نے کام کیا۔ پھر تم لوگ وہ ہو جو نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک دو دو قیراط پر کام کرتے ہو۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا اور مزدوری کم ملی۔ فرمایا کیا میں نے تمہارے حق سے کچھ کم دیا؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔

مزدور کی مزدوری نہ دینے کا گناہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ فرماتا ہے کہ قیامت کے روز تین آدمیوں کا میں مخالف ہوں گا۔ ایک وہ آدمی جس نے میرا نام لے کر عہد کیا اور پھر عہد شکنی کی۔ دوسرا وہ آدمی جس نے آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ جس نے کسی کو مزدوری پر رکھا اور پورا کام لے کر اُسے مزدوری نہ دی۔

عصر سے شام تک کے لیے مزدور رکھنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کام پر آدمی لگائے تاکہ اس کے لیے شام تک کام کریں مقررہ مزدوری پر۔ پس بعض نے نصف النہار تک اس کا کام کیا اور کہا کہ ہمیں مزدوری کی ضرورت نہیں جو تم نے مقرر کی تھی اور جو ہم نے کام کیا وہ چھوڑا۔ اس نے ان سے کہا ایسا نہ کرو بلکہ باقی کام پورا کرو اور پوری مزدوری لے لو۔ انہوں نے انکار کیا اور چھوڑ کر چلے گئے۔ اُس نے اُن کے بعد دوسرے آدمی کام پر لگائے اور اُن سے کہا کہ تم آج کا دن کام

فَأَبَوْا وَعَمِلُوا وَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ أَكْمِلَا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هَذَا وَلَكُمَا الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا فَإِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَأَبَيَا وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا فَذَلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هَذَا النُّورِ۔

کو اور تمھیں وہی مزدوری ملے گی جو اُن سے طے کیا تھا۔ انھوں نے کام کیا لیکن جب نمازِ عصر کا وقت ہوا تو کہا ہم نے اپنا کام اور اس کی مقررہ مزدوری دونوں چیزیں آپ کے لیے چھوڑیں۔ انھوں نے دونوں جماعتوں سے کہا کہ اپنا باقی کام کر دو کیونکہ تھوڑا سا دن رہ گیا ہے مگر انھوں نے انکار کر دیا۔ لہٰذا باقی دن کے لیے دوسرے آدمیوں کو کام پر لگایا تو انھوں نے کام کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس انھیں دونوں گروہوں کی مزدوری بھی مل گئی یہ اُن کی مثال ہے جنھوں نے اس نور کو قبول کیا۔

بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَتَرَكَ أَجْرَهُ فَعَمِلَ فِيهِ الْمُسْتَأْجِرُ فَزَادَ أَوْ مَنْ عَمِلَ فِي مَالِ غَيْرِهِ فَاسْتَفْضَلَ۔

جو مزدور رکھے اور پھر وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا جائے مستاجر اس پر محنت کر کے اُسے بڑھائے

۲۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَوُا الْمَبِيتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَأَى بِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی جا رہے تھے کہ ایک غار میں پناہ لینے کے لیے داخل ہوئے۔ پہاڑ سے ایک پتھر لڑھک کر غار سے اُن کے نکلنے کا راستہ بند کر دیا۔ انھوں نے کہا کہ اب اس پتھر سے نجات نہیں ملے گی مگر یہ کہ اپنے کسی نیک کام کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور میں اُن سے پہلے اپنے گھر کے کسی فرد کو دودھ نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے کسی کام کے باعث زیادہ دیر ہو گئی اور وہ سو گئے۔ میں نے اُن کے لیے دودھ دوہا تو وہ سوئے ہوئے تھے جبکہ میں نے اُن سے پہلے گھر کے کسی فرد کو دودھ پلانا ناپسند کیا۔ میں انتظار کرتا رہا اور پیالہ میرے ہاتھ میں تھا کہ وہ جاگ کر دودھ پئیں یہاں تک کہ فجر ہو گئی۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا ہو تو اس پتھر کو ہٹا دے جس میں ہم پھنسے ہیں۔ پس وہ تھوڑا سا ہٹ گیا لیکن نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرا بولا کہ اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی جس کو میں سب سے زیادہ چاہتا تھا میرا دل اس پر مائل تھا لیکن وہ مجھ سے بچتی رہی حتیٰ کہ ایک سال اُسے فروتنگی نے آ لیا۔ وہ میرے پاس آئی تو میں نے اُسے ایک سو بیس دینار دیے کہ وہ

إذا قال بعه بكذا فما كان من ربح فهو لك أو بيني وبينك فلا بأس به وقال النبي صلى الله عليه وسلم المسلمون عند شروطهم.

۲۱۱۸۔ حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد حدثنا معمر عن ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تتلقى الركبان ولا يبيع حاضر لباد قلت يا ابن عباس ما قوله لا يبيع حاضر لباد قال لا يكون له سمسارا.

باب ۱۴۱۲ هل يؤاجر الرجل نفسه من مشرك في أرض الحرب.

۲۱۱۹۔ حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش عن مسلم عن مسروق حدثنا خباب قال كنت رجلا قينا فعملت للعاص بن وائل فاجتمع لي عنده فأتيته أتقاضاه فقال والله لا أقضيك حتى تكفر بمحمد فقلت أما والله حتى تموت ثم تبعث فلا قال وإني لميت ثم مبعوث قلت نعم قال فإنه سيكون لي ثم مال وولد فأقضيك فأنزل الله تعالى أفرأيت الذي كفر بآياتنا وقال لأوتين مالا وولدا.

باب ۱۴۱۳ ما يعطى في الرقية على أحياء العرب بفاتحة الكتاب وقال ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم أحق ما أخذتم عليه أجرا كتاب الله وقال الشعبي لا يشترط المعلم إلا أن يعطى شيئا فليقبله وقال الحكم لم أسمع أحدا كره أجر المعلم وأعطى الحسن دراهم عشرة ولم ير ابن سيرين بأجر القسام بأسا وقال كان يقال السحت الرشوة في الحكم وكانوا يعطون على الخرص.

۲۱۲۰۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن أبي المتوكل عن أبي سعيد قال انطلق نفر

کر دو اور جو زائد ملے وہ میرے اور تمہارے درمیان نصفا نصف کر لو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قافلے والوں سے آگے جا کر ملا جائے اور کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابن عباس! لا یبیع حاضر لباد۔ کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کے لیے دلالی نہ کرے۔

دار الحرب میں مزدوری پر کسی مشرک کا کام کرنا

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کام کیا اور میری کچھ رقم اس پر رہ گئی تو میں تقاضا کرنے کے لیے اس کے پاس گیا۔ اس نے کہا میں نہیں دوں گا جب تک تم محمد کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا خدا کی قسم یہ نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تم مر جاؤ اور پھر اٹھائے جاؤ۔ کہا کیا مرنے کے بعد میں اٹھایا جاؤں گا؟ میں نے کہا ہاں۔ کہا اس وقت میرے پاس مال دیا جائے گا لہٰذا تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا: کیا تم نے اسے دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہا کہ مجھے مال اور بیٹے ضرور ملیں گے۔

سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے پر عرب کے کسی قبیلے کی طرف سے کچھ دیا جانا

حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اللہ کی کتاب زیادہ حق رکھتی ہے کہ اس پر کچھ لیا جائے۔ شعبی نے فرمایا کہ معلم کوئی شرط نہ کرے مگر جو دیا جائے اسے قبول کر لے۔ حکم کا قول ہے کہ میں نے کسی کو نہیں سنا جس نے معلم کی اجرت کو ناپسند کیا ہو۔ حسن بصری نے دس درہم دیے اور ابن سیرین نے بانٹنے والے کی اجرت میں کوئی مضائقہ تصور نہیں کیا اور کہا جاتا تھا السحت رشوت فیصلہ کرنے میں ہے اور لوگ اندازہ کرنے کی اجرت دیا کرتے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی ایک جماعت سفر میں نکلی تو وہ عرب کے

[illegible]

[illegible] ... سمعت أبا المتوكل بهذا الإسناد.

[illegible] ... ابو بشر نے ابو المتوکل سے یہ حدیث نقل کی۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسمانی امراض کے لیے قرآن کریم کی آیات پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں جسمانی شفا بھی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ دم کرنے پر اجرت بھی لی جا سکتی ہے لیکن اسے کاروبار بنا لینے میں [illegible] اختلاف ہے اور چونکہ [illegible] پیشہ بنا لینے کو کسی قدر بھی مناسب نہیں سمجھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب [illegible]

[illegible]

٢١٢١ - [illegible] ... عن ضريبته.

حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ نے ایک صاع یا دو صاع [illegible] کا حکم فرمایا اور اس کے مالک سے گفتگو کی تو اس کا خراج کم کر دیا گیا۔

باب خراج الحجام

۲۱۲۲۔ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا وهيب حدثنا ابن طاؤس عن ابيه عن ابن عباس قال احتجم النبي صلى الله عليه وسلم واعطى الحجام اجره۔

پچھنے لگانے کی اُجرت

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری دی۔

۲۱۲۳۔ حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع عن خالد عن عكرمة عن ابن عباس قال احتجم النبي صلى الله عليه وسلم واعطى الحجام اجره ولو علم كراهية لم يعطه۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اُجرت عطا فرمائی۔ اگر آپ اسے ناپسند کرتے تو کبھی عطا نہ فرماتے۔

۲۱۲۴۔ حدثنا ابو نعيم حدثنا مسعر عن عمرو بن عامر قال سمعت انسا يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم يحتجم ولم يكن يظلم احدا اجره۔

عمرو نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور مزدوری کے سلسلے میں آپ کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔

باب من كلم موالي العبد ان يخففوا عنه من خراجه

جو غلام کے آقاؤں سے بات کرے کہ اس کی مزدوری کم کر دیں

۲۱۲۵۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن حميد الطويل عن انس بن مالك قال دعا النبي صلى الله عليه وسلم غلاما حجاما فحجمه وامر له بصاع او صاعين او مد او مدين وكلم فيه فخفف عن ضريبته۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو بلایا۔ اُس سے پچھنے لگوائے اور اُسے ایک یا دو صاع یا ایک یا دو مد دینے کا حکم فرمایا اور گفتگو کر کے اُس کے محصول میں کمی کرائی۔

باب كسب البغي والاماء وكره ابراهيم اجر النائحة والمغنية وقول الله تعالى ولا تكرهوا فتياتكم على البغاء ان اردن تحصنا لتبتغوا عرض الحيوة الدنيا ومن يكرههن فان الله من بعد اكراههن غفور رحيم۔ فتياتكم اماءكم۔

بدکار عورت اور لونڈی کی کمائی

ابراہیم نخعی نے رونے والی اور گانے والی کی اُجرت کو مکروہ کہا ہے اور ارشاد ربانی ہے: تاکہ تم دنیاوی زندگی کا فائدہ حاصل کر سکو اور جو تمہاری لونڈیوں میں سے اسے ناپسند کرے تو اللہ ان کے ناپسند کرنے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ فتياتكم یعنی تمہاری لونڈیاں۔

۲۱۲۶۔ حدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك عن ابن شهاب عن ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن ابي مسعود الانصاري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن۔

قتیبہ بن سعید، مالک، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام، حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زنا کی اُجرت اور کاہن کی اُجرت سے منع فرمایا ہے۔

۲۱۲۷۔ حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا شعبة

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابو حازم سے روایت ہے

عن محمد بن جحادة عن أبي حازم عن أبي هريرة رضي الله عنه قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن كسب الإماء.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈیوں کو حرام کاری کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

باب [illegible] عسب الفحل

۲۲۸ - حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث وإسماعيل بن إبراهيم عن علي بن الحكم عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن عسب الفحل.

نر سے جفتی کروانے کی اجرت

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نر سے جفتی کرنے کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

باب [illegible] إذا استأجر أرضا فمات أحدهما

وقال ابن سيرين ليس لأهله أن يخرجوه إلى تمام الأجل وقال الحكم والحسن وإياس بن معاوية تمضي الإجارة إلى أجلها وقال ابن عمر أعطى النبي صلى الله عليه وسلم خيبر بالشطر فكان ذلك على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وصدرا من خلافة عمر ولم يذكر أن أبا بكر وعمر جددا الإجارة بعد ما قبض النبي صلى الله عليه وسلم.

جو ٹھیکے پر زمین لے لیکن دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے۔ ابن سیرین نے کہا کہ اس کے گھر والوں کو مدت پوری ہونے سے پہلے نکالنے کا حق نہیں ہے۔ حکم، حسن اور ایاس بن معاویہ کے نزدیک اجارہ اپنی مدت تک باقی رہتا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین ٹھیکے پر دی اور یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی ابتدائی دور خلافت میں جاری رہا اور اس بات کا کسی نے ذکر نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے اس اجارے کی تجدید کی ہو۔

۲۲۹ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا جويرية بن أسماء عن نافع عن عبد الله رضي الله عنه قال أعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر اليهود أن يعملوها ويزرعوها ولهم شطر ما يخرج منها وأن ابن عمر حدثه أن المزارع كانت تكرى على شيء سماه نافع لا أحفظه وأن رافع بن خديج حدث أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء المزارع وقال عبيد الله عن نافع عن ابن عمر حتى أجلاهم عمر.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین انہیں یہودیوں کو دی کہ وہ کام کریں اور کاشتکاری کریں اور پیداوار کا نصف ان کے لیے ہے اور حضرت ابن عمر نے انہیں بتایا کہ زمین کرائے پر دی جاتی تھی جس کا نافع نے نام لیا لیکن مجھے یاد نہیں۔ اور حضرت رافع بن خدیج نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھیتی باڑی کی زمین کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ عبیداللہ نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے انہیں جلا وطن کر دیا تھا۔

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الحوالات

باب في الحوالة وهل يرجع في الحوالة

وقال الحسن وقتادة إذا كان يوم أحال عليه مليا جاز وقال ابن عباس يتخارج الشريكان

قرض حوالے کرنے کا بیان اور کیا حوالے میں رجوع ہو سکتا ہے۔ حسن اور قتادہ نے کہا کہ اگر حوالے کے روز وہ خوشحال تھا تو جائز ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ شریک اور میراث والے اس طرح الگ ہو سکتے ہیں کہ ایک نقد مال

أَهْلُ الْمِيرَاثِ فَيَأْخُذُ هٰذَا عَيْنًا وَهٰذَا دَيْنًا فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلٰى صَاحِبِهِ۔

٢١٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

بَابٌ ١٢٢٢ إِذَا أَحَالَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهُ رَدٌّ۔

٢١٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَمَنْ أُتْبِعَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

بَابٌ ١٢٢٣ إِذَا أَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ عَلٰى رَجُلٍ جَازَ۔

٢١٣٢ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ قَالَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

اور دوسرا قرضہ۔ ایک ڈوب گیا تو دوسرے سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب کسی کا قرض تم میں سے کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو اسے قبول کرنا چاہیے۔

جب قرض کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو رد کرنا اس کے لیے مناسب نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور قرض مالدار کے حوالے کیا جائے تو قبول کرے۔

جب میت کا قرض کسی کی طرف منتقل کر دیا جائے تو جائز ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ پس اس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کی گئی، ہاں۔ فرمایا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ تین دینار۔ پس اس پر نماز پڑھی۔ پھر تیسرا لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا اس پر قرض ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ تین دینار۔ فرمایا اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ پھر حضرت ابوقتادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے اور اس کا قرض میرے ذمے ہے۔ تو آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْكَفَالَةِ

ذمہ داری کا بیان

بَابُ الْكَفَالَةِ فِي الْقَرْضِ وَالدُّيُونِ بِالْأَبْدَانِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَأَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيلًا حَتَّى قَدِمَ عَلَى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهُ بِالْجَهَالَةِ وَقَالَ جَرِيرٌ وَالْأَشْعَثُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمُرْتَدِّينَ اسْتَتِبْهُمْ وَكَفِّلْهُمْ فَتَابُوا وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرُهُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ إِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَكَمُ يَضْمَنُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا قَالَ فَأْتِنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ كَفَى بِاللّٰهِ كَفِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللّٰهِ كَفِيلًا فَرَضِيَ بِكَ وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا فَرَضِيَ بِكَ وَأَنِّي جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا

کفالت، قرض میں مالی اور بدنی ذمہ داری کا لینا۔ ابو الزناد نے محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی کے واسطہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے انہیں صدقہ کی وصولی کے لیے بھیجا۔ وہاں ایک آدمی اپنی بیوی کی لونڈی سے ہمبستری کر بیٹھا۔ حمزہ نے اس آدمی کا ضامن لیا یہاں تک کہ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ حضرت عمر نے سو کوڑے مارے تھے۔ آپ نے ان کے بیان کی تصدیق کی اور ان کا ناواقفیت کا عذر قبول کیا۔ جریر اور اشعث نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے مرتدین کے بارے میں کہا کہ ان سے توبہ کرائیے اور ان پر ضامن لیجئے چنانچہ انہوں نے توبہ کی اور ان کے قبیلے والے ضامن ہوئے۔ حماد نے کہا جب کوئی ضامن ہو اور مر جائے تو اس پر کچھ نہیں ہے اور حکم کے نزدیک اس کی طرف سے ضمانت ادا کی جائے گی۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے کہا لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار دینار ادھار مانگے۔ اس نے کہا کہ گواہ لاؤ جن کے سامنے میں گواہی لوں۔ اس نے کہا کہ اللہ ہی گواہی دینے کے لیے کافی ہے۔ اس نے کہا کہ ضامن لاؤ۔ دوسرے نے کہا کہ ضمانت کے لیے اللہ کافی ہے۔ کہا آپ سچ کہتے ہیں اور ایک مدت تک کے لیے انہیں دے دیا۔ وہ سمندر کا سفر کر کے اپنی حاجت پوری کرتا رہا۔ پھر اس نے سواری تلاش کی تاکہ اس پر سوار ہو کر مقررہ مدت تک پہنچ جائے لیکن کوئی سواری نہ ملی تو اس نے ایک لکڑی لی اور اسے اندر سے کھوکھلا کیا۔ اس میں ہزار دینار رکھے اور اپنے ساتھی کے لیے خط رکھا پھر اس کا منہ بند کر کے دریا کی طرف گیا اور کہا: اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار دینار ادھار لیے تو اس نے مجھ سے ضامن مانگا تھا میں نے کہا کہ اللہ ضامن کافی ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا۔ اس نے گواہ مانگا تو میں نے کہا کہ اللہ گواہی کے لیے کافی ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا۔ میں نے سواری تلاش کرنے کی کوشش کی کہ اس کا مال اس تک پہنچا دوں لیکن

فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتّٰى وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلٰى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتٰى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَدّٰى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ دِينَارٍ رَاشِدًا۔

ڈال کر سمندر میں پھینک دی یہاں تک کہ وہ بھیگ گئی پھر وہ لوٹ آیا اور سواری تلاش کرتا رہا کہ اپنے شہر کو جائے ایک روز قرض خواہ باہر نکلا کہ شاید کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو تو ناگہاں وہ لکڑی جس میں مال تھا ملی کہ گھر والوں کا ایندھن بنائے گا جب اسے چیرا تو مال اور خط برآمد ہوا۔ پھر قرض لینے والا آیا اور ہزار دینار لایا اور کہا کہ خدا کی قسم میں برابر سواری کی کوشش کرتا رہا کہ آپ کے پاس مال پہنچا دوں لیکن سواری نہ ملی جس سے میں پہلے آجاتا۔ قرض خواہ نے کہا کیا آپ نے کوئی چیز میری طرف بھیجی تھی کہا کہ جس سواری سے میں آیا ہوں اس سے پہلے کوئی سواری نہ ملی۔ کہا کہ جو کچھ تم نے لکڑی کے ذریعہ بھیجا وہ اللہ تعالیٰ نے مجھ تک پہنچا دیا۔ پس وہ اپنے ہزار دینار بخوشی واپس لے گیا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ۔

ارشاد ربانی: جن سے تم نے قسم کھا کر عہد کیا ان کا حصہ انہیں دے دو۔

٢١٣٣ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ إِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالنَّصِيحَةَ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصِي لَهُ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ اور وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ کے متعلق فرمایا کہ مہاجر جب مدینہ منورہ میں آئے تو مہاجر انصاری کا وارث ہوتا۔ رشتہ دار حضرات کے علاوہ اس مواخات کے باعث جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قائم فرمائی تھی۔ جب آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نازل ہوئی تو وہ بات منسوخ ہو گئی پھر فرمایا وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ۔ تو مدد، تعاون اور خیر خواہی کرنا رہ گیا لیکن میراث کا حق جاتا رہا، ان کے لیے وصیت کر دی جاتی۔

٢١٣٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب عبد الرحمٰن بن عوف آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان رشتۂ مواخات قائم فرمایا۔

٢١٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ

عاصم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے آپ سے متعلق یہ بات پہنچی ہے کہ اسلام میں

النبي صلى الله عليه وسلم قال لا حلف في الإسلام فقال قد حالف النبي صلى الله عليه وسلم بين قريش والأنصار في داري.

کہا حلف نہیں ہے۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو قریش اور انصار کے درمیان حلف کروایا تو میرے غریب خانے میں ہی ہوا تھا۔

باب من تكفل عن ميت دينا فليس له أن يرجع وبه قال الحسن.

جو کسی میت کے قرض کی ذمہ داری لے تو اسے پھرنے کا حق نہیں ہے جیسا کہ امام حسن کا قول ہے۔

٢١٣٦ - حدثنا أبو عاصم عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع أن النبي صلى الله عليه وسلم أتي بجنازة ليصلي عليها فقال هل عليه من دين قالوا لا فصلى عليه ثم أتي بجنازة أخرى فقال هل عليه من دين قالوا نعم قال صلوا على صاحبكم قال أبو قتادة علي دينه يا رسول الله فصلى عليه.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز پڑھیں۔ پس فرمایا کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے نہیں۔ تو آپ نے نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو فرمایا کیا اس پر قرض ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے ہاں۔ فرمایا کہ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ حضرت ابو قتادہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اس کا قرض میرے ذمہ ہے۔ پس آپ نے نماز پڑھی۔

٢١٣٧ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا عمرو سمع محمد بن علي عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لو قد جاء مال البحرين قد أعطيتك هكذا وهكذا فلم يجئ مال البحرين حتى قبض النبي صلى الله عليه وسلم فلما جاء مال البحرين أمر أبو بكر فنادى من كان له عند النبي صلى الله عليه وسلم عدة أو دين فليأتنا فأتيته فقلت إن النبي صلى الله عليه وسلم قال لي كذا وكذا فحثى لي حثية فعددتها فإذا هي خمس مائة وقال خذ مثليها.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر بحرین کا مال آگیا تو تمہیں اتنا اتنا دوں گا۔ ابھی بحرین کا مال نہیں آیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابو بکر نے منادی کرنے کا حکم دیا کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ فرمایا ہو یا جس کا قرض ہو وہ ہمارے پاس آئے۔ چنانچہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ایسا فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے ایک لپ بھر کر دیا۔ میں نے شمار کیے تو پانچ سو تھے۔ فرمایا کہ اتنے ہی اور لے لو۔

باب جوار أبي بكر في عهد النبي صلى الله عليه وسلم وعقده.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت ابو بکر کا پناہ دینا اور عہد کرنا۔

٢١٣٨ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل قال ابن شهاب فأخبرني عروة بن الزبير أن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لم أعقل أبوي إلا وهما يدينان الدين وقال أبو صالح حدثني عبد الله عن يونس عن الزهري قال

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین حق پر عمل کرتے ہوئے پایا۔ دوسری سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے ہوش نہیں سنبھالا مگر اپنے والدین کو دین حق پر عمل کرتے ہوئے پایا اور

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ فَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَطَافَ فِي أَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَآمَنُوا أَبَا بَكْرٍ وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا قَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَطَفِقَ أَبُو بَكْرٍ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلَاةِ وَلَا الْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَإِنَّهُ جَاوَزَ ذَلِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ وَقَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا فَأْتِهِ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ

کہ کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا کہ اس کے دونوں کناروں میں یعنی صبح و شام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف نہ لاتے تھے۔ جب مسلمان زیادہ مبتلائے آلام ہوئے تو حضرت ابوبکر ہجرت کے ارادے سے حبشہ کی طرف نکلے یہاں تک کہ جب برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو ابن الدغنہ ملا جو قارہ کا سردار تھا۔ کہنے لگا کہ اے ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت ابوبکر نے کہا میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے لہٰذا میں زمین میں پھر کر اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں۔ ابن الدغنہ نے کہا کہ آپ جیسا نہ نکلتا ہے نہ نکالا جاتا ہے کیونکہ آپ نادار لوگوں کے لیے کمانے، صلہ رحمی کرنے، عاجزوں کا بوجھ اٹھانے، مہمان نوازی کرتے اور مصیبت میں دستگیری کرتے ہیں۔ لہٰذا میں آپ کو پناہ دیتا ہوں۔ آپ لوٹ چلیں اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کریں۔ پس ابن الدغنہ اپنے ساتھ حضرت ابوبکر کو لے آیا اور قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور کہا ابوبکر جیسا آدمی نہ نکلتا ہے اور نہ نکالا جاتا ہے۔ کیا آپ ایسے آدمی کو نکالتے ہیں جو ناداروں کے لیے کماتا، صلہ رحمی کرتا، عاجزوں کا بوجھ اٹھاتا، مہمان نوازی کرتا اور مصیبت زدوں کی مدد کرتا ہے۔ پس قریش نے ابن الدغنہ کی امان کو برقرار رکھتے ہوئے حضرت ابوبکر کو امان دے دی اور ابن الدغنہ سے کہا کہ ابوبکر سے کہہ دیجئے کہ وہ گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت کیا کریں اور جہاں تک چاہیں نماز پڑھیں اور قرأت کریں اور ان کے ذریعے ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں اور یہ کام علانیہ نہ کیا کریں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ ہمارے بیٹے اور عورتیں فتنے میں پڑ جائیں گے۔ ابن الدغنہ نے ساری بات حضرت ابوبکر سے کہہ دی کہ گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں اور علانیہ نماز اور قرأت نہ پڑھیں گھر کے علاوہ دوسرے گھر میں۔ پھر حضرت ابوبکر نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی اور باہر نکل کر اس میں نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے لگے۔ پس مشرکوں کی عورتیں اور ان کے بیٹے تعجب سے ان کے پاس اکٹھے ہوتے اور حضرت ابوبکر بہت رونے والے تھے جو قرأت کے وقت اپنے آنسوؤں کو قابو میں نہ رکھ سکتے تھے۔ سرداران قریش ڈر گئے اور انہوں نے ابن الدغنہ کو بلا بھیجا۔ جب ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ابوبکر کو امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں لیکن انہوں نے تجاوز کرکے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور

أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ ذَلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ رَأَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ۔

عہد شکنی کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں لیکن ابوبکر کا اعلانیہ عبادت کرنا اور ہماری عورتوں اور بچوں کا فتنہ میں مبتلا ہونا بھی ہمیں گوارا نہیں۔ کیونکہ ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ آپ کا معاہدہ توڑا جائے لہٰذا ابوبکر کو اعلان کی اجازت نہیں دے سکتے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ابن الدغنہ حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے کس بات پر آپ سے معاہدہ کیا تھا لہٰذا آپ اس پر قائم رہیں یا میرا عہد مجھے لوٹا دیں کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ عرب سنیں کہ جس آدمی سے میں نے عہد کیا تھا اس سے عہد شکنی کی گئی۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا میں تمہاری پناہ تمہیں لوٹاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ پر راضی ہوں۔ ان دنوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے جو کھجوروں والی ہے اور دو پتھریلے میدانوں کے درمیان ہے۔ چنانچہ جنہوں نے ہجرت کرنی تھی وہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ذکر کرنے سے پہلے ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ منورہ کو لوٹ آئے اور ان کے علاوہ جو حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ حضرت ابوبکر نے بھی ہجرت کی تیاری کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو کیونکہ مجھے بھی اجازت ملنے کی امید ہے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا آپ کو بھی اس کی امید ہے؟ فرمایا ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ دینے کے لیے حضرت ابوبکر ٹھہرے رہے اور دو اونٹنیاں جو ان کے پاس تھیں انہیں چار ماہ تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔

بَابُ الدَّيْنِ۔

۲۱۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

قرض کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ پوچھتے کیا اس کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے کچھ ہے؟ اگر بیان کرتے کہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھ لیتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ اپنے بھائی کی نماز پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثرت سے مال دے دیا تو فرمایا کہ میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ قرض ہو تو اسے ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الوکالۃ

باب وَكَالَةُ الشَّرِيكِ الشَّرِيكَ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا وَقَدْ أَشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِقِسْمَتِهَا۔

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نُحِرَتْ وَبِجُلُودِهَا۔

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ أَنْتَ۔

باب إِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِي دَارِ الْحَرْبِ أَوْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ جَازَ۔

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا بِأَنْ يَحْفَظَنِي فِي صَاغِيَتِي بِمَكَّةَ وَأَحْفَظَهُ فِي صَاغِيَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمٰنَ قَالَ لَا أَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ كَاتِبْنِي بِاسْمِكَ الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَاتَبْتُهُ عَبْدَ عَمْرٍو فَلَمَّا كَانَ فِي يَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ إِلَى جَبَلٍ لِأُحْرِزَهُ حِينَ نَامَ النَّاسُ فَأَبْصَرَهُ بِلَالٌ فَخَرَجَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ فَخَرَجَ مَعَهُ فَرِيقٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي آثَارِنَا فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَلْحَقُونَا خَلَّفْتُ لَهُمُ ابْنَهُ لِأَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوهُ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وکالت کا بیان

تقسیم وغیرہ میں شریک کی وکالت۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ہدایا میں حضرت علی کو شریک کیا اور پھر انہیں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کیے ہوئے اونٹ کی جھول خیرات کرنے کا حکم دیا اور اس کی کھال بھی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے انہیں کچھ بکریاں عطا فرمائیں تو بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو فرمایا، اسے تم ذبح کر لو۔

جب مسلمان کسی حربی کو دار الحرب یا دار الاسلام میں وکیل بنائے تو جائز ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیہ بن خلف کے لیے خط لکھا کہ مکہ مکرمہ میں میرے سامان کی حفاظت کرے اور میں مدینہ منورہ میں اس کے سامان کی حفاظت کروں۔ جب میں نے عبدالرحمن کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ میں رحمن کو نہیں جانتا۔ آپ اپنا وہی نام لکھیں جو دور جاہلیت میں تھا۔ پس میں نے عبد عمرو لکھا۔ جب غزوہ بدر ہوا تو میں اسے بچانے کے لیے پہاڑ کی طرف لے گیا جب کہ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ پس حضرت بلال نے اسے دیکھ لیا۔ وہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس میں جا کھڑے ہوئے۔ کہا کہ یہ امیہ بن خلف ہے، اگر یہ بچ گیا تو میں نہیں بچ سکوں گا۔ تو ان کے ساتھ کچھ انصاری ہمارے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے۔ جب مجھے خطرہ ہوا کہ وہ ہم سے مل جائیں گے تو میں نے اس کے بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا تاکہ اس کے ساتھ مشغول ہو جائیں گے تو قتل کر دیا اور ہمیں تلاش کرنے لگے اور

حَتّٰى تَبِعُوْنَا وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيْلًا فَلَمَّا أَدْرَكُوْنَا قُلْتُ لَهٗ ابْرُكْ فَبَرَكَ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِيْ لِأَمْنَعَهٗ فَتَخَلَّلُوْهُ بِالسُّيُوْفِ مِنْ تَحْتِيْ حَتّٰى قَتَلُوْهُ وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ رِجْلِيْ بِسَيْفِهٖ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يُرِيْنَا ذٰلِكَ الْأَثَرَ فِيْ ظَهْرِ قَدَمِهٖ۔

وہ بھاری بھرکم آدمی تھا، جب وہ ہمارے نزدیک پہنچ گئے تو میں نے اُسے بیٹھنے کے لیے کہا تو وہ بیٹھ گیا۔ میں اسے بچانے کے لیے اس کے اوپر گر گیا۔ انہوں نے میرے نیچے سے تلواریں مار مار کر اسے قتل کر دیا اور تلوار کا ایک نشان میرے پاؤں پر بھی لگا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ہمیں اپنے پاؤں کی پشت پر وہ نشان دکھایا کرتے تھے۔

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الصَّرْفِ وَالْمِيْزَانِ وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ۔

صرافی اور تول میں کسی کو وکیل بنانا۔ حضرت عمر اور حضرت ابن عمر نے صرافی میں وکیل بنایا تھا۔

٢١٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُمْ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل بنایا تو وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا۔ فرمایا کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ ہم ایک صاع کھجوریں دو صاع کے بدلے اور دو صاع تین صاع کے بدلے لیتے ہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ سب کو درہموں کے بدلے بیچ دیا کرو اور پھر اچھی کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو اور تول کر بکنے والی چیزوں کا بھی یہی حکم ہے۔

بَابُ إِذَا أَبْصَرَ الرَّاعِيْ أَوِ الْوَكِيْلُ شَاةً تَمُوْتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ وَأَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ۔

جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتی ہوئی یا کسی چیز کو خراب ہوتی دیکھے تو بگڑنے کے ڈر سے ذبح یا درست کر دے۔

٢١٤٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَأْكُلُوْا حَتّٰى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أُرْسِلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْأَلُهٗ وَأَنَّهٗ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاكَ أَوْ أَرْسَلَ فَأَمَرَهٗ بِأَكْلِهَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَيُعْجِبُنِيْ أَنَّهَا أَمَةٌ وَأَنَّهَا ذَبَحَتْ۔

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ہماری بکریاں سلع کے مقام پر چرا کرتی تھیں۔ ہماری لونڈی نے ایک بکری کو مرتے ہوئے دیکھا تو ایک پتھر توڑ کر اس کے ساتھ ذبح کر ڈالی۔ انہوں نے گھر والوں سے کہا کہ اسے نہ کھانا جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ لوں یا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھنے کے لیے کسی کو بھیجا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے اسے کھانے کا حکم فرمایا۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ لونڈی تھی اور اس نے ذبح کیا ہے۔

بَابُ وَكَالَةِ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ جَائِزَةٌ

حاضر اور غائب کو وکیل بنانا جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو

وَكَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو إِلَى قَهْرَمَانِهِ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ أَنْ يُزَكِّيَ عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ.

۲۱۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللَّهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي قَضَاءِ الدُّيُونِ.

۲۱۲۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً.

بَابُ إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِوَكِيلٍ أَوْ شَفِيعِ قَوْمٍ جَازَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِينَ سَأَلُوهُ الْمَغَانِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبِي لَكُمْ.

۲۱۲۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے اپنے وکیل کے پاس لکھا جو موجود نہیں تھا کہ ان کے گھر کے چھوٹے بڑوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذمے ایک خاص عمر کا اونٹ تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اسے دے دو۔ لوگوں نے تلاش کیا تو اتنی عمر کا نہ ملا، اس سے زیادہ عمر کا ملا۔ فرمایا کہ یہی دے دو۔ اس نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا حق دیا، اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادا کرنے میں اچھا ہو۔

قرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے آیا اور سختی کی تو آپ کے صحابہ نے اسے پکڑنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ حق والے کو کہنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اسے اتنی عمر والا اونٹ دے دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس سے زیادہ عمر کا ہے۔ فرمایا وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کے لیے کوئی چیز ہبہ کی جائے تو جائز ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہوازن کے وفد سے فرمایا جب انہوں نے غنیمتوں کا سوال کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا حصہ دے سکتا ہوں۔

عروہ نے حضرت مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جبکہ ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا تھا تو انہوں نے اپنا مال اور اپنے قیدی واپس کرنے کا سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ مجھے وہ بات زیادہ پسند ہے جو زیادہ سچی ہو۔ تم دونوں میں سے ایک چیز لے سکتے ہو، قیدی یا مال۔ میں تو ان کا انتظار کرتا

[illegible] أَبُو بَكْرٍ [illegible] عُمَرُ [illegible]
[illegible] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] الأَيْمَنُونَ [illegible] قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ [illegible]

[illegible] أُعْطِيَ هَؤُلاَءِ [illegible] فَقَالَ الْغُلاَمُ لاَ وَاللَّهِ لاَ أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا [illegible]
قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي يَدِهِ.

باب [illegible]

۲۱۴۸۔ حَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ [illegible] جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ [illegible] النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم [illegible] فَقَالَ [illegible] أَعْطِنِيهِ فَأَعْطَيْتُهُ [illegible] فَكَانَ مِنْ ذَلِكَ الْمَكَانِ [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] آپ نے اعرابی کو دیا [illegible] اور فرمایا [illegible] داہنے [illegible] انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا [illegible] سنت ہے۔

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] فرمایا [illegible] اللہ کی قسم [illegible] اپنے حصہ [illegible] کسی کو ترجیح نہیں دوں گا [illegible] پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [illegible] ہاتھ میں دے دیا۔

جب [illegible] کسی [illegible] بن بلایا [illegible] جائے [illegible] کے مطابق [illegible]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] فرمایا [illegible]

آخِرِ الْقَوْمِ قَالَ بِعْنِيهِ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيهِ قَالَ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَرْتَحِلُ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَذَلِكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ يَا بِلَالُ اقْضِهِ وَزِدْهُ فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَزَادَهُ قِيرَاطًا قَالَ جَابِرٌ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْقِيرَاطُ يُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

میں نے بیچ دیا اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہا۔ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے مکان کی طرف جانے لگا۔ فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ایک عورت سے شادی کی ہے جو بیوہ تھی۔ فرمایا کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے۔ عرض گزار ہوا کہ میرے والد محترم فوت ہو گئے اور کئی بیٹیاں چھوڑ گئے ہیں، لہٰذا میں نے چاہا کہ کسی تجربہ کار اور بیوہ عورت سے شادی کروں۔ فرمایا یہ بات ہے۔ جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو فرمایا اے بلال! انہیں ادا کرو اور زیادہ دینا۔ پس انہوں نے مجھے چار دینار دیے اور مجھے ایک قیراط زیادہ دیا۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زیادہ عطا فرمایا ہوا مجھ سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور وہ قیراط جابر بن عبداللہ کی تھیلی سے جدا نہیں ہو سکے۔

بَابُ وَكَالَةِ الْمَرْأَةِ الْإِمَامَ فِي النِّكَاحِ۔

۲۱۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

نکاح میں عورت کا حاکم کو وکیل بنانا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی جان آپ کے لیے ہبہ کر دی۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ فرمایا کہ تمہارے قرآن جاننے کے بدلے اسے تمہارے نکاح میں دیا۔

بَابُ إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِيلُ شَيْئًا

فَأَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا

جب کسی کو وکیل بنایا جائے اور وکیل کوئی چیز چھوڑ دے لیکن موکل اسے اجازت دے تو جائز ہے۔ عثمان بن ہیثم ابوعمرو، عوف، محمد بن سیرین سے حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس ایک آنے والا آیا اور اناج میں سے لپ بھر کر لینے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم! میں ضرور تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا میں محتاج ہوں اور میرے بچے ہیں اور مجھے سخت ضرورت ہے۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ! رات تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے سخت حاجت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا۔ لہٰذا میں نے اسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا

فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ
سَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ
الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ
لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ
لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً
وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ
وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ
الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ
تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ
يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى
فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ
وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ
فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ
يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ
مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ
الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ
وَلَا يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ
عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ
قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ
لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ۔

کہا میں محتاج ہوں اور بال بچوں والا ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق
میں نے جان لیا کہ وہ پھر آئے گا۔ میں اس کی تاک میں رہا۔ وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا۔ میں نے
اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے چلوں گا۔ وہ بولا
مجھے چھوڑ دو میں محتاج اور بال بچوں والا ہوں اب پھر نہیں
آؤں گا۔ پس مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تمہارے قیدی نے کیا کیا؟
عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اس نے سخت حاجت اور بال بچوں کی شکایت
کی تو مجھے رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے
اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری بار اس کی تاک میں رہا۔ وہ آیا اور
غلہ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ضرور لے چلوں گا۔ یہ تیسری مرتبہ
ہے کہ تم وعدہ کرتے ہو کہ نہیں آؤں گا اور پھر آ جاتے ہو۔ کہا کہ مجھے
چھوڑ دو۔ میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کے ذریعے اللہ تمہیں نفع دے گا۔
میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ کہا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی آخر تک
پڑھ لیا کرو۔ تو تم پر اللہ کی حفاظت رہے گی اور صبح تک
شیطان تمہارے نزدیک نہیں آئے گا۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح
کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے
رات کے قیدی نے کیا کیا؟ عرض گزار ہوا کہ اس نے کہا تھا کہ میں تمہیں ایسے
کلمات سکھاتا ہوں جن کے ذریعے اللہ مجھے نفع دے گا تو میں نے اسے چھوڑ
دیا۔ فرمایا: وہ کیا ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ اس نے کہا کہ جب تم بستر پر جاؤ
تو شروع سے آخر تک آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو تم پر اللہ کی حفاظت
رہے گی اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا اور وہ
حضرات نیکی کی باتوں کے بڑے حریص تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: بات اس نے سچی کہی ہے حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے۔ اے
ابو ہریرہ! جانتے ہو کہ تین راتوں سے تم کس سے مخاطب ہوتے رہے؟ کہا
نہیں۔ فرمایا: وہ شیطان تھا۔

ف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مالِ زکوٰۃ کی نگرانی پر مقرر کیا گیا تو رات کو چور آیا جس کو انہوں نے پکڑ لیا لیکن
منت سماجت کرنے پر انہوں نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کو خود پوچھا کہ ابو ہریرہ! تمہارے رات کے چور

سو کیا بتاؤں ۔۔۔۔۔ علاوہ بریں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور ساتھ ہی رات بھی آئے گا۔ تینوں رات آپ اسی طرح پہنچے سبحان اللہ ہر دفعہ اس کے پھر آنے کی خبریں دیتے ہیں اور آخری روز بتا دیا کہ وہ شیطان تھا ۔۔۔۔۔ درحقیقت پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں جن سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھی اس اسلامی و ایمانی عقیدے کو ایک مداح نے اپنے شعر کے قالب میں یوں بیان فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا!
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

باب ۱۳۳ إِذَا بَاعَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَاسِدًا فَبَيْعُهُ مَرْدُودٌ۔

جب وکیل کوئی فاسد چیز فروخت کرے تو اس کی بیع مردود ہے۔

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَوَّهْ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت بلال برنی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ کہاں سے ہیں؟ حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس ردی کھجوریں تھیں تو میں نے وہ دو صاع کے بدلے ایک صاع کے حساب سے بیچ دیں تاکہ آپ کو کھلاؤں۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ توبہ توبہ، یہ تو بالکل سود ہے یہ تو بالکل سود ہے۔ جب تم خریدنے کا ارادہ کرو تو انہیں بیچ دو اور پھر دوسری خرید لو۔

باب ۱۳۴ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهِ وَأَنْ يُطْعِمَ صَدِيقًا لَهُ وَيَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ۔

وقف میں وکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ اپنے دوست کو کھلائے تو دستور کے مطابق کھائے۔

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكِلَ صَدِيقًا لَهُ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ يَلِي صَدَقَةَ عُمَرَ يُهْدِي لِنَاسٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ۔

عمرو سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مال زکوٰۃ کے متعلق فرمایا کہ متولی کے لیے گناہ نہیں ہے جب کہ وہ کھائے اور اپنے دوست کو کھلائے جب کہ اٹھانے والا نہ ہو۔ حضرت عمر کی طرف سے حضرت ابن عمر صدقات کے متولی تھے تو وہ جہاں اترتے اہل مکہ کے لیے تحفے بھیجا کرتے تھے۔

باب ۱۳۵ الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُودِ۔

حدود میں وکالت کرنا

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا۔

حضرت زید بن خالد اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اے انیس! اس کی عورت کے پاس جانا اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کر دینا۔

٢١٥٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوا قَالَ فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ.

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو شراب کی حالت میں لایا گیا تو جتنے لوگ گھر میں تھے انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسے پیٹیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں بھی مارنے والوں میں تھا ہم نے اسے جوتیوں اور چھڑیوں سے مارا۔

بَاب الْوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا.

قربانی کے جانوروں کی وکالت اور ان کی حفاظت کرنا۔

٢١٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ.

عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدی کے پٹے اپنے ہاتھ سے بٹے پھر انہیں اپنے والد کے ساتھ بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کسی چیز کے علاوہ جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے قربانی ذبح ہونے تک حلال رکھا۔

بَاب إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَكِيلِهِ ضَعْهُ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ وَقَالَ الْوَكِيلُ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ.

جب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں سمجھو اسے خرچ کرو اور وکیل کہے کہ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

٢١٥٥ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَأَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے انصار میں حضرت ابو طلحہ سب سے زیادہ مالدار تھے اور اپنے سارے مال میں انہیں بیرحاء سب سے پسندیدہ تھا اور یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر وہاں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے۔ جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ تم ہرگز بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک اپنی پیاری چیز سے خرچ نہ کرو جب کہ مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرحاء سب سے پسندیدہ ہے یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے میں اللہ کے پاس اس کی بھلائی اور ذخیرہ ہونے کا امیدوار ہوں۔ پس یا رسول اللہ جہاں مرضی ہو اسے خرچ فرمائیے۔ فرمایا کہ بہت خوب یہ مال تو نفع بخش ہے یہ مال تو نفع بخش ہے میں نے سن لیا جو تم نے کہا ہے میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ایسا ہی کروں گا۔ پس حضرت ابو طلحہ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

تابعه إسماعيل عن مالك وقال روح عن مالك ربح.

باب وكالة الأمين في الخزانة ونحوها.

٢١٥٦ - حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة عن بريد بن عبد الله عن أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخازن الأمين الذي ينفق وربما قال الذي يعطي ما أمر به كاملا موفرا طيبا نفسه إلى الذي أمر به أحد المتصدقين.

یہ تابعہ اسمٰعیل نے بواسطہ مالک اس کی متابعت کی ہے اور روح نے مالک سے رائح کی بجائے ربح کہا ہے۔

خزانے وغیرہ کی امانت کا کسی کو وکیل بنانا

ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خزانچی خرچ کرتے ہیں امانت دار ہوتا ہے کبھی فرمایا کہ وہ دیتا ہے جو اسے حکم دیا جاتا ہے پورا اور وافر دل کی خوشی سے جس کو دینے کا اسے حکم دیا جاتا ہے اور وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

ما جاء في الحرث والمزارعة.

باب فضل الزرع والغرس إذا أكل منه وقوله تعالى أفرأيتم ما تحرثون أأنتم تزرعونه أم نحن الزارعون لو نشاء لجعلناه حطاما.

٢١٥٧ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا أبو عوانة ح وحدثني عبد الرحمن بن المبارك حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يغرس غرسا أو يزرع زرعا فيأكل منه طير أو إنسان أو بهيمة إلا كان له به صدقة وقال مسلم حدثنا أبان حدثنا قتادة حدثنا أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

کھیتی باڑی اور مزارعت کا بیان

زراعت کرنا اور پھل دار درخت لگانے کی فضیلت جب

اس سے لوگ کھائیں اور ارشاد ربانی ہے۔ کیا تم نے دیکھے جو تم کھیتی کرتے ہو کیا اسے تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں اگر ہم چاہیں تو اسے بیکار کر دیں۔

قتیبہ بن سعید ابو عوانہ ۔۔۔ عبد الرحمن بن مبارک ابو عوانہ قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو پھل دار درخت لگاتا یا کھیتی باڑی کرتا ہے اور اس میں سے پرندے انسان اور مویشی کھاتے ہیں تو وہ اس کی طرف سے صدقہ لکھا جاتا ہے ۔۔۔ مسلم ابان قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

باب ما يحذر من عواقب الاشتغال بآلة الزرع أو مجاوزة الحد الذي أمر به.

٢١٥٨ - حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا عبد الله بن سالم الحمصي حدثنا محمد بن زياد الألهاني عن أبي أمامة الباهلي قال ورأى سكة وشيئا من آلة الحرث فقال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يدخل هذا بيت قوم إلا أدخله الذل.

آلات زراعت اور کھیتی باڑی میں حد سے زیادہ الجھ جانا برا ہے۔

محمد بن زیاد الہانی سے روایت ہے کہ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ہل اور کھیتی باڑی کے دوسرے آلات دیکھے تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے مگر اس میں ذلت داخل ہو جاتی ہے۔

باب اقتناء الكلب للحرث.

کھیت کی نگرانی کے لیے کتا رکھنا

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَأَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ۔

۲۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ رَجُلًا مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ۔

بَابُ اسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ۔

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى بَقَرَةٍ الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ قَالَ آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي قَالَ آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ۔

بَابٌ إِذَا قَالَ اكْفِنِي مَئُونَةَ النَّخْلِ أَوْ غَيْرِهِ وَتُشْرِكُنِي فِي الثَّمَرِ۔

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتا رکھا اس کے اعمال میں سے ایک قیراط روزانہ کم ہوتا رہتا ہے مگر جب کہ کتا کھیتی باڑی یا مویشیوں کی حفاظت کے لیے رکھا ہو۔ ابن سیرین اور ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کہ کتا بکریاں، کھیتی اور شکار کے لیے ہو اور ابو حازم نے حضرت ابوہریرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کتا شکار یا مویشیوں کے لیے ہو۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید۔ حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جو قبیلہ ازد شنوءہ کے ایک فرد اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک تھے کہ میں نے نبی کریم کو فرماتے سنا کہ جس نے کتا رکھا اور وہ کھیتی باڑی یا مویشیوں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے اعمال سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا رہتا ہے۔ میں نے عرض کی کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ فرمایا: ہاں، اس مسجد کے رب کی قسم۔

بیل کو کھیتی باڑی میں استعمال کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی بیل پر سوار تھا کہ بیل نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ مجھے اس لیے پیدا نہیں کیا بلکہ کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ فرمایا: میں اور ابوبکر و عمر اس پر ایمان لائے۔ اور ایک بھیڑیے نے ایک بکری پکڑ لی جبکہ چرواہا اس کے پیچھے گیا تو بھیڑیے نے کہا، درندوں والے دن اس کا کون ہوگا جب میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ فرمایا کہ میں اور ابوبکر و عمر اس پر ایمان لائے۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ وہ دونوں اس وقت لوگوں میں موجود نہیں تھے۔

جب کوئی کہے کہ تم میرے کھجور کے درختوں میں محنت کرو اور پھلوں میں تم میرے شریک ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار نے نبی کریم صلی اللہ

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالُوا تَكْفُونَا الْمَئُونَةَ وَنُشْرِكْكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔

بَاب ۱۲۵۰ قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ وَقَالَ أَنَسٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ۔

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ ؎ وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ۔

بَاب ۱۲۵۱

۲۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مُزْدَرَعًا كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الْأَرْضِ قَالَ فَمِمَّا يُصَابُ ذٰلِكَ وَتَسْلَمُ الْأَرْضُ وَمِمَّا يُصَابُ الْأَرْضُ وَيَسْلَمُ ذٰلِكَ فَنُهِينَا وَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ۔

بَاب ۱۲۵۲ الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَآلُ أَبِي بَكْرٍ وَآلُ عُمَرَ وَآلُ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيرِينَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ كُنْتُ أُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ وَإِنْ جَاءُوا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْأَرْضُ لِأَحَدِهِمَا

تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں انصار عرض گزار ہوئے: ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم فرما دیجیے۔ فرمایا نہیں، بلکہ محنت آپ کریں اور پھلوں میں آپ ہمارے ساتھ شریک رہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے سنا اور ہمیں منظور ہے۔

درختوں اور کھجوروں کو کاٹنا حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کو کاٹنے کا حکم فرمایا تو وہ کاٹ دیے گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجور جلائے اور کاٹ ڈالے اور یہ بویرہ باغ تھا جس کے متعلق حضرت حسان نے کہا تھا: بنی لوی کے سرداروں پر غالب آنے کو بویرہ کی آگ نے آسان بنا دیا ہے جو پھیلتی جا رہی ہے۔

ٹھیکے پر زمین دینا

حنظلہ بن قیس انصاری نے سنا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اہل مدینہ میں ہماری زمینیں سب سے زیادہ تھیں اور ہم اسے ٹھیکے پر دیا کرتے تھے کہ اس کی پیداوار کا ایک حصہ مالک زمین کا ہوگا اور ایک محنت کرنے والے کا۔ کبھی اس حصے پر آفت آ جاتی اور دوسرا سلامت رہتا اور کبھی اس حصے پر آفت آتی اور یہ سلامت رہتا۔ اس لیے ہمیں منع کر دیا گیا اور ان دنوں سونے چاندی کے بدلے ٹھیکے پر نہیں دی جاتی تھی۔

نصف یا کم و بیش بٹائی پر کھیتی کرنا قیس بن مسلم سے روایت ہے کہ ابو جعفر نے فرمایا: مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کاشت نہ کرتا ہو۔ حضرت علی، حضرت سعد بن مالک، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ، آل ابوبکر، آل عمر، آل علی اور ابن سیرین نے بٹائی پر کاشت کی۔ عبدالرحمن بن اسود نے کہا کہ میں کاشت میں عبدالرحمن بن یزید کا ساجھی تھا۔ حضرت عمر نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ کیا کہ اگر عمر بیج دیں گے تو نصف پیداوار ان کی ہوگی اور اگر وہ بیج دیں گے تو نصف ان کا ہوگا۔ حسن کا قول ہے کہ زمین اگر کسی ایک کی ہو اور دونوں اس پر خرچ کریں اور جو اس سے پیداوار حاصل ہو اسے دونوں تقسیم کر لیں تو کوئی مضائقہ نہیں اور یہی خیال زہری کا ہے۔ حسن کے

فَيُنْفِقَانِ جَمِيعًا فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَأَى ذَلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لاَ بَأْسَ أَنْ يُجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَالْحَكَمُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ لاَ بَأْسَ أَنْ يُعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ مَعْمَرٌ لاَ بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى۔

٢١٦٥۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الأَرْضَ۔

بَابُ ١٢٥٣ إِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

٢١٦٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ۔

بَابُ ١٢٥٤

٢١٦٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِطَاوُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ قَالَ أَيْ عَمْرُو إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُعِينُهُمْ وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا۔

اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ روئی آدھی پیداوار پر چنی جائے۔ ابراہیم ابن سیرین عطا حکم زہری اور قتادہ کا قول ہے کہ تہائی یا چوتھائی وغیرہ حصہ پر کپڑا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ معمر کا قول ہے کہ مدت مقررہ کے لئے تہائی چوتھائی حصہ پر مویشی دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خیبر کا نصف پر معاملہ کیا یا پھل یا زراعت سے جو حاصل ہو۔ آپ سو وسق اپنی ازواج مطہرات کو دیا کرتے تھے یعنی اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جو۔ جب حضرت عمر نے خیبر کو تقسیم کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اختیار دیا کہ انہیں پانی اور زمین کا حصہ دے دیا جائے یا حصہ برقرار رکھا جائے تو بعض نے زمین پسند کی اور بعض نے حصہ اور حضرت عائشہ نے زمین کا حصہ پسند کیا۔

جب مزارعت میں سالوں کی شرط نہ ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کا نصف پر معاملہ کیا جو کچھ پھل یا زراعت سے حاصل ہو۔

بھائی کو زمین دینا

عمرو کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ اگر آپ بٹائی پر زمین دینا چھوڑ دیتے کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ اے عمرو میں انہیں دیتا اور ان کی مدد کرتا ہوں اور مجھے ان کے سب سے بڑے عالم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ہے کہ کوئی اپنے بھائی کو مفت دے دے یہ اس کے لئے مقررہ محصول لینے سے بہتر ہے۔

بَابُ الْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُودِ۔

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا۔

یہود کے ساتھ مزارعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کو دی کہ وہ اس میں محنت اور کاشتکاری کریں اور جو پیداوار ہو اس کا نصف اُن کے لیے ہوگا۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ فَيَقُولُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهٰذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مزارعت میں جو شرطیں مکروہ ہیں۔

حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ میں ہماری کاشت سب سے زیادہ تھی۔ ہم میں سے کوئی اپنی زمین دوسرے کو کرائے پر دیتا اور کہہ دیتا کہ یہ ٹکڑا میرا ہوگا اور یہ تمہارا۔ بعض اوقات اس میں پیداوار ہوتی اور اس میں نہ ہوتی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں منع فرما دیا۔

بَابُ إِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ صَلَاحٌ لَهُمْ۔

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ قَالَ أَحَدُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَإِنِّي اسْتَأْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ فَرَأَوُا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنَّهَا كَانَتْ

لوگوں کی اجازت کے بغیر اُن کی زمین میں زراعت کرنا اور اس سے اُن کی بھلائی مقصود ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی تشریف لے جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا۔ انہوں نے ایک غار میں پناہ لی تو پہاڑ سے ایک بڑا سا پتھر اُن کے غار کے منہ پر آپڑا اور اُن کا راستہ بند ہو گیا۔ تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنے ایسے نیک عمل کو دیکھو جو اللہ کے لیے کیا ہو اور اس کے ذریعے اللہ سے دعا کیجیے کہ شاید وہ آپ کے سامنے سے ہٹا دے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میرے بچے بہت چھوٹے تھے۔ میں ان کے لیے بکریاں چرایا کرتا اور جب انہیں دوہ کر لاتا تو پہلے والدین کو پلاتا۔ ایک روز مجھے دیر ہو گئی اور رات گئے گھر پہنچا تو دونوں سو چکے تھے۔ میں نے دودھ دوہا اور ان کے سرہانے کے پاس کھڑا رہا۔ میں نے انہیں جگانا ناپسند کیا اور ان سے پہلے بچوں کو پلانا بھی ناپسند کیا حالانکہ بچے میرے قدموں کے پاس بھوک سے بلبلا رہے تھے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا تو ہمارے لیے اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ پس اللہ نے اتنا ہٹا دیا اور وہ آسمان دیکھنے لگے۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جس سے مجھے بہت محبت تھی جتنی کوئی مرد کسی عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے

[illegible]

وقال ابن عقبة عن [illegible]

باب أوقاف أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وأرض الخراج ومزارعتهم ومعاملتهم، وقال النبي صلى الله عليه وسلم لعمر تصدق بأصله لا يباع ولكن ينفق ثمره فتصدق به.

۲۱۷۱ - حدثنا صدقة أخبرنا عبد الرحمن عن مالك عن زيد بن أسلم عن أبيه قال قال عمر رضي الله عنه لولا آخر المسلمين ما فتحت قرية إلا قسمتها بين أهلها كما قسم النبي صلى الله عليه وسلم خيبر.

باب من أحيا أرضا مواتا، ورأى ذلك علي في أرض الخراب بالكوفة موات، وقال عمر من أحيا أرضا ميتة فهي له، ويروى عن عمرو بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال في غير حق مسلم وليس لعرق ظالم فيه حق، ويروى فيه عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۲۱۷۲ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن

[illegible]

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے اوقاف، خراجی زمین اور اس کی مزارعت وغیرہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اصل زمین وقف کر دو تاکہ بیچی نہ جائے لیکن اس کے پھل کام آتے رہیں۔ چنانچہ انہوں نے وقف کر دی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر پچھلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو میں جس شہر کو فتح کرتا اس کی زمین اس کے باشندوں میں یونہی تقسیم کر دیتا جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا تھا۔

جس نے بنجر زمین کو آباد کیا۔ حضرت علی نے کوفہ کی خراب زمین کے متعلق یہی حکم دیا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہے۔ اور عمرو بن عوف سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] اور اس میں حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ [illegible]

عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضٰى بِهِ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اُسی کی ہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اپنے دورِ خلافت میں یہی فیصلہ فرمایا۔

بَابٌ ۱۴

ذوالحلیفہ میں مبارک ترین جگہ

۲۱۷۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيْلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوْسٰى وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ بِهِ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ وَسَطٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

سالم بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب دیکھا جب کہ آپ ذوالحلیفہ کی وادی کے درمیان میں ٹھہرنے کی جگہ پر تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ سالم نے ہمارے ساتھ اُسی جگہ اونٹنی بٹھائی جہاں حضرت عبداللہ بٹھایا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ٹھہرنے کی جگہ کی تلاش کیا کرتے جو وادی کے درمیان والی مسجد کے نیچے کی طرف ہے یعنی اُن کے اور راستے کے درمیان ہے۔

۲۱۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّيْلَةَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي أَنْ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات عقیق کے مقام پر میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرمائیے کہ حج میں عمرہ داخل ہو گیا

بَابٌ ۱۵ إِذَا قَالَ رَبُّ الْأَرْضِ أُقِرُّكَ مَا أَقَرَّكَ اللّٰهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَجَلًا مَعْلُوْمًا فَهُمَا عَلٰى تَرَاضِيْهِمَا۔

جب زمین والا کہے کہ ہم تمہیں اُس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ چاہے گا۔ اور کوئی مدت مقرر نہ کی تو وہ دونوں کی مرضی تک ہے

۲۱۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ وَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا فَسَأَلَ

احمد بن مقدام، فضیل بن سلیمان، موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ——— عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے زمین حجاز سے یہود و نصاریٰ کو جلاوطن کر دیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کر لیا تو یہود کو اُس سے نکالنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ جب کسی جگہ پر اللہ، اُس کے رسول اور مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا تو یہود کو اُس سے نکالا جانا ہے۔ یہود نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ انہیں زمینوں پر برقرار رکھا جائے کہ وہ اُن میں محنت کریں اور پیداوار کا نصف حصہ لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اليهود رسول الله صلى الله عليه وسلم ليقرهم بها أن يكفوا عملها ولهم نصف الثمر فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم نقركم بها على ذلك ما شئنا فقروا بها حتى أجلاهم عمر إلى تيماء وأريحاء.

پر آپ جب تک چاہیں برقرار رکھیں گے۔ پھر انہیں برقرار رکھا یہاں تک کہ حضرت عمر نے انہیں تیما اور اریحا کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

باب ما كان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يواسي بعضهم بعضا في الزراعة والثمر

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کی زراعت اور پھلوں میں مدد کیا کرتے تھے۔

١١٧٦ - حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا الأوزاعي عن أبي النجاشي مولى رافع بن خديج سمعت رافع بن خديج بن رافع عن عمه ظهير بن رافع قال ظهير لقد نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أمر كان بنا رافقا قلت ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو حق قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما تصنعون بمحاقلكم قلت نؤاجرها على الربع وعلى الأوسق من التمر والشعير قال لا تفعلوا ازرعوها أو أزرعوها أو أمسكوها قال رافع قلت سمعا وطاعة.

رافع بن خدیج نے اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک کام سے منع کیا ہے جو ہمارے لیے نفع بخش تھا۔ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ درست ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا کہ تم اپنی کھیتی کے بارے میں کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ ہم انہیں چوتھائی پر یا کھجور اور جو کے چند وسق پر کرایہ پر دیتے ہیں۔ فرمایا ایسا نہ کرو، خود کاشت کرو یا دوسروں سے کاشت کراؤ یا ویسے ہی رہنے دو۔ رافع کا بیان ہے کہ میں نے کہا بجا ہے، سننا اور ماننا ہمارے لیے ضروری ہے۔

١١٧٧ - حدثنا عبيد الله بن موسى أخبرنا الأوزاعي عن عطاء عن جابر قال كانوا يزرعونها بالثلث والربع والنصف فقال النبي صلى الله عليه وسلم من كانت له أرض فليزرعها أو ليمنحها فإن لم يفعل فليمسك أرضه. وقال الربيع بن نافع أبو توبة حدثنا معاوية عن يحيى عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له أرض فليزرعها أو ليمنحها أخاه فإن أبى فليمسك أرضه.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ تہائی، چوتھائی اور نصف پر کھیتی کیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا دوسرے کو مفت دے دے، اگر ایسا نہ کرے تو زمین کو روکے رکھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو دے دے، اگر انکار کرے تو زمین رہنے دے۔

١١٧٨ - حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن عمرو قال ذكرته لطاوس فقال يزرع قال ابن عباس إن النبي صلى الله عليه وسلم لم ينه عنه ولكن قال أن يمنح أحدكم أخاه خير له من أن يأخذ عليه شيئا معلوما.

عمرو سے روایت ہے کہ میں نے طاؤس سے ذکر کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ فرمایا ہے کہ کوئی اپنے بھائی کو مفت دے دے یہ مقرر چیز لینے سے بہتر ہے۔

١١٧٩ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن أيوب عن نافع أن ابن عمر

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِيْ مَزَارِعَهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِّنْ اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ اِلٰى رَافِعٍ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّا كُنَّا نُكْرِيْ مَزَارِعَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْاَرْبِعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِّنَ التِّبْنِ۔

۲۱۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَعْلَمُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحْدَثَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَّمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْاَرْضِ۔

پر دیا کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت معاویہ کے ابتدائی دور تک۔ پھر ان سے حضرت رافع بن خدیج کی حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ پس حضرت ابن عمر حضرت رافع کے پاس گئے اور میں ان کے ساتھ گیا تو ان سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم اپنی زمین کرائے پر دیا کرتے تھے بیچ جو نالیوں پر ہوتا اور کچھ گھاس کے بدلے۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مجھے بخوبی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی۔ پھر حضرت عبداللہ ڈرے کہ ممکن ہے بعد میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی ایسا حکم دیا ہو جو ان کے علم میں نہ ہو لہٰذا کرائے پر زمین دینی ترک کر دی۔

باب كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَمْثَلَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ اَنْ تَسْتَاْجِرُوا الْاَرْضَ الْبَيْضَاءَ مِنَ السَّنَةِ اِلَى السَّنَةِ۔

۲۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمَّايَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَيْءٍ يَّسْتَثْنِيْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَقَالَ اللَّيْثُ وَكَانَ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيْهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيْزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ۔

زمین کو سونے چاندی کے بدلے ٹھیکے پر دینا

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو تم کرتے ہو اس میں بہتر یہ ہے کہ اپنی خالی زمین کو ایک ایک سال کے لیے دے دیا کرو۔

حنظلہ بن قیس نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی کہ زمین کا مالک جو نالی کے حصہ یا زمین کا کچھ حصہ مستثنیٰ کر لیتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا۔ حضرت رافع سے کہا گیا کہ دینار و درہم کے بدلے کیسا ہے؟ پس حضرت رافع نے فرمایا کہ دینار و درہم کے بدلے تو کوئی ممانعت نہیں ہے۔ لیث نے فرمایا کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے اگر کوئی حلال و حرام کی سوجھ بوجھ رکھنے والا غور کرے تو اسے جائز قرار نہیں دے گا کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔

باب

۲۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا

ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کھیتی باڑی کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ ح وَحَدَّثَنَا
فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا
يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ
بَلَى وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ
نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ
اللَّهُ تَعَالَى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ
الْأَعْرَابِيُّ وَاللَّهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ
زَرْعٍ فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ

۲۱۸۳ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ إِنْ كُنَّا
نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ
لَنَا كُنَّا نَغْرِسُهُ فِي أَرْبِعَائِنَا فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ
فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيهِ شَحْمٌ
وَلَا وَدَكٌ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا
فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا
نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

۲۱۸۴ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ وَاللَّهُ
الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ
مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ
الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ
عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ وَأَعِي
حِينَ يَنْسَوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے کہ آپ کے پاس ایک دیہاتی
تھا کہ اہل جنت میں سے ایک آدمی اپنے رب سے کھیتی باڑی کی اجازت
چاہے گا۔ فرمائے گا کیا تو اپنی موجودہ حالت میں خوش نہیں؟ عرض کرے گا
کیوں نہیں لیکن چاہتا ہوں کہ کھیتی باڑی کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ
بیج ڈالے گا تو پلک جھپکنے میں اگے گی، بڑھے گی اور پک کر کٹنے کے قابل ہو جائے گی
اور پہاڑ کے برابر انبار ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ لے اے ابن آدم
تجھے کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی۔ اعرابی نے کہا خدا کی قسم اسے کوئی قریشی
یا انصاری ہی پائے گا کیونکہ یہی لوگ کاشتکار ہیں ہم تو کاشتکار نہیں
ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

درخت لگانے کا بیان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جمعہ کے
روز خوش ہوتے تھے کیونکہ ایک بڑھیا اس چقندر کی جڑیں پکاتی جو ہم
اپنی نالیوں کے کنارے اگاتے تھے۔ پس وہ انہیں اپنی ہانڈی میں ڈالتی اور اس میں
جو کے کچھ دانے ڈال دیتی۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے فرمایا کہ اس میں
چربی یا چکنائی نہیں ہوتی تھی۔ جب ہم نماز جمعہ پڑھ کر اس کی زیارت کرتے تو وہ
ہمارے آگے رکھ دیتی۔ پس جمعہ کے باعث ہم بہت خوش ہوتے
اور ہم جمعہ کے بعد ہی کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ
کثرت سے حدیثیں روایت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی ہے اور کہتے ہیں کہ
یہ مہاجرین و انصار کیوں اس کی طرح روایت نہیں کرتے۔ حالانکہ میرے مہاجر بھائی
بازاروں میں مشغول رہتے اور میرے انصاری بھائی اپنی زراعت میں مشغول
رہتے جبکہ میں مسکین آدمی تھا اور پیٹ بھر کھانے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا۔ پس جب وہ غائب ہوتے تو میں حاضر رہتا اور جب وہ بھول
جاتے تو میں یاد رکھتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا کہ تم
میں سے کون ہے جو اپنی چادر پھیلائے رکھے یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کر لوں
پھر اسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگائے تو کبھی میری کوئی بات نہیں بھولے

لن يبسط أحد منكم ثوبه حتى أقضي مقالتي هذه ثم
يجمعه إلى صدره فينسى من مقالتي شيئا أبدا
فبسطت نمرة ليس علي ثوب غيرها حتى قضى النبي
صلى الله عليه وسلم مقالته ثم جمعتها إلى صدري
فوالذي بعثه بالحق ما نسيت من مقالته تلك
إلى يومي هذا والله لولا آيتان في كتاب الله ما حدثتكم
شيئا أبدا إن الذين يكتمون ما أنزلنا من البينات
إلى قوله الرحيم۔

گا۔ پس میں نے اپنی چادر بچھا دی اور میرے پاس سوائے اس کے اور کوئی کپڑا نہ تھا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ارشاد پورا فرمایا پھر میں نے اسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا۔ پس قسم اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے آپ کے ارشادات میں سے اس روز سے آج تک کوئی بات نہیں بھولا اور خدا کی قسم اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں آپ سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا۔ بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا ہے روشن باتیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تا الرحیم۔

كتاب المساقاة

پانی پلانے کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب في الشرب وقول الله تعالى وجعلنا من الماء كل شيء حي أفلا يؤمنون وقوله جل ذكره أفرأيتم الماء الذي تشربون أأنتم أنزلتموه من المزن أم نحن المنزلون لو نشاء جعلناه أجاجا فلولا تشكرون۔ الأجاج المر، المزن السحاب۔

پانی پلانے کا بیان۔ ارشاد ربانی ہے: اور ہم نے ہر زندہ چیز پانی سے بنائی کیا وہ ایمان نہیں لاتے۔ اور ارشاد خداوندی ہے: کیا تم نے وہ پانی نہیں دیکھا جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا ہے یا ہم اتارنے والے ہیں اگر ہم چاہیں تو اسے کڑوا بنا دیں تو شکر گزاری کیوں نہیں کرتے۔ الاجاج کڑوا اور المزن بادل۔

باب في الشرب ومن رأى صدقة الماء وهبته ووصيته جائزة مقسوما كان أو غير مقسوم وقال عثمان قال النبي صلى الله عليه وسلم من يشتري بئر رومة فيكون دلوه فيها كدلاء المسلمين فاشتراها عثمان۔

پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا صدقہ، ہبہ اور وصیت جائز ہے خواہ وہ تقسیم شدہ ہو یا غیر تقسیم شدہ۔ حضرت عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بئر رومہ کو خریدے تو اس کا ڈول بھی ایسا ہی ہو جیسے مسلمانوں کے ڈول کا درجہ ہے۔ پس حضرت عثمان نے اسے خرید لیا۔

۲۱۸۵۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان قال حدثني أبو حازم عن سهل بن سعد قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بقدح فشرب منه وعن يمينه غلام أصغر القوم والأشياخ عن يساره فقال يا غلام أتأذن لي أن أعطيه الأشياخ قال ما كنت لأوثر بفضلي منك أحدا يا رسول الله فأعطاه إياه۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور آپ کے دائیں جانب ایک نوعمر لڑکا تھا اور عمر رسیدہ حضرات بائیں طرف تھے۔ فرمایا کہ اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ سے بچے ہوئے حصے میں کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ پس آپ نے اسی کو عطا فرما دیا۔

۲۱۸۶۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني أنس بن مالك أنها حلبت لرسول

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہا گیا جو حضرت انس کے گھر میں بندھی تھی

اللّٰه صلى الله عليه وسلم شاة داجن وهي في دار انس بن مالك وشيب لبنها بماء من البئر التي في دار انس فاعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم القدح فشرب منه حتى اذا نزع القدح من فيه وعلى يساره ابو بكر وعن يمينه اعرابي فقال عمر وخاف ان يعطيه الاعرابي اعط ابا بكر يا رسول الله عندك فاعطاه الاعرابي الذي على يمينه ثم قال الايمن فالايمن۔

باب من قال ان صاحب الماء احق بالماء حتى يروى لقول النبي صلى الله عليه وسلم لا يمنع فضل الماء۔

۲۱۸۷۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يمنع فضل الماء ليمنع به الكلأ۔

۲۱۸۸۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن ابن المسيب وابي سلمة عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا به فضل الكلأ۔

باب من حفر بئرا في ملكه لم يضمن۔

۲۱۸۹۔ حدثنا محمود حدثنا عبيد الله عن اسرائيل عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المعدن جبار والبئر جبار والعجماء جبار وفي الركاز الخمس۔

باب الخصومة في البئر والقضاء فيها۔

۲۱۹۰۔ حدثنا عبدان عن ابي حمزة عن الاعمش عن شقيق عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حلف على يمين يقتطع بها مال امرئ هو عليها فاجر لقي الله وهو عليه غضبان فانزل الله تعالى

دودھ میں اس کنویں کا پانی ملایا گیا جو حضرت انس کے گھر میں تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیالہ دیا گیا تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور جب پیالہ منہ سے ہٹایا تو آپ کے بائیں طرف حضرت ابوبکر تھے اور داہنی جانب ایک اعرابی تھا۔ حضرت عمر یہ ڈر گئے کہ کہیں اعرابی کو عطا نہ فرما دیں، کہا: یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر کو دے دیجئے۔ آپ نے وہ اعرابی کو دیا جو داہنی طرف تھا اور فرمایا کہ داہنی جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

جس نے کہا کہ پانی والے کا اس پر زیادہ حق ہے یہاں تک کہ سیراب ہو جائے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاضل پانی کو نہ روکا جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زائد پانی سے نہ روکے کہ اس کے باعث آئندہ گھاس بھی نہ روک سکے گا۔

یحییٰ بن بکیر روایت عقیل از ابن شہاب ابن المسیب و ابو سلمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زائد پانی سے نہ روکو تا کہ زائد گھاس سے روک سکو۔

جو اپنی زمین میں کنواں کھودے تو وہ کسی کے گرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان میں دب کر مرنے والے کا تاوان نہیں، کنویں میں گر کر مرنے والے کا تاوان نہیں، جانور کے مارے ہوئے کا تاوان نہیں اور مدفون خزانے میں پانچواں حصہ ہے۔

کنویں کے متعلق جھگڑا اور اس کا فیصلہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کھائے کہ اس کے ذریعہ کسی کا مال لے لے اور وہ اس میں جھوٹا ہو تو اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ بیشک جو لوگ

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَقَالَ لِي شُهُودَكَ قُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ قَالَ فَيَمِينُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذًا يَحْلِفَ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ذٰلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ۔

اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں پس اشعث آئے اور کہا کہ آپ سے ابو عبدالرحمٰن نے کیا حدیث بیان کی؟ یہ آیت میرے متعلق نازل ہوئی تھی میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا کنواں تھا آپ نے مجھ سے فرمایا گواہ لاؤ میں نے عرض کی کہ میرے پاس گواہ نہیں ہیں فرمایا تو وہ قسم کھائے گا میں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ تو قسم کھا جائے گا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات ذکر کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

بَابُ ۱۳۲۲ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ۔

مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ

۲۱۹۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أَعْطَيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز ان کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ایک وہ شخص جس کے پاس راستہ پر پانی ہو اور وہ مسافروں کو نہ پینے دے دوسرا وہ جو حاکم سے دنیا کی خاطر بیعت کرے اگر وہ دے تو اس سے راضی ہے اور اگر نہ دے تو ناراض ہو جائے تیسرا وہ جو اپنا سامان عصر کے بعد بیچے اور قسم کھائے کہ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اس چیز کے اتنے روپے دیئے جا رہے تھے اور دوسرا آدمی اسے سچا جان لے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: بے شک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑے مول کے بدلے بیچتے ہیں۔

بَابُ ۱۳۲۳ سَكْرِ الْأَنْهَارِ۔

نہر کا پانی روکنا

۲۱۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ أَسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت زبیر سے جھگڑا ہو گیا نہر حرہ کے متعلق جس سے کھجور کے درختوں کو پانی دیا کرتے تھے۔ انصاری کا مطالبہ تھا کہ پانی کو بہتے رہنے دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جھگڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا: اے زبیر! تم سیراب کر کے اپنے ہمسائے کی طرف پانی چھوڑ دیا کرو۔ انصاری غصہ ہو کر کہنے لگا کہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا اے زبیر! خوب سیراب کر کے پانی کو روکے رکھنا یہاں تک کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے۔ حضرت زبیر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میرا خیال ہے یہ آیت: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ ۔

يا زبير ثم احبس الماء حتى يرجع إلى الجدر فقال الزبير والله إني لأحسب هذه الآية نزلت في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم

باب ٦٤٣ شرب الأعلى قبل الأسفل.

٢١٩٣ - حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة قال خاصم الزبير رجل من الأنصار فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا زبير اسق ثم أرسل فقال الأنصاري إنه ابن عمتك فقال عليه السلام اسق يا زبير ثم يبلغ الماء الجدر ثم أمسك فقال الزبير فأحسب هذه الآية نزلت في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم.

باب ٦٤٤ شرب الأعلى إلى الكعبين.

٢١٩٤ - حدثنا محمد أخبرنا مخلد قال أخبرني ابن جريج قال حدثني ابن شهاب عن عروة بن الزبير أنه حدثه أن رجلا من الأنصار خاصم الزبير في شراج من الحرة يسقي بها النخل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسق يا زبير فأمره بالمعروف ثم أرسل إلى جارك فقال الأنصاري آن كان ابن عمتك فتلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال اسق ثم احبس حتى يرجع الماء إلى الجدر واستوعى له حقه فقال الزبير والله إن هذه الآية أنزلت في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم قال لي ابن شهاب فقدرت الأنصار والناس قول النبي صلى الله عليه وسلم اسق ثم احبس حتى يرجع إلى الجدر وكان ذلك إلى الكعبين.

باب ٦٤٥ فضل سقي الماء.

٢١٩٥ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة أن رسول الله

فیما شجر بینھم ۔ اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

بلند زمین کو پست سے پہلے سیراب کرنا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیر اور ایک انصاری کا جھگڑا ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے زبیر! سیراب کر کے چھوڑ دیا کرو۔ انصاری نے کہا یہ تو آپ کے پھوپھی زاد ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اے زبیر! سیراب کر کے روکے رکھا کرو یہاں تک کہ پانی دیواروں تک پہنچ جائے۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ۔ میرے خیال میں اسی سلسلہ میں نازل ہوئی تھی۔

بلند زمین والے کا ٹخنوں تک سیراب کرنا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انصار کا ایک آدمی حضرت زبیر سے پتھریلی زمین پر جھگڑا جس سے کھجور کے درختوں کو سیراب کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے زبیر! تم دستور کے مطابق سیراب کر کے پھر اپنے ہمسائے کے لیے چھوڑ دو۔ انصاری نے کہا، اس لئے کہ یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا کہ سیراب کر کے روک رکھو یہاں تک کہ پانی منڈیروں کے برابر ہو جائے۔ تو ان کا پورا حق دلوایا۔ حضرت زبیر نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ آیت۔ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ۔
اسی سلسلہ میں نازل ہوئی ہے۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ انصار اور دوسرے لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے کہ سیراب کر دو اور پھر روکے رہو یہاں تک کہ منڈیروں تک ہو جائے، اس سے مراد ہے کہ ٹخنوں تک ہو جائے۔

پانی پلانے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔

صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا رجل یمشی فاشتد علیہ العطش فنزل بئرا فشرب منها ثم خرج فاذا هو بکلب یلهث یاکل الثری من العطش فقال لقد بلغ هذا مثل الذی بلغ بی فملأ خفه ثم امسکه بفیه ثم رقی فسقی الکلب فشکر الله له فغفر له قالوا یا رسول الله وان لنا فی البهائم اجرا قال فی کل کبد رطبة اجر تابعه حماد بن سلمة والربیع بن مسلم عن محمد بن زیاد

ایک کنوئیں میں اترا اور اس سے پانی پیا جب باہر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا جو پیاس سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ دل میں کہا کہ اسے بھی اسی طرح پیاس لگی ہو گی جیسے مجھ کو پیاس لگی تھی۔ سو اپنا موزہ بھر کر منہ سے پکڑ کر نکالا اور کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی قبول کی اور اسے بخش دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ کیا جانوروں میں بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر جاندار پر ثواب ملتا ہے۔ متابعت کی اس کی حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے۔

۲۱۹۶ - حدثنا ابن ابی مریم حدثنا نافع بن عمر عن ابن ابی ملیکة عن اسماء بنت ابی بکر رضی الله عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی صلاة الکسوف فقال دنت منی النار حتی قلت ای رب وانا معهم فاذا امرأة حسبت انه قال تخدشها هرة قال ما شأن هذه قالوا حبستها حتی ماتت جوعا۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھائی تو فرمایا کہ دوزخ میرے قریب ہو گئی یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اے رب! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ اچانک وہاں ایک عورت دیکھی جس کو بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے کہا کہ اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا اس نے اسے باندھے رکھا یہاں تک کہ بھوک سے مر گئی۔

۲۱۹۷ - حدثنا اسماعیل حدثنی مالک عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عذبت امرأة فی هرة حبستها حتی ماتت جوعا فدخلت فیها النار قال فقال والله اعلم لا انت اطعمتها ولا سقیتها حین حبستها ولا انت ارسلتها فاکلت من خشاش الارض۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت عذاب دی گئی ایک بلی کے سبب جس کو اس نے باندھ رکھا یہاں تک کہ مر گئی تو اس کے سبب دوزخ میں داخل کی گئی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ نہ تو اسے کھلایا اور نہ پلایا جب کہ باندھے رکھا اور نہ اسے چھوڑا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیا کرتی۔

باب ۱۲۷۰ من رأی ان صاحب الحوض والقربة احق بمائه۔

جس کے نزدیک حوض اور مشک والا اپنے پانی کا زیادہ مستحق ہے۔

۲۱۹۸ - حدثنا قتیبة حدثنا عبد العزیز عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بقدح فشرب وعن یمینه غلام هو احدث القوم والاشیاخ عن یساره قال یا غلام اتأذن لی ان اعطی الاشیاخ فقال ما کنت لاوثر بنصیبی منک احدا یا رسول الله فاعطاه ایاه۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا۔ آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا تھا جو سب سے کمسن تھا اور بڑے بزرگ بائیں جانب تھے۔ فرمایا: اے لڑکے! اگر تم اجازت دو تو میں یہ بزرگوں کو دے دوں۔ وہ عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ سے جو حصہ ملے اس کے متعلق میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دیتا۔ تو آپ نے اسی کو دے دیا۔

۲۱۹۹ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن محمد بن زیاد سمعت ابا هریرة عن النبی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے

قال والذی نفسی بیدہ لأذودن رجالا عن حوضی کما تذاد الغریبۃ من الإبل عن الحوض

میں اپنے حوض سے بعض لوگوں کو ایسے روکوں گا جیسے اجنبی اونٹوں کو حوض سے روکا جاتا ہے۔ تُذَادُ وَ اَذُوْدُ روکے جاتے ہیں۔

٢٢٠٠ - حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن أیوب وکثیر بن کثیر یزید أحدھما علی الآخر عن سعید بن جبیر قال قال ابن عباس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ أم إسماعیل لو ترکت زمزم أو قال لو لم تغرف من الماء لکانت عینا معینا وأقبل جرھم فقالوا أتأذنین أن ننزل عندک قالت نعم ولا حق لکم فی الماء قالوا نعم۔

عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ایوب اور کثیر بن کثیر، سعید بن جبیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ پر رحم فرمائے اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں یا فرمایا کہ چلو نہ بھرتیں تو وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔ بنو جرہم آئے اور کہا کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ ہم آپ کے پاس آباد ہو جائیں؟ فرمایا، ہاں لیکن آپ لوگوں کا پانی پر حق نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا، اچھا۔

٢٢٠١ - حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا سفیان عن عمرو عن أبی صالح السمان عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ ولا ینظر إلیھم رجل حلف علی سلعتہ لقد أعطی بھا أکثر مما أعطی وھو کاذب ورجل حلف علی یمین کاذبۃ بعد العصر لیقتطع بھا مال رجل مسلم ورجل منع فضل ماء فیقول اللہ الیوم أمنعک فضلی کما منعت فضل ما لم تعمل یداک قال علی حدثنا سفیان غیر مرۃ عن عمرو سمع أبا صالح یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) کرے گا۔ ایک وہ آدمی جو اپنی چیز کے متعلق قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی حالانکہ وہ جھوٹا ہو۔ دوسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ اپنے مسلمان بھائی کا مال ہڑپ کر سکے۔ تیسرا وہ آدمی جو زائد پانی کو روکے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جیسے تو زائد پانی کو روکتا تھا آج میں تجھ سے اپنا فضل روکتا ہوں، حالانکہ وہ تو نے پیدا نہیں کیا تھا۔ علی، سفیان، عمرو، ابو صالح نے کئی بار سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

باب ١٢٤٤ لا حمی إلا للہ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں ہے کوئی چراگاہ مگر اللہ اور اس کے رسول کی۔

٢٢٠٢ - حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شھاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس أن الصعب بن جثامۃ قال إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا حمی إلا للہ ولرسولہ وقال بلغنا أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حمی النقیع وأن عمر حمی الشرف والربذۃ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ

حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہے چراگاہ مگر اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نقیع کو چراگاہ بنایا اور حضرت عمر نے شرف اور ربذہ کو۔

باب ١٢٤٥ شرب الناس والدواب من الأنھار

آدمیوں اور چوپایوں کا نہروں سے پانی پینا

٢٢٠٣ - حدثنا عبد اللہ بن یوسف أخبرنا مالک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

بن انس عن زید بن اسلم عن ابی صالح السمان عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال الخیل لرجل اجر ولرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ فاطال بہا فی مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلہا ذلک ما شئت شرفا لہ حسنات ولو انہ انقطع طیلہا فاستنت شرفا او شرفین کانت آثارہا وارواثہا حسنات لہ ولو انہا مرت بنہر فشربت منہ ولم یرد ان یسقی کان ذلک حسنات لہ فہی لذلک اجر ورجل ربطہا تغنیا وتعففا ثم لم ینس حق اللہ فی رقابہا ولا ظہورہا فہی لذلک ستر ورجل ربطہا فخرا ورئاء ونواء لاہل الاسلام فہی علی ذلک وزر وسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحمر فقال ما انزل علی فیہا شیء الا ہذہ الآیۃ الجامعۃ الفاذۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑا ایک آدمی کے لیے اجر ہے، دوسرے کے لیے پردہ اور تیسرے کے لیے بوجھ ہے۔ جس شخص کے لیے باعث اجر ہے تو یہ وہ شخص ہے کہ جس نے اسے اللہ کی راہ میں باندھا اور چراگاہ یا باغ میں اس کی رسی دراز کر دی ہے تو رسی کے مطابق جہاں تک وہ چرے گا اس کے مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ رسی توڑ کر ایک دو ٹیلوں سے گزر جائے تو ہر قدم کے مطابق مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور پانی پئے اگرچہ مالک کا ارادہ پلانے کا نہ تھا تب بھی مالک کو ثواب ملے گا۔ دوسرا آدمی اپنے کو مالدار دکھانے اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا رکھتا ہے اور اس کی گردن اور پیٹھ میں اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں بھولتا تو یہ اس کے لیے پردہ ہے اور جو آدمی فخر و دکھاوے کے لیے یا مسلمانوں کی دشمنی میں گھوڑا رکھے تو یہ اس پر بوجھ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کے متعلق مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں ہوئی مگر یہ جامع اور بے مثل آیت ہے کہ۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۞ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۞

۲۲۰۴ - حدثنا اسمعیل حدثنا مالک عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن عن یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد الجہنی قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن اللقطۃ فقال اعرف عفاصہا ووکاءہا ثم عرفہا سنۃ فان جاء صاحبہا والا فشانک بہا قال فضالۃ الغنم قال ہی لک او لاخیک او للذئب قال فضالۃ الابل قال ما لک ولہا معہا سقاؤہا وحذاؤہا ترد الماء وتاکل الشجر حتی یلقاہا ربہا۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس کی تھیلی اور سربند کو پہچان لو پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آ جائے تو فبہا ورنہ جو چاہو کرو۔ گمشدہ بکری کے متعلق عرض کی تو فرمایا وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ گمشدہ اونٹ کے متعلق عرض کی تو فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض، اس کا مشکیزہ اور جوتا اس کے ساتھ ہے، وہ پانی پیتا اور درخت کھاتا رہے گا یہاں تک کہ اس کا مالک آ جائے گا۔

باب ۱۳ بیع الحطب والکلاء

ایندھن اور گھاس کی بیع

۲۲۰۵ - حدثنا معلی بن اسد حدثنا وہیب عن ہشام عن ابیہ عن الزبیر بن العوام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یاخذ احدکم احبلا فیاخذ حزمۃ من حطب فیبیع فیکف اللہ بہ وجہہ خیر من ان یسال الناس اعطی ام منع۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا اٹھا لائے جس کے ذریعے اللہ اس کی آبرو کو بچائے تو یہ لوگوں سے سوال کرنے کی نسبت بہتر ہے کہ کوئی دے یا نہ دے۔

۲۲۰۶ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ

۲۲۰۷ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَبِيعَهُ وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِآبَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

بَابُ الْقَطَائِعِ

۲۲۰۸ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ

ابو عبید مولیٰ عبدالرحمن بن عوف نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر لائے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے کہ کسی سے بھیک مانگے کہ چاہے وہ دے یا نہ دے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا مجھے مال غنیمت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹنی ملی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرحمت فرمائی ایک روز میں نے انہیں ایک انصاری کے دروازے کے پاس بٹھایا میرا ارادہ تھا کہ مجھے ان پر اذخر لاد کر بیچوں میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار تھا تاکہ اس سے حضرت فاطمہ کے ولیمہ میں مدد لوں جب کہ حضرت حمزہ اس گھر میں شراب پی رہے تھے ان کے پاس ایک گانے والی گا رہی تھی اس نے کہا اے حمزہ! فربہ اونٹنیوں سے اٹھ۔ حضرت حمزہ تلوار لے کر ان پر جھپٹے ان کے کوہان اور کوکھیں کاٹ دئے پھر کلیجے نکال لئے میں نے ابن شہاب سے کہا اور کوہان کا کیا ہوا کہا وہ کاٹ دئے گئے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا میں نے بہت ہی خوفناک منظر دیکھا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس وقت آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ تھے۔ میں نے آپ کو واقعہ بتایا آپ نکلے آپ کے ساتھ حضرت زید تھے۔ آپ اندر گئے اور حمزہ پر ناراض ہوئے حمزہ نے نگاہ اٹھا کر کہا تم لوگ میرے باپ دادا کے غلام ہو پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس الٹے پاؤں تشریف لے آئے اور یہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

جاگیریں بخشنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں دینے کا ارادہ کیا۔ انصار عرض گزار ہوئے کہ جب تک آپ ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اتنی نہ دیں جتنی آپ ہمیں عطا فرمائیں

الأنصار حتى تقطع لإخواننا من المهاجرين مثل الذي تقطع لنا قال سترون بعدي أثرة فاصبروا حتى تلقوني.

بلکہ فرمایا کہ میرے بعد تم ترجیح دیکھو گے تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

باب ۱۲۲ كتابة القطائع وقال الليث عن يحيى بن سعيد عن أنس دعا النبي صلى الله عليه وسلم الأنصار ليقطع لهم بالبحرين فقالوا يا رسول الله إن فعلت فاكتب لإخواننا من قريش بمثلها فلم يكن ذلك عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال إنكم سترون بعدي أثرة فاصبروا حتى تلقوني.

جاگیریں لکھ کر دینا حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں بخشنے کے لیے انصار کو بلایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر آپ نے یوں کرنا ہے تو ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے لکھ دیجیے۔ لیکن یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس نہ تھی۔ فرمایا کہ عنقریب تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے۔ تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

باب ۱۲۳ حلب الإبل على الماء.

۲۲۰۹ - حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا محمد بن فليح حدثني أبي عن هلال بن علي عن عبد الرحمن بن أبي عمرة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حق الإبل أن تحلب على الماء.

اونٹنیوں کو پانی کے قریب دوہنا

ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ان کے والد ماجد، ہلال بن علی، عبدالرحمن بن ابی عمرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اونٹنیوں کا حق ہے کہ انہیں پانی کے پاس دوہا جائے۔

باب ۱۲۴ الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط أو في نخل وقال النبي صلى الله عليه وسلم من باع نخلا بعد أن تؤبر فثمرتها للبائع فللبائع الممر والسقي حتى يرفع وكذلك رب العرية.

وہ شخص جس کے باغ میں سے گزرگاہ ہو یا پانی پینے کی جگہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نر کھجور لگانے کے بعد درخت بیچے تو پھل بیچنے والے کے لیے ہیں۔ گزرگاہ اور پانی پلانا بیچنے والے کا ہے جب تک پھل اتار لے ایسا ہی حکم عریہ کا ہے۔

۲۲۱۰ - أخبرنا عبد الله بن يوسف قال حدثنا الليث حدثني ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ابتاع نخلا بعد أن تؤبر فثمرتها للبائع إلا أن يشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا وله مال فماله للذي باعه إلا أن يشترط المبتاع وعن مالك عن نافع عن ابن عمر عن عمر في العبد.

سالم بن عبداللہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت فروخت کیا تو پھل فروخت کرنے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کر لے اور جس نے غلام خریدا جس کے پاس مال ہے تو وہ مال بیچنے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کرے۔ ___ امام مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر سے غلام کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۲۱۱ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر عن زيد بن ثابت قال رخص النبي صلى الله عليه وسلم أن تباع العرايا بخرصها تمرا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرایا میں اندازے سے کھجوریں بیچنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

۲۲۱۲ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابن عيينة

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

عن ابن جريج عن عطاء سمع جابرا رضي الله عنه نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن المخابرة والمحاقلة وعن المزابنة وعن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه وأن لا تباع إلا بالدينار والدرهم إلا العرايا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مخابرہ، محاقلہ، مزابنہ اور پھل جب تک پختہ نہ ہو جائے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ وقت پر بیچا جائے مگر درہم و دینار کے بدلے مگر عرایا کے سوا۔

۲۲۱۳۔ حدثنا يحيى بن قزعة أخبرنا مالك عن داود بن الحصين عن أبي سفيان مولى ابن أبي أحمد عن أبي هريرة رضي الله عنه قال رخص النبي صلى الله عليه وسلم في بيع العرايا بخرصها من التمر فيما دون خمسة أوسق أو في خمسة أوسق شك داود في ذلك۔

ابو سفیان مولیٰ ابی احمد سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں کھجور کے اندازے سے بیچنے کی اجازت عطا فرمائی ہے جب کہ وہ پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق ہوں۔ اس میں داؤد راوی کو شک ہے۔

۲۲۱۴۔ حدثنا زكرياء بن يحيى أخبرنا أبو أسامة أخبرنا الوليد بن كثير أخبرني بشير بن يسار مولى بني حارثة أن رافع بن خديج وسهل بن أبي حثمة حدثاه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن المزابنة بيع الثمر بالتمر إلا أصحاب العرايا فإنه أذن لهم قال وقال ابن إسحاق حدثني بشير مثله۔

بشیر بن یسار مولیٰ بنی حارثہ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ یعنی درخت پر لگی ہوئی کھجور کو اتری ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے، سوائے عرایا والوں کے کہ ان کو اجازت دی ہے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ مجھ سے بشیر نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب

في الاستقراض وأداء الديون والحجر والتفليس۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قرض لینے، قرض ادا کرنے، تصرف روکنے اور مفلس ہو جانے کا بیان

باب من اشترى بالدين وليس عنده ثمنه أو ليس بحضرته

کوئی چیز ادھار خریدے خواہ اس کے پاس قیمت نہ ہو یا اس وقت موجود نہ ہو۔

۲۲۱۵۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا جرير عن المغيرة عن الشعبي عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم قال كيف ترى بعيرك أتبيعنيه قلت نعم فبعته إياه فلما قدم المدينة غدوت إليه بالبعير فأعطاني ثمنه۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوا۔ آپ نے فرمایا اپنے اونٹ کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے، کیا اسے میرے ہاتھ بیچو گے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا اور اسے آپ کے ہاتھ بیچ دیا۔ جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو میں صبح کو اونٹ لے کر حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اس کی قیمت عطا فرما دی۔

۲۲۱۶۔ حدثنا معلى بن أسد حدثنا عبد الواحد حدثنا الأعمش قال تذاكرنا عند إبراهيم الرهن في السلم فقال حدثني الأسود عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس بیع سلم میں رہن رکھنے کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے اسود نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی کا غلہ

الله عليه وسلم اشترى طعاما من يهودي إلى أجل ورهنه درعا من حديد.

باب ١٢٨٥ من أخذ أموال الناس يريد أداءها أو إتلافها.

٢٢١٧ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله الأويسي حدثنا سليمان بن بلال عن ثور بن زيد عن أبي الغيث عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أخذ أموال الناس يريد أداءها أدى الله عنه ومن أخذ يريد إتلافها أتلفه الله.

باب ١٢٨٦ أداء الديون وقال الله تعالى إن الله يأمركم أن تؤدوا الأمانات إلى أهلها وإذا حكمتم بين الناس أن تحكموا بالعدل إن الله نعما يعظكم به إن الله كان سميعا بصيرا.

٢٢١٨ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا أبو شهاب عن الأعمش عن زيد بن وهب عن أبي ذر قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم فلما أبصر يعني أحدا قال ما أحب أنه يحول لي ذهبا يمكث عندي منه دينار فوق ثلاث إلا دينارا أرصده لدين ثم قال إن الأكثرين هم الأقلون إلا من قال بالمال هكذا وهكذا وأشار أبو شهاب بين يديه وعن يمينه وعن شماله وقليل ما هم وقال مكانك وتقدم غير بعيد فسمعت صوتا فأردت أن آتيه ثم ذكرت قوله مكانك حتى آتيك فلما جاء قلت يا رسول الله الذي سمعت أو قال الصوت الذي سمعت قال وهل سمعت قلت نعم قال أتاني جبريل عليه السلام فقال من مات من أمتك لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت وإن فعل كذا وكذا قال نعم.

٢٢١٩ - حدثنا أحمد بن شبيب بن سعيد حدثنا أبي عن يونس قال ابن شهاب حدثني عبيد الله بن

مقرر کے غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

جو لوگوں کا مال لے اُس کی نیت ادا کرنا یا ہضم کرنا ہو

عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی، سلیمان بن بلال، ثور بن زید، ابو الغیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگوں کا مال ادا کرنے کے ارادے سے لیتا ہے اللہ اس سے ادا کروا دیتا ہے اور جو تلف کرنے کے ارادے سے لے تو اللہ اس سے تلف کروا دیتا ہے۔

قرض ادا کرنا۔ ارشاد ربانی ہے، بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے، بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے (۴/۵۸)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا، میں نہیں چاہتا کہ یہ میرے لیے سونے میں تبدیل ہو جائے تاکہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے مگر وہ دینار جو میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں۔ پھر فرمایا، بے شک زیادہ مال والے زیادہ غریب ہوں گے سوائے اُن کے جو مال کو یوں اور یوں خرچ کرتے رہیں اور ابو شہاب نے اپنے آگے اور دائیں بائیں اشارہ کیا لیکن ایسے تھوڑے ہیں اور فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا پھر آگے چلے، تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز سنی۔ میں نے حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد کہ اپنی جگہ رہنا یاد آ گیا۔ جب واپس تشریف لائے تو عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تھی۔ فرمایا، میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور کہا کہ جو آپ کی اُمت سے فوت ہوا اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا، خواہ وہ ایسے کام بھی کرتا ہو؟ کہا ہاں۔

احمد بن شبیب، ان کے والد، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میرے

عن ... عن عقبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ... [illegible] ... حتى ... [illegible] ... من الغرم.

باب ۱۲۵۴ استقراض الحيوان.

۲۴۲۰ حدثنا ... حدثنا شعبة أخبرنا سلمة بن كهيل قال سمعت أبا سلمة يحدث عن أبي هريرة أن رجلا تقاضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأغلظ له فهم به أصحابه فقال دعوه فإن لصاحب الحق مقالا ... فقالوا لا نجد إلا سنا أفضل من سنه قال اشتروه فأعطوه إياه فإن خيركم أحسنكم قضاء.

باب ۱۲۵۵ حسن التقاضي.

۲۴۲۱ حدثنا ... حدثنا شعبة عن عبد الملك بن عمير عن ربعي عن حذيفة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول مات رجل فقيل له ما كنت تعمل قال كنت أبايع الناس فأتجوز عن الموسر وأخفف عن المعسر فغفر له قال أبو مسعود وأنا سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم.

باب [illegible] [illegible].

۲۴۲۲ حدثنا ... عن يحيى بن سليمان قال حدثني ... سلمة بن كهيل عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رجلا ... النبي صلى الله عليه وسلم ... فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ... فقال ... أفضل من سنه ... فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطوه فإن خيار الناس أحسنهم قضاء.

باب ۱۲۵۷ حسن القضاء.

۲۴۲۳ حدثنا ... حدثنا ... عن سلمة

[illegible] ... قرض ... [illegible] ... کیا ہے۔

اونٹ قرض لینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... [illegible] ... اس کو بہتر ادا کرنے والا ہے۔

اچھے طریقے سے تقاضا کرنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ... [illegible] ... حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

کیا بہتر اونٹ ادا کیا جا سکتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ... اچھا آدمی وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔

اچھے طریقے سے قرض ادا کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی

عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال كان لرجل على النبي صلى الله عليه وسلم سن من الإبل فجاءه يتقاضاه فقال النبي صلى الله عليه وسلم أعطوه فطلبوا سنه فلم يجدوا له إلا سنا فوقها فقال أعطوه فقال أوفيتني أوفى الله بك قال النبي صلى الله عليه وسلم إن خياركم أحسنكم قضاء۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ایک خاص عمر کا اونٹ تھا، وہ تقاضا کرنے آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دے دو۔ لوگوں نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا لیکن نہ پایا مگر اس سے زیادہ عمر کا ملا۔ فرمایا: وہی دے دو۔ اس نے کہا: آپ نے مجھے پورا دیا، اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

۲۲۲۴۔ حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا مسعر حدثنا محارب بن دثار عن جابر بن عبد الله قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو في المسجد قال مسعر أراه قال ضحى فقال صل ركعتين وكان لي عليه دين فقضاني وزادني۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ مسعر نے کہا کہ چاشت فرمایا۔ فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو۔ اور میرا آپ پر قرض تھا، آپ نے ادا فرمایا اور زیادہ دیا۔

باب ۱۲۹۱ إذا قضى دون حقه أو حلله فهو جائز

جو اپنے حق سے کم ادا کرے یا قرض خواہ معاف کر دے تو جائز ہے۔

۲۲۲۵۔ حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري حدثني ابن كعب بن مالك أن جابر بن عبد الله أخبره أن أباه قتل يوم أحد شهيدا وعليه دين فاشتد الغرماء في حقوقهم فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فسألهم أن يقبلوا تمر حائطي ويحللوا أبي فأبوا فلم يعطهم النبي صلى الله عليه وسلم حائطي وقال سنغدو عليك فغدا علينا حين أصبح فطاف في النخل ودعا في ثمرها بالبركة فجددتها فقضيتهم وبقي لنا من تمرها۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد محترم غزوۂ احد کے روز شہید ہو گئے تھے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ قرض خواہوں نے اپنے حقوق میں سختی کی۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ قرض خواہوں سے کہیں کہ میرے باغ کی کھجوریں لے لیں اور میرے والد کو معاف کر دیں۔ انہوں نے انکار کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں میرا باغ نہ دیا اور فرمایا کہ ہم صبح تمہارے پاس آئیں گے۔ صبح کو آپ ہمارے پاس تشریف لائے، باغ میں پھرے اور اس کے پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی۔ پس میں نے کھجوریں توڑیں، ان کا قرض ادا کر دیا اور ہمارے لیے کھجوریں بچ گئیں۔

باب ۱۲۹۲ إذا قاص أو جازفه في الدين تمرا بتمر أو غيره

جب مقروض قرض کی کھجوروں کے بدلے کھجوریں وغیرہ دے۔

۲۲۲۶۔ حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا أنس عن هشام عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله أنه أخبره أن أباه توفي وترك عليه ثلاثين وسقا لرجل من اليهود فاستنظره جابر فأبى أن ينظره فكلم جابر رسول الله صلى الله عليه وسلم ليشفع له إليه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وكلم اليهودي

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے وفات پائی اور ان پر ایک یہودی کا تیس وسق قرض چھوڑا۔ حضرت جابر نے مہلت مانگی تو اس نے مہلت دینے سے انکار کیا۔ حضرت جابر نے سفارش کرنے کی التجا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور یہودی سے بات کی کہ اپنے قرض کے بدلے باغ کا پھل لے لے، اس نے انکار کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باغ میں داخل

...بما عليه فأبى فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم النخل فمشى فيها ثم قال لجابر جد له فأوف له الذي له فجده بعدما رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأوفاه ثلاثين وسقا وفضلت له سبعة عشر وسقا فجاء جابر رسول الله صلى الله عليه وسلم ليخبره بالذي كان فوجده يصلي العصر فلما انصرف أخبره بالفضل فقال أخبر ذلك ابن الخطاب فذهب جابر إلى عمر فأخبره فقال له عمر لقد علمت حين مشى فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم ليباركن فيها۔

ہو گئے کھجوریں توڑنے کے بعد حضرت جابر نے قرض خواہ کا قرض ادا کیا۔ تیس وسق ادا کر دیئے اور سترہ وسق بچ رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتانے کے لئے حضرت جابر آئے تو آپ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ سے بچنے کا ذکر کیا فرمایا ابن خطاب کو بتا دو۔ حضرت جابر حضرت عمر کے پاس گئے اور انہیں بتایا تو حضرت عمر نے کہا میں اسی وقت جان گیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں چلے پھرے تھے کہ اللہ ضرور برکت دیں گے۔

باب: من استعاذ من الدين۔

۲۴۱۴۔ حدثنا ابو اليمان انبأنا شعيب عن الزهري ح وحدثنا ... عن سليمان ... عن عروة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو في صلاته اللهم إني أعوذ بك من المأثم والمغرم فقال له قائل ما أكثر ما تستعيذ يا رسول الله من المغرم قال إن الرجل إذا غرم حدث فكذب ووعد فأخلف۔

جو قرض سے پناہ مانگے

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے ہوئے کہتے: اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور قرض سے۔ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں۔ فرمایا: مقروض آدمی بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

باب: من ترك دينا۔

۲۴۱۵۔ حدثنا ... عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ترك مالا فلورثته ومن ترك كلا فإلينا۔

مقروض کی نماز جنازہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے اور جو قرض یا بچے چھوڑ جائے تو وہ ہمارے ذمہ ہے۔

۲۴۱۶۔ حدثنا ... عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مؤمن إلا وأنا أولى الناس به في الدنيا والآخرة اقرؤوا إن شئتم النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم فأيما مؤمن مات وترك مالا فليرثه عصبته من كانوا ومن ترك دينا أو ضياعا فليأتني فأنا مولاه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مومن ایسا نہیں کہ دنیا و آخرت میں میں اس کا سب سے زیادہ قریبی نہ ہوں اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو "نبی مومنوں کے ساتھ ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے" (۲۳۳: ۶) پس جو مسلمان مرجائے اور مال چھوڑ جائے تو اس کے عصبہ اس کے وارث ہوں گے اور جو قرض یا بال بچے چھوڑ جائے تو میرے پاس آئیں کہ میں ان کا مددگار ہوں۔

بَابٌ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

۲۲۳۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ.

بَابٌ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوبَتَهُ وَعِرْضَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ عِرْضُهُ يَقُولُ مَطَلْتَنِي وَعُقُوبَتُهُ الْحَبْسُ.

۲۲۳۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا.

بَابٌ إِذَا وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِيعَةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا أَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَلَا بَيْعُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَضَى عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

۲۲۳۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ قُضَاةٌ عَنِ الْقُضَاةِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ كَانُوا قُضَاةً عَلَى الْمَدِينَةِ.

مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مال دار آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

صاحبِ حق کو تقاضا کرنے کا حق ہے۔ منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مال دار کا بے وجہ ٹال مٹول کرنا اس کی سزا اور بے عزتی کو قریب لے آتا ہے۔ سفیان کا قول ہے کہ بے عزتی یہ کہنا ہے کہ تم نے دیر کی ہے جبکہ سزا قید بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے آیا اور آپ پر سختی کی تو آپ کے اصحاب اس پر ٹوٹ پڑے۔ فرمایا کہ اسے جانے دو کیونکہ صاحبِ حق کو کہنے کا حق ہے۔

اگر کوئی مفلس کے پاس اپنا مال بیع، قرض یا امانت کی صورت میں پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔ جب دیوالیہ ہو جائے اور ثابت ہو جائے تو اس کے لیے آزاد کرنا، بیچنا اور خریدنا جائز نہیں۔ سعید بن مسیب کا قول ہے کہ حضرت عثمان نے فیصلہ فرمایا کہ جس نے مفلس ہونے سے پہلے اپنا حق لے لیا تو وہ اسی کا ہے اور جو اپنے سامان کو اسی شکل میں پہچان لے تو وہ پہچاننے والا زیادہ حق دار ہے۔

احمد بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبدالعزیز، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنا مال کسی آدمی یا انسان کے پاس پائے جبکہ وہ دیوالیہ ہو گیا ہو تو دوسرے کی نسبت وہی اس مال کا زیادہ حق دار ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اس اسناد والے سارے حضرات قاضی ہیں جیسے یحییٰ بن سعید اور ابوبکر بن محمد اور عمر بن عبدالعزیز اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور حضرت ابوہریرہ اور یہ سب مدینہ منورہ کے حاکم ہوئے تھے۔

بَابُ مَنْ أَخَّرَ الْغَرِيمَ إِلَى الْغَدِ أَوْ نَحْوِهِ وَلَمْ يَرَ ذَلِكَ مَطْلًا، وَقَالَ جَابِرٌ: اشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فِي دَيْنِ أَبِي، فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي فَأَبَوْا، فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَائِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ، وَقَالَ: سَأَغْدُو عَلَيْكَ غَدًا، فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ.

جو قرض خواہوں سے کل پرسوں کی مہلت لے تو یہ ٹال مٹول نہیں

(ترجمہ) حضرت جابر سے روایت ہے کہ قرض خواہوں نے اپنا حق لینے میں میرے والد کے قرض کے بارے میں سختی کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ میرے باغ کا پھل لے لیں۔ انہوں نے انکار کیا تو آپ نے انہیں باغ نہیں دیا اور نہ ان کے لیے پھل توڑے گئے۔ فرمایا کل صبح آئیں گے۔ آپ صبح کے وقت ہمارے یہاں تشریف لائے تو کھجوروں کے پھلوں میں برکت کی دعا کی۔ پس میں نے ان کا سارا قرض ادا کر دیا۔

بَابُ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ أَوِ الْمُعْدِمِ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ أَوْ أَعْطَاهُ حَتَّى يُنْفِقَ عَلَى نَفْسِهِ.

٢٢٣٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، فَأَخَذَ ثَمَنَهُ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ.

جو مفلس یا نادار کا مال بیچ کر قرض خواہوں میں تقسیم کر دے یا اسی کو دے کہ وہ اپنے اوپر خرچ کرے۔

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی نے اپنا غلام اپنے بعد آزاد ہونے کا کہا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس نعیم بن عبداللہ نے اسے خرید لیا۔ آپ نے قیمت لے کر اس شخص کو دے دی۔

بَابُ إِذَا أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى أَوْ أَجَّلَهُ فِي الْبَيْعِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ إِلَى أَجَلٍ: لَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهِ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ. وَقَالَ عَطَاءٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: هُوَ إِلَى أَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى. الْحَدِيثَ.

میعاد مقررہ کے وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا۔ حضرت ابن عمر نے قرض کے بارے میں فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگرچہ اس سے زیادہ دیا جائے بشرطیکہ شرط نہ کی ہو۔ عطاء اور عمرو بن دینار نے فرمایا کہ قرض میں وہ اپنی مدت تک ہے۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا جس نے بنی اسرائیل کے کسی آدمی سے قرض مانگا تو اس نے مقررہ مدت کے وعدے پر دے دیا۔

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي وَضْعِ الدَّيْنِ.

٢٢٣٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أُصِيبَ عَبْدُ اللهِ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا، فَطَلَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ الدَّيْنِ أَنْ يَضَعُوا بَعْضًا مِنْ دَيْنِهِ فَأَبَوْا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا، فَقَالَ: صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ

قرض میں کمی کرنے کی سفارش کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ شہید کر دیے گئے جبکہ انہوں نے بال بچے اور قرض چھوڑا۔ میں نے قرض خواہوں سے کہا کہ کچھ قرض معاف کر دیں تو انہوں نے انکار کیا۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے سفارش چاہی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی کھجوروں کی ہر قسم کی الگ الگ ڈھیری لگاؤ

حِدَةٍ عِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ وَاللِّينَ عَلَى حِدَةٍ وَالْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَحْضِرْهُمْ حَتَّى آتِيَكَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتَّى اسْتَوْفَى وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا فَأَزْحَفَ الْجَمَلُ فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ فَوَكَزَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ قَالَ بِعْنِيهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَأْذَنْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا أُصِيبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ ثُمَّ قَالَ ائْتِ أَهْلَكَ فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِي فَأَخْبَرْتُهُ بِإِعْيَاءِ الْجَمَلِ وَبِالَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَوَكْزِهِ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِي مَعَ الْقَوْمِ۔

الگ اور عجوہ کو الگ۔ پھر انہیں بلا لو یہاں تک کہ میں آجاؤں۔ میں نے ایسا کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور اُن پر بیٹھ گئے۔ پس ہر ایک کو ناپ کر دیا یہاں تک کہ سارا قرض ادا ہو گیا اور کھجوریں جیسی تھیں ویسی ہی رہیں گویا انہیں ہاتھ ہی نہیں لگایا گیا۔ اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار ہو کر ایک غزوہ میں شریک ہوا۔ اونٹ تھک گیا اور میں پیچھے رہ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے پیچھے سے چھڑی ماری۔ فرمایا کہ اسے میرے ہاتھ بیچ دو اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہنا۔ جب نزدیک پہنچ گئے تو میں نے اجازت مانگی اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ عرض گزار ہوا کہ بیوہ سے۔ والد ماجد حضرت عبد اللہ شہید ہو گئے اور چھوٹی چھوٹی بچیاں چھوڑیں، میں نے بیوہ سے شادی کی تاکہ انہیں علم و ادب سکھائے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ۔ میں نے اپنے ماموں جان کو اونٹ فروخت کرنے کے متعلق بتایا تو انہوں نے مجھے ملامت کی۔ میں نے انہیں اونٹ کے تھک جانے کے متعلق بتایا اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اسے چھڑی ماری تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو اگلی صبح کو میں اونٹ لے کر حاضر بارگاہ ہوا۔ آپ نے مجھے اونٹ کی قیمت ادا فرمائی اور اونٹ بھی دے دیا اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ مجھے حصہ دیا۔

بَابُ ۲۰۵ مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ وَلَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ وَقَالَ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ وَقَالَ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ وَالْحَجْرِ فِي ذَلِكَ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْخِدَاعِ۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهُ۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ

مال ضائع کرنے کی ممانعت۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا اور فسادیوں کے کام کو درست قرار نہیں دیتا۔ اور کہا کیا آپ کی نماز آپ کو ایسے کام کا حکم دیتی ہے کہ ہم اُن کو چھوڑ دیں جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے یا ہم اپنے اموال میں جو کریں جو ہم چاہیں۔ اور فرمایا اور بے عقلوں کو اپنا مال نہ دو اور اس سلسلے میں دھوکا دینے کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزاری کہ مجھے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب سودا کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔ تو وہ شخص یہی کہہ دیا کرتا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

عن الشعبي عن وراد مولى المغيرة بن شعبة عن المغيرة بن شعبة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إن الله حرم عليكم عقوق الأمهات ووأد البنات ومنع وهات وكره لكم قيل وقال وكثرة السؤال وإضاعة المال

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمایا ہے ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، حقوق روکنا اور ناحق مانگنا اور ناپسند فرمایا ہے تمہارے لیے قیل و قال، زیادہ سوال اور مال کو ضائع کرنا۔

باب ۵ العبد راع في مال سيده ولا يعمل إلا بإذنه

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور تصرف نہ کرے مگر اس کی اجازت سے۔

٢٢٣٤ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كلكم راع ومسؤول عن رعيته فالإمام راع وهو مسؤول عن رعيته والرجل في أهله راع وهو مسؤول عن رعيته والمرأة في بيت زوجها راعية وهي مسؤولة عن رعيتها والخادم في مال سيده راع وهو مسؤول عن رعيته قال فسمعت هؤلاء من رسول الله صلى الله عليه وسلم وأحسب النبي صلى الله عليه وسلم قال والرجل في مال أبيه راع وهو مسؤول عن رعيته فكلكم راع وكلكم مسؤول عن رعيته

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امام حاکم ہے اور اسے اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اور اسے اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ نوکر اپنے آقا کے مال میں حاکم ہے اور اسے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ کہا کہ یہ باتیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنیں اور میرا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور مرد اپنے باپ کے مال میں حاکم ہے اور اسے اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا پس ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

كتاب في الخصومات

جھگڑوں کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ١ ما يذكر في الإشخاص والملازمة والخصومة بين المسلم واليهود

شخص کو مجبوراً حاضر کرانا اور پیچھا کرنے والے مقروض کو گرفتار کر کے لے جانے کا بیان نیز مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان دشمنی۔

٢٢٣٨ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة قال عبد الملك بن ميسرة أخبرني قال سمعت النزال بن سبرة سمعت عبد الله يقول سمعت رجلا قرأ آية سمعت من النبي صلى الله عليه وسلم خلافها فأخذت بيده فأتيت به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كلاكما محسن قال شعبة أظنه قال لا تختلفوا فإن من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو میں نے ایک آیت پڑھتے سنا جبکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے خلاف سنی تھی۔ پس میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم دونوں ٹھیک ہو۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا اختلاف نہ کرو کیونکہ تم سے پہلے اختلاف کے باعث ہلاک ہو گئے تھے۔

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی آپس میں لڑ پڑے، ان میں ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا۔ مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔ یہودی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔ یہ سن کر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ پس یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو واقعہ اس کے اور مسلمان کے درمیان ہوا تھا عرض کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمان کو بلایا اور اس سے واقعہ پوچھا، اس نے عرض کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ قیامت کے دن جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ان میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَاءَ يَهُودِيٌّ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ادْعُوهُ فَقَالَ أَضَرَبْتَهُ قَالَ سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ أَيْ خَبِيثُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَوْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الْأُولَى۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک یہودی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ اے ابو القاسم! آپ کے ایک صحابی نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ فرمایا کس نے؟ عرض کی کہ ایک انصاری نے۔ فرمایا کہ اسے بلاؤ۔ فرمایا کہ تم نے اسے مارا؟ عرض کی کہ میں نے اسے بازار میں قسم کھاتے سنا کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام بشر سے ممتاز کیا۔ میں نے کہا اے خبیث! کیا محمد مصطفیٰ سے بھی؟ پس مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کے درمیان فضیلت ظاہر نہ کیا کرو کیونکہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے۔ پس سب سے پہلے میرے لئے زمین شق ہوگی تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا پہلی بے ہوشی کا حساب میں شمار ہوا۔

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔ اس سے کہا گیا کہ تیرے ساتھ یہ

مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِكِ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُوْدِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

باب [illegible] مَنْ رَدَّ أَمْرَ السَّفِيْهِ وَالضَّعِيْفِ الْعَقْلِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَجُلٍ مَالٌ وَلَهُ عَبْدٌ لَّا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيْفِ وَنَحْوِهِ فَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِالْإِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِيْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ۔

۲۲۳۲ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ يَقُوْلُهُ۔

۲۲۳۳ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدًا لَّهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ۔

باب [illegible] كَلَامِ الْخُصُوْمِ بَعْضِهِمْ فِيْ بَعْضٍ۔

۲۲۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ

کر دیا؟ فلاں نے؟ فلاں نے؟ یہاں تک کہ جب یہودی کا نام لیا گیا تو لڑکی نے سر سے اشارہ کیا۔ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اقرار کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا سر بھی پتھروں کے درمیان کچلا گیا۔

جس نے نا سمجھ اور کم عقل کے معاملے کو رد کر دیا اگرچہ حاکم نے اُسے ممنوع التصرف نہ کیا ہو۔ حضرت جابر سے مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ممانعت سے پہلے صدقہ کرنے والے کا صدقہ واپس کر دیا، پھر اُسے منع فرما دیا۔ امام مالک نے فرمایا کہ جب کسی آدمی کا دوسرے پر مال ہو اور اس کے پاس ایک غلام کے سوا کچھ نہ ہو اور وہ اسے آزاد کر دے تو اس کا آزاد کرنا جائز نہیں۔ اور جو کم عقل وغیرہ کے لیے بیچے تو اس کی قیمت اسے دے دے اور اصلاح اور اپنے معاملات کی نگہداشت کا حکم دے، اگر بگاڑ کرے تو منع کر دے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے اور جو بیع میں دھوکا کھا جاتا تھا اس سے فرمایا کہ جب بیع کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہیں، اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا مال نہیں لیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی بیع میں دھوکا کھا جاتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جب بیع کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہیں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنا غلام آزاد کیا حالانکہ اس کے پاس اس کے سوا مال نہ تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے واپس لوٹا دیا۔

فریقین کا ایک دوسرے کے متعلق گفتگو کرنا

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ حضرت اشعث نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ میرے متعلق ہے، میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین تھی، اس نے انکار کر دیا تو میں اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

لك كان بيني وبين رجل من اليهود أرض فجحدني فقدمته إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ألك بينة قلت لا قال فقال لليهودي احلف قال قلت يا رسول الله إذا يحلف ويذهب بمالي فأنزل الله تعالى إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا الآية

۲۲۲۵ ـ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عثمان بن عمر أخبرنا يونس عن الزهري عن عبد الله بن كعب بن مالك عن كعب أنه تقاضى ابن أبي حدرد دينا كان له عليه في المسجد فارتفعت أصواتهما حتى سمعها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في بيته فخرج إليهما حتى كشف سجف حجرته فنادى يا كعب قال لبيك يا رسول الله فقال ضع من دينك هذا فأومأ إليه أي الشطر قال لقد فعلت يا رسول الله قال قم فاقضه۔

۲۲۲۶ ـ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عبد الرحمن بن عبد القاري أنه قال سمعت عمر بن الخطاب يقول سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان على غير ما أقرؤها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرأنيها وكدت أن أعجل عليه ثم أمهلته حتى انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت إني سمعت هذا يقرأ على غير ما أقرأتنيها فقال لي أرسله ثم قال له اقرأ فقرأ قال هكذا أنزلت ثم قال لي اقرأ فقرأت فقال هكذا أنزلت إن القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا منه ما تيسر۔

باب ۱۵۰ إخراج أهل المعاصي والخصوم من البيوت بعد المعرفة وقد أخرج عمر أخت أبي بكر حين ناحت۔

۲۲۲۷ ـ حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن عدي

سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہی موجود ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ تو آپ نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے متاع دنیا کی تھوڑی قیمت لیتے ہیں۔ (القرآن)

عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت کعب نے مسجد میں حضرت ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا جو ان کے ذمہ تھا۔ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کاشانۂ اقدس سے سن لیا۔ آپ نکلے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی کہ اے کعب! عرض گزار ہوا، حاضر ہوں یا رسول اللہ! فرمایا کہ اپنے قرض میں سے آدھا چھوڑ دو۔ اور اشارے سے بتایا کہ آدھا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے کر دیا۔ فرمایا کہ اٹھو اور اس کا قرض ادا کرو۔

عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام سے سورۂ فرقان اس طرح سنی کہ اس کے خلاف تھی جیسے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان پر جلدی کروں لیکن میں نے انہیں مہلت دی۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو میں ان کے گلے میں چادر ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گیا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے انہیں اس کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا ہے جیسے آپ نے مجھے پڑھائی۔ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ پھر فرمایا کہ پڑھو۔ انہوں نے پڑھی۔ فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو۔ پھر میں نے پڑھی تو فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بے شک قرآن مجید سات قراءتوں پر نازل کیا گیا ہے۔ لہٰذا اسی طریقے پر پڑھو جو تمہارے لیے آسان ہو۔

مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھروں سے نکال دینا۔ حضرت عمر نے حضرت ابو بکر کی بہن کو ماتم کرنے پر نکال دیا تھا۔

محمد بن زیاد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عن شعبة عن سعد بن ابراهيم عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لقد هممت ان امر بالصلوة فتقام ثم اخالف الى منازل قوم لا يشهدون الصلوة فاحرق عليهم۔

باب ٥١٨ دعوى الوصي للميت۔

٢٢٢٨ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن الزهري عن عروة عن عائشة ان عبد بن زمعة وسعد بن ابي وقاص اختصما الى النبي صلى الله عليه وسلم في ابن امة زمعة فقال سعد يا رسول الله اوصاني اخي اذا قدمت ان انظر ابن امة زمعة فاقبضه فانه ابني وقال عبد بن زمعة اخي وابن امة ابي ولد على فراش ابي فرأى النبي صلى الله عليه وسلم شبها بينا بعتبة فقال هو لك يا عبد بن زمعة الولد للفراش واحتجبي منه يا سودة۔

باب ٥١٩ التوثق ممن تخشى معرته وقيد ابن عباس عكرمة على تعليم القرآن والسنن والفرائض۔

٢٢٢٩ حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن سعيد بن ابي سعيد انه سمع ابا هريرة يقول بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم خيلا قبل نجد فجاءت برجل من بني حنيفة يقال له ثمامة بن اثال سيد اهل اليمامة فربطوه بسارية من سواري المسجد فخرج اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما عندك يا ثمامة قال عندي خير يا محمد فذكر الحديث قال اطلقوا ثمامة۔

باب ٥٢٠ الربط والحبس في الحرم واشترى نافع بن عبد الحارث دارا للسجن بمكة من صفوان بن امية على ان عمر ان رضي فالبيع بيعه وان لم يرض عمر فلصفوان اربع مائة وسجن ابن الزبير

کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے ارادہ کیا کہ کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کھڑا کر دوں، پھر ان لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور جا کر ان کے گھر جلا دوں۔

میت کے وصی کا دعویٰ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبد بن زمعہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کی بابت جھگڑا ہوا۔ حضرت سعد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے بھائی نے وصیت کی تھی کہ جب میں آؤں تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھ کر لے جاؤں کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں عتبہ کی واضح مشابہت دیکھی تو فرمایا، اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے، بچہ بستر والے کا ہے اور اے سودہ! اس سے پردہ کرنا۔

جس سے شرارت کا اندیشہ ہو اُسے باندھ کر رکھنا۔
حضرت ابن عباس نے عکرمہ کو تعلیم قرآن و سنن و فرائض کے لیے مقید رکھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی جانب روانہ فرمائے۔ وہ بنو حنیفہ کے ایک آدمی کو پکڑ لائے جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور جو اہل یمامہ کا سردار تھا۔ انہوں نے اسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا، اے ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی کہ اے محمد! اچھا ہے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔

حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا۔ نافع بن عبد الحارث نے مکہ میں ایک گھر جیل خانہ بنانے کے لیے صفوان بن امیہ سے خریدا اس شرط پر کہ اگر حضرت عمر راضی ہو گئے تو بیع ہے ورنہ صفوان کو چار سو دیے جائیں گے اور حضرت ابن زبیر نے مکہ مکرمہ میں قید کیا۔

٢٢٥٠- حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني سعيد بن أبي سعيد سمع أبا هريرة قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم خيلا قبل نجد فجاءت برجل من بني حنيفة يقال له ثمامة بن أثال فربطوه بسارية من سواري المسجد.

سعید بن ابو سعید نے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی جانب بھیجے۔ پس وہ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا پس اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ١٥١١ الملازمة.

مقروض کا تعاقب کرتے رہنا

٢٢٥١- حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث حدثني جعفر بن ربيعة وقال غيره حدثني الليث قال حدثني جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن بن هرمز عن عبد الله بن كعب بن مالك الأنصاري عن كعب بن مالك أنه كان له على عبد الله بن أبي حدرد الأسلمي دين فلقيه فلزمه فتكلما حتى ارتفعت أصواتهما فمر بهما النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا كعب وأشار بيده كأنه يقول النصف فأخذ نصف ما عليه وترك نصفا.

یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک کا حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی پر قرض تھا۔ اُن سے ملاقات ہوئی تو پیچھے لگ گئے، دونوں گفتگو کرنے لگے یہاں تک کہ آوازیں اونچی ہو گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ اے کعب! اور ہاتھ سے اشارہ کیا گویا نصف کے لیے فرماتے ہیں۔ پس انہوں نے نصف قرض لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

باب ١٥١٢ التقاضي.

قرض کا تقاضا کرنا۔

٢٢٥٢- حدثنا إسحاق حدثنا وهب بن جرير بن حازم أخبرنا شعبة عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق عن خباب قال كنت قينا في الجاهلية وكان لي على العاص بن وائل دراهم فأتيته أتقاضاه فقال لا أقضيك حتى تكفر بمحمد فقلت لا والله لا أكفر بمحمد صلى الله عليه وسلم حتى يميتك الله ثم يبعثك قال فدعني حتى أموت ثم أبعث فأوتى مالا وولدا ثم أقضيك فنزلت أفرأيت الذي كفر بآياتنا وقال لأوتين مالا وولدا الآية.

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت کے زمانے میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا۔ میرے عاص بن وائل پر کچھ درہم تھے۔ میں اُس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو اُس نے کہا۔ نہیں دوں گا جب تک محمد کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے مار کر دوبارہ زندہ کر دے تب بھی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار نہیں کروں گا۔ کہا مجھے چھوڑ دو یہاں تک کہ مجھے مرنے کے بعد دوبارہ اُٹھایا جائے تو مجھے مال اور اولاد دیا جائے گا، اُس وقت تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ اسی وقت یہ آیت نازل کی گئی۔ کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا۔ کہا کہ ضرور میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا (١٩ : ٧٧)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

إِذَا أَخْبَرَ رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ إِلَيْهِ

٢٢٥٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ لَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ أَخَذْتُ صُرَّةً مِائَةَ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَلَاثًا فَقَالَ احْفَظْ وِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا۔

بَابُ ضَالَّةِ الْإِبِلِ

٢٢٥٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيعَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَمَّا يَلْتَقِطُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِهَا وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ ضَالَّةُ الْإِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ۔

بَابُ ضَالَّةِ الْغَنَمِ

٢٢٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

گری پڑی چیز کا بیان

جب مالک صحیح نشانیاں بتا دے تو مال اُسے دے دیا جائے

سُوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے سو دینار کی تھیلی پائی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ میں نے سال بھر تشہیر کی لیکن اُسے پہچاننے والا نہ ملا۔ تیسری دفعہ حاضر ہوا تو فرمایا اس کے برتن، گنتی اور سربندھن کو یاد رکھنا۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو (دے دینا) ورنہ اُسے کام میں لے آنا۔ میں نے فائدہ اٹھایا۔ اس کے بعد میں اُن سے مکہ مکرمہ میں ملا تو فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں کہ تین سال یا ایک سال۔

گمشدہ اونٹ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ پھر اس کی تھیلی اور سربندھن کو یاد رکھو۔ اگر کوئی نشانیاں بتائے تو اُسے دے دو ورنہ خرچ کر لو۔ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گمشدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے۔ عرض کی کہ گمشدہ اونٹ؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا۔ تمہیں اس سے کیا واسطہ؟ اس کا موزہ اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے۔ پانی پر جاتا ہے اور درخت کھا لے گا۔

گمشدہ بکری

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور اس کے سربندھن کو پہچان لو پھر سال بھر اس کی تشہیر کرو۔ اگر کوئی پہچاننے والا نہ آئے تو اُسے خرچ کر لو اور وہ اس کے

ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُولُ يَزِيدُ إِنْ لَمْ تُعْرَفْ اسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَهُ قَالَ يَحْيَى فَهَذَا الَّذِي لَا أَدْرِي أَفِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَمْ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَزِيدُ وَهِيَ تُعَرَّفُ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ قَالَ فَقَالَ دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا.

یہ امانت ہوگی۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے یا انہی کی طرف سے کہا ہے۔ پھر عرض گزار ہوا کہ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے۔ یزید نے کہا کہ اس کی بھی تشہیر کرے۔ پھر عرض گزار ہوا کہ گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ اس کا موزہ اور مشکیزہ اس کے ساتھ ہے، پانی کے پاس جائے گا اور درخت کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اُسے پا لے گا۔

بَابُ ۱۵۱۵ إِذَا لَمْ يُوجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَجَدَهَا.

جب گرے پڑے مال والا ایک سال تک نہ ملے تو یہ پانے والے کا ہے۔

۲۲۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا.

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ اُس کی تھیلی اور سربندھن کو پہچان لو، پھر اس کی ایک سال تک تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو ٹھیک ورنہ تمہیں اختیار ہے۔ عرض کی گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے۔ عرض کی کہ گم شدہ اونٹ؟ فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا؟ جبکہ اس کا مشکیزہ اور موزہ اس کے پاس ہے، پانی پر جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اُسے پا لے گا۔

بَابُ ۱۵۱۶ إِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ.

جب کوئی دریا میں لکڑی یا کوڑا وغیرہ پائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ وہ باہر نکلا تاکہ دیکھے کہ کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو۔ پس اس نے ایک لکڑی دیکھی تو گھر کے ایندھن کے لیے لے لی۔ جب اُسے پھاڑا تو اپنا مال اور رقعہ پایا۔

بَابُ ۱۵۱۷ إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ.

جب کوئی راستے میں کھجور پائے۔

۲۲۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا وَقَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راستے میں پڑی ہوئی ایک کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ صدقے کی ہوگی تو میں اسے کھا لیتا۔ یحییٰ، سفیان، منصور، زائدہ، منصور، طلحہ، حضرت انس۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتا ہوں تو اپنے بستر پر کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں، پس اسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں، پھر ڈرتے ہوئے کہ یہ صدقے کی ہو تو اسے ڈال دیتا ہوں۔

بَابٌ كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ أَهْلِ مَكَّةَ وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

اہل مکہ کی گری پڑی چیز کا کس طرح اعلان کیا جائے!

طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مکہ کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر تشہیر کے لیے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر تشہیر کرنے کے لیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ اس کی گھاس کاٹی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا۔ فرمایا کہ ہاں اذخر کے سوا۔

۲۲۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ پر فتح دی تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کو روکا اور اس پر اپنے رسول اور ایمان والوں کو مسلط فرمایا۔ پس بے شک یہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا مجھ سے پہلے اور بے شک میرے لیے دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا اور بے شک یہ میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا۔ پس نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کا کانٹا کاٹا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز حلال ہے

قُتِلَ وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ
لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا
وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ
فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقِيدَ فَقَالَ
الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ
فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوا
لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ
هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مگر اعلان کرنے کے لیے جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے تو اُسے دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار ہے جو بہتر سمجھے، یا بدلہ۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ اذخر کے سوا کیونکہ اسے ہم اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذخر کے سوا۔ اہل یمن سے ابو شاہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے لیے لکھوا دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو شاہ کے لیے لکھ دو۔ میں نے اوزاعی سے کہا کہ یا رسول اللہ میرے لیے لکھوا دیجیے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ وہ خطبہ جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

بَابٌ ٥٢٠ لَا تُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ۔

کسی کا مویشی بغیر اجازت کے نہ دوہا جائے۔

٢٢٥٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی کسی کے مویشی کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی تمہارے گودام میں آکر تالہ توڑ دے اور اناج لے جائے۔ مویشیوں کے تھن لوگوں کے کھانے کے خزانے ہیں۔ لہٰذا کسی کے مویشی کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

بَابٌ ٥٢١ إِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ لِأَنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَهُ۔

جب سال کے بعد گری پڑی چیز کا مالک آئے تو اُسے لوٹا دے کیونکہ یہ اُس کے پاس امانت ہے۔

٢٢٦٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ سال بھر تک اس کی تشہیر کرو اور اس کی تھیلی اور سربندھن کو پہچان رکھو پھر خرچ کر لو، اگر اس کا مالک آجائے تو اُسے ادا کر دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! گمشدہ بکری؟ فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! گمشدہ اونٹ؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو گئے یہاں تک کہ رخسار مبارک سرخ ہو گئے یا چہرۂ انور سرخ ہو گیا اور فرمایا، تمہیں اس سے کیا! اس کا تو شوربہ اور مشکیزہ اس کے ساتھ

اللہ علیہ وسلم حتی احمرت وجنتاہ او احمر وجہہ ثم قال ما لک ولہا معہا حذاؤہا وسقاؤہا حتی یلقاہا ربہا۔

باب ۱۲۲۵ ھل یاخذ اللقطۃ ولا یدعہا تضیع حتی لا یاخذہا من لا یستحق۔

۲۲۶۱۔ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا شعبۃ عن سلمۃ بن کہیل قال سمعت سوید بن غفلۃ قال کنت مع سلمان بن ربیعۃ وزید بن صوحان فی غزاۃ فوجدت سوطا فقالا لی القہ قلت لا ولکن ان وجدت صاحبہ والا استمتعت بہ فلما رجعنا حججت فمررت بالمدینۃ فسالت ابی بن کعب فقال وجدت صرۃ علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہا مائۃ دینار فاتیت بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیت فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ الرابعۃ فقال اعرف عدتہا ووکاءہا ووعاءہا فان جاء صاحبہا والا استمتع بہا۔

۲۲۶۲۔ حدثنا عبدان قال اخبرنی ابی عن شعبۃ عن سلمۃ بہذا قال فلقیتہ بعد بمکۃ فقال لا ادری اثلاثۃ احوال او حولا واحدا۔

باب ۱۲۲۶ من عرف اللقطۃ ولم یدفعہا الی السلطان۔

۲۲۶۳۔ حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن ربیعۃ عن یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد ان اعرابیا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اللقطۃ قال عرفہا سنۃ فان جاء احد یخبرک بعفاصہا ووکائہا والا فاستنفق بہا وسالہ عن ضالۃ الابل فتمعر وجہہ وقال ما لک ولہا معہا سقاؤہا وحذاؤہا ترد الماء وتاکل الشجر دعہا حتی

یہاں تک کہ اس کا مالک مل جائے گا۔

کیا گری پڑی چیز اس لیے اٹھائی جائے کہ ضائع نہ ہو اور کسی نااہل کے پلے نہ پڑ جائے۔

سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ تھا تو میں نے ایک کوڑا پایا۔ مجھ سے کہا کہ اسے ڈال دو۔ میں نے کہا نہیں بلکہ اس کے مالک کو تلاش کروں گا ورنہ خود فائدہ حاصل کروں گا۔ لوٹتے وقت ہم نے حج کیا اور میں مدینہ منورہ سے گزرا تو میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا فرمایا۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا سال بھر تشہیر کرو۔ پس میں نے ایک سال تشہیر کی۔ دوبارہ حاضر ہوا تو فرمایا سال بھر تشہیر کرو میں نے سال بھر تشہیر کی۔ سہ بارہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ سال بھر تشہیر کرو چنانچہ سال بھر تشہیر کی پھر چوتھی مرتبہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ گنتی معلوم کر لو نیز اس کا برتن اور سربندھن بھی۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر ورنہ فائدہ حاصل کرو۔

شعبہ نے سلمہ سے یہی حدیث بیان کی۔ اس میں ہے کہ مکہ مکرمہ میں ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ تین سال یا صرف ایک سال۔

جس نے گری پڑی چیز کی خوب تشہیر کی اور حاکم کے سپرد نہ کی۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا فرمایا کہ سال بھر اس کی تشہیر کرو۔ اگر کوئی اس کے برتن اور سربندھن کی پہچان بتائے تو اسے دے دو ورنہ اسے خرچ کر لو۔ گمشدہ اونٹ کے متعلق پوچھا تو چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا۔ تمہیں اس سے کیا؟ اس کا مشکیزہ اور موزے اس کے پاس ہیں۔ پانی پر جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا، اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا مالک مل جائے۔

يجيء طالبها وسأله عن ضالة الغنم فقال هي لك أو لأخيك أو للذئب.

باب ۱۵۲۴

۲۲۴۷ - حدثنا إسحاق بن إبراهيم أخبرنا النضر أخبرنا إسرائيل عن أبي إسحاق قال أخبرني البراء عن أبي بكر ح حدثنا عبد الله بن رجاء حدثنا إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء عن أبي بكر قال انطلقت فإذا أنا براعي غنم يسوق غنمه فقلت لمن أنت قال لرجل من قريش فسماه فعرفته فقلت هل في غنمك من لبن فقال نعم فقلت هل أنت حالب لي قال نعم فأمرته فاعتقل شاة من غنمه ثم أمرته أن ينفض ضرعها من الغبار ثم أمرته أن ينفض كفيه فقال هكذا ضرب إحدى كفيه بالأخرى فحلب كثبة من لبن وقد جعلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم إداوة على فمها خرقة فصببت على اللبن حتى برد أسفله فانتهيت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقلت اشرب يا رسول الله فشرب حتى رضيت.

گم شدہ بکری کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔

چرواہے سے دودھ مانگنا

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ روایت ہے۔ میں چلا یہاں تک کہ ایک چرواہا اپنی بکریاں لیے آ رہا تھا۔ میں نے کہا کہ تم کس کے ہو؟ اس نے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا جس کو میں جانتا تھا۔ میں نے کہا کیا تمہاری کسی بکری میں دودھ ہے؟ کہا ہاں۔ میں نے کہا کیا تم ہمارے لیے دودھ نکال دو گے؟ کہا ہاں۔ میں نے اسے تھنوں کو غبار سے صاف کرنے کا حکم دیا پھر اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر ایک پیالہ دودھ نکالا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس کا منہ باندھ رکھا تھا۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ میں لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! نوش فرمائیے۔ آپ نے نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كتاب ۱۵۲۵ في المظالم والغصب

ظلم اور لوٹ کھسوٹ کا بیان

وقول الله تعالى ولا تحسبن الله غافلا عما يعمل الظالمون إنما يؤخرهم ليوم تشخص فيه الأبصار مهطعين مقنعي رءوسهم رافعي المقنع والمقمح واحد وقال مجاهد مهطعين مديمي النظر ويقال مسرعين لا يرتد إليهم طرفهم وأفئدتهم هواء يعني جوفا لا عقول لهم وأنذر الناس يوم يأتيهم العذاب فيقول الذين ظلموا ربنا أخرنا إلى أجل قريب نجب دعوتك ونتبع الرسل أولم تكونوا أقسمتم

ارشاد باری تعالیٰ ہے، اور ہرگز اللہ کو ان سے غافل نہ سمجھنا جو ظالم کر رہے ہیں۔ بیشک انہیں ڈھیل نہیں دے رہا مگر ایسے دن کے لیے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ بے تحاشہ دوڑے نکلیں گے اپنے سر اٹھائے ہوئے۔ المقنع اور المقمح ایک ہی معنی رکھتے ہیں۔ مجاہد نے فرمایا کہ مهطعين سے مراد ہے کہ ان کی پلک ان کی طرف نہیں لوٹتی اور ان کے دلوں میں کچھ سکت نہ ہو گی۔ اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی دیر کی مہلت دے کہ ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے، کیا تم پہلے قسم

مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔

باب ١٥٢٥ قِصَاصِ الْمَظَالِمِ۔

٢٢٦٥ — حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ۔

باب ١٥٢٦ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔

٢٢٦٦ — حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ آخِذٌ بِيَدِهِ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ

کیا تم کو کہیں زوال نہیں ہوگا اور تم ان لوگوں کے گھروں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر واضح ہو گیا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا کیا اور تمہارے لیے مثالیں بیان کیں اور انہوں نے اپنے مکر کیے جبکہ سب تدبیریں اللہ کے پاس ہیں اور اگرچہ ان کی تدبیروں سے پہاڑ ٹل جائیں پس ہرگز اللہ کو گمان نہ کرنا کہ وہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنے والا ہے جو اس نے اپنے رسولوں سے وعدہ کیا ہے۔ بے شک اللہ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔

ظلم و ستم کا بدلہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان جہنم سے نجات پا لیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیے جائیں گے اور دنیا میں جو ایک دوسرے پر ظلم کیا ہوگا ان کا بدلہ دیا جائے گا جب کہ وہ پاک ہو گئے تو ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جنت میں ہر ایک کا گھر ان کے دنیا والے گھر سے بہتر ہوگا۔ یونس بن محمد، شیبان، قتادہ نے اسے ابو المتوکل سے روایت کیا۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ خبردار ہو جاؤ کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

صفوان بن محرز مازنی سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ان کا ہاتھ پکڑے چل رہا تھا کہ ایک آدمی ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے سرگوشی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے قریب کر کے اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور فرمائے گا کہ کیا تجھے فلاں گناہ یاد ہے، کیا تجھے فلاں گناہ یاد ہے؟ عرض کرے گا ہاں اے رب، یہاں تک کہ جب اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرا لے گا اور وہ اپنے دل میں سمجھے گا کہ ہلاک ہو گیا تو فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کی اور آج تجھے معاف کرتا ہوں۔ پس اسے نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی لیکن کافروں اور منافقوں کے متعلق گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

يَقُولُ الْأَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ۔

بَاب ۱۵۲۸ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ۔

کوئی مسلمان کسی پر ظلم نہ کرے اور نہ اسے ظالم کے سپرد کرے

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے ظالم کے حوالے کرے۔ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں رہتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے مصیبت کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے اس کی ایک مصیبت دور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

بَاب ۱۵۲۹ أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا۔

اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا۔

عبید اللہ بن ابوبکر بن انس اور حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم مظلوم کی مدد کریں لیکن ظالم کی مدد کیسے کریں فرمایا کہ اس کے ہاتھ پکڑ لو۔

ف: حدیث ۲۲۶۷ سے ۲۲۶۹ تک چار عمل ایسے ہیں کہ اگر آج بھی ہم ان پر عمل پیرا ہو جائیں تو معاشرے میں ہر طرف ہی سکون و اطمینان کی ہوائیں چلنے لگیں ہر فرد سکون کا سانس لینے لگے اور دنیا میں ہی جنت کی بہاریں محسوس ہونے لگیں ——— کسی پر ظلم نہ کرنا ——— کسی کو ظالم کے حوالے نہ کرنا ——— اپنے مسلمان بھائیوں کی حاجت برآری میں مشغول رہنا ——— مسلمان بھائی سے مصیبت کو دور کرنا ——— مسلمان کی عیب پوشی کرنا ——— مظلوم کی مدد کرنا ——— ظالم کو ظلم سے روکنا ——— مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرنا ——— تمام اہل اسلام کو ایک ہی گھر کے افراد کی طرح سمجھ کر سب کا خیر خواہ بن کر رہنا ان میں سے کونسی بات ہے جو ہمارے لئے سہولت پائی جاتی ہے؟ جب ہم اخوت و محبت کے سارے اسباق بھی بھلا بیٹھے تو آخر ہمارا معاشرہ ظلم و بے راہ روی کا شکار، افراتفری اور نفرت و کدورت کی بھٹی نہ ہوتا تو اور کیا ہوتا۔ خدا ہمیں دونوں جہان میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق اور رحمت فرمائے۔ آمین۔

بَاب ۱۵۳۰ نَصْرِ الْمَظْلُومِ۔

مظلوم کی مدد

٢٢٧٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتَ الْعَاطِسِ وَرَدَّ السَّلَامِ وَنَصْرَ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةَ الدَّاعِي وَإِبْرَارَ الْمُقْسِمِ۔

٢٢٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

بَابُ الْاِنْتِصَارِ مِنَ الظَّالِمِ لِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يُحِبُّ اللهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللهُ سَمِيعًا عَلِيمًا وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُسْتَذَلُّوا فَإِذَا قَدَرُوا عَفَوْا۔

بَابُ عَفْوِ الْمَظْلُومِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ وَمَنْ يُضْلِلِ اللهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَى مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ۔

بَابُ الظُّلْمِ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

٢٢٧٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ پھر انہوں نے مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے پیچھے جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، سلام کا جواب دینا، مظلوم کی مدد کرنا، دعوت کو قبول کرنا، قسم کو پورا کرنے کا ذکر کیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کے لیے ایک دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال دیں۔

ظالم سے بدلہ لینا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: اللہ بری بات کے اعلان کو پسند نہیں کرتا مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ سننے جاننے والا ہے۔ اور وہ کہ جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے تو بدلہ لیتے ہیں۔ ابراہیم نے کہا: اسلاف ذلیل ہونے کو ناپسند کرتے اور جب قابو پاتے تو معاف کر دیتے۔

مظلوم کا معاف کر دینا جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: اگر تم بھلائی کو ظاہر کرو یا چھپاؤ یا کسی کی برائی سے درگزر کرو تو بیشک اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے۔ اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے، بیشک اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور بیشک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا ان پر کچھ مواخذے کی راہ نہیں۔ مواخذہ تو انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں، ایسوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور بیشک جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں۔ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی رفیق نہیں، اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے۔ (۴۲ ، ۴۴)

ظلم قیامت میں تاریکیوں کے سبب میں ہوگا

احمد بن یونس، عبد العزیز ماجشون، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔

ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

باب ۵۳۴ الِاتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ۔

۲۲۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ۔

باب ۵۳۵ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَتَهُ۔

۲۲۷۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيَّ لِأَنَّهُ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ۔

باب ۵۳۶ إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ فَلَا رُجُوعَ فِيهِ۔

۲۲۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ إِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ۔

باب ۵۳۷ إِذَا أَذِنَ لَهُ أَوْ أَحَلَّهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ

مظلوم کی بد دعا سے ڈرنا اور بچنا

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، زکریا بن اسحاق مکی، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابو معبد مولیٰ ابن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا، مظلوم کی بد دعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

جس نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم نے اُسے معاف کر دیا تو کیا اُس ظلم کو بیان کرے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی کی عزت یا کسی اور چیز میں زیادتی کی ہو تو آج ہی اس سے معاف کرا لے، اس دن سے پہلے جس روز درہم و دینار نہیں ہوں گے۔ اگر اس کے پاس نیک اعمال ہوئے تو ظلم کے برابر اس سے لے لئے جائیں گے اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو ظلم کے برابر مظلوم کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ امام ابو عبداللہ بخاری کا بیان ہے کہ اسماعیل بن ابی اویس نے فرمایا کہ مقبری کا یہ نام اس سبب سے ہوا کہ وہ قبروں کے پاس رہتے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ سعید مقبری دراصل بنی لیث کے آزاد کردہ تھے۔ یہ سعید بن ابو سعید ہیں اور ان کے والد ابو سعید کا نام کیسان ہے۔

جب کوئی کسی کے ظلم کو معاف کر دے تو اب رجوع نہیں کر سکتا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا۔ کے بارے میں فرمایا کہ کسی شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہو اور وہ اس کے پاس زیادہ نہ جائے بلکہ اسے چھوڑنا چاہتا ہو تو عورت اس سے کہہ دے کہ میں اپنا حق معاف کرتی ہوں، یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

جب کوئی کسی کو اجازت یا معافی دے اور واضح نہ

كَمْ هُوَ۔

۲۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ۔

بَابُ إِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ۔

۲۲۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ۔

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ۔

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِخُرَاسَانَ فِي كِتَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَمْلَاهُ عَلَيْهِمْ بِالْبَصْرَةِ۔

بَابُ إِذَا أَذِنَ إِنْسَانٌ لِآخَرَ شَيْئًا جَازَ۔

[illegible]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز لائی گئی تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا۔ آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں جانب بڑی عمر کے لوگ تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ یہ ان بوڑھوں کو دے دوں؟ لڑکے نے عرض کی خدا کی قسم نہیں یا رسول اللہ! میں آپ کی طرف سے ملنے والے اپنے حصے پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

ظلم کے ساتھ زمین دبا لینے کا گناہ

ابو الیمان، شعیب، الزہری، طلحہ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہل

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے ظلم سے کچھ زمین دبا لی تو اسے ساتوں زمینوں تک کا طوق پہنایا جائے گا۔

ابو معمر، عبدالوارث، حسین، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ ان کے اور لوگوں کے درمیان جھگڑا تھا۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر کیا تو فرمایا: اے ابو سلمہ! زمین سے بچو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جس نے ظلم سے ایک بالشت زمین دبائی تو ساتوں زمینوں تک اس کے گلے میں طوق پہنایا جائے گا۔

ابو معمر، عبدالوارث، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم

سالم اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے زمین کا کچھ حصہ ناحق لے لیا تو قیامت کے دن اسے ساتوں زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن مبارک کی کتاب میں نہیں ہے جو خراسان میں ہے بلکہ انہوں نے بصرہ والوں کو لکھوائی تھی۔

جب کوئی آدمی دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے تو جائز ہے۔

٢٢٨٠ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ.

جبلہ سے روایت ہے کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے تو ہم قحط میں پھنس گئے۔ حضرت ابن زبیر ہمیں کھانے کو کھجوریں دیا کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا مگر یہ کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی اجازت سے۔

٢٢٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ اصْنَعْ لِي طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَأَبْصَرَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يُدْعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا قَدِ اتَّبَعَنَا أَتَأْذَنُ لَهُ قَالَ نَعَمْ.

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو شعیب نامی ایک انصاری کا غلام گوشت فروش تھا۔ ابو شعیب نے اُس سے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ حضرات کی دعوت کروں گا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھ کر دعوت کی۔ ان کے پیچھے ایک بن بلایا آدمی آ گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہمارے پیچھے آیا ہے کیا تم اسے اجازت دیتے ہو؟ عرض کی، ہاں۔

بَابٌ ١٥٤ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ

ارشادِ خداوندی ہے کہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔

٢٢٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

بَابٌ ١٥٥ إِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ

جان بوجھ کر ناجائز بات پر جھگڑنے کا گناہ

٢٢٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا.

زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ انہیں اُن کی والدہ ماجدہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ میں بھی ایک بشر ہوں اور میرے پاس جھگڑنے والے آتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ایک تم میں سے دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو اور میں اسے سچا شمار کر کے اُس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ تو جس کے لیے میں کسی مسلمان کے حق کر دینے کا فیصلہ کروں وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ چاہے اُسے لے یا چھوڑ دے۔

باب ۱۵۲۲ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

۲۲۸۴ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

باب ۱۵۲۳ قِصَاصِ الْمَظْلُومِ إِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهِ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ يُقَاصُّهُ وَقَرَأَ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ

۲۲۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا فَقَالَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ بِالْمَعْرُوفِ

۲۲۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ لَا يَقْرُونَا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرَ لَكُمْ

باب ۱۵۲۴ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

۲۲۸۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ حِينَ تَوَفَّى اللّٰهُ

جب جھگڑے تو بدکلامی کرے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں چار باتیں ہوں وہ منافق ہے یا جس میں چار باتوں میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کا اتنا ہی حصہ ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔ یعنی جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، معاہدہ کرے تو توڑ ڈالے اور جھگڑے تو بدکلامی کرے۔

مظلوم جب ظالم کا مال پائے تو کیا قصاص کے طور پر لے سکتا ہے۔ ابن سیرین نے فرمایا کہ حق کے مطابق لے اور آیت پڑھی۔ اور اگر تم تکلیف دو تو اتنی ہی تکلیف دو جتنی تمہیں ستایا گیا ہو (۱۲۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ابو سفیان کنجوس آدمی ہیں تو کیا مجھ پر گناہ ہے کہ ان کے مال سے بچوں کو کھلاؤں؟ فرمایا: تم پر کوئی گناہ نہیں اگر دستور کے مطابق کھلاؤ تو کوئی گناہ نہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ہمیں بھیجتے ہیں اور ہم ایسی قوم کے پاس اترتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے تو آپ کا کیا حکم ہے؟ ہم سے فرمایا کہ اگر کسی قوم کے پاس اترو اور وہ تم سے مہمان کے حق کے مطابق سلوک کریں تو قبول کرو اور اگر ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق وصول کرو۔

سائبانوں کا بیان۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سقیفہ بنی ساعدہ میں بیٹھے۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، امام مالک، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات دی تو انصار بنی ساعدہ کے سائبان میں جمع ہو گئے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَنْصَارَ اجْتَمَعُوا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا فَجِئْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ۔

بَابُ ١٥٢٥ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ۔

٢٢٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ۔

بَابُ ١٥٢٦ صَبِّ الْخَمْرِ فِي الطَّرِيقِ۔

٢٢٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ فَأَنْزَلَ اللهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا الْآيَةَ۔

بَابُ ١٥٢٧ أَفْنِيَةِ الدُّورِ وَالْجُلُوسِ فِيهَا وَالْجُلُوسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَابْتَنَى أَبُو بَكْرٍ مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ۔

٢٢٩٠ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا مَا لَنَا

جب حضرت ابوبکر نے کہا ہمارے ساتھ چلیے۔ پس ہم ان کے ساتھ سقیفہ بنی ساعدہ میں گئے۔

ایک ہمسایہ دوسرے کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ پھر حضرت ابوہریرہ فرمایا کرتے میں آپ کو اس سے روگردانی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، اللہ کی قسم یہ حکم ضرور دیتا رہوں گا۔

راستے میں شراب بہانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوطلحہ کے گھر پر لوگوں کو شراب پلایا کرتا تھا اور ان دنوں وہ کھجور کی پیتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منادی کرنے والے کو یہ منادی کرنے کا حکم دیا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ حضرت ابوطلحہ نے مجھ سے فرمایا کہ باہر جا کر اسے بہا دو پس میں نے وہ بہا دی۔ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہتی گئی۔ بعض لوگ کہنے لگے کہ ایک قوم قتل کر دی گئی اور وہ ان کے پیٹوں میں تھی۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ان پر کوئی گناہ نہیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اس میں جو وہ کھا چکے۔ (۹۳:۵)۔

گھروں کے صحن اور راستوں میں بیٹھنا حضرت ابوبکر نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی جس میں وہ نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے۔ مشرکوں کی عورتیں اور بیٹے ان کے پاس جمع ہو کر خوش ہوتے۔ ان دنوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ راستوں میں بیٹھنے سے بچا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس کے بغیر تو چارہ نہیں کیونکہ ہم اپنی مجالس میں باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا اگر راستے کو اس کا حق دیا کرو

بُدٌّ إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

عرض گزار ہوئے کہ راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نظریں نیچی رکھنا، تکلیف دینے سے رکنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

باب [illegible] الْآبَارِ عَلَى الطُّرُقِ إِذَا لَمْ يُتَأَذَّ بِهَا۔

راستے میں کنواں کھودنا جب کہ کسی کو اس سے تکلیف نہ ہو۔

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی، اسے کنواں ملا، اس میں اترا، پانی پیا اور باہر نکل آیا۔ دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے، پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ آدمی نے سوچا کہ اسے بھی پیاس نے اسی طرح تنگ کر رکھا ہوگا جیسے مجھے کیا تھا۔ پس وہ کنوئیں میں اترا، اپنے موزے میں پانی بھرا اور کتے کو پلایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کیا اور اسے بخش دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ سلوک کرنے پر بھی ہمارے لیے اجر ہے؟ فرمایا کہ ہر جاندار کے ساتھ سلوک کرنے کا اجر ہے۔

ف: انسان کو چاہیے کہ ہر وقت نیکی کرنے میں کوشاں رہے کیونکہ کیا معلوم خدا کو کونسی نیکی پسند آجائے اور اس کے باعث بیڑا پار ہو جائے۔ نیز حتی الامکان دوسروں پر ترس کھائے، بے بسوں کے کام آئے، بے کس لوگوں کو سہارا دے اور مصیبت میں پھنسے ہوئے افراد کو مصیبت سے نکالنے کی کوشش کرتا رہے تاکہ بے بسی، بے کسی اور مصیبت میں خدا اس کے کام آئے اور اس کے پسندیدہ کاموں میں سے خاص طور پر قبر اور حشر کی بے بسی و بے کسی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے لیے سہارا پیدا کرے اور اس کی سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ آج انسان بے بسوں اور بے کسوں کے کام آئے اور ان کے دکھ درد کم کرنے کی کوشش کرے۔

جس کو غم جہاں میں بھی یاد رہے غم یکساں
میری طرف سے بخشیں جا کے اسے سلام دے

باب [illegible] إِمَاطَةِ الْأَذَى وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔

تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا۔ ہمام نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا صدقہ ہے۔

باب [illegible] الْغُرْفَةِ وَالْعُلِّيَّةِ الْمُشْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمُشْرِفَةِ فِي السُّطُوحِ وَغَيْرِهَا۔

بالا خانوں میں اونچے اور نیچے جھروکے اور روشن دان وغیرہ رکھنا۔

۲۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے

قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّيْ اَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ

پھر فرمایا کہ تم دیکھتے ہو جو میں، فتنوں کو تمہارے گھروں میں گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برستی ہے۔

۲۲۹۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا عَلٰى اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَا اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا فَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهٗ بِالْاِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ حَتّٰى جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ لَهُمَا اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيْثَ يَسُوْقُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ وَجَارٌ لِّيْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَاَنْزِلُ يَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهٗ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْاَمْرِ وَغَيْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْاَنْصَارِ اِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَاْخُذْنَ مِنْ اَدَبِ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ فَرَاجَعَتْنِيْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَاِنَّ اِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَاَفْزَعَنِيْ فَقُلْتُ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيْمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ اَيْ حَفْصَةُ اَتُغَاضِبُ اِحْدَاكُنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ اَفَتَاْمَنُ اَنْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے بڑی تمنا تھی کہ حضرت عمر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان دو ازواج مطہرات کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کر لو تو تمہارے دلوں کا جھکاؤ ہو جائے گا (۶۶ : ۴) میں ان کے ساتھ حج کو گیا۔ وہ راستے سے ہٹے تو میں بھی چھاگل لے کر ان کے ساتھ ہٹ گیا۔ وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر چھاگل سے پانی ڈالا۔ پس انہوں نے وضو کیا تو میں نے کہا اے امیر المومنین! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے وہ دو کون تھیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فرمایا ہے۔ فرمایا کہ اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔ پھر حضرت عمر شروع سے سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اور میرا انصاری ہمسایہ بنی امیہ بن زید میں رہتے تھے جو مدینہ منورہ کی بالائی بستی ہے اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری باری حاضر ہوا کرتے۔ ایک روز وہ جاتا اور ایک روز میں۔ جب میں جاتا تو اس روز کے تمام حالات لے آتا۔ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم انصار کے پاس آئے تو وہ ایسے تھے کہ ان کی عورتیں ان پر غالب تھیں۔ ہماری عورتوں نے انصار کی عورتوں کا رنگ پکڑنا شروع کر دیا ہے۔ میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے مجھے انصار کی عورتوں کا رنگ پکڑنا شروع کر دیا ہے جواب دیتے ہوئے مجھے برا لگا کہ میرا جواب دیتا۔ اس نے کہا تم کیوں برا مانتے ہو، خدا کی قسم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کو جواب دیتی ہیں اور ان میں سے ایک تو شام تک سارا دن آپ کو چھوڑے رہتی ہیں۔ میں گھبرا گیا اور کہا کہ جس نے ایسا کیا وہ تو بڑے نقصان میں ہے۔ پھر میں نے کپڑے پہنے اور حفصہ کے پاس گیا۔ کہا اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شام تک سارا دن ناراض رکھتی ہے؟ اس نے کہا ہاں، میں نے کہا وہ تو نقصان میں پڑ گئی۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناراض ہونے پر تم پر اللہ

يَغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِيْ لَا تَسْتَكْثِرِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيْهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيْهِ وَاسْأَلِيْنِيْ مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَائِشَةَ وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِيْ يَوْمَ نَوْبَتِهٖ فَرَجَعَ عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِيْ ضَرْبًا شَدِيْدًا وَقَالَ أَنَائِمٌ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْهُ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ هٰذَا يُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَهٗ فَاعْتَزَلَ فِيْهَا فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِيْ قُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ أَوَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِيْ هُوَ ذَا فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ فَإِذَا حَوْلَهٗ رَهْطٌ يَبْكِيْ بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِيْ هُوَ فِيْهَا فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهٗ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِيْ قَالَ أَذِنَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَسَلَّمْتُ

ہو جاؤ گی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے زیادہ درخواستیں نہ کرو، آپ کو جواب دینے لگو، آپ کو چھوڑنے سے پرہیز کرو، جس چیز کی ضرورت ہو مجھ سے طلب کیا کرو اور اپنی ہمسائی کو جو تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری ہے دیکھ کر مغرور نہ ہونا، ان کی مراد عائشہ تھیں اور ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ غسانی بادشاہ ہمارے ملک پر حملہ کرنے کے لئے گھوڑوں کو نعل لگوا رہا ہے، پس میرے ساتھی اپنی باری کے دن مدینہ گئے اور عشاء کے وقت واپس آ کر زور سے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کیا وہ سو رہے ہیں؟ میں گھبرا کر ان کی طرف نکلا، کہا بہت بڑا حادثہ ہو گیا ہے، میں نے کہا کیا ہوا، کیا غسانی آ گئے؟ کہا نہیں بلکہ اس سے بھی بڑی بات ہو گئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے، میں نے کہا حفصہ تو نامراد اور خسارہ میں پڑی، مجھے پہلے ہی اندیشہ تھا کہ ایسا ہو کر رہے گا، میں نے کپڑے پہنے اور فجر کی نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی، آپ بالاخانے میں داخل ہو گئے اور اس میں تنہا بیٹھ رہے، حفصہ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی، میں نے کہا کیوں روتی ہو، کیا میں نے تم کو اس بات سے پہلے ہی نہیں کہا تھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلاق دے دی؟ جواب دیا کہ مجھے تو معلوم نہیں، حضور بالاخانہ میں ہیں، میں نکلا اور منبر کے پاس آیا تو وہاں کچھ لوگ تھے جن میں بعض رو رہے تھے، میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا، پھر میرا غم مجھ پر غالب آیا تو بالاخانے کے پاس آیا جس میں آپ تھے، میں نے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اجازت لو، وہ گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کر کے واپس آیا اور کہا میں نے آپ کا ذکر کیا مگر آپ خاموش رہے، پھر میں واپس آ گیا اور منبر کے پاس والے حضرات کے پاس بیٹھ گیا۔ دوبارہ پھر الم نے غلبہ کیا تو آیا اور ویسا ہی کہا، پس میں واپس آ کر لوگوں کے پاس بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھے، پھر مجھ پر غم نے غلبہ کیا تو میں اسی غلام کے پاس گیا اور کہا کہ عمر کے لیے اجازت لو، تو اس نے اسی طرح کہا، جب میں واپس لوٹا تو غلام مجھے بلا رہا تھا، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت دے دی ہے، میں حاضر ہوا تو آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، آپ کے اور چٹائی کے درمیان کوئی چیز نہ تھی، چٹائی کے نشانات آپ کے جسم اطہر پر تھے، چمڑے کے تکیے سے ٹیک لگائے

عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَيَّ فَقَالَ لَا ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَذَكَرَهُ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَ قَدْ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ وَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا وَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ أَعْلَمُ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمًا قُلْتُ أَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

ہوئی تھی جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے سلام عرض کیا اور پھر کھڑے کھڑے کہا: کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے مانوس کرنے کے لیے کھڑے کھڑے کہا: یا رسول اللہ! آپ دیکھتے ہیں کہ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے جب ہم ایسے لوگوں کے پاس آ گئے جن پر ان کی عورتیں غالب ہیں پھر باقی بات عرض کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرا دیئے پھر میں نے عرض کی کاش آپ ملاحظہ فرماتے کہ میں حفصہ کے پاس گیا اور ان سے کہا: تم نازاں نہ ہونا کیونکہ تمہاری ہمسائی تم سے زیادہ خوبصورت اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری ہے یعنی عائشہ۔ تو حضور دوبارہ مسکرائے۔ جب میں نے آپ کو تبسم ریز دیکھا تو بیٹھ گیا پھر آپ کے گھر میں نظر اٹھا کر دیکھا تو خدا کی قسم میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی سوائے تین کھالوں کے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ کی امت کو وسعت عطا فرمائے کیونکہ فارس و روم کو وسعت دی گئی اور انہیں دنیا دی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے، فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم شک میں ہو؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کی اچھی چیزیں دنیا کی زندگی میں جلد دے دی گئی ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لیے استغفار فرمائیے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [illegible] ایک مہینہ تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا [illegible] جب انتیس دن گزر گئے تو حضرت عائشہ کے پاس تشریف لے گئے [illegible] کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک ہمارے پاس تشریف نہیں لائیں گے حالانکہ ہم نے ۲۹ دن گزارے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے۔ اور وہ مہینہ ۲۹ روز کا تھا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اختیار دینے کی آیت نازل ہوئی تو آپ نے مجھ سے ابتدا کرتے ہوئے فرمایا: میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں اور جلدی کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر لینا۔ وہ فرماتی ہیں: میں جانتی تھی کہ میرے والدین مجھے جدائی کے لیے نہیں کہیں گے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو ۔۔۔ (۳۳: ۲۸) عرض گزار ہوئی کہ اس بارے میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں جب کہ میں تو اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرنے کا ارادہ

ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔

دیگر تمام ازواج مطہرات کو بھی اختیار دیا تو انہوں نے بھی حضرت عائشہ کی طرح جواب دیا۔

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَكَانَتْ انْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَجَلَسَ فِي عِلِّيَّةٍ لَهُ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینے کا ایلاء فرمایا اور آپ کے پاؤں مبارک میں موچ آگئی تھی۔ پس آپ اپنے بالا خانے میں تشریف فرما ہوئے، حضرت عمر آئے اور عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ ایک مہینے کا ان سے ایلاء کیا ہے۔ پس انتیس روز ٹھہرے رہے، پھر اترے اور ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔

بَابُ ۱۵۵۳ مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ عَلَى الْبَلَاطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ

جو اپنا اونٹ کھڑا کرے یا مسجد کے دروازے پر باندھ دے۔

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ هَذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اونٹ کو بلاط کے کنارے باندھ دیا اور عرض گزار ہوا کہ یہ آپ کا اونٹ ہے۔ آپ اونٹ کے پاس پھرے اور فرمایا۔ قیمت اور اونٹ دونوں تمہارے ہی لیے ہیں۔

بَابُ ۱۵۵۴ الْوُقُوفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا۔

۲۲۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا یا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

ف: یہ مضمون بخاری شریف کی اسی جلد کی حدیث ۲۲۲ میں گزر چکا ہے۔ لہٰذا اس کا حاشیہ وہاں ملاحظہ فرمایا جا سکتا ہے۔ دوبارہ یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ ۱۵۵۵ مَنْ أَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيقِ فَرَمَى بِهِ

جو لوگوں کو تکلیف دینے والی ٹہنی کو راستے سے اٹھا کر پھینک دے۔

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی کسی راستے پر جا رہا تھا کہ ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا اور اسے بخش دیا۔

بَابُ ۱۵۵۶ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ

جب راستہ عام میں اختلاف پیدا ہو جائے اور وہ

الرَّحْبَةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ ثُمَّ يُرِيدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانَ فَتُرِكَ مِنْهَا الطَّرِيقُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ۔

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيقِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعٍ۔

باب ۱۵۵۵ النُّهْبَى بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ وَقَالَ عُبَادَةُ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا نَنْتَهِبَ۔

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ جَدُّهُ أَبُو أُمِّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ۔

۲۳۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا النُّهْبَةَ۔

باب ۱۵۵۶ كَسْرِ الصَّلِيبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِيرِ۔

۲۳۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔

باب ۱۵۵۷ هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِي فِيهَا الْخَمْرُ أَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ فَإِنْ كَسَرَ صَنَمًا أَوْ صَلِيبًا أَوْ طُنْبُورًا

جگہ راستے میں چھوڑ دی ہو پھر مالک وہاں عمارت بنانا چاہیں تو سات گز زمین ان لوگوں کو راستے کے لیے چھوڑ دیں۔

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، زبیر بن خریت، عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا، جب راستے کے متعلق جھگڑا ہو جائے تو اس کے لیے سات گز زمین چھوڑ دی جائے۔

مالک کی اجازت کے بغیر لوٹنا۔ حضرت عبادہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہم لوٹ مار نہیں کریں گے۔

حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو عدی (یعنی عدی بن ثابت) کے نانا ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غارت گری اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور نہ کوئی لوٹ ڈالنے والا ایسا ہے کہ لوگ اس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھیں اور وہ مومن ہو۔ — سعید اور ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یونہی فرمایا سوائے لوٹ کا ذکر نہ کے

صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو انصاف پسند حاکم ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔

کیا شراب کے گھڑے توڑ دیے جائیں اور مشک پھاڑ دی جائے؟ اگر کوئی بت صلیب یا طنبورہ کو توڑ دے یا [illegible]

أو ما لا ينتفع بخشبه وأتي شريح في طنبور كسر فلم يقض فيه بشيء.

۲۳۰۲۔ حدثنا أبو عاصم الضحاك بن مخلد عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى نيرانا توقد يوم خيبر قال على ما توقد هذه النيران قالوا على الحمر الإنسية قال اكسروها وأهرقوها قالوا ألا نهريقها ونغسلها قال اغسلوا۔

۲۳۰۳۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا ابن أبي نجيح عن مجاهد عن أبي معمر عن عبد الله بن مسعود قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم مكة وحول الكعبة ثلاث مائة وستون نصبا فجعل يطعنها بعود في يده وجعل يقول جاء الحق وزهق الباطل الآية۔

۲۳۰۴۔ حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا أنس بن عياض عن عبيد الله عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه القاسم عن عائشة أنها كانت اتخذت على سهوة لها سترا فيه تماثيل فهتكه النبي صلى الله عليه وسلم فاتخذت منه نمرقتين فكانتا في البيت يجلس عليهما۔

باب من قاتل دون ماله۔

۲۳۰۵۔ حدثنا عبد الله بن يزيد حدثنا سعيد هو ابن أبي أيوب قال حدثني أبو الأسود عن عكرمة عن عبد الله بن عمرو قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من قتل دون ماله فهو شهيد۔

باب إذا كسر قصعة أو شيئا لغيره۔

۲۳۰۶۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن حميد عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان عند بعض نسائه فأرسلت إحدى أمهات المؤمنين مع خادم بقصعة فيها طعام فضربت بيدها فكسرت

کہ لکڑی سے کام نہ لیا جا سکے۔ قاضی شریح کے پاس طنبورے کا ایک مقدمہ لایا گیا تو انھوں نے کوئی فیصلہ نہ کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے دن آگ جلتی ہوئی دیکھی۔ فرمایا کہ یہ کیوں جلائی ہوئی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کے گوشت پر۔ فرمایا کہ انھیں توڑ دو اور انھیں بہا دو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ کے ہاتھوں میں ایک لکڑی تھی جس سے انھیں مارتے اور فرماتے جاتے: حق آیا اور باطل بھاگ گیا (۱۷: ۸۱)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے حجرے کے سامنے ایک پردہ لٹکایا تھا جو باتصویر تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ دیا۔ پس انھوں نے اس کے دو گدّے بنا لیے جو گھر میں رہتے تھے اور آپ ان پر بیٹھتے۔

جو اپنے مال کی حفاظت میں لڑے

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔

جب کوئی کسی کا پیالہ یا اور چیز توڑ دے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ امہات المومنین میں سے دوسری نے خادم کے ہاتھ پیالہ بھیجا جس میں کھانا تھا۔ پہلی نے ہاتھ مار کر پیالہ توڑ دیا۔ آپ نے ملا کر اس میں کھانا رکھا اور فرمایا

الصَّحْفَةُ فَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ حَتَّى فَرَغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَاب ۱۵۵ إِذَا هَدَمَ حَائِطًا فَلْيَبْنِ مِثْلَهُ

۲۳۰۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ يُصَلِّي فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَأَبَى أَنْ يُجِيبَهَا فَقَالَ أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لَأَفْتِنَنَّ جُرَيْجًا فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ وَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ فَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِي قَالُوا نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا

كِتَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَاب ۱۵۶ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ وَكَيْفَ قِسْمَةُ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ مُجَازَفَةً أَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً لَمَّا لَمْ يَرَ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهْدِ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ هٰذَا بَعْضًا وَهٰذَا بَعْضًا وَكَذٰلِكَ مُجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقِرَانُ فِي التَّمْرِ

۲۳۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ

اٹھا لیا اور اس میں کھانا رکھ کر فرمایا کہ کھاؤ اور جب تک وہ فارغ ہو گئے تو درست پیالہ دے دیا اور ٹوٹا ہوا رکھ لیا۔ ابن ابی مریم نے یحییٰ بن ایوب، حمید، حضرت انس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب کوئی دیوار گرا دے تو ویسی ہی بنا کر دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس کو جریج کہا جاتا تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی والدہ آئی اور اسے بلانے لگی اس نے جواب نہ دیا اور دل میں کہا کہ جواب دوں یا نماز پڑھوں۔ وہ پھر آئی اور کہا اے اللہ! اسے موت نہ دینا جب تک کہ فاحشہ عورتوں کی صورت نہ دیکھ لے۔ جریج اپنے عبادت خانہ میں رہا کرتا تھا ایک عورت نے کہا میں جریج کو فتنہ میں ڈالوں گی وہ سامنے گئی اور باتیں کیں لیکن جریج نے انکار کر دیا۔ وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیا پس لڑکا جنا اور کہا کہ یہ جریج کا ہے۔ لوگ جریج کے پاس آئے، اس کی عبادت گاہ توڑ ڈالی اور اسے نیچے اتار کر گالیاں دیں۔ انہوں نے وضو کر کے نماز پڑھی پھر لڑکے کے پاس آئے اور کہا اے لڑکے! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا۔ چرواہا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کی عبادت گاہ سونے کی بنا دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا، نہیں صرف مٹی کی۔

کھانے میں شرکت کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

کھانے، زاد راہ اور سامان میں شرکت اور جو چیز ناپی یا تولی جاتی ہو اس کو کس طرح تقسیم کیا جائے۔ اندازے سے یا مٹھی بھر کر۔ کیونکہ مسلمان زاد راہ میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے ہیں کہ کوئی ایک چیز کو کھائے اور دوسرا دوسری چیز کو، یہی طریقہ سونے چاندی کے اندازے کا حکم ہے اور کھجوریں کو ملانے کا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساحل کی طرف ایک لشکر بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو ان پر امیر مقرر فرمایا وہ تین سو تھے اور میں بھی ان میں تھا ہم نکلے

السَّاحِلِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَأَنَا فِيهِمْ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذَلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذَلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ قَالَ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ ذَلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا۔

یہاں تک کہ راستہ ہی میں تھے کہ ہمارا زاد راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابو عبیدہ نے حکم دیا کہ سب کا زاد راہ جمع کیا جائے۔ سب ملا کر کھجوروں کے دو تھیلے ہو گئے۔ پس وہ روزانہ تھوڑا تھوڑا ہمیں کھانے کو دیتے رہے یہاں تک کہ وہ بھی ختم ہو گیا۔ پھر ہمیں ایک ایک کھجور ملتی تھی۔ میں نے کہا ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا اس کی قدر و قیمت تب معلوم ہوئی جب وہ بھی ختم ہو گئی۔ پھر ہم سمندر تک پہنچ گئے تو پہاڑ جیسی ایک مچھلی ملی۔ لشکر اس میں سے اٹھارہ روز تک کھاتا رہا۔ پھر حضرت ابو عبیدہ نے اس کی دو پسلیاں کھڑی کرنے کا حکم دیا، پھر ایک اونٹ پر کجاوہ کسنے کا حکم دیا تو وہ ان کے نیچے سے بغیر چھوئے گزر گیا۔

۴۲۹ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ فَيَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَبُسِطَ لِذَلِكَ نِطَعٌ وَجَعَلُوهُ عَلَى النِّطَعِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ۔

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کے زاد راہ ختم ہو گئے اور وہ تہی دست ہو گئے تو لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کہ اپنے اونٹ ذبح کر لیں تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ انہیں حضرت عمر ملے اور انہوں نے بتایا تو کہنے لگے کہ اونٹوں کے بغیر کیسے گزارہ کرو گے۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اپنے اونٹوں کے بعد لوگ کیسے گزارہ کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں منادی کرا دو کہ بچا ہوا زاد راہ لے آئیں۔ چنانچہ ایک دسترخوان بچھا دیا گیا اور اس پر وہ سامان رکھ دیا گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور برکت کی دعا فرمائی، پھر لوگوں کو بلایا کہ اپنے برتن لے آئیں۔ لوگ لپ بھر بھر کر لے گئے یہاں تک کہ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

۴۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُورًا فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

ابو النجاشی سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر پڑھتے پھر اونٹ ذبح کیا جاتا اور اس کا گوشت دس جگہ تقسیم کیا جاتا۔ ہم پکا ہوا گوشت غروب آفتاب سے پہلے کھا لیا کرتے تھے۔

۴۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ.

علیہ وسلم نے فرمایا اشعریوں کا جب دوران جہاد توشہ ختم ہونے لگتا یا مدینہ منورہ میں ان کا سامان خورد و نوش تھوڑا رہ جاتا تو جو سب کے پاس بچا ہوتا ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں اور پھر ایک برتن کے ساتھ آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں پس وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

باب ۱۲۵۴ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِي الصَّدَقَةِ.

جو مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں زکوٰۃ میں برابر برابر شمار کر لیں۔

۲۳۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ.

ثمامہ بن عبداللہ بن انس حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے ان کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے۔ فرمایا کہ جو مال دو حصہ داروں کا ہو تو دونوں اپنے اپنے حصوں کے مطابق اپنی اپنی زکوٰۃ شمار کریں۔

باب ۱۲۵۵ قِسْمَةِ الْغَنَمِ.

بکریاں تقسیم کرنا

۲۳۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَابُوا إِبِلًا وَغَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوا وَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُو أَوْ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ

عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اپنے دادا جان سے روایت کی ہے کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو بھوک کا سامنا ہوا تو انہوں نے اونٹ اور بکریاں ذبح کر لیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پچھلے لوگوں کے ساتھ تھے۔ انہوں نے جلدی سے ذبح کر کے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔ پھر مال تقسیم کیا تو دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر شمار کیں۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ لوگوں نے اسے پکڑنا چاہا لیکن عاجز رہے اور ان لوگوں کے پاس گھوڑے تھوڑے تھے۔ پس ایک آدمی نے اسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہرا دیا۔ فرمایا کہ ان جانوروں میں بعض جنگلی جانوروں کی طرح بدکتے ہیں۔ جب تم انہیں قابو نہ کر سکو تو ایسا ہی کیا کرو۔ دادا جان نے عرض کیا کہ کل دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی توقع یا خدشہ ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں تھیں۔ ہم سرکنڈے سے ذبح کر لیں؟ فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اور اللہ کا نام لیا گیا ہو تو کھا لو جبکہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تمہیں ان کے متعلق بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

أَنَا الْحَيُّ تَمَلَّكُوا وَأَنَا الْقُصَيُّ فَتَمَدَّى النَّحْوَ.

بَابُ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ لَا تَقْرُنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ.

مشترکہ کھجوروں میں سے دو دو ملا کر نہ کھائے جب تک کہ اس کے ساتھی اجازت نہ دے۔

جبلہ بن سحیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص دو کھجوریں ملا کر کھائے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت حاصل نہ کر لے۔

جبلہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ منورہ میں تھے اور قحط میں مبتلا ہو گئے تو حضرت ابن زبیر ہمیں کھانے کے لیے کھجوریں دیا کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس کے پاس سے گزرتے تو فرماتے، دو ملا کر نہیں کھاؤ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت حاصل کر لے۔

دسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ تَقْوِيمِ الْأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ.

چیزوں کو ساجھیوں میں مناسب قیمت کے ساتھ تقسیم کرنا۔

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ عَبْدٍ أَوْ شِرْكًا أَوْ قَالَ نَصِيبًا وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ لَا أَدْرِي قَوْلُهُ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَوْلٌ مِنْ نَافِعٍ أَوْ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مشترک غلام سے اپنے ساجھے کا آزاد کیا یا اپنا حصہ آزاد کیا اور اس شخص کے پاس اتنی رقم ہو جو اس کی انصاف سے مقرر کردہ قیمت کے برابر ہو تو آزاد ہے ورنہ وہ اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اس شخص نے آزاد کیا۔ کہا راوی ایوب نے کہ مجھے نہیں معلوم کہ آیا یہ حصہ آزاد ہوگا جتنا اس شخص نے آزاد کیا" یہ نافع کا قول ہے یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کا حصہ ہے۔

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مشترک غلام کو اپنے حصے کا آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے مال میں سے غلام کو پوری آزادی دلائے۔ اگر غلام کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائے گی اور مزدوری کروائے جو اسے مشقت میں نہیں پھنسایا جائے گا۔

بَابٌ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالِاسْتِهَامِ فِيهِ.

کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے۔

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی حدوں کو قائم رکھنے والوں اور توڑنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کشتی کے سواروں نے اپنا حصہ تقسیم کر لیا۔ بعض کے حصے میں اوپر والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں نیچے والا۔ پس جو لوگ نیچے تھے انہیں پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس جانا پڑتا تھا انہوں نے کہا کہ کیوں نہ ہم اپنے حصے میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کے

يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا۔

بَابُ ۱۰۵۱ الشَّرِكَةِ فِي الْيَتِيمِ وَأَهْلِ الْمِيرَاثِ۔

۲۳۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَامِرِيُّ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ إِلَى وَرُبَاعَ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ۔

بَابُ ۱۰۵۲ الشَّرِكَةِ فِي الْأَرَضِينَ وَغَيْرِهَا۔

۲۳۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پاس جانے کی رغبت ہے لیکن یہ اگر یہ عورتیں ان کے ارادے کے مطابق مہر نہ دینے دیں تو سب جائز ہو اگر ان کے ساتھ بھلائی نہ کریں تو نکاح نہ کریں۔

یتیم اور اہل میراث کی شرکت۔

عبد العزیز بن عبد اللہ عامری اویسی، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ سے پوچھا۔ لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد باری وان خفتم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی نگرانی میں ہو اور وہ اس کے مال میں شریک ہو پس اس کے مال اور جمال کے باعث ولی اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دینا چاہے جتنا کہ اسے دوسرے لوگ دیتے ہوں۔ پس ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا ماسوائے اس کے کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے اور ان کی حیثیت کے مطابق انہیں پورا مہر دیا جائے اور ایسے لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کے سوا جن عورتوں سے چاہیں نکاح کر لیں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اس آیت کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ الایہ۔ جو اللہ تعالیٰ نے يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فرمایا ہے تو یہ اسی پہلی آیت کے متعلق ہے کہ اگر تم ڈرو کہ یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے تو نکاح کر لو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم ان کے ساتھ نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو یعنی تمہاری رغبت تو یہ ہے کہ اگر کسی کی نگرانی میں یتیم لڑکی ہو جو مال و جمال میں کم ہو تو اس کے ساتھ نکاح نہیں کرتے، لہٰذا ایسی یتیم لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے بھی منع فرما دیا گیا جو مال اور جمال والی ہوں ماسوائے اس کے کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے۔

زمین وغیرہ میں شرکت۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں حق شفعہ مقرر فرمایا ہے جب تک تقسیم نہ کی جائے، حدیں قائم کر دی جائیں اور راستے تبدیل ہو

الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

کر دیئے جائیں، ورنہ پھر شفعہ نہیں ہوتا۔

باب ۱۵۱۹ إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّورَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَلَا شُفْعَةٌ۔

جب شرکاء گھر کو تقسیم کر لیں تو لوٹانے اور شفعہ کرنے کا حق نہیں۔

۲۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جب تک تقسیم نہ کی جائے اور حد بندی نہ کی جائے اور راستے تبدیل نہ کر دیئے جائیں ورنہ شفعہ نہیں ہے۔

باب ۱۵۲۰ الِاشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ۔

سونے چاندی میں شرکت اور جو چیز صرف میں آسکے۔

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيئَةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرُوهُ۔

سلیمان بن ابو مسلم کا بیان ہے کہ میں نے ابو المنہال سے دست بدست تجارت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ایک ساجھی نے ایک چیز دست بدست خریدی اور ایک ادھار تو ہمارے پاس حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے۔ پس ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ساجھی حضرت زید بن ارقم نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو دست بدست ہو اسے لے لو اور جو ادھار ہو اسے چھوڑ دو۔

باب ۱۵۲۱ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

کاشتکاری میں ذمیوں اور مشرکوں کی مشارکت۔

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیوں کو خیبر کی زمین عطا فرمائی کہ وہ اس میں کام کریں اور کھیتی باڑی کرتے رہیں جس کے عوض پیداوار کا نصف ان کے لیے ہوگا۔

باب ۱۵۲۲ قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا۔

بکریوں کو تقسیم کرنا اور ان میں انصاف۔

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بکریاں عطا فرمائیں کہ انہیں ذبح کر کے صحابہ کرام میں ان کا گوشت تقسیم کر دیا جائے۔ اچانک

عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ۔

ایک بچہ بچ رہا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، پس آپ نے فرمایا کہ اسے تم اپنے لیے ذبح کر لو۔

بَابُ ۱۴۵۳ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهٖ وَيُذْكَرُ اَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهٗ آخَرُ فَرَاٰى عُمَرُ اَنَّ لَهٗ شِرْكَةً۔

کھانے وغیرہ میں شرکت۔ منقول ہے کہ ایک آدمی نے سودا کیا تو دوسرے نے اُسے آنکھ کا اشارہ کیا۔ حضرت عمر دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ اس کا ساجھی ہے۔

۲۳۲۵۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيْرٌ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَدَعَا لَهٗ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرَكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ۔

زہرہ بن معبد نے اپنے جدِ امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ پایا اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، پھر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کمسن ہے۔ پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی۔ چنانچہ زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ ان کے جدِ امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام جب انہیں لے کر بازار جاتے اور اناج خریدتے تو انہیں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر مل جاتے تو وہ حضرات کہتے کہ ہمیں بھی شریک کر لیجیے کیونکہ ان کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی تھی، پس وہ انہیں شریک کر لیتے تو اکثر اتنا م[illegible]

بَابُ ۱۴۵۴ الشَّرِكَةِ فِي الرَّقِيْقِ۔

لونڈی غلام میں شرکت۔

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ مَمْلُوْكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ اَنْ يُعْتِقَ كُلَّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهٖ يُقَامُ قِيْمَةَ عَدْلٍ وَيُعْطٰى شُرَكَاؤُهٗ حِصَّتَهُمْ وَيُخَلّٰى سَبِيْلُ الْمُعْتَقِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اگر اس کے پاس مال ہو تو سارا ہی آزاد کرے لیکن جب اس کی قیمت انصاف کے ساتھ مقرر کی گئی ہو اور ساجھیوں کو ان کے حصے دے کر اس کی غلامی کا راستہ خالی کر دیا جائے (آزاد کر دیا جائے)۔

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ اُعْتِقَ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ وَاِلَّا يُسْتَسْعَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اگر اس کے پاس ہے تو سارا ہی آزاد کر دے ورنہ اسے مزدوری کے وقت مشقت میں نہ ڈالا جائے۔

بَابُ ۱۴۵۵ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ وَالْبُدْنِ۔

قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک ہونا۔

وَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدَى۔

٢٣٢٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا فَفَشَتْ فِي ذٰلِكَ الْقَالَةُ قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ جَابِرٌ فَيَرُوحُ أَحَدُنَا إِلَى مِنًى وَذَكَرُهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ لَأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقَى لِلّٰهِ مِنْهُمْ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هِيَ لَنَا أَوْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ قَالَ وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَقُولُ لَبَّيْكَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَأَشْرَكَهُ فِي الْهَدْيِ۔

بَابُ مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ فِي الْقَسْمِ

٢٣٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا أَوْ إِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ ثُمَّ إِنَّ بَعِيرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ

اور جب ایک آدمی دوسرے کو اس وقت شریک کرے جبکہ قربانی کا جانور روانہ کر دیا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذی الحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ پہنچے اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ دوسری چیز (عمرہ) کو شامل نہیں کیا تھا جب ہم پہنچ گئے تو ہمیں حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنا لیں اور اپنی عورتوں سے صحبت کر لیں تو صحابۂ کرام میں اس بات کا چرچا ہونے لگا۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے بتایا کہ ہم میں سے بعض تو اس حالت میں منیٰ جائیں گے کہ ان کی شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہوگی۔ حضرت جابر نے اپنی ہتھیلی کے ساتھ اشارہ کیا جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ ایسا اور ایسا کہتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میں ان سے زیادہ نیک اور خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہوتا جو اب ہوا تو میں قربانی کا جانور نہ بھیجتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ پھر حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ رعایت صرف ہمارے لیے ہے؟ فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ حضرت جابر نے کہا کہ حضرت علی بن ابی طالب آئے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اسی کی لبیک کہتا ہوں جس کا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (احرام باندھا ہے)۔

جس نے تقسیم کے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تہامہ کے مقام ذی الحلیفہ میں تھے تو ہمیں غنیمت میں بکریاں اور اونٹ ملے۔ لوگوں نے جلدی سے کام لیتے ہوئے ہانڈیوں میں ان کا گوشت رکھنے کے لیے چڑھا دیا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے حکم سے انہیں انڈیل دیا گیا پھر آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار فرمایا چنانچہ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا اور لوگوں میں گھوڑا

اور انہیں قربانی میں شریک کر لیا۔

بِالْخَيْلِ يَسِيرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا فَقَالَ قَالَ جَدِّي يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَرْجُو أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ اعْجَلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

کہ بھاگ نکلا۔ ایک آدمی نے اسے تیر مارا اور تیر کے ساتھ اسے روک لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں لہٰذا جس پر تم قابو نہ پا سکو تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔ عبایہ بن رفاعہ کا بیان ہے کہ میرے دادا جان عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں امید اور خطرہ ہے کہ کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوگا لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے تو کیا ہم بانس کی کھپچی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جلدی کرو یا دیکھو جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو کھاؤ ماسوائے دانت اور ناخن کے

كِتَابُ الرَّهْنِ

رہن کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ

حالتِ اقامت میں رہن رکھنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی ہو قبضہ میں دیا ہوا۔ (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۸۳)۔

۲۳۳۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَاعٌ وَلَا أَمْسَى وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جَو کے بدلے گروی رکھی اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جَو کی روٹیاں اور پگھلی ہوئی چربی لے کر حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اناج نہیں ہے ماسوائے ایک صاع کے حالانکہ نو گھر تھے۔

ف: اس حدیث سے ایک تو یہ بات ثابت ہوئی کہ آلِ محمد میں آپ کی ازواجِ مطہرات سب سے پہلے شامل ہیں۔ دوسری بات یہ بھی مدِنظر ہے کہ آپ کے نو گھروں میں صرف ایک صاع جَو ہونا حقیقی مجبوری کی بنا پر نہیں تھا بلکہ یہ اختیاری معاملہ تھا جو آپ کی سخاوت و قناعت کے باعث تھا ورنہ حقیقی حال تو یہ تھا جیسا کہ آپ نے خود بتایا: یَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِیَ جِبَالُ الذَّهَبِ۔ اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلنے لگیں۔ اسی حقیقت کو ایک دانا نے یوں بیان فرمایا ہے۔

کل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

باب ۱۵۴۱ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهُ۔

۲۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيلَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

باب ۱۵۴۲ رَهْنِ السِّلَاحِ۔

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ۔

باب ۱۵۴۳ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ وَقَالَ مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ۔

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا۔

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

جس نے اپنی زرہ گروی رکھی۔

اعمش کا بیان ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس ذکر کیا کہ ادھار کا رہن رکھنا اسے میں کیا معمول تھا تو ابراہیم نخعی نے بتایا کہ اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور مقررہ مدت تک اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

ہتھیار گروی رکھنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف کے بارے میں فرمایا کہ جو اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ عرض گزار ہوئے کہ یہ خدمت میں انجام دوں گا اور اس کے پاس جا کر ایک دو وسق اناج لینے کا ارادہ ظاہر کروں گا پس انہوں نے اس سے ایک دو وسق اناج ادھار لینے کا ارادہ ظاہر کیا اس نے کہا کہ اپنی عورتوں کو گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم اپنی عورتوں کو کس وجہ سے گروی رکھیں جبکہ عرب کے حسین ترین لوگ آپ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹوں کو گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم بیٹوں کو کس طرح گروی رکھیں کہ ہر کوئی گالی دے گا کہ ایک دو وسق اناج کے بدلے گروی رکھے گئے یہ تو ہمارے لیے بدنامی کا باعث ہوگا ہاں ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ دیں گے۔ سفیان نے کہا یعنی ہتھیار۔ وہاں آنے کا وعدہ کر کے چلے گئے اور پھر اسے قتل کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔

سواری کا جانور اور دودھ والا جانور گروی رکھنا۔ مغیرہ نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا کہ کھوئے ہوئے جانور پر چارے کے حساب سے سواری کی جائے اور چارے کے مطابق دودھ نکالا جائے اور رہن بھی اسی طرح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گروی جانور پر خرچ کے مطابق سواری کی جائے گی اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور پر خرچ کے مطابق سواری

رسول الله صلى الله عليه وسلم: الرهن يركب بنفقته إذا كان مرهونا، ولبن الدر يشرب بنفقته إذا كان مرهونا، وعلى الذي يركب ويشرب النفقة.

باب [illegible] الرهن عند اليهود وغيرهم.

٢٣٣٣ - حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة رضي الله عنها قالت: اشترى رسول الله صلى الله عليه وسلم من يهودي طعاما ورهنه درعه.

باب [illegible] إذا اختلف الراهن والمرتهن ونحوه البينة على المدعي

٢٣٣٤ - حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا نافع بن عمر عن ابن أبي مليكة قال: كتبت إلى ابن عباس فكتب إلي أن النبي صلى الله عليه وسلم قضى أن اليمين على المدعى عليه.

٢٣٣٥ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل قال: قال عبد الله: من حلف على يمين يستحق بها مالا وهو فيها فاجر لقي الله وهو عليه غضبان، فأنزل الله تصديق ذلك: إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا، فقرأ إلى عذاب أليم. ثم إن الأشعث بن قيس خرج إلينا فقال: ما يحدثكم أبو عبد الرحمن؟ قال: فحدثناه، قال: فقال: صدق، لفي والله أنزلت، كانت بيني وبين رجل خصومة في بئر فاختصمنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: شاهداك أو يمينه. قلت: إنه إذا يحلف ولا يبالي، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من حلف على يمين يستحق بها مالا هو فيها فاجر لقي الله وهو عليه غضبان. فأنزل الله تصديق ذلك، ثم قرأ هذه الآية: إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم

کی جائے گی جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو اور خرچ کے مطابق جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو لیکن خرچ سواری کرنے اور دودھ پینے والے پر ہے۔

یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

جب راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو تو مدعیٰ علیہ کی بات مانی جائے

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے لکھا تو انہوں نے جواب تحریر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا ہے کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ اپنے مال کا مستحق ہو جاتا ہے اور اگر وہ قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ بے شک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ سورۂ آل عمران، آیت ۷۷۔ پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا کہ ابو عبدالرحمٰن تم سے کیا فرماتے تھے؟ ابووائل کا بیان ہے کہ جو انہوں نے فرمایا تھا وہ ہم نے ان سے بیان کر دیا فرمایا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ خدا کی قسم ایک آدمی کے ساتھ میرا کنوئیں کے بارے میں جھگڑا تھا ہم نے اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو یا وہ قسم دے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو قسم کھانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ مال کا مستحق ہو جاتا ہے اور وہ قسم میں اگر

... عن أبيه.

كتاب العتق

باب في العتق وفضله وقوله تعالى فك رقبة أو إطعام في يوم ذي مسغبة يتيما ذا مقربة.

٢٣٣٨ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا عاصم بن محمد قال حدثني واقد بن محمد قال حدثني سعيد بن مرجانة صاحب علي بن حسين قال قال لي أبو هريرة قال النبي صلى الله عليه وسلم أيما رجل أعتق امرأ مسلما استنقذ الله بكل عضو منه عضوا منه من النار قال سعيد بن مرجانة فانطلقت إلى علي بن حسين فعمد علي بن حسين إلى عبد له قد أعطاه به عبد الله بن جعفر عشرة آلاف درهم أو ألف دينار فأعتقه.

باب أي الرقاب أفضل.

٢٣٣٩ - حدثنا عبيد الله بن موسى عن هشام بن عروة عن أبيه عن أبي مراوح عن أبي ذر قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم أي العمل أفضل قال إيمان بالله وجهاد في سبيله قلت فأي الرقاب أفضل قال أعلاها ثمنا وأنفسها عند أهلها قلت فإن لم أفعل قال تعين صانعا أو تصنع لأخرق قال فإن لم أفعل قال تدع الناس من الشر فإنها صدقة تصدق بها على نفسك.

باب ما يستحب من العتاقة في الكسوف والآيات.

٢٣٤٠ - حدثنا موسى بن مسعود حدثنا زائدة بن قدامة عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن أسماء بنت أبي بكر قالت أمر النبي صلى الله عليه وسلم بالعتاقة في كسوف الشمس تابعه علي

... تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر راضی ہوگا۔

آزاد کرنے کا بیان

غلام کو آزاد کرنے کی فضیلت۔ ارشادِ ربانی ہے۔

امام زین العابدین کے مصاحب سعید بن مرجانہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے بچا لے گا۔ سعید بن مرجانہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن حسین کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کرنے کا قصد فرمایا جس کے عبداللہ بن جعفر انہیں دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتے تھے لیکن انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔

کس غلام کا آزاد کرنا افضل ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ کون سے غلام کا آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا کہ جو قیمت میں زیادہ ہو اور مالکوں کا پسندیدہ ہو۔ میں نے عرض کی کہ اگر ایسا نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ کسی کاریگر کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کا کام سنوار دو۔ عرض گزار ہوا کہ اگر یہ بھی نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ لوگوں کو اپنے شر سے بچا کر رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی جان کے لیے دو گے۔

غلام آزاد کرنا سورج گرہن اور دوسری علامتوں کے وقت مستحب ہے۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اسی طرح علی اور دراوردی نے ہشام سے روایت کی ہے۔

تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ هِشَامٍ۔

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوفِ بِالْعَتَاقَةِ

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چاند گرہن کے وقت ہمیں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا۔

بَابٌ ۵۸ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ۔

جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا مشترک لونڈی کو آزاد کیا جائے۔

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسے غلام کو آزاد کرے جو دو آدمیوں میں مشترک ہو تو اگر وہ شخص مالدار ہے تو منصفانہ قیمت ادا کر کے غلام کو آزاد کر دے۔

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت مقرر کی جائے تو ادا کر سکے۔ ایسی حالت میں دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کر کے اسے آزاد کر دے ورنہ غلام اتنا ہی آزاد ہوگا۔

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأُعْتِقَ مِنْهُ مَا أُعْتِقَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپنا آزاد کیا جتنا کہ اس کا حصہ ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس سارے کو آزاد کرے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی واقعی قیمت ادا کر سکے اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو تو انصاف کے ساتھ اس کی منصفانہ قیمت ادا کی جائے۔

۲۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ اخْتَصَرَهُ۔

مسدد، بشر نے عبید اللہ سے اس حدیث کو اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ قَالَ نَافِعٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي أَشَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ أَوْ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مملوک میں اپنا حصہ آزاد کیا یا کسی غلام میں اپنا حصہ اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو اسے آزاد کر دے۔ نافع کا قول ہے کہ ورنہ اس کا حصہ آزاد ہوگا۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ نافع نے کہا ہے یا حدیث کا حصہ ہے۔

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس غلام یا لونڈی کے بارے

سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي فِي الْعَبْدِ أَوِ الْأَمَةِ يَكُونُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُولُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ يُقَوَّمُ مِنْ مَالِهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصِبَاؤُهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَجُوَيْرِيَةُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا

باب ۱۵۵ إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ عَلَى نَحْوِ الْكِتَابَةِ۔

۲۳۳۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ عَبْدٍ ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَأَبَانُ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ۔

باب ۱۵۶ الْخَطَإِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهِ وَلَا عَتَاقَةَ إِلَّا لِوَجْهِ اللَّهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَلَا نِيَّةَ لِلنَّاسِي وَالْمُخْطِئِ۔

۲۳۳۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

میں فتویٰ دیا کرتے تھے جو مشترکہ ہو پھر ایک ان میں سے اپنے حصے کا آزاد کرنا چاہے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ اس شخص پر واجب ہے کہ اسے کل آزاد کر دے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی منصفانہ قیمت لگائی جا سکے اور وہ اپنے مال سے دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کرے اور غلام کو آزاد کر کے اس کا راستہ صاف کر دے۔ حضرت ابن عمر اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے تھے۔ لیث، ابن ابی ذئب اور ابن اسحٰق اور جویریہ اور یحییٰ بن سعید اور اسمٰعیل بن امیہ، نافع، حضرت ابن عمر نے اسے اختصار کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب کسی نے غلام کا اپنے حصے کا آزاد کیا۔ اور اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے کام لیتے وقت مشقت میں نہ پھنسایا جائے مگر مکاتبت کی طرح ہو۔

احمد بن ابی رجاء، یحییٰ بن آدم، جریر بن حازم، قتادہ، نضر بن انس بن مالک، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے غلام میں حصہ اپنے حصے کا آزاد کیا۔ مسدد، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اسے اپنے مال کے ذریعے آزاد کروا دے جبکہ اس کے پاس مال ہو ورنہ اس کی قیمت لگائی جائے گی اور اس سے مزدوری کروائی جائے گی لیکن بامشقت نہیں۔ اس طرح حجاج بن حجاج اور ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے روایت کی اور شعبہ نے اسے اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔

آزاد کرنے اور طلاق دینے میں غلطی اور بھول۔ آزاد کرنا صرف رضائے الٰہی کے لیے ہے اور حضور نے فرمایا کہ ہر ایک کو اس کی نیت کا پھل ملے گا جبکہ بھولنے اور غلطی کرنے والے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔

زرارہ بن ابی اوفیٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ أُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ۔

نے میری خاطر میری امت سے وسوسہ کو معاف فرما دیا ہے جو ان کے دلوں میں خیالات آتے ہیں جب تک وہ ان کے مطابق عمل یا گفتگو نہ کریں۔

٢٣٥٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو نیت کا پھل ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہے تو وہ ہجرت اللہ اور رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو وہ اسی چیز کی طرف ہجرت شمار ہوگی جس کی طرف ہجرت کی۔

بَابٌ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ هُوَ لِلّٰهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْإِشْهَادُ فِي الْعِتْقِ۔

جب کوئی اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزاد کرنے کی نیت اور گواہوں کا ہونا۔

٢٣٥١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيْدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّيْ أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِيْنَ يَقُوْلُ۔

يَا لَيْلَةً مِنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

قیس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ اسلام لانے کے ارادے سے آئے تو ان کا غلام ان کے ساتھ تھا۔ راستے میں دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے۔ جب اس کے بعد وہ پہنچ گئے تو حضرت ابو ہریرہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تمہارا غلام تمہارے پاس آگیا۔ عرض گزار ہوئے کہ میں حضور کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہ آزاد ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان دنوں وہ کہا کرتے تھے۔

غم کی شب دراز تھی، دل میں تھیں مشکلات
صد شکر پھر بھی کفر سے ہم کو ملی نجات

٢٣٥٢۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيْقِ۔

يَا لَيْلَةً مِنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

قیس کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے ہجرت کرتے ہوئے راستے میں کہا۔

غم کی شب دراز تھی، دل میں تھیں مشکلات
صد شکر پھر بھی کفر سے ہم کو ملی نجات

قَالَ وَأَبَقَ مِنِّيْ غُلَامٌ لِيْ فِي الطَّرِيْقِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ

فرمایا کہ راستے میں میرا غلام ادھر ادھر ہو گیا۔ ان کا بیان ہے کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَأَعْتَقْتُهُ لَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ حُرٌّ۔

۲۳۵۳۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْإِسْلَامَ فَضَلَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِهٰذَا وَقَالَ أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ لِلّٰهِ

بَابُ ١٥٥ أُمِّ الْوَلَدِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّهَا۔

۲۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ عُتْبَةَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ قَالَ عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَخِي ابْنُ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ مِمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی تو میں آپ کے پاس ہی تھا کہ غلام نمودار ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! یہ تمہارا غلام ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ رضائے الٰہی کے لیے آزاد ہے لیکن میں نے اسے آزاد کر دیا۔ ابوکریب نے ابواسامہ سے آزاد ہے کا لفظ روایت نہیں کیا۔

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی اور دارالاسلام پہنچنا چاہتے تھے تو ان کا غلام ساتھ تھا۔ ساتھ ہی یہ دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے انہوں نے کہا کہ میں حضور کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔

ام ولد کا بیان حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت کی نشانیوں سے ہے کہ لونڈی اپنے آقا کو جنے گی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عتبہ بن ابووقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابووقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی تحویل میں لے لینا۔ حضرت عتبہ نے کہا کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ جب زمانۂ فتح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت سعد نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی تحویل میں لے لیا اور اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ حضرت عبد بن زمعہ بھی حاضر ہوئے۔ چنانچہ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد زمعہ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی اس کی ولادت ہوئی ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھا تو وہ تمام لوگوں سے اس (حضرت عتبہ) کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ یہ تمہارا ہے کیونکہ تمہارے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اے سودہ بنت زمعہ! تم اس سے پردہ کرنا کیونکہ آپ نے اسے عتبہ کے مشابہ دیکھا تھا اور حضرت سودہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں۔

باب ۱۵۹۰ بیع المدبر

۲۲۵۵ ۔ حدثنا آدم بن ابی ایاس حدثنا شعبة حدثنا عمرو بن دینار سمعت جابر بن عبد الله قال اعتق رجل منا عبدا له عن دبر فدعا النبی صلی الله علیه وسلم به فباعه قال جابر مات الغلام عام اول۔

مدبر کی بیع۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبر بنانے کے بعد آزاد کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فروخت کر دیا۔ وہ غلام پہلے سال ہی مر گیا۔

باب ۱۵۹۱ بیع الولاء وهبته۔

۲۲۵۶ ۔ حدثنا ابو الولید حدثنا شعبة قال اخبرنی عبد الله بن دینار سمعت ابن عمر یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الولاء وهبته۔

ولاء کو بیچنا اور اس کا ہبہ کرنا۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولاء کی بیع اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۲۵۷ ۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبة حدثنا جریر عن منصور عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت اشتریت بریرة فاشترط اهلها ولاءها فذکرت ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فقال اعتقیها فان الولاء لمن اعطی الورق فاعتقتها فدعاها النبی صلی الله علیه وسلم فخیرها من زوجها فقالت لو اعطانی کذا وکذا ما ثبت عنده فاختارت نفسها۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدنا چاہا تو اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی۔ پس میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جس نے قیمت دی۔ چنانچہ میں نے اسے آزاد کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اس کے خاوند کے بارے میں اسے اختیار دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ اگر وہ مجھے اتنا مال بھی دے تب بھی اس کے پاس نہ رہوں اور اس نے اپنے شوہر سے جدا ہونا پسند کیا۔

باب ۱۵۹۲ اذا اسر اخو الرجل او عمه هل یفادی اذا کان مشرکا وقال انس قال العباس للنبی صلی الله علیه وسلم فادیت نفسی وفادیت عقیلا وکان علی له نصیب فی تلک الغنیمة التی اصاب من اخیه عقیل وعمه عباس۔

جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے۔ اگر وہ مشرک ہو تو کیا اس کا فدیہ دیا جا سکتا ہے؟ حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا اور حضرت علی کا اس مال میں حصہ تھا جو انہیں اپنے بھائی عقیل اور اپنے چچا حضرت عباس سے ملا تھا۔

۲۲۵۸ ۔ حدثنا اسمعیل بن عبد الله حدثنا اسمعیل بن ابراهیم بن عقبة عن موسی بن عقبة عن ابن شهاب قال حدثنی انس ان رجالا من الانصار استاذنوا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا ائذن لنا فلنترک لابن اختنا

ابن شہاب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے کچھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں؟ آپ نے فرمایا کہ ان کا ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

عَجَبٌ مِنْ أَدَائِهِ فَقَالَ لَا تَكُونُ مِنْهُ وَنِعْمَا۔

باب ١٥٥٢

عِتْقِ الْمُشْرِكِ

٢٣٥٩۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا يَعْنِي أَتَبَرَّرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ۔

باب ١٥٥٣ مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدَى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَوُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔

٢٣٦٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ إِنَّ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا الْمَالَ وَإِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ

مشرک غلام کو آزاد کرنا۔

ہشام کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد ماجد عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت حکیم بن حزام نے زمانۂ جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ سواری کے لیے دیے تھے، جب یہ مشرف بہ اسلام ہوئے تو سو اونٹ سواری کے لیے دیے اور سو غلام آزاد کیے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ان کے بارے میں ارشاد فرمائیے کہ میں کفر کی حالت کے اندر جو نیک کام کیا کرتا تھا اور ان سے میرا مقصود ثواب حاصل کرنا ہوتا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نے اسلام قبول کر لیا تو گزشتہ نیکیوں کا ثواب بھی ملے گا۔

جو کسی عربی کا مالک ہو جائے تو اس کو ہبہ کرنے، بیچنے، جماع کرنے، فدیہ دینے اور اس کے بچوں کو قید کرنے کا بیان۔ ارشاد ربانی ہے: اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی کہ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک، خود کچھ اختیار نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے اور ظاہر، کیا وہ برابر ہو جائیں گے؟ سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان میں اکثر کو خبر نہیں۔

عروہ بن زبیر کو مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جب آپ کی خدمت میں ہوازن کا وفد آیا اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کے لوٹانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھتے ہو اور مجھے سب سے درست بات بہت ہی پیاری ہے لہٰذا تم مال یا قیدیوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو اور میں نے اسی لیے تقسیم میں دیر کی ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس سے بھی زیادہ دن تک انتظار کیا جبکہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے جب ان لوگوں پر واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو وہ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے قیدی ہمیں دے دیجیے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان قیام فرما ہوئے

سَبْيَنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاءُوا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا ذَلِكَ قَالَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا۔

اور اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان حمد و ثنا بیان کرکے فرمایا۔ اما بعد! تمہارے بھائی تائب ہو کر میرے پاس آ گئے ہیں۔ میں ان کے قیدی واپس کرنے چاہتا ہوں۔ پس جو تم میں سے بطیب خاطر آزاد کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ ایسا کرے اور جو اپنا حصہ رکھنا چاہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جو ہمیں فئے کا مال سب سے پہلے عطا فرمائے تو ہم اس کی قیمت ادا کر دیں تو ایسا کرے۔ چنانچہ لوگوں نے بطیب خاطر آزاد کر دینے کے لیے کہہ دیا۔ فرمایا کہ ہمیں اجازت دینے والوں اور نہ دینے والوں کا پتہ نہیں لگا لہٰذا تم واپس جاؤ اور جا کر تمہارے پاس اپنے معروف لوگوں کو بھیجیں۔ پس لوگ واپس چلے گئے۔ اپنے معروف لوگوں سے گفتگو کی اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے اور آپ کو بتایا کہ وہ خوشی سے اجازت دے رہے ہیں۔ یہ خبر ہے جو ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں ہم تک پہنچی اور حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا تھا۔

۲۳۶۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ فَكَتَبَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ۔

نافع نے ابن عون کے لیے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا جبکہ وہ غافل تھے اور ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا۔ پس ان میں جو لڑنے کے قابل تھے انہیں قتل کر دیا گیا نیز عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا گیا اور حضرت جویریہ اسی روز حاصل ہوئی تھیں۔ یہ حدیث مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں شامل تھے۔

۲۳۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ۔

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو عرب کے چند قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی کیونکہ تجرد کی زندگی نے ہمیں تنگ کر رکھا تھا لہٰذا ہم نے عزل کرنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا، فرمایا کہ اگر ایسا نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

۲۳۶۳ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، حضرت

عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ۔

ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ بنی تمیم سے محبت کرتا رہوں گا
ابن سلام، جریر بن عبد الحمید، مغیرہ، حارث، ابوزرعہ، حضرت
ابوہریرہ۔ عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ میں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں
گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ آپ
فرماتے ہیں کہ وہ میری امت میں دجال پر سب سے سخت ہیں ان کا
بیان ہے کہ ایک دفعہ ان کے صدقات کا مال آیا تو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں اور ان
میں سے ایک آدمی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا تو
حضور نے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو کیونکہ یہ اولادِ اسمٰعیل سے ہے۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ أَدَّبَ جَارِيَتَهُ وَعَلَّمَهَا

٢٣٩۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ۔

اپنی لونڈی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے کی فضیلت

ابوبردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے
پاس لونڈی ہو اور وہ اس کی اچھے طریقے سے تربیت کرے پھر اسے
آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبِيدُ إِخْوَانُكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ذِي الْقُرْبَى الْقَرِيبُ وَالْجُنُبُ الْغَرِيبُ الْجَارُ الْجُنُبُ يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ

٢٣٩۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا

حضور نے فرمایا کہ غلام تمہارے بھائی ہیں پس انہیں وہی

کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور اللہ کی عبادت
کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو
اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور
دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام
باندی سے۔ بیشک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے
والا (سورۃ النساء، آیت ٣٦) ذی القربیٰ نسبی قریب۔ الجنب غریب
قریبی ہمسایہ۔ الجنب رفیقِ سفر۔

معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جو جوڑا پہنا ہوا تھا ان کے غلام نے بھی
اسی طرح کا جوڑا پہن رکھا تھا۔ ان سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ
میں نے ایک شخص کو گالی دی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ.

سے میرا شکوہ کیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے ماں کی گالی دی ہے پھر فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے قبضے میں دیا ہے۔ جس کا کوئی بھائی اس کے قبضے میں ہو تو اسے بھی وہی کھلائے جو خود کھاتا ہو اور اسے بھی وہی پہنائے جو خود پہنتا ہو اور ان سے ایسا مشکل کام نہ لو جو وہ کر نہ سکیں۔ اگر انہیں کسی مشکل کام پر لگاؤ تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

ف: غلامی کا دور تو اسلام کی برکت سے ختم ہو چکا۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلاموں سے متعلق جو تعلیم فرمائی ہے وہ آج بھی غریبوں اور امیروں کے لیے درس عبرت ہے ماتحتوں، ملازموں اور نوکروں کو گالی دینے سے روکا ہے اور یہ بھی یاد کرا دیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کی جگہ تمہیں اور تمہاری جگہ انہیں رکھ دیتا تو خود کو تم کیسا سلوک چاہتے؟ لہٰذا انہیں اپنے بھائی سمجھو، انہیں حقیر نہ گردانو۔ جو خود کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی انہیں پہناؤ۔ ان سے نہایت مشکل کام نہ لو اور اگر ان سے مشکل کام لینا ہو تو خود بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاؤ تاکہ کام کا بوجھ بٹ جائے اور اس کام کی شدت کا انہیں بھی کسی طرح احساس ہو جائے۔ یہ ہے وہ اخلاقی اور نفسیاتی تعلیم جس پر انسانیت ہمیشہ ناز کرتی رہے گی اور آپ کے درس کی عظمت پر بیساختہ کہنا پڑ جائے گا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز!

باب ١٥٩٨ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ.

جو غلام اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کا خیر خواہ رہے۔

٢٣٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے آقا کا خیر خواہ ہے اور اپنے رب کی اچھے طریقے سے عبادت کرتا ہے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

٢٣٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس لونڈی ہو اور وہ اسے اچھی طرح سے ادب آداب سکھائے اور آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے اور جو غلام اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا حق بھی، تو اس کے لیے بھی دگنا اجر ہے۔

٢٣٤٨ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ۔

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نیک غلام کے لیے دوگنا اجر ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، حج کرنا اور والدہ کے ساتھ نیکی کرنا نہ ہوتا تو ایسی حالت میں مرنا پسند کرتا کہ میں غلام ہوتا۔

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی کیا ہی بات ہے جو اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ وَقَوْلِهِ عَبْدِي أَوْ أَمَتِي وَقَالَ اللهُ تَعَالَى وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ وَقَالَ عَبْدًا مَمْلُوكًا وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ وَقَالَ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ وَاذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ سَيِّدِكَ وَمَنْ سَيِّدُكُمْ۔

غلام پر ہاتھ اٹھانا ناپسندیدہ ہے۔ نیز عبدی یا امتی کہنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اپنے نیک غلاموں اور کنیزوں کا (پ ۱۸)۔ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک (پ ۱۴) اور دونوں کو عورت کا خاوند دروازے کے پاس ملا (پ ۱۲) اور فرمایا ایمان والی کنیزوں سے (پ ۵) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اپنے رب یعنی بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا۔

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام اپنے سردار کا خیر خواہ ہو اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ غلام جو اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرتا ہے اور اس کے آقا کا جو حق ہے اسے اچھی طرح ادا کرتا ہے اور خیر خواہی و فرمانبرداری کرتا ہے تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلاؤ، اپنے رب کو وضو کراؤ، اپنے رب کو پلاؤ، بلکہ میرا سردار اور میرا آقا کہنا چاہیے اور تم میں سے کوئی عبدی یا امتی نہ کہے بلکہ میرا خادم، میری خادمہ اور میرا غلام کہنا

وفتاتي وغلامي.

۲۳۷۳۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا جرير بن حازم عن نافع عن ابن عمر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من أعتق نصيبا له من العبد فكان له من المال ما يبلغ قيمته يقوم عليه قيمة عدل وأعتق من ماله وإلا فقد عتق منه.

۲۳۷۴۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كلكم راع فمسؤول عن رعيته فالأمير الذي على الناس راع وهو مسؤول عنهم والرجل راع على أهل بيته وهو مسؤول عنهم والمرأة راعية على بيت بعلها وولده وهي مسؤولة عنهم والعبد راع على مال سيده وهو مسؤول عنه ألا فكلكم راع وكلكم مسؤول عن رعيته.

۲۳۷۵۔ حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا سفيان عن الزهري حدثني عبيد الله سمعت أبا هريرة وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا زنت الأمة فاجلدوها ثم إذا زنت فاجلدوها ثم إذا زنت فاجلدوها في الثالثة أو الرابعة بيعوها ولو بضفير.

باب إذا أتاه خادمه بطعامه.

۲۳۷۶۔ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال أخبرني محمد بن زياد سمعت أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا أتى أحدكم خادمه بطعامه فإن لم يجلسه معه فليناوله لقمة أو لقمتين أو أكلة أو أكلتين فإنه ولي علاجه.

باب العبد راع في مال سيده ونسب النبي صلى الله عليه وسلم المال إلى السيد.

۲۳۷۷۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن

باب ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی غلام سے اپنا حصہ آزاد کرے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو وہ اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا ورنہ صرف اتنا حصہ ہی آزاد ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس حاکم لوگوں کا نگران ہے اور اس سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور وہ ان کی طرف سے پوچھا جائے گا عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خبردار ہو جاؤ

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، پھر اگر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی دفعہ اسے فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے بدلے بکے۔

جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لے کر آئے اگر کسی وجہ سے اسے نہ بٹھا سکے تو اسے ایک دو لقمے دے دے یا ایک دو نوالے کیونکہ اس نے مشقت اٹھائی ہے۔

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور حضور نے مال کی نسبت آقا کی طرف کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی

الزهري قال أخبرني سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كلكم راع ومسئول عن رعيته فالإمام راع وهو مسئول عن رعيته والرجل في أهله راع وهو مسئول عن رعيته والمرأة في بيت زوجها راعية وهي مسئولة عن رعيتها والخادم في مال سيده راع وهو مسئول عن رعيته قال فسمعت هؤلاء من النبي صلى الله عليه وسلم وأحسب النبي صلى الله عليه وسلم قال والرجل في مال أبيه راع ومسئول عن رعيته فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته۔

تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور آدمی اپنے اہل و عیال کا نگران ہے اور وہ اپنے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور خادم اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اور وہ اپنی زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے یہ ساری بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اور آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اپنی نگرانی چیزوں کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے۔

باب ۱۲۰ إذا ضرب العبد فليجتنب الوجه۔

۲۳۷۸ - حدثنا محمد بن عبيد الله حدثنا ابن وهب قال حدثني مالك بن أنس قال وأخبرني ابن فلان عن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وحدثني عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا قاتل أحدكم فليجتنب الوجه

جب غلام کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔

محمد بن عبید اللہ، ابن وہب، مالک بن انس، ابن فلاں، سعید مقبری، ان کے والد حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کے ساتھ لڑے تو اس کے چہرے پر مارنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

كتاب المكاتب

مکاتبت کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ۱۲۱ إثم من قذف مملوكه المكاتب ونجومه في كل سنة نجم وقوله والذين يبتغون الكتاب مما ملكت أيمانكم فكاتبوهم إن علمتم فيهم خيرا وآتوهم من مال الله الذي آتاكم وقال روح عن ابن جريج قلت لعطاء أواجب علي إذا علمت له مالا أن أكاتبه قال ما أراه إلا واجبا وقال عمرو

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگانے کا گناہ۔ مکاتب کی قسطوں کا بیان اور سالانہ ایک قسط ہے۔ ارشاد ربانی ہے "اور تمہارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دی جائے تو لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی جانو اور اس پر ان کی مدد کرو اللہ کے اس مال سے جو تم کو دیا" (سورۂ نور ۳۳)۔ روح، ابن جریج نے عطاء سے کہا کہ کیا یہ مجھ پر واجب ہے کہ غلام کے پاس مال دیکھ کر اسے مکاتب کر دوں؟ فرمایا

نجوم في كل سنة نجم ... ثم أخبرني أن موسى بن أنس أخبره أن سيرين سأل أنسا المكاتبة وكان كثير المال فأبى فانطلق إلى عمر فقال كاتبه فأبى فضربه بالدرة ويتلو عمر فكاتبوهم إن علمتم فيهم خيرا فكاتبه وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب قال عروة قالت عائشة إن بريرة دخلت عليها تستعينها في كتابتها وعليها خمسة أواق نجمت عليها في خمس سنين فقالت لها عائشة ونفست فيها أرأيت إن عددت لهم عدة واحدة أيبيعك أهلك فأعتقك فيكون ولاؤك لي فذهبت بريرة إلى أهلها فعرضت ذلك عليهم فقالوا لا إلا أن يكون لنا الولاء قالت عائشة فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتريها فأعتقيها فإنما الولاء لمن أعتق ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما بال رجال يشترطون شروطا ليست في كتاب الله من اشترط شرطا ليس في كتاب الله فهو باطل شرط الله أحق وأوثق۔

باب ما يجوز من شروط المكاتب ومن اشترط شرطا ليس في كتاب الله فيه ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

۲۳۷۹ — حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة أن عائشة أخبرته أن بريرة جاءت تستعينها في كتابتها ولم تكن قضت من كتابتها شيئا قالت لها عائشة ارجعي إلى أهلك فإن أحبوا أن أقضي عنك كتابتك ويكون ولاؤك لي فعلت فذكرت ذلك بريرة إلى أهلها فأبوا وقالوا إن شاءت

کریں (۱) واجب ہی سمجھتا ہوں۔ عمرو بن دینار نے عطاء سے کہا کیا آپ یہ کسی سے روایت کرتے ہیں؟ جواب دیا کہ نہیں۔ پھر مجھے بتایا کہ موسیٰ بن انس نے انھیں خبر دی کہ سیرین نے حضرت انس سے مکاتبت کا سوال کیا اور وہ مالدار تھے مگر مکاتبت سے انکار کر دیا تو یہ حضرت عمر کے پاس چلے گئے۔ انھوں نے فرمایا کہ مکاتبت کر لو تو انھوں نے انکار کر دیا پس انھوں نے درّے سے مارا اور یہ آیت تلاوت کی "تو انھیں لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی جانو" (پ ۱۸ ع ۱۰) پس انھوں نے مکاتبت کر لی۔ لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ ان کے پاس آئی تاکہ اپنی مکاتبت میں ان سے مدد کی طالب ہو اور اس پر پانچ اوقیہ چاندی پانچ قسطوں میں مقرر کی گئی تھی۔ حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا کہ اگر میں یک مشت ادا کر دوں تو کیا تمہارے مالک تمہیں بیچ دیں گے؟ تاکہ میں تمہیں آزاد کر دوں اور تمہاری ولاء میرے لیے ہو۔ پس بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور انھیں یہ بات بتائی۔ انھوں نے کہا کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔

مکاتب سے کیا شرط کرنا جائز ہے۔ اور جو ایسی شرط لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

عروہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ان کے پاس بریرہ آئی تاکہ اپنی مکاتبت میں ان سے مدد حاصل کرے اور اس نے اپنی کتابت کی رقم سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اس سے کہا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں تو کتابت میں ادا کر دیتی ہوں اور ولاء میرے لیے ہوگی جیسا کہ میں ویسا کر دوں۔ پس بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر وہ

(۱) [illegible]

أن تحتسب عليك فلتفعل ويكون ولاؤك لنا فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ابتاعي فأعتقي فإنما الولاء لمن أعتق قال ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما بال أناس يشترطون شروطا ليست في كتاب الله من اشترط شرطا ليس في كتاب الله فليس له وإن شرط مائة مرة شرط الله أحق وأوثق.

۲۳۸۰ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر قال أرادت عائشة أم المؤمنين أن تشتري جارية لتعتقها فقال أهلها على أن ولاءها لنا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنعك ذلك فإنما الولاء لمن أعتق.

باب استعانة المكاتب وسؤاله الناس.

۲۳۸۱ - حدثنا عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت جاءت بريرة فقالت إني كاتبت أهلي على تسع أواق في كل عام وقية فأعينيني فقالت عائشة إن أحب أهلك أن أعدها لهم عدة واحدة وأعتقك فعلت ويكون ولاؤك لي فذهبت إلى أهلها فأبوا ذلك عليها فقالت إني قد عرضت ذلك عليهم فأبوا إلا أن يكون الولاء لهم فسمع بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألني فأخبرته فقال خذيها فأعتقيها واشترطي لهم الولاء فإنما الولاء لمن أعتق قالت عائشة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أما بعد فما بال رجال منكم يشترطون شروطا ليست في كتاب الله فأيما شرط ليس في كتاب الله فهو

ثواب کی غرض سے ایسا کرنا چاہتی ہیں تو کر دیں لیکن تیری ولاء ہمارے لیے ہوگی پس انہوں نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اگر ایسی شرط سو دفعہ بھی رکھی جائے تو اس کے لیے ناجائز ہے کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ کیا لیکن مالکوں نے کہا کہ اس شرط پر کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شرط سے تمہارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

مکاتب کا مدد چاہنا اور لوگوں سے سوال کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا کہ میں نے نو اوقیہ چاندی کے بدلے مکاتبت کی ہے کہ سالانہ ایک اوقیہ چاندی ادا کی جائے گی۔ پس آپ میری مدد کیجیے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں یکمشت ادا کر کے تمہیں آزاد کر دیتی ہوں اور ایسا کرنے پر تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی۔ پس وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی تو انہوں نے اس بات سے انکار کیا۔ بریرہ نے کہا کہ میں نے یہ بات ان کے سامنے رکھی تو انہوں نے انکار کیا ماسوا اس شرط کے کہ ولاء ان کے لیے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو مجھ سے دریافت کیا۔ میں نے ساری بات عرض کر دی۔ فرمایا کہ اسے لے کر آزاد کر دو اور ان کی شرط منظور کر لو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شرط اللہ کی کتاب میں

باطل وإن كان مائة شرط قضاء الله أحق وشرط الله أوثق ما بال رجال منكم يقول أحدهم أعتق يا فلان ولي الولاء إنما الولاء لمن أعتق۔

باب بيع المكاتب إذا رضي وقالت عائشة هو عبد ما بقي عليه شيء وقال زيد بن ثابت ما بقي عليه درهم وقال ابن عمر هو عبد إن عاش وإن مات وإن جنى ما بقي عليه شيء۔

٢٣٨٢۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن أن بريرة جاءت تستعين عائشة أم المؤمنين فقالت لها إن أحب أهلك أن أصب لهم ثمنك صبة واحدة فأعتقك فعلت فذكرت بريرة ذلك لأهلها فقالوا لا إلا أن يكون ولاؤك لنا قال مالك قال يحيى فزعمت عمرة أن عائشة ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اشتريها وأعتقيها فإنما الولاء لمن أعتق۔

باب إذا قال المكاتب اشترني وأعتقني فاشتراه لذلك۔

٢٣٨٣۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد الواحد بن أيمن قال حدثني أبي أيمن قال دخلت على عائشة فقلت كنت لعتبة بن أبي لهب ومات وورثني بنوه وإنهم باعوني من ابن أبي عمرو وأعتقني ابن أبي عمرو واشترط بنو عتبة الولاء فقالت دخلت بريرة وهي مكاتبة فقالت اشتريني وأعتقيني قالت نعم قالت لا يبيعوني حتى يشترطوا ولائي فقالت لا حاجة لي بذلك فسمع بذلك النبي صلى الله عليه وسلم أو بلغه فذكر لعائشة فذكرت عائشة ما قالت لها فقال

شرط باطل ہے خواہ وہ سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے۔ لوگوں کا کیا حال ہے جبکہ تم میں سے کوئی یہ کہتا ہے کہ اے فلاں! تم آزاد کر دو اور ولاء میرے لیے ہوگی۔ ولاء

مکاتب کی بیع جبکہ وہ راضی ہو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ غلام رہے گا جب تک کچھ بھی باقی ہے وہ غلام ہے۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ جب تک ایک درہم بھی باقی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ وہ زندہ ہو یا مرے، غلام ہے جب تک اس کی طرف کچھ بھی باقی ہے۔

عمرہ بنت عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے مدد حاصل کرنے کی غرض سے بریرہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک راضی ہوں تو میں قیمت یکمشت ادا کر دوں اور ایسا کر کے تمہیں آزاد کر دوں۔ بریرہ نے اس بات کا اپنے مالکوں سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

جب مکاتب کسی سے کہے کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو اور وہ اسی لیے خریدے۔

ایمن نے کہا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں عتبہ بن ابی لہب کے پاس تھا۔ وہ مر گیا تو میں اس کے بیٹوں کو وراثت میں ملا۔ انہوں نے مجھے ابن ابی عمرو کے ہاتھ بیچ دیا تو ابن ابی عمرو نے مجھے آزاد کر دیا اور بنو عتبہ نے ولاء کی شرط کی تھی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی تھی اور اس نے مکاتبت کی ہوئی تھی تو اس نے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو۔ انہوں نے ہاں کر لی۔ اس نے کہا کہ وہ اس وقت مجھے فروخت نہیں کریں گے جب تک ولاء کی شرط اپنے لیے نہ رکھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو اس بات کی حاجت نہیں ہے۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن لی یا آپ تک پہنچی تو آپ نے

اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا وَدَعِيهِمْ يَشْتَرِطُونَ مَا شَاءُوا فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَأَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْهِبَةِ

وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا۔

۲۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ يَا خَالَةُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِينَا۔

باب [illegible] الْقَلِيلِ مِنَ الْهِبَةِ۔

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

باب [illegible] مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ شَيْئًا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا۔

حضرت عائشہ سے فرمایا یا حضرت عائشہ نے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو اور اس کے مالکوں کو شرط لگانے دو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس کے خلاف خواہ کوئی سو شرطیں رکھتا پھرے۔

ہبہ کا بیان

ہبہ کرنے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ جانے (اور اس کے لیے کچھ بھیجے) خواہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عروہ سے فرمایا۔ اے بھانجے! ہم ایک چاند کا انتظار کرتے پھر دوسرے چاند کا پھر تیسرے چاند کا اور یونہی متواتر دو مہینے گزر جاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ جلائی جاتی۔ میں عرض گزار ہوا اے خالہ جان! پھر آپ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ فرمایا دو کالی چیزوں یعنی کھجور اور پانی سے۔ ماسوا اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انصاری ہمسائے تھے۔ ان کے پاس چند دودھ والی بکریاں تھیں۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اپنی بکریوں کے دودھ سے بھیج دیتے تو آپ ہمیں پلا دیتے۔

تھوڑی چیز ہبہ کرنا۔

ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے ایک دستی یا کھر کے لیے دعوت دی جائے تو میں پسند کروں گا اور اگر بطور ہدیہ مجھے دستی یا کھر ہی بھیجا جائے تو میں ضرور قبول کر لوں گا۔

جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے۔ حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا۔

۲۳۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَّجَّارٌ قَالَ لَهَا مُرِي عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَنَا أَعْوَادَ الْمِنْبَرِ فَأَمَرَتْ عَبْدَهَا فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ فَجَاؤُوا بِهِ فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ.

۲۳۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ وَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُّ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتّٰى نَفِدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَحَدَّثَنِي بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ.

بَابُ مَنِ اسْتَسْقٰى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِنِي.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سہل کے ذریعے ایک مہاجر عورت کے لیے کہلا بھیجا، جس کا غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا کہ اپنے غلام سے کہو کہ وہ ہمارے واسطے منبر تیار کر دے۔ چنانچہ اس نے اپنے غلام کو حکم دیا تو وہ جنگل کی طرف گیا اور جھاؤ کی لکڑی کاٹ کر آپ کے لیے منبر تیار کر دیا۔ جب وہ بنا چکا تو عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیغام بھیجا کہ منبر تیار ہو گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بھیج دو، وہ لے آئے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کے ساتھ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے آگے اترے ہوئے تھے اور لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا جبکہ میں غیر محرم تھا۔ پس انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا اور میں اپنی جوتی گانٹھنے میں مصروف تھا۔ لوگوں نے مجھے اس کے بارے میں کچھ نہ بتایا اگرچہ وہ دل سے چاہتے تھے کہ کاش میں اسے دیکھ لوں۔ پس میں نے ادھر توجہ کی تو اسے دیکھ لیا۔ اپنے گھوڑے کی طرف کھڑا ہوا، اس پر زین کسی پھر سوار ہو گیا لیکن چابک اور نیزہ بھول گیا۔ پس میں نے ان سے کوڑا اور نیزہ پکڑانے کے لیے کہا۔ انہوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم ہم آپ کی کسی چیز سے مدد نہیں کریں گے۔ چنانچہ مجھے غصہ آ گیا، میں نیچے اترا اور دونوں چیزیں لے کر سوار ہو گیا۔ پس میں نے گدھے پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا جب وہ مر گیا تو اسے لے آیا۔ پھر وہ لوگوں کے سامنے رکھ دیا تو وہ کھانے لگے۔ پھر انہیں اس کے کھانے کے بارے میں شک ہوا کیونکہ انہوں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ ہم روانہ ہو گئے اور اس کا ایک بازو میں نے اپنے پاس چھپا رکھا تھا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے تو ہم نے اس بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟

جس نے پانی مانگا۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ حضور نے مجھ سے فرمایا۔ پانی لاؤ۔

٢٣٨٩ - حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان بن بلال قال حدثني أبو طوالة اسمه عبد الله بن عبد الرحمن قال سمعت أنسا يقول أتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في دارنا هذه فاستسقى فحلبنا له شاة لنا ثم شبته من ماء بئرنا هذه فأعطيته وأبو بكر عن يساره وعمر تجاهه وأعرابي عن يمينه فلما فرغ قال عمر هذا أبو بكر فأعطى الأعرابي ثم قال الأيمنون الأيمنون ألا فيمنوا قال أنس فهي سنة فهي سنة ثلاث مرات.

عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے اس غریب خانے میں جلوہ افروز ہوئے اور پانی مانگا۔ ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہا پھر اس میں اپنے اس کنویں کا پانی ملایا اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت ابوبکر آپ کے بائیں جانب، حضرت عمر سامنے اور ایک اعرابی دائیں جانب تھا۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ حضرت ابوبکر یہ ہیں، لیکن آپ نے اعرابی کو عطا فرمایا اور فرمایا کہ دائیں جانب والے، دائیں جانب والے، سنو! دائیں جانب والوں کو پہلے دو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ یہی طریقہ سنت ہے۔ یہ آپ نے تین دفعہ فرمایا۔

باب ١٢١٢ قبول هدية الصيد وقبل النبي صلى الله عليه وسلم من أبي قتادة عضد الصيد.

شکار کا ہدیہ قبول کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو قتادہ سے شکار کا دستی قبول فرمائی۔

٢٣٩٠ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن هشام بن زيد بن أنس بن مالك عن أنس قال أنفجنا أرنبا بمر الظهران فسعى القوم فلغبوا فأدركتها فأخذتها فأتيت بها أبا طلحة فذبحها وبعث بها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بوركها أو فخذيها قال فخذيها لا شك فيه فقبله قلت وأكل منه قال وأكل منه ثم قال بعد قبله.

ہشام بن زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ایک خرگوش کو مرالظہران کے مقام پر بھگایا۔ لوگ اس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے تھک گئے تو میں نے اسے پکڑ لیا اور لے کر حضرت ابوطلحہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی سرین یا دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں۔ ان کا بیان ہے کہ رانیں، اس میں شک نہیں کہ آپ نے انہیں قبول فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس میں سے کھایا بھی؟ فرمایا کہ اس میں سے کھایا اور قبول فرمایا۔

٢٣٩١ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن عبد الله بن عباس عن الصعب بن جثامة أنه أهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم حمارا وحشيا وهو بالأبواء أو بودان فرد عليه فلما رأى ما في وجهه قال أما إنا لم نرده عليك إلا أنا حرم.

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ گورخر بھیجا جبکہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے۔ چنانچہ آپ نے اسے واپس لوٹا دیا۔ جب آپ نے ان کے چہرے کی حالت دیکھی تو فرمایا کہ ہم نے صرف اس لیے واپس کیا ہے کہ ہم حالت احرام میں ہیں۔

باب ١٢١٣ قبول الهدية.

ہدیہ قبول کرنا۔

٢٣٩٢ - حدثنا إبراهيم بن موسى حدثنا عبدة حدثنا هشام عن أبيه عن عائشة أن الناس كانوا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری کو

يتحرون بهداياهم يوم عائشة يبتغون بذلك مرضاة رسول الله صلى الله عليه وسلم

٢٣٩٣- حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا جعفر بن إياس قال سمعت سعيد بن جبير عن ابن عباس قال أهدت أم حفيد خالة ابن عباس إلى النبي صلى الله عليه وسلم أقطا وسمنا وأضبا فأكل النبي صلى الله عليه وسلم من الأقط والسمن وترك الضب تقذرا قال ابن عباس فأكل على مائدة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو كان حراما ما أكل على مائدة رسول الله صلى الله عليه وسلم

٢٣٩٤- حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا معن قال حدثني إبراهيم بن طهمان عن محمد بن زياد عن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتي بطعام سأل عنه أهدية أم صدقة فإن قيل صدقة قال لأصحابه كلوا ولم يأكل وإن قيل هدية ضرب بيده صلى الله عليه وسلم فأكل معهم

٢٣٩٥- حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن قتادة عن أنس بن مالك قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بلحم فقيل تصدق على بريرة قال هو لها صدقة ولنا هدية

٢٣٩٦- حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم قال سمعته منه عن القاسم عن عائشة أنها أرادت أن تشتري بريرة وأنهم اشترطوا ولاءها فذكر للنبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشتريها فإنما الولاء لمن أعتق وأهدي لها لحم فقيل للنبي صلى الله عليه وسلم هذا تصدق على بريرة فقال النبي صلى الله عليه وسلم هو لها صدقة ولنا هدية وخيرت قال

کا انتظار کیا کرتے تھے اور اس طرح سے ان کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا تھا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کی خالہ حضرت ام حفید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر، گھی اور گوہ کا ہدیہ بھیجا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پنیر اور گھی میں سے کھایا اور طبعی کراہت کے سبب گوہ کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اسے دوسرے لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو آپ دریافت فرماتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ۔ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کھاؤ اور خود تناول نہ فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہاتھ بڑھاتے اور لوگوں کے ساتھ تناول فرماتے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ اور ان کے لیے گوشت بھیجا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ یہ بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا ہے۔ فرمایا یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور ان کو اختیار دیا گیا۔ عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ اسے اس کے خاوند کے بارے میں اختیار دیا گیا جو آزاد تھا یا غلام

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ زَوْجُهَا حُرًّا أَوْ عَبْدًا قَالَ شُعْبَةُ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَوْجِهَا قَالَ لَا أَدْرِي أَحُرٌّ أَمْ عَبْدٌ.

شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن سے اس کے خاوند کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ آزاد تھا یا غلام۔

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ أُمُّ عَطِيَّةَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ عرض کی کہ نہیں ما سوائے اس گوشت کے جو ام عطیہ نے اس بکری کا بھیجا ہے جسے آپ نے ان کے لیے بطور صدقہ بھیجا ہے۔ فرمایا کہ صدقہ تو اپنی جگہ پہنچ گیا۔

باب ۱۱۶۔ مَنْ أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ وَتَحَرَّى بَعْضَ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ۔

جو اپنے صاحب کے لیے تحفہ بھیجے اور تحفہ بھیجنے میں اس کی خاص بیوی کی باری کا لحاظ رکھے۔

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمِي وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ صَوَاحِبِي اجْتَمَعْنَ فَذَكَرَتْ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهَا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ میری باری کے دن اپنے ہدیے بھیجا کرتے۔ حضرت ام سلمہ نے بتایا کہ میری سوکنیں جمع ہوگئیں اور انہوں نے حضور سے اس بات کا ذکر کیا لیکن آپ نے جواب سے اعراض فرمایا۔

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے۔ ایک گروہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت صفیہ اور حضرت سودہ پر مشتمل تھا اور دوسرے میں حضرت ام سلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باقی ازواج مطہرات تھیں جبکہ مسلمانوں کو حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا علم تھا۔ جب ان میں سے کسی کے پاس ہدیہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجنا چاہتا تو اسے روک چھوڑتا۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر میں ہوتے تو ہدیہ بھیجنے والا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عائشہ کے گھر اپنا ہدیہ بھیجتا۔ پس حضرت ام سلمہ کے گروہ نے آپس میں گفتگو کی اور حضرت ام سلمہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ حضور لوگوں سے یہ فرما دیں کہ جو

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم هدية فليهده إليه حيث كان من بيوت نسائه فكلمته أم سلمة بما قلن فلم يقل لها شيئا فسألنها فقالت ما قال لي شيئا فقلن لها فكلميه قالت فكلمته حين دار إليها أيضا فلم يقل لها شيئا فسألنها فقالت ما قال لي شيئا فقلن لها كلميه حتى يكلمك فدار إليها فكلمته فقال لها لا تؤذيني في عائشة فإن الوحي لم يأتني وأنا في ثوب امرأة إلا عائشة قالت فقالت أتوب إلى الله من أذاك يا رسول الله ثم إنهن دعون فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأرسلت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم تقول إن نساءك ينشدنك الله العدل في بنت أبي بكر فكلمته فقال يا بنية ألا تحبين ما أحب قالت بلى فرجعت إليهن فأخبرتهن فقلن ارجعي إليه فأبت أن ترجع فأرسلن زينب بنت جحش فأتته فأغلظت وقالت إن نساءك ينشدنك الله العدل في بنت ابن أبي قحافة فرفعت صوتها حتى تناولت عائشة وهي قاعدة فسبتها حتى إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لينظر إلى عائشة هل تكلم قال فتكلمت عائشة ترد على زينب حتى أسكتتها قالت فنظر النبي صلى الله عليه وسلم إلى عائشة وقال إنها بنت أبي بكر قال البخاري الكلام الأخير قصة فاطمة يذكر عن هشام بن عروة عن رجل عن الزهري عن محمد بن عبد الرحمن وقال أبو مروان عن هشام عن عروة كان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة وعن هشام عن رجل من قريش ورجل من الموالي عن الزهري عن محمد بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام قالت عائشة كنت عند النبي صلى الله عليه

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ بھیج دیا کرے اگرچہ آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کے گھر میں ہوں۔ چنانچہ حضرت ام سلمہ نے اسی طرح عرض کر دیا جیسے کہ ان سے کہا گیا تھا تو آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتا دیا کہ حضور نے مجھے کچھ بھی نہیں فرمایا چنانچہ انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ جب ان کی باری کے روز انہوں نے پھر بات کی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے ان سے پوچھا تو کہا کہ مجھ سے کچھ بھی نہیں کہا۔ انہوں نے کہا پھر عرض کرنا یہاں تک کہ کچھ ارشاد فرمائیں۔ پس جب ان کی باری آئی تو پھر عرض گزار ہوئیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ دو کیونکہ میرے پاس وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے کپڑوں میں ہوں سوائے عائشہ کے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو ایذا دینے سے توبہ کرتی ہوں۔ پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں یہ کہنے کے لیے بھیجا کہ آپ کی ازواج مطہرات خدا کا واسطہ دیتی ہیں کہ ابوبکر کی بیٹی کے بارے میں انصاف فرمائیے۔ چنانچہ انہوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا۔ اے بیٹی! کیا جس سے میں محبت کرتا ہوں تمہیں اس سے محبت نہیں؟ عرض گزار ہوئیں کہ کیوں نہیں۔ پس یہ بات کہہ کر واپس لوٹ گئیں اور انہیں جواب بتا دیا۔ انہوں نے پھر واپس جانے کے لیے کہا تو یہ انکار کر گئیں پھر انہوں نے حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا۔ وہ حاضر خدمت ہوئیں اور گرمی سے یہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ کی بیبیاں اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتی ہیں کہ ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف فرمائیے اور ان کی آواز بلند ہو گئی یہاں تک کہ حضرت عائشہ پر برس پڑیں جو وہاں بیٹھی ہوئی تھیں اور انہیں برا بھلا کہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کی طرف دیکھا کہ یہ کیا کہتی ہیں۔ حضرت عائشہ بھی گویا ہوئیں اور حضرت زینب کو جواب دیا۔ یہاں تک کہ انہیں خاموش کر دیا گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ ابوبکر

وَسُنَّةٌ فَاسْتَاذَنَتْ فَاطِمَةُ۔

کی بیٹی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کے واقعے میں آخری بات منقول ہے ہشام ابن عروہ ایک آدمی، زہری، محمد بن عبدالرحمن سے اور ابن عروہ ہشام، عروہ سے روایت ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے اور ہشام ایک قریشی، ایک عورت سے، زہری، محمد بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ کہ حضرت فاطمہ نے آنے کی اجازت مانگی۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی شان ہے۔ یوں تو تمام ازواج مطہرات ہی امت محمدیہ کی مائیں ہیں لیکن ان میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایسی تھیں جو محبوب رب العالمین کی محبوبہ تھیں۔ احادیث مطہرہ کے اندر ان کے بے شمار فضائل و خصائص مذکور ہوئے ہیں جو یہاں بیان نہیں کیے جا سکتے، تبرکاً یہاں چند باتیں اختصار کے ساتھ عرض کرتا ہوں وباللہ التوفیق

۱۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیقہ سے متعلق بات کرتے ہوئے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ۔ مجھے عائشہ کے بارے میں ایذا نہ پہنچاؤ۔

۲۔ مذکورہ ارشاد کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ۔ میرے پاس وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے کپڑے میں ہوں ماسوائے عائشہ کے ___ گویا رب کریم پروردگار عالم نے جملہ ازواج مطہرات میں امتیازی مقام دے رکھا ہے تو میں اسے امتیازی مقام کیوں نہ دوں؟

۳۔ اسی حدیث میں آپ نے حضرت عائشہ کی یہ خوبی بھی بیان فرمائی: إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ۔ یعنی یہ ابوبکر کی بیٹی ہے ___ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر جان و مال قربان کیا اور رفاقت کا جو حق ادا کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی اس بات کا پورا پورا احساس تھا لہٰذا صاف فرما دیا کہ یہ میرے یار غار کی بیٹی ہے۔

۴۔ یہ حضرت صدیقہ وہی تو ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر تہمت لگائی گئی تو ان کی پاک دامنی کی گواہی ایک بچے نے دی۔ حضرت مریم پر ان کی قوم نے تہمت لگائی تو ان کی پاک دامنی کی شہادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی لیکن جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگائی گئی تو پروردگار عالم نے سورۂ نور کی اٹھارہ آیتیں نازل کر کے ان کی پاک دامنی کی خود گواہی دی۔

۵۔ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن کے متعلق سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو تہائی دین اپنی ماں حمیرا سے حاصل کرو۔

۶۔ یہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں، جن میں سے ایک سو چوہتر متفق علیہ ہیں، چون وہ ہیں جو صرف بخاری شریف میں ہیں، اڑسٹھ وہ ہیں جو صرف مسلم شریف میں ہیں اور باقی دیگر کتب احادیث میں ہیں۔

۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہی ہیں جن کی گود میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ ان کا مقام کیا

جیو ہی قیامت تک آپ کی آرام گاہ بنا وہ ان کا ہی کاشانۂ اقدس تھا جس میں روضۂ رسول آج بھی ہے جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح کو اور ستر ہزار فرشتے شام کو باری باری صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کرنے آتے رہتے ہیں۔ اسی روضۂ پاک کے متعلق کہا گیا ہے

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو

باب ما لا يرد من الهدية.

۲۴۰۰ - حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عزرة بن ثابت الانصاري قال حدثني ثمامة بن عبد الله قال دخلت عليه فناولني طيبا قال كان انس لا يرد الطيب قال وزعم انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرد الطيب.

خوشبو واپس نہ کی جائے۔

عزرہ بن ثابت انصاری کا بیان ہے کہ میں ثمامہ بن عبداللہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے خوشبو دی اور فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو واپس نہیں کیا کرتے تھے اور حضرت انس کا کہنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو واپس نہیں فرمایا کرتے تھے۔

باب من رأى الهبة الغائبة جائزة.

۲۴۰۱ - حدثنا سعيد بن ابي مريم حدثنا الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال ذكر عروة ان المسور بن مخرمة ومروان اخبراه ان النبي صلى الله عليه وسلم حين جاءه وفد هوازن قام في الناس فاثنى على الله بما هو اهله ثم قال اما بعد فان اخوانكم جاؤنا تائبين واني رأيت ان ارد اليهم سبيهم فمن احب منكم ان يطيب ذلك فليفعل ومن احب ان يكون على حظه حتى نعطيه اياه من اول ما يفيء الله علينا فقال الناس طيبنا لك.

غائب چیز کے ہبہ کرنے کا جواز ہے۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب ہوازن کا وفد حاضر ہوا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہو گئے، اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جس کے وہ لائق ہے پھر فرمایا: اما بعد، تمہارے یہ بھائی تائب ہو کر آئے ہیں اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں پس تم میں سے جو خوشی سے ایسا کرنا چاہتا ہے تو وہ کر دے اور جو اپنا حصہ باقی رکھنا چاہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جو سب سے پہلے مال غنیمت عطا فرمائے اس میں سے ہم اسے دے دیں۔ اور لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم خوشی سے آپ کو اجازت دیتے ہیں۔

باب المكافأة في الهبة.

۲۴۰۲ - حدثنا مسدد حدثنا عيسى بن يونس عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية ويثيب عليها لم يذكر وكيع ومحاضر عن هشام عن ابيه عن عائشة.

ہبہ کا بدلہ لینا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ وکیع اور محاضر نے ہشام، عروہ اور حضرت عائشہ کی سند سے روایت نہیں کی۔

باب الهبة للولد وإذا أعطى بعض ولده شيئا لم يجز حتى يعدل بينهم ويعطي الآخرين مثله ولا يشهد عليه وقال النبي صلى الله عليه وسلم اعدلوا بين أولادكم في العطية وهل للوالد أن يرجع في عطيته وما يأكل من مال ولده بالمعروف ولا يتعدى واشترى النبي صلى الله عليه وسلم من عمر بعيرا ثم أعطاه ابن عمر وقال اصنع به ما شئت۔

۲۴۴۳ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن ومحمد بن النعمان بن بشير أنهما حدثاه عن النعمان بن بشير أن أباه أتى به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني نحلت ابني هذا غلاما فقال أكل ولدك نحلت مثله قال لا قال فارجعه۔

باب الإشهاد في الهبة۔

۲۴۴۴ - حدثنا حامد بن عمر حدثنا أبو عوانة عن حصين عن عامر قال سمعت النعمان بن بشير رضي الله عنهما وهو على المنبر يقول أعطاني أبي عطية فقالت عمرة بنت رواحة لا أرضى حتى تشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني أعطيت ابني من عمرة بنت رواحة عطية فأمرتني أن أشهدك يا رسول الله قال أعطيت سائر ولدك مثل هذا قال لا قال فاتقوا الله واعدلوا بين أولادكم قال فرجع فرد عطيته۔

باب هبة الرجل لامرأته والمرأة لزوجها قال إبراهيم جائزة وقال عمر بن عبد العزيز لا يرجعان واستأذن النبي صلى الله عليه وسلم نساءه في أن يمرض في بيت عائشة

بیٹے کے لیے ہبہ کرنا۔ جب کوئی اپنے بیٹے کو کوئی چیز دے تو جائز نہیں یہاں تک کہ بیٹوں میں انصاف کرے اور دوسروں کو بھی اتنا ہی دے اور اس پر کسی کو گواہ نہ بنائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کے درمیان عطیات میں انصاف کرو اور کیا والد اپنی عطا کر کے واپس لے سکتے ہیں؟ اور اپنی اولاد کے مال سے دستور کے مطابق کھا سکتے ہیں لیکن حد سے تجاوز نہ کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے ایک اونٹ خریدا پھر وہ حضرت ابن عمر کو دے کر فرمایا کہ اس کا جو چاہو کرو۔

حمید بن عبد الرحمن اور محمد بن نعمان بن بشیر نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام دیا ہے۔ فرمایا کہ کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو اسے واپس کر لو۔

ہبہ میں گواہ بنانا۔

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر فرماتے تھے کہ میرے والد ماجد نے مجھے ایک عطیہ دیا تو حضرت عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنائیں۔ چنانچہ عرض گزار ہوئے کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ سے ہے ایک عطیہ دیا ہے یا رسول اللہ! وہ مجھ سے کہتی ہیں کہ آپ کو گواہ بناؤں۔ فرمایا کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔ پس وہ واپس لوٹ آئے اور اپنا عطیہ واپس لے لیا۔

خاوند کا بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو ہبہ کرنا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جائز ہے اور عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ وہ دونوں واپس نہیں لے سکتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے اجازت طلب فرمائی کہ حالتِ مرض کے اندر حضرت عائشہ کے گھر میں

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ هَبِي لِي بَعْضَ صَدَاقِكِ أَوْ كُلَّهُ ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيهِ قَالَ يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا، وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ خَدِيعَةٌ جَازَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا.

قیام فرمائیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے۔ زہری نے اس شخص کے بارے میں کہا جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے مہر کا کچھ حصہ یا سارا مجھے ہبہ کر دو پھر تھوڑے عرصے بعد وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو عورت ہبہ سے پھر جاتی ہے، انہوں نے فرمایا کہ اسے مہر واپس دیا جائے گا جبکہ اس نے دھوکا دیا ہو اور اگر اس نے خوشی سے معاف کیا ہو اور خاوند کے معاملے میں کوئی دھوکا نہ ہو تو جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "پھر اگر وہ دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں" (ع م)۔

۲۲۰۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گرانی ہو گئی اور آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے علالت مرض کے متعلق میرے گھر میں قیام فرمانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت مرحمت کر دی۔ پس آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر تشریف لے گئے اور آپ کے پاؤں زمین کے ساتھ گھسٹ رہے تھے اور آپ حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے اس کا ذکر کیا جو حضرت عائشہ نے فرمایا تھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا جس کا حضرت عائشہ نے نام نہیں لیا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی بن ابو طالب تھے۔

۲۲۰۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اسے کھا لیتا ہے۔

بَابُ هِبَةِ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً فَإِذَا كَانَتْ سَفِيهَةً لَمْ يَجُزْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ.

عورت کا شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کو ہبہ کرنا اور آزاد کرنا۔ یہ جائز ہے جبکہ عورت شوہر والی ہو اور بے وقوف نہ ہو، اگر بے وقوف ہو تو جائز نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور بے وقوفوں کو اپنے مال نہ دو"۔

۲۲۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَأَتَصَدَّقُ قَالَ

عباد بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میرے پاس مال نہیں ہے مگر وہی جو مجھے حضرت زبیر نے دیا ہے تو کیا میں اس میں سے خیرات کیا کروں؟ فرمایا کہ خیرات کرو اور روک کر نہ رکھو ورنہ تمہیں بھی روکا

تصدقی ولا توعی فیوعی علیک۔

۲۲۰۸۔ حدثنا عبید اللہ بن سعید حدثنا عبد اللہ بن نمیر حدثنا ہشام بن عروۃ عن فاطمۃ عن اسماء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انفقی ولا تحصی فیحصی اللہ علیک ولا توعی فیوعی اللہ علیک۔

۲۲۰۹۔ حدثنا یحیی بن بکیر عن اللیث عن یزید عن بکیر عن کریب مولی ابن عباس ان میمونۃ بنت الحارث اخبرتہ انہا اعتقت ولیدۃ ولم تستاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان یومہا الذی یدور علیہا فیہ قالت اشعرت یا رسول اللہ انی اعتقت ولیدتی قال او فعلت قالت نعم قال اما انک لو اعطیتہا اخوالک کان اعظم لاجرک وقال بکر بن مضر عن عمرو عن بکیر عن کریب ان میمونۃ اعتقتہا۔

۲۲۱۰۔ حدثنا حبان بن موسی اخبرنا عبد اللہ اخبرنا یونس عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد سفرا اقرع بین نسائہ فایتہن خرج سہمہا خرج بہا معہ وکان یقسم لکل امراۃ منہن یومہا ولیلتہا غیر ان سودۃ بنت زمعۃ وہبت یومہا ولیلتہا لعائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تبتغی بذلک رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب بمن یبدا بالہدیۃ وقال بکر عن عمرو عن بکیر عن کریب مولی ابن عباس ان میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتقت ولیدۃ لہا فقال لہا ولو وصلت بعض اخوالک کان اعظم لاجرک۔

۲۲۱۱۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن ابی عمران الجونی عن طلحۃ بن عبد اللہ رجل من بنی تیم بن مرۃ عن عائشۃ قالت قلت

روک لیا جائے گا۔

فاطمہ نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خرچ کرو اور گن گن کر نہ دو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر دے گا اور ہاتھ نہ روکو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اپنا ہاتھ روک لے گا۔

کریب مولیٰ ابن عباس کو حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے ایک لونڈی کو آزاد کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت نہ لی۔ جب ان کی باری کا دن آیا تو عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا ہے۔ فرمایا کیا تم نے ایسا کر دیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم اسے اپنے ماموؤں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔ بکر بن مضر، عمرو، بکیر نے کریب سے روایت کی ہے کہ حضرت میمونہ نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ کے ساتھ جانے کے لیے کس کا نام نکلتا ہے اور آپ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی ماسوائے اس کے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دی ہوئی تھی اور ایسا کرنے سے ان کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا تھی۔

کس سے ہدیے کی ابتدا کی جائے۔ بکر، عمرو، بکیر، کریب مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد کر دی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اپنے کسی ماموں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔

بنی تیم بن مرہ کے فرد طلحہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں تو میں ان میں سے کس کے لیے ہدیہ بھیجوں؟ فرمایا کہ ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہو۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَاتِقٌ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا.

بَابُ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَالْيَوْمَ رِشْوَةٌ.

جو کسی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرے۔ عمر بن عبد العزیز کا بیان ہے کہ ہدیہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہدیہ ہوتا تھا اب تو وہ رشوت ہے۔

۲۳۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِي رَدَّهُ هَدِيَّتِي قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرُمٌ.

حضرت عبد اللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وحشی گدھے کا گوشت ہدیہ پیش کیا جبکہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر بحالت احرام تھے تو حضور نے واپس کر دیا۔ حضرت صعب کا بیان ہے کہ جب حضور نے میرے چہرے کی حالت دیکھی تو فرمایا ہم تمہارے تحفے کو کبھی رد نہ کرتے لیکن حالت احرام میں ہیں۔

۲۳۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي قَالَ فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جسے ابن اتبیہ کہا جاتا تھا صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنا کر بھیجا۔ جب وہ واپس آیا تو کہنے لگا کہ یہ مال آپ کا ہے اور یہ مجھے تحفے میں دیا گیا ہے۔ فرمایا: اپنے باپ کے گھر میں بیٹھ رہتا یا اپنی ماں کے گھر میں پھر دیکھتے کہ اسے کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس میں سے نہیں لے گا مگر وہ قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھا کر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو بلبلاتا ہوگا، گائے ہوئی تو ڈکراتی ہوگی اور بکری ہوئی تو ممیاتی ہوگی۔ پھر آپ نے ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھی اور تین مرتبہ کہا: اے اللہ! کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا؟

بَابُ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ

وَقَالَ عَبِيدَةُ إِنْ مَاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدَى لَهُ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِي

جب کوئی ہبہ یا وعدہ کرے اور پہنچنے سے پہلے مر جائے۔ عبیدہ کا قول ہے کہ اگر ہبہ کرنے والا مر جائے اور ہدیہ علیحدہ کر دیا گیا ہو اور موہوب لہ زندہ ہو تو اس کے وارثوں کے لیے ہے اور اگر علیحدہ نہ کیا ہو تو ہبہ کرنے والے کے وارثوں کے لیے ہوگا۔

أَهْدَى. وَقَالَ الْحَسَنُ: أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدَى لَهُ إِذَا قَبَضَهَا الرَّسُولُ.

۲۳۱۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْدَمْ حَتَّى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِي فَحَثَى لِي ثَلَاثًا.

باب [illegible] كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ.

۲۳۱۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْنَا هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ.

باب [illegible] إِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الْآخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ.

۲۳۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا

کا قول ہے کہ دونوں میں سے اگر کوئی پہلے مر جائے تو وہ موہوب لہ کے وارثوں کا ہوگا جبکہ قاصد نے اس پر قبضہ کر لیا ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آ گیا تو میں تمہیں اتنا دوں گا تین مرتبہ فرمایا۔ پس وہ مال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک نہیں آیا۔ پس حضرت ابوبکر نے ایک منادی کو حکم دیا تو اس نے منادی کی کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا یا قرض دینا ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے۔ پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا پس مجھے تین لپ بھر کر دیں۔

غلام اور سامان پر کس طرح قبضہ کیا جائے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خرید لیا اور فرمایا کہ اے عبداللہ یہ تمہارا ہے۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور ان میں سے حضرت مخرمہ کو کچھ نہ دیا۔ پس حضرت مخرمہ نے فرمایا کہ اے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں میرے ساتھ چلو۔ پس میں ان کے ساتھ گیا تو فرمایا کہ اندر جا کر حضور کو میرے پاس بلا لاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں حضور کو بلا لے گیا۔ آپ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ کے اوپر انہی میں سے قبا تھی۔ فرمایا کہ ہم نے تمہارے لئے یہ چھوڑی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اس کی طرف دیکھا تو حضور نے فرمایا کہ مخرمہ راضی ہو گیا۔

کسی نے کوئی چیز ہبہ کی اور دوسرے نے قبضہ کر لیا اور یہ نہ کہا کہ میں نے قبول کی۔

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کیا غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کیا تم اتنی استطاعت رکھتے ہو کہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ

قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

کیا تمہیں قدرت ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو؟ عرض کی کہ نہیں۔ پس ایک انصاری ایک ٹوکری میں کھجوریں لے کر حاضر بارگاہ ہو گیا۔ عرق کھجوریں ناپنے کا ایک پیمانہ ہوتا تھا۔ فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور خیرات کر دو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مندوں کو؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، ان دونوں سنگستانوں (کے درمیان ہم سے زیادہ ضرورت مند کوئی گھرانہ نہیں۔ فرمایا کہ جاؤ اپنے گھر والوں کو کھلا دو)۔

بَابٌ ١٢٢ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ جَائِزٌ وَوَهَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لِرَجُلٍ دَيْنَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ قُتِلَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَاءَهُ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي۔

جب کوئی اپنا قرضہ کسی کو ہبہ کر دے۔ شعبہ نے حکم سے نقل کیا کہ یہ جائز ہے اور حضرت حسن بن علی علیہما السلام نے اپنا قرضہ ہبہ کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر کسی کا قرضہ ہو تو ادا کرے یا معاف کروا لے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا اور ان پر قرض تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے درخواست کی کہ وہ میرے باغ کی کھجوریں قبول کر لیں اور میرے باپ کا قرض معاف کر دیں۔

٢٣١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ وَلَكِنْ قَالَ سَأَغْدُو عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهِ بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حُقُوقَهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اسْمَعْ وَهُوَ جَالِسٌ يَا عُمَرُ فَقَالَ أَلَّا يَكُونُ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ۔

ابن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ ان کے والد کو غزوۂ احد میں شہید کر دیا گیا تھا۔ پس قرض خواہوں نے اپنے حقوق کے مطالبے میں سختی سے کام لیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ پس آپ نے ان سے کہا کہ میرے باغ کا پھل (کھجوریں) لے کر میرے والد کا قرضہ معاف کر دیں۔ انہوں نے انکار کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں میرا باغ نہ دیا اور نہ ان کے لیے پھل تڑوایا بلکہ فرمایا کہ میں کل تمہارے پاس آؤں گا۔ اگلے روز علی الصبح آپ تشریف لے گئے۔ ایک ایک درخت کے گرد پھرے اور اس کے پھلوں کے لیے دعائے برکت کی۔ پس میں نے انہیں توڑا تو قرض خواہوں کے حقوق انہیں ادا کر دیے اور ہمارے لیے بھی کافی کھجوریں بچ رہیں۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے یہ بات آپ کو بتا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اے عمر! سنو۔ عرض گزار ہوئے کہ ایسا کیوں نہ ہوتا، ہم جانتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ خدا کی قسم آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں۔

بَابٌ ١٢٣ هِبَةُ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَرِثْتُ

ایک چیز چند آدمیوں کو ہبہ کرنا۔ حضرت اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے کہا کہ مجھے اپنی بہن حضرت عائشہ صدیقہ

عَنْ أَخِيهِ عَائِشَةَ بِالْغَابَةِ وَقَدْ أَعْطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ أَلْفٍ فَهُوَ لَكُمَا۔

لی ہو تو کہ وہ اور حضرت معاویہ نے مجھے ایک لاکھ درہم دیئے تھے وہ تم دونوں کے لیے ہے۔

٢٢١٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ إِنْ أَذِنْتَ لِي أَعْطَيْتُ هَؤُلَاءِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا جبکہ آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں طرف عمر رسیدہ حضرات تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ اگر تم مجھے اجازت دو تو انہیں دے دوں۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی عطا کے معاملے میں کسی کو اپنی ذات پر ترجیح نہیں دوں گا۔ پس وہ اس کے ہاتھ میں رکھ دیا۔

بابٌ ١٢٢٢ الْهِبَةُ الْمَقْبُوضَةُ وَغَيْرُ الْمَقْبُوضَةِ وَالْمَقْسُومَةُ وَغَيْرُ الْمَقْسُومَةِ وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ وَقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَانِي وَزَادَنِي۔

مقبوضہ، غیر مقبوضہ، تقسیم شدہ اور غیر تقسیم شدہ چیز کا ہبہ کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ہوازن کی غنیمت دی اور وہ تقسیم نہیں فرمائی تھی۔ ثابت، مسعر، محارب، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرا قرض چکا کر مزید مال عطا فرمایا۔

٢٢١٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فِي سَفَرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ أُرَاهُ فَوَزَنَ لِي فَأَرْجَحَ فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّأْمِ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔

محارب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ سفر کے دوران میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک اونٹ کا سودا کیا۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو فرمایا کہ مسجد میں آؤ اور دو رکعتیں پڑھو۔ اور قیمت تول دی۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں قیمت تول دی اور مزید عطا فرمایا۔ اس میں سے کچھ حصہ میرے پاس ہمیشہ رہا یہاں تک کہ یوم الحرہ میں اسے اہل شام لے گئے۔

٢٢٢٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا۔ آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں جانب عمر رسیدہ حضرات تھے۔ پس آپ نے لڑکے سے فرمایا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ مشروب انہیں دے دوں؟ عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم، آپ سے ملنے والے اپنے حصے کے معاملے میں کسی کو اپنی ذات پر ترجیح نہیں دوں گا۔ پس وہ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

٢٢٢١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض تھا۔ حضور کے اصحاب اس پر حملہ آور ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حقدار کو

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَقَالَ اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا إِلَّا سِنًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ قَالَ فَاشْتَرُوهَا فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً.

بابٌ ۱۲۱۸ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ.

۲۴۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ جَاؤُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيهِ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا وَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ هٰذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِي فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا.

پر تقاضا کیا تو صحابہ نے ارادہ کیا، آپ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حق والے کو کہنے کا حق ہے، اور فرمایا کہ اس کے لیے اونٹ خرید کر دے دو، صحابہ نے عرض کیا کہ اس سے بہتر عمر کا ملتا ہے، آپ نے فرمایا کہ وہی خرید کر دے دو کیونکہ تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو ادائیگی میں سب سے اچھا ہو۔

جب چند آدمی کوئی چیز کسی قوم کو ہبہ کریں

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا ... ان سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مسلمان ہو کر جب ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور ان لوگوں نے اپنا مال اور اپنے قیدی واپس مانگے تو آنحضور نے فرمایا کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھ رہے ہو اور مجھے سب سے پسندیدہ بات سچی بات ہے، اس لیے دونوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو، یا مال یا قیدی، اور میں اسی لیے ٹھہرا رہا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس دن سے زیادہ انتظار فرمایا یہاں تک کہ طائف سے لوٹ آئے۔ جب ان پر یہ بات واضح ہو گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں میں سے ایک ہی چیز لوٹائیں گے تو عرض کیا ہمارے قیدی لوٹا دیجیے۔ پس آپ مسلمانوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر فرمایا۔ اما بعد، تمہارے یہ بھائی تائب ہو کر آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دوں، پس تم میں سے جو پسند کرے وہ خوشی سے ایسا کرے اور جو اپنا حصہ رکھنا چاہے تو ہم اسے معاوضہ دیں گے جو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ہمیں غنیمت کا مال عطا فرمایا اس سے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم انہیں آزاد کرنے پر رضامند ہیں، آپ نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی، لہٰذا تم جاؤ تاکہ تمہارے سردار تمہاری بات ہم تک پہنچائیں۔ لوگ واپس چلے گئے اور اپنے سرداروں سے گفتگو کی، پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ وہ رضا و رغبت سے اجازت دے چکے ہیں۔ یہی وہ خبر ہے جو ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں ہم تک پہنچی ہے۔ قول زہری کا یہ ہے یعنی فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا۔

باب ۱۳۱۷ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ أَحَقُّ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاءُ وَلَمْ يَصِحَّ.

۲۴۲۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.

۲۴۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلَى بَكْرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَبُوهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ.

باب ۱۳۱۸ إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ فَابْتَاعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ.

باب ۱۳۱۹ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا.

۲۴۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُودِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً وَقَالَ أَكَسَوْتَنِيهَا وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ

جس کو ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں تو حقدار وہی ہے۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ پاس بیٹھنے والے شریک ہوتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی سے ایک اونٹ قرض لیا۔ قرض خواہ آیا اور اس نے سختی سے تقاضا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حقدار کو بات کرنے کا حق ہے پھر اسے بہتر اونٹ دے کر فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ ہے جو بہتر طریقے سے ادا کرتا ہے۔

عمرو بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور وہ حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ پس ان کے والد محترم نے فرمایا کہ اے عبد اللہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ مجھے بیچ دو۔ حضرت عمر بولے کہ یہ آپ ہی کا ہے۔ پس آپ نے خرید لیا پھر فرمایا اے عبد اللہ! یہ تمہارا ہے، جو چاہو کرو۔

جب کسی آدمی کو اونٹ ہبہ کیا اور وہ اس پر سوار ہوا تو جائز ہے۔ حمیدی، سفیان، عمرو، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ چنانچہ آپ نے اسے خرید لیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد اللہ یہ تمہارا ہے۔

وہ ہدیہ جس کا پہننا ناپسند ہو۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حضرت عمر نے ایک ریشمی حلہ مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا دیکھا تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش آپ اسے خرید لیں تاکہ جمعہ اور وفد کے وقت پہن لیا کریں۔ فرمایا کہ اسے تو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر چند حلے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو ان میں سے ایک حلہ دیا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ مجھے پہناتے ہیں جبکہ آپ نے حلۂ عطارد کے بارے میں ایسا فرمایا تھا۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے

لِمَ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

٢٣٣٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا فَقَالَ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَأْمُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ۔

٢٣٣٧۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْ جَبَّارٌ فَقَالَ أَعْطُوهَا آجَرَ وَأُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ۔

٢٣٣٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٢٣٣٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ

لیے نہیں دیا۔ حضرت عمر نے وہ اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا دے دی تھی۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے لیکن اندر داخل نہ ہوئے۔ جب حضرت علی آئے تو حضرت فاطمہ نے ان سے ذکر کیا۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس کے دروازے پر دھاری دار پردہ دیکھا ہے، مجھے دنیا سے کیا سروکار۔ پس حضرت علی نے جا کر ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضور اس بارے میں جو چاہیں فرما دیں۔ پس حضرت علی نے آ کر عرض کیا تو فرمایا کہ اہل بیت کے فلاں فرد کے لیے بھیج دیں ان کو اس کی زیادہ حاجت ہے۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری طرف ایک ریشمی جوڑا تحفے کے طور پر بھیجا تو میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے حضور کے چہرۂ انور پر ناراضگی دیکھی تو اسے پھاڑ کر اپنی قریبی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

مشرکوں کا ہدیہ قبول کرنا۔ حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو ایک گاؤں میں داخل ہوئے جہاں کا بادشاہ ظالم و جابر تھا۔ اس نے کہا کہ انہیں ہاجرہ دے دو اور حضور کی خدمت میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا گیا۔ ابو حمید کا بیان ہے کہ ایلہ کے بادشاہ نے حضور کے لیے سفید خچر کا تحفہ پیش کیا تو آپ نے اسے چادر عطا فرمائی اور ان کے سمندر کا علاقہ اس کے لیے لکھ دیا۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس کا جبہ پیش کیا گیا اور آپ ریشم سے منع فرمایا کرتے تھے لوگ اس پر بڑے حیران تھے تو آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ سعید نے بواسطہ قتادہ حضرت انس سے روایت کی ہے کہ دومہ کے اکیدر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ بھیجا تھا۔

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا فَقِيلَ أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا تو آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر اسے لایا گیا اور کہا گیا کہ اس کو قتل کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تالو میں ہمیشہ اس کا اثر دیکھتا رہا۔

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى وَايْمُ اللهِ مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک سو تیس افراد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس صاع کے لگ بھگ آٹا تھا تو وہ گوندھا گیا۔ پھر ایک مشرک بکھرے ہوئے بالوں والا لمبا تڑنگا بکریاں ہانکتا ہوا آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے بکری بیچنے یا عطیہ دینے کے لیے پوچھا یا فرمایا کہ ہبہ۔ اس نے کہا نہیں بلکہ بیچتا ہوں تو اس سے ایک بکری خرید لی۔ پھر اسے بنایا گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سو تیس افراد میں سے ایک بھی نہ بچا جس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلیجی میں سے حصہ نہ دیا ہو۔ اگر کوئی حاضر تھا تو اسے حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھا اس کے لیے حصہ رکھ دیا گیا۔ پھر اسے دو برتنوں میں ڈال لیا۔ پس تمام لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھا لیا اور دونوں برتنوں میں گوشت بچ رہا جسے ہم نے اونٹ پر لاد لیا یا جو کچھ فرمایا۔

باب ۳۲۵ اَلْهَدِيَّةُ لِلْمُشْرِكِينَ وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى لَا يَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ۔

مشرکوں کے لیے ہدیہ۔ ارشاد ربانی ہے "اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو" (پ ۲۸)۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلٍ تُبَاعُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر نے ایک آدمی کو ریشمی حلہ بیچتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اسے خرید کر جمعہ کے روز پہنا کیجئے اور جب وفود آیا کریں۔ فرمایا کہ اسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر

كذلك الحلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فأرسل إلى عمر منها بحلة فقال عمر كيف ألبسها وقد قلت فيها ما قلت قال إني لم أكسكها لتلبسها تبيعها أو تكسوها فأرسل بها عمر إلى أخ له من أهل مكة قبل أن يسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چند حلے لائے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر کے لیے بھیج دیا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ اس کے بارے میں آپ نے فرمایا جو فرمایا تھا۔ فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اسے فروخت کر دو یا کسی کو پہنا دو۔ پس حضرت عمر نے وہ مکہ مکرمہ میں اپنے بھائی کو بھیج دیا جو ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

۲۴۲۲ ـ حدثنا عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما قالت قدمت علي أمي وهي مشركة في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت وهي راغبة أفأصل أمي قال نعم صلي أمك۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میری والدہ میرے پاس آئیں جبکہ وہ مشرکہ تھیں۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا اور عرض گزار ہوئی کہ وہ اسلام کی طرف راغب ہیں تو کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ فرمایا کہ اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو۔

باب لا يحل لأحد أن يرجع في هبته وصدقته۔

کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز اور صدقہ کو واپس لے۔

۲۴۲۳ ـ حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام وشعبة قالا حدثنا قتادة عن سعيد بن المسيب عن ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم العائد في هبته كالعائد في قيئه۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اپنی قے کو کھانے والے کی طرح ہے۔

۲۴۲۴ ـ حدثنا عبد الرحمن بن المبارك حدثنا عبد الوارث حدثنا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ليس لنا مثل السوء الذي يعود في هبته كالكلب يرجع في قيئه۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بری مثال ہمارے لیے نہیں ہے کہ جو اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹائے وہ کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کر کے کھا لیتا ہے۔

۲۴۲۵ ـ حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن زيد بن أسلم عن أبيه سمعت عمر بن الخطاب يقول حملت على فرس في سبيل الله فأضاعه الذي كان عنده فأردت أن أشتريه منه وظننت أنه بائعه برخص فسألت عن ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تشتره وإن أعطاكه بدرهم واحد فإن العائد في صدقته كالكلب يعود في قيئه۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک آدمی کو راہ خدا میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑا دیا تو جس کے پاس تھا اس نے اسے خراب کر دیا۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ اس سے خرید لوں اور مجھے خیال تھا کہ وہ سستا بیچنے والا ہے۔ پس میں نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اسے نہ خریدو خواہ وہ تمہیں ایک ہی درہم میں دے کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا

باب ۱۴۳

۲۴۳۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ بَنِي صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ جُدْعَانَ ادَّعَوْا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى ذَلِكَ صُهَيْبًا فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَشْهَدُ لَكُمَا عَلَى ذَلِكَ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ لَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ۔

ہبہ کی گواہی ایک بھی کافی ہے۔

ابن جریج نے عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ بنی صہیب مولیٰ ابن جدعان نے دو گھروں اور ایک حجرے کا دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ صہیب کو عطا فرمائے تھے۔ پس مروان نے کہا کہ تمہارے اس دعوے کی گواہی کون دیتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ پس انہیں بلایا گیا تو انہوں نے شہادت دی کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صہیب کو دو مکان اور ایک حجرہ عطا فرمایا تھا۔ پس مروان نے ان کی شہادت پر ان لوگوں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۴۴ مَا قِيلَ فِي الْعُمْرَى وَالرُّقْبَى أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرَى جَعَلْتُهَا لَهُ اسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا جَعَلَكُمْ عُمَّارًا۔

عمریٰ اور رقبیٰ کے بارے میں اقوال۔ میں نے اس کو گھر میں عمر بھر کے لیے بسا دیا یعنی عمریٰ ہے کہ میں نے اسے اس کے لیے کر دیا۔ استعمرکم فیہا یعنی تمہیں زمین میں بسایا۔

۲۴۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمریٰ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ یہ اسی کا ہے جس کو ہبہ کیا گیا ہے۔

۲۴۳۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ وَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمریٰ جائز ہے۔ عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب ۱۴۵ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ۔

جس نے لوگوں سے گھوڑا مستعار لیا۔

۲۴۳۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں حملے کا خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ سے گھوڑا مستعار لیا جس کو مندوب کہتے تھے اور سوار ہو گئے۔ جب آپ واپس لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے کوئی بات نہیں دیکھی اور ہم نے تو اسے تیز رفتاری میں دریا کی طرح پایا ہے۔

باب ۱۴۶ الِاسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ۔

دلہن کے لیے زفاف کے موقع پر کوئی چیز ادھار لینا۔

۲۴۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ.

عبدالواحد بن ایمن نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے قطری کا کرتہ پہنا ہوا تھا جس کی قیمت پانچ درہم تھی تو انہوں نے فرمایا کہ میری اس لونڈی کو دیکھو کہ یہ گھر میں ایسا کرتہ پہننے سے منع کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میرے پاس ان میں سے کرتا ہوتا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں کسی عورت کو آراستہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو وہ مجھ سے عاریۃً منگوا لیا جاتا تھا۔

بَابُ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ

دودھ دینے والے جانور کی فضیلت۔

۲۴۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ.

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھا عطیہ ہے دودھ دینے والی صاف اونٹنی اور دودھ دینے والی صاف بکری جو صبح کو برتن بھر دے اور شام کو بھی برتن بھر دے۔

۲۴۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ.

عبداللہ بن یوسف، اسمٰعیل، مالک کی روایت میں نعم الصدقۃ ہے۔

۲۴۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ يَعْنِي شَيْئًا وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُونَةَ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب مہاجرین مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ میں آئے تو ان کے پاس کوئی چیز نہ تھی اور انصار صاحب زمین و جائداد تھے۔ انصار نے اپنی زمینیں انہیں دے دیں کہ سالانہ پھل دیا کریں اور ساری محنت و مشقت کیا کریں اور حضرت انس کی والدہ ماجدہ ام سلیم جو عبداللہ بن ابی طلحہ کی والدہ بھی تھیں، یعنی حضرت انس کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور کے چند درخت پیش کر رکھے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو عطا فرما دیئے تھے جو حضرت اسامہ بن زید کی والدہ تھیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنگ خیبر سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ پہنچے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی جائیدادیں واپس کر دیں جو انہیں کاشتکاری کے لیے انہوں نے دی تھیں۔ چنانچہ حضرت انس کی والدہ کو بھی

وأعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم أم أيمن مكانهن من حائطه وقال أحمد بن شبيب أخبرنا أبي عن يونس بهذا وقال مكانهن من خالصه۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درخت واپس کر دیئے اور ام ایمن کو اپنے پاس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے باغ سے چند درخت عطا فرما دیئے۔ احمد بن شبیب اپنے والد سے، وہ یونس سے اسی طرح روایت کرتے ہیں مگر ان کی روایت میں مکانہن من خالصہ ہے۔

۲۴۴۴۔ حدثنا مسدد حدثنا عيسى بن يونس حدثنا الأوزاعي عن حسان بن عطية عن أبي كبشة السلولي سمعت عبد الله بن عمرو يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعون خصلة أعلاهن منيحة العنز ما من عامل يعمل بخصلة منها رجاء ثوابها وتصديق موعودها إلا أدخله الله بها الجنة قال حسان فعددنا ما دون منيحة العنز من رد السلام وتشميت العاطس وإماطة الأذى عن الطريق ونحوه فما استطعنا أن نبلغ خمس عشرة خصلة۔

ابو کبشہ سلولی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس اچھی عادتیں ہیں، سب سے اعلیٰ عادت دودھ کی بکری دینا ہے اور جو ان عادتوں کے مطابق عمل کرے ثواب کی نیت سے اور وعدہ کو سچا جانتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت حسان کا بیان ہے کہ ہم دودھ والی بکری دینے کے علاوہ جن عادتوں کو شمار کر سکے وہ یہ ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو جواب دینا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا وغیرہ اور ہم پندرہ سے زیادہ خصائل کو شمار نہیں کر سکے۔

۲۴۴۵۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا الأوزاعي قال حدثني عطاء عن جابر قال كانت لرجال منا فضول أرضين فقالوا نؤاجرها بالثلث والربع والنصف فقال النبي صلى الله عليه وسلم من كانت له أرض فليزرعها أو ليمنحها أخاه فإن أبى فليمسك أرضه وقال محمد بن يوسف حدثنا الأوزاعي حدثني الزهري حدثني عطاء بن يزيد حدثني أبو سعيد قال جاء أعرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن الهجرة فقال ويحك إن الهجرة شأنها شديد فهل لك من إبل قال نعم قال فتعطي صدقتها قال نعم قال فهل تمنح منها شيئا قال نعم قال فتحلبها يوم ورودها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فإن الله لن يترك من عملك شيئا۔

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے بعض حضرات کے پاس زائد زمینیں تھیں تو انہوں نے کہا کہ ہم اسے تہائی، چوتھائی اور نصف اجرت پر دیتے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہے تو اس کو چاہیے کہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو دے دے۔ اگر وہ دینے سے انکار کرے تو اپنی زمین کو روک رکھے ـــ محمد بن یوسف، اوزاعی، الزہری، عطاء بن یزید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہجرت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: تیرا بھلا ہو، ہجرت کا معاملہ بڑا دشوار ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی اونٹ ہے؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا: کیا تم اس کی زکوٰۃ دیتے ہو؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا: کیا کوئی اونٹنی کچھ دودھ پینے کو دیتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا: کیا اسے پانی پلانے کے وقت دوہتے ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا: سمندروں کے اس پار اپنا کام کرتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی ضائع نہیں کرے گا۔

۲۴۴۶۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الوهاب حدثنا أيوب عن عمرو عن طاؤس

طاؤس کا بیان ہے کہ مجھے سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک زمین کی طرف

قَالَ حَدَّثَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَاكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ فَقَالُوا اكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا۔

بَابٌ إِذَا قَالَ أَخْدَمْتُكَ هَذِهِ الْجَارِيَةَ عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هَذِهِ عَارِيَةٌ وَإِنْ قَالَ كَسَوْتُكَ هَذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ فَأَعْطَوْهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ۔

بَابٌ إِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمْرَى وَالصَّدَقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِي

لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ

لگے جس میں کھیتیاں لہلہا رہی تھیں۔ فرمایا کہ یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ فلاں نے کرائے پر لی ہے۔ فرمایا کہ اگر وہ کسی کو خیرات کر دیتا تو اس کے لیے مقررہ کرایہ لینے سے زیادہ بہتر ہوتا۔

اگر کوئی کہے کہ میں نے دستور کے مطابق خدمت کے لیے تجھے یہ لونڈی دی تو جائز ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ عاریت ہے اور اگر کہے کہ میں نے تجھے یہ کپڑا پہنایا تو یہ ہبہ کرنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو انہیں حضرت ہاجرہ دیں۔ کہا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لئے لونڈی دی۔ ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ان کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دیں۔

جب کوئی سواری کے لئے گھوڑا دے تو وہ عمریٰ اور صدقہ کی طرح ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اسے واپس لینے کا اختیار ہے۔

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کی راہ میں کسی کو سواری کے لئے گھوڑا دیا۔ پس میں نے دیکھا کہ وہ فروخت ہو رہا ہے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا کہ اسے نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لوٹاؤ۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

گواہی کا بیان

اس بارے میں کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا ذمہ ہے،

اے ایمان والو! جب تم ایک مقررہ مدت تک کسی قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہیے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک

وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَى أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا.

ٹھیک ٹھیک اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہئے اور جس پر حق آتا ہے لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ کم نہ چھوڑے پھر جس پر حق آتا ہے اگر وہ بے عقل یا ناتواں ہو یا نہ لکھا سکے تو اس کا ولی ٹھیک سے لکھائے اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے۔ پھر اگر وہ دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں۔ ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہیں ان میں سے ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلائے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانیں کہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کر لو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے۔ اور اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سردست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کر لو اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے" (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۸۲) نیز ارشاد باری ہے "اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لئے گواہی دیتے چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو۔ بہر حال اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے" (سورۃ النساء، آیۃ ۱۳۵)

باب إِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ أَحَدًا فَقَالَ لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا أَوْ قَالَ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا.

جب کوئی کسی کی صفائی بیان کرتے ہوئے کہے کہ ہم تو اسے اچھا جانتے ہیں یا میں تو اس میں بھلائی ہی دیکھتا ہوں

۲۲۳۹ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث عائشہ کے بارے میں بتایا کہ ان میں سے بعض کا بیان دوسرے بعض کی تصدیق کرتا ہے۔ جبکہ افترا پردازوں نے ان پر تہمت لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی اور حضرت اسامہ کو بلایا کیونکہ وحی کے آنے میں دیر ہو گئی تھی اور آپ اپنی بیوی کو جدا کر دینے کے بارے میں مشورہ کرنا چاہتے تھے۔ حضرت اسامہ عرض گزار ہوئے کہ ہم تو بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے

يَستَأمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ لَا نَعلَمُ إِلَّا خَيرًا وَقَالَت بَرِيرَةُ إِن رَأَيتُ عَلَيهَا أَمرًا أَغمِصُهُ أَكثَرَ مِن أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَن عَجِينِ أَهلِهَا فَتَأتِي الدَّاجِنُ فَتَأكُلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَن يَعذِرُنَا مِن رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهلِ بَيتِي فَوَاللهِ مَا عَلِمتُ مِن أَهلِي إِلَّا خَيرًا وَلَقَد ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمتُ عَلَيهِ إِلَّا خَيرًا۔

باب [illegible] شَهَادَةِ المُختَبِي وَأَجَازَهُ عَمرُو بنُ حُرَيثٍ قَالَ وَكَذٰلِكَ يُفعَلُ بِالكَاذِبِ الفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعبِيُّ وَابنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَقَتَادَةُ السَّمعُ شَهَادَةٌ وَقَالَ الحَسَنُ يَقُولُ لَم يُشهِدُونِي عَلَى شَيءٍ وَإِنِّي سَمِعتُ كَذَا وَكَذَا۔

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ قَالَ أَخبَرَنَا شُعَيبٌ عَنِ الزُّهرِيِّ قَالَ سَالِمٌ سَمِعتُ عَبدَ اللهِ بنَ عُمَرَ يَقُولُ انطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بنُ كَعبٍ الأَنصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخلَ الَّتِي فِيهَا ابنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخلِ وَهُوَ يَختِلُ أَن يَسمَعَ مِنِ ابنِ صَيَّادٍ شَيئًا قَبلَ أَن يَرَاهُ وَابنُ صَيَّادٍ مُضطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمرَمَةٌ أَو زَمزَمَةٌ فَرَأَت أُمُّ ابنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخلِ فَقَالَت لِابنِ صَيَّادٍ أَي صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَو تَرَكَتهُ بَيَّنَ۔

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبدُ اللهِ بنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن عَائِشَةَ جَاءَتِ امرَأَةُ رِفَاعَةَ القُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت كُنتُ عِندَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَأَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجتُ عَبدَ الرَّحمٰنِ

بریرہ سے کہا کہ جو تم نے دیکھا ہو۔ عرض کی کہ میں نے تو اس کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا کہ وہ لڑکی ہیں، کم سن ہیں، آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بارے میں کون میری مدد کرتا ہے جس نے میری بیوی کے سلسلے میں مجھے اذیت پہنچائی ہے۔ خدا کی قسم، میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور انہوں نے ایسے مرد کے متعلق ذکر کیا جس کو میں بھلا ہی جانتا ہوں۔

چھپے ہوئے آدمی کی گواہی عمرو بن حریث نے اسے جائز کہا اور کہا کہ جھوٹے اور بدکار کے ساتھ ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ شعبی، ابن سیرین، عطاء اور قتادہ کا قول ہے کہ سن لینا بھی گواہی ہے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ وہ کہے کہ انہوں نے مجھے گواہ نہیں بنایا لیکن ایسا سنا ہے۔

سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابی بن کعب انصاری اس باغ کے ارادے سے روانہ ہوئے جس کے اندر ابن صیاد رہتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے تو آپ کھجوروں کے تنوں کی آڑ لے کر چلنے لگے کہ ابن صیاد کی کچھ باتیں سن لیں اس سے پہلے کہ آپ اسے دیکھیں۔ ابن صیاد اپنے بستر پر چادر اوڑھے لیٹا ہوا گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے کھجوروں کی آڑ میں چھپتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ لیا تو اس نے ابن صیاد سے کہا۔ اے صاف! یہ محمد ہیں۔ پس ابن صیاد خاموش ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اسے یونہی رہنے دیتی تو کچھ ظاہر ہوتا۔

زہری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں رفاعہ کے پاس تھی تو انہوں نے مجھے طلاق دے دی جب مجھ پر طلاق پڑ گئی تو میں نے عبد الرحمٰن

بن الزبير إنما معه مثل هدبة الثوب فقال أتريدين أن ترجعي إلى رفاعة لا حتى تذوقي عسيلته ويذوق عسيلتك وأبو بكر جالس عنده وخالد بن سعيد بن العاص بالباب ينتظر أن يؤذن له فقال يا أبا بكر ألا تسمع إلى هذه ما تجهر به عند النبي صلى الله عليه وسلم.

بن زبیر سے شادی کر لی اور ان کے پاس کپڑے کے پھندنے کی طرح ہے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو لیکن یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے۔ حضرت ابوبکر حضور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت خالد بن سعید دروازے پر اجازت کے انتظار کر رہے تھے چنانچہ انہوں نے کہا کہ اے ابوبکر کیا آپ اس عورت کی بات نہیں سن رہے کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کس طرح بلند کر رہی ہے۔

باب إذا شهد شاهد أو شهود بشيء فقال آخرون ما علمنا ذلك يحكم بقول من شهد قال الحميدي هذا كما أخبر بلال أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى في الكعبة وقال الفضل لم يصل فأخذ الناس بشهادة بلال كذلك إن شهد شاهدان أن لفلان على فلان ألف درهم وشهد آخران بألف وخمسمائة يقضى بالزيادة.

گواہ کی گواہی جب ایک یا زیادہ دوسرے کہیں کہ ہمیں تو علم نہیں۔ ایسی حالت میں گواہ کے کہنے پر فیصلہ صادر کیا جائے گا۔ حمیدی نے کہا کہ یہ اسی طرح ہے کہ حضرت بلال نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے اور فضل نے کہا کہ نہیں پڑھی، ہم لوگوں نے حضرت بلال کی گواہی تسلیم کی۔ اسی طرح دو گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں کے فلاں شخص پر ہزار درہم ہیں اور دوسرے حضرات نے گواہی دی کہ ایک ہزار پانچ سو درہم ہیں تو فیصلہ زیادہ پر کیا جائے گا۔

۲۲۵۲۔ حدثنا حبان أخبرنا عبد الله أخبرنا عمر بن سعيد بن أبي حسين قال أخبرني عبد الله بن أبي مليكة عن عقبة بن الحارث أنه تزوج ابنة لأبي إهاب بن عزيز فأتته امرأة فقالت قد أرضعت عقبة والتي تزوج فقال لها عقبة ما أعلم أنك أرضعتني ولا أخبرتني فأرسل إلى آل أبي إهاب يسألهم فقالوا ما علمنا أرضعت صاحبتنا فركب إلى النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة فسأله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف وقد قيل ففارقها ونكحت زوجا غيره.

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے عقبہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابو اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پس ان کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میں نے عقبہ کو دودھ پلایا ہے اور اسے بھی جس سے شادی کی گئی ہے۔ حضرت عقبہ نے اس سے کہا کہ مجھے تو آپ کے دودھ پلانے کا علم نہیں اور نہ کبھی آپ نے مجھے بتایا پھر انہوں نے ابو اہاب والوں کے پاس ایک آدمی حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی لڑکی کے دودھ پلانے کا کوئی علم نہیں۔ پس ایک سوار کر کے مدینہ منورہ کی طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا گیا اور اس نے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب یہ کہا گیا تو نکاح کیسا؟ پس اس عورت کو چھوڑ دیا گیا اور اس نے دوسرے آدمی سے شادی کر لی۔

باب الشهداء العدول وقول الله تعالى وأشهدوا ذوي عدل منكم وممن ترضون من الشهداء.

انصاف پسند لوگوں کی گواہی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور انصاف پسند لوگوں کو اپنوں میں سے گواہ بناؤ اور گواہوں میں سے جن کو تم پسند کرو۔"

۲۲۵۳۔ حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني حميد بن عبد الرحمن بن عوف أن عبد الله بن عتبة قال

عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں لوگوں کا مواخذہ وحی کے ذریعے ہوتا تھا اور وحی کا سلسلہ اب منقطع ہو گیا ہے

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ إِنَّ أُنَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ سَرِيرَتِهِ شَيْءٌ اللَّهُ يُحَاسِبُهُ فِي سَرِيرَتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوْءًا لَمْ نَأْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ إِنَّ سَرِيرَتَهُ حَسَنَةٌ۔

اعمال پر ہمارے سامنے ظاہر ہوں گے ہم تمہارا مواخذہ کریں گے جو آدمی ہمارے سامنے بھلائی ظاہر کرے گا تو اس کو امن دیں گے اور اپنے قریب کریں گے اور ہمیں کسی کے باطن سے کوئی غرض نہیں ہے کیونکہ دلوں کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور جس نے برائی ظاہر کی تو اسے ہم امن نہیں دیں گے اور نہ ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگرچہ وہ کہے کہ اس کا باطن اچھا ہے۔

بَابُ ۱۶۹ تَعْدِيلِ كَمْ يَجُوزُ

نیک چلنی کب ثابت ہوتی ہے۔

۲۴۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا أَوْ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لِهَذَا وَجَبَتْ وَلِهَذَا وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا بھلائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا ذکر برائی کے ساتھ کیا یا اس کے علاوہ کچھ اور کہا تو فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پس لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کے لیے کیا چیز واجب ہو گئی اور اس کے لیے کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا کہ اہل ایمان کی گواہی، اہل ایمان زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

۲۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا سَرِيعًا فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثِ فَأُثْنِيَ شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

عبداللہ بن بریدہ کا بیان ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ گیا تو وہاں وبائی مرض پھیلی ہوئی تھی اور لوگ جلدی جلدی مر رہے تھے پس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ پس حضرت عمر نے فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے تعریف کی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا اور لوگوں نے اس کی برائی کی تو فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا کہ میں نے وہی کہا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے بارے میں چار مسلمان بھلائی کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اگر تین ہوں؟ فرمایا کہ تین بھی۔ ہم نے عرض کی کہ اگر دو ہوں؟ فرمایا کہ دو بھی۔ پھر ہم نے آپ سے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔

ف: معلوم ہوا کہ سچے مسلمان بھی زمین پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔ جس فوت ہونے والے مسلمان کے نیک ہونے کی یا [illegible] مسلمان بھی گواہی دیں تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ نامور لوگوں سے بالخصوص اور ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے تاکہ لوگ اسے اچھا کہیں اور اس کے حق میں اچھی گواہی دیں۔ چنانچہ جلد

وسعت ماحول ہے ہونا چاہیے۔

وہ سلام کرکر خوشی سے کٹے جڑی!
وہ بات کرکر یاد مجھے سب کیا کرلیا

باب ٦١١

الشَّهَادَةِ عَلَى الْأَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ

نسب، رضاعت، مستفیض اور پرانی موت کی گواہی دینا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا اور اس کا ثبوت دینا۔

٢٢٥٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَقَالَ أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي فَقَالَتْ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ أَفْلَحُ ائْذَنِي لَهُ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت نہ دی۔ فرمایا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ کہا کہ تمہیں میری بھاوج نے میرے بھائی کے دودھ سے پلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں گی۔ آپ نے فرمایا کہ افلح نے سچ کہا، انہیں اجازت دے دینا۔

٢٢٥٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی صاحبزادی کے بارے میں فرمایا کہ وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔

٢٢٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حضرت حفصہ کے مکان سے اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا، میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ آدمی آپ کے گھر میں آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خیال میں فلاں ہے جو حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ پھر حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ اگر فلاں زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو وہ میرے پاس آتا؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ -

نے فرمایا کہ ہاں۔ بیشک رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتا ہے جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

* * *

٢٤٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک آدمی تھا۔ فرمایا کہ اے عائشہ! یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ میرا رضاعی بھائی۔ فرمایا کہ اے عائشہ! غور سے دیکھ لیا کرو کہ تمہارا بھائی کون ہے، کیونکہ رضاعت تو بچپن کے دودھ سے ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح ابن مہدی نے سفیان سے روایت کی ہے۔

بَابُ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِي

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَجَلَدَ عُمَرُ أَبَا بَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ وَنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيرَةِ ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَأَجَازَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَالشَّعْبِيُّ وَعِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ وَشُرَيْحٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ الْأَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِينَةِ إِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ إِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ أُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ وَإِنِ اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُودُ فَقَضَايَاهُ جَائِزَةٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَإِنْ تَابَ ثُمَّ قَالَ لَا يَجُوزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ فَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ مَحْدُودَيْنِ جَازَ وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ وَأَجَازَ شَهَادَةَ الْمَحْدُودِ وَالْعَبْدِ وَالْأَمَةِ لِرُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُهُ وَقَدْ نَفَى

تہمت لگانے والے، چور اور زانی کی گواہی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہی فاسق ہیں مگر جو توبہ کر لیں (پ ۱۸)۔ اور حضرت عمر نے ابوبکرہ، شبل بن معبد اور نافع پر حد جاری کی جنہوں نے مغیرہ پر تہمت لگائی تھی اور فرمایا کہ جو توبہ کر لے تو میں اس کی گواہی قبول کر لوں گا اور اسے عبداللہ بن عتبہ، عمر بن عبدالعزیز، سعید بن جبیر، طاؤس، مجاہد، شعبی، عکرمہ، زہری، محارب بن دثار، شریح اور معاویہ بن قرہ نے جائز شمار کیا ہے۔ ابوالزناد کا قول ہے کہ ہمارے نزدیک مدینہ منورہ میں یہ ہے کہ تہمت لگانے والا اگر اپنے بیان سے پھر جائے اور اپنے رب کے حضور توبہ کرے تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔ شعبی اور قتادہ کا قول ہے کہ جب کوئی اپنے آپ کو جھٹلائے تو اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس کی گواہی قبول کی جائے گی۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ جب غلام کو کوڑے مارے گئے پھر آزاد کر دیا گیا تو اس کی گواہی جائز ہے اور اگر محدود سزا یافتہ کو قاضی بنا دیا جائے تو اس کا فیصلہ کرنا جائز ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ تہمت لگانے والے کی گواہی جائز نہیں ہے اگرچہ توبہ کرے اور پھر کہا کہ گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں ہے لیکن محدود سزا یافتہ لوگوں کی گواہی سے نکاح کیا تو جائز ہے اور اگر دو غلاموں کی گواہی سے شادی کی تو جائز نہیں ہے اور محدود سزا یافتہ، غلام اور لونڈی کی شہادت کو رمضان کا چاند دیکھنے میں جائز رکھا ہے اور کسی کی توبہ کیسے معلوم ہوگی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کو ایک سال کے لیے جلا وطنی کا حکم دیا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِيَ سَنَةً وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ حَتَّى مَضَى خَمْسُونَ لَيْلَةً۔

۲۴۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَتَغْرِيبِ عَامٍ۔

بَابٌ لَا يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ۔

۲۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَأَلَتْ أُمِّي أَبِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِي مِنْ مَالِهِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَوَهَبَهَا لِي فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي وَأَنَا غُلَامٌ فَأَتَى بِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْنِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِهٰذَا قَالَ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأُرَاهُ قَالَ لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ۔

۲۴۶۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن مالک اور ان کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا، یہاں تک کہ پچاس روز گزر گئے۔

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے فتح مکہ کے موقع پر چوری کی تو اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس نے خوب توبہ کی اور شادی کر لی۔ اس کے بعد جب وہ میری خدمت میں آتی تو میں اس کی حاجت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کر دیا کرتی تھی۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے میں حکم فرمایا کہ اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے۔

ظلم و جور پر اگر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے۔

شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میری والدہ ماجدہ نے میرے والد محترم سے ان کے مال میں سے میرے لیے کوئی چیز ہبہ کرنے کو کہا چنانچہ جب انہیں مناسب لگا تو ایک چیز مجھے ہبہ کر دی۔ والدہ محترمہ نے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنایا جائے۔ پس انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا کیونکہ میں لڑکا تھا اور مجھے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اس کی والدہ بنت رواحہ مجھ سے کہتی ہیں کہ اس کو کوئی چیز ہبہ کر دوں۔ فرمایا کہ اس کے سوا کیا تمہارا کوئی اور بھی بیٹا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو ان کے قریب ہوں گے۔ حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ

خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بعد دو قرنوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بعد ایسی قوم ہے کہ وہ خیانت کریں گے اور امانت دار نہیں ہوں گے۔ وہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ بنایا نہیں جائے گا، منتیں مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے اور ان کے جسموں سے فربہی ظاہر ہوگی۔

۲۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر جو لوگ ان کے قریب ہیں، پھر جو لوگ ان کے قریب ہیں اور پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہی ان کی قسم سے آگے بڑھے گی اور ان کی قسم ان کی گواہی سے۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ گواہی اور عہد پر ہمیں پیٹا جاتا تھا۔

باب ۱۲۵۵ مَا قِيلَ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَكِتْمَانِ الشَّهَادَةِ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ۔

جھوٹی گواہی کے بارے میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: "جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے" اور گواہی چھپانے کے متعلق فرمایا: "اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے" (یعنی) ایسی گواہی کے وقت اپنی زبانوں کو مروڑتے ہو۔

۲۴۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ جَرِيرٍ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَأَبُو عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ۔

عبید اللہ بن ابوبکر بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ اس طرح غندر، ابو عامر، بہز، عبد الصمد نے شعبہ سے روایت کیا ہے۔

۲۴۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلٰثًا قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

عبد الرحمن بن ابوبکرہ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ تین مرتبہ فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر بیٹھ گئے حالانکہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا کہ خبردار! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ اسے بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ اسمٰعیل بن ابراہیم، جریری، عبد الرحمن نے بھی یہی روایت کی ہے۔

باب ۱۲۱۔ شَهَادَةِ الْأَعْمَى وَأَمْرِهِ وَنِكَاحِهِ وَإِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَقَبُولِهِ فِي التَّأْذِينِ وَغَيْرِهِ وَمَا يُعْرَفُ بِالْأَصْوَاتِ وَأَجَازَ شَهَادَتَهُ قَاسِمٌ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ إِذَا كَانَ عَاقِلًا وَقَالَ الْحَكَمُ رُبَّ شَيْءٍ تَجُوزُ فِيهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ شَهِدَ عَلَى شَهَادَةٍ أَكُنْتَ تَرُدُّهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبْعَثُ رَجُلًا إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ وَيَسْأَلُ عَنِ الْفَجْرِ فَإِذَا قِيلَ لَهُ طَلَعَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَعَرَفَتْ صَوْتِي قَالَتْ سُلَيْمَانُ ادْخُلْ فَإِنَّكَ مَمْلُوكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَأَجَازَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ مُنْتَقِبَةٍ۔

۲۴۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَصَوْتُ عَبَّادٍ هَذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا۔

۲۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ أَوْ قَالَ حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَقُولَ لَهُ النَّاسُ أَصْبَحْتَ۔

۲۴۶۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

اندھے کا اذان دینا یا اس کا حکم دینا۔ اور اپنا نکاح کرنا یا کسی کا نکاح کروانا یا اس کا خرید و فروخت کرنا یا اذان وغیرہ ان چیزوں کا قبول کرنا جو آواز سے پہچانی جاتی ہیں۔ قاسم، حسن، ابن سیرین، زہری اور عطاء نے اس کی شہادت کو جائز کہا ہے۔ شعبی کا قول ہے کہ اس کی شہادت جائز ہوگی جبکہ عاقل ہو۔ حکم کا قول ہے کہ بعض باتوں میں جائز ہوگی۔ زہری کا قول ہے کہ اگر حضرت ابن عباس کو دیکھو کہ وہ کسی بات کی گواہی دے رہے ہوں تو کیا اسے رد کر دو گے

اور ابن عباس ایک آدمی کو بھیجا کرتے، جب سورج غروب ہو جاتا تو افطار کرتے اور جب ان سے کہا جاتا کہ فجر طلوع ہو گئی تو دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے میری آواز پہچان کر فرمایا کہ سلیمان! اندر آ جاؤ کیونکہ تم میرے غلام ہو جب تک تمہارے ذمہ کچھ باقی ہے۔ سمرہ بن جندب نے نقاب والی عورت کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ اس نے فلاں فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں مجھے یاد کروا دیں جو میرے ذہن سے ساقط ہو گئی تھیں۔ عباد بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی اور یہ زیادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے عباد کی آواز سنی جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے پس فرمایا کہ اے عائشہ! کیا یہ عباد کی آواز ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ہاں۔ کہا کہ اے اللہ! عباد پر رحم فرما۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال تو رات ہی رات اذان پڑھ دیتا ہے لہٰذا تم کھاتے پیتے رہا کرو، یہاں تک کہ اذان ہو یا فرمایا کہ یہاں تک کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو اور حضرت ابن ام مکتوم نابینا تھے لہٰذا اس وقت تک اذان نہیں پڑھا کرتے تھے جب تک لوگ یہ نہ کہہ دیتے کہ صبح ہو گئی ہے۔

عبد اللہ بن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند قبائیں آئیں تو مجھ سے میرے والد ماجد حضرت مخرمہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ حضور کی خدمت

عليه وسلم أقبية فقال لي أبي مخرمة انطلق بنا إليه عسى أن يعطينا منها شيئا فقام أبي على الباب فتكلم فعرف النبي صلى الله عليه وسلم صوته فخرج النبي صلى الله عليه وسلم ومعه قباء وهو يريه محاسنه وهو يقول خبأت هذا لك خبأت هذا لك۔

باب ١٥٥ شهادة النساء وقوله تعالى فإن لم يكونا رجلين فرجل وامرأتان۔

٢٢٧٠۔ حدثنا ابن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر قال أخبرني زيد عن عياض بن عبد الله عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل قلنا بلى قال فذلك من نقصان عقلها۔

باب ١٥٦ شهادة الإماء والعبيد وقال أنس شهادة العبد جائزة إذا كان عدلا وأجازه شريح وزرارة بن أوفى وقال ابن سيرين شهادته جائزة إلا العبد لسيده وأجازه الحسن وإبراهيم في الشيء التافه وقال شريح كلكم عبيد وإماء۔

٢٢٧١۔ حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن ابن أبي مليكة عن عقبة بن الحارث ح حدثنا علي بن عبد الله حدثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج قال سمعت ابن أبي مليكة قال حدثني عقبة بن الحارث أو سمعته منه أنه تزوج أم يحيى بنت أبي إهاب قال فجاءت أمة سوداء فقالت قد أرضعتكما فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فأعرض عني قال فتنحيت فذكرت ذلك له قال وكيف وقد زعمت أن قد أرضعتكما فنهاه عنها۔

باب ١٥٧ شهادة المرضعة۔

٢٢٧٢۔ حدثنا أبو عاصم عن عمر بن سعيد

ملا ہے شاید آپ اس میں سے ہمیں کچھ عنایت فرما دیں۔ میرے والد دروازہ پر کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی آواز کو پہچان لیا لہٰذا آپ باہر تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ ایک قبا تھی جبکہ آپ نے اس کی خوبیاں دکھائیں اور پھر فرماتے رہے یہ تمہارے لئے رکھ چھوڑا تھا، یہ تمہارے لئے رکھ چھوڑا تھا۔

عورتوں کی گواہی۔ ارشاد ربانی ہے: "پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں" (البقرہ)۔

ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید، عیاض بن عبد اللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف کے برابر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں، فرمایا یہ اس کی عقل کی کمی کے باعث ہے۔

لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ غلام کی گواہی جائز ہے جبکہ عادل ہو اور قاضی شریح اور زرارہ بن اوفیٰ نے اس کو جائز رکھا ہے۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ اس کی گواہی جائز ہے ماسوا اس کے کہ غلام اپنے آقا کی گواہی دے۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے اس کو معمولی باتوں میں جائز کہا ہے۔ قاضی شریح کا قول ہے کہ تم سب لونڈی غلام کی اولاد ہو۔

ابوعاصم، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی یا میں نے اُن سے سنا کہ اُنہوں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب سے شادی کی۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک سیاہ فام لونڈی آئی اور اس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے ذکر کیا تو آپ نے دوسری طرف منہ کر لیا اور پھر میں عرض گزار ہوا۔ فرمایا کہ یہ نکاح کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ تم دونوں کو دودھ پلانے کا دعویٰ کرتی ہے، چنانچہ آپ نے اُسے رکھنے سے منع فرما دیا۔

دودھ پلانے والی کی گواہی۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعْهَا عَنْكَ أَوْ نَحْوَهُ۔

عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی۔ چنانچہ ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ فرمایا کہ کیونکر جبکہ یہ کہا گیا ہے اُسے اپنے سے جدا کر دو یا ایسے ہی الفاظ فرمائے۔

بَابُ ۱۵۹۱ تَعْدِيلِ النِّسَاءِ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا

عورتوں کا ایک دوسری کی عدالت بیان کرنا۔

۲۴۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَأَفْهَمَنِي بَعْضَهُ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ مِنْهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتُ لَهُ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ

زہری نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں روایت کی ہے کہ جب بہتان تراشوں نے ان پر تہمت لگائی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے بری فرمایا۔ زہری کا بیان ہے کہ ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے اور بعض ان میں سے دوسرے کی نسبت زیادہ یاد رکھنے والا اور بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ قابل اعتماد ہے اور میں نے ان میں سے ہر ایک کا بیان کردہ حدیث کا حصہ یاد رکھا ہے جو انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے اور ان کے بیانات ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر پر نکلنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے، لہٰذا جس کا نام نکلتا تو آپ اُسے اپنے ساتھ لے جاتے۔ چنانچہ ایک غزوہ کے لئے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی اور یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے مجھے ہودج میں بٹھا کر کیا جاتا اور اسی میں اتارا جاتا۔ ہم روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو گئے اور ہم واپس مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو ایک رات جب کوچ کا حکم دیا گیا تو میں اٹھی اور لشکر سے ایک طرف چلی گئی۔ جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہو کر اپنی جگہ واپس آئی اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے جو ظفار کے نگینوں کا تھا۔ میں اپنے ہار کو تلاش کرنے لگی اور اس کی تلاش نے مجھے روک لیا پس وہ لوگ آئے جو مجھے سوار کیا کرتے تھے اور انہوں نے میرے ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی، سمجھ کر میں اس کے اندر ہوں۔ عورتیں ان دنوں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں کیونکہ ان کے جسم بھاری نہ ہوتے اور نہ ان پر گوشت چڑھا ہوتا تھا کیونکہ وہ بہت کم کھاتی تھیں۔ لہٰذا جب انہوں نے ہودج کو اٹھایا تو انہیں اس کے ہلکے پن کا احساس نہ ہوا۔ پس انہوں نے ہودج اٹھا کر رکھ دیا

ذاك خفافا لم يثقلن ولم يغشهن اللحم وانما
يأكلن العلقة من الطعام فلم يستنكر القوم
حين رفعوه ثقل الهودج فاحتملوه وكنت
جارية حديثة السن فبعثوا الجمل وساروا
فوجدت عقدي بعد ما استمر الجيش فجئت
منزلهم وليس فيه احد فأممت منزلي الذي
كنت به فظننت انهم سيفقدوني فيرجعون الي
فبينا انا جالسة غلبتني عيناي فنمت وكان صفوان
بن المعطل السلمي ثم الذكواني من وراء الجيش
فأصبح عند منزلي فرأى سواد انسان نائم فأتاني
وكان يراني قبل الحجاب فاستيقظت باسترجاعه حين
اناخ راحلته فوطئ يدها فركبتها فانطلق يقود
بي الراحلة حتى اتينا الجيش بعد ما نزلوا
معرسين في نحر الظهيرة فهلك من هلك
وكان الذي تولى الافك عبد الله بن ابي ابن
سلول فقدمنا المدينة فاشتكيت بها شهرا
والناس يفيضون من قول اصحاب الافك ويريبني
في وجعي اني لا ارى من النبي صلى الله عليه
وسلم اللطف الذي كنت ارى منه حين
امرض انما يدخل فيسلم ثم يقول كيف تيكم
لا اشعر بشيء من ذلك حتى نقهت فخرجت انا
وام مسطح قبل المناصع متبرزنا لا نخرج الا ليلا
الى ليل وذلك قبل ان نتخذ الكنف قريبا من
بيوتنا وامرنا امر العرب الاول في البرية او في
التنزه فاقبلت انا وام مسطح بنت ابي رهم
نمشي فعثرت في مرطها فقالت تعس مسطح
فقلت لها بئس ما قلت أتسبين رجلا شهد بدرا
فقالت يا هنتاه الم تسمعي ما قالوا فأخبرتني بقول
اهل الافك فازددت مرضا الى مرضي فلما رجعت

آسانی ملتی ہیں، زیادہ بوجھل نہیں تھی پس وہ اونٹ کو اٹھا کر لے جانے لگے اور
اس وقت ہم جب لشکر روانہ ہوا میں کم سن تھی پا ہا آئی تو ان کو وہاں نہیں پایا
جس لئے اپنی اسی جگہ کا قصد کیا جہاں میں تھی میرا خیال تھا کہ جب وہ مجھے نہیں
پائیں گے تو میری تلاش میں واپس آئیں گے۔ میں بیٹھی ہوئی تھی کہ نیند نے مجھ
پر غلبہ کیا اور میں سو گئی اور حضرت صفوان بن معطل سلمی پھر ذکوانی لشکر کے پیچھے
تھے، وہ صبح کے وقت میری جگہ کے پاس آئے اور سوتے ہوئے انسان کی
سیاہی دیکھی تو میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے پردہ سے پہلے دیکھا تھا
ان کے اناللہ پڑھنے پر میں بیدار ہو گئی جبکہ انہوں نے اونٹنی بٹھائی
اونٹ کو بٹھایا اور اس کا پیر دبائے رکھا تو میں سوار ہو گئی۔ پس وہ سواری کو ہانک کر
لے کر چلتے رہے یہاں تک کہ لشکر تک پہنچ گئے جبکہ وہ لوگ ٹھیک دوپہر کے وقت
پڑاؤ کر چکے تھے۔ پھر جس کو ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا اور بہتان لگانے والوں
کا سرغنہ عبد اللہ بن ابی بن سلول کم بخت تھا۔ پس ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے اور
میں ایک مہینہ تک بیمار رہی۔ تہمت لگانے والوں کی بات پھیلتی رہی اور مجھے
اپنی علالت میں شک گزرتا تھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ پہلا سا لطف
و کرم جو بیماری میں ہوتا تھا، آپ اندر تشریف لاتے، سلام کرتے اور فرماتے
کہ اب کیا حال ہے۔ اس سے مجھے اس بارے میں کچھ خبر نہ تھی یہاں تک کہ صحت
یاب ہوئی۔ ام مسطح کے ساتھ باہر نکلی اور ہم رات کے وقت ہی قضائے حاجت کے
لیے نکلا کرتی تھیں اور یہ اس وقت تھا جب گھروں کے قریب بیت الخلا نہیں بنے
تھے اور ہم اہل عرب کے طریقہ پر باہر جنگل کا طریقہ ہم میں رائج تھا۔
پس میں اور ام مسطح بنت ابی رہم چلی جا رہی تھیں تو وہ اپنی چادر میں الجھ کر گر پڑیں
تو انہوں نے کہا۔ مسطح کا برا ہو۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ نے بری بات
کہی، کیا آپ اس شخص کو برا بھلا کہتی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا
انہوں نے کہا کہ محترمہ! کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا؟ پھر انہوں نے
مجھے تہمت لگانے والوں کی بات بتائی۔ چنانچہ میری بیماری میں مزید اضافہ
ہو گیا۔ جب میں گھر کے اندر داخل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
میرے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور فرمایا کہ اب کیا حال ہے؟ میں عرض
گزار ہوئی کہ مجھے میرے والدین کے پاس جانے کی اجازت دے دیجئے
میرا ارادہ اس وقت یہ تھا کہ ان کے سامنے اس خبر کی تصدیق کروں۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی تو میں اپنے

إِلَى بَيْتِي فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ ائْذَنْ لِي إِلَى أَبَوَيَّ
قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ
قِبَلِهِمَا فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ
فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَى نَفْسِكِ الشَّأْنَ فَوَاللَّهِ

لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَ
لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَقَدْ
تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى
أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ
أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ
اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا
أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ
الْوُدِّ لَهُمْ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَلَا نَعْلَمُ وَاللَّهِ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ
سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَدَعَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ يَا بَرِيرَةُ
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ
عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ
عَنِ الْعَجِينِ فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي
أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ فِي أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ
ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ
يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا وَاللَّهِ أَعْذِرُكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ

والدین کے پاس آگئی۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے کہا کہ لوگ کیا کہتے پھر
رہے ہیں؟ فرمایا کہ بیٹی! ان باتوں کی پرواہ نہ کرو۔ خدا کی قسم کوئی حسین عورت
خاوند کی اُسے چاہے اور اس کی سوکنیں بھی ہوں تو اکثر ایسا ہوتا ہے۔ میں
نے کہا: سبحان اللہ! لوگ ایسی بات کہتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ وہ رات
میں نے ایسے گزاری کہ آنسو تھمتے نہ تھے اور نیند قریب بھٹکی نہیں حتی کہ
صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب اور

حضرت اسامہ بن زید کو بلایا جبکہ وحی آنے میں دیر ہو گئی تھی۔ ان سے اپنی بیوی کو
جدا کر دینے کے بارے میں مشورہ کرنا تھا۔ حضرت اسامہ نے ایسا اشارہ کیا
جو ازواج مطہرات سے حضور کی محبت کا علم ہونے کی بنا پر تھا چنانچہ
حضرت اسامہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کی زوجہ مطہرہ ہیں خدا
کی قسم ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔ جب حضرت علی بن ابی طالب
تو وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر تنگی نہیں کی ہے اور
عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں۔ باندی سے پوچھئے وہ آپ کو حقیقت بتائے گی۔ پھر
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا۔ اے بریرہ!
کیا تو نے عائشہ میں ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھے شبہ ہو؟ تو بریرہ عرض
گزار ہوئی کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا
میں نے ان میں کوئی بات ایسی نہیں دیکھی جس کو چھپاؤں سوائے اس بات کے صرف اتنی
ہے کہ یہ نو عمر لڑکی ہیں۔ گندھا ہوا آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہیں اور بکری
آ کر اسے کھا جاتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھ کھڑے
ہوئے اور اسی روز عبد اللہ بن اُبی بن سلول کے مقابلے پر مدد طلب کرتے
ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کون ہے جو اس شخص
کے مقابلے پر میری مدد کرتا ہے جس نے مجھے میری بیوی کے بارے میں اذیت
پہنچائی ہے۔ خدا کی قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور
جس آدمی کا ذکر کرتے ہیں میں اس میں بھی بھلائی ہی دیکھتا ہوں اور وہ میرے
گھر میں داخل نہیں ہوتا مگر میرے ساتھ۔ پس حضرت سعد بن معاذ کھڑے
ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کے مقابلے پر میں آپ کی مدد کرتا
ہوں۔ اگر وہ اوس سے ہے تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے اور اگر وہ ہمارے
خزرج بھائیوں سے ہے تو آپ جو بھی حکم فرمائیں ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے
پس حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہو گئے جو قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور اس سے

الأوس منهم ضربنا عنقه وإن كان من إخواننا من الخزرج
أمرتنا ففعلنا فيه أمرك فقام سعد بن عبادة وهو
سيد الخزرج وكان قبل ذلك رجلا صالحا ولكن
احتملته الحمية فقال كذبت لعمر الله لا تقتله
ولا تقدر على ذلك فقام أسيد بن الحضير فقال كذبت
لعمر الله لنقتلنه فإنك منافق تجادل عن
المنافقين فثار الحيان الأوس والخزرج حتى هموا
ورسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فنزل
فخفضهم حتى سكتوا وسكت وبكيت يومي لا يرقأ
لي دمع ولا أكتحل بنوم فأصبح عندي أبواي
قد بكيت ليلتين ويوما حتى أظن أن البكاء فالق
كبدي قالت فبينا هما جالسان عندي وأنا أبكي
إذ استأذنت امرأة من الأنصار فأذنت لها
فجلست تبكي معي فبينا نحن كذلك إذ دخل
رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس
ولم يجلس عندي من يوم قيل في ما قيل قبلها وقد مكث
شهرا لا يوحى إليه في شأني شيء قالت فتشهد
ثم قال يا عائشة فإنه بلغني عنك كذا
وكذا فإن كنت بريئة فسيبرئك الله وإن
كنت ألممت بذنب فاستغفري الله وتوبي إليه فإن
العبد إذا اعترف بذنبه ثم تاب تاب الله عليه
فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالته قلص
دمعي حتى ما أحس منه قطرة وقلت لأبي أجب عني رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال والله ما أدري ما أقول لرسول الله
صلى الله عليه وسلم فقلت لأمي أجيبي عني رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيما قال قالت والله ما أدري ما أقول لرسول الله
صلى الله عليه وسلم قالت وأنا جارية حديثة السن
لا أقرأ كثيرا من القرآن فقلت إني والله لقد
علمت أنكم سمعتم ما يتحدث به الناس

پہلے وہ نیک آدمی تھے لیکن قومی حمیت نے انہیں بھڑکا دیا اور کہنے لگے کہ تم
غلط کہتے ہو، خدا کی قسم تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ اس بات پر قدرت رکھتے
ہو۔ پس حضرت اُسید بن حضیر کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ خدا کی قسم ہم اسے ضرور
قتل کریں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی منافق ہو اس لیے منافقوں کی طرف سے
جھگڑ رہے ہو۔ پس اوس اور خزرج کے دونوں قبیلے بھڑک اٹھے اور جھگڑنے کو تیار
ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر سے اتر گئے اور انہیں چپ کرانے
لگے یہاں تک کہ وہ چپ ہو گئے اور آپ بھی خاموش ہو گئے۔ پھر اس روز
میں سارا دن روتی رہی کہ نہ آنسو تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ صبح کے وقت میرے
والدین میرے پاس آئے اور میں دو راتیں اور ایک دن
روتی رہی تھی۔ یہاں تک کہ گمان کر لیا کہ رونے سے میرا جگر پھٹ جائے گا
انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں میرے پاس تشریف فرما تھے اور میں رو رہی
تھی کہ انصار کی ایک عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے اسے
اجازت دے دی تو وہ بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے جبکہ بہتان کے دن سے
لے کر آج تک میرے پاس اس سے پہلے بیٹھے نہیں تھے نیز ایک مہینہ گزر
گیا تھا کہ آپ کی طرف اس بارے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی پھر آپ
نے تشہد پڑھ کر فرمایا۔ اے عائشہ! مجھے تمہارے بارے میں یہ خبر پہنچی ہے۔
اگر تم اس بات سے بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں بری کر دے گا اور
اگر تم سے غلطی ہو گئی ہے تو اللہ سے مغفرت چاہو اور اسی کی طرف تائب
ہو جاؤ کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر کے پھر توبہ کرے تو
اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اپنی گفتگو ختم کر چکے تو اچانک میرے آنسو تھم گئے اور ایک قطرہ بھی
محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کی کہ میری جانب سے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب دیجئے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم میں
کچھ نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا کہوں۔ والدہ
ماجدہ سے کہا تو انہوں نے بھی یہی کہا۔ میں کم عمر لڑکی تھی اور قرآن کریم کا زیادہ حصہ نہیں پڑھا تھا
پھر بھی عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ نے وہ
باتیں سن لی ہیں جو لوگ بیان کرتے پھرتے ہیں اور وہ آپ کے دلوں میں
سما گئی ہیں اور آپ حضرات نے اس خبر کو سچ جان لیا ہے۔ میں اگر

وَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ
إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَبَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي
بِذَلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ
مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ
الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلَى
فِرَاشِي وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَرِّئَنِي اللَّهُ وَلَكِنْ
وَاللَّهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزِلَ فِي شَأْنِي وَحْيًا وَ
لَأَنَا أَحْقَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يُتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي
وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ فَوَاللَّهِ
مَا رَامَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ
حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ
الْبُرَحَاءِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ
مِنَ الْعَرَقِ فِي يَوْمٍ شَاتٍ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ
تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ احْمَدِي اللَّهَ فَقَدْ
بَرَّأَكِ اللَّهُ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ
وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ
جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ الْآيَةَ فَلَمَّا أَنْزَلَ
اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ
يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللَّهِ
لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ
لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا
الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي
فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ الَّذِي كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ

میں آپ سے یہی کہوں گی کہ میں اس سے بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں ضرور بری
ہوں تو آپ اس بارے میں میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات
کا آپ سے اعتراف کر لوں اور یہ خدا جانتا ہے کہ میں ضرور اس سے
بری ہوں تو آپ ضرور میری تصدیق کر لیں گے۔ خدا کی قسم میں اپنی اور آپ
کی مثال نہیں پاتی مگر حضرت یوسف کے والد محترم والی جبکہ انہوں نے کہا تھا۔
"تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو"
—— رکوع ۱۲ پھر میں نے بستر پر کروٹ بدل لی اور مجھے امید تھی کہ
اللہ تعالیٰ مجھے بری فرمائے گا لیکن خدا کی قسم میں یہ گمان نہیں کرتی تھی کہ
میرے متعلق وحی نازل ہو گی کیونکہ میں اس سے اپنے آپ کو بہت گھٹیا سمجھتی
تھی کہ میرے معاملے میں قرآن کی آیات میں کلام فرمایا جائے۔ البتہ مجھے یہ امید
تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نیند کی حالت میں ایسا خواب دکھا
دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ پس خدا کی قسم آپ اسی جگہ
سے ہلے بھی نہ تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا کہ آپ پر وحی
کا نزول شروع ہو گیا اور آپ پر وہی حالت طاری ہو گئی جو نزول وحی کے وقت
ہوا کرتی تھی کہ سردی کے دنوں میں بھی چہرہ انور سے موتیوں کی طرح پسینہ
ٹپکنے لگتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کیفیت سے باہر
ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے پس پہلا کلمہ جو آپ نے ادا فرمایا مجھ سے
فرمایا کہ اے عائشہ! خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں بری فرما دیا ہے۔ میری
والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھڑی ہو
جاؤ۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں آپ کے لیے کھڑی نہیں ہوں گی اور نہ کسی کا شکر
ادا کروں گی مگر خدا کا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "بیشک وہ کہ یہ بڑا
بہتان لائے ہیں تم ہی میں کی ایک جماعت ہے" (پ ۱۸) جب اللہ تعالیٰ نے میری
براءت میں یہ آیت نازل فرمائی تو حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا جو مسطح بن اثاثہ کو
ساتھ قرابت کے باعث مالی امداد دیا کرتے تھے۔ خدا کی قسم اب میں کبھی مسطح
کو مالی امداد نہیں دوں گا اس کے بعد کہ اس نے عائشہ کے بارے میں کہا ہے۔ پس
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور
گنجائش والے ہیں ... رحیم" (پ ۱۸) پس حضرت ابوبکر نے کہا، کیوں نہیں میں تو یہ
چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے، پھر جو وظیفہ دیا کرتے تھے
وہ جاری کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زینب بنت حجش سے بھی

زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتِ مَا رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ۔

میرے بارے میں پوچھا کہ تم نے کیا جانا یا دیکھا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں اپنی سماعت و بصارت کو محفوظ رکھتی ہوں۔ میں نے ان کے بارے میں بھلائی ہی دیکھی ہے۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ یہی ازواج مطہرات میں میری ہمسری کرتی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے باعث ان کو بچا لیا۔ حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن زبیر سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ ربیعہ بن ابو عبد الرحمن اور یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے اسی طرح روایت کی۔

بَابٌ إِذَا زَكَّى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ وَقَالَ أَبُو جَمِيلَةَ وَجَدْتُ مَنْبُوذًا فَلَمَّا رَآنِي عُمَرُ قَالَ عَسَى الْغُوَيْرُ أَبْؤُسًا كَأَنَّهُ يَتَّهِمُنِي قَالَ عَرِيفِي إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ كَذَاكَ اذْهَبْ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ۔

جب ایک آدمی کسی کی پاکیزگی بیان کرے تو کافی ہے۔ ابو جمیلہ کا بیان ہے کہ مجھے پڑا ہوا ایک بچہ ملا تو جب مجھے حضرت عمر نے دیکھا تو فرمایا کہیں یہ مصیبت نہ ہو جائے گویا مجھے متہم ٹھہراتے تھے۔ میرے چودھری نے کہا کہ یہ نیک آدمی ہے۔ فرمایا ٹھیک ہے تو لے جاؤ اور اس کا خرچہ ہمارے ذمہ ہے۔

۲۴۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ۔

حضرت عبد الرحمن بن ابو بکرہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دوسرے آدمی کی تعریف کی تو فرمایا افسوس ہے تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔ یہ بار بار فرمایا پھر ارشاد ہوا کہ اگر تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی تعریف کرنی پڑ جائے تو کہنا چاہیے کہ میرے خیال میں فلاں ایسا ہے اور اللہ اس کا حساب لینے والا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا۔ اگر اس کے متعلق جانتا ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ایسا ہے۔

بَابٌ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْإِطْنَابِ فِي الْمَدْحِ وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ۔

تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے جو جانتا ہو وہی کہنا چاہیے

۲۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي مَدْحِهِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ۔

برید بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک آدمی دوسرے کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے تو فرمایا کہ ہلاک کر دیا تم نے یا اس آدمی کی کمر توڑ کر رکھ دی۔

بَابٌ بُلُوغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا وَقَالَ مُغِيرَةُ احْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ

بچوں کا بالغ ہونا اور ان کی گواہی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جب تم میں لڑکے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں (پ ۱۸) اور مغیرہ نے کہا کہ جب مجھے احتلام ہوا تھا تو میری عمر بارہ سال تھی

عشرة سنة وبلوغ النساء في الحيض لقوله عز و جل واللائي يئسن من المحيض الى قوله ان يضعن حملهن وقال الحسن بن صالح ادركت جارة لنا جدة بنت احدى وعشرين سنة۔

٢٤٧٦۔ حدثنا عبيد الله بن سعيد حدثنا ابو اسامة قال حدثني عبيد الله قال حدثني نافع قال حدثني ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضه يوم احد وهو ابن اربع عشرة سنة فلم يجزني ثم عرضني يوم الخندق وانا ابن خمس عشرة فاجازني قال نافع فقدمت على عمر بن عبد العزيز وهو خليفة فحدثته هذا الحديث فقال ان هذا لحد بين الصغير والكبير وكتب الى عماله ان يفرضوا لمن بلغ خمس عشرة۔

٢٤٧٧۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم۔

باب ١١٤١ سؤال الحاكم المدعي هل لك بينة قبل اليمين۔

٢٤٧٨۔ حدثنا محمد اخبرنا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين وهو فيها فاجر ليقتطع بها مال امرئ مسلم لقي الله وهو عليه غضبان قال فقال الاشعث بن قيس في والله كان ذلك كان بيني وبين رجل من اليهود ارض فجحدني فقدمته الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم الك بينة قال قلت لا قال فقال لليهودي احلف قال قلت يا رسول الله اذا يحلف ويذهب بمالي قال فانزل الله تعالى ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم

عورتوں کا بالغ ہونا حیض سے ہے جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے جو عورتیں اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی ہو...... وضع حمل۔ حسن بن صالح کا بیان ہے کہ میں نے اپنی ایک پڑوسن کو دیکھا کہ اکیس سال کی عمر میں نانی یا دادی ہو گئی تھی۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور غزوۂ احد کے وقت خود کو پیش کیا جبکہ وہ چودہ برس کے تھے تو مجھے اجازت نہ دی۔ پھر میں نے خود کو غزوۂ خندق کے وقت پیش کیا جبکہ میں پندرہ سال کا تھا تو مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ نافع کا بیان ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا جبکہ وہ خلیفہ تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا کہ یہ نابالغ اور بالغ کے درمیان حد ہے اور اپنے عمال کے لیے لکھ بھیجا کہ جو پندرہ سال کا ہو جائے اسے فوج میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

عطا بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ کے لیے ضروری ہے۔

حاکم کا قسم سے پہلے مدعی سے پوچھنا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں؟

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قسم کھائے اور اس قسم میں جھوٹا ہو تاکہ اس کے ذریعے ایک مسلمان کا مال ہضم کرے تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر حضرت اشعث بن قیس نے کہا کہ خدا کی قسم یہ تو میرے متعلق ہے کیونکہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین کے بارے میں جھگڑا تھا پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا جائے گا اور میرا مال چلا جائے گا۔ ان کا بیان ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے

ثُمَّ تَلَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ فِي الْأَمْوَالِ وَالْحُدُودِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ كَلَّمَنِي أَبُو الزِّنَادِ فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِينِ الْمُدَّعِي فَقُلْتُ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى قُلْتُ إِذَا كَانَ يُكْتَفَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينِ الْمُدَّعِي فَمَا تَحْتَاجُ أَنْ تُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى مَا كَانَ يَصْنَعُ بِذِكْرِ هَذِهِ الْأُخْرَى۔

۲۴۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

بَابٌ

۲۴۸۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ إِلَى عَذَابٌ أَلِيمٌ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ۔

ذلیل دام لیتے ہیں ... (آیت)۔

اموال اور حدود میں قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے گواہ ہوں ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ قتیبہ، سفیان، ابن شبرمہ کا بیان ہے کہ ابو الزناد نے مجھ سے گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کے بارے میں گفتگو کی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں سے ایک عورت بھولے تو اس کو دوسری یاد دلا دے ... (آیت)۔ میں نے کہا کہ جب گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کفایت کرتی ہے تو اس بات کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے کہ ایک عورت دوسری کو یاد دلاتی اور نیز دوسری عورت کی یاد دہانی کو کیا بتایا جائے گا۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ کی قسم پر فیصلہ فرمایا۔

جھوٹی قسم کا وبال۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو مال حاصل کرنے کے لیے قسم اٹھاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں ... (آیت)۔ پھر حضرت اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ابو عبد الرحمن تم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ پس ہم نے بیان کر دیا جو انہوں نے فرمایا تھا۔ وہ فرمانے لگے کہ سچ کہا، یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی کہ میرے اور ایک آدمی کے درمیان کنوئیں کا جھگڑا تھا تو ہم یہ جھگڑا لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گئے۔ پس فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم کھائے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ تب تو وہ قسم کھا جائے گا اور پروا نہیں کرے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر اپنے آپ کو مال کا حق دار بنائے اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق فرمائی۔

بَابٌ إِذَا ادَّعَى أَوْ قَذَفَ فَلَهُ أَنْ يَلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ وَيَنْطَلِقُ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ۔

۲۴۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَذَكَرَ حَدِيثَ اللِّعَانِ۔

جب کوئی دعویٰ کرے یا تہمت لگائے تو گواہ تلاش کرنا اور گواہوں کے لیے بھاگ دوڑ کرنا اُس پر ہے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہلال بن امیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو یا تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرنے کے لیے جائے؟ آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی۔ پھر لعان کی حدیث بیان فرمائی۔

بَابُ الْيَمِينِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۲۴۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيقٍ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَأَخَذَهَا۔

عصر کے بعد قسم کھانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام فرمائے گا، نہ اُن کی طرف دیکھے گا، نہ انہیں پاک فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ آدمی جس کے پاس راستے میں زائد پانی ہو اور وہ اُس کو مسافروں کے لیے ممانعت کرے۔ دوسرا وہ آدمی جو کسی کے ہاتھ پر بیعت کرے صرف دنیا کے لیے۔ اگر وہ اُسے دیتا ہے تو یہ وعدے پر قائم رہتا ہے ورنہ اُسے پورا نہیں کرتا۔ تیسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد کوئی چیز بیچتا ہے اور اللہ کی قسم کھاتا ہے کہ اسے اتنی قیمت مل رہی ہے تو وہ اُسے خرید لے۔

بَابٌ يَحْلِفُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِينُ وَلَا يُصْرَفُ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى غَيْرِهِ وَقَضَى مَرْوَانُ بِالْيَمِينِ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَحْلِفُ لَهُ مَكَانِي فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ وَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَلَمْ يَخُصَّ مَكَانًا دُونَ مَكَانٍ۔

مدعیٰ علیہ جہاں قسم دے وہیں قسم لی جائے اور کسی دوسری جگہ نہیں لے جانا چاہیے۔ مروان نے حضرت زید بن ثابت کو منبر پر قسم کھانے کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اپنی ہی جگہ پر قسم کھاؤں گا۔ چنانچہ حضرت زید قسم کھانے لگے اور منبر پر جانے سے انکار کر دیا۔ پس مروان اس بات پر تعجب کرنے لگا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم کھائے گا۔ اس میں کسی جگہ کی تخصیص نہیں فرمائی ہے۔

۲۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

ابو وائل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے

حدثنا أبو حمزة عن الأعمش عن أبي وائل عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حلف على يمين ليقتطع بها مالا لقي الله وهو عليه غضبان.

باب إذا تسارع قوم في اليمين۔

۲۲۸۴۔ حدثنا إسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم عرض على قوم اليمين فأسرعوا فأمر أن يسهم بينهم في اليمين أيهم يحلف۔

باب قول الله تعالى إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا

۲۲۸۵۔ حدثني إسحاق أخبرنا يزيد بن هارون أخبرنا العوام قال حدثني إبراهيم أبو إسماعيل السكسكي سمع عبد الله بن أبي أوفى يقول أقام رجل سلعته فحلف بالله لقد أعطى بها ما لم يعطها فنزلت إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا وقال ابن أبي أوفى الناجش آكل ربا خائن۔

۲۲۸۶۔ حدثنا بشر بن خالد حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن سليمان عن أبي وائل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حلف على يمين كاذبا ليقتطع مال رجل أو قال أخيه لقي الله وهو عليه غضبان وأنزل الله تصديق ذلك في القرآن إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا الآية فلقيني الأشعث فقال ما حدثكم عبد الله اليوم قلت كذا وكذا قال في أنزلت۔

باب كيف يستحلف قال تعالى يحلفون بالله لكم وقوله عز وجل ثم جاءوك يحلفون بالله إن أردنا إلا إحسانا وتوفيقا يقال بالله وتالله ووالله وقال النبي صلى الله عليه وسلم

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایسی قسم کھائے کہ اس کے ذریعے کسی کا مال ہڑپ کرے تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

جب قسم کھانے میں لوگ ایک دوسرے سے جلدی دکھائیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں سے قسم کھانے کے لیے کہا تو وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے لگے لہٰذا آپ نے قرعہ اندازی کا حکم فرمایا کہ کون ان میں سے قسم کھائے گا۔

جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔

ابو اسماعیل سکسکی کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نے بازار میں اپنا سامان لگایا اور اس نے اللہ کی قسم کھائی کہ اس نے اتنے کا لیا ہے حالانکہ اتنے کا نہیں لیا تھا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ "بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں" (پ ۳ ع ۱۶)۔ حضرت ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ دلالی کھانے والا سود خوار اور خائن ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی شخص کا مال ہڑپ کر جائے یا یوں فرمایا کہ اپنے بھائی کا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی تصدیق نازل فرمائی۔ "بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں" (پ ۳ ع ۱۶) پھر حضرت اشعث سے میری ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ آج عبداللہ تم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ کچھ۔ فرمایا کہ یہ تو میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

قسم کس طرح لی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں" نیز ارشاد ہے: "پھر اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اللہ کی قسم کھاتے ہوئے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور میل ہی تھا" (پ ۵ ع ۶)۔ کہا جاتا ہے باللہ، تاللہ، واللہ اور نبی کریم صلی اللہ

وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے۔ اور خدا کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے۔

۲۲۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نجد سے آ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں روزانہ رات دن میں۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر نماز فرض ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے پڑھو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزے۔ عرض کی کہ کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر روزے ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے رکھو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر زکوٰۃ ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے دو۔ پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جانے لگا اور کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم، نہ میں اس میں اضافہ کروں گا اور نہ اس میں سے گھٹاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ سچا ہے تو نجات پا گیا۔

ف: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی مسلمان مذکورہ چند بنیادی اعمال پر ٹھیک طرح کاربند ہو جائے تو اسلام کے یہی بنیادی ارکان اس کی نجات کے ضامن بن جاتے ہیں۔ ہم میں خامی یہی ہے کہ ارکان کی تکمیل کے قریب جاتے ہی نہیں اور اگر کوئی نیکی کرتے بھی ہیں تو اپنے پیدا کرنے والے کو راضی کرنے کے لیے نہیں بلکہ لوگوں میں نیک مشہور ہونے کے لیے کرتے ہیں اور اس ناموری کی خواہش کے ساتھ اس نیکی کو کرنے کا ہمیں صحیح معنوں میں شعور بھی نہیں ہوتا۔ یہاں بھی صرف نام اسلام کو سمجھ کر بات صرف نماز پڑھی کی حد تک ہی رہتی ہے۔ خدا ہمیں زوال سے بچائے اور آخرت سے نوازے اور اپنی رضا کے لیے کام کرنے کا شعور بخشے۔ آمین۔

۲۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ قَالَ ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قسم کھانی ہو تو اللہ کی قسم کھانا چاہیے یا خاموش رہے۔

بَابُ مَنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِينِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَشُرَيْحٌ الْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ۔

جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہو سکتا ہے کہ تم میں ایک دوسرے کی نسبت دلیل کو بہتر طریقے سے پیش کرتا ہو۔ طاؤس، ابراہیم نخعی، شریح کا قول ہے کہ گواہی قبول کیے جانے کی جھوٹی قسم سے زیادہ مستحق ہے۔

۲۲۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

عن ابيه عن هشام بن عروة عن ابيه عن زينب عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انكم تختصمون الي ولعل بعضكم الحن بحجته من بعض فمن قضيت له بحق اخيه شيئا بقوله فانما اقطع له قطعة من النار فلا ياخذها۔

باب ۱۸۱۱ من امر بانجاز الوعد وفعله الحسن وذكر اسمعيل انه كان صادق الوعد وقضى ابن الاشوع بالوعد وذكر ذلك عن سمرة وقال المسور بن مخرمة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وذكر صهرا له قال وعدني فوفى لي قال ابو عبد الله ورايت اسحق بن ابراهيم يحتج بحديث ابن اشوع۔

۲۲۹۰ - حدثنا ابراهيم بن حمزة حدثنا ابراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله ان عبد الله بن عباس اخبره قال اخبرني ابو سفيان ان هرقل قال له سالتك ماذا يامركم فزعمت انه امركم بالصلوة والصدق والعفاف والوفاء بالعهد واداء الامانة قال وهذه صفة نبي۔

۲۲۹۱ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا اسمعيل بن جعفر عن ابي سهيل نافع بن مالك بن ابي عامر عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اية المنافق ثلث اذا حدث كذب واذا اؤتمن خان واذا وعد اخلف۔

۲۲۹۲ - حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام عن ابن جريج قال اخبرني عمرو بن دينار عن محمد بن علي عن جابر بن عبد الله قال لما مات النبي صلى الله عليه وسلم جاء ابا بكر مال من قبل العلاء بن الحضرمي فقال ابو بكر من كان له على النبي صلى الله عليه وسلم دين او كانت له قبله عدة فلياتنا قال

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے سامنے اپنے جھگڑے پیش کرتے ہو اور شاید تم میں سے ایک دلیل پیش کرنے کے معاملے میں دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو۔ لہٰذا اس کی بات پر اگر میں کسی کے حق میں اس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ کر دوں تو اسے نہ لے کیونکہ میں آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں گا۔

جو وعدہ پورا کرنے کا حکم دے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل کا ذکر فرمایا کہ وہ وعدے کے سچے تھے اور ابن الاشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا اور حضرت مسور بن مخرمہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ اپنے ایک داماد کا ذکر فرمایا کہ اس نے مجھ سے جو وعدہ کیا اسے پورا کیا۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ میں نے اسحاق بن ابراہیم کو دیکھا کہ ابن اشوع کی حدیث سے دلیل پکڑتے تھے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا اور فرمایا کہ مجھے حضرت ابو سفیان نے بتایا کہ ہرقل نے ان سے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا ہوں کہ وہ (نبی) تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے: تم نے بتایا کہ وہ تمہیں نماز، سچ بولنے، پاک دامن رہنے، وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ اس نے کہا کہ نبی کی صفت یہی ہوتی ہے۔

نافع بن مالک بن ابو عامر نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت ابوبکر کے پاس حضرت علاء بن الحضرمی کے پاس سے مال آیا، پس حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض ہو یا جس سے حضور نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ

جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَعَدَّ فِي يَدِي خَمْسَ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ۔

سے وعدہ فرمایا تھا کہ تمہیں اتنا مال دوں گا، چنانچہ انہوں نے تین مرتبہ اپنے ہاتھ پھیلائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ انہوں نے میرے ہاتھ میں پانچ سو اشرفیاں دیں، پھر پانچ سو، پھر پانچ سو۔

٢٤٩٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَنِي يَهُودِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ أَيَّ الْأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسٰى قُلْتُ لَا أَدْرِي حَتّٰى أَقْدَمَ عَلٰى حَبْرِ الْعَرَبِ فَأَسْأَلَهُ فَقَدِمْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَضٰى أَكْثَرَهُمَا وَأَطْيَبَهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ فَعَلَ۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھ سے حیرہ کے ایک یہودی نے پوچھا کہ حضرت موسیٰ نے کونسی مدت پوری کی تھی؟ میں نے کہا معلوم نہیں یہاں تک کہ علامہ عرب کی خدمت میں پہنچ کر ان سے پوچھ نہ لوں۔ میں نے جا کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ انہوں نے لمبی اور پاکیزہ مدت پوری کی تھی کیونکہ اللہ کے رسول جو فرماتے ہیں وہی کر دیتے ہیں۔

بَابٌ لَا يُسْأَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ الْآيَةَ۔

مشرکین سے گواہی وغیرہ کے متعلق نہ پوچھا جائے۔ شعبی کا قول ہے کہ ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے مذہب والوں کے بارے میں جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تو ہم نے ان کے درمیان عداوت اور بغض ڈال دیا (رکوع)۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب بلکہ کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کچھ اس نے نازل فرمایا۔

٢٤٩٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللهِ تَقْرَءُونَهُ لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا مَا كَتَبَ اللهُ وَغَيَّرُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ فَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ وَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کس طرح پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام خبروں میں سب سے نئی ہے جس کو تم پڑھتے ہو اور وہ ملاوٹ سے پاک ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتا دیا کہ اہل کتاب نے اللہ کے لکھے ہوئے کو تبدیل کر دیا اور کتاب کو اپنے ہاتھوں سے بدل دیا اور کہا کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعے تھوڑی قیمت حاصل کریں۔ کیا جو علم تمہارے پاس آیا ہے اس نے تمہیں ان سے پوچھنے سے منع نہیں فرمایا؟ خدا کی قسم، ہم نے تو ہرگز ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ جو تم پر نازل ہوا اس کے بارے میں پوچھتا ہو۔

بَابُ الْقُرْعَةِ فِي الْمُشْكِلَاتِ وَقَوْلِهِ

مشکلات کے اندر قرعہ ڈالنا۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: جب

إذ يلقون أقلامهم أيهم يكفل مريم وقال ابن عباس اقترعوا فجرت الأقلام مع الجرية وعال قلم زكرياء الجرية فكفلها زكرياء وقوله فساهم أقرع فكان من المدحضين من المسهومين وقال أبو هريرة عرض النبي صلى الله عليه وسلم على قوم اليمين فأسرعوا فأمر أن يسهم بينهم أيهم يحلف.

وہ اپنے قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کی پرورش کون کرے (آل عمران ۴۴)۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ سب کے قلم پانی میں بہہ گئے اور حضرت زکریا کا قلم پانی کے اوپر نکل آیا پس حضرت زکریا نے ان کی پرورش فرمائی۔ فساہم قرعہ اندازی کی۔ من المدحضین قرعہ والوں میں سے۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں سے قسم کے لیے فرمایا تو ان میں سے ہر ایک جلدی کرنے لگا۔ پس آپ نے فرمایا کہ ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ قسم کون کھائے گا۔

۲۲۹۵ - حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال حدثني الشعبي أنه سمع النعمان بن بشير يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم مثل المدهن في حدود الله والواقع فيها مثل قوم استهموا سفينة فصار بعضهم في أسفلها وصار بعضهم في أعلاها فكان الذي في أسفلها يمرون بالماء على الذين في أعلاها فتأذوا به فأخذ فأسا فجعل ينقر أسفل السفينة فأتوه فقالوا ما لك قال تأذيتم بي ولا بد لي من الماء فإن أخذوا على يديه أنجوه ونجوا أنفسهم وإن تركوه أهلكوه وأهلكوا أنفسهم.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی حدود کے بارے میں نرمی برتنے والے اور ان میں مبتلا ہونے والے کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قرعہ اندازی کی تو بعض کے حصے میں نیچے والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں اوپر والا۔ پس نیچے والوں کو پانی کے لیے اوپر والوں کے پاس جانا پڑتا تھا تو انہوں نے اسے زحمت شمار کیا۔ پس ایک نے کلہاڑا لیا اور کشتی کے نچلے حصے میں ایک شخص سوراخ کرنے لگا تو وہ اس کے پاس آئے اور کہا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ کہا کہ تمہیں میری وجہ سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر گزارہ نہیں۔ پس اگر انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اسے بچا لیا اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اسے چھوڑے رکھا تو اسے ہلاک کریں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کر لیں گے۔

۲۲۹۶ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني خارجة بن زيد الأنصاري أن أم العلاء امرأة من نسائهم قد بايعت النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته أن عثمان بن مظعون طار له سهمه في السكنى حين أقرعت الأنصار سكنى المهاجرين قالت أم العلاء فسكن عندنا عثمان بن مظعون فاشتكى فمرضناه حتى إذا توفي وجعلناه في ثيابه دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت رحمة الله عليك أبا السائب فشهادتي عليك لقد أكرمك الله فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم وما يدريك أن الله أكرمه فقلت لا أدري بأبي أنت وأمي يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

خارجہ بن زید انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ام علاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا جو ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ جب انصار نے مہاجرین کی رہائش کے بارے میں قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ چنانچہ حضرت ام علاء فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون ہمارے پاس رہنے لگے اور وہ بیمار ہو گئے تو ہم ان کی تیمارداری کرتے رہے یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہو گئی تو ہم نے انہیں ان کے کپڑوں کا کفن دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے کہا اے ابو سائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہو، میری گواہی تو یہ ہے کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کرم فرمایا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی

أَمَّا عُثْمَانُ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللهِ الْيَقِينُ وَإِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَاللهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِهِ قَالَتْ فَوَاللهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا وَأَحْزَنَنِي ذٰلِكَ قَالَتْ فَنِمْتُ فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهُ۔

۲۴۹۷ — حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَىٰ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۹۸ — حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَىٰ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

کہنے لگی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! میں تو نہیں جانتی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان کی تو وفات ہو گئی اور میں ان کے لیے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن بخدا میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ ان کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ وہ کہنے لگیں خدا کی قسم اس کے بعد میں کسی کی پاکیزگی بیان نہیں کروں گی اور اس بات سے مجھے صدمہ پہنچا تھا۔ پھر میں سو گئی تو حضرت عثمان کے لیے ایک جاری چشمہ دکھایا گیا ... فرمایا یہ ان کا عمل ہے۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی کرتے۔ جن بیوی کا نام نکل آتا انہیں کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور آپ ہر بیوی کے لیے ایک دن اور رات مقرر فرماتے تھے ماسوائے حضرت سودہ بنت زمعہ کے کہ انہوں نے اپنا دن اور رات حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے رکھی تھی اور اس سے ان کا مقصد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ اذان اور پہلی صف کا ثواب کیا ہے تو قرعہ اندازی کے بغیر اور کوئی راستہ نہ پاتے اور قرعہ اندازی کرنا پڑتی۔ اگر وہ جانتے کہ نماز کے لیے جلدی آنے میں کتنا ثواب ہے تو ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے اور اگر جانتے کہ عشاء اور فجر کی جماعت میں کتنا ثواب ہے تو ان میں ضرور شامل ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل چلنا پڑتا۔

كِتَابُ الصُّلْحِ

صلح کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا وَخُرُوجِ الْإِمَامِ إِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِأَصْحَابِهِ۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے میں۔ ارشاد ربانی ہے، ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔ (النساء ۱۱۴) اور امام کا اپنے ساتھیوں سمیت صلح کروانے کے لیے لوگوں کی مجلسوں پر جانا۔

٢٤٩٩— حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ حَتَّى أَكْثَرُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَهُ يُصَلِّي كَمَا هُوَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کو لے کر ان کی جانب تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی پیچھے ہی تھے اور حضرت بلال آ گئے تھے تو حضرت بلال نے نماز کے لیے اذان کہی جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما نہیں ہوئے تھے تو وہ حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تشریف لانے میں دیر ہو گئی اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تو کیا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں گے؟ فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ پس نماز کھڑی ہو گئی اور حضرت ابوبکر آگے ہو گئے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور صفوں میں گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالیاں بجائیں یہاں تک کہ جب زیادہ بجانے لگے مگر حضرت ابوبکر نماز میں ادھر ادھر دیکھا نہیں کرتے تھے لیکن انہوں نے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پیچھے تھے۔ چنانچہ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور انہیں اسی طرح نماز پڑھاتے رہنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوبکر نے اپنا ہاتھ اٹھایا، اللہ کا شکر ادا کیا اور الٹے پاؤں پیچھے آ گئے یہاں تک کہ صف میں مل گئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! جب نماز میں کوئی بات آ جائے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو حالانکہ تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔ جو نماز میں کوئی بات دیکھے تو اسے چاہیے کہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جو کوئی سنے گا اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ اے ابوبکر! تمہیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے روکا جبکہ میں نے اشارہ کر دیا تھا۔ عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔

٢٥٠٠— حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ أَنَسًا قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ کیا ہی اچھا ہو اگر آپ عبد اللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کی جانب روانہ ہو گئے اور کتنے ہی مسلمان بھی آپ کے ساتھ چل رہے تھے اور وہ زمین شور تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے قریب پہنچے تو اس

عليه وسلم فقال إليك عني والله لقد آذاني نتن حمارك فقال رجل من الأنصار منهم والله لحمار رسول الله صلى الله عليه وسلم أطيب ريحا منك فغضب لعبد الله رجل من قومه فشتمه فغضب لكل واحد منهما أصحابه فكان بينهما ضرب بالجريد والأيدي والنعال فبلغنا أنها أنزلت وإن طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهما.

نے کہا کہ ذرا دور رہیئے، خدا کی قسم آپ کے گدھے کی بدبو سے مجھے تکلیف پہنچ رہی ہے۔ ایک انصاری نے جواب دیا کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گدھے کی بو تو تمہاری بو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ عبد اللہ بن ابی کی قوم کا ایک آدمی اس پر بھڑک اٹھا اور دونوں کی آپس میں بدکلامی ہونے لگی پھر دونوں کے ساتھی ان کی حمایت میں مشتعل ہو گئے اور وہ لکڑیوں، ہاتھوں اور جوتوں سے ایک دوسرے کو مارنے لگے۔ پھر ہمیں خبر پہنچی ہے کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دو" (پ ۲۶)۔

باب ليس الكاذب الذي يصلح بين الناس.

لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہے۔

٢٥٠١- حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا إبراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب أن حميد بن عبد الرحمن أخبره أن أمه أم كلثوم بنت عقبة أخبرته أنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس فينمي خيرا أو يقول خيرا.

حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں میں صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہے۔ جس کی نیت اچھی ہے یا وہ اچھی بات کہتا ہے۔

باب قول الإمام لأصحابه اذهبوا بنا نصلح.

امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ ہمارے ساتھ چل کر صلح کرا دیں۔

٢٥٠٢- حدثنا محمد بن عبد الله حدثنا عبد العزيز بن عبد الله الأويسي وإسحاق بن محمد الفروي قالا حدثنا محمد بن جعفر عن أبي حازم عن سهل بن سعد أن أهل قباء اقتتلوا حتى تراموا بالحجارة فأخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك فقال اذهبوا بنا نصلح بينهم.

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل قبا آپس میں لڑنے لگے یہاں تک کہ ایک دوسرے پر پتھروں کی بارش برسانے لگے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ ان میں صلح کرا دیں۔

باب قول الله تعالى أن يصلحا بينهما صلحا والصلح خير.

ارشاد ربانی ہے کہ اگر وہ دونوں آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے۔

٢٥٠٣- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة وإن امرأة خافت من بعلها نشوزا أو إعراضا قالت

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ آیت: "اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے" (پ ۵) کی تفسیر میں فرمایا کہ اگر کسی شخص کی بیوی

هو الرجل يرى من امرأته ما لا يعجبه كبرا أو غيره فيريد فراقها فتقول أمسكني واقسم لي ما شئت قالت فلا بأس إذا تراضيا.

بیوی میں ایسی بات دیکھے جس کو وہ پسند نہ کرے یعنی بڑھاپا یا کوئی اور بات اور اسے جدا کرنا چاہے تو عورت اس سے کہتی ہے کہ مجھے رکھیں اور جیسے آپ چاہیں تقسیم کریں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر دونوں رضامند ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

باب إذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود.

اگر لوگ ظلم کی صلح پر متفق ہو جائیں تو ایسی صلح مردود ہے۔

۲۵۰۴۔ حدثنا آدم حدثنا ابن أبي ذئب حدثنا الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن أبي هريرة وزيد بن خالد الجهني قالا جاء أعرابي فقال يا رسول الله اقض بيننا بكتاب الله فقام خصمه فقال صدق اقض بيننا بكتاب الله فقال الأعرابي إن ابني كان عسيفا على هذا فزنى بامرأته فقالوا لي على ابنك الرجم ففديت ابني منه بمائة من الغنم ووليدة ثم سألت أهل العلم فقالوا إنما على ابنك جلد مائة وتغريب عام فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأقضين بينكما بكتاب الله أما الوليدة والغنم فرد عليك وعلى ابنك جلد مائة وتغريب عام وأما أنت يا أنيس لرجل فاغد على امرأة هذا فارجمها فغدا عليها أنيس فرجمها.

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی آ کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے۔ اس کا مخالف کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ اس نے سچ کہا، ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے۔ پھر دوسرے اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے یہاں مزدوری کرتا تھا، اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھ سے لوگوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے اپنے بیٹے کا فدیہ ایک سو بکریاں اور ایک باندی اس شخص کو ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کی جلا وطنی ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ باندی اور بکریاں تجھے واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور اے انیس! تم کل اس آدمی کی بیوی کے پاس جاؤ اور اسے سنگسار کر دینا۔ چنانچہ وہ گئے اور حضرت انیس نے اس کو سنگسار کر دیا۔

۲۵۰۵۔ حدثنا يعقوب حدثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحدث في أمرنا هذا ما ليس فيه فهو رد. رواه عبد الله بن جعفر المخرمي وعبد الواحد بن أبي عون عن سعد بن إبراهيم.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے جو اس میں نہ ہو تو وہ مردود ہے۔ اسے عبد اللہ بن جعفر مخرمی اور عبد الواحد ابن ابی عون نے سعد بن ابراہیم سے روایت کیا ہے۔

باب كيف يكتب هذا ما صالح فلان بن فلان وفلان بن فلان وإن لم ينسبه إلى قبيلته أو نسبه.

کس طرح لکھا جائے کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں اور فلاں کے درمیان اگرچہ ان کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔

۲۵۰۶۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِیٌّ بَيْنَهُمْ كِتَابًا فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتَ رَسُوْلًا لَّمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِیٍّ اُمْحُهُ فَقَالَ عَلِیٌّ مَا اَنَا بِالَّذِیْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَصَالَحَهُمْ عَلٰی اَنْ يَّدْخُلَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَا يَدْخُلُوْهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَاَلُوْهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ فَقَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيْهِ۔

۲۵۰۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ فَاَبٰی اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰی قَاضَاهُمْ عَلٰی اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰی عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ لٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِیٍّ اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰی عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحٌ اِلَّا فِی الْقِرَابِ وَاَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتْبَعَهٗ وَاَنْ لَّا يَمْنَعَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَی الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِّصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَی الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِیٌّ فَاَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ

نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علی نے ان کے درمیان صلح نامہ لکھا۔ چنانچہ لکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو مشرکین نے کہا کہ محمد رسول اللہ نہ لکھو۔ اگر آپ رسول ہوتے تو ہم آپ سے کیوں لڑتے۔ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ اسے مٹا دو۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ میں تو اسے مٹانے والا نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا اور ان سے اس بات پر صلح کر لی کہ وہ اور ان کے اصحاب تین دن کے لیے (مکہ مکرمہ میں) داخل ہو سکتے ہیں اور اس میں داخل نہیں ہوں گے مگر ہتھیار چھپا کر۔ لوگوں نے پوچھا کہ جُلُبّانِ السلاح کا مطلب کیا ہے تو فرمایا کہ چمڑے کا تھیلا اور جو اس میں ہو۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرے کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ نے آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ ان کے ساتھ فیصلہ ہوا کہ آپ یہاں تین دن ٹھہریں۔ جب معاہدہ لکھا جانے لگا تو لکھا کہ یہ وہ ہے جس کا اللہ کے رسول محمد نے فیصلہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسے تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو روکتے کیوں، بلکہ آپ تو محمد بن عبداللہ ہیں۔ فرمایا کہ میں رسول اللہ ہوں اور میں محمد بن عبداللہ ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ محمد رسول اللہ کو مٹا دو۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں، خدا کی قسم میں تو آپ کو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاہدہ کو لے لیا اور لکھ دیا کہ یہ وہ ہے جو محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا کہ مکہ مکرمہ میں ہتھیار لے کر داخل نہیں ہوں گے مگر تھیلوں میں چھپا کر اور اگر یہاں کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانا چاہے تو نہیں لے جائیں گے اور اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی یہاں رہنا چاہے تو اُسے روکا نہیں جائے گا۔ جب وہ اس میں داخل ہوئے اور مقررہ مدت گزر گئی تو حضرت علی کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ ہمارے پاس سے چلے جائیں کیونکہ وقت ختم ہو گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکل آئے اور حضرت حمزہ کی صاحبزادی اے چچا! اے چچا! کہتی ہوئی پیچھے آ رہی تھی۔ تو حضرت علی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو لے لو۔ تو انہوں نے اُسے سواری پر بٹھا لیا۔ ان کے بارے میں حضرت علی،

فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا۔

باب الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكُونُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَفِيهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَأَسْمَاءُ وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ أَبَا جَنْدَلٍ وَقَالَ إِلَّا بِجُلُبِ السِّلَاحِ۔

۲۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا

حضرت زید اور حضرت جعفر میں جھگڑا ہوا۔ حضرت علی نے کہا کہ میں زیادہ حقدار ہوں کیونکہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر نے کہا کہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ حضرت زید نے کہا کہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہے اور حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور حضرت جعفر سے یہ فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں سب سے زیادہ میرے ساتھ مشابہت رکھتے ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مددگار ہو۔

مشرکین سے صلح۔ اس بارے میں حضرت ابو سفیان سے روایت ہے۔ حضرت عوف بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ پھر تمہارے اور بنی اصفر (رومیوں) کے درمیان صلح ہو جائے گی۔ اور اس سلسلے میں حضرت سہل بن حنیف، حضرت اسماء اور حضرت مسور نے حضور سے روایت کی۔ موسیٰ بن مسعود، سفیان بن سعید، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکین سے تین باتوں پر صلح کی کہ مشرکین سے جو آپ کے پاس آئے اسے ان کی طرف لوٹا دیا جائے۔ اور مسلمانوں میں سے جو ان کے پاس آئے اسے لوٹایا نہیں جائے گا اور یہ کہ آئندہ سال داخل ہوں گے اور وہاں تین دن قیام کریں گے اور اس میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر ہتھیاروں کو غلاف میں ڈال کر جیسے تلوار کمان وغیرہ۔ پس حضرت ابو جندل اپنی بیڑیوں میں لڑکھڑاتے ہوئے آ نکلے تو انہیں ان کی طرف لوٹا دیا گیا۔ امام کا بیان ہے کہ مؤمل نے سفیان سے ابو جندل کا ذکر نہیں کیا اور الا بجلب السلاح کہا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمرہ کے ارادے سے نکلے تو کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوگئے۔ تو آپ نے حدیبیہ کے مقام پر قربانی ذبح کی، سر منڈایا اور ان کے ساتھ فیصلہ کیا کہ اگلے سال عمرہ کیا جائے گا اور تلواروں کے سوا کوئی دوسرا ہتھیار لے کر نہیں آئیں گے اور اسی قدر ٹھہریں گے جتنے دن کفار چاہیں۔ پس اگلے سال عمرہ کیا اور معاہدے کے مطابق مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ جب تین دن

كَمَا كَانَ مَا أَنْكَرْنَا أَنَّا أُمِرْنَا بِهَا أَمْرُنَا أَنْ نَحْكُمَ فِيهِمْ.

۲۵۰۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ.

کر دیے گئے تو شخص سے پہلے جانے کے بعد کہا اللہ چلے آئے۔

بشیر بن یسار نے حضرت سہل بن حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف گئے اور ان دنوں اُن کے ساتھ صلح تھی۔

بَابُ ۱۹۸۲ الصُّلْحِ فِي الدِّيَةِ.

۲۵۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ الرُّبَيِّعَ وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا الْأَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ زَادَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ.

دیت میں صلح کرنا۔

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس نے انہیں بتایا کہ حضرت ربیع بنت نضر نے ایک لڑکی کے سامنے والے دانت توڑ دیے تو انہوں نے دیت کا مطالبہ کیا۔ یہ معافی کے خواستگار ہوئے تو انہوں نے انکار کر دیا پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔ حضرت انس بن نضر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ربیع کے دانت توڑے جائیں گے؟ نہیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔ پس وہ لوگ راضی ہو گئے اور معاف کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو خدا اسے پورا کر دیتا ہے۔ فزاری نے حمید سے حضرت انس کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ وہ لوگ

ف: اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون اور قرآن مجید کی واضح تصریح کے مطابق حضرت ربیع بنت نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر دانت توڑنے کا قصاص لازم آتا تھا کیونکہ جس لڑکی کے دانت توڑے گئے تھے اس کے رشتہ دار دیت پر رضامند نہیں ہو رہے تھے۔ اس کے باوجود حضرت ربیع کے بھائی حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوتے ہیں: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا اے اللہ کے رسول! نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، ربیع کے اگلے دانت نہیں توڑے جائیں گے ——— قانونِ خدا کی تصدیق ہونے کے باوجود قسم کھا کر یہ عرض کی ——— بالآخر یہی ہوا کہ ان لوگوں نے قصاص معاف کر دیا ——— اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ ۔ یعنی بیشک اللہ کے بندوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اسے سچا کر دکھاتا ہے ——— حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے ہی تھے۔ اولیاء اللہ میں قیامت تک ایسے سیف لسان حضرات ہوتے رہیں گے اور ایسے حضرات حق و صداقت کے اعلیٰ نشانات ہوتے ہیں اور ان بزرگوں کے نقش قدم ہی کا نام تو صراطِ مستقیم ہے جس پر چلنے کا پروردگارِ عالم نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ہمیں اپنے ایسے مقربین سے وابستہ رکھے۔ آمین۔

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم للحسن بن علي ابني هذا سيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين عظيمتين وقوله جل ذكره فأصلحوا بينهما۔

حضور نے امام حسن بن علی کے متعلق فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو عظیم گروہوں میں صلح کروا دے گا اور ارشادِ ربانی ہے کہ ان کے درمیان صلح کرا دو۔

۲۵۱۱ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن أبي موسى قال سمعت الحسن يقول استقبل والله الحسن بن علي معاوية بكتائب أمثال الجبال فقال عمرو بن العاص إني لأرى كتائب لا تولي حتى تقتل أقرانها فقال له معاوية وكان والله خير الرجلين أي عمرو إن قتل هؤلاء هؤلاء وهؤلاء هؤلاء من لي بأمور الناس من لي بنسائهم من لي بضيعتهم فبعث إليه رجلين من قريش من بني عبد شمس عبد الرحمن بن سمرة وعبد الله بن عامر بن كريز فقال اذهبا إلى هذا الرجل فاعرضا عليه وقولا له واطلبا إليه فأتياه فدخلا عليه فتكلما وقالا له فطلبا إليه فقال لهما الحسن بن علي إنا بنو عبد المطلب قد أصبنا من هذا المال وإن هذه الأمة قد عاثت في دمائها قالا فإنه يعرض عليك كذا وكذا ويطلب إليك ويسألك قال فمن لي بهذا قالا نحن لك به فما سألهما شيئا إلا قالا نحن لك به فصالحه فقال الحسن ولقد سمعت أبا بكرة يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر والحسن بن علي إلى جنبه وهو يقبل على الناس مرة وعليه أخرى ويقول إن ابني هذا سيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين عظيمتين من المسلمين. قال لي علي بن عبد الله إنما ثبت لنا سماع الحسن من أبي بكرة بهذا الحديث۔

ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن بصری کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام حسن بن علی پہاڑوں کی طرح فوجیں لے کر حضرت معاویہ کے مقابلے پر آئے تو حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ میں ان کے ساتھ ایسے لشکر دیکھتا ہوں کہ اُس وقت تک پیٹھ نہیں پھیریں گے جب تک اپنے مدِ مقابل کا صفایا نہ کر دیں۔ تو حضرت معاویہ نے ان سے فرمایا اور خدا کی قسم یہ ان دونوں میں بہتر تھے یعنی حضرت عمرو سے کہ اگر انہوں نے ان کو اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا تو لوگوں میں سے میرے لئے بیوی بچوں کا ذمہ دار کون ہوگا اور جائیدادوں کا والی وارث کون بنے گا۔ لہٰذا انہوں نے قریش کے خاندان عبد شمس سے دو آدمی عبد الرحمن بن سمرہ اور عبد اللہ بن عامر بن کریز بھیجے۔ پس ان سے کہا کہ دونوں امام حسن کے پاس جاؤ اور انہیں صلح پر رضامند کرو اور ان سے گفتگو کر کے اس طرف مائل کرو۔ دونوں آئے اور ان کے پاس پہنچے اور گفتگو کر کے صلح کے طلب گار ہوئے۔ حضرت حسن بن علی نے فرمایا کہ ہم عبد المطلب کی اولاد ہیں، یہ مال ہم نے پایا ہے اور امت اپنے خون میں لتھڑی ہوئی ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ وہ آپ کے سامنے یہ پیش کرتے ہیں اور آپ سے یہ طلب کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ دونوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ جب بھی انہوں نے کوئی بات ذمہ داری کے لئے کہی تو انہوں نے کہا کہ ہم ذمہ دار ہیں۔ پس انہوں نے ان سے صلح کر لی۔ حسن بصری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکرہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی آپ کے پہلو میں تھے۔ کبھی آپ لوگوں کی جانب توجہ فرماتے اور کبھی انہیں دیکھتے اور فرماتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بہت بڑی جماعتوں میں صلح کروا دے گا۔ مجھ سے علی بن عبد اللہ نے کہا کہ ہمارے نزدیک امام حسن کا حضرت ابوبکرہ سے سماع اسی حدیث سے ثابت ہوا۔

ف: امام عالی مقام حسن مجتبیٰ بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بڑی شان ہے کہ اللہ کے محبوب نے ان کے متعلق فرمایا: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ ۔ بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ سرداری کا سب سے بڑا ثبوت آپ نے یہ پیش

فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اجتہادی اختلاف کے باعث جب طرفین سے عظیم لشکر ایک دوسرے کے مقابلے پر صف آرا ہو گئے اور دونوں کے باوجود کہ آپ کا پلہ ظاہری لحاظ سے بھاری نظر آ رہا تھا لیکن اس موقع پر آپ نے امت محمدیہ کی خیر خواہی کا عدیم المثال ثبوت پیش کرتے ہوئے ایک بھی مسلمان کا خون نہ بہنے دیا اور حضرت معاویہ سے چند شرائط پر صلح کر کے کارِ خلافت ان کے سپرد کر دیا۔ ——— یہاں یہ بات بھی مدِنظر رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طرفین کی فوجوں کے لیے فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فرما کر دونوں گروہوں کے مسلمان ہونے پر مہر لگا دی ہے کیونکہ وہ اجتہادی اختلاف تھا کفر و اسلام کی لڑائی نہیں تھی۔ لہٰذا حضرت معاویہ اور ان کے ساتھیوں پر زبانِ طعن دراز کرنا کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ ہاں حضرت معاویہ سے اجتہادی غلطی ہوئی اور مجتہد ہر حالت میں مثاب ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ هَلْ يُشِيرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ

کیا امام صلح کا اشارہ کر سکتا ہے۔

۲۵۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ۔

عمرہ بنت عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دروازے پر جھگڑنے کی آواز سنی، آواز بہت بلند تھی۔ جبکہ ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ کچھ قرض معاف کر دے اور دوسرا کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف نکلے اور فرمایا کہ وہ قسم کھانے والا کہاں ہے جو کہہ رہا تھا کہ نیکی نہیں کروں گا؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں ہوں اور جو وہ چاہے اُسے دیتا ہوں۔

۲۵۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ مَالٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

عبد اللہ بن کعب بن مالک نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کا کچھ قرض عبد اللہ بن ابی حدرد اسلمی پر تھا۔ جب وہ انہیں ملے تو انہوں نے انہیں روک لیا یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے کعب! پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا نصف کے لیے فرما رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے نصف قرض لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

بَابٌ فَضْلِ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ

لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت۔

۲۵۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزانہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو آدمی کے ہر جوڑ کا صدقہ دینا ضروری ہو جاتا ہے اور لوگوں کے درمیان انصاف

ثُمَّ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ.

بَابُ إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبَى حَكَمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيِّنِ.

٢٥١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَبْلُغَ الْجَدْرَ فَاسْتَوْعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ حَقَّهُ لِلزُّبَيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ سَعَةٍ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ مَا أَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الْآيَةَ.

بَابُ الصُّلْحِ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ وَأَصْحَابِ الْمِيرَاثِ وَالْمُجَازَفَةِ فِي ذَلِكَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَخَارَجَ الشَّرِيكَانِ فَيَأْخُذَ هَذَا دَيْنًا وَهَذَا عَيْنًا فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ.

٢٥١٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ فِيهِ وَفَاءً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ آذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ

کرنا بھی صدقہ ہے۔

امام صلح کا اشارہ کرے اور وہ انکار کرے تو واضح حکم کے مطابق فیصلہ کر دے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت زبیر (رضی اللہ عنہ) بیان کیا کہ انہوں نے ایک انصاری کے ساتھ جھگڑا کیا جو غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے شریک ہوا تھا، ایک پتھریلی زمین کی نالی پر جھگڑا تھا جس سے دونوں پانی پلایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا کہ اے زبیر! تم پانی پلاؤ پھر اپنے ہمسائے کی طرف بھیج دو۔ پس انصاری نے ناراض ہو کر کہا، یا رسول اللہ! اس لیے کہ وہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا کہ پانی پلا لینا اور پھر روک لینا یہاں تک کہ منڈیروں تک پہنچ جائے۔ پس اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو پورا حق دلوایا اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو ایسا مشورہ دیا تھا جس میں ان کی اور انصاری کی رعایت تھی۔ جب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناراض کر دیا تو آپ نے صریح حکم کے ذریعے حضرت زبیر کو ان کا پورا حق دلوایا۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت زبیر نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے: "تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔" (پ ۵ ع ۶)

قرض خواہوں اور میراث والوں میں صلح کرانا اور اندازہ سے

دینا۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ اگر دو ساجھیوں میں سے ایک قرض اور دوسرا مال لے کر فیصلہ کر لیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر ایک ساتھی کا روپیہ ڈوب جائے تو اسے اپنے ساتھی سے مطالبے کا حق نہیں ہے۔

وہب بن کیسان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے والد ماجد نے وفات پائی اور ان پر قرض تھا تو میں نے قرض خواہوں سے پیشکش کی کہ کھجوریں قرض کے بدلے لے لیں تو انہوں نے انکار کیا کیونکہ انہیں قرض کے برابر نظر نہ آئیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ تم پھل توڑ کر کھلیان میں رکھ دینا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتانا۔ تو آپ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر و حضرت عمر تھے۔ آپ اس پر بیٹھ گئے اور برکت

فقال ادع غرماءك فأوفهم فما تركت أحدا له على أبي دين إلا قضيته وفضل ثلاثة عشر وسقا سبعة عجوة وستة لون أو ستة عجوة وسبعة لون فوافيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب فذكرت ذلك له فضحك فقال ائت أبا بكر وعمر فأخبرهما فقالا لقد علمنا إذ صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما صنع أن سيكون ذلك وقال هشام عن وهب عن جابر صلاة العصر ولم يذكر أبا بكر ولا ضحك وقال وترك أبي عليه ثلاثين وسقا دينا وقال ابن إسحاق عن وهب عن جابر صلاة الظهر۔

باب الصلح بالدين والعين۔

۲۵۱۷ — حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عثمان بن عمر أخبرنا يونس وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب أخبرني عبد الله بن كعب أن كعب بن مالك أخبره أنه تقاضى ابن أبي حدرد دينا كان له عليه في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد فارتفعت أصواتهما حتى سمعها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في بيته فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم إليهما حتى كشف سجف حجرته فنادى كعب بن مالك فقال يا كعب قال لبيك يا رسول الله فأشار بيده أن ضع الشطر فقال كعب قد فعلت يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قم فاقضه۔

كتاب الشروط

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ما يجوز من الشروط في الإسلام والأحكام والمبايعة۔

۲۵۱۸ — حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني عروة بن الزبير أنه

کو دو کی۔ پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ پس میں نے انہیں پورا حق دیا کہ ان کا میرے والد پر کوئی قرض نہ رہا جس میں نے سب ادا کر دیا اور تیرہ وسق کھجوریں بچ گئیں جن میں سات عجوہ اور چھ لون یا چھ عجوہ اور سات لون تھیں۔ پس میں مغرب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملا اور یہ بات آپ کو بتائی تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا کہ ابوبکر و عمر کے پاس جا کر انہیں بتا دو۔ دونوں نے کہا کہ ہم تو اسی وقت جان گئے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کیا تھا کہ یہی ہوگا۔ ہشام نے وہب سے حضرت جابر سے نماز عصر روایت کی ہے۔ نیز حضرت جابر سے نماز عصر روایت کی ہے نیز حضرت ابوبکر اور ہنسنے کا ذکر نہیں کیا اور یہ کہا کہ میرے والد نے تیس وسق قرض چھوڑا تھا۔ ابن اسحاق نے وہب سے حضرت جابر سے نماز ظہر روایت کی ہے۔

قرض اور نقد مال کے ذریعے صلح کرنا۔

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ابن ابی حدرد سے مسجد میں قرض کا مطالبہ کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ان پر تھا۔ پس ان دونوں کی آوازیں اونچی ہو گئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سنا اور آپ کاشانۂ اقدس میں جلوہ افروز تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس باہر تشریف لے آئے یہاں تک کہ آپ کے حجرے کا پردہ ہٹ گیا۔ پس کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا کہ اے کعب! وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ نے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نصف معاف کر دو۔ حضرت کعب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے ایسا ہی کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرے سے فرمایا کہ جاؤ ادا کرو۔

شرطوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اسلام، احکام اور خرید و فروخت میں کون سی شرطیں جائز ہیں۔

عروہ بن زبیر نے مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت کرتے ہیں

أنه سمع مروان والمسور بن مخرمة يخبران عن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما كاتب سهيل بن عمرو يومئذ كان فيما اشترط سهيل بن عمرو على النبي صلى الله عليه وسلم أنه لا يأتيك منا أحد وإن كان على دينك إلا رددته إلينا وخليت بيننا وبينه فكره المؤمنون ذلك وامتعضوا منه وأبى سهيل إلا ذلك فكاتبه النبي صلى الله عليه وسلم على ذلك فرد يومئذ أبا جندل إلى أبيه سهيل بن عمرو ولم يأته أحد من الرجال إلا رده في تلك المدة وإن كان مسلما وجاءت المؤمنات مهاجرات وكانت أم كلثوم بنت عقبة بن أبي معيط ممن خرج إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ وهي عاتق فجاء أهلها يسألون النبي صلى الله عليه وسلم أن يرجعها إليهم فلم يرجعها إليهم لما أنزل الله فيهن إذا جاءكم المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن الله أعلم بإيمانهن إلى قوله ولا هم يحلون لهن قال عروة فأخبرتني عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمتحنهن بهذه الآية يا أيها الذين آمنوا إذا جاءكم المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن إلى غفور رحيم قال عروة قالت عائشة فمن أقر بهذا الشرط منهن قال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم قد بايعتك كلاما يكلمها به والله ما مست يده يد امرأة قط في المبايعة وما بايعهن إلا بقوله۔

فرمایا کہ جب سہیل بن عمرو نے معاہدہ لکھا تو اس میں سہیل بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے یہ شرط رکھی تھی کہ ہمارا کوئی شخص تمہارے پاس نہیں جائے گا، خواہ وہ تمہارے دین پر کیوں نہ ہو مگر اسے ہماری طرف لوٹانا ہوگا اور ہمارے اور اس کے درمیان حائل نہیں ہوگے۔ مسلمانوں کو یہ شرط ناگوار گزری اور وہ ناراض ہوئے لیکن سہیل نے اس کے بغیر صلح سے انکار کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی شرط پر معاہدہ لکھوایا۔ اس روز حضرت ابوجندل کو ان کے باپ سہیل بن عمرو کی طرف لوٹا دیا تھا اور اس مدت میں مردوں میں سے جو بھی آیا اسے واپس کر دیا گیا خواہ وہ مسلمان ہو کر آیا اور مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں، ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی ان میں سے تھیں جو اس روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آئیں اور وہ نوجوان تھیں، پس ان کے گھر والے آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا لیکن انہیں ان کی طرف نہیں لوٹایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ حکم نازل فرمایا تھا کہ جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان لے لیا کرو اللہ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے..... عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کے باعث ان کا امتحان لیا کرتے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ ان میں سے جس نے اس شرط کا اقرار کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زبانی کلام اس سے فرما دیتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا اور خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک نے بوقت بیعت ہرگز کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا اور انہیں بیعت نہیں کیا جاتا تھا مگر زبانی۔

۲۵۱۹ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن زياد بن علاقة قال سمعت جريرا يقول بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاشترط علي والنصح لكل مسلم۔

زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے کئی شرطوں پر بیعت کی جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنا۔

۲۵۲۰ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن إسماعيل قال حدثني قيس بن أبي حازم عن جرير بن عبد الله قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على إقام الصلاة

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

وَابْتِيَاعِ الزَّكٰوةِ وَالتَّمْرِ بِغَيْرِ مُسْلِمٍ۔

بَابُ إِذَا بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ۔

۲۵۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْبَيْعِ۔

۲۵۲۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَهْرَ الدَّابَّةِ إِلَى مَكَانٍ مُسَمًّى جَازَ۔

۲۵۲۳ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَأَرْسَلَ عَلَى إِثْرِي قَالَ مَا كُنْتُ لِآخُذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَالُكَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ أَفْقَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ

جب کوئی پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت فروخت کیا تو اس کا پھل بائع کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار کوئی اور شرط رکھے۔

بیع میں شرطیں رکھنا۔

عروہ بن زبیر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ان کے پاس بریرہ اپنی مکاتبت میں مدد حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوئی اور ابھی اس نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ میں تمہاری کتابت ادا کر دیتی ہوں لیکن تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی۔ پھر بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر وہ ثواب کے لیے ایسا کرنا چاہیں تو کرلیں لیکن تیری ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ پس انہوں نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

جب بیچنے والا ایک خاص مقام تک جانور پر سواری کرنے کی شرط رکھے تو جائز ہے۔

عامر کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر فرمایا کہ وہ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر سفر کر رہا تھا جو تھک گیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے، اسے مارا، پھر اس کے لیے دعا کی تو وہ ایسا تیز چلنے لگا کہ کبھی نہ چلا تھا۔ پھر فرمایا کہ اسے ایک اوقیہ کے بدلے مجھے بیچ دو۔ میں نے انکار کر دیا۔ پھر فرمایا کہ ایک اوقیہ کے بدلے بیچ دو۔ پس میں نے اسے بیچ دیا اور اپنے گھر والوں تک اس پر سوار ہو کر پہنچنے کی شرط رکھی۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو میں اونٹ لے کر حاضر ہو گیا اور آپ نے مجھے قیمت ادا فرما دی۔ جب میں واپس لوٹا تو آپ نے میرے پیچھے بلانے کے لیے بھیجا۔ فرمایا کہ ہم تمہارا اونٹ نہیں لیتے، لہٰذا اپنا اونٹ لے لو کیونکہ وہ تمہارا مال ہے۔ شعبہ، مغیرہ، عامر، حضرت جابر سے

قَالَ إِسْحَاقُ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ شَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَرْجِعَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلَى أَهْلِكَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقِيَّةٍ وَتَابَعَهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَغَيْرِهِ عَنْ جَابِرٍ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَهَذَا يَكُونُ وَقِيَّةً عَلَى حِسَابِ الدِّينَارِ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الثَّمَنَ مُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَقِيَّةُ ذَهَبٍ وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِطَرِيقِ تَبُوكَ أَحْسِبُهُ قَالَ بِأَرْبَعِ أَوَاقٍ وَقَالَ أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِعِشْرِينَ دِينَارًا وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ بِوَقِيَّةٍ أَكْثَرُ الِاشْتِرَاطُ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ عِنْدِي قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ.

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمُعَامَلَةِ.

٢٥٢٤ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالَ تَكْفُونَا الْمَئُونَةَ وَنُشْرِكْكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

٢٥٢٥ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا.

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ وَقَالَ عُمَرُ إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ وَلَكَ ...

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر مجھے مدینہ منورہ تک کی اجازت دی ۔ اسحاق، جریر نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہ پھر میں نے اس کو بیچ دیا اس شرط پر کہ مدینہ منورہ پہنچنے تک اس کی پیٹھ پر سوار ہوں گا ۔ عطاء وغیرہ سے نقل کیا کہ تیرے لیے اس کی پیٹھ مدینہ منورہ تک ہے ۔ زید بن اسلم نے حضرت جابر سے روایت کی کہ واپس پہنچنے تک اس کی پیٹھ تمہارے لیے ہے ۔ ابو الزبیر نے بھی حضرت جابر سے روایت کی کہ تم مدینہ منورہ تک اس کی پیٹھ پر سواری کرو۔ اعمش، سالم، حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ اس پر تم اپنے گھر والوں تک پہنچو۔ عبید اللہ اور ابن اسحاق، وہب، حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ایک اوقیہ میں خرید لیا ۔ اسی طرح زید بن اسلم نے حضرت جابر سے روایت کی ہے ۔ ابن جریج اور عطاء وغیرہ نے حضرت جابر سے روایت کی کہ آپ نے مجھ سے اسے چار دینار میں خرید لیا اور یہ دینار کے حساب سے ایک اوقیہ ہوا جبکہ ایک دینار دس درہم کا ہو ۔ مغیرہ، شعبی، حضرت جابر اس روایت میں قیمت مذکور نہیں اور ابن المنکدر اور ابو الزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی ۔ اعمش، سالم نے حضرت جابر سے روایت کی کہ ایک اوقیہ سونا ۔ ابو اسحاق، سالم، حضرت جابر کی روایت میں دو سو درہم ہیں ۔ داؤد بن قیس، عبید اللہ بن مقسم، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ آپ نے مجھ سے تبوک کے راستے میں خرید لیا ۔

معاملات میں شرطیں رکھنا۔

اعرج سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انصار نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ آپ نے انکار فرمایا۔ انصار نے مہاجرین سے کہا کہ آپ محنت کی ذمہ داری سے ہمیں بچائیں اور ہم آپ کو پھلوں میں شریک کر لیتے ہیں۔ مہاجرین نے کہا کہ ہمیں آپ کی بات منظور ہے۔

نافع سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو دیا کہ وہ اس میں کام کریں اور کاشتکاری کریں اور پیداوار کا نصف حصہ ان کے لیے ہوگا۔

نکاح کے وقت مہر میں شرطیں رکھنا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ حقوق شرطوں کے لحاظ سے ہیں ...

مَا شَرَطَ لَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي.

۲۵۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ.

ہوگی اور حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ایک داماد کا ذکر فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے اُن کی قرابت داری کی تعریف فرمائی اور کہا اس نے مجھ سے جو بات کی اُسے سچ کر دکھایا اور جو مجھ سے وعدہ کیا اُسے (پورا کیا)۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شرطیں پوری کی جانے کا سب سے زیادہ حق رکھتی ہیں جن کے ذریعے تم عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال سمجھتے ہو۔

بَابُ ۱۲۹۱ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ.

۲۵۲۷ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ فَنُهِينَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ نُنْهَ عَنِ الْوَرِقِ.

مزارعت میں شرطیں رکھنا۔

حنظلہ زرقی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصار میں سب سے زیادہ زمین ہمارے پاس تھی تو ہم اسے کرایہ پر دیا کرتے تھے تو بعض اوقات اس حصے میں پیداوار ہوتی اور اُس میں نہ ہوتی، پس ہمیں اس سے روکا گیا اور روپے کے بدلے سے منع نہیں کیا گیا۔

بَابُ ۱۲۹۲ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ.

۲۵۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ إِنَاءَهَا.

جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شہری دیہاتی کے لئے فروخت نہ کرے اور نہ دھوکے کی بولی لگاؤ اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور نہ اس کی منگنی پر منگنی کرے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق نہ چاہے تاکہ اس کے برتن کو بھی خود ہی سمیٹ لے۔

بَابُ ۱۲۹۳ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ.

۲۵۲۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ

جو شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اللہ کی کتاب کے مطابق میرا فیصلہ فرما دیجئے۔ فریقِ ثانی عرض گزار ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ ہاں اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ فرمائیے اور مجھے اجازت دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہو۔ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور کے طور پر کام کرتا تھا تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا اور مجھے بتایا گیا کہ تمہارے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے اس کے بدلے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی

وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ۔

سے کر چھڑا لیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور اس عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہی کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور اے انیس! صبح تم اس عورت کے پاس جانا اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کر دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ صبح کو وہ اُس کے پاس گئے تو عورت نے اعتراف کر لیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اُسے سنگسار کر دیا گیا۔

بَابُ ۹۹۴ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلَى أَنْ يُعْتَقَ۔

مکاتب کے لیے کون سی شرطیں جائز ہیں جبکہ وہ آزاد ہونے کی شرط پر بکنے کے لیے رضامند ہو

۲۵۳۰ ـ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اشْتَرِينِي فَإِنَّ أَهْلِي يَبِيعُونِي فَأَعْتِقِينِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ إِنَّ أَهْلِي لَا يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ فَسَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُ بَرِيرَةَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَلْيَشْتَرِطُوا مَا شَاءُوا قَالَتْ فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ۔

عبدالواحد بن ایمن مکی کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی جبکہ وہ مکاتبہ تھی اور اس نے کہا کہ اے ام المومنین! مجھے خرید کر آزاد فرما دیجئے کیونکہ میرے مالک مجھے بیچنا چاہتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئی کہ میرے مالک مجھے اُس وقت تک نہیں بیچیں گے جب تک میری ولاء کی شرط اپنے لیے نہ رکھیں۔ فرمایا کہ مجھے تمہاری کیا حاجت ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات سن لی یا آپ تک پہنچی تو فرمایا کہ بریرہ کا کیا معاملہ ہے؟ پھر فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو اور وہ جو شرط چاہیں لگا لیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا اور اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء اسی کی ہے جو آزاد کرے اگرچہ وہ سو شرطیں رکھیں۔

بَابُ ۹۹۵ الشُّرُوطِ فِي الطَّلَاقِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَطَاءٌ إِنْ بَدَأَ بِالطَّلَاقِ أَوْ أَخَّرَ فَهُوَ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ۔

طلاق میں شرطیں رکھنا۔ ابن مسیب، حسن بصری اور عطاء کا بیان ہے کہ طلاق کو شروع میں رکھے یا آخر میں لیکن اُسی شرط کے مطابق ہوگا۔

۲۵۳۱ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ نُهِيَ وَقَالَ آدَمُ نُهِينَا وَقَالَ النَّضْرُ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَهَى۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے جا کر قافلے والوں سے ملنے اور شہری کو دیہاتی کے لیے بیع کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس سے کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط رکھے اور کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔ نیز دلالی اور جانور کے تھنوں میں دودھ روکنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح معاذ اور عبدالصمد نے شعبہ سے روایت کی ہے۔ غندر اور عبدالرحمٰن نے کہا منع کیا گیا ہے۔ آدم نے کہا ہمیں منع فرمایا گیا ہے۔ نضر اور حجاج بن منہال نے کہا کہ منع فرمایا۔

جدول بخاری شریف مترجم

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۱	۱ تا ۱۴۳	۱۴۳	۱ تا ۲۴۲	۲۴۲
۲ "	۱۴۴ تا ۳۵۰	۱۷۷	۲۴۳ تا ۴۹۳	۲۵۱
۳ "	۳۵۱ تا ۵۲۶	۱۶۹	۴۹۴ تا ۷۷۳	۲۸۰
۴ "	۵۲۷ تا ۷۰۲	۱۷۶	۷۷۴ تا ۱۰۳۲	۲۵۹
۵ "	۷۰۳ تا ۸۷۴	۱۷۲	۱۰۳۳ تا ۱۲۹۲	۲۶۰
۶ "	۸۷۵ تا ۱۰۴۳	۱۶۹	۱۲۹۳ تا ۱۵۴۵	۲۵۳
۷ "	۱۰۴۴ تا ۱۲۲۶	۱۸۳	۱۵۴۶ تا ۱۸۲۴	۲۷۹
۸ "	۱۲۲۷ تا ۱۳۹۸	۱۷۲	۱۸۲۵ تا ۲۱۰۴	۲۸۰
۹ "	۱۳۹۹ تا ۱۵۶۴	۱۶۶	۲۱۰۵ تا ۲۳۱۵	۲۱۱
۱۰ "	۱۵۶۵ تا ۱۶۹۹	۱۳۵	۲۳۱۶ تا ۲۵۳۱	۲۱۶
میزان		۱۶۹۹		۲۵۳۱
جلد دوم[1]		۹۸۰		۲۱۱۲
جلد سوم		۱۲۸۹		۲۴۰۸
میزان کل		۳۹۶۸		۷۰۵۲

[1] جلد دوم اور جلد سوم کی تفصیل جلد ایمان کے آخر میں موجود ہیں۔

۴- جدول بخاری شریف مترجم، مکمل

(کتابوں کے لحاظ سے)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	كتاب الوحی	۱	۱	۱ تا ۶	۶
۲	كتاب الایمان	۲ تا ۴۲	۴۱	۷ تا ۵۶	۵۰
۳	كتاب العلم	۴۳ تا ۹۵	۵۳	۵۷ تا ۱۳۴	۷۸
۴	كتاب الوضو	۹۶ تا ۱۷۳	۷۸	۱۳۵ تا ۲۴۲	۱۰۸
۵	كتاب الغسل	۱۷۴ تا ۲۰۲	۲۹	۲۴۳ تا ۲۸۶	۴۴
۶	كتاب الحیض	۲۰۳ تا ۲۳۲	۳۰	۲۸۷ تا ۳۲۳	۳۷
۷	كتاب التیمم	۲۳۳ تا ۲۴۱	۹	۳۲۴ تا ۳۳۸	۱۵
۸	كتاب الصلوٰة	۲۴۲ تا ۳۵۰	۱۰۹	۳۳۹ تا ۴۹۳	۱۵۵
۹	كتاب مواقیت الصلوٰة	۳۵۱ تا ۳۹۱	۴۱	۴۹۴ تا ۵۷۲	۷۹
۱۰	كتاب الاذان	۳۹۲ تا ۵۲۶	۱۳۵	۵۷۳ تا ۷۷۳	۲۰۱
۱۱	بقیہ کتاب الصلوٰة	۵۲۷ تا ۵۵۵	۲۹	۷۷۴ تا ۸۲۸	۵۵
۱۲	كتاب الجمعہ	۵۵۶ تا ۶۰۱	۴۶	۸۲۹ تا ۸۹۸	۷۰
۱۳	كتاب العیدین	۶۰۲ تا ۶۲۷	۲۶	۸۹۹ تا ۹۳۴	۳۶
۱۴	ابواب الوتر	۶۲۸ تا ۶۳۴	۷	۹۳۵ تا ۹۴۸	۱۴
۱۵	ابواب الاستسقاء	۶۳۵ تا ۶۶۲	۲۸	۹۴۹ تا ۹۷۸	۳۰
۱۶	ابواب الکسوف	۶۶۳ تا ۶۹۳	۳۱	۹۷۹ تا ۱۰۱۴	۳۶
۱۷	ابواب تقصیر الصلوٰة	۶۹۴ تا ۷۱۳	۲۰	۱۰۱۵ تا ۱۰۴۹	۳۵
۱۸	ابواب التہجد	۷۱۴ تا ۷۸۳	۷۰	۱۰۵۰ تا ۱۱۵۸	۱۰۹
۱۹	ابواب الجنائز	۷۸۴ تا ۸۸۱	۹۸	۱۱۵۹ تا ۱۳۰۵	۱۴۷
۲۰	كتاب الزکوٰة	۸۸۲ تا ۹۶۰	۷۹	۱۳۰۶ تا ۱۴۱۷	۱۱۲
۲۱	كتاب المناسک	۹۶۱ تا ۱۱۱۲	۱۵۲	۱۴۱۸ تا ۱۶۴۹	۲۳۲
۲۲	ابواب العمرہ	۱۱۱۳ تا ۱۱۸۳	۷۱	۱۶۵۰ تا ۱۶۹۲	۴۳
۲۳	كتاب الصوم	۱۱۸۴ تا ۱۲۷۵	۹۲	۱۶۹۳ تا ۱۹۰۹	۲۱۷

جلد دوم

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل ابواب	میزان احادیث
۷	کتاب المغازی	۴۶۸ تا ۵۵۶	۸۹	۱۱۷۶ تا ۱۵۹۰	۴۱۵
۸	کتاب التفسیر	۵۵۷ تا ۹۸۰	۴۲۴	۱۵۹۱ تا ۲۱۱۳	۵۲۳
		×	۹۸۰	×	۲۱۱۳

جلد سوم

۱	کتاب التفسیر	۱ تا ۲۹	۲۹	۱ تا ۵۵	۵۵
۲	کتاب النکاح	۳۰ تا ۱۵۵	۱۲۶	۵۶ تا ۲۲۴	۱۶۹
۳	کتاب الطلاق	۱۵۶ تا ۲۰۸	۵۳	۲۲۵ تا ۳۱۸	۸۴
۴	کتاب النفقات	۲۰۹ تا ۲۲۴	۱۶	۳۱۹ تا ۳۴۰	۲۲
۵	کتاب الاطعمہ	۲۲۵ تا ۲۸۴	۶۰	۳۴۱ تا ۴۲۹	۸۹
۶	کتاب العقیقہ	۲۸۵ تا ۲۸۸	۴	۴۳۰ تا ۴۳۸	۹
۷	کتاب الذبائح والصید	۲۸۹ تا ۳۲۶	۳۸	۴۳۹ تا ۵۰۷	۶۹
۸	کتاب الاضاحی	۳۲۷ تا ۳۴۲	۱۶	۵۰۸ تا ۵۳۵	۲۸
۹	کتاب الاشربہ	۳۴۳ تا ۳۷۳	۳۱	۵۳۶ تا ۵۹۹	۶۴
۱۰	کتاب المرضیٰ	۳۷۴ تا ۳۹۵	۲۲	۶۰۰ تا ۶۳۷	۳۸
۱۱	کتاب الطب	۳۹۶ تا ۴۵۳	۵۸	۶۳۸ تا ۷۲۸	۹۱
۱۲	کتاب اللباس	۴۵۴ تا ۵۵۶	۱۰۳	۷۲۹ تا ۹۰۹	۱۸۱
۱۳	کتاب الادب	۵۵۷ تا ۶۸۴	۱۲۸	۹۱۰ تا ۱۱۵۷	۲۲۸
۱۴	کتاب الاستئذان	۶۸۵ تا ۷۳۷	۵۳	۱۱۵۸ تا ۱۲۳۰	۷۳
۱۵	کتاب الدعوات	۷۳۸ تا ۸۰۶	۶۹	۱۲۳۱ تا ۱۳۳۳	۱۰۳
۱۶	کتاب الرقاق	۸۰۷ تا ۸۵۹	۵۳	۱۳۳۴ تا ۱۵۰۴	۱۷۱
۱۷	کتاب القدر	۸۶۰ تا ۸۷۵	۱۶	۱۵۰۵ تا ۱۵۳۰	۲۶
۱۸	کتاب الایمان والنذور	۸۷۶ تا ۹۱۷	۴۲	۱۵۳۱ تا ۱۶۲۸	۹۸
۱۹	کتاب الفرائض	۹۱۸ تا ۹۶۲	۴۵	۱۶۲۹ تا ۱۷۰۶	۷۸
۲۰	کتاب المحاربین	۹۶۳ تا ۹۹۵	۳۳	۱۷۰۷ تا ۱۷۵۵	۴۹
۲۱	کتاب الدیات	۹۹۶ تا ۱۰۳۷	۴۲	۱۷۵۶ تا ۱۸۰۹	۵۴

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
٢٢	کتاب استتابۃ المرتدین	١٠٢٨ تا ١٠٣٦	٩	١٨١٠ تا ١٨٣٩	٣٠
٢٣	کتاب الاکراہ	١٠٣٧ تا ١٠٤٤	٨	١٨٣٠ تا ١٨٤١	١٢
٢٤	کتاب الحیل	١٠٤٥ تا ١٠٥٩	١٥	١٨٤٢ تا ١٨٦٩	٢٨
٢٥	کتاب التعبیر	١٠٦٠ تا ١١٠٥	٤٦	١٨٧٠ تا ١٩٣٠	٩١
٢٦	کتاب الفتن	١١٩٦ تا ١١٣٤	٢٩	١٩٣١ تا ٢٠٠٧	٧٧
٢٧	کتاب الاحکام	١١٣٥ تا ١١٨٨	٥٤	٢٠٠٨ تا ٢٠٨٨	٨١
٢٨	کتاب التمنی	١١٨٩ تا ١١٩٧	٩	٢٠٨٩ تا ٢١٠٨	٢٠
٢٩	کتاب اخبار الآحاد	١١٩٨ تا ١٢٠٣	٦	٢١٠٩ تا ٢١٢٩	٢١
٣٠	کتاب الاعتصام	١٢٠٤ تا ١٢٣١	٢٨	٢١٣٠ تا ٢٢٢٥	٩٦
٣١	کتاب التوحید	١٢٣٢ تا ١٢٨٩	٥٨	٢٢٢٦ تا ٢٤٠٨	١٨٣
		x	١٢٨٩	x	٢٤٠٨

جنرل گوشوارہ

جلد اوّل	x	١٢٩٩	x	٢٥٣١
جلد دوم	x	٩٨٠	x	٢٢١٣
جلد سوم	x	١٢٨٩	x	٢٤٠٨
		٣٩٦٨		٧٠٥٢

قطعۂ تاریخِ طباعت

(از پیر سید غلام مصطفیٰ قدسی آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، والٹن، لاہور چھاؤنی)

پیاری زباں ہے طرزِ بیاں بھی لطیف ہے
ابداع کی یہ فصلِ ربیعِ ظریف ہے

وجہِ نگاہ، حفظِ مراتب ہے غایۃً
قدر اس سے ہر نکات کی قولِ حصیف ہے

رُوحانی معجزے سے بُھلا ہے یہ شاہکار
اختر اگرچہ جسم کا از بس نحیف ہے

کیا خوب ہے یہ صحیفۂ شاداب بوستاں
جس سے کہ رُوح ہوتی نہایت نظیف ہے

تحریر سے عیاں ہے عقائد کی صفائی
ہر ایک لفظ صدق و صفا کا حلیف ہے

اختر کو یہ شرف ہے ملا بزمِ ازل سے
قطعات میں حیات کے ایماں ردیف ہے

تاریخ طبع کرتے مجھے کچھ تفکرات
ہاتف نے کی ندا کہ یہ کارِ خفیف ہے

اختر نے جبکہ کاسۂ دل ہے سرِ انکسار
قدسی یہ ترجمہ بھی بخاری شریف ہے

۱۴۰۳ھ